६68

بنام صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مفتاح کنوز اسرار آیتی مثنوی لامع الانوار معرفت و آگاہی گل گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت اسم با مسمی ہے

بستان معرفت

شرح اردو

مثنوی معنوی

دفتر سوم

تصنیف منیف و تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار ربانی حضرت مولوی محمد عبدالمجید خان صاحب آثم پیلی بھیتی

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہ حسن و خوبی چھپی

اطلاع ۔ اگرچہ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی اور فہرست مطول ہر ایک خلائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے لیکن یہان بھی ہم چند اسی قسم کی کتب درج کرتے ہین ان مین بعض کتب تصوف اردو و فارسی وغیرہ کے درج کرتے ہین ۔ تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اس فن کے اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب تصوف فارسی

مثنوی مولانا روم ۔ قدس سرہ مقبول عام چار مصرعہ محشی ہر شش دفتر عہ

شرح مثنوی روم ۔ از شاہ عبد اللطیف معروف بہ لطائف معنوی ۔ ۱۲ار

التاویل المحکم ۔ فی متشابہ فصوص الحکم مصنفہ مولوی محمد حسن امروہی ۔ عہ

شرح مثنوی روم ۔ از ملا محمد رضا معروف بمکاشفات رضوی ۔ عہ

شرح مثنوی مولانا روم ۔ کامل ہر شش دفتر ۔ حامل المتن ۔ از مولوی ولی محمد اکبر آبادی ۔ للعہ

شرح مثنوی مولانا روم مسمی بجواہر الاسرار از دفتر اول تا دفتر سوم مصنفہ حضرت مولانا حسین بن حسن سبزواری ہے

کلمۃ الحق ۔ از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نور اللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل رفع شکوک ۷ر

مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ ۱۲

مکتوبات ۔ حضرت شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ ۱۲ار

مکتوبات امام ربانی ۔ حضرت مجدد الف ثانی ۔ عہ

مطلع الانوار ۔ نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی محشی مولانا ابو الحسن فرید آبادی ۔ ۹ر

کیمیاے سعادت ۔ از امام غزالی رح معروف متداول عہ

فوائد سعدیہ ۔ از قاضی رتضی علی خان تصوف مین ۲۲

پند نامۂ عطار ۔ از حضرت شیخ فرید الدین ۔ ار

منطق الطیر ۔ از شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ ۔ ۱۰ر

می باید شنید رموز تصوف قابل دید از شاہ رفعت علی ۹ پائی

زبدۃ المقامات ۔ نفیس کتاب ۔ عہ

رسالہ رموز الحقیقۃ ۔ ۹ پائی ۔

مثنوی عطار ۔ از شیخ فرید الدین عطار ۳ پائی ۔

بے سر نامہ ۔ مصنفہ فرید الدین عطار ۔ ۱۰ر

مثنوی راجہ مطبوعہ ۱۲۹۵ھ ۳ پائی ۔

می باید دید ۔ قابل شنید از ملا محمد حسین ار

مثنوی شاہ بو علی قلندر ۔ ۳ پائی ۔

مثنوی شیخ بہلول ۔ ار

جواہر غیبی ۔ از حضرت مظفر علی شاہ ۔ ۱۲

تذکرۃ الالٰہی ۔ احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از ابو الحسن صاحب فرید آبادی ۔ ۶ر

فتوح الغیب ۔ مع شرح از حضرت غوث الاعظم جیلانی مع شرح فارسی از شاہ عبد الحق محدث دہلوی

ارشادات فقر و تصوف مین ۔ عہ

دلیل العارفین ۔ ملفوظات حضرت سلطان معین الدین چشتی جمع کردہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی ۔ ۲ر

کتب تصوف و اخلاق اردو

ترجمہ عوارف المعارف ۔ کامل دو جلد ۔ عہ

بحر الحقیقت ۔ در بارۂ اصلاح نفس

روضات الجنان ۔ تصوف کے بہ...

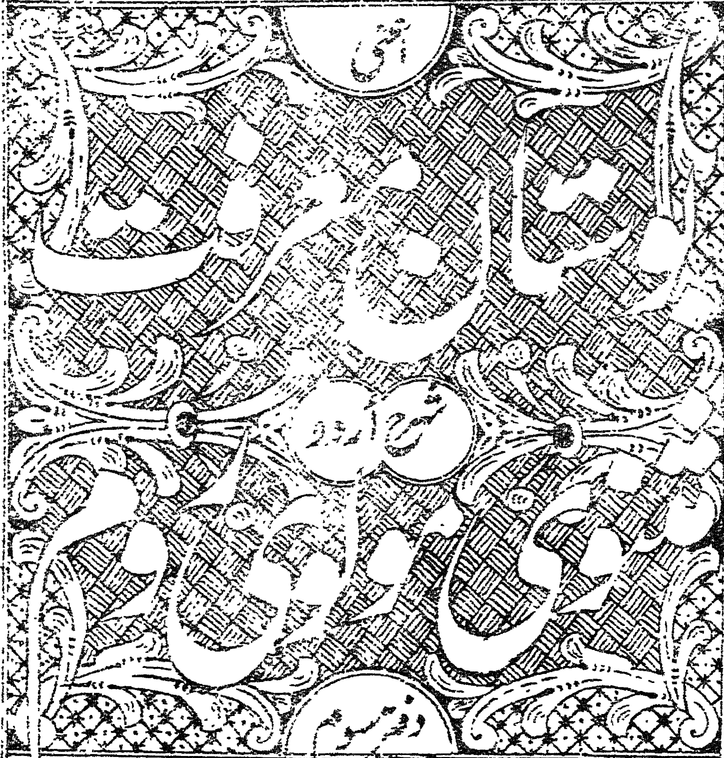
درج ہین جو دوسری کتب مین نہ...

سلیس ہے جسکی وجہ سے ہر شخص فائدہ...

فہرست مضامین بوستان معرفت شرح مثنوی مولوی روم دفتر سوم

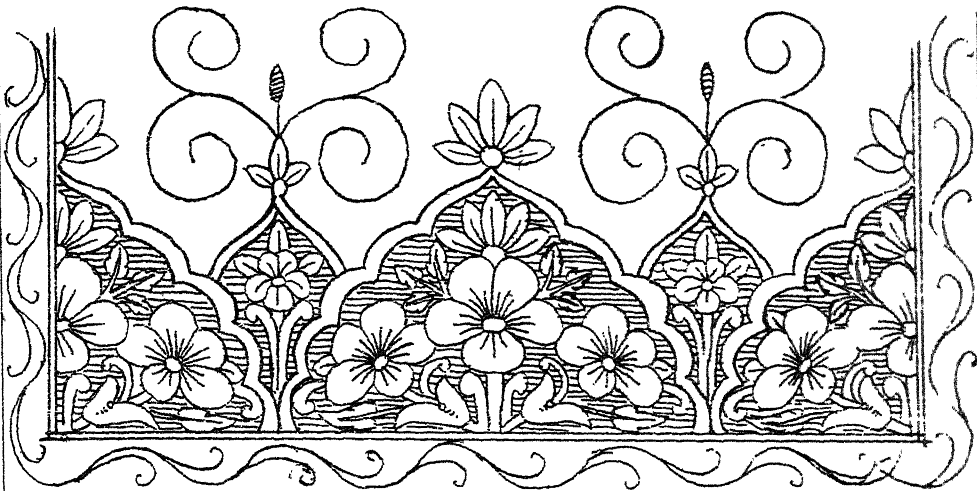
بعون الملک المنان و بفضل الحنان الرحمٰن

مفتاح کنوز اسرار آیات مثنوی لامع النور معرفت آگاہی گلستان طریقت ثمر شاخسار حقیقت مسمّٰی بہ



تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبدالمجید خان صاحب ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ اے ضیاء الحق حسام الدین بیار + این سوم دفتر کہ سنت شد سہ بار + برکشا گنجینۂ اسرار را + در سوم دفتر بہل
اعذار را + قوتت از قوت حق میزہد + نز عروقے کز حرارت میجہد + این چراغ شمس کو روشن بود + نز فتیلہ و پنبہ
و روغن بود + سقف گردون کو چنین دائم بود + نز طناب و استنی قائم بود + قوت جبرئیل از مطبخ نبود + بود از
دیدار خلاق ودود × ہمچنین این قوت ابدال حق + ہم زحق دان نز طعام و نز طبق + جسم شان را ہم ز نور اسرشتہ
اند + تا ز روح و از ملک بگذشتہ اند + **المعنی** اعذار عذر کرنا طناب بکسر و بفتح ڈوری خیمہ کی استن بضم وضم تا ستون
ابدال بالفتح ایک فرقہ ہی اولیاء اللہ سے اور وہ ستر آدمی ہین تمام دنیا مین کہ دنیا انکسے قائم ہی اور جو کوئی اُنسے مرجاتا ہے
دوسرا اسکی جگہ مقرر ہوتا ہی واضح ہو کہ ان ضیاء الحق حسام الدین کا اوپر کے دونون دفترون مین ذکر ہو چکا ہے اور
مولانا رم کا اُنسے اتحاد قلبی معلوم ہوتا ہی بنظر اُسی توجہ دلی کے گو ناظم اس دفتر کے خود ہین لیکن اُنکی طرف نسبت کرکے
مخاطب ہین کہ دو دفتر تو ہو چکے تیسرا دفتر بھی لاؤ کسواسطے کہ تکرار ہر عمل کی تین بار سنت ہی پس یہ بھی ملکے تین
ہو جائین جو قدر صالح عمل کی ہی آور اس دفتر سوم مین گنجینۂ اسرار کھول اور اسکو راز و اسرار سے بھر دے عذر آوری چھوڑ
عذر کا کوئی موقع اور کچھ گنجایش نہین ہی کسواسطے کہ تیری قوت تو قوت حق سے ہی جس سے وہ پیدا ہوتی ہی جو
مستمر و دوام ہی نہ کسی عروق سے جنکی حرکت عارضی ہی جیسے حرارت پائے ویسے ہلنے لگے تو تو مثل چراغ آفتاب کے
نور حق سے روشن ہی جسکو نہ بتی دیا کی درکار نہ روغن دیکھو سقف خیمہ آسمان کی قدرت الٰہی سے جیسی ہمیشہ
سے ہی ویسی ہی ہی نہ محتاج کسی ڈوری کی ہی نہ ستون کی بذات خود قائم ہی حضرت جبرئیل جنکو شدید القوی ذو مرۃ
بھی کہتے ہین اُنکی قوت و توانائی سوائے دیدار حضرت خلاق و دود کے کسی مطبخ کی غذا سے نہ تھی کسواسطے کہ

فرشتے خورد و نوش سے پاک ہین پس ایسے ہی جو ابدال حق کے ہین انکی قوت کا حال ہے کہ وہ بھی حق سے ہے نہ کسی
کھانے سے نہ کسی طباق سے اجسام ہر چند کثیف ہین مگر انکا جسم قضا و قدر نے نور سے سرشتہ کیا ہے جب تو
لطافت مین روح و ملک دونون سے بڑھے ہوے ہین روح جان اور نیز نام ایک فرشتہ عظیم الشان کا جیسے
کہ قرآن مجید مین شب قدر کی صفت مین فرمایا تنزل الملائکۃ والروح فیہا اترتے ہین فرشتے اور روح اُس
شب مین **الخلاف** شرح بحر العلوم مین نہ معلوم طناب کو تاے فوقانی سے کیون لکھا ہے اور بجاے اُستن کے
آستین غلط ہے اور بجاے نہ طبق کے مین نہ طبق کو صحیح جانتا ہون یہ سب بے التفاتیان حضرات کاتب و مصحح کی
ہین **قولہ** چونکہ موصوفی باوصاف جلیل + ز آتش نمرود بگذر چون خلیل + گردد آتش بر تو ہم بردو سلام + اے عناصر
مر مزاجت را غلام + ہر مزاجے را عناصر مایہ است + وین مزاجت برتر از ہر پایہ است + این مزاجت در جہان منبسط
وصف وحدت را کنون شد ملتقط + اے دریغا عرصۂ افہام خلق + سخت تنگ آمد ندارد خلق حلق + اے ضیاء الحق بحذق
راے تو + حلق بخشد سنگ را حلواے تو + **المعنی** آتش نمرودی وہ آتش عظیم جو نمرود نے حضرت ابراہیم کو اُس مین ڈالنے
کیلیے ایک فرسنگ کے گرد مین بھڑکائی تھی جسکے اطراف مین چار چار فرسخ تک کوئی جاندار زندہ نہین رہتا تھا برد
سردی سلام بے گزندی منبسط کشادہ و گستردہ شوندہ ملتقط چیدہ و در فوکردہ اور ورق زر سے مجلا کردہ حذق تیزی و
زیرکی یہ خطاب ہے ضیاء الحق کیطرف کہ جب تو موصوف باوصاف جلیل ہے مثل ابدال کے تو تو بحکم آن ع کہ ابدال در آتش
آتش روند + خلیل کیطرح اس آتش نمرود سے کہ مراد آتش عظیم سے ہے اور وہ عشق ہے کیون نہین گذرتا تو یہ آگ تجھپر
بھی مثل خلیل کے برد و سلام ہو جاوے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم کہا ہمنے اے
آگ ہو جا تو سرد و بے گزند ابراہیم پر اور اے ممدوح عناصر تیرے مزاج کے غلام ہین جیسا تیرا مزاج دیکھتے ہین ویسا
عمل مین لاتے ہین اگرچہ عناصر بڑے پایہ اور رتبہ والے ہین کہ ہر شے کے مایہ اور مادہ ہین سب انھین سے
پیدا ہے اور سب نے انھین سے مرکب ہو کے مزاج پایا لیکن تیرے مزاج کا پایہ ان سب کے مزاج کے پایہ
سے بڑھکر ہے یہ مزاج تیرا اس جہان منبسط مین جو بڑے وسیع فسیح لنباط کیطرح بچھا ہوا ہے اب وہ مزاج تیرا وصف
وحدت سے ملتقط ہو گیا اسی چیدہ یا در فوکردہ یا مطلا و مجلا اب فرماتے ہین کہ ہائے بڑے افسوس کا مقام ہے
کہ ایسا شخص خلق مین ہے اور میدان افہام خلق کا نہایت تنگ ایسا کہ گویا خلق کا حلق ہی نہین جو لقمہ کی سمائی ہے
پس جب خلق کا حلق ہی نہین تو کیا کیا جاے ہان اگر تیرا حلوا ہی تیری جودت راے سے اُسکو حلق بخشتے تو
البتہ سنگ انکا جو مراد دل سے ہے اس حلوا کو کھا سکے ورنہ کوہ طور کا سا حال ہے جیسا کہ آیندہ مذکور فرمایا
قولہ کوہ طور اندر تجلی رادیافت + تا کہ نوشید و دمی را بر نتافت + صار دکا منہ وانشق الجبل + ہل رایتم من جبل
رقص الجمل + لقمہ بخشے آید از ہر کس بکس + حلق بخشی کار یزدانست و بس + حلق بخشد جسم را و روح را -

حلق بخشد بہر ہر عضوے جدا + این کے بخشد کہ اجلالی شوی + از دغا و از دغل خالی شوی + تا نگوئی سر سلطان را بکس + تا نریزی قند را پیش مگس + گوش آنکس نوشد اسرار جلال + کو چو سوسن دہ زبان افتاد لال + حلق بخشد خاک را لطفِ خدا + تا خورد خاک آب روید صد گیا + باز خاکے را ببخشد حلق و لب + تا گیاہش را خورد اندر طلب + چون گیاہش خورد حیوان گشت زفت + گشت حیوان لقمۂ انسان و رفت + باز خاک آمد شد اکال بشر + چون جدا شد از بشر روح و بصر + ذرہ ہا دیدم دہان شان جملہ باز + گر بگویم خوردشان گردد دراز + المعنی یعنے طور نے عطاے الٰہی سے تجلی مین تو راہ پائی یہانتک کہ مے دیدار نوش کی مگر کم ظرفی سے تحمل نہو سکا ذرا سے گھونٹ کی بھی تاب نہ لایا اور یہ حال ہوا کہ اس سے پارہ پارہ ہو گیا اور پھٹ گیا اور اونٹ کیطرح ناچنے لگا جیسے اونٹ صداے حدی پر ناچتا ہے اب کوئی بتائے جنے پہاڑ کو ناچتے دیکھا ہو چنانچہ آیت شریفہ مصداق اسکی ہے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا ہر گاہ تجلی کی رب موسی نے پہاڑ پر کر دیا اُس تجلی نے اسکو پارہ پارہ پس فرماتے ہین حقیقت یہ ہے کہ لقمہ تو ہر کوئی ہر کسیکو دے سکتا ہے مگر حلق نہین دیسکتا حلق دینا کام ایزد پاک ہی کا ہے۔ وہی حلق جسم و روح کو بخشتا ہے اور وہی حلق ہر عضو کو جدا جدا بخشتا ہے تا سب مناسب اپنے تحمل اُسکے ہوتے ہین مگر یہ حلق اُسوقت مین بخشتا ہے کہ تو پاک صاف اجلالی ہو جاے اور دغا و دغل سے خالی تا بھید سلطان کا کسی سے نہ کہے اور قند مکھیون کے سامنے نہ ٹپوئے اسلیے کہ وہ کان اسرار جلال کے سنتے ہین جو مثل سوسن کے ہین کہ زبانین تو بیسیون رکھتی ہے اور گونگی بنی ہوئی ہے دیکھو خاک کو لطف خداے تعالیٰ کا کیسا حلق بخشتا ہے جس سے وہ آبخوار ہوتی ہے تا اس آبخواری سے انواع و اقسام کی گیاہ پیدا ہو پھر ایک وقت مین گیاہ کو حلق و لب بخشتا ہے لب برگ گیاہ کے کہ گیاہ اُن لبون سے حیوان کو بلاتی ہے کہ آئے اور مجھکو کھائے جب حیوان اُس گیاہ کو کھا کر موٹا ہوا تو وہ لقمہ انسان کا ہو کے چل بسا پھر خاک کی باری ہوئی کہ آکال بشر اے خورندۂ بشر کی ہوئی جسوقت کہ یہ مرا اور روح و بصر نے اس سے کنارہ کیا اب فرماتے ہین کہ بشر ہی کیا مین نے ذرہ ذرہ کو دیکھا اور پہچانا سب کے منھ ایک دوسرے کے کھانے پر کھلے ہوے ہین اگر ہر ایک کی کیفیت خورد سے بیان کردن تو نہایت ہی طول ہو جائے قولہ برگہا برگ از انعام او + دایگان را دایہ لطفِ عام او + رزقہا را رزقہا او مید ہد + زانکہ گندم بے غذاکے خوش دہد + نیست شرح این سخن را منتہا + پارہ گفتم بدان زان پار ہا + جملہ عالم آکل و ماکول دان + باقیان را مقبل و مقبول دان + این جہان و ساکنانش منتشر + وآن جہان و ساکنانش مستمر + این جہان و عاشقانش منقطع + اہل آن عالم مخلد مجتمع + پس کریم آنست کو خود را دہد + آب حیوانے کہ ماند تا ابد + باقیات الصالحات آمد کریم + رستہ از صد آفت و اخطار و بیم + گر ہزار اند یک کس بیش نیست + چون خیالات عدد اندیش نیست + آکل و ماکول را حلق ست و نائے + غالب و مغلوب را عقلست و رائے + المعنی یعنے پتہ پتہ کو اُسکے انعام سے سامان حاصل ہے اور دایہ دایہ کو لطف عام اُسکا دایہ ہے جتنے رزق ہین سب رزقون کو وہ رزق دیتا ہے ظاہر ہے اگر گندم اُس سے غذا نپائے

تو اور دن کو خون و قوت کیسے بخشنے بس اس بات کو اگر بالکل شرح کیاجاے تو اُسکی کچھ انتہا نہین ہی مین نے یہ
ہین سے تھوڑا بیان کیا اسی تھوڑے کو بہتون پر قیاس کرلے اور جان لے کہ سارا جہان آکل و ماکول ہی اگر کوئی کسی
آکل ہی ای خورندہ تو دوسریکا ماکول و خورش ہی مگر ان جو باقی ہین وہ مقبل و مقبول ہین یہ جہان اور اسکے
رہنے والے سب منتشر اور پراگندہ ہین اور وہ جہان اور اُسکے رہنے والے سب دائم اور مجتمع ہین یہ جہان اور اسکے
عاشق جملہ بالہمہ گر منقطع ہونے والے ہین کہ جہان اُنسے منقطع ہوگا وہ جہان سے اور جو اُس جہان کے
طالب ہین وہ سب ہمیشگی والے ہین اور جہان اور وہ باہم مجتمع ہمیشہ ہمیشہ بس جوانمرد وہی ہی کہ آبیاری
آب حیوان سے کرے تا ابد تک باقی رہے کریم ہی خود باقیات الصالحات ہی جو سیکڑون آفتون اور خطرون
سے چھوٹا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا وہ اعمال صالح کہ باقی ہین بہتر
تیرے رب کے نزدیک از روے ثواب کے کہ وہ حیات ابدی ہی اور بہترین از راہ امید کے کہ وہ دیدار خدا کا ہی
بس کریم کو باقیات صالحات کہنا موافق زید عدل کے ہی آب اسکے مقابلہ مین اگر ہزارون ہین تو بھی اُس ایک
سے زیادہ نہین ہین وہ ہزارون ایسے ہین جیسے خیالات عدد اندیش کے گنتی گننے کو ہر آکل اور ماکول کے لیے
حلق و نا ہی اور ہر غالب و مغلوب کیواسطے عدل ورا ے الخلاف شرح بحر العلوم مین عدد اندیش کو عدو اندیش
اور عدل کی جگہ عقل جسکا گواہ شعر ما بعد ہی جسمین عدل ہی لکھا ہی **قولہ** حلق بخشید او عصاے عدل را + خورد او چندان
عصا و حبل را + و اندرو افزون نشد آن جملہ اکل + زانکہ حیوانے بنودش اکل و شکل + مر یقین را چون عصا حق
حلق داد + تا بجورد او ہر خیالے را کہ زاد + پس معانی را چو اعیان حلقہاست + رازق حلق معانی ہم خداست
پس ز ماہی تا بماہ از خلق نیست + کہ بجذب مایہ اورا حلق نیست + حلق نفس از وسوسہ خالی بود + وانگہان روزیش اجلالی
بود + حلق عقل و دل چو شد خالی ز فکر + یافت او بے ہضم معدہ رزق بکر + شرط تبدیل مزاج آمد بدان + کز مزاج بد بود مرگ
بدان + چون مزاج آدمی گل خوار شد + زرد و بد رنگ و سقیم و خوار شد + چون مزاج زشت او تبدیل یافت + رفت زشتی
وان رخش چون شمع تافت + **المعنی** اوپر جو فرمایا ہی کہ ہر آکل و ماکول کو حلق و نا ے اور غالب و مغلوب کو عقل درک
بخشی ہی اسی کے موافق کہتے ہین کہ دیکھو عدل کی بات کہ عصا کو ایسا حلق بخشا کہ کس قدر عصا اور کسقدر رسیان ساحرون
کی بموجب فالقوا حبالہم وعصیہم کے پس ڈالین ساحرون نے رسیان اپنی اور عصا اپنے کھا گیا جیسا کہ فرمایا
فالقی موسی عصاہ فاذا ہی تلقف ما یافکون پس ڈالا موسی نے عصا اپنا پس نگل لیا اُسنے اُنکے عصا و حبال
کو کہ افک کرتے تھے وہ یعنے اُن حبال و عصا کو جادو سے سانپ دکھاتے تھے اور عصا مین اُن
سب کے کھا لینے سے کچھ افزونی نہین ہوئی وہی عدل تھا اور کیسے ہوتی اسواسطے کہ اسکا اکل اور اُسکی
شکل حیوانی نہ تھی وہ ایک معجزہ تھا اور عطیہ اب فرماتے ہین کہ یقین کو بھی اللہ تعالی نے عصا کا سا حلق دیا ہی

کرا اسنے ہر خیال کو جو پیدا ہوا اسکو کھایا جیسے وہ مار عصا و حبال کے خیالی تھے دوڑتے نظر آتے تھے اور بحقیقت کچھ
نہین اور معانی کے بھی مثل ذات اشیا کے حلق ہین کہ اُن معانی کے حلقون کا رازق خدا ہی ہے الحاصل ماہی سے ماہ تک
ایسی کوئی مخلوق نہین ہے کہ واسطے جذب کسی مایہ کے اُسکا حلق نہین ہے سب کا حلق ہے لیکن نفس کا حلق وسوسونسے
خالی اچھا جب انسے خالی ہو تو اسکو روزی اجلالی ملے اور حلق عقل و دل کا جب فکر سے خالی ہوتا ہے تو رزق
بکر پاتا ہے یعنے وہ رزق جو دوسرے نے نہین پایا ہے اور یہ ایسا رزق گوارا کہ ہضم معدہ کو سمین کچھ دخل نہین مزاج
کا اپنے تبدیل کرنا بھی شرط ہے اسلیے کہ بدلگون کیواسطے انکا مزاج بدہی مرگ ہوجاتا ہے جیسے کوئی آدمی گل خوار ہوگیا
اور گل خواری اسکے مزاج مین جمگئی تو وہ زرد اور بدرنگ اور سقیم و خوار ہوگا جب یہ مزاج زشت اسکا تبدیل ہوجائیگا
تو اسکی بدصورتی سب جاتی رہیگی اور وہی صورت اسکی مثل شمع کے چمکنے لگے گی **قولہ** دایۂ کو طفل شیر آموز را + تا بنعمت
خوش کند بفوز را + دایۂ کو شیر خوارہ طفل را + تا ز نعمتہا کند او را غذا + گر ببندد راہ یک پستان برو + بر کشاید راہ صد بُستان
برو + زانکہ پستان شد حجاب آن ضعیف + از ہزاران نعمت و خوان و رغیف + پس حیات ماست موقوف فطام + اندک
اندک جہد کن تم الکلام + چون جنین بود آدمی خون بد غذا + از نجس پاکی برد مومن کذا + چون جنین بود آدمی خونخوار بد + بود اورا
بود از خون مادر بود + از فطام خون غذایش شیر شد + وز فطام شیر لقمہ گیر شد + وز فطام لقمہ لقمانی شود + طالب مطلوب پنہانی شود
گر جنین را کس بگفتے در رحم + ہست بیرون عالمے بس منتظم + یک زمین خرمی با عرض و طول + اندرو صد نعمت و چندین اکول + آسمانے
بس بلند و پر ضیا + آفتاب و ماہتاب و صد سہا + کوہہا و بحر ہا و دشتہا + بوستان و باغہا و کشتہا + از جنوب و از شمال وز دبور +
باغہا دارد عروسیہا و سور بمعنی فوز بالفتح بجوئی مقصد کو پہونچنا و بالضم معرب بوز بمعنی منہ دہبرہ بہالم طفل بالکسر بچہ آدمی و
حیوان رغیف بفتح و غین معجمہ گردہ نان فطام بازر کھنا بچہ کا شیر سے بعد دو برس کے جنین بچہ در رحم شیر آموز ترکیب
مفعولی اے شیر آموختہ پس طفل شیر آموختہ نفس طفل اس سبب سے کہ نیک و بد نہین سمجھتا شیر آموختہ بوجہ خوگری لذائذ
ظاہری کے اور اسی کو بد فوز کہا ہے کہ نہایت ہی بدی مین گھسا ہوا ہے پس فرماتے ہین کہ ایسی دایہ کہ مراد عارف کامل
سے ہے تلاش کر جو اس طفل نفس موصوف بصفات مذکورہ کو اسکی صفتون سے چھڑائے اور نعمت معنوی سے خوشدل
کرے پھر تکرار کرتے ہین کہ ایسی دایہ اس طفل شیر خوار کیلیے ڈھونڈھ کہ اسکی غذا نعمتون سے کرے ایسی کہ اگر ایک راہ
پستان کی اسپر بند کرے تو سیکڑون بستان کی راہ اُسپر کھول دے اسواسطے شیر خوار ضعیف ہوتا ہے اور عادی
شیر کا اور یہی پستان ایک حجاب ہے اُس شیر خوار ضعیف اور درمیان ہزارون نعمتون اور خوان و نان کے کہ وہ
شیر ہی کو اچھا سمجھے ہوئے ہے آپ فرماتے ہین معلوم ہوا حیات ہماری فطام یعنے ترک لذائذ ظاہری و مصداق موتوا
قبل ان تموتوا پر موقوف ہے اور لذتون کو ترک کرنا اور نیست ہوجانا اگرچہ دشوار لیکن تو تھوڑی تھوڑی کوشش
کیے جا اس سے زیادہ ہم کیا کہین جب آدمی جنین تھا خون اُسکی غذا تھا جو قسم نجس سے ہے لیکن جو مومن ہین

اس نجس سے کیسے پاکی حاصل کرتے ہین پھر فرماتے ہین جب آدمی جنین تھا خون کھاتا تھا یہی اسکی غذا تھی اور اسکی
بود و ہستی کا تانا بانا وہی خون تھا جب خون سے اسکو فطام ہوا یعنے غذا خون کی چھڑائی گئی تو غذا اسکی شیر ہوا اور
بعد فطام شیر کے لقمہ گیر ہوا اب اگر لقمہ سے فطام اختیار کرے تو لقمانی ہوجاے اور طالب مطلوب نہانی کا بنے مگر یہ
فطام ایک امر دشوار مثلاً جنین سے اگر رحم مین کوئی یہ کہتا کہ اس رحم کے باہر ایک عالم نہایت منتظم و آراستہ ہے
یعنے ایک زمین ہے بڑی لمبی چوڑی نہایت خوش اور اسمین نعمتین ہین بیحد اور کھانے کی چیزین ہین اور ایک آسمان ہے
ازبس بلند و پرضیا اور اسپر آفتاب و ماہتاب اور سیکڑون ستارے اور پہاڑ اور دریا اور جنگل اور باغ و بوستان اور
کھیت سرسبز اور ہوائین جنوبی شمالی اور دبور چلتے باغون کی کیفیت عروسی اور سور کی ہو رہی ہے سور شادی **بالخلاف**
شرح بحر العلوم مین جنین کو ہر جگہ جنین شیر شد سیر شد اور فطام باضافت کو با کے ساتھ اور بہشت کو نیست لکھا ہے **قولہ**
در صفت ناید عجائبہاے آن + تو درین ظلمت چہ در امتحان + خون خوری در چار میخ تنگنا + در میان حبس و انجاس و عنا
او بحکم حال خود منکر بدے + زین رسالت معرض و کافر شدے + کین محالست و فریبست و غرور + زانکہ وہم کور نمیبست
جنس چیزی چون ندید ادراک او + نشنود ادراک منکرناک او + ہمچنان کہ خلق عام اندر جہان + زان جہان ابدال میگویندشان
کین جہان چاہیست بس تاریک و تنگ + ہست بیرون عالمے بے بو و رنگ + ہیچ در گوش کسی زایشان نرفت + کین طمع آمد حجاب
ژرف و زفت + گوش را بندد طمع از استماع + چشم را بندد غرض از اطلاع + ہمچنانکہ این جنین را طمع خون + کان غذاے
اوست در اوطان دون + از حدیث اینجہان محجوب کرد + خون تن را بر دلش محبوب کرد + زینہمہ انواع نعمت ہا نفرد + غیر خون
آدمی نداند چاشت خورد + بر تو ہم طمع خوشی اینجہان + شد حجاب آن خوشی جاودان + طمع و ذوق این حیات پر غرور +
از حیات راستینت کرد کور + پس طمع کورت کند نیکو بدان + بر تو پوشاند یقین را بگمان + حق ترا باطل نماید از طمع + در تو کور بیا
نزاید از طمع + از طمع بیزار شو چون راستان + تا نہی پا بر سر آن آستان + کان در اندر چون در آئی وارہی + از غم و شادی قدم
بیرون نہی + چشم و جانت روشن حق بین شود + بی ظلام کفر نور دین شود + پند مردان را بذیر اشنو بجان + تا رہی از خوف مانی و رہا
مان بشنو اکنون قصہ تمثیل آن + تا بیابی در حقیقت نور جان + یعنی اور اگر اس جنین سے کہتا کہ وہ وہ عجائبات اس
جہان مین ہین جنکی صفت نہین ہو سکتی تو اس اندھیرے کی آزمائش مین کیا پڑا ہے اور تنگنا مین ہاتھ پانون بند ہوا ہے
بصورت شخص معذب چار میخ کے خونخواری اور قید و نجاستون اور رنج مین کیون آلودہ ہو رہا ہے تو وہ جنین موافق
حکم اپنے حال کے کہ مطلق واقف نہین ہے منکر ہی ہوتا اور اس پیام و رسالت سے منھ پھیر ہی لیتا اور کافر ہوتا اور
کہتا کہ یہ سب باتین محال و فریب اور دھوکے کی ہین اسواسطے کہ وہ تو اندھا ہے اور وہم اندھے کا اس بات سے
دور ہے کیسے اسمین سمائے جس جنس کو اسکے ادراک نے دیکھا ہی نہین وہ ادراک منکرناک اسکا اسکو کیسے سننے جیسے
عام مخلوق اس جہان مین کہ کتنے ہی ابدال اس جہان کا حال بیان کرین کہ یہ جہان کیا چیز ہے ایک تاریک

ونگ جگہ ہی اسکے سوا اور ایک جہان ہی کہ جسمین نہ بو ہی نہ رنگ ہی ہمہ تن نور جملہ آلودگیون سے پاک صاف
لیکن یہ بات ابدال کی عالم خلق سے کون سنے اس سبب سے کہ طمع بڑا ایک موٹا مضبوط پردہ ڈالے ہوئے
ہی یہ طمع وہ ہی کہ نہ کانون کو سننے دیتی ہی نہ آنکھون کو دیکھنے دیتی ہی تا اطلاع پائے اور اُدھر رجوع ہوئے
جیسے اُس جنین کو کہ اُسکی اُن جگھون ناچیز مین غذا خون ہی خون کی طمع نے محجوب کیا ہی اور خون تن کو
مرغوب کر رکھا ہی اور ایسی نعمتون سے فردو جدا ہی اور سوائے خون کے کوئی غذا چاشت کی نہین ایسے ہی
تجھبر بھی طمع اس جہان کے خوشی کی اُس جہان جاودان کی خوشی کو چھپائے ہوے ہی تجھکو ایسا حیات پر غرور
کی طمع نے جو ایک دھوکا ہی دھوکا ہی مزہ مین ڈالا ہی کہ حیات رستین سے جو صحیح اور واقعی ہی اندھا نبار رکھا ہی بس
خوب جان لے کہ یہ طمع تجھکو اندھا کر رہی ہی اور بیشک یقین کو تجھسے چھپا رہی ہی اس طمع کے سبب سے تجھکو حق باطل معلوم
ہوتا ہی اور اسی سے تجھ مین کوریان بڑھتی ہین جتنے راست لوگ صراط مستقیم کے چلنے والے ہین سب طمع سے بیزار ہوے
ہین تو بھی بیزار ہو تب تو اُس آستانہ کے سر پر پاؤن رکھیگا کہ جبوقت اُسکے دروازہ سے اندر گھسے تو غم و شادی
سب سے چھوٹ جائے اور سب سے الگ ہو جائے آنکھ تیری روشن اور حق بین ہو جائے اور مطلق کفر نہ رہے
ہمہ تن نور دین ہو جائے بس لازم ہی کہ نصیحت مردان خدا کی سُن اور مان تو ہر خوف و خطر سے چھوٹ کے امان
مین ہو جائے اب بمثلاً ایک قصہ مجھ سے سُن تو حقیقت مین نور جان کا اس سے تجھکو حاصل ہو

قصہ ہیل بچون کے کھانے والون کا اور نہ ماننا نصیحت ناصحونکا

قولہ آن شنیدی تو کہ در ہندوستان + دید دانائے گروہ دوستان + گرسنہ ماندہ شدہ بی برگ عور + میرسیدند از سفر از راہ دور
مہر دانائیش جوشید و بگفت + خوش سلامی شان چون گلبن شگفت + گفت دانم کز تجوع وز خلا + جمع آمد رنج تان زین کربلا + لیک
اللہ اللہ ای قوم جلیل + تا نباشد خورتان فرزند پیل + پیل ہست این سو کہ اکنون میروید + پیلزادہ را مکشید و بشنوید + پیل بچگان کنند
اندر راہ تان + صید ایشان ہست بس دلخواہ تان + بس طریف اند و لطیف اند و سمین + لیک مادر شان بود اندر کمین + از پی فرزند
صد فرسنگ راہ + او بگردد در حنین و آہ آہ + آتش و دود آید از خرطوم او + الحذر زان بچۂ مرحوم او + **المعنی** تجوع
گرسنگی عور برہنہ معروف برہنہ طریف بطای حطی نادر عجیب سمین بفتح فربہ حنین بفتح نالہ خرطوم بضم ہندی ہاتھی
کی سونڈ فرماتے ہین کہ تو نے وہ نقل بھی سُنی ہی کہ ہندوستان مین ایک دانا نے ایک گروہ دوستون کا دیکھا سب بھوکے
تھکے ہارے بے توشہ ننگے کسی راہ دور کے سفر سے آئے ہوے اُس دانا کی دانائی بمقتضائے محبت جوش مین آئی اُنکو
سلام کیا اور حسن اخلاق سے گلبن کیطرح اُنکو دیکھ کے شگفتہ ہوا اور کہا مین جانتا ہون کہ بھوک اور خلو معدہ سے عاجز
ہوکے تم لوگ اس کربلا مین جمع ہوے ہو لیکن اللہ اللہ ای قوم بزرگ ہاتھی کے بچون کو ہرگز اپنی خورش مت بنائیو تکرار اللہ اللہ کا
واسطے تحذیر کے ہی اب جدھر کو تم جاتے ہو اُدھر ہی کو ایک ہیل مست گیا ہے تم مت جاؤ میری نصیحت

نصیحت جان ودل سے سنو اسی راہ مین تمھاری بیل بچے ہین مین جانتا ہون انکا شکار تمھارے دلخواہ ہے وہ تو
نہایت نادر ولطیف اور موٹے ہین لیکن مان انکی تاک گھات مین لگی ہے آپنے فرزند کے لیے سو فرسنگ
تک وہ چلاتی ڈکراتی جاتی ہے اور آہین کرتی ہے اور سونڈ سے آگ اور دھوان اسکی نکلتا ہے خدا
بچائے جیسے وہ اپنے بچے مردہ کے لیے خشمناک ہے **الخلاف** شرح بحر العلوم مین طریف کو ظریف جو بمعنی
خوشطبع کے ہے اور یہان محض بمعنی اور جنین کو جنین لکھا ہے **قولہ** اولیا اطفال حق اند اے پسر + در حضور و غیبت
آگہ باخبر + غایبی مندیش از نقصان شان + کو کشد کین از برای جان شان + گفت اطفال من اند این اولیا +
در غریبی فرد از کار و کیا + از برای امتحان خوار و یتیم + لیک اندر سر منم یار و ندیم + پشت دار جملہ عصمتہاے
من + گوئیا ہستند خود اجزای من + ہان و ہان این دلق پوشان من اند + صد ہزار اندر ہزار و یک تن اند +
ورنہ کے کردے بیک چوب ہنر + موسیٔ فرعون را زیر و زبر + ورنہ کے کردے بیک نفرین بد + نوح شرق و غرب را
غرقاب خود + بر نکندے یک دعای لوط راد + جملہ شہرستان شان را بی مراد + گشت شہرستان چون فردوس شان + دجلہ
آب سیہ رو بین نشان + سوی شام ست این نشان و این خبر + در رہ قدس ش ببینی در گذر + صد ہزاران انبیاے حق
پرست + خود بہر قرنی سیاستہا بدست + **المعنی** نفرین دعاے بد قرآن با فتح حمدی آب عقلات مولانا رح کے ہین کہ جیسے
وہ فیل کے بچے تھے ایسے ہی اے پسر اولیا اطفال حق کے ہین حضور وغیبت دونون حال مین وہ انسے آگاہ ہے اور بیخبر
نہین تو حق سے غائب ہے انکا نقصان و ایذا ہرگز مت تجویز کر کسواسطے کہ وہ انکی جان کیواسطے تجھسے کینہ لیگا اور
انتقام کریگا جیسا کہ فرمایا حقا علینا نصر المومنین یعنے لازم ہے ہمپر مدد مومنون کی اور فرمایا کہ یہ اولیا میرے
اطفال ہین اور غریبی مین ہین کہ کار و کیا سے فرد ہین یعنے نہ کوئی کام دینوی رکھتے ہین اور نہ کیا کہ خداوند کار
اور کسیکے کارندے ہون بلکہ آزاد مطلق جیسا کہ حدیث مین ہے الخلق عیال اللہ احبہم الی اللہ انفعہم لعیالہ وابغضہم الی اللہ
اذہم لعیالہ مخلوق اللہ کی عیال ہین پس دوست تر انسے اللہ کے نزدیک وہ ہے کہ نفع پہونچائے اللہ کی
عیال کو اور مبغوض تر وہ ہے اللہ کے نزدیک کہ ایذا دے اسکی عیال کو مین نے اور لوگون کے امتحان
کو کہ دیکھون انکے ساتھ کیا کرتے ہین خوار و یتیم کیا ہے لیکن پوشیدہ مین انکا یار و ندیم ہون یہ لوگ میری
جملہ نگاہداشتون سے پشت دار ہین گویا میرے اجزا ہین خبردار خبردار یہ گدڑی پوش خاص میرے ہین ہزار مین سو
ہزار یعنی لاکھون ہزار جتنے ہین سب ایک تن ہین اور اگر یہ بات نہوتی تو ایک چوب ہنر سے جو مراد عصا سے ہے
ایک موسی فرعون جیسے کو زیر و زبر کب کر سکتا چوب ہنر عصا کو موافق زبدۃ العدل کے کہا ہے کہ ہر کام موسیٰ کو دیتا تھا
کشتی ہو جاتا تھا اور سواری کی ضرورت مین سواری اور علی ہذا اور اگر یہ تخصیص ان لوگون کی نہوتی تو نوح اپنی
ایک بد دعا سے شرق و غرب کو غرقاب کیسے کر دیتا ایسے ہی لوط کی ایک دعاء بد تمام شہرستان اپنی قوم کے

کیسے الکھیر پھینکتی وہ شہر انکے تازہ و سرسبز مثل فردوس برین کے تھے پھر وہ دریا آب سیہ رو کے نشان دیتے تھے اور
یہ نشان اور یہ خبر طرف شام کے ہی بیت المقدس یا دشت مقدس کی راہ و گذر پر جیسا کہ فرمایا انکم لتمرون علیہم
مصبحین وباللیل افلا تعقلون اور بیشک اے قریش تم اسپر گذرتے ہو رات دن اور پھر نہین جانتے اور لاکھون انبیا
حق پرست ہوے ہین اور ہر قرنون مین سیاستین ہوتی چلی آئی ہین **الخلاف** شرح بحر العلوم مین سیہ رودی کو
سیہ رو دین لکھا ہے اور بندیش کو میندیش **قولہ** گر بگویم این بیان افزون شود + خود جگر چہ سنگ خارا خون شود + خون
شود کھہا و باز آن بفسرد + تو نہ بینی خون شدن کوری ورد + طرفہ کو رو دوربین تیز چشم + لیک از اشتر نہ بینی
غیر پشم + مو بمو بیند ز صرفہ حرص انس + رقص بے مقصود دارد ہمچو خرس + مو بمو بیند ز حرص خود بشر + رقص اد خالی
ز خیر و پر ز شر + رقص آنجا کن کہ خود را بشکنی + پنبہ را از ریش شہوت برکنی + رقص و جولان بر سر میدان کنند + رقص اندر
خون خود مردان کنند + چون رہند از دست خود دستی زنند + چون جہند از نقص خود رقصی کنند + مطربان شان از درون دف
میزنند + بحرہا در شورشان کف میزنند + تو نہ بینی برگہا بر شاخہا + کف زنان قصان ز تحریک صبا + تو نہ بینی لیک بہر گوش شان + برگہا
شاخہا ہم کف زنان + تو نہ بینی برگہا را کف زدن + گوش دل باید نہ این گوش بدن + گوش سر بر بند از ہزل و دروغ + تا بہ بینی شہر جان
با فروغ + مین دہان بر بند از ہزل اے عمو + جز حدیث روی او چیزی مگو + سر کشد گوش محمد در سخن + کش بگوید در نبی حق ہو اذن
سر بسر گوش ست و چشم ست آن نبی + رحمت حق مرضع ست و ما صبی + این سخن پایان ندارد باز ران + سوی اہل پیل و بر آغاز ران
یعنی فرماتے ہین اگر اُن قرنون کی سیاستون کو بیان کردن تو یہ بیان بڑھ جائے اور وہ ایسی سخت سیاستین ہین کہ
جگر کیا چیز ہے سنگ خارا سخت بھی سُنکے خون ہوجائے پھر کہتے ہین گو پہاڑ خون ہوجائین اور خون اُنسے نچڑ جائے لیکن تجھکو
خون ہونا کیسے سوجھے کہ تو اندھا ہے اور رد ہے اور عجب اندھا کہ دوربین بھی ہے اور تیز چشم بھی لیکن اشتر سے سوائے پشم
کے کچھ نہین دیکھا اسلیے کہ پشم نفع کی چیز ہے اور وجد و حال سے اسکے کچھ غرض نہین آیندہ بیان اہل حال ریاکار
کا ہے یعنے حرص انسان کی اپنے نفع کے لالچ سے اونٹ کا بال بال تو دیکھتی ہے اور رقص ریچھ کیطرح بیمقصود
یعنی حرص نفع کی خوشی مین جیسا نچاتے ناچتا ہے پھر فرماتے ہین کہ بال بال تو بشر اپنی حرص سے دیکھتا ہے اور رقص
اسکا خالی خیر سے ہے اور شر سے بھرا یہان رقص کیا کرتا ہے وہان کر تو شکستہ ہو یعنے خودی و خود بینی تیری ٹوٹے
اور جہان پنبہ ریش شہوت سے نکالے تا تجھکو ریش شہوت کا سوجھے اور اپنے نقص پر مطلع ہو سکے ازالہ
کرے یہ موقع رقص کا ہے یہ لوگ تو رقص و جولان بر سر میدان لوگون کے دکھانے کو کرتے ہین اور جو مرد
ہین وہ اپنے خون مین رقص کرتے ہین یعنے باطن مین اور پوشیدہ اس طور پر کہ جب اپنی خودی کے ہاتھ
سے نجات پاتے ہین تالیان بجاتے ہین اور جو اپنے نقص سے کود جاتے ہین ناچتے ہین اُنکے مطرب اُنکے اندرون
مین دف بجاتے ہین نہ یہ مطرب ظاہری جس سے وہ ایسے شور مین آجاتے ہین کہ اُنکے شور سے

سمندرون کے منھ مین جھاگ بھر آتے ہین تو اس بات کو نہین دیکھتا کہ پتے شاخون پر تحریک صبا سے کیسے تالیان بجاتے ناچتے ہین تجھکو نہین سوجھتا ہی کہ پتے اور شاخین ملکے انکھین کے کانون کے واسطے تالیان بجاتے ہین تو پتون کا تالیان بجانا نہین دیکھتا ہے کسواسطے کہ اُسکے سُننے کو گوش دل چاہیین نہ گوش بدن اور وہ گوش دل جب نصیب ہون کہ ان گوش سر کو ہزل و دروغ سے بند کر تو اپنے شہر جان مین فروغ دیکھے لاجرم منھ کو ہزل و بیہودہ سے اے عمو بند کر اور سوائے وصف روے یار کے کوئی بات منھ سے مت نکال کہ قوم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزل و دروغ کے سُننے مین سرکشی کرتے تھے یعنے سُنتے ہی نہ تھے اس سبب سے منافق انکو ایذا دیتے تھے حالانکہ خدا نے انکو قرآن مین ہو اذن فرمایا ہے یعنے خاص کان کما قال اللہ تعالے

ومنهم الذين يؤذون النبي ويقولون هو اذن قل اذن خير لكم يؤمن بالله ويؤمن للمؤمنين ورحمة للذين آمنوا منكم والذين يؤذون رسول اللہ لهم عذاب اليم

یعنے بعض منافقون سے وہ لوگ ہین کہ ایذا دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین کہ وہ کان ہے جو کچھ ہم کہتے ہین سُنتا ہے اور تصدیق کرتا ہے تو کہہ اے محمد کہ کان تو ہون مگر خیر کا کان تمھارے واسطے اور ان لوگون کے جو ایمان لائے اللہ پر اور ایمان لائے مومنون کی بات پر کہ جو کچھ یہ کہتے ہین سچ ہے اور رحمت واسطے انکے جو تم مین سے ایمان لائے اور جو ایذا دیتے ہین اللہ کے رسول کو انپر عذاب دردناک ہے وہ نبی سر بسر گوش و چشم ہی اور وہ رحمت حق اور ہمارے لیے دایہ اور ہم طفل شیرخوار کہ ہمکو رحمت حق کا شیر پلاتا ہے بس پھر گریز ہے طرف قصہ کے کہ اس بات کی تو کچھ نہایت نہین اُن اہل فیل جنکا ذکر شروع کیا تھا انکی طرف چل **الخلاف** شرح بحر العلوم مین گوش شان کو کوششان مرکب کرکے لکھا ہی جسمین شبہہ ہوتا ہی کہ کوئی ایک لفظ ہی آخر شعر کے دونون مصرعون مین بازان اور آغازان لکھا ہی اگرچہ ان ردیف ہو سکتا ہی مگر مین اخیر مصرع مین زان کو اچھا سمجھتا ہون تا شعر ذوقافیتین ہو جاے

بقیہ قصہ متعرضان پیل بچگان

قوله هر دهان را پیل بوئی میکند + گرد معده هر بشر بر می تند + تا کجا یابد کباب پور خویش + تا نماید انتقام و زور خویش + گوشتهای بندگان حق خوری + غیبت ایشان کنی کیفر بری + هین که بویای دهان تان خالق ست + کی برد جان غیر آن کو صادق ست + وای آن افسوسئی کش بوی گیر + باشد اندر گور منکر یا نکیر + نی دهان دزدیدن امکان زان مهان + نی توان خوش کردن از دارو دهان + آب و روغن نیست مر روپوش را + راه حیلت نیست عقل و هوش را + چند کوبد زخمهای گرزشان + بر سر هر ژاژ خا و مرز شان + گرز عزرائیل را بنگر اثر + گر نبینی چوب و آهن در صور + هم بصورت می نماید گه گهی + زان همان رنجور باشد آگهی + گوید آن رنجور کای یاران حرم + چیست این شمشیر بر فرقم سرم + چون نمی بینیم کس زیاران هم + در جواب آیند یاران کای عمو + ما نمی بینیم باشد این خیال + چه خیالست اینکه هست از ارتحال + **المعنی** پھر استیناف معنی والا ابیطاف سے فرماتے ہین کہ وہ پیل ہر ایک کے منھ کی بو سونگھتا پھرتا ہے اور ہر بشر کے معدہ کے گرد پھرتا ہے

تو جان کہین لو کباب اپنے بسر کی بابے اُسکو اپنا انتقام و زور دکھائے آگے مقولات مولانا رح کے ہین تو کیسے گوشت بندگان حق کے کہاتا ہے اور غیبت اُنکی کرتا ہے آخر بدلا پائیگا جیسا کہ فرمایا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم چاہیے کہ غیبت نکرے کوئی کسی کی تمسے کیا وہ دوست رکہتا ہے اس بات کو کہ کہائے گوشت اپنے مرے ہوے بہائی کا پس مکروہ جانو اُسکو اور بچو اللہ سے بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحیم ہے خبردار ان لوگون کا جو غیبت مردان حق کی کرتے ہین منہہ سونگہنے والا خالق ہے پھر سوا اُسکے جو صادق ہے اور کون جان بچا لیجانے والا ہے اب وائے اُس افسوس پر کہ اُسکے بوگیر گورمین منکر نکیر ہون کہ نہ تو اُن بزرگون سے منہہ چرانے کی طاقت ہوگی نہ کچھ داد دہش سے کام نکلیگا نہ کوئی ایسا آب و روغن ملیگا کہ جس سے اپنی صورت بدل ڈالے جیسے بہروپیے بدل ڈالتے ہین نہ عقل و ہوش کو راہ حیلہ کی اور وہ اپنے گرز کے زخم ہر ژاژخا کے سر و مقعد پر مارینگے کہ معاذ اللہ اب گرز عزرائیل کا اثر دیکھ کہ نہ اُسکی صورت کسی لکڑی سے ہے نہ آہن سے اور کبھی کبھی صورت بھی معلوم ہوتی ہے لیکن اُس سے بیمار ہی آگاہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اے گھر والو یہ کیسی تلوار میرے سر پر ہے اور گھر والون کا یہ حال کہ اُنکو کوئی نظر نہین آتا تو وہ جواب دیتے ہین کہ اے اندھے ہم تو کسیکو بھی نہین دیکھتے تیرا خیال ہی خیال ہے اور یہ خیال بھی ارتحال سے ہے یعنے رحلت کا وقت قریب ہے **الخلاف** شرح بحر العلوم مین کہ نہ بینی کو گرنہ بینی لکھا ہے

قولہ چہ خیالست این کہ این چرخ نگون + از نہیب آن خیالی شد چو نون + گرزہا و تیغہا محسوس شد + پیش بیمار و سرش منکوس شد + او ہمی بیند کہ آن از بہر اوست + چشم دشمن بستہ زان و چشم دوست + حرص دنیا رفت و چشمش تیز شد + چشم او روشن کہ چون خونریز شد + مرغ بے ہنگام شد آن چشم او + از نتیجہ کبر او و خشم او + سر بریدن واجب آمد مرغ را + کو بغیر از وقت جنباند درا + ہر زمان نزعیست جزو جانت را + بنگر اندر نزع جان ایمانت را + عمر تو مانند ہمیان زرست + روز و شب مانند دینار اشمرست + میشمارد میدہد زر بیوقوف + تا کہ خالی گردد و آید خسوف + گر ز کہ بستانی و ننہی بجاے + اندر آید کوہ از ان دادن زپاے + پس بنہ بر جای ہر دم را عوض + تا ز واسجد واقترب یابی غرض + در تمامی کارہا چندین مکوش + جز بکاری کہ بود در دین بکوش + عاقبت تو رفت خواہی ناتمام + کارہایت ابتر و نانِ تو خام + وان عمارت کردن گور و لحد + نے بسنگ ست و نہ چوب و نے لبد + بلکہ خود را در صفا گوری کنی + در منی او کنی دفن این منی + خاک او گردی و مدفون غمش + تا دمت یابد مددہا از دمش + گورخانہ قبہا و کنگرہ + نبود از اصحاب معنی آن سرہ + بنگر اکنون زندہ اطلس پوش را + ہیچ اطلس دست گیرد ہوش را + در عذاب منکرست آن جان او + کژدم غم در دل غمدان او + از برون بر ظاہرش نقش و نگار + و ز درون اندیشہا زار و زار + وان یکی بینی دران دلق کہن + چون نبات اندیشہ و شکر سخن **یعنی** منکر نکیر گورنسار دسمنگون

لُبد بضم لام مال بسیار دیر نہادہ فرماتے ہین گھر ولے تو خیال بناتے ہین لیکن یہ عجب ہی خیال ہی جسکی ہیبت سے
یہ چرخ سرنگون ایک خیال ہوگیا ہی اور مثل نون کے خمیدہ پس بیمار کو وہ گرز و تیغ محسوس ہونے لگے اور سب پیش
نظراب سر اُسکا جھک گیا یہ بیمار تو دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ یہ سب گرز و تیغ میرے ہی واسطے ہین لیکن دوست و
دشمن کی چشم سے چھپے ہوے ہین وہ نہین دیکھتے اس وقت مین حرص دنیا گئی اور آنکھین تیز و روشن ہوگے
خون بہانے لگین اب آنکھون سے خون بہانا ایسا ہی جیسے مرغ بے ہنگام کی بانگ کہ نتیجہ کبر و خشم کا سامنے آیا
پس اُس مرغ بے ہنگام کا سر کاٹنا واجب ہوا کہ بیوقت بولتا ہی اور سر ہلاتا ہی او مرغ بے ہنگام آنکھین جو بیوقت
روتی ہین رونے کا وقت تو گذر گیا تو جانتا ہی کہ نزع کا ایک وقت معین ہی نہین ہر وقت تیری جز جان کے واسطے
ایک نزع ہی پس اس نزع جان مین ہر وقت اپنے ایمان کو دیکھے رہو اور اُسکے ذکر سے غافل مت ہو ع
شاید ہمین نفس نفس واپسین بود + عمر تیری ایسی ہی جیسے زر کی ہمیانی اور یہی رات دن اس ہمیانی کے دینار ہیں
کہ گنتے ہین اور یہ بیوقوف اپنے اُس زر کو گنے دے رہا ہی یہان تک کہ ہمیانی خالی ہوگئی اسپر خسوف آجاتیگا
مثلاً ایک پہاڑ ہے اُسمین سے تھوڑا ہی تھوڑا لو اور اُسکو رکھو نہین کہو وہ تو کوہ بھی دینے سے عاجز ہو جائیگا پھر
ہمیانی کیا چیز ہے پس تو جو اپنے نقد عمر کو روز و شب صرف کر رہا ہے ہر دم اسکا عوض رکھتا جا آذا سجد
واقترب سے مدعا حاصل کرے یہی عوض ہی دنیا کے تمامی کامون مین اتنی کوشش مت کر بجز کامہ دین کے
اسمین جہان تک ہو سکے کوشش کر دنیا کے کامون کا یہ حال کہ انجام تیرا تو یہ کہ تو دنیا سے چل ہی دیگا
اور کام تیرے ابتر و ناتمام رہ ہی جاوینگے اور روٹی تیری جو توشہ راہ آخرت کا ہے وہ بھی کچی رہیگی آور جو گور و
لحد پر عمارت بناتے ہین بیہودہ ہے تو نہ سنگ کی عمارت بنا نہ لکڑی کی نہ اسپر مال کثیر صرف کر بلکہ اپنی کو صفا
مین بنا اور خودی سے علیحدہ ہو اور وہ جسکو مائی اور منی سزاوار ہے اسکی منی مین اپنی منی کو دفن کر دے
اُسکی خاک ہو جا اور اُسی کے غم مین مدفون تو تیرا دم اُسکے دمون سے مدد پاتا ہے اور زندہ جاوید ہو جا
یہ عمارت گور کی تو نشان چند روزہ ہے نہ زندگی ہمیشہ کی یہ گور خالی اور گنبد و کنگرے اہل غنی کے ساتھ ٹھہرے
اور جید نہین ہین آور یہ جو مردہ کو کفن قیمتی دیتے ہین مثلاً اسکو اطلس پوش بنایا اسکا یہ رنگ کہ کوئی اطلس
بھی ہاتھ ہوش یعنی جان کا پکڑ سکتا ہے اور دستگیری کر سکتا ہے اسکو تو اطلس پوش بنایا اور جان اسکی
عذاب بد مین ہے اور کژدم غم کے اسکے دل خراب مین ڈنک لگا رہے ہین ظاہر تو اسکا پر نقش و نگار
کر دیا اور باطن مین اندیشے زار زار بکھرے ہین اب دیکھ اُس دلق پوش کو جسکو پرانی گدڑی مین داب
دیا کہ اسکی شکر جیسی باتین ہین اور نبات جیسے اندیشے جیسے منکر نکیر بھی شیرین کام ہین الخلاف شرح
بحر العلوم در ہیچ نوبت تو کنون لکھا ہی

رجوع بحکایت مسافران وفیل بچگان

قولہ گفت ناصح بشنوید این پند من + تا دل وجان تان نگردد ممتحن + با گیاه وبرگہا قانع شوید + در شکار فیل بچگان کم روید + من برون کردم ز گردن دام نصح + جز سعادت کے بود انجام نصح + من بہ تبلیغ رسالت آمدم + تا رہانم من شما را از ندم + ہین مبادا کہ طمع تان رہ زند + طمع برگ از این جہان تان برکند + این بگفت و خیر بادے کرد ورفت + گشت قحط وجوع شان در راه زفت + ناگہان دیدند سوی جاده + پور فیلی فربہی نوزاده + اندر افتادند چون گرگان مست + پاک خوردند وفرو شستند دست + آن یکی ہمرہ نخورد و پند داد + کہ حدیث آن فقیرش بود یاد + از کبابش مانع آمد آن سخن + بخت نو بخشد ترا عقل کہن + پس بیفتادند وخفتند آن ہمہ + وان گرسنہ پاسبان آن رمہ دید پیلے سہمناکے میرسید + اولا آمد سوے حارس دوید + بوی میکرد او دہانش را سہ بار + ہیچ بوئے زو نیامد ناگوار + چند باری گرد او برگشت ورفت + مروراناز رد آن شہ پیل زفت + مرلب ہر خفتہ را بوی کرد + بوی می آمد ورا زان خفتہ مرد + کز کباب پیل زاده خورده بود + بردرانید وبکشتش پیل زود + در زمان اویک بیک را زان گروه + میدرانید ونبودش زان شکوه + بر ہوا انداخت ہر ایک از گزاف + تا ہمی زد بر زمین میشد شگاف + **المعنی** اسی ناصح نے کہا کہ میری نصیحت مانو تو دل وجان تمہارا امتحان مین نہ پڑجائے اسی برگ وگیاه جنگل پہ قناعت کرو فیل بچون کے شکار کو ہرگز مت جائیو میری گردن مین جو نصیحت کا جال تھا یعنی میرے ذمہ نصیحت تھی وه کی اور سوائے نصیحت کا انجام سعادت ہی ہین تمکو یہ پیام پہونچانے آیا تھا تو تمکو ندامت سے بچاؤن خبردار ایسا نہو کہ طمع تمہاری راه مارے اور طمع تمہاری برگ کی تمکو اس جہان ہی سے اکھیڑ دے یہ کہا اور خیر باد کہکے وه ناصح تو چلدیا اور انکا قحط اور انکی بھوک اس راه یعنے شکار فیل کے بچون مین کا اختیار کی تھی خوب موٹی اور مضبوط ہوئی اسی حال مین اتفاقاً ایک راه کیطرف ایک فیل کا بچہ فربہ نوزاده دیکھا سب گرگ مست کے مثل اسکو لپٹ گئے اور سارے کے بالکل کھاگئے اور ہاتھ دھو کے بیٹھ رہے مگر ایک ہمراہی نے انکے نہین کھایا اور انکو بھی نصیحت کی کہ اسکو اس فقیر کی بات یاد تھی بس وہی بات اسکو اسکے کباب کھانے سے مانع ہوئی دوسرا مصرع مقولہ مولانا رحمہ کا ہی کہ جب آدمی کا نصیب تازه وجوان ہوتا ہی تو وہی پرانی بات عقل کی سوجھاتا ہی آب یہ سب تو کباب کھاکے پڑے سوگئے مگر وہی بھوکا پاسبان اس گلہ کا جاگتا رہا اسکو بھوک کے مارے نیند نہین آئی دیکھا کہ ایک فیل نہایت سہمناک آتا ہے اور آکر پہلے اسی بھوکے پاسبان کیطرف دوڑا اور تین دفعہ اسنے اسکا منہ سونگھا کوئی بو ناگوار اسکو نہ معلوم ہوئی پھر کئی بار اسکے گرد پھر کے چلا گیا اور اس شاه پیل زفت نے اسکو کچھ نہ ستایا اسکے بعد ہر خفتہ کے لب اسنے سونگھے اسکے لبون سے اسکو بو آتی تھی کسواسطے کہ انھون نے تو کباب پیل زاده کے کھائے تھے انکو اسنے فوراً چیر ڈالا اور

مارڈالا الغرض دم بھر مین اٹھنے اُس گروہ سے ایک ایک کو پھاڑ چیر ڈالا اور کچھ پروانہ کی اور ہر ایک کو
پیسا زور سے اوپر پھینکتا تھا کہ زمین پر گرنے سے زمین مین شگاف ہو جاتا تھا **قولہ** اے خورندہ خون خلق
زرہ بگرد + تا نیارد خون ایشانت نبرد + مال ایشان خون ایشان دان یقین + زانکہ مال از زور آید در یمین +
مادر آن فیل بچہ کین کشد + فیل بچہ خوارہ را کیفر کشد + فیل بچہ میخوری اے پارہ خوار + ہم برآرد خصم فیل از تو دمار + بوی رسوا
کرد مکر اندیش را + پیل داند بوی خصم خویش را + آنکہ یابد بوی حق را از یمن + چون نیابد بوی باطل را زمن + مصطفیٰ
چون بو برد از راہ دور + چون نیابد از دہان ما بخور + ہم بیابد لیک پوشاند زما + بوی نیک و بد برآید بر سما + تو ہمی خسپی
بوی آن حرام + میزند بر آسمان سبز فام + ہمرہ انفاس زشتت میشود + تا بوگیران گردون میرود + بوی کبر و بوی حرص
و بوی آز + در سخن گفتن بیاید چون پیاز + گر خوری سوگند من کے خوردہ ام + از پیاز و سیر تقوی کردہ ام + آن دمِ
سوگند غمازی کند + بر دماغ ہمنشینان بر زند + پس دعا ہا رد شود از بوی آن + آن دل کژ مینماید از زبان + اخسئوا
آمد جواب آن دعا + چوب رد باشد جزاے ہر دغا + گر حدیثت کژ بود معنیت راست + آن کژی لفظ مقبول خدا ست
بر بود معنی کژ و لفظت نکو + آنچنان معنی نیرزد یک تسو + **المعنی** اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ اے خون کھانے
والے خلق کے اس راہ خونخواری وظلم سے باز آ تو خون انکا تجھ پر حملہ کرے اور انکے مال کو بھی انکا خون بیقین جانے
کسواسطے کہ مال بھی بزور ہاتھ آتا ہے اور مال کی جڑ جان مین ہوتی ہے دیکھو مادر اُس فیل بچہ نے کیسی عداوت
بنی نکالی اور جنھون نے فیل بچہ کو کھایا تھا کیسا انکے بدلہ کو انھین پہونچا یا تو بھی فیل بچون کو کھاتا ہے اے ڈانڈ و ڑنے
کھانے والے وہ فیل تیرا دشمن ہے ضرور تجھکو ہلاک کریگا خیال تو کر ان مکر اندیشون کو انکی بو نے رسوا کیا کہ فیل نے بو
سے دشمن کی پہچان کے انھین کو مارا جو انکے دشمن تھے اور وہ شخص کہ بوی رحمٰن کی یمن سے معلوم کرے کہ وہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین جیسا کہ کہا انی لاجد ریح الرحمٰن من الیمن مین پاتا ہون بو رحمٰن کی یمن سے پھر ہم
مین جو بو باطل کی ہو اسکو کیسے نہ معلوم کرے شعر بعد کا تفسیر ہے کہ مصطفیٰ جب اتنی راہ دور سے بو معلوم کرلین تو ہمارے
منھ کے بخارات کو کیسے نہ معلوم کرینگے وہ معلوم ضرور کرلینگے لیکن ہمارے عیب چھپانے کی نظر سے نہین کہتے ورنہ بو تو
بلکہ ہو خواہ بد آسمان پر پہونچتی ہے تو سوتا ہوتا ہے اور حرام کی بو جو تو نے کھایا ہے چرخ سبز فام تک جاتی ہے تیری
سانسین بد جو چلتی ہین انکے ساتھ وہ بو بھی ہوتی ہے اور آسمان کے جو بو لینے والے ہین اُن تک جاتی ہے بو کبر کی
اور بو حرص کی اور بو آز کی باتین کرنے مین پیاز کیطرح منھ سے نہین آتی بالغرض اگر تو قسم کھاکے کہ مین نے پیاز
نہین کھائی اور لہسن پیاز سے پرہیزگار ہو گیا ہون مگر دم تیرا جسمین بو پیاز کی بھری ہے وہ تو غمازی کریگا تیری قسم کیا
تصدیق کرےگی وہ بو تو ہمنشینون کے دماغ پر جا کر لگے گی بس تیری دعائین جو تیرا دل کج زبان سے کر رہا ہے دہ نگی
اسکی بو سے اٹھین دعا کے جواب مین قبول کیا معنی اخسئوا آئیگا کسواسطے کہ ہر دغا کا بدلا چوب رد ہے یعنے

ڈنڈے مار کے کھدیڑ دینا جیسا کہ فرمایا قال اخسئوا فیہا ولا تکلمون کہا بیٹھے رہو اسمین اور مجھ سے بات نکرو ہان اگر تیری بات کج ہی اور معنی راست تو وہ بھی ظاہری خدا تعالی کو مقبول ہی اور اگر ظاہر لفظ تیرے اچھے ہین اور معنی بد تو ایسے معنے ایک تسو یعنے چار جو برابر بھی نہین

اس بات کے بیان مین کہ خطا محبون کی بیگانون کے صواب سے بہتر ہی

قولہ آن بلال صدق در بانگ نماز + حی را ہی خواند از روی نیاز + تا بگفتند ای پیمبر نیست راست + این خطا اکنون کہ آغاز بناست + ای نبی وای رسول کردگار + یک موذن کو بود فصیح بیار + عیب باشد اول دین وصلاح + لحن خواندن لفظ حی علی الفلاح + خشم پیغمبر بجوشید وبگفت + یک دو رمزے از عنایات نہفت + کای خسان نزد خدا ہی بلال بہتر از صد حی حی قیل وقال + وا مشورانید تا من رازتان + وانگویم زاخر وآغاز تان + گر نداری تو دم خوش در دعا + رو دعا میخواہ زاخوان صفا + المعنی اسی بات پر کہ معنی اچھے ہون لفظ چاہے کج ہون فرماتے ہین کہ وہ بلال جو ہمہ تن صدق تھے جب بانگ نماز از روے نیاز کے کہتے تھے تو بجاے حی کے ہی کہتے تھے یہانتک کہ پیغمبر سے لوگون نے کہا کہ اے حضرت آغاز بناء اسلام کی ہے یہ بات اچھی نہین کہ آغاز ہی مین خطا ہو گویا پہلا ہی بسم اللہ غلط آے نبی اور اے رسول خدا کے ایسا کوئی موذن جو فصیح ہو بلاؤ یہ عیب کی بات ہو کہ ابتداء دین وصلاح کی ہی اور حی علی الفلاح کو لحن پکارے لحن کے معنی خطا اور گفتن ہی حضرت کا غصہ اس بات سے جوش مین آیا اور ایک دو رمز مین عنایات پوشیدہ سے کہین کہ اے خسو خدا کے سامنے یہی بلال کی تمہارے سیکڑون حی حی قیل وقال سے بہتر ہے قیل وقال سے مراد بفصاحت ظاہر ادا کرنا مجھکو جوش مین مت لاؤ تو مین تمہارا بھید اول آخر سے نہ ظاہر کر دون آپ فرماتے ہین اگر تو دم خوش دعا مین نہین رکھتا ہے تو جا اخوان صفا سے ہمیشہ خواہان دعا کا رہ

حکم کرنا خدا تعالی کا موسی علیہ السلام کو کہ ایسے مُنہ سے مجھکو یاد کر جس مُنہ سے تونے گناہ نکیا ہو

قولہ ہمر آن فرمود با موسی خدا + وقت حاجت خواستن اندر دعا + کای کلیم اللہ زمن میجو پناہ + با دہانی کہ نکردی تو گناہ + گفت موسی من ندارم آن دہان + گفت ما را از دہان غیر خوان + آنچنان کن کہ دہانہا مر ترا در شب و در روز ہا آرد دعا + از دہانی غیر کے کردی گناہ + از دہان غیر برخوان کای آلہ + یا دہان خویشتن را پاک کن + روح خود را چابک وچالاک کن + ذکر حق پاک ست وچون پاکی رسید + رخت بر بندد برون آید پلید + میگریزد ضد ہا از ضدہا + شب گریزد چون برافروزد ضیا + چون در آید نام پاک اندر دہان + نی پلیدی ماند و نی اندہان + المعنی یہ حکایت مطابق اُس قول کے ہی جو فرمایا کہ اگر تو دعا مین دم خوش نہین رکھتا تو اخوان صفا سے طالب دعا کا ہو جیسا کہ خدا تعالی نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ جسوقت تو اپنی حاجت مجھسے دعا مین چاہے تو اے کلیم اللہ

اُس مُنھ کے ساتھ مجھ سے پناہ ڈھونڈھو جس مُنھ سے تو نے گناہ نہ کیا ہو حضرت موسٰی نے کہا کہ الٰہی میرا ایسا دہن کہان ہی فرمایا مجھکو غیر کے دہن سے یاد کر یعنے ایسا کر کہ غیرون سے دعا اپنے حق مین کرا کہ اُنکے دہن را تو ن مین اور دنون مین تیرے واسطے دعا کیا کرین اسلیے کہ غیرون کے دہن سے تو نے گناہ نہین کیا ہی اُنکے دہن سے کہلاوہ کہین کہ اے اللہ یا تو اپنے دہن کو آپ پاک کر اور اپنی روح کو چست و چالاک بناات فرماتے ہین ذکر حق کا فی نفسہ پاک ہی اور جب پاک دہن مین پہونچا تو پاکی بر پا کی حاصل ہوئی پھر پلیدی کیسے ٹھہر سکتی ہے فوراً اپنا بستر اٹھا کے باہر نکل جائیگی ظاہر ہی کہ ضد ضد سے بھاگتی ہی دیکھ تو دن کی روشنی جب روشن ہوتی ہی رات بھاگ جاتی ہی بس ایسے ہی جسوقت کہ نام پاک اسکا دہن مین آئیگا نہ پلیدی رہیگی نہ کوئی شک و شبہ

اس بیان مین کہ حاجتمند کا اللہ کہنا عین لبیک کہنا حق کا ہی

قولہ آن یکی اللہ میگفتے شبے + تا کہ شیرین گردد از ذکرش لبے + گفت شیطانش خموش اے سخت رو ی + چند گوئی آخر اے بسیار گوی + این ہمہ اللہ گفتی اے عتو + خود یکی اللہ را لبیک گو + می نیاید یک جواب از پیش تخت + چند اللہ میزنی بار وی سخت + او شکستہ دل شد و بنہاد سر + دید در خواب او خضر را در خضر + گفت ہین از ذکر چون وا ماندۂ + چون پشیمانی ازان کش خواندۂ + گفت لبیکم نمی آید جواب + زان ہمی ترسم کہ گردم رد باب + گفت خضرش کہ خدا گفت این بمن + کہ برو با او بگو اے ممتحن + گفت آن اللہ تو لبیک ماست + این نیاز و سوز و دردت پیک ماست + نے ترا در کار من آوردہ ام + نے کہ من مشغول ذکرت کردہ ام + حیلہا و چارہ جوئیہای تو + جذب ما بود و کشاد آن پای تو + ترس و عشق تو کمند لطف ماست + زیر ہر یارب تو لبیکہاست + جان جاہل زین دعا جز دور نیست + زانکہ یارب گفتنش دستور نیست + بر دہان و بر دلش قفل ست و بند + تا نخالد بر خدا وقت گزند + **معنی** عتو بفتح اول متکبر و سرکش لبیک حاضر ہون تیری خدمتمین حاضر ہونا خضر بالکسر و بفتح اول و کسر ثانی نام پیغمبر و بفتحتین تازگی و سبزی ایک شخص اللہ اللہ رات مین کہا کرتا تھا تا اُسکے ذکر سے شیرین لب ہوئے ایک رات شیطان نے کہا کہ چپ اے سخت رو بسیار گو کب تک بکیگا آخر کچھ فائدہ بھی ہے اے سرکش اسقدر اللہ کہتا ہی کسی ایک اللہ کے جواب مین بھی لبیک سُنا تجھکو تو ایک جواب بھی پیش تخت سے نہین آتا پھر تو ایسی سخت روئی کے ساتھ اللہ اللہ کیون کیے جاتا ہی اُس بیچارہ کا اس کہنے سے دل ٹوٹ گیا اور سر رکھکے لیٹ رہا خواب مین اُسنے حضرت خضر کو سبزہ زار مین دیکھا کہا خبردار ہو تو ذکر حق سے کیون تھک رہا جسکو یاد کیا کرتا تھا اُس سے کیون پشیمان ہوا کہا مجھکو اُسکی طرف سے جواب لبیک کا نہین آتا ہے مین ڈرتا ہون کہ کہین مردود درگاہ نہون خضر نے کہا خدا تعالی نے مجھسے فرمایا ہی کہ اے ممتحن تو جا اور

اس سے کہ وہ جو تو اللہ کہتا ہی وہی لبیک ہماری ہی اور یہ تیرا نیاز و سوز و درد سب ہمارے قاصد ہین جو تجھ
پاس پہونچتے ہین کیا اس کام مین ہم تجھکو نہین لائے ہین کیا ہمنے تجھکو اپنے ذکر مین مشغول نہین کیا ہے تو اسکو ہما
طرف سے نہین جانتا تو جو یہ حیلے اور چارہ جوئیان کرتا ہی سب ہمارے جذب و کشش سے ہین اسی
جذب نے تیرا قدم آگے بڑھا دیا ہے یہ تیرا خوف و عشق بھی کمند ہمارے لطف کی ہی اور تیرے ہر یارب
کے تحت مین ہماری لبیک ہی دیکھ لے جاہل کی جان کو اس دعا سے سوا دوری کے کچھ حاصل نہین ہے
اسلیے کہ یارب کہنا اُسکا دستور ہی نہین ہمنے اُسکے دہان و لب پر قفل لگا دیا ہے تا رنج و گزند کیوقت ہمارے
سامنے گریہ وزاری نکر سکے **قولہ** داد مر فرعون را صد ملک و مال + تا بکرد او دعوی عز و جلال + در ہمہ عمرش
ندید او درد سر + تا ننالد سوی حق آن بدگہر + داد او را جملہ ملک این جہان + حق ندادش درد و رنج و
آن دہان + زانکہ درد و رنج یار آن دہان + شد نصیب و ستانش در جہان + درد آمد بہتر از ملک جہان + تا
بخوانی تو خدا را در نہان + خواندن بیدرد از افسردگیست + خواندن با درد از دل بردگیست + آن کشیدن زیر لب
آواز را + یاد کردن مبدء و آغاز را + آن شدہ آواز صافی و حزین + اے خدای مستغاث و اے معین + نالہ سگ در رہش بے
نیست + زانکہ ہر راغب اسیر رہزنیست + چون سگ کہفی کہ از مردار رست + بر سر خوان شہنشاہان نشست + تا قیا
میخورد او پیش غار + عارفانہ آب رحمت بی تغار + اے بسا سگ پوست کو را نام نیست + لیک اندر پرد
بی انجام نیست + جان بدہ از بہر انجام اے پسر + بی جہاد و صبر کے باشد ظفر + صبر کردن بہر این نبود حرج
صبر کن کہ صبر مفتاح الفرج + زین کمین بی صبر و حزمی کس نجست + حزم را خود صبر آمد پا و دست + **المعنی** دیکھو فرعون
اللہ تعالی نے سیکڑون قسم کا ملک و مال دیا یہان تک کہ اُسنے دعوی خدائی اور عز و جلال کا کیا لیکن تمام عمر کبھی
اسکا سر بھی نہ دُکھا تا وہ بد اصل خدا کے سامنے نالہ وزاری نہ کر سکے سارا ملک اس جہان کا حق تعالی نے
اُسکو دیا لیکن درد و رنج اور وہ دہن نہ دیا کہ جس سے نالہ با درد کرتا اس سبب سے کہ وہ درد و رنج جو یار
اس دہن کا ہے کہ درگاہ حق مین نالہ وزاری کرے اس جہان مین حصہ اُسکے دوستون کا ہے بس ملک
جہان سے وہ درد اچھا جسمین تو خدا کو پوشیدہ یاد کرے بیدرد کا یاد کرنا افسردگی سے ہوتا ہے اور با درد کا
یاد کرنا عشق و دل بردگی سے وہ آہستہ آہستہ آواز کرنا اور اپنے مبدء اور آغاز کو یاد کرنا وہ ایک
آواز صافی و حزین ہی جو کہتا ہی اے خدا فریادرس اور اے مددگار میرے **الغرض** نالہ کسیکا بے جذب کے
نہین ہوتا یہان تک کہ کتا جو اُسکی راہ مین نالہ کرتا ہی وہ بھی بدون اُسکے جذب کے نہین ہوتا کسواسطے
کہ ہر شے اپنی رغبت کی گرفتار ہے اور وہ رغبت ہے مانع نالہ کی تو جب تک اُسکا جذب نہوگا رغبت
مانع اس نالہ کی ہوگی اور جب جذب اُسکا ہوگا تو وہ جذب اُس رغبت کو برطرف کر دیگا جیسے سگ کہف کہ اول

اس مردار کی جو رغبت سے چھوٹ گیا تو خوان شاہنشاہون پر بیٹھا یعنے اُن اصحاب کہف کے ساتھ شمار کیا گیا کہ مثل اُنکے توشہ اصحاب کہف مین اُسکا بھی حصہ ہوتا ہے یہ سب اشعار مشعر اس دفع دخل کے بھی ہین کہ دفتر اول مین دعا کرنا فرعون کا مذکور فرمایا ہی لیکن اب جو یہ قیدین جذب اور افسردگی اور بیدردی وغیرہ کی لگائی ہین انسے سب تناقض رفع ہوتے ہین کہ وہ دعا اُسکی درد و جذب سے معرا تھی ورنہ کیون دل اُسکا نرم ہو کے اپنی سرکشی سے باز نہ آیا انتہی اور وہ سگ کہفی عارفون کے مثل سامنے اپنے غار کے آب رحمت حق کا بے تغار و لگن کے تیار رہیگا آب فرماتے ہین ای مخاطب بہت ایسے سگ پوست ہین اے خراب حال جو بظاہر بے نام و نمود ہین لیکن در پردہ بے جام عشق کے نہین ہین تو بھی اے پسر اس جام کیواسطے اپنی جان دیدے جہاد کر صابر ہو تا محنت و صبر سے تو بھی ظفریاب ہوئے صبر کرنا اس خیال سے کہ صبر کنجی کشودگی کی ہی کچھ حرج کی بات نہین اسلیے کہ یہ دنیا کمینگاہ شیطان کی ہے اس سے وہی بچ کے نکل گیا- جسنے صبر و حزم کیا بلکہ صبر خود حزم کے ہاتھ پاؤن ہین جیسا کہ فرمایا والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا جن لوگون نے جہاد کیا ہماری راہ مین اور کوشش کی ہدایت کرینگے ہم اُنکو اپنی راہون کی **قولہ** حزم کن از خور دکین زہرین لیاست + حزم کردن زوز نور اولیاست + کاہ باشد کوبہر بادی جہد + کوہ کے مر باد را وزنے نہد + ہر طرف غولے ہمیخواند ترا + کاے برادر راہ خواہی ہین بیا + رہنمایم ہمرہت باشم رفیق + من قلاوزم درین راہ دقیق نے قلاوز است نے رہ داند او + یوسفا کم رو سوے این گرگ خو + حزم آن باشد کہ نفریبد ترا + چرب و نوش دانہای این سرا + کہ بچربی دارد و نی نوش او + سحر خواند میدمد در گوش تو + کہ بیا مہمان ما اے روشنی + خانہ آن تست و تو آن منی + حزم آن باشد کہ گوئی تخمہ ام + یا سقیم و خستہ این وخمہ ام + یا سرم دردست درد سر ببر + یا مرا خواند ست آن خالو پسر + زانکہ یک نوشت دہد با نیشہا + کہ بکارد در تو نیشش ریشہا + زر اگر پنجاہ یا شصتت دہد + ماہیا او گوشت در شستت نہد + گر دہد خود کے دہد آن پرحیل + جوز پوسیدست گفتارش دغل + زغزغ آن عقل و مغزت را برد + صد ہزاران عقل را یک نشمرد + یار تو خرجین تست و کیسہ ات + گر تو رامینی مجو جز ویسہ ات + ویسہ معشوق تو ہم ذات تست + وین برونہان ہمہ آفات تست + حزم آن باشد کہ چون دعوت کنند + تو نگوئی مست و خواہان منند + دعوت ایشان صفیر مرغ دان + کہ کند صیاد در مکمن نہان + مرغ مردہ پیش بنہادہ کہ این + میکند آواز و فریاد و حنین مرغ پندارد کہ جنس اوست او + جمع آید بردرو شان پوست او + جز مگر مرغی کہ حزمش داد حق + تا نگردد گیج از ان دانہ ملق + ہست بیحزمی پشیمانی یقین + حزم را مگذار و محکم کن تو دین + زانکہ بیحزمی شقاوت بردہد + دین ز دو از دست و در درد سر دہد + بشنو این افسانہ را در شرح این + تا شوی حازم برای حفظ دین + **المعنی** تخمہ بالضم بد ہضمی طعام و خمہ گورستان زغزغ آواز دانتون کی جو سخت چیز چابنے یا جاڑے یا غصہ کے نکلے رہین

نام عاشق کہ ویسہ اُسکی معشوق تھی آئین بفتح نا آگہ گیج بکاف فارسی پریشانی و پراگندہ مغزی تلق بفتحتین چاپلوسی و مکاری
اور آواز جو کوئی سنگریزہ اور کلوخ پانی مین ڈالنے سے پانی سے نکلے فرماتے ہین اول حزم اپنی خورش سے کرکہ
یہ بڑی زہریلی گیاہ ہی اس سے حزم کرنا یہ زور نور اولیا سے ہی اسلیے کہ گھاس کا تنکا ہر ہوا سے اِدھر
اُدھر کو اُچھلتا ہے لیکن کوہ کے سامنے ہوا کا کیا وزن ہے مطلب یہ کہ خورش اچھی دنیا والون کو
لوٹ کرتی رہتی ہے اولیا کہ وہ پہاڑ ہین اُنکے سامنے اس ہوا کا کیا وقار و وزن ہی اور ہوشیار ہو کہ
ہر طرف سے غول تجھکو پکار رہے ہین کہ اے بھائی اگر راہ چاہتا ہے تو خبردار ہو ادھر کو آئین تیرا رہنما و رفیق
ہونگا اور تیرا پیشرو اسواسطے کہ یہ راہ بڑی باریک ہی حالانکہ نہ وہ پیشرو ہی نہ راہ جانتا ہی ای یوسف تو ہرگز ادھر
مت جا وہ گرگ خو ہے یہ اشعار بیان پیران ریاکار مین ہین غول سے یہانتک اور حزم یہی کہ چرب و شیرین دانے
اس سرا کے تجھکو اپنے مزہ مین نہ فریفتہ کرلین کہ انمین نہ چربی ہی نہ نوش ہی جادو پڑھ پڑھ کے تیرے کانمین پھونکتے
ہین اور تجھکو اپنے بس مین کرتے ہین کہ اے روشنی آ ہمارا مہمان بن گھر تیرا ہے اور تو ہمارے ملک سے ہے اے غلام
جیسا کہ آدمی چرب و شیرین لقمون کا غلام ہی تیری ہوشیاری یہ ہی کہ تو کہدے مجھکو تخمہ ہی بدہضمی ہو رہی ہی یا بیمار
ہون یا زخمی اس گورستان کا ہون کھا نہین سکتا اور چرب و شیرین خود بھی سو لد تخمہ ہین یا کہدے کہ میرے سر مین
درد ہی اسکو کھو دو تو تمھارا احسان ہون یا میری میرے خالہ کے لڑکے نے دعوت کی ہی خالو ہین یا واو زائدہ
تحسین کلام کی ہی اور خال معنی ماموں یا خالو شوہر خالہ کا اس سبب سے کہ اگر ایک نوش تجھکو دینگے تو سیکڑون
نیش اُسمین سمجھ لے کہ وہ نیش تجھ مین ریش ہی ریش بو دینگے اور اگر تجھکو پچاس یا ساٹھ روپیے ماہوار دے
تو ایسا ہی جان لے کہ یہ گوشت مچھلی کے کانٹے مین رکھا ہوا ہے ضرور تو اُسمین پھنس رہیگا اگر دے بھی ورنہ
وہ پُرحیل خود کب دیگا یہ بات اُسکی ایسی ہی جیسے جوز گُنبا سڑا اور کھونٹے ایسی ژغژغ کریگا کہ تیری عقل و مغز
دونون کو کھو دیگا لاکھون عقلین تو اُسکو تبائے وہ ایک بھی نہین گنیگا تیری یار تیری خرجین ہے اور تیرا
کیسہ جسمین اعمال صالحہ بھرے ہون پس اگر تو امین ہی ای عاشق تو سوائے ویسہ یعنے معشوق کے کسیکا طالب
مت ہو اور وہ ویسہ معشوق تیری ہی ذات ہی اس سے خارج جو ہین جملہ تیرے لیے آفات ہین اور ہوشیاری
یہ ہے کہ جب تجھکو اپنی طرف بلائین تو یہ مت جان کہ یہ لوگ میرے شوقمند و خواہان ہین انکا بلانا
ایسا ہی جیسے صفیر مرغ کی کہ صیاد گھات مین چھپکے کرتا ہی اور ایک مرغ مردہ سامنے رکھ دیتا ہی کہ مرغ جانین
کہ یہ آواز فریاد و نالہ اسیکا ہی بس وہ اپنا ہمجنس جان کے اور اسکی آواز سمجھ کے اُسکے پاس آجاتے ہین
وہی صیاد انکا پوست پھاڑتا ہی ہان مگر وہ مرغ کہ جسکو حق نے حزم بخشا ہی ہرگز دانہ کیواسطے پراگندہ مغز اور
تلق نہین ہوتا یعنے دوست تو خوب بہ یقین جان لے کہ بیخبری بڑی پشیمانی کی بات ہی بلکہ خود پشیمانی تو حزم کو مٹا

چھوڑ اور اپنے دین کو محکم کر اس سبب سے کہ بجز می پھل شقاوت کا دیتی ہی کہ دین ہاتھ سے جاتا ہی اور دوسرا حاصل ہوتا ہی اب مین ایک افسانہ تجھسے کہتا ہون اسکو اور اسکی شرح کو سُن تا تو حفظ دین کا جازم ہو جائے

فریفتہ کرنا ایک روستائی کا ایک شہری کو اور بڑی خوشامد و منت سے دعوت کرنا

قولہ اے برادر بود اندر ما مضیٰ + شہرئے با روستائی آشنا + روستائی چون سوئے شہر آمدے + خرگہ اندر کوی آن شہری زدے + دو مہ و سہ ماہ مہمانش بُدے + بر دکان او و بر خوانش بُدے + ہر حوائج را کہ بودیش آن زمان + راست کردے مرد شہری رایگان + رو بشہری کرد و گفت ای خواجہ تو + ہیچ می نائی سوئے دہ فرجہ جو + اللہ اللہ جملہ فرزندان بیار + کین زمان گلشن ست و نوبہار + یا بتابستان بیا وقتِ ثمر + تا بہ بندم خدمتت را من کمر + خیل و فرزندان و قومت را بیار + در دہ ما باش خوش ماہے سہ چار + در بہاران خطۂ دہ خوش بود + کشت زار و لالۂ دلکش بود + وعدہ دادے شہری او را دفع حال + تا بیامد بعد وعدہ ہشت سال + او بہر سالے ہمی گفتے کہ کی + عزم خواہی کرد آمد ماہ دے + او بہانہ ساختے کامسال مان + زفلان خطہ بیامد میہمان + سال دیگر گر توانم وارہید + از مہمات آنطرف خواہم دوید + گفت ہستند آن عیالم منتظر + مر فرزندان تو اے اہل بر + باز ہر سالے چو لکلک آمدے + تا مقیم قبۂ شہری شدے + خواجہ ہر سالے ز زر و مال خویش + خرج او کردے کشودے بال خویش + آخرین کرت سہ ماہ آن پہلوان + خوان نہادش بامدادان و شبان + از خجالت باز گفت او خواجہ را + چند وعدہ چند بفریبی مرا + **المعنی** ما مضی زمانۂ گذشتہ خرگہ خیمۂ کلان فرجہ نضم کشادگی دے ہندی ماہ ماگھ بر بالکسر نکوئی قبہ بناء گرد آمدہ مثل گنبد یہ حکایت بھی تاکید حزم مین لکھی ہے فرماتے ہین کہ اے برادر زمانۂ گذشتہ مین ایک شہر والا کسی گاؤن والے کا آشنا تھا گاؤن والا جب شہر مین آتا تھا تو اُسی شہر والے کے یہان ٹھہرتا تھا دو دو تین تین مہینے اُسکا مہمان ہوتا دکان پر بھی اور دسترخوان پر بھی جو حاجتین اُسکی ہوتی تھین یہ شہری سب مفت ٹھیک کر دیتا تھا روستائی نے ایکدن شہری کیطرف متوجہ ہو کے کہا کہ تو کبھی سیر و تفریح کو گاؤن کیطرف نہین آتا اللہ اللہ کیا اچھا ہو کہ تو بھی آئے اور اپنے فرزندون کو لائے کہ یہ وقت گلشن اور نو بہار کا ہے یا گرمی مین آ کہ وہ وقت میوہ کا ہوتا ہے تا مین تیری خدمت کرون تو اپنے خیل اور قوم اور بچون سب کو لا اور تین چار مہینے ہمارے گاؤن مین خوش باش ہو بہار کے دنون مین گاؤن کا خطہ خوش ہوتا ہے ہر طرف کھیتون سے سبزہ زار ہوتا ہی اور لالۂ دلکش وہ شہری نبظر ٹالنے کے وعدے کرتا تھا یہان تک کہ دوری وعدہ کو آٹھ برس گذر گئے روستائی یہی کہتا رہتا کہ کب ارادہ کریگا موسم جاڑے کا آیا جاتا ہے شہری بہانہ کرتا تھا کہ امسال تو ہمارے یہان فلان خطہ سے ایک مہمان آ گیا تھا آیندہ سال مین اگر مجھکو اپنے کامون سے فرصت ملگئی تو آؤنگا کہا اے اہل نیکی میرے اہل عیال تیرے اہل بچون کے منتظر ہین غرض ہر سال یہ روستائی مثل لکلک کے آتا تھا اور اُسکے مکان مین ٹھہرتا تھا

کلنگ سے تشبیہ اس سبب سے ہو کہ اکثر پرندا ایک ملک کے دوسرے ملک کو چرا کیواسطے جاتے ہین جیسے اس
ملک مین کلنگ اور کویل وغیرہ آجاتے ہین یہ خواجہ ہر سال اپنے زر و مال سے دل کھول کے اُسکا خرچ
کرتا تھا آخر دفعہ مین تین مہینے اُس پہلوان نے صبح شام اسکے سامنے خوان لگایا اور یہ وہان رہا
پھر اُسنے شرمندہ ہو کے خواجہ سے کہا کہ تو آتا نہین ہے کب تک وعدے کریگا اور کہان تک مجھکو دھوکے دیگا
قولہ گفت خواجہ جسم و جانم وصل جوست + لیک ہر تحویل اندر حکم ہوست + آدمی چون کشتی است و بادبان + تا کے
آرد باد را آن بادران + باز سوگندان بدادش کای کریم + گیر فرزندان بیا بنگر نعیم + دست او بگرفت سہ کرت بعہد
کاللہ اللہ زو بیا بنمای جہد + بعد ده سالی بہر سالی چنین + لابہ ہا و وعدہ ہای شکرین + کودکان خواجہ گفتند
ای پدر + ماہ وابر و سایہ ہم وارد سفر + حقہا بر وی تو ثابت کردہ + رنجہا در کار او بس بردہ + او ہمیخواہد کہ بعضی
حق آن + واگزارد چون شوی تو میہمان + بس وصیت کرد ما را او نہان + کہ کشیدش سوی وہ لابہ کنان +
گفت حق ست این ولی ای سیبویہ + اتق من شر ما احسنت الیہ + دوستی تخم دم آخر بود + ترسم از وحشت کہ آن فاسد
شود + صحبتی باشد چو شمشیر قطوع + ہمچو دی در بوستان و در زروع + صحبتی باشد چو فصل نوبہار + زو عمارتہا و دخل
بیشمار + حزم آن باشد کہ ظن بد بری + تا گریزی و شوی از بد بری + حزم سوء الظن فرمود آن رسول + ہر قدم را
دام میدان ای فضول + روی صحرا ہست ہموار و فراخ + ہر طرف دامیست کم رو اوستاخ + آن بزکوہی دود کہ دام کو +
چون تباز و دامش افتد در گلو + آنکہ میگفتی کہ کو اینک ببین + دشت میدیدی نمیدیدی کمین + بی کمین و دام صیاد
ای عیار + دنبہ کے باشد میان کشت زار + آنکہ گستاخ آمدند اندر زمین + استخوان و کلہ ہاشان را ببین + چون
بگورستان روی ای مرتضے + استخوان شانرا بپرس از ما مضی + تا بظاہر بینی از مستان گور + چون فرو رفتند در چاہ
غرور + چشم اگر داری تو کورانہ میا + ور نداری چشم دست آور عصا + آن عصای حزم و استدلال را + چون
نداری دید مسکین پیشوا + ور عصای حزم و استدلال نیست + بی عصا کش در سر ہر رہ مایست + گام زانسان نہ کہ
نابینا نہد + تا کہ پا از سنگ و از چہ وارہد + لرز لرزان و بہ ترس و احتیاط + می نہد پا تا نیفتد در خباط + ای زددی
جستہ در نای شدہ + لقمہ جستہ لقمہ مارے شدہ + **المعنی** تحویل ایک برج سے دوسرے برج مین جانا آفتاب و ماہ اور
سیارون کا ہو نام ذاتی خدا تعالی کا اوستاخ بمعنی گستاخ خباط بالضم دیوانگی فرماتے ہین کہ پھر اس خواجہ
نے کہا کہ میرا تو جسم و جان دونون وصل کی جستجو مین ہین لیکن ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا یہ تو اللہ ہی کے
اختیار مین ہے آدمی ایسا ہے جیسے کشتی اور بادبان مگر ہوا چلانے والا جب ہوا چلائے تو کشتی چلے پھر
روستائی نے بہت قسمین دے کر کہا اے کریم فرزندون کو ساتھ لے اور آ اور نعمتین وہان کی دیکھ اور تین دفعہ
ہاتھ اسکا پکڑ کے عہد لیا اور کہا کہ اللہ اللہ جلدی آ اور آنے مین کوشش کر بعد دس برس کے کہ یہ دس برس

اُسکی طرف سے لایہ ہین اور خواجہ کیطرف سے جو عذر رون شیرین مین گذرے خواجہ کے لڑکون نے کہا کہ اے بدر چاند اور برادر سایہ کو بھی سفر ہے تونے اپنے حق اسپر خوب ثابت کیے ہین اور اُسکے کام مین بہت رنج اُٹھائے ہین وہ بھی چاہتا ہی کہ تجھکو اپنا مہمان کردن اور تیرے بعضے حق سے ادا ہوؤن اسی سبب ہسے وصیت پوشیدہ کر گیا ہی کہ تم خوشامد کرکے جیسے بنے ویسے میرے یہان اُسکو کھینچ لاؤ خواجہ نے کہا یہ تو حق ہی لیکن اے سیبویہ یہ جو مراد ہوشیار دعاقل سے ہے یہ بھی تو ہے جو کہا ہی کہ ڈر و اُس شخص سے جسکے ساتھ تمنے احسان کیا ہے سیبویہ لقب ایک نحوی کا ہی کہ رخسار اُسکے مثل سیب کے تھے اور نام اسکا عمر بن عثمان دوستی ایسی ہونا چاہیے کہ تخم دم آخر کی ہو یعنے مرتے دم تک رہے ہین ڈرتا ہون کہ کوئی وحشت با ہمد گر پیدا ہوا اور یہ تخم خراب ہوجائے بعض صحبت تو ایسی ہوتی ہی جیسے شمشیر برندہ بلکہ قطوع کہ صیغہ مبالغہ کا ہے اے بسیار قطع کنندہ جیسے دی کا مہینہ باغ وزراعت کے حق مین اور بعض صحبت ایسی ہوتی ہی جیسے فصل نوبہار جس سے آبادیان ہوتی ہین اور بیشمار آمدنیان مگر حزم اُسکا نام ہی کہ گمان بدہی کرے تو بچے اور بدی سے محفوظ رہے حزم کو سوء الظن رسول مقبول نے فرمایا ہی چنانچہ حدیث ہی الحزم سوء الظن ہوشیاری بدگمانی ہی بس ہر قدم کو دام ہی جانے رہے روے صحرا اگرچہ بظاہر ہموار و فراخ ہی لیکن تو ہر طرف گستاخ بے کھٹکے مت جا اسلیے کہ ہر طرف دام ہین تجھکو نہین سوجھتے بز کوہی کودیکھ کیسا صحرا مین دوڑتا ہے کہ دام نہین ہے اور جب دام گلے مین پڑکے پھنس جاتا ہے تو وہ دام ہی کہتا ہی کہ تو جو کہتا تھا دام کہان ہی دیکھ یہ ہے جنگل تو تو نے صاف دیکھ لیا اور کمین کو ندیکھا بے کمین اور دام صیاد کے اے مرد کھرے دبے کھیتون مین کب ہوتا ہی اُسے شکار کے لیے اُسکو کھیتو نہین چھوڑتے ہین بس وہ لوگ جو گستاخ ہو کے زمین پر آئے ہین اُنکو لازم ہی کہ استخوان اور کلون بکھرے ہو ونکو دیکھین جب تو اے برگزیدہ گورستان مین جائے تو انکی ہڈیون سے زمانہ گذشتہ کا حال پوچھ کہ کیا گذرا تو ان مستان گور سے تو ظاہر دیکھے کہ کیسے چاہ غرور مین ڈوبے ہین مستان گور اس سبب سے کہ دنیا کا انجام گور ہے اور یہان آکے کیسے مست ہوجاتے ہین تجھکو اگر خدا نے آنکھ دی تو اندھون کیطرح یہان مت آ اور آنکھین نہین دین تو کوئی عصا ہاتھ مین لا اور حاصل کرا ور وہ عصا حزم اور استدلال ہی اگر آنکھ نہین ہی تو اُسکو پیشوا بنا اور جو حزم واستدلال کا عصا بھی نہین ہی تو بے کسی عصا کش کے کسی راہ مین مت کھڑا ہو اور قدم ایسا سوچ سمجھ کے رکھ جیسے اندھے رکھتے ہین تو پانون سنگ وچاہ سے بچار ہے دیکھ تو کیسا لرز لرز کے اور ڈر کے احتیاط سے پانون رکھتا ہی تا کسی دیوانگی مین نہ پڑجاؤن اے مخاطب بہت ایسے ہین کہ دھوئین سے تو بھاگے اور آگ مین گرے لقمہ کی تلاش مین نکلے اور لقمہ مار کا نکلے مطابق اسی کے حکایت آیندہ ہے

قصہ اہل سبا کا اور کفران نعمت اُنکا اور شومی کفر انکی اور فضیلت شکر و وفا کی

قولہ تو نخواندی قصۂ اہل سبا + یا بخواندی و ندیدی جز صدا + از صدا آن کوہ خود آگاہ نیست + سوی معنی
ہوش کہ را راہ نیست + او ہمی بانگے کند بیگوش ہوش + چون خمش گردی تو او ہم شد خموش + داد حق اہل سبا
را بس فراغ + صد ہزاران قصر و ایوانہا و باغ + شکر آن نگزاردند آن بدرگان + در وفا کمتر فتادند از سگان
مر سگے را لقمۂ نانی ز در + چون رسد بر در ہمی بندد کمر + پاسبان و حارس در میشود + گرچہ بروی جور و سختی میرود
ہم بران در باشدش باش و قرار + کفر داند کرد غیرے اختیار + ور سگے آید غریبی روز و شب + آن سگانش
میکنند آندم ادب + کہ برو آنجا کہ اول منزلست + حق آن نعمت گرو کان دلست + میگزندش کہ برو بر جای
خویش + حق آن نعمت فرو مگذار بیش + از در دل و اہل دل آب حیات + چند نوشیدی و واشد چشمہات
غذاے وجد و شکر بیخودی + از در اہل دلان بر جان زدی + باز این در را رہا کردی ز حرص + گرد ہر دکان ہمیگر
ز حرص + بر در آن منعمان چرب دیگ + میدوی بہر ثریدی مردہ ریگ + چربش آنجا دان کہ جان فربہ شود
کار ہر نومید آنجا بہ شود + المعنی سبا نام شہر بلقیس کہ حضرت سلیمانؑ کی زوجہ تھین ثرید وہ طعام کہ روٹی توڑ کے
شوربا مین ترکرین مردہ ریگ ناچیز فرمایہ تونے قصہ اہل سبا کا نہین پڑھا یا پڑھا تو اسکو صداے کوہ کے
سوا نہین جانا جس صدا سے کوہ خود آگاہ نہین ہے اور گوش کوہ کو معنی کیطرف راہ نہین کوہ بھی بے گوش
ہوش کے ایسی ہی آواز کرتا ہی جیسی تو کرتا ہے نہ معنی سے تو واقف نہ کوہ اسی سبب سے جب تو خموش ہوتا
وہ بھی خموش ہوجاتا ہے اب اہل سبا کا حال بیان کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے اہل سبا کو بہت بڑے فراغ
دیے تھے کہ لاکھون محل اور ایوان اور اُنکے باغ تھے لیکن اُن بدرگون نے شکر اُسکا نہ ادا کیا اور وفا مین
کتون سے بھی کم ٹھہرے کما قال اللہ تعالی لقد کان لسبا فی مسکنھم آیۃ جنتان عن یمین و شمال کلوا من رز
ربکم واشکروا لہ بلدۃ طیبۃ و رب غفور فاعرضوا فارسلنا علیھم سیل العرم و بدلناھم بجنتیھم جنتین ذواتی اکل خمط و اثل
وشئی من سدر قلیل ذلک جزیناھم بما کفروا وھل نجازی الا الکفور بیشک قوم سبا کو تھی اُنکی بستی مین نشانی دو با
واہنے اور بائین کھاؤ روزی اپنے رب کی اور اُسکا شکر کرو شہر ہے پاکیزہ اور رب بخشنے والا پھر دھیان
مین نہ لائے تو چھوڑ دیا ہمنے اُنپر نالہ زور کا اور دیے اُنکو دونون باغون کے بدلے اور باغ جنمین پھل
میوہ کسیلا اور جھاؤ اور کچھ جھربیری سے تھے یہ بدلا دیا ہمنے اُنکو ناشکری کا اور نہین بدلا دیتے ہین
مگر ناشکرون کو اور یہ کتون سے کمتر اس وجہ سے کہ کتے کو لقمہ کسی دروازہ سے ملتا ہے تو اسی دروازہ
کمر باندھ کے بیٹھ رہتا ہے اس دروازہ کا پاسبان و نگہبان بنتا ہے چاہے کیسی ہی ظلم و سختی اُسپر ہو بس
دروازہ پر اُسکا قیام و قرار ہوتا ہے اور غیر کو اختیار کرنا کفر جانتا ہے اور جو کوئی کتا نیا دن رات مین آجا

تواسوقت مین وہ کتے اُسکو ادب سکھاتے ہین کہ وہین جاجہان تیرا پہلا ٹھکانا ہے حق اُس ہی نعمت کا گردہ ہو کہ
وہ تیرے دل کی ملک ہے اور اُسکو کاٹتے ہین کہ اپنی جگہ جا وہان کی نعمت کا حق اپنے سامنے سے مت چھوڑ
پیش نظر رکھ آب فرماتے ہین کہ تونے بھی دروازۂ دل اہل دل سے کتنا ہی آبحیات پیا ہے اور اپنی آنکھین
کھولی ہین کیا تونے غذا مستی اور نشہ بیخودی کی اُنسے نہین پائی اور اُنکے دروازہ سے باکی اپنی جان مین نہین
ڈالی باوجود اُسکے پھر بھی تونے حرص سے اُنکے دروازہ کو چھوڑ دیا اور مارے حرص کے ہر دکان کے گرد پھرتا
ہے تو اُنکے دروازہ کو جہان چکنی چکنی دیگین چڑھی ہین اور منعم لوگ ہین ثرید کیواسطے جو ایک ناچیز شے ہے
دوڑتا ہے چرب لقمے وہان ڈھونڈھ جہان فربہ ہوا در ہزنا امید کا کام جہان سنبھل جاے

جمع ہونا اہل آفت کا درصومعہ حضرت عیسی علیہ السلام پر جہت استدعای دعا بنابر شفا

قولہ صومعۂ عیسی ست خوان اہل دل + ہان دہان ای مبتلا این در مہل + جمع گشتندی زہر اطراف خلق + از
ضریر وشل ولنگ واہل دلق + بر در آن صومعۂ عیسی صباح + تابدم ایشان رہاند از جناح + اوچو فارغ گشتی
از اوراد خویش + چاشتگہ بیرون شدی آن خوب کیش + جوق جوق آن مبتلا دیدی نزار + شستہ بر در با امید
وانتظار + گفتی اے اصحاب آفت از خدا + حاجت ومقصود جملہ شد روا + ہین روان گردید بے رنج وعنا +
سوی غفاری واکرام خدا + جملگان چون اشتران بستہ پای + کہ کشائی زانو ایشان برای + خوش روان
وشادمانہ سوی خان + از دعای وی شدندی پادوان + جملہ بے درد والم بیرنج وغم + تندرست وشاد ان
ومحترم + سوی خانہ خویش گشتندی روان + ازدم میمون آن صاحبقران + آزمودی تو بسے آفات خویش + یافتی
صحت ازان یاران کیش + چند آن لنگی تو رہوار شد + چند جانت بی غم وآزار شد + اے مغفل رشتہ برپای
بند + تا زخود ہم گم نگردی اے لوند + ناسپاسی وفراموشی تو یاد + ناورد آن عسل نوشی تو یاد + لاجرم آن راہ بر
تو بستہ شد + چون دل اہل دل از تو خستہ شد + زود شان دریاب واستغفار کن + ہمچو ابرے گریہای زار کن +
تا گلستان شان سوی تو بشگفد + میوہ ہای پختہ بر تو وا کفد + ہم بران در گرد از سگ کم مباش + باسگ کہف ار شدستی
خواجہ تاش + **المعنی** صومعہ بالفتح عبادتخانۂ ترسایان ونصاری ومجاز اعبادتخانۂ اہل اسلام جناح بضم گناہ
جوق بواو معروف فوج وگروہ مردم وجن ومرغان صاحبقران وہ شخص جسکی ولادت کے دن ماہ
ومشتری یا زہرہ یا زحل دو ستارے ایک برج یا درجہ مین جمع ہون مراد نہایت سعید اسعد سے مغفل
بضم میم وتشدید قاف وہ شتر جسکا زانو وساق اکٹھا رسی سے باندھا ہو وا کفد بفتحتین واہی کند کفیدن سے
پھٹ جانا میوہ کا اپنے زور مین فرماتے ہین خوان فیض اہل دل کا صومعۂ عیسی کا ہے خبردار خبردار اے
مبتلا مرض کے اس دروازہ کو مت چھوڑ جیسے ہر طرف سے مخلوق اندھے لنجے لنگڑے فقیر اُنکے صومعہ

کے دروازہ پر صبحکو جمع ہوتے تھے تا اُنکے دم کی برکت سے اُس مرض سے رہائی پائین اور وہ جب اپنے ورد و وظائف سے فارغ ہوتے تھے تو چاشت کے وقت نکلتے تھے دیکھتے کہ گروہ کے گروہ مبتلا و نزار انکے دروازہ پر انکے امید و انتظار مین بیٹھے ہین بس فرماتے کہ ای اصحاب آفت درگاہ الٰہی سے حاجت و مقصود تم سب کا روا ہوا خبردار تم بیرنج و بے عنا ہوگئے اب خدا تعالیٰ کی غفاری و بزرگی کیطرف روان ہو بس سب جوش اُشتران بستہ پا کے ہوتے تھے کہ اُنکا زانو تو اپنی رائے سے کھولدے اور وہ چل نکلین خوش روان اور شادمان اپنے گھر کیطرف جاتے تھے اور اُنکی دعا سے اپنے پانون سے روان ہوتے تھے سب بے درد و الم اور بے رنج و غم تندرست و شادمان اور محترم اپنے گھر کیطرف روان ہوتے ان صاحبقران کے دم مبارک کی برکت سے ایسے ہی تو نے بھی بہت آفتین آزمائی ہین اور اپنے مذہب کے یارون سے صحتین پائی ہین کتنے لنگی تیری رہوار ہوگئی اور کتنی جان تیری بے غم و آزار ہوگئی لیکن اے معقل یعنے پابستہ تو اور رسی اپنے پانون پر باندھ مجھکو لے لو ندیرا اڑا ڈر ہے کہ تو کہین آپ ہی کو نہ گم کردے + تیری ناسپاسی و فراموشی نے اُس عسل کو جو کھایا ہے کبھی بھی یاد کیا اسیواسطے وہ دروازہ تجھپر بند ہوگیا کہ دل اہل دل کا تجھ سے ناخوش ہوا جلدی اُنکو ڈھونڈھ اور معافی چاہ اور استغفار کر اور مثل ابر کے زار زار رو تو گلستان اُنکا تیری طرف شگفتہ ہو اور میوے تجھپر ایسے پختہ ہون کہ نہایت پختگی سے پھٹ جائین اُنھین کے دروازہ پر گرد اور مقید ہو کے سگ سے کم مت ہو اسلیے کہ اُسوقت مین تو خواجہ تاش سگ اصحاب کہف کا ہے **قولہ** چون سگان ہم مرسگان را ناصح اند + کہ دل اندر خانۂ اول بہ بند + از در اول کہ خوردی استخوان سخت گیر و حق گزاری را میان + میگزندش کز ادب آنجا رود + در مقام اولین مفلح شود + میگزندش کای سگ طاغی برو + با ولی نعمت یاغی مشو + بر ہمان در ہمچو حلقہ بستہ باش + پاسبان چابک و برجستہ باش صورت نقض وفای ما مباش + بیوفائی را مکن بیہودہ فاش + حق تعالی فخر آورد از وفا + گفت من اوفی بعہد غیرنا + بیوفائی دان وفا با رد حق + بر حقوق حق ندارد کس سبق + نور راہم نور شو با نار زار + جای گل گل باش جای خار خار + حق مادر بعد ازان شد کان کریم + کرد او را از جنین تو غریم + صورت کردت درون جسم او + داد در حملش ترا آرام خو + ہمچو جزو متصل دید او ترا + متصل را کرد تدبیرش جدا + حق ہزاران صنعت و فن ساختست + تا کہ مادر بر تو مہر انداختست + پس حق حق سابق از مادر بود + ہر کہ آن حق را نداند خر بود + آنکہ مادر آفرید و ضرع و شیر + با پدر کردش قرین آن خود مگیر + ای خداوند ای قدیم احسان تو + آنکہ دانم و آنکہ نے ہم آن تو + **المعنی** اور بھی کتون کو کتون کا نصیحت کرنا بیان فرمایا ہے موافق اُسی کے کہتے ہین کہ جب کُتے کتون کے ناصح ہین کہ جا اپنے پہلے ہی گھر سے دل لگا جس دروازہ پر کہ تو نے پہلے سے ہڈیان کھائی ہین اُسی دروازہ کو مضبوط پکڑ اور اُسکی حق گزاری مت چھوڑ

اور کاٹتے ہین کہ ادب سے وہین چلا جائے اور پہلے ہی ٹھکانے سے فلاح پائے اور اسی لیے کاٹتے ہین کہ
اے سگ ازحد گذشتہ اپنے ولی نعمت سے باغی مت ہو اُسی دروازہ پر حلقہ باندھے بیٹھا رہ اور اچھا چالاک
در جستہ پاسبان اُس در کا بن ہمارے سب وفا کے نقض کی صورت مت بن اور بیوفائی اپنی بیہودہ ظاہر نہ کر
دیکھ تو وفا ایسی ایک صفت برگزیدہ ہی جسپر حضرت رب العزت نے بھی فخر کیا ہی اور فرمایا و من اوفی بعهده
من اللہ کون بڑا وفادار ہے اللہ سے مگر ہان جو مردود حق ہی اُس سے وفا مت کر اُسکے حق میں بیوفائی
عین وفا ہی اسواسطے کہ حق تعالی کے حقوق سے کسیکا حق بڑھ کے نہین ہی بس تو بھی نور کے ساتھ نور ہو
نار کے ساتھ نار گُل کے موقع پر گل خار کے موقع پر خار اب فرمایا کہ دنیا مین مان کا بڑا حق ہی لیکن بعد حق
خدا تعالی کے حق مادر کا ہی کہ اُس کریم پاک ذات نے تیرے جنین سے اُسکو عزیم کیا یعنے یہ تادان اسیر
رکھا اور اُسی کے جسم مین تیری صورت بنائی اور اُسی کے حمل مین تجھکو خوآرام کی دی جسمین تو آرام سے رہا اور
اُسی نے اس مدت حمل مین تجھکو ایسا جانا جیسے کوئی اپنا جزو متصل دوسرے جزو سے ملا ہوا جس سے کچھ وقت
نہین ہوتی اور پھر اُسکی تدبیر نے ایسے متصل کو اُس سے جدا کیا اور کیسی کیسی کاریگریان اور ہنر کیے تو مادر
نے تجھکو محبت سے لیا اور پالا بس حق حق کا حق مادر سے سابق ہی اب جو کوئی حق حق کو نہ سمجھے محض گدھا ہی وہ نہین
دیکھتا کہ مان کو کسنے پیدا کیا اور اُسکے پستان اور پستان مین شیر کیسے آیا اور باپ کا اُسکو کسنے قرین کیا یہ سب
امور اخذ کر اور سمجھ بس فرمایا ایخداوند اور اے قدیم احسان تو وہ ہے کہ جو کچھ مین جانون اور جو کچھ نہ جانون
سب تیری ہی ملک ہی اور تیرا ہی عطیہ **قوله** تو بفرمودی کہ حق را یاد کن + زانکه حق من نمیگردد کهن + یاد کن لطفی
کہ کردم آن صبوح + با شما از حفظ در کشتی نوح + اصل و اجداد شما را آنزمان + دادم از طوفان و از موجش امان
آب آتش خو زمین بگرفته بود + موج او مر اوج کہ را می ربود + حفظ کردم من نکردم ردتان + در وجود جد جد تان
چون شدی سر پشت پایت چون زنم + کارگاه خویش ضایع چون کنم + چون فدای بیوفایان میشوی + از گمان
بد بدانسو میروی + من ز سهو و بیوفایی ها بری + سوی من آن گمان بد بری + این گمان بد بجا بر کہ تو میشوی
در پیش همچو خود دو تو + بس گرفتی یار و همراهان زفت + گر ترا گویم کہ گو گوئی کہ رفت + یار نیکت رفت بر چرخ بر
ین + یار فسقت ماند در قعر زمین + تو بماندی در میانهٔ آنچنان + بے مدد چون آتشے در کاروان + دامن او
گیر اے یار دلیر + کو منزه باشد از بالا و زیر + نے چو عیسی سوی گردون بر شود + نے چو قارون در زمین اندر رود +
با تو باشد در مکان و لامکان + چون بمانی از سرا و از دکان + او بر آرد از کدورتها صفا + مر جفاهای ترا
گیرد وفا + چون جفا آری فرستد گوشمال + تا ز نقصان وا روی سوی کمال + **المعنی** تونے فرمایا ہی کہ میرے
حق کو تو مت یاد رکھ اسواسطے کہ میرے حق پرانے نہین ہوتے ہر دم تازہ ہین یاد کر وہ تیرے اُس لطف صبح کو جو

میرے حفظ نے تمھارے ساتھ کشتی نوح مین کیا جوکہ بعد طوفان کے دوبارہ دنیا بھر ہوئی ہے اسواسطے قید
صبوح کی لگائی ہے گویا یہ صبح دوسری ہستی کی تھی اور پہلی صبح وہ تھی جو حضرت آدمؑ یہان آئے تھے اسیواسطے
حضرت نوحؑ کو آدم ثانی کہتے ہین تمھاری اصل واجداد کو اُسوقت مین کیسے طوفان اور اُسکی موجون سے
امان دی کہ آب نے آتش خو ہوکے زمین کو گھیر اتھا یعنے نہایت غضب سے اور نیز پانی جو آسمان سے برسا
تھا وہ گرم بھی تھا اور ایسی موجین کہ اوج پہاڑ کو لگگئین کہ اُنکے درج موج سے چھپی ہوئی تھی مین نے اُسوقت
مین تمھاری حفاظت کی اور رد نکیا تمھارے جد جد جد کے وجود کو پہلے جد سے مراد حضرت آدمؑ دوسرے سے حضرت
نوحؑ تیسرے سے جد خاص تمنے خیال کیا کہ جب تمکو ہمنے سر کیا یعنے سردار و مسجود ملایک تو پھر پشت پا اُنکے کیون مارین
اور اپنے اس کارخانہ کو ضایع کیون کرین پھر تو کیسے بیوفاؤن پر فدا ہوتا ہے اور بدگمانی سے ہمکو چھوڑ کے اُسطرف جاتا
ہے تو احسان سہو و بیوفائیون کا اٹھاتا ہے اور میری طرف جو آتا ہے تو بدگمان ہوتا ہے سہو و بیوفائیان بنظر مزید مبالغہ
کے کہا ہے مثل زید عدل کے یہ گمان بد اپنا تو وہان لیجا جہان آپ جیسے کے سامنے تعظیم سے دوہرا ہوتا ہے اور جھکتا ہے
جو اہل دنیا ہین جہت تونے یار و ہمراہی اختیار کیے خوب زفت و سطبر اب جو ہم تجھسے پوچھین کہ وہ یار و ہمراہی
تیرے کہان ہین تو یہی کہیگا کہ سب جلدی جو یار کہ تیرے نیاک تھے جو رخ برین پر پہونچے اور جو کہ یار فسق کے
تھے قعر زمین مین رہگئے اور تو بیچ مین ایسا رہگیا بے مدد جیسے کاروان کی آگ کہ آپ آپ اُسکو چھوڑ کے چلے
جاتے ہین بس دامن اُسکا پکڑ اے یار دلیر کہ جو بالا و زیر دونون سے پاک ہے نہ ایسا کہ عیسیٰؑ کیطرح آسمان پر
چڑھ جائے نہ ایسا کہ قارون کے مثل زمین مین دھس جائے بلکہ وہ تیرے ساتھ مکان و لامکان سب مین ہے
جیسا کہ فرمایا وہو معکم اینما کنتم وہ تمھارے ساتھ ہی جہان کہین تم ہو پھر کیسے اُسکا خیال چھوڑ کے دکان کے خیال
مین رہا جاتا ہے وہی ہے جو کدورتون سے صفا ظاہر کرتا ہے اور کیسی عنایت ہے کہ تیری جفاؤن کو وفا سمجھے ہوئے ہے
اور جو کبھی تیری جفا پر تجھکو گوشمال کرتا ہے تو وہ بھی عنایت سے خالی نہین اسمین یہ غرض ہے کہ تو نقصان کو چھوڑ
کے کمال کی طرف رجوع کرے اور متنبہ ہوئے **قولہ** چون تو وردی ترک کردی در روش + بر تو قبضے آید از رنج
و تپش + آن ادب کردن بود یعنے مکن + ہیچ تحویلے ازان عہد کہن + پیش ازان کین قبض زنجیرے شود
اینکہ دلگیرست پاگیرے شود + رنج معقولت شود محسوس و فاش + تا نگیری این اشارت را بلاش + در معاصی
قبضہا دلگیر شد + قبضہا بعد از اجل زنجیر شد + نعط من اعرض ہنا عن ذکرنا + عیشۃ ضنکا و نحشر بالعمی + دزد چون
مال کسان را می برد + قبض و دلتنگی دلش را میخلد + او ہمیگوید عجب این قبض چیست + قبض آن مظلوم کز شرت گریست
چون بدین قبض التفاتی کم کند + باد اصرار آتشش را دم کند + قبض دل قبض عوان شد لاجرم + گشت محسوس آن معانی
زد علم + قبضہا زندان شدست و چارمیخ + قبض رنج ست و بر آرد شاخ و بیخ + بیخ پنہان بود ہم شد آشکار

قبض وبسط اندرون بیخی شمار + چونکه بیخش بد بود زودش بکن + تا نروید زشت خارے در چمن + قبض دیدی چارۂ آن قبض کن + زانکه سرہا جملہ میروید زبن + بسط دیدی بسط خود را آب دہ + چون برآید میوہ با اصحاب دہ + باز گرد قصۂ اہل سبا + باز گو تا باز گویم مرحبا + المعنی لاش ترکی مین تن مردہ عربی مین مخفف لاشئے اے معدوم عوآن بفتح سرہنگ فرماتے ہین جب تونے اُسکے معاملہ مین کہ جو جال چلین اُسنے فرمایا ہے یعنے دین اُسمین کچھ ترک کیا تو وہ تجھپر کچھ قبض وتنگی نازل کرتا ہے اور بحقیقت وہ اُسکی تنبیہ وتادیب ہوتی ہے کہ آیندہ کو مت کر اور جو بُرا تاعہد ہے یعنے شریعت حق اُس سے ہرگز مت بدل اور یہ تنبیہ اُس سے قبل ہوتی ہے کہ جسوقت مین صرف دلگیر ہی ہو اکہ باعث ملال نہ ایسے وقت کہ زنجیر پا ہوجائے تجھکو رنج معقول جو سمجھ مین ظاہر ومحسوس ہوجائے دیتا ہے شل بیماری وغیرہ کے تا تو اُسکے اس اشارہ کو لاشئے اور معدوم نہ سمجھے اسواسطے کہ زمان معصیت کا قبض دلگیر ہوتا ہے اور بعد اجل کے یہی قبض پاؤن کی بیڑیان ہوجاتا ہے شعر بعد کا اقتباس ہے اس آیت کریمہ سے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمٰی جس کسی نے روگردانی کی میرے ذکر سے یعنے قرآن سے بیشک اُسکے واسطے زندگی بہت تنگ ہے اور اُٹھائینگے ہم اُسکو قیامت کے دن اندھا خیال کر وجو رنج وبال لوگون کا لیجاتا ہے اُسکے دل مین قبض وتنگی کھٹکتی رہتی ہے وہ کہتا ہے حیران ہون یہ قبض کس سبب سے ہے اور یہ نہین جانتا کہ یہ قبض اُس مظلوم کے سبب سے ہے جو تیرے شر سے رو رہا ہے اور جب وہ اس قبض پر التفات نہین کرتا اور متنبہ نہین ہوتا تو اصرار کی ہوا اُسکی آگ کو پھونک کے خوب بھڑکا دیتی ہے اب وہ جو قبض دل کا تھا قبض سرہنگون کا ہوگیا یعنے سرکار کے سپاہیون کے پنجہ مین پھنسا اور وہ معنی جو قبض دل تھا تنبیہاً ظاہر ومحسوس ہوگیا وہی قبض زندان اور جا رنج ہوگیا ای عذاب شدید اسلیے کہ یہ قبض ایک بیج تھا اور ایسا بیج کہ تیری شاخ وبیخ سب نکال ڈالنے والا بیج قبض کی جو چھپی ہوئی تھی ظاہر ہوئی بس تو اس قبض وبسط باطنی دل کو ایک بیج سمجھے رہ لہذا جو بیج بد ہے جلدی اُسکو نکال ڈال تو تیرے چمن مین خار زشت نہ جمے جسوقت قبض دیکھے اُس قبض کا علاج کر اسواسطے کہ جتنی شاخین ہین سب کی یہ جڑ ہی اسی سے پیدا ہوتی ہین اور اگر بسط دیکھے بسط کو خوب پانی دے جو اسکی شاخین نکلین اور بار ور رہین کہ اُنکا میوہ تو یارون کو دے یعنے اُنکو بھی تجھسے نفع پہونچے اب شعر گریز کا ہے کہ لوٹ اور قصہ اہل سبا کا پھر بیان کرتا ہین تجھکو مرحبا کہون مرحبا بمعنی خوش آمدی اور اس شعر مین تغایر فرضی ہے

باقی قصہ اہل سبا

قولہ آن سبا ز اہل صبا بودند خام + کار شان کفران نعمتہا کرام + باشد آن کفران نعمت در مثال + کہ کنی با محسن خود تو جدال + کہ نمی باید مرا این نیکوی + من برنجم زین چہ رنجہ میشوی + لطف کن این نیکوی را دور کن +

نی ایوان و باغ + مانمیخواهیم این ایوان و باغ + شیناخیر لنا خذ زینا + پس سبا گفتند باعد بیننا + من نخواهم چشم زودم کور کن
یطلب الانسان فی الصیف + آن بیابانست خوش کانجا دوست + شهرها نزدیک همدیگر بدست + زمان خوب نی امن و فراغ
کلما نال الشتا + فاذا جاء الشتا انکر ذا + فهو لایرضی بحال ابدا + لا بضیق لا بعیش رغدا + قتل الانسان ما اکفره
نهی + خار سه پهلوست هر سو کش نهی + اقتلوا انفسکم گفت آن سنی + نفس زینسا فست زان شد کشتنی + الهدی انکره
اصحاب سبا + چون زحد بردند + دست اندر یار نیکو کار زن + آتش ترک هوا در خار زن + در خلد از زخم او تو کی رهی
قصد خون ناصحان میداشتند + از فسوق و کفر مانع میشدند + ناصحان شان در نصیحت آمدند + گر نه پیش ماده‌ها از صبا
گفت اذا جاء القضا + از قضا حلوا شود رنج دهان + چون قضا آید شود تنگ این جهان + تخم فسق و کافری میکاشتند
مکر آن فارس چو + تا نه بیند چشم کحل چشم را + چشم بسته میشود وقت قضا + اذا جاء القضا + تحجب الابصار اذا جاء القضا + ضاق الفضا
مکر سوار + ورنه بر تو گوید آن + سوی فارس رو مرو سوی غبار + آن غبارت زان سوادت دور کرد + انگیزد گرد
گفت حق آنرا کاین گرگش بخورد + دید گرد گرگ چون زاری نکرد + **المعنی** صبا بکسر کودکی شین بالفتح زشتی فرماتے ہین
کہ وہ اہل سبا اہل صبا یعنے کودکی سے تھے اے بچے اور بچے جو مراد محض نادانی اور بی شعوری سے ہے اور کام انکا
نہ ماننا نعمتون بزرگ کا اب فرماتے ہین نہ ماننا نعمت کا کیا ہے مثلاً اپنے محسن سے جھگڑا کرنا کہ مجھکو یہ نیکی تیری درکار
نہین ہے مین اس سے رنج پاتا ہون تو کیون مفت رنج اُٹھاتا ہے مجھپر مہربانی کر اور یہ نیکی مجھسے دور کر دے مجھ
آنکھین نہین چاہیین جلدی اندھا کر دے پس اہل سبا نے کہا ربنا باعد بین اسفارنا وظلموا انفسهم فجعلناهم احادیث
ومزقناهم کل ممزق یعنے سبا نے دعا کی کہ اے رب ہمارے دوری ڈال ہمارے سفرون مین یعنے منازل سفر کے
اور درمیان منازل کے بیابان تو بدون توشہ اور سواری کے نہ پہونچین اور ظلم کیا اُنھون نے اپنی ذاتون پر کہ زوال
نعمت کا چاہا پس کیا ہمنے اُنکو افسانہ کہ ہر کوئی کہتے ہین کہ سبا نے ایسی حماقت کی اور پراگندہ کیا ہمنے اُنکو پوری
پراگندگی کے ساتھ دوسرے مصرع کے معنی زشتی ہمکو بہتر ہے اپنی زیب و زینت سے ہم یہ ایوان و باغ نہین
چاہتے ہین نہ زمانہ خوب نہ امن و فراغ یہ شہر ہمارے جو نزدیک نزدیک ہین ہمکو بُرے معلوم ہوتے ہین اور
وہ جنگل جنمین دد و درندے ہون خوش آتے ہین اب مقولات مولانا رحہ کے ہین کہ انسان کا عجب حال ہے
کہ گرمی ہوتی ہے تو جاڑا ڈھونڈھتا ہے اور جاڑے مین جاڑے سے انکار کرتا ہے پس وہ ایک حال پر
ہرگز راضی نہین ہوتا ہے نہ تنگی عیش پر نہ عیش کشادہ پر اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قتل الانسان ما
اکفرہ مارا جائیو انسان کیسا ناشکرا ہے کہ جب اُسکو ہدایت پہونچتی ہے تو اُس سے انکار کرتا ہے پس نفس انسان
کا اس قسم سے ہے اسی سبب سے فرمایا ہے کہ اقتلوا انفسکم یعنے قتل کرو اپنے نفسون کو اگرچہ موسیٰ عم کی قوم کو جو
گوسالہ پرست ہوگئی تھی یہ حکم اپنی ذاتون کا نازل ہوا تھا بجرم گوسالہ پرستی کے کہ کئی ہزار بنی اسرائیل قتل ہوئے تھے

یہان مراد نفس کشی سے ہے جسکو آنحضرتؐ نے جہاد اکبر فرمایا ہے کہ سارے فساد اسی سے اُٹھتے ہین اور یہ نفس ایک
سہ پہلو ہے کہ جس پہلو پر رکھو چبھتا ہی رہتا ہے سہ پہلو اسلیے کہا کہ سونے کی یہی تین صورتین ہین ادھر ادھر کی
چت اور پٹ اور خار سہ پہلو کو کہتے جسکے تین پہلو ہوتے ہین غرض آدمی کسی پہلو پر اسکی خلش سے بچنت نہین تو
ترک ہوس کی آگ اس خار مین لگا اور ہاتھ یار نیکوکار کے دامن مین ڈال جب حد سے زیادہ اہل سبلنے
کہ ہمارے نزدیک دانائی و زیرکی سے کودکی اور نادانی بہتر ہے یعنے اچھی چیز بُری اور بُری چیز اچھی ہے و با نفع
کی وجود دت فکر تو ناصح اُنکی نصیحت کو آئے اور بدکاری و ناشکری سے مانع ہوئے یہ اُنکے مار ڈالنے کے درپے
اور تخم فسق و کافری کا بوتے تھے حقیقت یہ ہے کہ جب حکم الٰہی آتا ہے تو اُس شخص پر یہ جہان باوجود وسعت
تنگ ہو جاتا ہے کہین اپنی کشود نہین پاتا ایسا گھبراجاتا ہے اگر حلوا سی شے نرم و لطیف سامنے آئے
اُس سے بھی مُنھ دُکھتا ہے اور وہ رنج دہن ہو جاتا ہے جیسا کہ کہا ہے جس وقت حکم الٰہی آتا ہے قضا سے جہان تنگ
ہو جاتا ہے اور آنکھون پر پردے پڑجاتے ہین جب قضا آتی ہے شعر بعد اسی کی تفسیر ہے کہ جب قضا آتی ہے
آنکھین بند ہو جاتی ہین اور قضا کے سبب سے آنکھون کو اپنا سرمہ نہین سوجھتا کہ میرے فائدہ کی چیز کیا ہے سوار
وقت گرد اُٹھائے تو یہ اسکا مکر ہے کہ وہ غبار تجھکو سوار سے دور کرتا ہے تو جانتا ہے کہ غبار ہے اور ہوتا ہے سوار تو سوار
طرف جا غبار کیطرف مت جا ورنہ وہ مکر سوار کا تجھپر ضرور چوٹ کریگا مطلب یہ کہ حکم الٰہی جب اپنا کام کرنا چاہتا ہے
خیالات فاسد مثل غبار سوار کے پیدا ہوتے ہین بس بجرد پیدا ہونے خیالات فاسدہ کے سمجھے کہ کوئی امر شدنی
لاجرم جلدی تدارک اُسکا توبہ و استغفار سے کرے حق تعالی نے اُسکی نسبت کہ جسکو اُسکے بھیڑیے نے کھالیا فرمایا ہے کہ اُسنے
بھیڑیے کی گرد دیکھی اور کیون زاری نکی کہ ہمکو رحمت آتی اور ہم بچا دیتے بھیڑیے کا خاصہ ہے اکثر آدمی کو دیکھکر دبک
جاتا ہے اور سامنے چھپکر چوٹ کرتا ہے **قولہ** ادمیدانست گرد گرگ را + باچنین دانش چرا کرد او چرا + گوسفندان بوی
گرگ باگزند + می بدانند و بهر سو می چرند + مغز حیوانات بوی شیر را + می بداند ترک میگوید چرا + بوی شیر خشم دیدی بازگرد
با مناجات و حذر انباز کرد + وا نگشتند آن گروه از گرد گرگ + گرگ محنت بعد گرد آمد سترگ + بردرید آن گوسفندان را
چشم + کز چوپان خرد بستند چشم + چند چوپانشان بخواند و نامدند + خاک غم در چشم چوپان میزدند + که برو ما خود ز تو چوپان
تریم + چون تبع گردیم هر یک سروریم + طعمهٔ گرگیم و آن یار نے + هیزم ناریم و آن عار نے + حمیتے بد جاهلیت در دماغ +
بلک شومی در دهن شان کرد زاغ + بهر مظلومان همیکندند چاه + در چه افتادند و میگفتند آه + پوستین یوسفان بشگافتند
آنچه میکردند یک یک یافتند + کیست آن یوسف دل حق جوی تو + چون اسیری بسته اندر کوی تو + جبرئیلی را برا ستون
بستهٔ + پر و بالش را بصد جان خستهٔ + پیش او گوساله بریان آوری + که کشی و را بکهدان آوری + که بخور اینست
ما را لوت پوت + نیست او را جز لقاء الله قوت + زین شکنجه و امتحان آن مبتلا + میکند از تو شکایت کای خدا

کا ہو خدا افغان این گرگ کہن + گو یدش تک وقت آمد صبر کن + داد تو را خواہم از ہر مخبیر + داد گہ و بحجز خدا ے دادگر
او ہمیگوید کہ صبرم شد فنا + در فراق روی تو یار بنا + احمدم و امانده در دست یہود + صالحم افتاده در حبس ثمود + ا
سعادت بخش جان انبیا + یا بکش یا باز خوانم یا بیا + با فراقت کافران را تاب نیست + این فراق اندر خور صحاب
نیست + کافران گویند در وقت عذاب + ہر کی یالیتنی کنت تراب + حال او نیست کو خود زان سوست + چون بود
کسے کان تو ست + حق ہمیگوید کہ آری ای نزه + لیک بشنو صبر آور صبر به + صبح نزدیکست خامش دم مزن + کاندر آ
وقت بیرون آمدن + تک بلا شان میرسد تو کم خروش + من ہمیکوشم پی تو تو مکوش + کوشش من بہ کہ کوششہای تو
داروے تلخم بہ از حلوای تو + ہین تحمل کن برو خاموش شو + کمترک جنبان زبان و گوش شو + علت و مکر و دغا بازیش د
ہر چہ از یارت جدا انداز دآن + شد زحل این بازگردای یار گرد + روستائی خواجہ را بین خانہ برد + قصہ اہل سبا یک
گوشہ نہ + وان بگو کو خواجہ چون آمد بہ + المعنی چرا بمعنی برای چہ و چراگاه و چہ بدین لوت پوت اقسام طعام
لذیذ نزه بفتحتین پاک از عیب گرد بالضم و کاف عربی طائفہ از صحرا نشینان و بکاف فارسی دلاور و پہلوان بتائید
فرماتے ہین کہ جب وه گرد گرگ کی نہین جانتا اتنی دانش بھی نہین رکھتا تو ایسے حال مین چراگاه کی چراکو کیو
گیا وه بکریون سے بھی کمتر تھا کہ جب بو گرگ با گزندگی پاتی ہین آپ آپ کو ادھر ادھر گھس جاتی ہین اسکے
سوا اور حیوانات کا مغز بو شیر کی جانتا ہے اور جب اسکو بو آتی ہے فوراً چرا چھوڑ دیتا ہے تو کیسا انسان
کہ بو شیر خشم غیر الٰہی کی پاتا ہے اور باز نہین آتا لوٹ اور مناجات و خوف کا شریک ہو اور جنھون نے گرد گرگ
دیکھی اور لوٹے نہین اُنپر بعد گرد کے بڑا بھاری گرگ محنت کا آپڑا اور اُسنے اُنکی بکریان پھاڑ ڈالین بڑے غص
کے ساتھ کہ تمنے چوپان خرد سے آنکھین بند کرلی ہین ہر چند چوپان نے سمجھایا کہ بچو اس گرد مین گرگ ہے میر
پاس چلے آؤ لیکن اُسکے پاس نہ گئے بلکہ اُسکی آنکھون مین خاک غم کی ڈالتے رہے کہ جا ہم تجھسے زیاده چوپا
ہین اور تیرے تابع کیون ہون کہ ہم خود ایک ایک سردار ہین ہم طعمہ گرگ کا بنینگے مگر غلام یار یعنے آپ ج
کے نہین ہین ہم ایندھن دوزخ کا ہونگے لیکن بنده عار کے نہین کہ عار اتباع کی اُٹھائین ایسی حمایت
جاہلیت کی دماغ مین بھری تھی کہ اُسنے یہ آواز نحس زاغ کی سی اُنکے منھ مین ڈالی تھی مظلومون کی راه
کنوین کھودے تھے جب خود چاه مین گرے تو آه آه کرتے تھے یوسفون کا پوستین پھاڑا آخر ایک ایک
جیسا کچھ کیا ویسا پایا اب فرماتے ہین کہ یوسف کون ہے تیرا دل حق جو ہے جسکو تو نے ایک اسیر کی طرح اپ
گلی مین ڈال رکھا ہے گلی مراد جسم سے گو یا جبرئیل کو تو نے چور کے مثل ستون پہ باندھا ہے اور پر و با
اُسکے بڑے شوق اور سیکڑون جان سے نوچ ڈالے اور گوسالہ بریان اُسکے سامنے لاتا ہے کہ اُس
سے کا بدان مین لا کر مار ڈالون کہ یہ کھا ہمارے پاس یہ کھانے لذیذ ہین حالانکہ اُسکا قوت سوا

دیدار الٰہی کے نہین بس اُسکے لیے یہی گوسالہ بریان کا ہدان ہی کہ لقاے الٰہی سے باز رکھے اور یہی اُسکا مار ڈالنا
بس جب تونے اُسکو ایسے عذاب وبلا وامتحان مین ڈالاہی تو وہ شکایت تیری خدا سے کرتاہے کہ اے خدا
میری فریاد ہی اس گرگ کہن سے تو اللہ تعالی اُس سے کہتاہی ذرا صبر کر اب وقت قریب آپہونچا دیکھ تو کیسی
داد تیری ان ہر ایک بنجیر سے لیتاہون اور واقعی سوا خدا دادگر کے اور کون داد دے سکتاہی وہ کہتاہے الٰہی
صبر تو میرا تیرے شوق دیدار مین فنا ہوگیا میرا ایسا حال ہی جیسے احمد یہود کے ہاتھ مین اور صالح قید ثمود مین
بس اے سعادت بخش انبیا کے یا مجھکو مار ڈال یا بُلالے یا تو خود آ فراق تیرا عذاب دوزخ سے زیادہ ہی جسکی
تاب کافرون کو نہوگی پھر وہ فراق صحاب کے لائق کب ہے جیسے ہر ایک کافر عذاب الٰہی کے وقت کہیگا یالیتنی
کُنت ترابا اے کاش ہو جاتے ہم مٹی جب حال کافر کا یہ ہی کہ وہ دوسری طرف سے ہی اور تجھسے منکر پھر اُسکا
حال آتش فراق سے کیسا ہوگا جو تیرا الملک وغلام ہی حق تعالی اُس سے کہتاہی کہ ہان ایسی ہی مگر تو اے پاک بے عیب
میری بات سُن اور صبر کر کہ صبر بہتر ہی صبح نزدیک ہی جو مراد قیامت سے ہی خاموش رہ دم مت مار کہ اب قریب وقت
نکلنے کا آتاہی جو مراد وقت مرگ یا بعث سے ہی کہ وعدہ وعید خدا تعالی کا اسی پر موقوف ہی آب بلا اُپر آتی ہی تو شور
مت کر مین خود تیرے لیے کوشش مین ہون تو بہت کوشش مت کر بھلا تیری کوشش اچھی کہ میری کوشش میری
دوا تلخ جو صبر ہی تیرے حلوا سے جو عجلت ہی بہت بڑھکے ہی خبردار تحمل کر اور جا خاموش رہ زبان نہایت کم
ہلا اور ہمہ تن گوش ہو جا جو ہم کہتے ہین اُسی پر کان لگائے رہ اور جو چیز تجھکو یار سے جدا کرے اُسکو حیلہ اور
مکر و دغا بازی جانے رہ اب اشعار گریز کے ہین یعنے یہ باتین تو حد سے بڑھ گئین اب تو اے گرد یعنے
دلیر وپہلوان یہ بتا کہ وہ روستائی خواجہ کو اپنے گھر لیگیا یا نہین بس اس قصہ اہل سبا کو تو ایک گوشہ مین رکھدے
اور یہ کہ وہ خواجہ گانون مین کیسے گیا

بقیہ قصہ جانا خواجہ کا دعوت روستائی مین روستا کو

قولہ روستائی در تملق شیوہ کرد + تا کہ خرم خواجہ را کالیوہ کرد + از پیام اندر پیام او خیرہ شد + تا زلال خرم خواجہ
تیرہ شد + ہم از ینجا کودکانش در پسند + یرتع ونلعب بشادی میزنند + ہمچو یوسف کش ز تقدیر عجب + یرتع ونلعب
برد از ظل اب + آن نہ بازی بلکہ جانبازیست آن + حیلہ ومکر ودغا بازیست آن + ہرچہ از یارت جدا اندازد آن + مشنو آنرا
کان زیان دارد زیان + گر بود آن سود صد در صد بگیر + بہر زر مگسل ز گنجور ای فقیر + این شنو کہ چند یزدان زجر کرد + گفت اصحاب
نبی را گرم وسرد + زانکہ بر بانگ دہل در سال تنگ + جمعہ را کردند باطل بیدرنگ + تا نباید دیگران ارزان خرند +
زان جلب صرفہ زما ایشان برند + ماند پیغمبر بخلوت در نماز + با دو سہ درویش ثابت بر نیاز + گفت طبل لہو
باز رگانیے + چون تنان بر بیداز ربانیے + قد فضعتم نحو قمح ہائما + ثم خلیتم نبیا قائما + بہر گندم تخم باطل کاشتید

وان رسول حق را بگذاشتید + صحبت او خیر من لهوست و مال + بین کرا بگذاشتی چشمے بمال + خود نشد حرص شما را این
یقین + که منم رزاق خیر الرازقین + آنکه گندم را ز خود روزی دهد + کے توکلہات را ضائع نہد + از پی گندم جدا گشتی از آن
که فرستادست گندم ز آسمان + المعنی پھر رجوع طرف حکایت روستا کے کرکے فرماتے ہین کہ روستائی نے اس حد کو
کیا کہ خواجہ کے حزم کو دیوانہ بنا دیا اُسکے پیام در پیام سے وہ گھبرا گیا حتی کہ آب صاف اُسکے حزم کا گدلا ہو گیا
اب یہین سے اُسکے لڑکے اُسکے درپے ہین اور کہتے ہین یرتع ویلعب اسلیے کہ خوشی کرین اور کھیلین ود
اور یہ بات حضرت یوسفؑ کے بھائیون نے حضرت یعقوبؑ کے سامنے ہنگام اجازت خواہی کے کہی تھی کہ کل
اسکو بھی ہم اپنے ساتھ چراگاہ کو لیجائین تا خوشی کرے اور کھیلے کما جاء فی القرآن فارسلہ غدا یرتع ویلعب
اور یرتع ویلعب تو لڑکے خواجہ کے کرتے تھے مگر ایسا حال تھا جیسے یوسفؑ کو اس یرتع ویلعب نے تقدیر عجیب
آلہی سے باپ کے سایہ سے جدا کیا دیکھو وہ بازی نہین بلکہ جانبازی اور مکر وحیلہ اور دغا بازی ہے اسلیے کہ جو
چیز تجھکو تیرے یار سے جدا کرے اُسکو ہرگز مت سُن کہ اسمین زیان ہی زیان ہے اگر اُس چیز مین سود صد در
صد ہو تو بھی مت اختیار کرا ور اے فقیر اس زر کے لالچ مین گنجور سے الگ مت ہو یہ تو سُن کہ خدا تعالی
نے کیسا زجر فرمایا اور کیسا اکرم وسر داصحاب رسول مقبول کو کہا اس سبب سے کہ قحط سال مین آواز دہل پر
انھون نے اپنی نماز جمعہ کی باطل کردی منقول ہے کہ آنحضرت ایک دن نماز جمعہ کی پڑھاتے تھے اسمین سوا
غلہ فروش آیا اور حسب معمول دہل منادی بجایا اکثر جماعت مین آپکو کھڑا چھوڑ کے اُس غلہ فروش کے پاس
چلے گئے تا ایسا نہو کہ اور سستا خرید لین اور طلب یعنے بیع وسود مین ہمارا نفع یہ حاصل کرین بس آنحضرت
نماز مین رہگئے اور آپ کے ساتھ دو تین محتاج درویش جو اپنی نیاز پر ثابت تھے فرمایا اس نقارہ واہیات
ایک سوداگر سے کیسے تم خدا کے کام سے جدا ہو گئے معنی شعر عربی کے تحقیق متفرق ہو گئے تم گیہون کیطرف
اُس حال مین کہ ہائم تھے اے شیفتہ اور دیوانے پھر چھوڑ دیا اپنے نبی کو نماز مین کھڑا ہوا تمنے گیہون کیواسطے
تخم باطل بو یا اور رسول حق کو چھوڑ دیا اُسکی صحبت تو نہو و مال - دونون سے بہتر تھی ذرا آنکھین ملکے غور سے
تو دیکھو کہ کسکو تم چھوڑ کے چلے گئے تمھاری حرص کو یہ یقین نہین ہوا کہ رزاق مین ہی ہون اور خیر الرازقین
ہون چنانچہ یہ زجر و توبیخ اس آیہ کریمہ سے مترشح ہے واذا راوا تجارۃ اولھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما قل ما
عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین جسوقت کہ دیکھتے ہین وہ تجارت یا کوئی لہو تو متفرق
ہو جاتے ہین اُسکی طرف نماز جمعہ چھوڑ کے اور تجھکو نماز مین کھڑا ہوا کہو اے محمد انسے کہ جو کچھ اللہ کے نزدیک
ہے وہ اس لہو و تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والون سے ہے وہ کہ گیہون کو روزی دیتا ہے
یعنے قوت ولذت اُسنے اُسمین پیدا کی ہے اگر تو اُسپر توکل کریگا تو تیرے توکل کو وہ کب باطل کریگا تم گیہون

کیواسطے اس سے جدا ہوے جنے گیہون تمھارے واسطے آسمان سے بھیجے ہین

بلانا باز کا بطون کو دریا سے طرف صحرا کے

قولہ باز گوید بط را از آب خیز + تا بہ بینی دشتہا اقند ریز + بط عاقل گویدش کای باز دور + آب ما حصن است و سرور + دیو چون باز آمد اے بطان شتاب + ہین بہ بیرون کم روید از حصن آب + باز را گوئید رو رو باز گرد + از سر ما دست دار ای پایمرد + ما بری از دعوتت دعوت ترا + ما نو شیم ایندم تو کافرا + حصن ما را قند و قندستان ترا + من نخواہم ہدیہ ات بستان ترا + چونکہ جان باشد نیاید لوت کم + چونکہ لشکر ہست کم ناید علم + المعنی باز نے بط سے کہا کہ پانی کو چھوڑ اور دشت اختیار کر دیکھ تو کیسا قند ریز و شیرین ہے بط عاقل نے اس سے کہا کہ ای باز دور ہو میرے لیے دریا امن و سرور کا قلعہ ہے اب فرماتے ہین کہ دیو مثل باز کے ہے اور تم مثل بطون کے کہ تمکو دھوکا دیتا ہے اسکے دھوکے سے بھاگو اور اپنے دریا کے قلعہ سے باہر نہ نکلو باز سے کہدو کہ جا اور لوٹ ہمارے خیال مین مت پڑ اور اپنی پامردی مت جتا ہم تیری دعوت سے بیزار ہین اپنی دعوت اپنے ہی لیے رہنے دے ہم اے کافر اس فریب مین تیرے نہین آتے ہمارے لیے ہمارا حصن قند ہے اور سوا اسکے جو قندستان ہے وہ تیرا تیرے ہی واسطے ہے ہم تیرے باغ کا تحفہ نہین چاہتے تیرا باغ و تیرا تحفہ تجھی کو خاص ہو ہماری اگر جان رہیگی نعمت بھی کم نہو گی جیسا لشکر ہوتا ہے ویسے ہی نشان ہوتے ہین **اختلاف** شرح بحر العلوم مین باز را گوید لکھا ہے میری دانست مین گوئید صحیح ہے تا تحت مقولہ صدر مین شامل ہو

رجوع بحکایت خواجہ و روستائی

قولہ خواجہ حازم بسی عذرآورید + بس بہانہ کرد با دیو مرید + گفت اندم کارہا دارم اہم + گر بیایم آن نگردد منتظم + شاہ کار نازکم فرمودہ ست + ز انتظارم شاہ شب نغنودہ است + من نیارم ترک امر شاہ کرد + من نتانم شاہ بر شہ روی زرد + ہر صباح و ہر مسا سرہنگ خاص + میرسد از من ہمیجوید مناص + تو روا داری کہ آیم سوی دہ + تا برابروافگند سلطان گرہ + بعد ازان درمان خشمش چون کنم + زندہ خود را زین مگر مدفون کنم + زین نمط او صد بہانہ باز گفت + حیلہا با حکم حق نفتاد جفت + گر شود ذرات عالم حیلہ پیچ + با قضای آسمان ہیچند ہیچ + چون گریزد این زمین از آسمان + چون کند او خویش را از وی نہان + ہر چہ آید ز آسمان سوی زمین + نے مفر دارد نہ چارہ نے کمین + آتش از خورشید می بارد برو + او بہ پیش آتشش بنہادہ رو + ور ہمی طوفان کند باران برو + شہرہا را میکند ویران برو + او شدہ تسلیم او ایوب وار + کای اسیرم ہر چہ میخواہی بیار + ایکہ جزو این زمینی سرکش + چونکہ بینی حکم یزدان در مکش + چون خلقنا کم شنیدی من تراب + خاک باشی جست از وے

رو متاب **المعنی** مناص گریزگاہ یعنے خواجہ تو بڑا اخرم والا آدمی تھا پھر اُسنے بہت عذر کئے اور اس شیطان مردود نے بہانے درمیان مین لایا کہ اسوقت مین بڑے بڑے کام ہین اگر تمہارے یہان آؤنگا تو سب بگڑ جاینگے چنانچہ بادشاہ نے ایک کام نازک کا مجھکو حکم دیا ہے کہ اُسکے سبب سے میرے انتظار مین رات بھر نہین سویا ہے مین اُسکے حکم کو ترک نہین کر سکتا اور اُسکے سامنے روز زرد جانا نہین چاہتا صبح شام سرہنگ خاص اُسکا میرے پاس آتا ہے اور میری گریزگاہ کی جستجو کرتا ہے کہ کہین بھاگ تو نہین گیا اسوقت مین تو روا رکھتا ہے کہ مین گانؤن مین آؤن اور بادشاہ مجھسے ناخوش ہو کے تیوری چڑھائے پھر اُسکے غصہ کا علاج مین کیا کرونگا ہان مگر یہ کہ زندہ درگور ہو جاؤن غرض اسیطرح کے سیکڑون بہانے اُسنے کیے مگر حکم قضا کچھ اور تھا اور یہ حیلے اُسکے اُسکے جفت نہوے وہ ان حیلون سے طاق اور جدا ہی رہا یہان سے مقولات مولانا رح کے ہین چنانچہ فرمایا اگر ذرہ ذرہ جہان کا جملہ حیلے اور پیچ ہو جائین قضاء آسمان کے مقابل سب ہیچ ہی ہیچ ہین یہ زمین جسپر حوادث آسمان سے نازل ہوتے ہین کیسے آسمان سے بھاگ سکتی ہے اور کیسے آپ کو اس سے چھپا بچا سکتی ہے بس جو کچھ آسمان سے زمین پر آتا ہے ناچار اُسکو سہتی ہے اسواسطے کہ اُسکو نہ کہین بھاگنے کی جگہ ہے نہ کوئی تدبیر نہ کہین کہین اگر آفتاب سے آگ برستی ہے تب بھی یہ مُنھ سامنے کیے رہتی ہے اور اُس تپش کو جو سب کا مُنھ پھیرتی ہے مُنھ پر لیتی ہے اور جو آسمان طوفان اُسپر برساتا ہے کہ اُسکے شہرون کو ویران کرے وہ اُسکے تسلیم کے لیے ابواب اے دروازے بنی ہوئی ہے کہ آؤ چلے آؤ مین اُسکے بس مین ہون جو چاہے مجھپر لائے آپ فرماتے ہین کہ جب زمین ایسی مجبور ہو کے حکم قضا کو تسلیم کرتی ہے تو تو بھی جزو زمین کا ہے سرکشی مت کر اور جب حکم خدا کا دیکھے تو دروازہ مت بھیڑ کیا ہے سے وہ حکم بند ہو جائیگا تو نہین جانتا کہ تجھکو مٹی سے پیدا کیا ہے تو بھی پستی کے ساتھ خاک بنجا اور اُس سے مُنھ مت پھیر جیسا کہ فرمایا واللہ خلقکم من تراب اللہ نے پیدا کیا تمکو مٹی سے اور جیسے فان خلقناکم من تراب

الخلاف شرح بحر العلوم مین اسم کو مہم لکھا ہے اور ایکہ کو بصورت ایک اور رابواب کو او یوب **قولہ** ہین کہ اللہ خاک تجھے کاشتم + گرد خاکی و منش افراشتم + جملہ دیگر تو خاکی پیشہ گیر + تا کنم بر جملہ میرانت امیر + آب از بالا بہستی در شود + زانکہ از پستی بہ بالا بر رود + گندم از بالا بزیر خاک شد + بعد ازان او خوشہ چالاک شد + دانہ ہر میوہ آمد در زمین + بعد ازان سرہا بر آرد از دفین + اصل نعمتہا ز گردون تابخاک + زیر آمد شد غذای جان پاک + از تواضع چون ز گردون شد بزیر + گشت جزو آدمی حی دلیر + پس صفات آدمی شد آن جماد + بر فراز عرش پران گشت شاد + کز جہانی زندہ اول آمدیم + باز از پستی سوبالا شدیم + جملہ اجزا در تحرک در سکون + ناطق اندکہ انا الیہ راجعون + ذکر و تسبیحات اجزای نہان + غلغلے افگند اندر آسمان + چون قضا آہنگ نیرنجات کرد

روستائی شہری را مات کرد + با ہزاران حزم خواجہ مات شد + زان سفر در معرض آفات شد + اعتمادش بر ثبات خویش بود + گرچہ کہ بد نیم سیلش در ربود + چون قضا بیرون کند از چرخ سر + عاقلان گردند جملہ کور و کر + ماہیان افتند از دریا برون + دام گیرد مرغ پران را زبون + تا پری و دیو در شیشہ بود + بلکہ ہاروتے ببابل در رود + جز کسی کاندر قضا اندر گریخت + خون او را ہیچ ترکیبی نہ ریخت + غیر آنکہ در گریزی در قضا ہیچ حیلہ ندہدت از دے رہا + **المعنی** پہلا شعر گویا خلقناکم من تراب کی تفسیر ہے کہ دیکھ تو ہمنے خاک مین ایک تخم بو یا جو ذات انسان کی ہے کہ بحقیقت گرد خاک ہے اور ہمنے اسکو افراشتہ کر کے ایک جملہ کیا اب جو تو نے جانا کہ میری خلقت خاک سے ہے تو چاہیے کہ تو لوٹ کے خاکی پیشہ جو عجز و افتادگی ہے اختیار کر تو تجھکو مین سب سیر دن کا سیر بناؤن میری درانست مین جملہ جو تیسرے مصرع مین صدر مصرع ہی متعلق دوسرے مصرع سے ہے جیسے پانی بالاسے پستی مین جاتا ہے یعنے خاکی بنتا ہے اسیواسطے کہ پستی سے بالا مین جاؤن چنانچہ معمول ہے کہ پانی خاک مین جذب ہو جاتا ہے پھر تابش آفتاب سے بخارات ہوکے آسمان پر جاتا ہے اگر خاکی نہ بنے تو بخارات ہوکے کب اڑے ایسے ہی گیہون بالاسے زیر خاک ہوتا ہے پھر دیکھ تو کیسے خوشے خاطر خواہ اُس سے ہوتے ہین اور جو دانہ ہر میوہ کا زمین مین دباتے اور دفن کرتے ہین پھر دیکھو کیسی شاخین سر نکالتی اور اٹھاتی ہین اور بالا کو رجوع کرتی ہین غرض جملہ نعمتین آسمان سے خاک تک جو کچھ ہین سب نیچے آنے سے غذا جان پاک کی ہوتی ہین بس یہ نعمتین بسبب تواضع ہی کے کہ پستی اختیار کی اور بالاسے نیچے آئین آدمی حی و دلیر کی جز بنین اور ہر چند یہ سب جماد و بیجان تھین آدمی کی صفات پاکے خوش خوش عرش کیطرف اڑتی ہین اور اُس جہان کیطرف کہ جہان سے ابتداءً ہم زندہ ہوکے آئے تھے اے عالم ارواح اور پھر اس پستی سے اُسی عالم بالا کو چلے آب سارے اجزا اس جہان کے خواہ متحرک ہین لے جاندار خواہ ساکن یعنے جماد سب اس کلام سے ناطق ہین کہ انا الیہ راجعون ہم طرف اُسکے لوٹنے والے ہین اور جو اجزا اُسکے نہان ہین مثل فرشتون وغیرہ کے اُنکے ذکر و تسبیحون نے شور و غلغلہ آسمان مین ڈال رکھا ہے آب پھر مجملاً روستائی و شہری کا ذکر بطور مثال بیان حکم قضا مین فرماتے ہین دیکھو قضا ایسی زبردست چیز ہے کہ جب اُسنے اپنی نیرنگیان ظاہر کین ادنی روستائی نے ایسے شہری کو مات کیا کہ وہ خواجہ لاکھون حزم رکھتا تھا باوصف اسکے اُسکا مات ہوا اور اُس سفر سے معرض آفات مین پڑا گو اُسکو اپنے ثبات پر اعتماد تھا اور مثل پہاڑ کے مستقل مگر ذرا سا سیل اُسکو بہالیگیا حقیقت یہ ہے کہ جب قضا آسمان سے سر نکالتی ہے سارے عقلمند اندھے بہرے ہو جاتے ہین مچھلیان دریا سے باہر نکل آتی ہین پرندون کو دام عاجز کر کے دبا لیتے ہین یہانتک کہ پری و دیو بھی اگر چہ زبردست مخلوق ہین شیشہ مین مقید ہوتے ہین بلکہ ہاروت جیسا فرشتہ بابل کو خود قید ہونے

جاتا ہی ہان جو کوئی قضا سے قضا ہی مین بھاگا اور اسکی پناہ اسی سے چاہی اسکا خون کسی تربیع نے
بہایا واضح ہو کہ منجمین کے نزدیک سیارات کی نظر ین ہین تثلیت تربیع تسدیس اور انمین بعض دوستی کی
ہین بعض دشمنی کی یہ نظر تربیع دشمنی کی ہی مثلاً ایک شخص کا ستارہ ایک برج مین ہی اور دوسرے کا بفاصلہ
تین برجون کے کہ چہارم حصہ فلک کا ہوا بارہ حصون سے کہ ہر ایک حصہ کو ایک برج ٹھہرایا ہی اس شخص
کو اس سے دشمنی ہوگی یہی نظر تربیع کی ہی بس سوا اسکے کہ قضا سے قضا مین بھاگے اور کوئی حیلہ اس سے
تم چھوڑا نہین سکتا

قصہ اصحاب ضروان کا اور حیلہ کرنا انکا تو بحرمت باغ کے فقیرونکو قطاف کرین

قولہ قصہ اصحاب ضروان خواندہ + پس چرا در حیلہ جوئی ماندہ + حیلہ میکردند کژدم نیش چند + کہ برند از روزی
درویش چند + شب ہمہ شب می سگالیدند مکر + روی در رو کردہ چندین عمرو و بکر + می سگالیدند سر ہا این
بدان + تا بناید کہ خدا در یابد آن + با گل اندایندہ اسگالید گل + دستکاری میکند پنہان ز دل + کیف لا یعلم
ہواک من خلق + ان فی نجواک صدق ام یلق + کیف یغفل عن ظعین رغدا + من یعاین این مثواہ غدا + چارہ
قد ہبطا او صعدا + قد تولاہ واحصی عددا + خفیہ میکردند اسرار از خدا + آن سگان جاہل زہبل و عما + آن
ضروان نام دہے قطاف بکسر وقت میوہ چیدن و چیدن انگور فرماتے ہین تونے قصہ اصحاب ضروان
کا پڑھا ہی پھر تو حیلہ جوئی مین کیون پڑا ہے اور وہ یہ کہ چند کژدم نیش حیلہ کرتے تھے کہ چند درویشون کی جو روزی
ہی اسمین سے کچھ حاصل کرین رات کو رات بھر یہی مکر سوچتے تھے اور چند عمرو و بکر رو در رو ہو کے بیٹھتے تھے اور
یہ بڑا بھیا چھپا کے مشورہ کرتے تھے کہ ایسا نہو خدا کو یہ معلوم ہوجائے اب مقولات مولانا رہ کے ہین فرماتے
ہین دیکھو عجب حال ہی کہ مٹی کمہار سے اپنا حال چھپاتی ہی اور ہاتھ دل سے چھپا کے کام کرنا چاہتا ہی
معنی اشعار عربی کے کیسے نہین جانیگا تیری خواہش کو وہ کہ جسنے تجھکو پیدا کیا کہ بیشک تیرے مشورے
مین صدق ہی یا فریب اور کیسے غافل ہوگا مسافر سفر دن فراخ کا اس معاینہ سے کا اچھا آرامگاہ کل کو کہان
ملیگا وہ جگہین کہ جہان اترا ہے اور جہان سے صعود کیا ہی بیشک وہ اسکا متولی ہوگیا ہی اور وہ مثوی انکا
احصا و شمار مین ہین بس یہ جاہل اندھے بھی اپنے اسرار خدا سے چھپاتے تھے **الخلاف** شرح بحر العلوم
مین دستکاری کو ملا کے لکھا ہی مگر میری دانست مین جو معنی مین سمجھا ہون اگر وہ ہین تو الگ الگ
ہونا چاہیے کہ شبہہ دستکاری بیای معروف کا پیدا نہو ورنہ وہ جانین اور انکے معنی **قولہ** گوش کن اکنون
حدیث خواجہ را + کو سودہ چون شد و دید او جزا + گوش را اکنون زغفلت پاک کن + استماع ہجر آن غمناک
کن + آن زکاتی داد کہ غمگین یادہی + گوش اوچون پیش و ستانش از ... چون شد از شر او جدا + ... زغنا + ... بلاد از غنا

بشنوی غمہای رنجوران دل + فاقۂ جانِ شریف از آب و گل + خانۂ پُر دود دارد پرفنی + مر درا بگشا ز اصغا روزنی + گوش تو او را چو راہِ دم شود + دود تلخ از خانہ اوکم شود + غمگساری کن تو با ما ای روی + کہ بسوی رب اعلیٰ میروی + این تردد حبس و زندانی بود + کو نہ بگذارد کہ جان سوئی رود + این بدانسو وان بدین سومی کشد + ہر کسی گوید منم راہ رشد + این تردد عقبۂ راہ حق ست + ای خنک آنرا کہ پایش مطلق ست + بی تردد میرود بر راہ راست + رہ نمیدانی بجو گامش کجاست + گام آہو را بگیر و رو معاف + تا رسی از گام آہو تا بناف + زین روش بر اوج انور میروی + ای برادر گر بر آذر میروی + نی ز دریا ترس و نی از موج و کف + چون شنیدی تو خطاب لاتخف + لاتخف دان چونکہ خوفت داد حق + نان فرستد چون فرستادت طبق + خوف آنکس را کہ او را خوف نیست + غصۂ آنکس را کش اینجا طوف نیست المعنی اصغا بالکسر سننا دوی سیراب و تازہ عقبہ راہ دشوار دکوہہاے سخت گذار مجازاً امر عظیم آور بدال مہملہ و ذال معجمہ ہر دو بمعنی آتش طوف کسی چیز کے گرد پھرنا فرماتے ہین کہ اب کر خواجہ کا سُن کہ وہ کیسے کانون کی طرف گیا اور کیا بدلہ وہان جانے کا اُسنے پایا اب اپنے کانون کو غفلت سے پاک کر ڈال اور اُس غمناک کے ہجر کا حال سُن کہ اُسنے اپنے شہر سے جدا ہو کے کیسی بلائین اور کیسے رنج راہ مین دیکھے اس سُننے کو ایک زکوٰۃ وصدقہ جان جو غمگین کو دیتا ہے کہ جب اُسکی داستان کان لگا کر سُنتا ہی جیسا کہ حدیث مین ہی استماع کلام المحزون صدقۃ سننا کلام غمگین کا صدقہ ہے کہ جس سے اُسکا غم غلط ہوتا ہے گویا اپنی ہیئتی سے اُسکو بھی حصہ دیتا ہی بس ضرور ہی کہ جو لوگ رنجور دل ہین اور اُنکی جان شریف نے آب و گل کے سبب جیسی جیسی فاقہ کشیان کی ہین کہ مراد تن پروری سے ہی اُنکے غم اچھی طرح سُن فاقہ کشی جان کی باعتبار اسکے کہ قوت جان کا نور و ذکر الٰہی ہی بس تن پروری مین یہ کہان جو لوگ پرفن ہین اُنکا خانہ پُر دود ہی تو اُسکے لیے اپنے اصغا سے ایک روزن اُسمین کھولدے تا تیرے کان سے اُس دود کو راہ دم کی ملجاے اور وہ دود تلخ جو اُسکے گھر مین گھٹا ہوا ہے کم ہوجاے یعنے غم اُسکا ہلکا ہوجائے اب فرماتے ہین ای وہ شخص کہ تو تر و تازہ اور سیراب ہی اور طرف رب اعلیٰ کے جاتا ہی ہمارے ساتھ غمگساری کر کہ ہم تردد مین پھنسے ہین جو بحقیقت ایک حبس و زندان ہی نہین چھوڑتا کہ جان ایک سو ہو جاے یہ کھینچے جان تو اُدھر کو کھینچتی ہی اور یہ یعنی تردد ادھر کھینچتا ہی اور ہر ایک کا قول یہ کہ رشد مین ہون واقعی یہ تردد جیسے عذاب کی چیز راہ حق مین ہی بس کیسی خوشی و خنکی اُسکو ہی جسکا پانون بند تردد سے بے قید ہی کہ بے تردد راہ راست پر چلا جاتا ہی اگر راہ نہین جانتا ہی تو اس راہ کے چلنے والون کے قدم ڈھونڈھ کر وہ کہان ہین کسلیے کہ نافہ کا طالب آہو کے قدم کا کھوج پکڑ لیتا ہی اور اُنھین کھوج قدم سے ناف تک پہونچ جاتا ہے تو بھی اُنکے قدم تلاش کر کہ اس روش سے دیکھ جیسے انور پر پہونچا جاتا ہے

دراسی روش سے اے برادر اگر جاہیگا تو آگ پر بھی چلا جائیگا پھر نہ دریا سے ڈر نہ موج سے نہ دریا کے جھاگون سے
سوقت مین تو خطاب لاتخف کا سُن لیگا اور لاتخف کیا ہی وہ خوف اپنا جو حق نے تجھکو بخشتا ہی کسواسطے کہ جب
طباق تجھکو دیا ہی تو روٹی بھی ضرور دیگا خوف تو اسکو ہی کہ جسکو خوف حق کا نہین ہی اور رنج اُسکو ہی جسنے یہان
طوف اُسکا نہین کیا **الخلاف** شرح بحر العلوم مین نان کو نا بے نون کے لکھا ہی

روان ہونا خواجہ کا گانؤن کو مہمانی مین

قولہ خواجہ در کار آمد و تجہیز ساخت + مرغ عزمش سوی دہ اشتاب تاخت + اہل و فرزندان سفر را ساختند +
رخت را بر گاو عزم انداختند + شادمانان و شتابان سوی دہ + کہ بری خوردیم از دہ مژدہ دہ + مقصد ما را چراگاہ
خوش ست + یار ما آنجا کریم و دلکش ست + با ہزاران آرزو ما خواندہ است + بہر ما غرس کرم بنشاندہ است + ما
ذخیرہ دہ زمستان دراز + از بر او سوی شہر آریم باز + بلکہ باغ ایثار راہ ما کند + درمیان جان خود مان جان کند +
عجلوا اصحابنا کی تربحوا + عقل میگفت اندرون لاتفرحوا + من رباح اللہ کونوا رابحین + ان ربی لایحب الفرحین +
افرحوا ہونا بما آتاکموا + کل آت مشغل الہاکموا + شاد از وی شو مشو از غیر وی + کو بہارست و دگرہا ماہ دی + ہرچہ
غیر اوست استدراج تست + گرچہ تخت و ملک تست و تاج تست + شاد از غم شو کہ غم دام بقاست + اندرین
رہ سوی پستی ارتقاست + غم یکی گنجت و رنج تو چو کان + لیک کے در گیر داین در کود کان + **المعنی** غرس بالفتح
درخت لگانا اور درخت لگایا ہوا استدراج خرق عادت کہ کافر سے ظاہر ہو اور جو ولی سے ظاہر ہو کرامت
ہی اور نبی سے ظاہر ہو معجزہ ہی تجہیز درستی سامان عروس و مردہ فرماتے ہین کہ خواجہ کام سفر مین مشغول ہوا
اور درستی اسباب کی کی اب مرغ اُسکے عزم کا گانون کیطرف تیزی سے اُڑا اور جو اُسکے اہل و فرزند تھے
انھون نے بھی اسباب گاو ارادہ پر لادا خوش خوش دوڑتے ہوے گانؤن کیطرف جاتے تھے کہ اب ہمنے
مژدہ دہ دہ سے جو دہی روستائی ہے پھل کھایا اور متمتع ہوے ہمارے مقصد کو اچھی چراگاہ ملی ہی خوب دل
سے چریگا اسلیے کہ وہان ہمارا ایک یار کریم و دلکش ہی جسنے ہمکو ہزارون آرزوون سے بلایا ہی اور ہمارے واسطے
درخت کرم کا لگایا ہی ہم خوب ذخیرے اس زمستان دراز کے گانؤن کے منجملہ اشیاے دہ کے اُسکے پاس
سے شہر کو لائینگے بلکہ وہ باغ اپنا ہماری راہ مین ایثار کردیگا کہ جو ہمارا جی چاہے سو کرین اور اپنی جان
مین ہماری جگہ بنائیگا معانی اشعار عربی جلدی کرو اے ہمارے ساتھیو تا نفع پاؤ اور عقل اندر
سے کہ رہی تھی لاتفرحوا یعنے خوشی مت ہو اللہ کے نفع سے نفع یاب ہو بیشک میرا رب خوش
ہونے والون کا دوست نہین ہی خوش ہو اُسپر جو تمکو آسان مل جاتی ہی اور ہر چیز آنے والی جو تمکو
شغل مین ڈالے وہ لہو و بیہودہ ہی تمھارے لیے تو اُسکے دیے ہوے سے شاد ہو غیر سے امید کرکے

شادمت ہو کسواسطے کہ بہار وہی ہی اور سب خزان ہین جو کچھ سوا اُسکے ہی سب استدراج تیرے حق مین ہی اے
بے اعتبار جیسے کافر کا خرق عادت خواہ تخت خواہ ملک خواہ تاج تو تو غم سے خوش ہو کسواسطے کہ غم دام بقا کا ہی
یہ بقا کو پھانستا ہی اسلیے کہ اس راہ مین جو پستی ہی وہی بلندی ہی اور بلندی پستی غم تیرے واسطے گنج ہی اور رنج
مثل کان کے لیکن یہ بات لڑکون مین کب اثر کرتی ہی **قولہ** کودکان چون نام بازی بشنوند + جملہ با خر گور ہم
تک میشوند + ای خران کور آنسو دامہاست + در کمین این سوی خون آشامہاست + تیرہا پران شدہ
لیکن کمان + گشت پنہان از دو چشم مردمان + تیرہا پران کمان پنہان ز غیب + بر جوانی میرسد صد تیر شیب
گام در صحرای دل باید نہاد + زانکہ در صحرای گل نبود گشاد + این آبادست دل ای مردمان + حصن محکم
موضع امن و امان + گلشن خرم بکام دوستان + چشمہا و گلستان در گلستان + عج الی القلب و سر یا ساریہ +
فیہ اسمار و عین جاریہ + دہ مرو دہ مرد را احمق کند + عقل را بی نور و بی رونق کند + خواجہ پندارد کہ روزی دہ دہد +
این نمیداند کہ روزی دہ دہد + قول پیغمبر شنو ای مجتبی + گور عقل آمد وطن در روستا + **المعنی** فرماتے ہین کیسے لڑکون
کے دل مین اثر کرے انکا تو حال یہ ہی کہ جسوقت کسی بازی کا نام سنتے ہین تو جملہ ہمقدم گورخر کے ہو جاتے ہین
ایسے ادھر کو دوڑتے ہین اب فرماتے ہین کہ اے خران کور جدھر تو جاتا ہی ادھر بہت جال لگے ہوئے ہین
اور اسکی کمین مین بڑے بڑے خون آشام ہین تیر حکم الٰہی کے تو اُڑ رہے ہین اور کمان لوگون کی آنکھون کو
نہین سوجھتی پھر کہتے ہین تیر اُڑ رہے ہین اور کمان پوشیدہ اور غیب مین ہی دیکھ لے تیری جوانی ہی پر سیکڑون
تیر بڑھاپے کے لگتے ہین اور کیا حال ہوتا ہے بس ان سب جھگڑون کو چھوڑ اور قدم صحرای دل مین رکھ اس
سبب سے کہ صحرای گل مین کشادہ و فرحت دل کی نہ پائیگا ای لوگو یہ دل تمھارا بڑا این آباد ہی اور بڑا مضبوط
قلعہ اور جای امن و امان اور موافق مقصد دوستون کے ایک گلشن تر و تازہ جسمین چشمے ہین اور گلستان
در گلستان معنی شعر عربیہ میل کر طرف دل کے اور سیر کر اے سیر کرنے والے کہ اسمین درخت ہین اور چشمے
جاری گانون کومت جا گانون آدمی کو احمق کر دیتا ہی اور عقل کو بے نور و بے رونق خواجہ جانتا ہی کہ گانون
گانون دیتا ہی اور یہ نہین جانتا کہ روزی روزی دینے والا دیتا ہی آپ برگزیدہ حضرت نے بھی تو فرمایا ہی اُنکا
قول تو سُن کہ جو گور عقل کا ہی اُسکا وطن گانون ہی چنانچہ حدیث ہی من سکن فی القری یوما یحمق شہرا و من سکن فی القری
شہرا یحمق دہرا جو کوئی رہا گانون مین ایکدن احمق ہو جاتا ہی ایک مہینہ کو اور جو ایک مہینہ گانون مین
رہا احمق ہو جاتا ہی ایک زمانہ کو اور دوسری حدیث ہی علیکم بالمدن ولو جارت و علیکم بالطریق ولو دارت
و علیکم بالبکر ولو جارت لازم ہی تمکو توطن شہر کا اگرچہ وہان کے لوگ تمپر ظلم کرین اور لازم ہی تمکو اختیار کرنا راہ کا اگرچہ
پھیر پڑے اور لازم ہی تمکو نکاح بکر سے اگرچہ تمپر ظلم کرے **قولہ** ہر کہ روزی باشد اندر روستا + تا بماہی عقل او ناید بجا +

تا بماے احمقی ور دی بود + از خیشش ده جز اینجا چه ر دد + و آنکه ما ہے باشد اندر روستا + روزگارے باشدش جہل و
عما + ده چه باشد شیخ واصل ناشده + دست در تقلید و در حجت زده + پیش شهر عقل کلی این حواس + چون خران چشم بسته در خراس
این رہا کن صورت افسانہ گیر + ہل تو دُر دانہ تو گندم دانہ گیر + گر بدر رہ نیست ہین بر می ستان + گر بدان سو نیست ره این سو بران
ظاہرش گیر ار چه ظاہر گژ بود + عاقبت ظاہر سوی باطن ردد + اول ہر آدمی خود صورتست + بعد ازان جان کو جمال سیرتست
اول ہر میوه جز صورت کی ست + بعد ازان لذت که معنی ویست + اول آخر گاه سازند و خرند + ترک را زان پس بمہمان
آورند + صورتت خرگاه دان معنی ست ترک + معنیت ملاح دان صورت چو فلک + بہر حق این را رہا کن یک نفس
تا خر خواجه بجنباند جرس + **لمعنی** خراس گدھون کی چکّی پہلے تین شعر ترجمه پہلی حدیث کے ہین جسکے معنی مسطور ہو چکے
اب فرماتے ہین جب گانوئن کی یہ کیفیت حدیث سے ثابت ہی تو تقلید بھی تو مقابل تحقیق کے ایک گانون کیطرح
ہی بس وا ے حال اُس شیخ پر جو واصل نہین ہی اور تقلید و حجت کو پکڑے ہوئے ہی کہ اُسکے حواس سامنے شہر
شخص کے کہ عقل کلّی ہی ایسے ہین جیسے خراس کا گدھا چشم بسته اب فرماتے ہین کہ یہ باتین معنی کی چھوڑ اور جو باتین جہانی
فسانہ ہو رہی ہین اُنکو اختیار کر اور دُر دانہ کو چھوڑ دے گندم دانہ ہی لیلے اگر تجھکو دُر خالص پر راہ نہین ہی گیہون ہی
لیے جا بر بالضم گندم اور اگر اُس طرف کو کوئی صورت نہین ہی اسیطرف ہانکے جا تو اُسکے ظاہر ہی کو دیکھ اگرچہ
ظاہر کج چیز ہے اسلیے کہ انجام کو ظاہر بھی باطن ہی طرف جاتا ہی غور کر اول آدمی کا یعنے ابتدا بھی صورت تو
بعد اسکے جان ہی جو جمال سیرت ہی اور حسن اول ہر میوہ کا سوا ے صورت کے کیا ہی پھر لذت صورت کی
بعد ہی جو اسکی معنی ہی پہلے خیمہ بناتے خریدتے ہین پھر معشوق کہ مہمانی مین بلاتے ہین تیری بھی صورت ایک خرگاہ
ہی اور معنی ترک پھر کہتے ہین معنی ملاح ہی اور صورت فلک اے کشتی آئندہ شعر گریز کا ہی کہ واسطے حق کے اسے ایکدم
کو چھوڑ تو گدھا خواجہ کا اپنا گھنٹہ بجائے یعنے وہ روانہ ہوئے **الخلاف** شرح بحر العلوم مین گر بدر کو بذر لکھا ہی

اور نہ جانے بہر کو کیا سمجھے ہین

جانا خواجہ اور اسکی قوم کا گانون کو

قوله خواجه و بچگان جہارے ساختند + بر ستوران جانب ده تاختند + شادمانه سوی صحرا راندند + سافروا کے
تغنموا بر خواندند + کز سفرہا بنده کیخسرو شود + بی سفرہا ماه کے خوشر و شود + از سفر بیدق شود فرزین راد + ذر سفر یابید
یوسف صد مراد + روز روزاز آفتابی سوختند + شب ز اختر راه می آموختند + خوب گشته پیش ایشان راه زشت
از نشاط ده شده ره چون بهشت + تلخ از شیرین لبان خوش میشود + خار از گلزار دلکش میشود + حنظل از معشوق
خرما میشود + خانہ از ہمخانہ صحرا میشود + ای بسا از نازنینان خارکش + بر امید گلعذار ماه وش + ای بسا حمال
گشته پشت ریش + از بلای دلبر مه روی خویش + کرده آہنگر جمال خود سیاه + تا کہ شب آید ببوسد روی ماه +

خواجہ تا شب بر دکان چار میخ + زانکہ سروی در دلش کرد ست بیخ + تاجری دریا و خشکی میدود + آن بمہر خ
بیرود + ہر کرا با مردہ سودائے بود + بر امید زندہ سیمائے بود + آندر و گر روی آوردہ بچوب + بر امید خدمت مہر خو
خوب + بر امید زندہ کن اجتہاد + کو نگردد بعد روزی دو جماد + **المعنی** جہاز بکسر اسباب عروس و میت و سفر یعنی خواجہ
اور اُسکے بچون نے اسباب سفر کا درست کیا اور بار برداریون پر لادا اور گانؤن کی طرف چلے خوش خوش صحرا
کی طرف چلے اور سافروا کی نغمو اپڑھا یہ وہ کلمے ہین کہ سفر کے جانے کے وقت پڑھتے ہین اور صحو ابھی زیادہ
کرتے ہین یعنے سفر کرو صحت پاؤ اور غنیمت کرو سفر کی برکتون کو اسواسطے کہ سفر سے بندہ کنجرہ ہو جاتا ہے جو بادشاہ
عظیم الشان تھا ماہ کو دیکھو بے سفر کے کب خوشرو ہوتا ہے بعد طے منازل کے جمال پاتا ہے پیادہ شطرنج کا بھی سفر ہی
سے فرزین ہوتا ہے یوسف کو خیال کرو انھون نے بھی سیکڑون مرادین سفر سے پائین پھر بیان خواجہ کا ہے کہ دین
کو منھ آفتاب سے جلتے تھے چلتے نہین تھے رات کو ستارون کی پہچان پر راہ چلتے تھے مارے خوشی کے وہ راہ بد
انپر نہایت خوب تھی گانؤن کی خوشی سے مثل بہشت کے ہو رہی تھی جیسے تلخ چیز شیرین لبون سے خوش
ہو جاتی ہے اور خار گلزار کے سبب سے دلکش ہوتا ہے حنظل معشوق کے ہاتھ سے خرما ہو جاتا ہے اور اگر صحرا مین
ہو اور ہمخانہ موجود ہے تو صحرا خانہ ہو جاتا ہے بہت ایسے نازنینون سے ہوئے کہ وہ کسی گلعذار ماہ وش کی خاطر
خارکش ہوئے ہین اور بہت حمال اپنے دلبر مہرو کی بلا مین پشت ریش ہوئے ہین کہ مراد زوجہ سے ہے غور
کرو آہنگر کو کیسا اپنے جمال کو سیاہ کرتا ہے تا شب ہو اور اپنے ماہ کا منھ چومون کہ ماہ اُسکی عورت ہے اور کسی خواجہ
دکاندار کو دیکھو کیسا مقید ہو گے کہ گویا چار میخ کر دیا دکان پر رات تک جمتا ہے یہی سبب تو ہے کہ اُسکے دل مین ایک
سرو نے کہ زن ہے جڑ پکڑی ہے تاجر کو خیال کرو تری و خشکی مین دوڑتا پھرتا ہے وہ بھی ایک خانہ نشین کی محبت ہے اب
فرماتے ہین جس کسیکو کسی مردہ سے عشق و سودا ہوتا ہے وہ اُسکو زندہ سیما جانکے عشق کرتا ہے مردہ اس سبب سے کہا
کہ ساری مخلوق فانی و مردہ ہے گو بظاہر زندہ سیما ہین منجملہ ان سب کے بڑھئی ہے کہ لکڑی کی طرف منھ جھکائے
ہوئے ہے وہ بھی بامید خدمت کسی مہر وخوب کے مشغول ہے آن اشعار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ کی
زن زیادہ اس سفر کی مصر ہوئی ہے تب جمال فرماتے ہین کہ تو ان مُردون کی امید پر کوشش و محنت
مت کر اُس زندہ کی امید پر کر کہ وہ دو ہی دن مین جماد نہو جائے دائم و قائم رہے **الخلاف** شرح
بحر العلوم مین سروے کو بصورت سروی لکھا ہے معنی اشعار کے لکھے نہین تا معلوم ہو کہ کیا سمجھے **قولہ**
ہین مکن مونس خسے را از خسی + عاریت باشد ورا آن مونسی + اُنس تو با مادر و بابا کجاست + گر بجز حق
مونسانت را وفاست + انس تو با دایہ و لالہ چہ شد + گر کسی شاید بغیر حق عُضد + انس تو با شیر و با پستان نماند +
نفرت تو از دبیرستان نماند + آن شعاعی بود بر دیوارشان + جانب خورشید وارفت آن نشان + بر ہر آنچیز یکہ افتد آن شعاع +

توبران ہم عاشق آئی ای شجاع + عشق تو بر ہر چہ آن موجود بود + آن ز وصف حق چو زر اندود بود + چون زر ے
با اصل رفت و مس بماند + از زری خویشتن مفلس بماند + طبع سیر آمد طلاق او بخواند + پشت بر وی کرد و دست از وے
فشاند + از زر اندوده صفاتش پا بکش + از جہالت قلب را کم گوئی خوش + کان خوشی در قلبہا عاریتی ست + زیر
زینت مایۂ بی زینتی ست + زر ز روی قلب در کان میرود + سوی آن کان رو تو ہم کان میرود + نور از دیوار تا
خور میرود + تو بران خور رو که در خور میرود + زین سپس بستان تو آب از آسمان + چون ندیدی تو وفا در ناودان
معدنِ دنبہ نباشد دام گرگ + کی شناسد معدن آن گرگ سترگ + درگمان بردند بستہ در گرہ + می شتابیدند
مغروران بدہ + ہمچنین خندان و رقصان میشدند + سوی آن دولاب چرخی میزدند + چون ہمی دیدند مرغی می پرید
جانب وہ صبر جامہ میدرید + ہر نسیمی کز سوی دہ می دزید + گوئیا روح در وان می پرورید + ہر کہ می آمد زدہ او
سوی او + بوسہ میداند خوش بر روی او + کہ تو روی یار ما را دیدہ + پس تو جانِ جان ما را دیدہ + المعنی
سابق فرماتے ہین خبردار کسی ناچیز کو مونس مت بنا کہ بڑا ناچیز پن ہی کسواسطے کہ وہ صفت جسمین جسکے سبب
تو مونس بناتا ہی عاریتی ہی نہ اُسکی اپنی یہ سب بیوفا ہین سوائے حق کے پھر بیوفاؤن سے انس کیا دور مت جا
خود اپنے ماں باپ ہی کو خیال کر کہ طفلی مین تجھکو اُنسے کیسا عشق و اُنس تھا اب وہ کہان بچہ کہتے ہین وایۂ دلالہ
کیسے تجھکو کمر و تملق سے کھلاتی پالتی تھی اُسکو غور کر اُس سے کیسا اُنس تھا وہ کیا ہوا جواب سوائے حق کے
کوئی قوت بازو ہونے کے لائق ہو اور بھی شیر و پستان سے کیسا انس تھا وہ کیون نہ ہا مکتب جانے
سے جو نفرت تھی وہ کیا ہوئی یہ سب آفتاب حقیقی کی ایک شعاع تھی جو دیوار پر پڑنے سے دیوار کی دوسری
کیفیت ہو جاتی ہی ان سب پر بھی پڑی تھی ضرورۃً اب وہ نشان جس خورشید کے تھے اُسکی طرف چلے گئے
وہی دیوار کی دیوار رہگئی بس جس چیز پر وہ شعاع پڑ جاتی ہے تو بھی خاص اُسی کا عاشق ہو جاتا ہی اور نہین
جانتا کہ یہ جو موجود ہی جسپر تجھکو عشق ہی یہ وصف حق سے ملمع کیطرح زر اندود ہے جب زر اپنی اصل کیطرف
اُڑ گیا تانبا تھے تانبا رہگئے اور زر پنے سے مفلس ہوگئے اُسوقت مین تیری طبیعت نے سیر ہو کے اُسکو طلاق
دی اور اُسکی طرف پشت کری اور ترک کر دیا تجھکو چاہیے کہ تو اُس زر اندودہ صفات سے اُسکے پا کشیدہ
رہے اُسکی طرف قدم نہ بڑھائے جہالت سے کھوٹے کو اچھا نہ سمجھے اسلیئے کہ کھوٹے مین وہ اچھاپن عاریتی ہی
اور اُسکی زینت کے پیچھے بے زینتی ہی اس سبب سے کہ جب زر اُسکے روے قلب سے کان کو جہان اُسکی
اصل ہی جاتا ہی تو تو بھی اُسی کان کیطرف جہان وہ جاتا ہے کیون نہین جاتا نور دیوار سے آفتاب
مین جاتا ہی پھر تو بھی اُسی آفتاب مین جا جسمین یہ نور جاتا ہی تجھکو لازم ہے کہ بعد اس سے آب آسمان
سے لے جب جان لیا کہ پرنالہ کے آب مین وفا نہین ہے اب فرماتے ہین تیرا حال گرگ سترگ کا سا ہی

کہ وہ دُنبہ کے معدن کو جو چکتی ہو نہین پہچانتا کہ اُسکے دام مین پھنستا ہو اور اُسکا لالچ اُسکو ہو صرف گوشت پوشت کو
سمجھتا ہو عمدہ شے کو نہین جانتا جیسے خواجہ اور اُسکے لوگ سب نے روستائی کی باتون کو زرگمان کرکے گرہ
مین باندھ لیا اور لوبھیائے ہوے اُسکے گانوُن کو دوڑے جاتے تھے کیسے خندان ناچتے چلے جاتے تھے جیسے
دولاب پر چرخی ناچتی ہے جب دیکھتے تھے کہ کوئی مرغ گانوُن کی طرف اُڑتا ہو تو اُنکا صبر اپنے کپڑے پھاڑتا
تھا اور جو نسیم گانوُن کی طرف سے چلتی تھی گویا اُنکی روح وروان کو پالتی تھی جو کوئی اُسکے گانون کی طرف سے
آتا تھا یہ خوش ہو کے اُسکے مُنھ کو چومتے تھے کہ تو نے ہمارے یار کے مُنھ کو دیکھا ہے پس تو نے ہماری جان
کی جان کو دیکھا ہے

قصہ محبت کرنا مجنون کا اُس کتّے سے جو لیلی کے گھر رہتا تھا

قولہ ہمچو مجنون کو سگے را می نواخت + بوسہ اش میداد و پیشش میگداخت + گرد او میگشت خاضع در طواف +
ہمچو حاجی گرد کعبہ بے گزاف + ہم سر و پایش ہمی بوسید و ناف + ہم جلاب و شکرش میداد صاف + بوالفضولے
گفت کای مجنون خام + اینچہ شیدست اینکہ می آری مدام + پوز سگ دائم پلیدی میخورد + مقعد خود را بلب
می استرد + عیبہای سگ بسی او می شمرد + عیب دان از غیبدان بوئی برد + گفت مجنون تو ہمہ نقشی و تن + اندر
آ بنگر تو از چشمان من + کاین طلسم بستہ مولی ست این + پاسبان کوچہ لیلی ست این + ہمتش بین و دل و جان را
شناخت + کو کجا بگزید و مسکن گاہ ساخت + او سگ فرخ رخ کہف منست + بلکہ او ہمدرد و ہم لہف منست +
آن سگے کہ گشت در کویش مقیم + خاک پایش بہ ز شیران عظیم + آن سگے کہ باشد اندر کوی او + من بشیران
کی دہم یک موی او + آنکہ شیران مرسگانش را غلام + گفتن امکان نیست خامش والسلام + گر ز صورت بگذرید
ای دوستان + جنت ست و گلستان در گلستان + صورت خود چون شکستی سوختی + صورت کل را شکست
آموختی + بعد ازان ہر صورتی را بشکنی + ہمچو حیدر باب خیبر برکنی + یعنی فرماتے ہین بس خواجہ کے لوگون کا
ایسا حال تھا جیسے مجنون کہ وہ کتّے کو نوازتا تھا اور چومتا تھا اور اُسکے سامنے ایسا عجز پیش آتا تھا کہ گویا گلا
جاتا ہو اور گرد اُسکے مثل طواف والون کے پھرتا تھا بڑے خضوع سے جیسے حاجی بے گزاف گرد کعبہ کے
پھرتے ہین اور ناف و سر و پا اُسکے چومتا تھا اور جلاب و شکر صاف اُسکے سامنے رکھتا تھا جلاب ایک
شربت کہ گلاب کے پھول تند مین جوش کرکے شیشون مین بھر رکھتے ہین اور وقت حاجت کام مین لاتے
ہین ایک بوالفضول نے کہا کہ اے کچّے سڑی یہ کیا مکر ہے جو تو روز ظاہر کرتا ہو کتّے کی پوز جو اُسکا دہن او
گرد و نواح دہن ہو ہمیشہ پلیدی کھاتا ہو اور اپنی مقعد کو لب سے صاف کرتا ہو ایسے ہی کتّے کے بہت سے
عیب شمار کرکے لیکن یہ عیب دان مجنون غیب دان سے اور اُسکی چھپی رمز سے بو نہ لیگیا کہ وہ کیا سمجھے ہوئے ہو

بس مجنون نے کہا کہ تو ایک نقش یعنے صورت انسانی اور جسم حیوانی ہی میری سی آنکھیں پیدا کر اور اُسنے دیکھ
تو تجھے سوجھے کہ یہ کُتا نہین ہی ایک طلسم بنایا ہوا ایک مالک کا ہی جسمین گنج چھپا ہی کہ یہ پاسبان کوچہ لیلی کا
ہی اُسکی ہمت اور دل وجان وشناخت کو دیکھ کہ اسنے کہان اپنا مسکن اور ٹھکانا کیا ہی کیسی عالی جگہ ہی یہ کتا
مبارک صورت اُس جگہ کا ہی جو میرا کہف وجاے پناہ ہی بلکہ میرا ہمدرد وہم غم ہی وہ کتا کہ اُسکی گلی کا مقیم ہی میرے
نزدیک خاک پا اُسکی بڑے بڑے شیرون سے بہتر ہے اور وہ کُتا جو اُسکی گلی کا ہے مین اُسکے ایک بال کو
عوض شیرون کے ہرگز نہ دون اور وہ شخص جسکے کُتون کا یہ غلام ہو اُسکے بیان کا تو مقدور ہی نہین لہذا
اس بیان کو رخصت کر اب فرماتے ہین ای دوستو اگر صورت سے گذر جاؤ تو جنت ہی جنت اور گلستان در گلستان ہی
جب تو نے اپنی صورت توڑدی اور پھونک دی تو جان لے کہ کل صورتون کا توڑنا سیکھ لیا بعد اسکے
ہر صورت کو توڑدیگا اور مثل حیدر کے دروازہ خیبر کا اُکھیڑ لیگا یعنے کیسی ہی مشکل ہو آسان کریگا **قولہ**
سقبہ صورت شد آن خواجہ سلیم + کو بدہ میشد بگفتار سقیم + سوی دام آن تملق شادمان + ہمچو مرغے سوے دانہ
امتحان + ازکرم دانست آن مرغ حریص + دانہ را با دام لیکن شد محیص + ازکرم دانست مرغ آن دانہ را
غایت حرص ست نی جود و عطا + مرغکان در طمع دانہ شادمان + سوی آن تزویر پران و دوان + گر ز شادی
خواجہ آگاہت کنم + ترسم ای رہرو کہ بیگاہت کنم + مختصر کردم چو آمد دہ پدید + خود نبود آن دہ رہ دیگر گزید + قرب
ماہے دہ بدہ می تاختند + زانکہ راہ دہ نکو نشناختند + ہر کہ گیرد پیشہ بی اوستا + ریشخندے شد بشہر و روستا + ہم
در رہ بی قلاوزی رود + مردو روزہ راہ صد سالہ شود + ہر کہ تازد سوی کعبہ بی دلیل + ہمچو این سرگشتگان
گردد ذلیل + زانکہ نادر باشد اندر خافقین + آدمی سر بر زند بی والدین + مال او یابد کہ کسبے می کند
نادر آن باشد کہ بر گنجے زند + مصطفای تو کہ جسمش جان بود + تا کہ رحمٰن علم القرآن بود + اہل تن را جملہ
علم بالقلم + واسطہ افراشت در بذل و کرم + ہر حریصی ہست محروم ای پسر + چون حریصان تگ مرو آہستہ
تر + اندرین رہ رنجہا دیدند و تاب + چون عذاب مرغ خاکی اندر آب + سیر گشتہ از دہ و از روستا + در
شکر ریز چنان نا اوستا + **المعنی** سقبہ بالفتح فریفتہ محیص بفتح رستگاری و خلاصی پانا اور کسی چیز سے پھرنا
گزید گزیدن سے اختیار کرنا چھاننا خافقین مشرق و مغرب فرماتے ہین ایسا فریفتہ صورت کا وہ خواجہ سادہ
دل ہوا کہ سقیم باتون مین آکے گانون کو گیا اور اُس دام تملق کیطرف ایسا گیا جیسے کوئی مرغ امتحاناً دانہ
کیطرف جاتا ہی کہ گیا اور چونک کے ہٹ گیا پھر گیا پھر ہٹ گیا بس یہ مرغ جو امتحاناً جاتا ہی اندھا دیوانہ
ہو کے نہین گرتا اُسپر خدا کا کرم ہی جسکے سبب سے گو حریص ہی لیکن جان گیا ہی کہ یہ دانہ مع دام کے ہی اور
پھنستا نہین خلاص یافتہ ہی اور اُسی کرم کی بدولت اُسنے اُس دانہ کو سمجھ لیا ہی کہ یہ دانہ نہین ہی غایت حرص کی ہے

نہ جو دو عطا بس گیا اور پھنسا اور جو مرغ چھوٹے اور نا سمجھ ہین اُس دانہ کی لالچ مین خوش خوش اُس فریب کیطرف اُڑتے دوڑتے چلے جاتے ہین آب فرماتے ہین کہ اگر خواجہ کی خوشی سے جیسی کہ اُسکو تھی تجھکو امور اسہر آگاہ کرون تو ڈرتا ہون کہ تیری راہ کھوٹی ہوکے بیوقت ہو جائیگا کہانتک سُننے گا اسلیے مختصر کرکے کہتا ہون کہ جب حیران سرگردان پھرتے پھرتے ایک گانون معلوم ہوا تو خود وہ گانون اُسکا نہ تھا ناچار دوسرا گانون اختیار کیا غرض ایک مہینے کے قریب تو گانون گانون پھرتے رہے اس سبب سے کہ اچھی طرح راہ اُس گانون کی جانتے نہ تھے بنا برین فرمایا کہ جو کوئی کام بے اُستاد کے اختیار کرتا ہے وہ شہر در دستا مین مسخرہ بنتا ہے یعنے شہری اور گنوار سب اسپر تمسخر کرتے ہین آور جو کوئی کسی راہ کو بے رہبر کے چلتا ہے اگر دو دن کی ہو تو سو برس کی ہو جاتی ہے ایسا مارا مارا پھرتا ہے اگر کعبہ کی طرف بے دلیل جاتا ہے تو وہ بھی ان سرگشتون کے مثل ذلیل ہی ہوتا ہے اس سبب سے کہ مشرق سے مغرب تک کبھی کہین ایسا نہین ہوا کہ بدون مان باپ کے کوئی آدمی پیدا ہوا ہو اگر کہو حضرت عیسٰی تو اُنکی مان جب بھی تھین جیسے آدمی مال بے کسب کے نہین پاتا اور اگر کہین خزانہ کیسکو ملجائے تو یہ نادر ہے اور نادر پر حکم نہین ہوتا بس ایسے ہی اگر تو امیدوار تعلیم خدا کا ہو تو کیسے ہو سکے تو مصطفٰے تو نہین ہے کہ جنکا جسم بھی جان تھا اُنکو خدا نے قرآن تعلیم کیا ہے تو تو اہل تن ہے تیرے لیے علم بالقلم فرمایا اور تیری تعلیم مین قلم کو واسطہ کیا ہے تا تو لکھے پڑھے جب اُسکا بذل و کرم تجھپر ہوئے مرادان اشعار شالیہ سے یہ ہے کہ وہ خواجہ بے راہ جانے اور بدون راہبر کے چلدیا کہ خدا پہونچا ویگا آخر سرگشتہ ہوا فرماتے ہین اے پسر ہر حریص محروم ہوتا ہے بموجب الحریص محروم کے تو حریصون کی طرح دوڑ کے مت چل آہستہ چل غرض ان لوگون نے اُس راہ مین بڑے رنج و تعب دیکھے جیسے مرغ خشکی کا رہنے والا پانی مین پڑکے عذاب اٹھاتا ہے ایسے ہی یہ لوگ بھی گانون اور گانون والے اور ایسی شکر ریزی یعنی اشک ریزی سے جو بے استاد کے اٹھائے سیر ہو گئے شکر ریزی کے معنی گریہ زاری کے بھی ہین اور وہ شیرینی جو عروس و داماد کے سر پر وقت جلوہ و نکاح کے ڈالتے ہین کہ یہ سب معنی بھی مناسب محل کے ہین فتامل الخلاف شرح بحر العلوم مین مرد و روز کو ہے اور نادر آن باشد کو نادر باشد لکھا ہے

پہونچنا خواجہ اور اُسکی قوم کا گانون روستائی مین

قولہ بعد ماہے چون رسیدند آن طرف + بینوا ایشان ستوران بے علف + روستائی بین کہ از بدنیتی + میکند بعد اللتیا والتی + روی پنہان میکند زایشان بروز + تا سوی باغش نہ بکشایند پوز + آنچنان رو کہ ہمہ زرق و شرست + از مسلمانان نہان اولیٰ ترست + رو ہا باشد کہ دیوان چون مگس + بر سرش بنشستہ باشد چون جرس + چون ببینی روی او در تو فتند + یا ببین آن یا چو دیدی خوش مخند + در چنان روی خبیث عاصیہ

عت یرهان نسفعًا بالناصیه + چون بپرسید ندخانش یافتند + ہمچو خویشان سوی در بشتافتند + در فرو بستند اہل خانه اش + خواجه شد زین کجردی دیوانه اش + لیک ہنگام درشتی ہم نبود + چون درآفتادی بچه تیزی چه سود + بردرش ماندند ایشان پنج روز + شب بسر ما روز خود خورشید سوز + نی زغفلت بود ماندن نی خری + بلکه بود از اضطرار و بیزری + بالئیمان بسته نیکان ز اضطرار + شیر مردارے خورد از جوع زار + او ہمیدیدش ہمیگفتش سلام + که فلانم من مرانیست نام + گفت باشد من چه دانم تو کئی + یا پلیدی یا قرین پاکیی + والهم روز و شب اندر صنع ہو + ہیچگونه نیستم پروای تو + از خودی خود ندارم ہم خبر + نیست از ہستی سرمویم اثر + ہوش من از غیر حق آگاه نیست + در دل و جانم بجز الله نیست + گفت اینده باقیامت شد شبیه + تا برادر شد یفر من اخیه + شرح میکردش که من آنم که تو + لوتها خوردی زخوان من دو تو + فی فلان روز ت خریدم آن متاع + کل سر جاوز الاثنین شاع + المعنی القصه بعد ایک مہینے کے جب یه اُس طرف پہونچے اس حال سے که یه تو بھوکے اور ستور انکے بے علف آپ فرماتے ہین که روستائی کو دیکھ که اُسنے بدنیتی سے بعد اُس چنان وچنین کے اُنکے ساتھ کیا کیا اُنکو دیکھ کے دن دوپہر اُسنے منھ چھپالیا که ایسا نہو که میرے باغ مین گھُسکے منھ کھولین اور سارا میوه کھاجائین اب مقوله مولانا رحم کا ہے لئے جو منھ چھپالیا خوب ہوا ایسا مُنھ جو بالکل زرق و شر ہے مسلمانون سے چھپا ہی اچھا بہت مُنھ ایسے ہین که انپر شیطان مثل جرس دمگس کے بیٹھے ہین اور متعین ہین جیسا که فرمایا ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانًا فهو له قرین جو شخص که روگردانی کرتا ہے ذکر رحمن سے اُسپر ہم تعین کرتے ہین ایک شیطان که وه اُسکا قرین ہوتا ہے اور فسق وعصیان کراتا ہے بس جب تو ایسے لوگون کا مُنھ دیکھتا ہے تو وه مکھیان اُنکے مُنھ کی تجھکو بھی گھیر لیتی ہین لهذا لازم ہے که یا تو ایسے مُنھ کو دیکھے ہی مت اور اگر دیکھ بھی لیا تو خوش مت ہو ایسے ہی مُنھ خبیث عاصیه کو حق نے فرمایا ہے کلا لئن لم ینته لنسفعًا بالناصیة ناصیة کاذبة خاطئة اگر ابوجہل باز نہین آئیگا تو ضرور ہم ہم اُسکو اُسکی پیشانی کے بل جو پیشانی کاذبه اور خاطیه ہے کھدیر کے جہنم مین پہونچائینگے پھر رجوع طرف ذکر خواجه کے ہے که جب گانون مین پہونچے اور روستا کا گھر ملگیا تو یه سب لوگ اپنون کے مثل اُسکے دروازے کیطرف بے تکلف دوڑے اُسکے گھر والون نے دروازه بند کرلیا خواجه یه کجردی دیکھ کے حیران ہوگیا لیکن کیا کرے سختی کرنے کا وقت نه تھا اسلیے جب آدمی کنوئین مین گر پڑا تو پھر تیزی تندی کیا چل سکتی ہے غرض پانچ روز اُسکے دروازے پر پڑے رہے اس حال سے که رات کا جاڑا اور دن مین سوزش وتپش آفتاب کی اور یه پڑا رہنا غفلت اور حماقت سے نه تھا بلکه مضطر تھے اور بے زر وه مثل تھی نه پای رفتن نه رای ماندن سچ ہے لئیمون کو نیک اضطرار مین گھیرتے ہین جیسے شیر نہایت بھوک مین مردار کھاتا ہے خواجه روستا کو دیکھتا تھا اور سلام کرتا تھا که مین فلان ہون اور فلان

م پھر تو کہا ہوگا مین نہین جانتا تو کون ہی کوئی پلید ہی یا پاک ہی مین صنع الٰہی اور اُسکے عشق مین دیوانہ ہورہا
ہون مجھکو ذرا بھی تیری پروا نہین ہی تو کون ہی مجھکو اپنی خودی سے خود خبر نہین نہ مجھ مین میری ہستی کا
کچھ اثر رہا ہی مجھکو سواے حق کے غیر کی آگاہی کا ہوش ہی نہین میرے دل وجان مین سواے اللہ کے
ورکا گذر ہی نہین خواجہ نے کہا یہ وقت شاید قیامت کا مشابہ ہوگیا جو بھائی بھائی سے بھاگنے لگا جیسا کہ
فرمایا ہی یوم یفر المرء من اخیہ قیامت وہ دن ہی کہ آدمی اپنے بھائی سے بھاگیگا خواجہ بیان کرتا تھا کہ
مین وہی تو ہون جسکی تو نے نعمتین دُھر اُدھر اکے کھائی ہین مین نے فلان روز تیری وہ متاع
خریدی اب تو وہ بھید کہ اُسکے دل مین چھپے تھے ظاہر ہونے لگے **قولہ** نی تو بودی سالہا مہمان من +
نی رسیدت بیکران احسان من + سر مہرما شنیدستند خلق + شرم داری رو بہ نعمت خوردہ حق + او
ہمیگفتش چہ گوئی ترہات + نی ترا دانم نہ نام تو نجات + ہمچنین شب ابر و بارانی گرفت + کآسمان از بارشش
شد در شگفت + چون رسید آن کارد اندر استخوان + حلقہ زد خواجہ کہ مہتر را بخوان + چون بصد الحاح آمد سوے
در + گفت آخر چیست ایجان پدر + گفت من آن حقہا بگذاشتم + ترک کردم آنچہ می پنداشتم + پنجسالہ رنج دیدم
این پنج روز + جان مسکینم درین سرما و سوز + یک جفا از خویش واز یار و تبار + در گرانی ہست چون سی صد
ہزار + زانکہ دل ننہاد بر جور و جفاش + جانش خوگر بود با مہر و وفاش + ہرچہ بر مردم بلا و شدت ست + این یقین
دان کہ خلاف عادت ست + گفت ای خورشید مہرت در زوال + گر تو خونم ریختی کردم حلال + امشب باران
بمادہ گوشۂ + تا بیابی در قیامت توشۂ + **المعنی** خواجہ کہتا تھا برسون تو میرے یہان مہمان رہا اور میرا
احسان بیکران تجھکو نہین پہونچا ہماری محبت کے بھید کو مخلوق سنتی ہی اور تو نہین شرماتا حالانکہ جب
حلق کسی کی نعمت کھاتا ہی تو صورت اُسکی اُس سے شرماتی ہے روستائی اُس سے کہتا تھا کہ کیا بیہودہ
بکتا ہے مین نہ تجھکو جانتا ہون نہ تیرے نام کو نہ مقام کو الغرض ایسی ہی صورت رہی کہ ایک رات ایسے
ابر و باران نے گھیرا کہ آسمان نے بھی اُسکی بارش سے تعجب کیا اور حیران ہوا جب اُس بارش کی چھری
استخوان تک پہونچی اور اُسکو تاب نہ رہی تو حلقہ اُسکے در کا بجایا اور کہا مہتر کو بلا پھر سیکڑون الحاح کیے تو
وہ دروازہ تک آیا اور پوچھا ای جان پدر آخر بتا تو کیا معاملہ ہی خواجہ نے کہا مین نے اپنے سب حق
معاف کئے اور جو کچھ گمان کیے ہوے تھا سب ترک کئے یہ پانچ روز مجھپر ایسے گذرے گویا پانچ برس
کہ میری جان مسکین اس سرما و سوز مین ہی یار و خویش و تبار کیطرف سے اگر ایک جفا ہوتی ہی تو وہ ایک
جفا تین لاکھ سے بھی زیادہ گران ہوتی ہی اسواسطے کہ دل اُسکے جور و جفا پر نہین لگا یا بلکہ جان خوگر
اُسکی مہر و وفا کی ہی آدمی پر جو کچھ بلا شدت سے واقع ہوتی ہی اُسکو خوب یقین سے جانے کہ خلاف عادت ہے

ہوتی ہی پھر کہا ای شخص ہر چند تو وہ ہی کہ خورشید تیری مہر کا زوال مین ہی بالفرض اگر تو نے میرا خون بھی
بہایا تو مین نے تجھکو حلال کیا مگر اس مہینے کی رات مین تو ہمکو کوئی گوشہ کو نہ بتا دے کہ خدا تجھکو قیامت مین تو
اور اجر دیگا **قولہ** گفت یک گوشہ ست آن باغبان + ہست اینجا گرگ را او پاسبان + در کفش تیر و کمان از
بہر گرگ + تا زند چون آید آن گرگ سترگ + گر تو آن خدمت کنی جا آنِ تست + ور نہ جای دیگرے فرما
جست + گفت صد خدمت کنم تو جای دہ + وان کمان و تیر در کفم بنہ + من نخسپم حارسی زر کنم + گر برآرد
گرگ سر تیرش زنم + بہر حق مگذارم امشب ای دو دل + آب باران بر سر و در زیر گل + گوشۂ خالی شد
و او باعیال + رفت آنجا جای تنگ و بیجال + چون ملخ برہمد گر گشتہ سوار + از نہیب سیل اندر کنج غار
شب ہمہ شب جملہ گویان کای خدا + این سزای ما سزا + این سزای آنکہ شد یار خسان + یا کسے کرد
از برای ناکسان + این سزای آنکہ اندر طمع خام + ترک گوید خدمت خاص کرام + خاک پاکان لیسی و دیو
شان + بہتر از عام و زر و گلزار شان + بندۂ یکمرد روشندل شوی + بہ کہ بر فرق سر شاہان روی + از ملوک
خاک جز بانگ دہل + تو نخواہی یافت ای پیک سبل + شہریان خود رہزنان نسبت بروح + روستائی کیست گیج
بے فتوح + این سزای آنکہ بی تدبیر عقل + بانگ غولی آمدش بگزید نقل + **المعنی** روستائی نے کہا کہ ایک گوشہ
ہی کہ اسمین ایک باغبان رہتا ہی اور وہ ایک گرگ کا جو یہان آتا ہی پاسبان ہی تیر و کمان اُسکے ہاتھ مین
رہتا ہی کہ اگر وہ گرگ سترگ آئے تو اُسکو مارے پس اگر تو یہ خدمت کرے تو وہ جگہ تیرے واسطے ہی نہین تو ا
کوئی جگہ کہین ڈھونڈھ لے خواجہ نے کہا ایک یہ خدمت کیا مین سو خدمتین کرونگا تو مجھے جگہ تو دے ا
وہ تیر و کمان میرے حوالہ کر مین رات بھر نہ سوؤنگا تیرے زر کی رکھوالی کرونگا اور جو گرگ معلوم ہوگا اُسکو
مارونگا خدا کے واسطے ای منافق دو دل اس رات تو مجھے ایسے حال مین مت چھوڑ کہ سر پر پانی ہو اور نیچے
کیچڑ غرض وہ گوشہ خالی ہوا اور خواجہ عیال سمیت اُس تنگ جگہ بیحل مین گیا اب یہ حال جیسے ٹیڑی
غار مین تلے اوپر گھسی ہوتی ہین ایسے ہی یہ بھی اُس گوشۂ تنگ مین ایک دوسرے پر ابلے کے خوف سے
سوار تھے رات بھر سب کے سب یہی کہتے رہے کہ ای خدا ہماری یہی سزا ہی اور تکرار بلحاظ مبالغہ یا یہ
ہماری ہمارے ہی لائق ہے یہ سزا انھین ہم جیسے لوگون کی ہی جو یار ناچیز دون کے ہین یا اہلیت نا اہلو
سے کرتے ہین یہ سزا انھین کی ہی جو طمع خام مین پڑکے خدمت خاص بزرگون کی ترک کرین یہان سے
مقولات مولانا رح کے ہین کہ اگر تو پاکون کی خاک دیوار چاٹے تو عام کے زر و گلزار سے بہتر ہے
تو بندہ ایک مرد روشندل کا ہوئے تو اُس سے بہت بہتر ہے کہ بادشاہون کے سر پر قدم رکھے
بادشاہ جو خاک کے ہین اُنسے ای قاصد اِن راہون کے سوائے بانگ نقارہ و دہل کے جو اندر خالی

اور ظاہر شور مچا اور کچھ حاصل نہین کریگا شہر والے تو خود روح کے راہزن ہو رہے ہین اور لذائذ نفسانی مین دلدبے ہوے پھر روستائی احمق کیج بے فتوح کیا چیز ہی یہ سزا اُسکی ہی جو بے تدبیر عقل کے بانگ غول کی سنتے ہی اُسکی طرف چلدیے **قوله** چون پشیمانی زدل شد تا شغاف + زین سبب سودی ندارد اعتراف
چون پشیمان گشت از دل تا چه کرد + بعد ازان سودی ندارد آه سرد + آن کمان و تیر اندر دست او + گرگ را جویان همه شب سو بسو + گرگ خود بر وی مسلط چون شرر + گرگ جویان و زگرگ او بیخبر + هر پشه هر کیک چون گرگے شده + اندران ویرانه شان زخمی زده + فرصتِ آن پشه راندن هم نبود + از نهیب حملهٔ گرگ عنود + تا نباید گرگ آسیبی زند + روستائی ریش خواجه بر کند + اینچنین دندان گزان تا نیمه شب + جان شان از ناف می آمد بلب + ناگهان تمثال گرگ هشتهٔ + سر بر آورد از فراز پشتهٔ + تیر را بگذاشت آن خواجه ز دست + زد برآن حیوان که تا افتاد پست + اندر افتادن ز حیوان باد جست + روستائی های کرد و کوفت دست + ناجوانمردا که خرکره منست + گفت نی این گرگ چون آهرمنست + اندرو اشکال گرگے ظاهرست + شکل او از گرگی خود مخبرست + گفت نی بادیکه جست از فرج وی + می شناسم همچنان کابی زمی + کشتهٔ خرکره ام را در ریاض + که مبادت بسط هرگز زانقباض + **المعنی** شغاف بکسر پردهٔ اندرون دل یعنی جب آواز غول پر چلا گیا آخر پشیمان ہوگا اور پشیمانی بھی ایسی جو پردہ درون دل تک پہونچی اُسوقت مین اقرار ناسمجھی کا کرنا کچھ فائدہ نہین کرتا یا جب اپنے دل سے پشیمان ہوا کہ ہاے تونے کیا کیا اور آہین کین تو وہ آہین کیا فائدہ دینگی پھر رجوع ہے جانب خواجہ کے یعنے خواجہ تو کمان و تیر ہاتھ مین لیے تمام رات گرگ کی تلاش مین سو بسو پھرتا تھا اور خود اسپر گرگ مثل چنگاریون کے مسلط تھے اُسکو اُس گرگ کی تلاش مین اپنے گرگ سے کچھ خبر نہ تھی اور وہ پشہ اور ہر کیک مثل گرگ کے اس ویرانہ مین زخم لگاتا تھا خواجہ کو ہیبت حملۂ گرگ عنود سے فرصت پشہ ہانکنے کی بھی نہ تھی تا ایسا نہو کہ گرگ سے کوئی صدمہ ظہور کرے اور روستا میری داڑھی اکھیڑ ڈالے غرض کیک و پشہ کے ایسے دندان انپر تیز ہو رہے تھے جنکے سبب سے آدھی رات تک انکا یہ حال رہا کہ جان انکی ناف سے لب پر آجاتی تھی جب آدھی رات گذری اُسی گرگ چھوٹے ہوئے کی تمثال نے کہ وہ گرگ چھوٹا ہوا پشہ اور کیک ہین ایک پشتہ کی بلندی سے سر نکالا تمثال اُسکو مبالغةً کہا ہی کہ اصل گرگ یہی کیک و پشے تھے جو انکو ادھیڑ رہے تھے اور وہ تمثال ایک شبیہ اُسکی تھی نہ اصل دوسرے یہ کہ بحقیقة وہ تمثال گرگ تھی بھی نہین پس خواجہ نے اُس تمثال کو دیکھکر تیر کمان سے چھوڑا کہ وہ حیوان تیر لگتے ہی پست ہو کر خاک پر گر پڑا اور اُسی گرنے کے حال مین اُس سے ہوا نکلی یعنے گوز روستائی نے اُسکا گوز سنکے ہاے کی اور اپنے ہاتھ کوٹنے لگا کہا اے ناجوانمرد یہ تو میرا خرکرہ تھا تونے

جسکے تیر مارا کہا نہین یہ گرگ آہو من تھا اسمین صورتین گرگی کی ظاہر ہین اور اسکی وہ شکل ہی گرگی سے خبر
دے رہی ہی کہا نہین وہ ہوا جو اسکی فرج سے نکلی ہے مین اسکو خوب پہچانتا ہون جیسے پانی اور شراب
اپنی اپنی بو سے پہچانے جاتے ہین تو نے میرے کرہ خر کو باغ مین مار ڈالا خدا مجھکو کبھی تنگی سے کشادہ
نہ ڈالے **الخلاف** شرح بحر العلوم مین اعتراف کو اغتراف لکھا ہی غروق سے بمعنی روے از چیزے تافتن
اور لغت مین بمعنی آب از کف خوردن کے ہے نہ روے تافتن کے نہ غروق لغت مین ملا اور قرآن
شریف مین بھی اغتراف آب از کف خوردن کے معنی مین آیا ہی جیسا کہ فرمایا الا من اغترف غرفۃ بیدہ
یہی دلیل از کف آب خوردن کی ہی نہ روتافتن کی **قولہ** گفت نیکوتر تفحص کن شب ست + شخصہا در شب
ز ناظر محجب ست + شب غلط بنماید و مبدل بسے + دید شب صائب ندارد ہر کسے + ہم شب و ہم ابر و ہم بالا
ژرف + این سہ تاریکی غلط آرد شگرف + گفت این بر من چو روز روشنست + می شناسم بادخر کرہ منست
درمیان لبست باد آن بادرا + می شناسم چون مسافر زاد را + خواجہ برجست و بیامد باشگفت + روستائی
گریبانش گرفت + کای بلہ طرار شید آوردۂ + بنگ و افیون ہر دو باہم خوردۂ :: در سہ تاریکی شناسی باد خ
چون ندانی مر مرا ای خیرہ سر + آنکہ داند نیم شب گوسالہ را + چون نداند ہمرہ دہ سالہ را + خویشتن را عارف
والہ کنی + خاک در چشم مروت میزنی + کہ مرا از خویش ہم آگاہ نیست + در دلم گنجای جز اللہ نیست + آنچہ دی خو
ردانم یاد نیست + این دل از غیر تحیر شاد نیست + عاقل و مجنون حقم یاد آر + در چنین بیخویشیم معذور دار + آنکہ
مردارے خورد یعنی نبید + شرع او را سوی معذوران کشید + مست و بنگی را طلاق و بیع نیست + ہمچو طفل
و معاف و معتقی ست + مستی کاید ز بوی شاہ فرد + صد خم می در سر و مغز آن کرد + پس برو تکلیف چون باشد
اسپ ساقط گشت و شد بیدست و پا + بار بر گیرند چون آمد عرج + گفت حق لیس علی الاعرج حرج + بار کہ
درجہان خرکرہ را + درس کہ دہد پارسی بومرہ را + سوی خود اعمی شدم از حق بصیر + من معافم از قلیل واز کثیر
لاف درویشی زنی و بیخودی + ہای و ہوی عاشقان ایزدی + کہ زمین را من ندانم ز آسمان + امتحانت کر
غیرت امتحان + بادخر کرہ چنین رسوات کرد + ہستی نفی ترا اثبات کرد + اینچنین رسوا کند حق شید را + اینچنین گیرد
رمیدہ صید را + صد ہزاران امتحانست ای پدر + ہر کہ گوید من شدم سرہنگ در + گر نداند عامہ او را ز
پختگان راہ جویندش نشان + **المعنی** خواجہ نے کہا رات ہی اور رات مین اجسام اشیا کے ہوتے کچھ ہین ا
نظر کچھ آتے ہین دیکھنے والے کی نظر پر پردہ تاریکی کا ہوتا ہی تو غور کرکے دیکھ کہ گرگ ہی یا خرکرہ رات ایسی چ
کہ اسمین اکثر اشیا غلط اور بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہین رات مین نظر و دید ہر کسی کی صاف و استوار قابل
اعتبار نہین ہوتی آدھی رات ہی جو تاریکی کے کمال کا وقت ہی اور پھر ابر غلیظ اور باران شدید یہ تین

تاریکیان ضرور خلط عجیب پیدا کرنے والی ہین روستائی نے کہا کیسی تاریکیان تاریکیون سے کیا غرض ہین تو
اُس ہوا کو پہچانتا ہون جو اُس سے نکلی ہی میرے نزدیک یہ ایسا ہی جیسے روز روشن خوب جانتا ہون یہ ہوا میری
خرکرہ کی ہی اگر بیسیون ہوا ایسی ہون تو مَین بھی مین اُسکی ہوا کو ایسا پہچان لونگا جیسے مسافر اپنے زاد راہ کو
پہچانتا ہی کہ میرے پاس اتنا ہی یہ سُنکے خواجہ اُچھل پڑا اور متعجب ہوکے روستائی کے پاس آیا اور گریبان
پکڑ کے غصے کہا کہ ای احمق چالاک کیسا مکر تو نے پھیلایا ہی مجھکو نہ وجد ہی نہ اور کوئی سکر تو نے افیون و بنگ دونون
کھائی ہین ایسی تین تاریکیون مین اپنے خرکرہ کی ہوا کو تو جانتا ہی اور ای شوخ بیحیا مجھکو پہچانتا ہی نہین جو آدمی کہ
آدھی رات مین گوسالہ کو جان لیگا وہ اپنے دس برس کے ساتھی کو کیسے نہ پہچانے گا تو آپکو عارف اور دیوانہ خدا
کا بناکے کیسی مروت کی آنکھ مین خاک جھونک رہا ہی تو تو کہتا ہی کہ مین بیخود ہون مجھکو اپنی ہی خبر نہین میرے
دل مین سوا اللہ کے کسی کی گنجایش ہی نہین مین نہین جانتا کل مین نے کیا کھایا تھا نہ مجھکو یاد میرا دل
سوائے تحیر کے کسی سے خوش ہی نہین ہوتا جو اُدھر رجوع ہو تو کہتا ہی کہ مین عاقل و مجنون حق کا ہون اگر
میری عقل ہی تو اُدھر ہی کو ہی اور جو دیوانگی تو اُدھر ہی کو تو مجھکو ایسے حال مین کہ مین آپ مین نہین ہون
معذور رکھ اور یاد کر کہ شرع نے اُس شخص کو جو مردار کھاتا ہی یعنی نبید معذورون مین داخل کیا ہی اور مست
و ننگی کی طلاق و بیع صحیح نہین رکھی ہی اور مثل طفل کے معاف و عفو کردہ شدہ فرمایا ہی اسواسطے کہ لا العقل مین اُسکے
قول و قرار کا اعتبار نہین پھر وہ مستی جو بو شاہ فرد یعنی خدا تعالی سے ہو اور سیکڑون خم مے نے اسکے سر و مغز مین اپنی ملکیت
کی ہو ایسا نشہ مین ڈوبا ہوا ہی جیسا کہ میرا حال ہی اُسپر تکلیف شرع کی کیسے روا ہوگی اُسکا گھوڑا تو سقط ہوگیا اور بدیست
و بار رہگیا جو مراد عقل سے ہی معمول ہی جب بار برداری کی شی لنگڑی ہو جاتی ہی تو اُس سے بوجھ اُٹھا لیتے ہین
پھر نہین لادتے جیسا کہ حضرت حق نے فرمایا ہی لیس علی الاعرج حرج نہین ہی لنگڑے پر تکلیف دیکھ تو خرکرہ
کو کون لادتا ہی جب تک جوان نہو بو مرہ کنیت ابلیس کی ہی یعنے ابلیس کو درس پارسی کا کون پڑھاتا ہی
مین اپنی طرف سے اندھا اور نابینا ہون اور حق کی طرف سے بصیر و بینا مجھکو قلیل و کثیر یعنے صغیرہ و کبیرہ
سب معاف ہین القصہ یہ سب باتین خواجہ نے روستائی کی جو اپنے استغراق کی نسبت اُسنے کی تھین لوٹا کے
اور یاد دلا کے کہا کہ تو لاف درویشی و بیخودی کی مارتا ہے اور ہائے ہوئے ایسی مچاتا ہی جیسے عاشقان خدا
کرتے ہین کہ مین نہ زمین کو جانتا ہون نہ آسمان کو اب خدا کی غیرت نے تیرا امتحان کیا اور تجھکو خرکرہ
کے گوز سے رسوا کیا اور تیری نفی کی ہستی ثابت کی کہ خرکرہ کا گوز ہی حق تعالی ایسے ہی مکر کو فضیحت کرتا
ہی اور ایسے ہی صید رسیدہ کو پکڑتا ہی شعر سدر مین تکرار امتحان کی تاکید کو ہی آٹھون قسم کے امتحان ہین
اے پدر جو کوئی دعوی کرتا ہی کہ مین سرہنگ اُس درکا ہون اگر عام لوگ اُسکے امتحان کو امتحان نہ جانین

تو کیا جو لوگ پختہ اس راہ کے ہین وہ ایسے نشان ڈھونڈھتے ہین اور سمجھتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم
ہین مغز آن کرد کو مغز ان نکرد لکھا ہی اور اس شعر آنکہ مردار سے خورد یعنی نبید + ہین بہت مسائل شرعیہ
رد و قدح لکھے ہین اور معنی اشعار کے مسلسل باربط کچھ نہین لکھے میری دانست مین تو یہ اقوال خواجہ
روستائی کے کہے ہوئے اسکے سامنے لوٹے ہین جو سب گوز شتر اُس جاہل مکار کے ہین پھر انہین جواز
جوانکی کیا بحث بلکہ غیر جواز لا یعنی بمعنی ہی اُسکی نسبت مناسب ہین مولانا رح پر اُسکی جرح کیا ہی سچ کہا ہی شعر مرا بہ بد گفت

اشارہ ہی مدعی صاحب کمال کے پہچاننے کا صاحب کلام اور گزاف غلط عوام

قولہ چون کند دعوی خیاطی کسے + افگند در پیش او شہ اطلسے + کہ برین را بغلطاق فراخ + ز امتحان پیدا شو
د ر ا د و شاخ + گر نبودے امتحان ہر بدی + ہر مخنث در وغا رستم بُدے + خود مخنث را ز رہ پوشیدہ گیر
بیند زخم میگردد اسیر + مست می بیدار گردد از دبور + مست حق تا ید بخود از نفخ صور + بادۂ حق راست باشد
دروغ + دوغ خوردی دوغ خوردی دوغ دوغ + ساختی خود را جنید و بایزید + رو کہ نشناسم تبر را
کلید + بد رگی و نبلی و حرص و آز + چون کنی پنہان بشیدای مکر ساز + خویش را منصور حلاجے کنی + آتشے
پنبۂ یاران زنی + کہ نشناسم عمر از بو لہب + باد خر کرہ شناسم نیم شب + این خری کس از تو خر باور کند
خویش را بہر تو کور و کر کند + خویش را از رہروان کمتر شمر + تو حریف رہزنانی کہ مخور + باز پرّاز شید و سو
عقل تاز + کی پرد بر آسمان پر مجاز + خویشتن را عاشق حق ساختی + عشق با دیو سیاہے باختی + عاشق
را در ستیز + دہ بدو بندد و بیش آرند تیز + تو چو خود را گیج بیخود کردۂ + خون رز کو خون ما را خوردۂ + رو کہ نشناسم
ترا از من بجہ + عاشق بیخویشی و بہلول دہ + تو توہم میکنی از قرب حق + کہ طبق گر دور نبود از طبق + المعنی بغلطاق
قبا و کلاہ بدرگی مخفف بدرائے مبتل بالفتح سُست و بد اعتقاد گیج بکاف فارسی و یار مجہول و جیم عربی بمعنی
و پراگندہ مغزی بہ تطبیق ذکر امتحان کے جو شعر صدر مین ہی فرماتے ہین کہ جو شخص جس بات کا دعوا
کرتا ہی اُسکا امتحان ضرور ہوتا ہے مثلاً کوئی دعوی خیاطی کا کرے تو بادشاہ اسکے سامنے اطلس
ڈال دیگا کہ اسکا بغلطاق فراخ قطع کر اگر واقعی خیاط ہی تو خیر اپنا کام کریگا اور جو فقط مدعی تو دو شاخ اُس
ظاہر ہونگے یعنی بیل معلوم گا اسواسطے کہ اگر امتحان ہر بد کا نہو تو ہر مخنث لڑائی مین رستم بنجاے جا
یہ حال کہ تو اسکو زرہ پوش تو پائے جو زخم سے بچاتی ہی لیکن وہ جسوقت اور کا زخم دیکھیگا خود بخود زخم نا خوردہ
اسیر ہو جائیگا بس جو مست شراب ظاہری کے ہین ذرا سی ہوا کے سناٹون سے جاگ جاتے ہین اور
مست حق کے ہین صور جیسی آواز سے بھی آپ مین نہین آتے اے مکار شراب حق کی سچی چیز ہے
تجھکو کہان نصیب ہوئی تو نے تو مٹھا کھایا ہی مٹھا تکرار دوغ کی بنظر مزید مبالغہ کے ہی تو نے آپکو جنید

بایزید بنایا ہی اور کہتا ہو جا مین نہ کلید کو پہچانتا ہون نہ تبر کو تو بد رائے سست منکر بد اعتقاد ہمہ تن چرخ و
آز ہی تو ای مکر ساز کیسے آپ کو چھپا سکتا ہو آخر نہ چھپا سکا تو آپ کو منصور حلاجی بناتا ہی اور پنبۂ یاران یعنی انکی روئی
آگ لگاتا ہی یہ تو کہتا ہی کہ مین نہین پہچانتا ہون کہ عمر کون ہی اور بولہب کون مگر آدھی رات مین گو زخر کرہ
خوب پہچانتا ہی ایسی خری تیری تجھ خر سے کون یقین کریگا اور دانستہ تیرے لیے کون اندھا بہرا بنے گا آے
مکار آپ کو رہروان راہ خدا سے مت گنے تو تو حریف رہزنون کا ہی گھاس مت کھا شاخ مکر پر جو بیٹھا ہی
اس سے اُڑ جا اور عقل کیطرف دوڑ اسلیے کہ پر ظاہری طائر کے اسی ہوا مین اُڑنے کے ہین نہ بالائے آسمان
تو نے آپ کو عاشق حق کا بنایا ہی حالانکہ تو عاشق ایک دیو سیاہ کا ہی جو نفس و شیطان ہے قیامت کے
دن ہر عاشق و معشوق دونون کو فرشتے باندھ باندھ کے تیر تیز خدا کے سامنے لیجائینگے تو نے تو آپ کو
دیوانہ اور بیخود بنا ہی رکھا ہی اور ہمارا خون کھا رہا ہے ہم کیسے کہین کہ خون رز کا کھاتا ہی آن فرشتون سے
بھی ایسے ہی کہدینا جا اُٹھو مین تمکو نہین پہچانتا مین عاشق بیخود ہون اور بہلول کا نون کا ہون جنکا لقب
دیوانہ مشہور تھا تجھکو تو ہم ہی کہ مجھکو قرب حق حاصل ہی کسواسطے کہ طبق گر طبق سے دور نہین ہوتا یعنے صانع
مصنوع سے جدا نہین ہوتا قولہ آن نمی بینی کہ قرب اولیا + صد کرامت دارد و کار و کیا + آہن
از داؤد مومی میشود + موم در دستت چو آہن می بود + قرب حق در رزق بر جملہ ست عام + قرب وحی
عشق دارند این کرام + قرب ہر انواع باشد اے پدر + میزند خورشید بر کہسار و زر + لیک قربے
ہست با زر شیدرا + کہ از ان بیخود خبر مر بید را + شاخ خشک و تر قریب آفتاب + آفتاب از ہر دو کی دارد حجاب
لیک کو آن قربت شاخ طری + کہ ثمار پختہ از وی می بری + شاخ خشک از قربت آن آفتاب + غیر زود تر
خشک گشتن گو بیاب + آنچنان مستی مباش ای بیخرد + کہ بعقل آید پشیمانی خورد + بلکہ زان مستان کہ چون مے
میخورند + عقلہای پختہ حسرت می برند + ای گرفتہ ہمچو گربہ موش پیر + گر از ان می شیر گیری شیر گیر + اے
نخوردہ از خیال خام ہیچ + ہمچو مستان حقائق بر بسیچ + میفتی این سو و آن سو مست وار + ای تو این سو نیست
آن سو گذار + گر بدانسو راہ یابی بعد ازان + گہ بدانسو گہ بدین سو سر فشان + جملہ زینسوئی بدانسو گپ مزن
چون نداری موت ہرزہ جان مکن + آن خضر جان کز اجل نہراسد او + شاید ار مخلوق را نشناسد او + کام
از ذوق توہم میکنی + در دمی در خیک و ترش میکنی + بس بیک سوزن تہی گرد و ز باد + اینچنین فربہ تن غافل
مباد + کوز ہا سازی ز برف اندر شتا + کی کند چون آب بیند او وفا + المعنی پہلا شعر اوپر کے دوسرے شعر
سے مربوط ہی کہ تو قرب حق کا اپنی نسبت تو تو ہم کرتا ہی مگر یہ نہین دیکھتا جنکو قرب حق کا ہوتا ہی اور جو
اولیا ہین اُنسے سیکڑون کرامتین بھی تو ظاہر ہوتی ہین اور وہ صاحب خدمت اور خداوندگار جو مراد بادشاہ

سے ہی ہوتے ہین دیکھ تو آہن داؤدؑ کے ہاتھ سے موم ہوتا تھا ایک تو ہو کہ تیرے ہاتھ مین موم آہن ہو
ہے قرب حق کا اور رزق سب پر عام ہی مگر وہ جو قرب وحی عشق کا ہی وہ کرام ہی کو حاصل ہی اے پدر قرب کے
انواع ہین ایک قرب تو آفتاب کو کہسار سے ہی کہ نور اُسکا پتھر پر پڑتا ہی اور پتھر ہی رہتا ہی اور ایک زر سے ہی
کہ وہ زر ہوتا ہی لیکن یہ قرب جو آفتاب کو زر سے ہی اس قرب سے کسیکی شعور و آگاہی نہین کہ یہ قرب کس قسم کا
ہی اس شعر مین شید بالکسر بمعنی آفتاب کے ہی اور بید بمعنی شعور و آگاہی کے خشک و تر شاخ دونون قریب آفتاب
کے ہوتی ہین اور آفتاب دونون سے بیحجاب لیکن وہ قربت جو شاخ طری اے تازہ اور نو سے ہے
خشک سے کہان کہ طری سے تو پکے پکے پھل کھاتا ہی اور شاخ خشک اُسی آفتاب کی قربت سے سوا نہایت
جلدی خشک ہو جانے کے اور کچھ نہین پاتی اے بیوقوف ایسا مست مت بن کہ جب ہوش مین آجاے
تو پشیمان ہوئے بلکہ اُن مستون سے ہو کہ جب شراب وجد کی پیتے ہین تو پختہ پختہ عقلین اُنکی مستی کا ہر
کرتی ہین تو نے تو بلّی کی طرح ایک بوڑھا چوہا دبوچ لیا اگر اُس شراب سے شیر گیر ہے تو شیر گیر
شیر گیر نیم مست و نیز بمعنی مست و خراب اے مغرور تو نے اپنے خیال خام سے کوئی پھل نہ کھایا
تو مستان حقائق کیطرح کس لیے پرانیٹھتا اکڑتا ہے اے مکار کیسا مست کیطرح کبھی اس طرف گرتا
کبھی اُس طرف ارے تیرا تو اُس طرف گذر ہی نہین تو تو بالکل اسیطرف ہی اگر اُس طرف کو کچھ راہ پالیتا
تو پھر بھی تیرا وہی حال کہ کبھی اُدھر سر مارتا ہی کبھی ادھر تس تو بالکل ادھر ہی کا ہی اُدھر کی گپ مت مار
ابھی تو تیری موت نہین آئی ہی بیہودہ جان کیون نکالے ڈالتا ہی ہان وہ شخص جو خضر جان ہی یعنے جسکی جان
جان خضر کے کہ اجل سے نہین ڈرتا اُسکو لائق ہی جو کہے کہ مین مخلوق کو نہین پہچانتا نہ کہ تو جو قبل از مرگ وار
مچا رہا ہی خود فنا ہوا نہین اور مخلوق کو پہچانتا نہین تجھکو اپنے توہم کا ایسا مزہ پڑا ہی کہ اپنے تالو کو کھود
ڈالتا ہے جیسے کچی سری ہر وقت بکتی رہتی ہین یہ ایسا ہی کہ گویا اپنی مشک کو آپ ہوا پھونک پھونک کر
ہے کہ جسوقت ایک سوزن لگ گئی ساری ہوا نکل جانے سے خالی رہگئی بس ایسے فربہ تن غافل کو خدا دیکھا
نہ چھوڑے کوزے برف کے لوگ جاڑون مین بنالیتے ہین مگر جسوقت وہ پانی دیکھتا ہے تو وفا نہین
کرتا گھل جاتا ہی تو بھی کوزے برف کے بنا رہا ہی

گرنا گیدڑ کا رنگ کے خُم مین اور رنگین ہو جانا اُسکا اور دعوی کرنا اُسکا گیدڑون مین کہ مین طاؤس ہون

قولہ آن شغالے رفت اندر خم رنگ + اندران خم کرد یک ساعت درنگ + پس برآمد پوستش رنگین شدہ + کہ
منم طاؤس علیین شدہ + پشم رنگین رونق خوش یافتہ + زافتاب آن رنگہا بر تافتہ + دید خود را سرخ و سبز و
زرد + خویشتن را بر شغالان عرضہ کرد + جملہ گفتند اے شغالک حال چیست + کہ ترا در سر نشاطے ملتوی ست

از نشاط از ناگرانہ کردۂ + این تکبر از کجا آوردۂ + یک شغالے پیش او شد کای فلان + شید کردی تا شدی از خوشدلان + شید کردی تا بنبر برجہی + تاز لاف این خلق را حسرت دہی + پس بجوشیدی ندیدی گرمیے + پس ز شید آوردۂ بی شرمیے + صدق و گرمی خود شعار اولیاست + باز بیشرمی پناہ ہر دغاست + کالتفات خلق سوی خود کشند + کہ خوشیم واز درون بس ناخوشند + المعنی تو راس سرخ رنگ ہندی سرنگ ایک گیدڑ اتفاقاً ایک رنگ کے خم میں جا پڑا اور ایک ساعت اسکو اس خم میں توقف ہوا پھر جو نکلا تو پوست رنگا ہوا تھا اسنے کہا آہا میں تو علیین کا طاؤس ہو گیا اس سبب سے کہ پشم رنگین اچھی رونق پائے ہوئے تھی اور وہ رنگ شعاع آفتاب سے چمکے ہوئے اسنے جو آپ کو سرخ و سبز اور بور و زرد پایا تو اور شغالوں پر عرض کیا سبنے کہا کہ اے شغالک یہ کیا حال ہے کہ تیرے سر میں ایک عجیب نشاط لپٹی ہوئی ہے اور ایسی نشاط جسکے مارے تو نے ہمسے کنارہ کیا ہے معلوم یہ تکبر تو کہاں سے لایا ہے ایک شغال اسکے سامنے گیا اور کہا کہ اے فلان تو نے مکر کیا جب تو تو خوشدلوں سے ہوا اب مقولات مولانا کے ہیں کہ اکثر ایسے ہیں کہ مکر بنا کے منبر پر جا کو دے تو اپنی لاف سے مخلوق کو حسرت دیں پس تو نے بھی ڈند جوش بہت مچایا اور گرمی عشق کی دیکھی نہیں پس اس شید کی بدولت بیشرمی حاصل کی صدق و گرمی بیشک شعار اولیا کا ہے اور بیشرمی پناہ ہر دغا کی ہے اسلیے کہ مخلوق کے التفات کو اپنی طرف کھینچیں کہ ہم خوش اور بہت اچھے ہیں اور درون کو دیکھو تو بہت ہی برے ہیں۔

چکنا کرنا ایک شیخی خورے کا ہر صبح اپنی موچھوں کو دنبہ کے پوست سے اور حریفوں میں آکر کہنا کہ میں نے ایسا کھانا کھایا ہے ویسا کھایا ہے

قولہ پوست دنبہ یافت مرد مستہان + ہر صباح او چرب کردے سبلتان + در میان منعمان رفتے کہ من + لوت چربے خوردہ ام در انجمن + دست بر سبلت نہادی در نوید + رمز یعنی سوی سبلت بنگرید + کاین گواہ صدق گفتار منست + وین نشان چرب و شیرین خوردنست + اشکمش گفتی جواب بی طنین + کہ اباد اللہ کید الکاذبین + لاف تو مارا بر آتش بر نہاد + کان سبال چرب تو بر کندہ باد + گر نبودے لاف زشتت اے گدا + یک کریمی رحم آوردے بما + ور نمودی عیب و کم خوردی جفا + ہم بدے مہمانی یک آشنا + راست گر گفتی و کج کم باختی + یک طبیبے داردی ما ساختے + گفت حق کہ کج مجنبان گوش و دم + ینفعن الصادقین صدقہم + کہف اندر کج مخسپ ای محتلم + انچہ داری وانما و فاستقم + ورنہ گوئی عیب خود باری خمش + از نمایش و ز دغل خود را مکش + بر سبال چرب خود تکیہ مکن + زانکہ گربہ برد دنبہ بی سخن + گر تو نقدی یافتی بگشاد ہان + ہست در رہ سنگہای امتحان + سنگہای امتحان را نیز پیش + امتحانہاست در احوال خویش + گفت یزدان از ولادت تا بحین + یفتنون فی کل عام مرتین + امتحان بر امتحانست ای پسر + ہین بکمتر امتحان خود را مخر + زامتحانات قضا ایمن مباش

ہان ز رسوائی بترس اے خواجہ تاش + المعنی مستہان بالضم ذلیل و سبک در نظر مردم تو ید بضم نون و یائے مجہول خبر خوش
حین بالفتح ہلاک و مرگ اس حکایت کا ربط اوپر کی حکایت سے یہ ہے کہ جیسے وہ گیدڑ رنگ کے خم مین گر کے
رنگین ہوگیا تھا ایسے ہی ایک شخص نے کہ خوار و سبک تھا پوست دنبہ کا پا لیا تھا کہ ہر صبح اس سے اپنی مونچھیں
چکنی کر کے دولتمند دن مین جاتا اور کہتا کہ بڑے چرب و تر کھانے کھا آیا ہون لوگون مین یون کہتا اور
مونچھون پر ہاتھ رکھتا اس اشارہ سے کہ دیکھو مونچھین میری کیسی چکنی ہو رہی ہین یہی گواہ میرے صدق گفتاری
کی ہین اور نشان چرب و شیرین خواری کے لیکن پیٹ اسکا اسکو بے آواز کہتا تھا کہ خدا کافرون کے فریب
کا کھوج کھوئے تیری شیخی نے تو مجھکو بھون ڈالا خدا کرے یہ چکنی مونچھین تیری اکھڑ جائین اگر یہ شیخی زشت
نہوتی تو کوئی کریم مجھپر رحم کرتا اور جو عیب مفلسی کا جتاتا تو کوئی آشنا ہی تجھکو اپنا مہمان کر لیتا جو یہ جفائین
نہ اٹھاتا اگر تو سچ بولتا اور الٹی چال نہ چلتا تو کوئی نہ کوئی طبیب پیدا ہی ہو جاتا اور میرا علاج کرتا آب مقولات
مولانا رح کے معلوم ہوتے ہین کہ حق تعالی نے بھی فرمایا ہے کہ سیدھا چل اور ٹیڑھے کان دو مت ہلا
اسواسطے کہ یوم ینفع الصادقین صدقہم قیامت وہ دن ہے کہ صادقون کو انکا صدق نفع دیگا قرآن مجید
مین نازل ہے اے محتلم خواب پریشان دیکھنے والے اس غار مین جو اندر سے کج ہے کہ عبارت دغا و
فریب باطنی سے ہے کج مت سو اور غافل مت ہو جو کچھ اپنے باطن مین رکھتا ہے اسکو ظاہر کر اور حکم محکم فاستقم
کما امرت پر قائم و مستحکم ہو جا استقامت پکڑ اس امر پر جو تجھکو کہا گیا ہے اور جو عیب ظاہر کرنا نہین چاہتا تو
جان مگر اتنا تو کر کہ خاموش رہ نمایش ظاہری اور دغا و دغل سے آپ کو کیون مارے ڈالتا ہے آن چکنی
چپڑی مونچھون پر جو نمود اری ظاہری ہے بھروسہ مت کر اسواسطے کہ وہ پوست دنبہ کا جنسے مونچھین
چکناتا تھا بلی لیگئی کچھ شک ہی نہین اسلیے کہ نمایش دنیا کی دنیا ہی تک ہے اور درصورتیکہ کوئی نقد تونے پالیا
ہو تب بھی منھ بند رکھ کہ اس راہ مین سنگ امتحان کے بہت ہین انکی ٹھوکرون سے بچ جاوے تو مطمئن ہو اور
یہ جو ہمنے سنگ امتحان کہا ہے وہ کیا بچھے ہوئے ہین انکا امتحان انکو اپنے حال مین درپیش ہے جیسا کہ خدا تعالی
نے فرمایا کہ زمان ولادت سے وقت مرگ تک ہر سال دو دفعہ آزمایش کیجاتی ہے چنانچہ آیت کریمہ دو سرے
مصرعہ کی مصداق اسکی ہے بس اے پسر جب امتحان پر امتحان لگے ہوئے ہین تو خبردار ذرا سے کسی امتحان
مین اپنا خریدار مت بن اور آپ کو اچھا مت سمجھ اور قضا کے امتحانات سے نچنت و بیغم مت ہو جا تا مرگ ذلت
رہ اور رسوائی سے خبردار اے خواجہ تاش غافل مت ہو خیال تو کر جو متحان مین ٹھیک نہین نکلتا کیسے لوگ اسمین پھنسے ہین اور وہ کیا فضیحت ہوئے

نچنت ہونا بلعم باعور کا اور امتحان کرنا حضرت عزت کا کہ جس سے سیاہ رو نکلا

قولہ بلعم باعور و شیطان لعین + ز امتحان آخرین گشتہ کہین ہمچنانکہ بودہ ہین از مکر خدا + کامتحانہا رفت اندر ما مضی

عاقبت رسوائی آمد حال شان + ہم شنیدہ باشی از احوال شان + کانچہ پنہان میکند پیداش کن + سوخت ما را ایخدا رسواش کن + او بدعوی میل دولت میکند + معدہ اش نفرین سبلت میکند + جملہ اجزای تنش خصم وی اند + کز بہارے لاف ایشان در دی اند + لاف داد او کرم ہا میکند + شاخ رحمت از بن بر میکند + این شکم خصم سبال او شدہ + دست پنہان در دعا اندر زدہ + کای خدا رسوا کن این لاف لیام + تا بجنبد سوی ما رحم کرام + مستجاب آمد دعای آن شکم + سوزش حاجت بزد بیرون علم + گفت حق گر فاسقی و اہل صنم + چون مرا خوانی اجابتہا کنم + راستی پیش آر یا خاموش کن + وانگہان رحمت ببین و نوش کن + تو دعا را سخت گیر و من شخول + عاقبت برہاندت از دست غول + المعنی شخول شخیل شخل ہر سہ بفتح اول صفیر و بانگ فریاد او زناخن و منقار سے گوشت نوچنا جانو کا فرماتے ہین دیکھ تو بلعم بن باعورا و شیطان لعین پچھلے امتحان مین کیسے ذلیل و رسوا ہوے اس سبب سے کہ یہ مکر خدا سے بخبت ہو گئے تھے کہ ہمارے امتحان زمانہ گذشتہ مین ہو چکے ہین آخر کو رسوائی انکا حال بنی کہ انکے احوال تو نے سُنے ہی ہونگے آب پھر رجوع فرمایا اُس شیخی خورے کے ذکر کیطرف کہ یہ تو مونچھین چکنی کر کے شیخی مارتا تھا مگر شکم اُسکا شکایت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ایخدا جو کچھ یہ چھپا رہا ہی تو اسکو ظاہر کر دے اسنے تو ہمکو جلا مارا ایخدا تو اسکو رسوا کر وہ دعوی سے میل دولت کا کرتا ہی کہ مین اپنی دولت سے نعمتین چرب و شیرین کھاتا ہون اور معدہ اُسکا اسکی مونچھون کو بد دعا و لعنت کرتا ہے سارے اجزا بدن کے اُسکے دشمن ہین اسواسطے کہ غذا ہی سے غذا اعضا پاتے ہین اور حالت جوع مین سب الجوع پکارتے ہین یہ تو بہار کی شیخی مارتا ہے اور وہ سب خزان مین مبتلا ہین وہ تو شیخی داد و کرم ہون کی مارتا ہی کہ مین کرم کرتا ہون لوگون کو دیتا ہون اور شاخ رحمت کی جڑ سے اُکھیڑتا ہی اگر عجز و زاری کرے تو کیون نہ تیری رحمت ہو بس یہ پیٹ اُسکی مونچھون کا دشمن ہو گیا اور پوشیدہ دعا کرنے لگا کہ اے خدا تو اس لاف لیام کو رسوا کر کہ رحم بزرگون کا ہماری طرف جنبش کرے لفظ لیام بنظر مبالغہ ہی کہ وہ لئیم نہین بلکہ لیام تھا الحرم دعا شکم کی مقبول ہوئی اور شکم کو جو اپنی حاجت کے سبب سے سوزش تھی اُسنے اُسکے مقابلہ کو جھنڈا نکالا اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر تو بدکار ہے یا بت پرستون سے تو ہو لیکن مجھسے جب دعا کریگا مین قبول ہی کرونگا تو بھی بُرا بیصبر ہیچ ہیچ ہی راستی اختیار کر یا خاموش ہو پھر میری رحمت کو دیکھ اور پیٹ بھر کے نوش کر پھر تو دعا کو سخت ہو کے پکڑ اور مین شخول کو جو ناخن و منقار سے گوشت نوچتا ہی آخر تجھکو اس غول کے قبضۂ اختیار سے چھڑا ہی دینگے الخلاف شرح بحر العلوم مین شخول کو می شخول لکھا ہی

لیجانا بلی کا پوست دنبہ اور رسوا ہونا پہلوان کا

قولہ چون شکم خود را بحضرت در سپرد + گربہ آمد پوست دنبہ را ببرد + از پس گربہ دویدند او گریخت + کودک از ترس عتابش رنگ ریخت + آمد اندر انجمن آن طفل خرد + آبروی مرد لافی را ببرد + گفت آن دنبہ کہ ہر صبحے بدان

جرب میکردے لبان وسبلتان + گربہ آمد ناگہانش در ربود + بس دویدیم و نکرد آن جہد سود + پہلوان دلاف گرم و ذوقناک + چون شنید این قصہ گشت از غم ہلاک + منفعل شد در میان انجمن + سر فرو برد و خمش شد از سخن + خندہ آمد حاضران را از شگفت + رحمہا شان باز جنبیدن گرفت + دعوتش کردند و سیرش داشتند + تخم رحمت در زمینش کاشتند + او چو ذوق راستی دید از کرام + بی تکبر راستی را شد غلام + راستی را پیشہ خود کن مدام + تا شوی در ہر دو عالم نیکنام + المعنی القصہ جب شکم نے آپکو حضرت عزت کے سپرد کر دیا تو اتفاقاً بلی آئی اور اُس پوست کو لیگئی ہر چند بلی کے پیچھے دوڑے وہ بھاگ گئی اُسکا ایک لڑکا تھا وہ اُسکے غصہ کے خوف سے زرد ہو گیا اور جس جلسہ مین یہ تھا اُس طفل خرد نے وہان آکے برملا کہا اور اُس شیخی خورے کی ساری رونق و آب کھو دی کہا وہ دنبہ جس سے تو ہر صبح اپنے لب و مونچھین چکنا یا کرتا تھا یکا یک بلی آپڑی اور اُسکو لیگئی ہر چند ہمنے دوڑ دھوپ کی کچھ فائدہ نہوا پہلوان اُسوقت شیخی مین گرما گرمی کر رہا تھا اور شیخی کے مزے اُڑا رہا تھا جب یہ قصہ سُنا مارے غم کے گویا مر گیا اور اُس جلسہ مین ایسا پشیمان ہوا کہ سر جھکالیا اور چپ رہگیا اہل جلسہ تعجب سے ٹھٹھا مار کے تو ہنسے لیکن اُنکے رحم بھی اُسکی طرف ہلے دعوت اُسکی کی اور سیر رکھتے تھے اور تخم رحمت کا اُسکی زمین مین بوتے تھے آب اُسنے بھی جو مزہ راستی کا پایا جسکی بدولت انواع اقسام کی نعمتین ملنے لگین تو راستی کا غلام ہو گیا کہ اُسکی برابر کوئی چیز دنیا مین نہین شعر ما بعد مقولہ مولانا رح کا

ہر کہ تو بھی راستی پیشہ بن تا دونون جہان مین نیکنام ہوئے

دعوی طاؤسی کرنا اُس شغال کا جو رنگریز کے خم مین گرا تھا

قولہ آن شغالے رنگ رنگ اندر نہفت + بر بنا گوش ملامتگر بگفت + بنگر آخر در من و در رنگ من + یک صنم چون من ندارد خود شمن + چون گلستان گشتہ ام صد رنگ خوش + مر مرا سجدہ کن از من سر مکش + کر و فر و آب و تاب رنگ بین + فخر دنیا خوان مرا و رکن دین + مظہر لطف خدائی گشتہ ام + لوح شرح کبریائی گشتہ ام + ای شغالان ہین مخوانیدم شغال + کی شغالے را بود چندین جمال + آن شغالان آمدند آنجا بجمع + ہمچو پروانہ بگرد اگرد شمع + پس چہ خوانیمت بگو ای جوہری + گفت آن طاؤس نر چون مشتری + پس بگفتندش کہ طاؤسان جہان + جلوہ ہا دارند اندر گلستان + تو چنان جلوہ کنی گفتا کہ نی + بادیہ نا رفتہ چون گویم منے + بانگ طاؤسان کنی گفتا کہ لا + پس نۂ طاؤس خواجہ بوالعلا + خلعت طاؤس آید ز آسمان + کی رسد از رنگ و دعویہا بران + ورتو دعوی میکنی معنی بیار + کو مخور در نہ زپس گردن بیار + المعنی بوالعلا کینیت ہنبق کرحما قت مین ضرب المثل تھا اب پھر شغال کیطرف جسکا ذکر اوپر لکھ کے چھوڑ دیا ہے رجوع کی اور استیناف فرمایا کہ اُس شغال نے جو رنگ برنگ ہو گیا تھا پوشیدہ اُس ملامتگر کے کان مین جسنے کہا تھا کہ یہ تکبر تو کہان سے لایا ہے

کہا کہ ذرا تو مجھکو اور میرے رنگ کو دیکھ جہان مین جتنے بت پرست ہین کسیکے پاس مجھ جیسا کوئی بت رنگین ادا ہی نہو گا کیسے میرے رنگ خوش ہین جیسے گلستان ہو گیا ہون اور سیکڑون رنگ رکھتا ہون تو مجھکو سجدہ کر اور سرکش مت ہو سیر اکرو فر اور میرے رنگ کی آب وتاب دیکھ اور مجھکو فخر دنیا کا اور رکن دین کا کہہ اور کیسا مظہر لطف خدا کا ہو گیا ہون یعنے ساری خدائی کا مجھسے لطف ظاہر ہی اور شرح کبریائی کی جو بجید و بیان ہی اسکی لوح مین ہون لوح وہ جو دیباچہ کتاب پر ہوتی ہی مطلا و منقش آی شغال او خبردار مجھکو شغال مت کہو بھلا شغال مین اتنے جمال کب ہوتے ہین وہ سب شغال وہان ایسے جمع ہوئے جیسے شمع کے آس پاس پروانے ہوتے ہین اور سب نے کہا کہ اے جوہری اب تجھکو ہم شغال نہ کہین تو کیا کہا کرین کہا طاؤس نر چون مشتری پھر اُس سے کہا کہ طاؤس جہان کے تو باغون مین جلوے دکھاتے ہین اور ناچتے تھرکتے ہین تو ایسا جلوہ کر سکتا ہی کہا نہین بھلا جتنے ابھی باد یہ تو طے کیا ہی نہین منا منا کیسے کہون منے امالہ منا کا ہی پھر کہا کہ تو طاؤسون کی بولی بول سکتا ہی کہا نہین تو سب نے کہا کہ ای ہنبق تو طاؤس نہین ہی دیکھ تو طاؤس کو خلعت آسمان سے آتا ہی بس خلعت آسمانی کو یہ دعوے رنگ کے کب پہونچ سکتے ہین اگر دعوی کرتا ہی تو معنی دکھا یعنے صفات طاؤس کے ورنہ گھاس مت کھا گردن ہمارے سامنے لا کہ تو گردن زدنی ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین طاؤسان جہان کو جان لکھا ہی اور شعر اخیر کو لکھا ہی کہ بعض نسخ مین یہ شعر نہین ہی البتہ قافیہ مین تو اُسکے فتور ہے

دعوی الوہیت کرنا فرعون کا اور تشبیہ کرنا اسکا اس شغال سے کہ دعوی طاؤسی کیا تھا

قولہ ہمچو فرعون مرصع کردہ ریش + برتر از عیسی پریدہ از خریش + او ہم از نسل شغال مادہ زاد + در خم مالی و جاہے اوفتاد + ہر کہ دید آن جاہ و مالش سجدہ کرد + سجدۂ افسوسیان را او بخورد + گشتہ مستک آن گدای ژندہ دلق + از سجود و از تحیرہای خلق + مال مار آمد کہ دروی زہرہاست + وان قبول و سجدۂ خلق اژدہاست + ہاے ای فرعون ناموسی مکن + تو شغالی ہیچ طاؤسی مکن + سوی طاؤسان اگر پیدا شوی + عاجزی از جلوہ و رسوا شوی + موسی و ہارون چو طاؤسان بدند + پر جلوہ بر سر و رویت زدند + زشتیت پیدا شد و رسوائیت + سرنگون افتادی از بالائیت + چون محک دیدی سیہ گشتی چو قلب + نقش شیری رفت پیدا گشت کلب + ای سگ گرگین زشت از حرص و جوش + پوستین شیر را بر خود مپوش + غرۂ شیرت بخواہد امتحان + نقش شیر و آنگہ اخلاق سگان + ای شغال بیجمال بے ہنر + ہیچ بر خود ظن طاؤسی مبر + زانکہ طاؤسان کنندت امتحان + خوار روی ز رونق باقی در جہان + گفت یزدان مر نبی را در مساق + یک نشانی سہلتر ز اہل نفاق + گر منافق زفت باشد نغز و ہول + وا شناسی مر ورا در لحن و قول + چون سفالین کوزہ ہا را میخری + امتحانے میکنی ای مشتری +

میز نی دستے بران کوزہ چرا + تا شناسی از طنین اشکستہ را + بانگ اشکستہ دگرگون می بود + بانگ چاوش است
پیشش میرود + بانگ می آید کہ تعریفش کند + ہمچو مصدر فعل تصریفش کند + چون حدیث امتحانی رو نمود + یادم آمد قصہ
ہاروت زود + **المعنی** فرماتے ہین جیسے وہ شغال طاؤس بناتھا ایسے ہی فرعون کہ ریش مرصع کیا کرتا تھا
اور بال بال مین موتی پردئے رہتا تھا اپنے گدھے پن کے باعث حضرت عیسیٰؑ سے بھی زیادہ اُڑا وہ تو بکم
خدا تعالی فلک چہارم تک گئے اُسنے خدائی کا دعوی کیا وہ بھی ایک گرگٹ کی نسل سے پیدا ہوا تھا
مال وجاہ کے خم مین گر کے رنگین ہوگیا تھا کہ جسنے وہ مال وجاہ اُسکا دیکھا سجدہ کیا اور بحقیقت وہ سجدہ
کرنے والے سب افسوسی تھے یہ اُنکے سجدہ کی خریداری کرتا تھا یعنے نہایت خوش ہوتا اور فخر کرتا تھا کیسا یہ گ
بھی گدڑی دالامست تھا کہ مخلوق کے سجدہ کرنے سے جو بڑے ناز و تبختر سے کرتے تھے نہین جانتا
کہ مال مارہے اور اُسمین زہر بھرے ہین اور یہ قبول وسجدہ مخلوق کا اژدہا ہی فرماتے ہین خبردار اے
فرعون ناموسی مت کر یعنے بہت سا مخلوق سے متوقع عزت کا مت ہو تو شغال ہی کبھی طاؤس مت
بن اگر طاؤسون مین پڑگیا اور جلوہ سے عاجز ہوا تو رسوا ہو گا تو طاؤس نہین ہی موسیٰؑ اور ہارونؑ طاؤ
تھے جنھون نے ایک پرجلوہ کا تیرے سر ور پر مار کے چراغ گل کردیا اور تیری زشتی ورسوائی ظاہر ہوگئی
اور کیا اُن بلندیون سے اپنی سرنگون نیچے گرا اور جب تونے کسوٹی دیکھی تو قلب کیطرح سیہ رد ہوگیا
نقس شیری کے جاتے رہے کتہ کا کتہ رہگیا اے سگ گرگین خارشتی زشت حرص وجوش سے پوستین شیر ا
مت اوڑھ تو جو غرّہ شیر کا کریگا تو یہ امتحان بھی چاہے گا پھر کیسا ہو گا کہ نقش تو شیر کے سے ہین اور عادتن
کتون کی سی اے شغال بیجا ل بے ہنر ذرا اپنے اوپر گمان طاؤسی کا مت کر اس سبب سے جب طاؤس
تیرا امتحان کرینگے تو خوار و بیرونق جہان مین رہجائیگا خدا تعالی نے اپنے نبی کو سختیون اور رمشق کردہ ہا
سے ایک بڑا نشان سہل منافقون کا بتایا ہی کہ منافق بظاہر کیسا ہی فربہ اور خوب دنغز و ہولناک ہو تو تم
اُسکی لحن قول سے پہچان لے یعنے اُسکی باتون کی آواز سے بو نفاق کی اُس سے ظاہر ہوگی جیسا کہ فرما
لتعرفنہم فی لحن القول ہر آئینہ پہچان لے تو اُنکو لہجہ اُنکی باتون سے خیال تو کر اے مشتری جب تو کوزا
سفالین مول لیتا ہی تو اُسپر ہاتھ مارتا اور امتحان کرتا ہے یہی غرض تو ہوتی ہے کہ اُسکی آواز سے ٹو ٹا
پھوٹے کو معلوم کرے اسلیے کہ کوزۂ شکستہ کی آواز اور طرح کی ہوتی ہے اور وہ آواز اس کوزا
کی ایک چاؤش ونقیب ہی ہے جو آگے آگے نقیب کے مثل چلتی ہے اور کوزہ کے حال سے خبر دیتی
ہی جیسے نقیب بادشاہ کی آمد سے وہ آواز اُس کوزہ کی تعریف کوزہ کی کرتی ہی کہ میری اور کوزہ کی ایک
کیفیت ہی جیسے مصدر اور وہ افعال جو اس سے نکالے جاتے ہین مادہ اور معنی مین متحد ہوتے ہین

ایسے ہی وہ آواز اور کوزہ شکستہ ایک ہین اب فرماتے ہین جو ذکر امتحان کا
فوراً قصہ ہاروت کا یاد آگیا الخلاف شرح مین بخور دلکھا ہی مین نے اسکو حذ
لکھا ہے مگر آیت مین بے عطف ہے اور کوزہ ہار امیخری کو کوزہ مارا میخو

قصہ ہاروت وماروت اور دلیری انکی امتحان

قولہ پیش ازین زان گفتہ بودم اندکی + خود چہ گویم از ہزارانش یکی + خواستم
از تعویقہا + گوش دل را یک نفس این سو بدار + تا بگویم با تو از اسرار یار + جملہ
یک جزوی زنیل + گوش کن ہاروت را ماروت را + ای غلام وچاکران مار
وز عجائبہای استدراج شاہ + اینچنین مستیست زاستدراج حق + تا چہ مستیہا د
نمود + خوان انعامش چہا اندر کشود + مست بودند ورہیدہ از کمند + ہای وہو
در راہ بود + صرصرش چون کاہ کہ را میربود + امتحان ہیکرد شان زیر و زبر +
ومیدان پیش او یکیست + چاہ و خندق پیش او خوش مسلکیست + المعنی تعو
خرق عادت جو کافر سے ظاہر ہو فرماتے ہین کہ اس سے پہلے ہمنے امتحان
اور تھوڑا سا کیا کہون ہزارون سے ایک پھر مین نے چاہا تھا کہ اُسکی تحقیقات
ایسی پیدا ہوگئین جنکے سبب سے اب تک مین نے تامل کیا اب تو گوش دل
تجھسے اسرار یار کے کہون اور ایک جملہ اور اسی بسیار سے تھوڑا سا
ایک جزو کی شرح اور اے مخاطب تو وہ ہی کہ ہم غلام وچاکر تیری ح
ماروت بھی سُن کہ یہ دونون تماشا خداتعالی مین مست تھے اور اسکے عجا
پس ایسی مستی جو استدراج حق سے ہوتی ہی اس مستی سے معراج حق کب حاص
ایک دانہ نے اسکے دام کی ایسی مستی دکھائی تو خوان انعام کا اُسکے کیسی کیسی نعم
تو مست لیکن اُسکے کمند کی پھانسی ہوئے تھے بلکہ چھوٹے ہوئے البتہ ہا
تھے مگر ایک گھات امتحان کی اُنکی راہ مین تھی اور وہ ایسی گھات جسکی
انکا امتحان لوٹ پوٹ کے کرتے تھے لیکن یہ مست تھے مست کو ان با
کہ مست کے سامنے خندق ومیدان دونون یکسان ہین وہ چاہ وخندق کو ایک

مستی بُز کی بزمادہ کے دیکھنے سے اور کودنا اسکا طرف

قولہ آن بزِ کوہی بران کوہ بلند + بر دود از بہر خوردی بیگزند + تا علف چیند بہ

برجهد سرمست زین کہ تا بدان + بر گری دیگر بر اندازد نظر + ماده بز بیند بران کوه دگر + چشم او تاریک گردد در زمان
آنچنان نزدیک بنماید ورا + که دویدن گرد بالوعه سرا + آن هزاران گز دو گز بنمایدش + تا ز مستی میل جستن آیدش
چونکه بجهد در فتد اندر زمان + در میان هر دو کوه بی امان + او ز صیادان بکه بگریخته + خود پناهش خون او را ریخته
نشسته صیادان میان آن دو کوه + انتظار آن قضای باشکوه + باشد اغلب صید این بز اینچنین + ورنه چالاکست
و چست و خصم بین + رستم ارچه با سر و سبلت بود + دام پا گیرش یقین شهوت بود + همچو من از مستی شهوت
ببر + مستی و شهوت ببین اندر شتر + باز این مستی و شهوت در جهان + پیش مستی ملک شد مستهان + مستی
آن مستی این را بشکند + او بشهوت التفاتی کم کند + آب شیرین تا بخوردی آب شور + خوش بود خوش
درون دیده نور + قطرهٔ از بادهای آسمان + بر کند جان را ز می وز ساقیان + تا چه مستیها بود املاک را
وز جلالت روحهای پاک را + که بوی دل دران می بسته اند + خم باده این جهان بشکسته اند + جز مگر آنها که
دور + همچو کفاری نهفته در قبور + ناامید از هر دو عالم گشته اند + خارهای بی نهایت کشته اند + المعنی
بالوعه وہ گڑھا جو گھر مین پانی مستعمل جمع ہونے کو کھود لیتے ہین اس حکایت کے الفاظ اس طرز پر بیان
فرمائے ہین کہ جب کوئی حکم آسمانی نازل ہونا چاہتا ہے تو اُسکے سامان ویسے ہی ہو جاتے ہین جیسے
بز کوہی کوہ بلند پر بھاگ جاتا ہے اپنی خورش بے گزند کی خواہش مین تا وہان صیادون سے بچنت
چرے اور ناگہان دیکھے کہ دوسری بازی آسمان کی کیا ہی اسواسطے کہ ایک بازی تو یہ ہوئی کہ پہاڑ پر
اور پھر جب دوسرے پہاڑ پر نظر ڈالتا ہے تو اُسپر مادہ بز دیکھتا ہی اُسکی آنکھین مستی کے مارے بند ہو
ہین اور مست ہو کے اُس پہاڑ سے اُس طرف کودتا ہی اُسکو وہ دوری پہاڑون کی ایسی نزدیک
ہوتی ہے جیسے گھر کے بالوعہ کے گرد پھرنا دوڑنا حالانکہ وہ دوری ہزارون گز کی ہی مگر اُسکو دو گز معلوم
ہوتی ہی اسواسطے کہ مستی کے مارے رغبت کودنے کی ہوئی اور جب کودتا ہی فوراً دونون پہاڑون کے
مین گر پڑتا ہی اب خیال کرنے کی بات ہی کہ یہ تو صیادون سے بھاگ کے پہاڑ مین پناہ جو ہوا اور خود
خون پناہ نے بہایا کہ وہان صیاد بیٹھے ہوتے ہین اس انتظار مین کہ کب قضا باشکوہ اسکو گرائے
اکثر شکار اس بز کا ایسے ہی ہوتا ہے ورنہ یہ بھی بڑا چست و چالاک اور خصم بین ہی اب مقولات مولانا
ہین کہ یہ مستی و شہوت ایسی بری چیز ہے کہ رستم جیسا شخص با سر و سبلت ہو یعنے بڑا صاحب شان و شجاع
اسکو بھی دام مین پھانستی ہی اور اُسکی رستمی اسکے ساتھ نہین چلتی تو میری طرح مستی و شہوت سے قطع و جدا
مستی و شہوت اونٹ مین دیکھ کہ یہ اونٹ کیواسطے ہی کہ اُسکو مستی بہت ہی لیکن پھر بھی یہ مستی و شہوت
جہان مین ہی اس مستی کے سامنے جو خدا کی طرف سے ہی محض ناچیز اور خوار و ذلیل ہی اُس مستی نے اس

مستی کو توڑ پھوڑ کے ناچیز کر دیا ہے کہ اسکو شہوت کیطرف التفات ہی نہیں رہتا جیسے جس کسی کو آب شیرین پینے کو
نہیں ملا ہو تو اسکی آنکھ کا نور آب شور ہی ہوتا ہے کہ یہی بڑا لطیف ہے اور وہ قطرہ جو ہوا دین آسمان یعنی
فیض الٰہی سے اسکی محبت کا آتا ہے وہ جان کو شراب و ساقیون سے بھر دیتا ہے پھر دیکھ کیسی کیسی مستیان اس
قطرہ کی ملکیت معلوم ہوتی ہین اور کیسی کیسی بزرگی و جلالت روح پاک کو حاصل ہوتی ہے اور اسی کی بو پر اسکے طالب
دل لگائے ہوئے ہین اور اس جہان کی شراب کے خم کے خم توڑتے ہین سوا انکے جو اس سے نومید دور ہین
جیسے کفار جو قبرون مین دبے چھپے ہوئے ہین جیسا کہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم قد یئسوا
من الآخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے مت دوست پکڑو اس قوم کو جن پر اللہ
کا غضب ہے در حالیکہ نا امید ہوئے ہین آخرت سے جیسے نا امید ہوئے کفار فاسق اصحاب قبور سے یعنے
وہ کفار جو قبرون مین ہین کہ یہ لوگ دونون جہان سے نا امید ہوئے اور خار بے نہایت اپنی راہ مین انھون
نے بوئے ہین الخ افادات شرح بحر العلوم مین بزرگو بر لکھا ہے

تمنا کردن ہاروت ماروت آمدن بر زمین

قوله پیش ازین هم گفته‌اند ای دریغ + بر زمین باشیم بدانی چه میغ + گستریدیمی دران بیداد جا عدل و انصاف و
عبادات و وفا + این بگفتند و قضا میگفت بایست + پیش پایت دام پیدا بیست + هین مرو گستاخ در دشت
بلا + هین مرو گستاخ اندر کربلا + که ز موی و استخوان هالکان + می نیاید راه پای سالکان جمله ره استخوان و
موی و پی + بس که تیغ قهر لاشی کرد شی + گفت حق که بندگان یار حق‌اند + بر زمین آهسته زنند میروند + پا برهنه چون رود
در خارزار + جز بعقل و فکرت پرہیزگار + این قضا میگفت لیکن گوش شان + بسته بود اندر حجاب جوش شان +
چشمها و گوشها را بسته اند + جز مگر آنها که از خود رسته اند + جز عنایت که گشاید چشم را + جز محبت که نشاند خشم را + جهد
بے توفیق جان کندن بود + زار زنی کم گرچه صنعت من بود + جهد بی توفیق کس را خود مباد + در جهان واللہ اعلم
بالرشاد + جهد فرعونی چو بی توفیق بود + هرچه او میدوخت آن تفتیق بود المعنی عون بالفتح یاری محل جای فرود
آمدن و جای کشادن و مغلق جای تفتیق پارہ کردن و کشادن ہون بالفتح زمین زراعت بر کلوخ و نرمی و نیکی و
خواری و سبیری و کلمہ تاکید و استکراہ فرماتے ہین کہ ایسے ہی ہاروت ماروت نے بھی بمقتضائے مستیون کے
کہا اے افسوس ہم زمین پر ہوتے تو ایسا اسکو تازہ و سرسبز کرتے جیسے ابر سے ہو جاتی ہے اور اب کیسی
جائے ظلم و بیداد ہو رہی ہے ہم اسمین بالکل عدل و انصاف اور عبادت و وفا پھیلا دیتے کہ کوئی کسی سے
سرکشی و بد فعلی نکر سکتا یہ تو یہ کہتے تھے اور حکم الٰہی کہتا تھا ذرا ٹھہرے رہو تمہاری باتون کے سامنے ہی
بہت سے جال بچھے ہوئے ہین کوئی دم مین پھنستے ہو خبردار گستاخ و بے دھڑک ہو کے جنگل

کربلا کی طرف مت دوڑو کربلا سے مراد محل سختی و مصیبت و خوف سے ہی
بلامین مت جاؤ اور اندھون کی طرح
کہ اسمین اتنے ہلاک ہوے ہین جنکی کثرت سے مود و استخوان سے چلنے والے چل نہین سکتے اور انکو راہ نہین ملتی ساری
راہ خود استخوان و مو اور رگ و پی ہو رہی ہی اس قدر تیغ قہر الٰہی سے ہر شی لاشی اور معدوم ہوئی ہی تمنے یہ نہین سنا
کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جو بندے میرے عون و مدد کے یار ہین یعنے جنھون نے مجھسے مدد پائی ہے وہ
زمین پر بہت ہی آہستہ اور نہایت سنبھل کے نرمی کے ساتھ قدم رکھتے ہین نہ بناز و غرور کما قال عز و جل
وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا اور بندے رحمن کے وہ ہین کہ آہستہ زمین پر چلتے ہین نہ بغرور
و غرور جسکے پا برہنہ ہین وہ خارزار پر کیسے چل سکتا ہی مگر ہان وہ جسکی عقل و فکر پرہیزگار ہی وہ سنبھل سنبھل کے
قدم رکھتا ہی جیسا کہ خارزار مین سوچ سمجھ کے قدم رکھتے ہین بس حکم الٰہی تو انسے یہ کہتا تھا لیکن یہ کب سنتے
انکے کانون پر تو اس جوش مستی نے پردہ ڈال دیا تھا اور آنیر کیا موقوف قضا و قدر نے سب کے چشم و گوش
بند کر دیے ہین سوا انکے جو خود ہی سے چھوٹے ہوئے ہین یا جنپر اسکی عنایت ہی اور انکی آنکھین اسکی
عنایت نے کھول دی ہین اور جنپر اسکی محبت ہی کہ وہ محبت ہی اسکے خشم و غضب کو دبا کی بجھاتی ہی جو شخص
کوشش کرتا ہی اور توفیق اسکی رفیق نہین وہ مفت اپنی جانکنی کرتا ہی ہرگز مفید نہوگی اور اتنی بھی نہین
جیسے دو سو خرمن کے مقابل ایک دانہ چلینے اور باجرے کا اب فرماتے ہین خدا تعالی جہان مین کیسی کیسی
کوشش بے توفیق ندے اور وہی خوب جانتا ہی رشاد کو کہ کون راہ راست پر ہے اور کون کج پر غور کرو
فرعون نے حضرت موسی کے معاملہ مین کیسی کیسی کوششین کین جو سب بے توفیق تھین کچھ نہوا یہ جو
سیتا تھا وہ پارہ پارہ ہوتا تھا بخلاف شرح بحر العلوم مین نقل کو بحل لکھا ہی۔

خواب دیکھنا فرعون کا آنے ہوے موسی کو اور تدارک اسکا

قولہ منجم بود در حکمش ہزار + در معبر بود و ساحر بیشمار + مقدم موسی نمودندش بخواب + کہ کند فرعون و ملکش را خراب
با معبر گفت و با اہل نجوم + چون بود دفع خیال خوب و شوم + جملہ گفتندش کہ تدبیری کنیم + راہ زادن را چو
رہزن بر زنیم + تا رسیدان شب کہ مولد بود آن + رای این دیدند آن فرعونیان + کہ برون آرند آنروز بارگاہ
سوی میدان بزم و تخت بادشاہ + پس بفرمودند در شہر آشکار + کہ منادیہا کنند از سرکنار + الصلا اے جملہ
اسرائیلیان + شاہ میخواند شمارا زان مکان + تا شمارا رو نماید بے نقاب + بر شما احسان کند بہر ثواب + کان
اسیران را بجز دوری نبود + دیدن فرعون دستوری نبود + گر فتادندی برہ در پیش او + بہر آن یاسہ
بخفتندی بر رو + یاسہ آن بد کہ نبیند ہیچ اسیر + در گہ و بیگہ لقای آن امیر + بانگ چاوشان چو در رہ بشنود
تا نبیند رو بدیواری کند + در بہ بیند سوی آن مجرم شود + آنچہ بدتر بر سر او آن رود + بود شان حرص لقای ممتنع

کہ حریص ہست آدمی فیما منع + المعنی یاسہ آرزو و حکم و قانون سیاست و قاعدہ فرماتے ہین کہ ہزار نجومی تو فرعون کے زیر حکم تھے اور تعبیر والے اور جادوگر انکا کچھ شمار نہین بیشمار تھے اتفاقاً قضا و قدر نے انکو خواب مین حضرت موسی کا آنا دکھایا کہ وہ آئینگے اُسکو اور اُسکے ملک کو خراب کرینگے اُسنے معبر اور نجومیون سے کہا کہ اسکا دفع نیک و بد کس صورت سے ہو سب نے کہا کہ ہم تدبیر کرینگے اور رہزنون کی طرح پیدا ہونے کی راہ مارینگے یہانتک کہ اب وہ رات آئی جسمین انکے پیدا ہونے کا وقت تھا تو سب فرعونیون کی رائے اسپر متفق ہوئی کہ اس دن صبح سے بادشاہ کا تخت میدان مین رکھین اور بادشاہ اور بزم شاہی وہین جمع ہون بس حکم دیا کہ شہر مین ہرطرف برملا منادی کردین کہ ای اسرائیلیو تمکو صلاہے یعنے آواز انعام و عطا کی کہ بادشاہ اس مکان مین بلاتا ہے کہ تمکو اپنی صورت بے نقاب دکھائے اور یہ احسان تمپر واسطے ثواب دید لیکے رکھے اور یہ منادی اسرائیلیون کو اسواسطے ہوئی کہ یہ بیچارے اسیر تھے حکم نہ تھا کہ بادشاہ کے نزدیک آئین دور ہی رہین بادشاہ کو نہ دیکھنے پائین اور جو کہین راہ مین کوئی سامنے بادشاہ کے آئے تو منھ کے بل اوندھا ہو کے اسکے آگے گر جائے منھ چھپائے اور یاسہ یعنے قاعدہ یہ تھا کہ کوئی اسیر اسکو نہ دیکھ سکے نہ وقت نہ بے وقت جسوقت آواز نقیبون کی سنے اور وہ اگر راہ مین ہو تو منھ دیوار کی طرف کرلے تا بادشاہ کا منھ نہ دیکھے اور اگر دیکھ لے تو مجرم ہوا اور ایسا مجرم کہ سزاوار بدتر سے بدتر سزا کا ان لوگون کو اسکے دیدار ممتنع دیکھنے کی بڑی حرص تھی اور انسان کی کیفیت ہی یہ ہے کہ ممنوع چیز کی اسکو بہت حرص ہوتی ہے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے الانسان حریص فیما منع اخلاف شرح بحر العلوم مین مجرم کو محرم اور لقا کو لقا لکھا ہے اگرچہ نقطہ کی غلطی کچھ بات نہین ہے مگر بعض نقطہ بڑے چکر مین ڈالتا ہے اسواسطے مین نے جتایا

میدان مین بلانا فرعون کا بنی اسرائیل کو واسطے حیلہ منع ولادت حضرت موسی کے

قولہ شد منادی در محلہا روان + بانگ میزد کو بگو شادی کنان + کای اسیران سوی میدان گہ روید + کز شہنشہ دیدن و جود دست امید + چون شنید آن مژدہ اسرائیلیان + تشنگان بودند بس مشتاق آن + زین خبر گشتند جملہ شادمان + راہ میدان برگرفتند آن زمان + حیلہ را خوردند آن سو تاختند + خویشتن را بہر جلوہ ساختند تا رود آنجا بہ بیند روی او + تا چہ خاصیت وہد دیدار رو + از غرض غافل بدند و بیخبر + وز طمع رفتند بیرون بیسپر المعنی فرماتے ہین کہ موافق حکم کے منادی محلون مین گیا اور خوش خوش بانگ منادی کی کرتا تھا کہ ای اسیرو میدان کا کیطرف چلو کہ دونا ئدے پاؤگے دیدار بادشاہ کا اور اسکا جود و عطا بھی دونون کے امیدوار ہو + الغرض جب اسرائیلیون نے یہ مژدہ سنا یہ تو اسکی دید کے از بس تشنہ و مشتاق تھے ہی اس خبر سے سب خوش ہو گئے اور فوراً راہ میدان کی لی سب نے داؤ کھایا اور اُس طرف کو دوڑے اور آپ کو اس جلوے کے

شوق مین آراستہ کیا تا وہان جائے اور اُسکی صورت دیکھے تو کیا خاصیت اسکے دیدار سے پیدا ہوئی اُس مرغی کا جو یہ شعر آخیر ہی اُسکی نسبت شرح مین لکھا ہو کہ اکثر کتب مین نہین ہی میرے نزدیک تو قابل چھوڑنے کے نہین تھا لہذا مین نے تو لکھ دیا اگرچہ اسرائیلی خوش تھے لیکن اس سے بیخبر کہ غرض اس سے کیا ہی سب کے سب لالچ مین آکے چلدیے

حکایت در تمثیل

قولہ ہمچنین کاین ہامغول حیلہ دان + گفت میجویم کسی از مصریان + مصریان را جمع آرید این طرف + تا در آید آنکہ میجویم بکف + ہر کجا بد مصرئے جمع آمدند + در ہر آن میر یک یک میشدند + ہر کہ می آمد بگفتا نیست این ہیچ زخواہم در آن گوشہ نشین + تا بدین شیوہ ہمہ جمع آمدند + گردن ایشان بدان حیلہ زدند + شومئی آنکہ سوی بانگ نماز داعی اللہ را بنزدندی نیاز + دعوت مکار شان اندر کشید + الحذر از مکر شیطان ای رشید + بانگ درویشان و محتاجان بنوش + تا نگیرد بانگ محتالیت گوش + گر گدایان طامع اند و زشت خو + در شکم خواران تو صاحبدل بجو + در تگ دریا گہرہا سنگہاست + فخرہا اندر میان ننگہاست + پس بجوشیدند اسرائیلیان + از پگہ تا جانب میدان والا + چون بحیلت شان بمیدان برد او + روی خود بنمود شان بس تازہ رو + کرد دلداری و بخششہا بداد + ہم عطا ہم وعدہا کرد آن قباد + بعد از آن گفت از برای جان تان + جملہ در میدان بخسپید امشبان + پاسخش دادند کہ خدمت کنیم + گر تو خواہی یکمہ اینجا ساکنیم + المعنی جا مغول حرامزادہ شریر قباد نام بادشاہ دید رتو شیروان و ہر بادشاہ عظیم الشان یعنے ایسے ہی جیسے اس حرامزادہ شریر حیلہ دان نے اسرائیلیون کو بلایا کہا مصریون سے بھی مجھے ایک شخص کی جستجو ہی مصریون کو بھی ایک طرف جمع کر دو تو جسکو مین ڈھونڈھتا ہون پاؤن پس جہان کہین کوئی مصری بھی تھا سب جمع ہوئے اور اس بادشاہ کے پاس دوڑے ایک ایک اُسکے سامنے جاتا تھا اور وہ کہتا تھا یہ نہین ہی جاؤ زیر کا دروازہ دیکھ وہان گوشہ مین بیٹھ یہانتک کہ اسی طور سے سب جمع ہوئے اور اس حیلہ سے گردنین انکی مارین آور یہ نحوست انپر اس بات کی پڑی کہ جب بانگ نماز ہوتی تھی اور داعی خدا کا انکو بلاتا تھا کہ نماز کیواسطے آؤ تو یہ نہین جاتے تھے اور اس مکار کی دعوت پر کیسے دوڑے گئے پس فرماتے ہین کہ ای رشید مکر شیطان سے خدا بچائے تو بانگ محتاجون اور درویشون کی سن تو کسی جگہ آواز تیری گوش گیر ہی نکر سکے اور اگر تیری سمجھ مین درویش طامع اور زشت خو ہین تو شکم خوارون ای دنیا دارون مین کسی صاحبدل کو ڈھونڈھ اسواسطے کہ جو موتی تگ دریا مین ہین پتھر مین لپٹے چھپے ہوئے کہ نہ کوئی انکو جانتا ہی نہ انکی قدر ہی بہت ناموس و ننگ والے ایسے ہین کہ سراسر فخر ہی فخر ہین تو دنیا دار دیکھکے خالی مت سمجھ پھر رجوع اسرائیلیون کی طرف کیا کہ اسرائیلیون مین ایک دن تھا صبح سے میدان کی طرف دوڑے چلے

جانے تعجب اس حیلے سے انکو میدان مین لیگیا پس انکو اپنی صورت بڑی تازہ روئی سے دکھائی اور خوب دلداری کی اور بخششین دین اور عطائین اور وعدے انکو بادشاہ نے کیے بعد اسکے کہا کہ تم واسطے نگہداشت اپنی جان کے سب کے سب اس رات اس میدان مین سو ؤ ورنہ تمکو مار ڈالونگا سب نے جواب دیا کہ ہم اطاعت حکم کی کرینگے اگر تو چاہیگا تو ایک مہینا یہین رہینگے

لوٹ جانا فرعون کا میدان سے شادمان اس بات سے کہ شب حمل مین بنی اسرائیل اور انکی عورتون مین تفرقہ ڈال دیا

قولہ شہ شبانگہ باز آمد شادمان + کامشبان حملست دور انداز زنان + خازنش عمران ہم اندر خدمتش + ہم بشہر آمد قرین صحبتش + گفت ای عمران برین در خسپ تو + ہین مرو سوی زن و صحبت مجو + گفت خسپم ہم برین درگاہ تو + ہیچ نندیشم بجز دلخواہ تو + بود عمران ہم ز اسرائیلیان + لیک مر فرعون را دل بود و جان + کی گمان بردی کہ وی عصیان کند + بلکہ خوف جان فرعون آن کند + ایمن از عمران بدی اقبال و لیک + آن خود بر جزای حال او + المعنی یعنے جب رات ہوئی تو فرعون خوش و خرم شبستان کو لوٹ آیا کہ آج کی رات استقرار حمل کی تھی سو مین نے مردون سے عورتون کو دور ڈال دیا اور عمران حضرت موسی کے باپ اسکے نوکر تھے یہ بھی اسکی خدمت مین ساتھ ہی ساتھ چلے آئے اسنے کہا خبردار او عمران تو بھی دروازے پر سو رہ گھر کو مت جانہ عورت کی صحبت کا خواہان ہو کہا اچھا مین بھی یہین تیرے دروازہ پر سو رہونگا اور جو بات تیری دلخواہ ہے اسکے سوا کچھ خیال نکرونگا اگرچہ عمران بھی اسرائیلیون سے تھے لیکن فرعون کو ایسے عزیز تھے کہ گویا اسکے دل و جان تھے انپر اسکو گمان اس بات کا ہرگز نتھا کہ وہ نافرمانی کرینگے بلکہ وہ خود خوف جان فرعون کا کرینگے یہ یقین تھا اسکو تھا پس عمران اور اسکے اقبال بالکل پختہ تھا حالانکہ یہی جزا اسکے حال کی تھی تقدیر آلہی یون تھی

جمع ہونا عمران کا مادر موسی سے اور حاملہ ہونا انکا

قولہ خود کجا خاطر فرعون بود + اینچنین تقدیر چون عاد و ثمود + شہ برفت و او بران درگاہ خفت + نیم شب آمد بپیش خفتہ جفت + من بر او افتاد و بوسید آن لبش + بر جہانیدش ز خواب اندر شبش + گشت بیدار او و زن را دید خوش + بوسہ باران کردہ از لب بر لبش + گفت عمران این زمان چون آمدی + گفت از شوق و قضای ایزدی + در کشیدش در کنار از مہر مرد + بر نیامد با خود آندم در نبرد + جفت شد با او امانت را سپرد + پس بگفت ای زن نہ این کاریست خرد + آہنی بر سنگ زد و زاد آتشی + آتشی کز شاہ و ملکش کین کشی + من چو ابرم تو زمین موسی نبات + حق شہ شطرنج ما مات و مات + مات و برد از شاہ میدان ای عروس + این بدان

از ما مکن بر ما فسوس + آنچه این فرعون می ترسید از و بہت شد ایزدم کہ گشتم جفت تو + المعنی فرماتے ہین کہ فرعون
کی خاطر مین یہ بات کہان تھی کہ میری تقدیر ایسی ہے جیسی عاد و ثمود کی کہ عذاب الٰہی سے آخر ہلاک
و تباہ ہوئے القصہ بادشاہ تو عمران سے کہکے چلا گیا اور یہ باہر درگاہ کے سو رہے آدھی رات کو ان
خفتہ کے پاس انکی بی بی آئین اور انپر گر کے بوسے لبون کے لینے لگین اور سوتے سے چونکایا عمران
بیدار ہوئے اور عورت کو خوش دیکھا انکے لب پر اپنے لبون سے بوسون کا مینہ برسا دیا کہا اسوقت
تم کیون آئی ہو کہا شوق اور حکم ایزدی سے بس عمران نے انکو محبت سے اپنی بغل مین دبا یا اور
لڑائی مین یہ اپنے ساتھ جیت نہ سکے بے اختیار ہو گئے غرض جفت ہوئے وہ امانت جو نطفہ
موسیٰ کی تولید کا تھا انکے سپرد کر دیا اور کہا کہ ای زن یہ معاملہ بہت بڑا ہے خرد و حقیر نہین ہے یہ
سمجھ لو کہ آہن پتھر پر لگا اور پتھر سے آگ نکلی اور وہ آگ کہ بادشاہ اور اسکے ملک والون سے کینہ کشی کرنا
مین تو مثل ابر کے ہون تو زمین اور موسیٰ نبات اور حق تعالیٰ ایسا جیسا شاہ شطرنج بس ہم سب اسکے مات
مات ہین یعنے عاجز و بے بس پس ای عروس اس برد و مات کو تو اسی سے جانے رہ اور اس بات کو
جہان میں افسوس و استہزا کر یہ وہی بات ہے جس سے فرعون ڈرتا تھا سو وہ بات اسوقت موجود ہو گئی
کہ مین تیرا جفت ہو گیا

وصیت کرنا عمران کا زوجہ کو بعد مجامعت کے

قولہ باز گرد و ہیچ از ینہا دم مزن + تا نیاید بر من و تو صد حزن + عاقبت پیدا شود آثار این + چون علامتہا
رسد ای نازنین + المعنی عمران نے بی بی سے کہا کہ تم لوٹ جاؤ اور خاموش رہنا ان باتون سے مطلق
دم مت مارنا تا ایسا نہو کہ ہم تم دونون پر سیکڑون حزن و ملال نازل ہون اور یہ وہ معاملہ نہین
کہ چھپا رہے اسکا تو انجام کار ہی خود بخود ظاہر ہونا ہے اسکے آثار و علامات خود ظاہر ہونگے چھپنے کے نہین

ڈرنا فرعون کا بانگ و غریو و غوغا سے

قولہ در زمان از سوی میدان لغرہا + میرسید از خلق و پلشد بر ہوا + شاہ از ہیبت برون جست آن زمان
پا برہنہ کین چہ غلغلہاست ہان + از سوی میدان چہ بانگ ست و غریو + کز نہیبش می رمد جنی و دیو
گفت عمران شاہ ما را عمر باد + قوم اسرائیلیانند از تو شاد + از عطای شاہ شادی میکنند + رقص می آرند
کفہا میزنند + گفت باشد کین بود اما ولیک + وہم و اندیشہ مرا بر کرد نیک + این صدا جان مرا تغییر کرد
از غم و اندوہ تلخم پیر کرد + زہرہ نے عمران مسکین را کہ تا + باز گوید اختلاط جفت را + پیش می آمد سپس میرفت
جملہ را شب ہیچو حامل و قت نہ + بس زمان میگفت ای عمران مرا + سخت از جا برد ہ است این غریوہا چون عمران

تا کہ شد استارۂ موسی پدید + ہر پیمبر چون در آید در رحم + نجم او بر چرخ گردد منتجم + بر فلک پیدا شد این استارہ شہا
کوری فرعون و مکر و چارہ اش + المعنی پس اسیوقت میدان سے نعرے بلند ہوئے کہ مخلوق سے آتے تھے
اور ہوا پر جو جوف فلک ہی پہونچتے تھے بادشاہ آن نعرون کی ہیبت سے پابرہنہ نکل آیا اور پوچھا کہ خبردار
ہو یہ کیسے شور ہین اور یہ کیسی بانگ و غریو ہے جو میدان سے آتی ہے جسکی ہیبت سے جن اور دیو بھاگے
جاتے ہین عمران نے دعا کرکے کہا کہ بادشاہ کی عمر بڑی ہو قوم اسرائیل جو تجھسے نہایت خوش
ہین وہ تیری عطا کی خوشی کر رہے ہین ناچتے ہین اور تالیان بجاتے ہین کہا اگر ایسا ہے تو کچھ غم نہین
لیکن مجھکو میرے وہم و اندیشہ نے خوب بھر دیا ہے اس صدا نے میری جان کو تغیر کر دیا اور غم و اندوہ سے
تلخ و پیر بنا دیا عمران سنتے تھے اور ان غریب کو ایسی جرأت و طاقت کہان تا اپنی بی بی سے اپنا تعلق ہونا
ظاہر کر سکین غرض اسیطرح رات بھر بادشاہ کا حال رہا کہ باہر آتا تھا اندر جاتا تھا جیسے تھا جیسے حاملہ کو
درد زہ کے وقت کسی پہلو پر چین نہین پڑتا ہر وقت کہتا تھا اے عمران ان نعرون نے مجھکو نہایت ہی
خود سے باہر کر دیا ہے یہ کیسے ہوا جو عمران کی عورت عمران کے پاس جا لگی کہ ستارہ موسی کا پیدا ہوا
کسواسطے کہ جب کوئی پیغمبر رحم مین قرار پکڑتا ہے تو معہود ہے کہ ستارہ اُسکا فلک پر روشن ہوتا ہے اب فرماتے
ہین کہ ستارہ تو انکا ایسی بلندی پر اپنے نور و فروغ کے ساتھ روشن ہوا اور دیکھو فرعون کی کوری اور اُسکے
مکر و تدبیرین کہ کوئی پیش نگئی اختلاف شرح بحر العلوم مین اس جگہ مجھکو بڑا اختلاط معلوم ہوتا ہے اوپر جو
سرخی لکھی ہے وصیت کرنا عمران کا الخ اُسکے مناسب دو شعر معلوم ہوتے ہین جو مین نے اس سرخی کے
تحت مین قائم کئے اگرچہ یہ بھی اوپر ہی کی حکایت مین داخل ہوتے تو بہتر تھا مگر خیر دھوکا ہو گیا اور جو
دوسری سرخی لکھی ہے ڈرنا فرعون کا الخ اسکو مصدر کیا ہے اس شعر سے از سوی میدان الخ کہ محض بے ربط اور الکر
ہے اور یہ دو شعر در زمان از خلق الخ اور شاہ ازان ہیبت الخ قابل تصدیر دوسری سرخی کے تھے انکو
اسی وصیت کی سرخی مین لکھا ہے مین نے دوسری سرخی کو انھین دونون سے مصدر کیا ہے فافہم و تامل فانہ ینبغی لظام نکلا

پیدا ہونا ستارۂ حضرت موسیٰ کا آسمان پر اور شور منجمون کا میدان مین

قولہ روز شد گفتش کہ ای عمران برو + واقف آن غلغل و آن بانگ شو + راند عمران جانب میدان و گفت + این چہ
غلغل بود شاہنشہ نخفت + ہر منجم سر برہنہ جامہ چاک + ہمچو اصحاب عزا پوشیدہ خاک + ہمچو اصحاب عزا
آواز شان + بد گرفتہ در فغان و ساز شان + ریش و مو برکندہ رو بدریدگان + خاک بر سر کردہ پر خون
دیدگان + گفت خیرست این چہ آشوبست و حال + بد نشانی مید ہد منحوس سال + عذر آوردند و گفتند ای امیر کرد ما
دست تقدیر شا اسیر + این ہمہ کردیم و دولت تیرہ شد + دشمن شہ ہست گشت و چیرہ شد + شب ستارۂ آن پسر آمد عیان

کوری ما جبین آسمان + از دستاره آن پیمبر بر سما + تا ستاره بار گشتیم از بکا + با دل خوش شاد عمران وز نفاق + دست
بر سر می زد کای الفراق + المعنی الحاصل جب دن ہوا بادشاہ نے عمران سے کہا جا اور دریافت کر کہ وہ شور
و غل کس بات کا تھا پس عمران میدان کیطرف گئے اور پوچھا رات کیسا شور و غلغلہ تھا جسکو شہنشاہ
نے سنا ہے اور منجم کو اس حال سے پایا ننگے سر جامہ چاک ماتم داران کیطرح آلودہ بخاک آواز بھی انکی ماتمیوں کی
پکارتے چلاتے کی بیٹھ گئی تھی اور سب ساز و سامان بھی بند تھے داڑھی کے بال کھسوٹے ہوئے اور ایسے
بیٹھے تھے کہ کسی نے دیکھا ہو سر پر خاک ڈالے اور فرط گریہ سے آنکھوں میں خون بھرا ہوا عمران نے یہ حال
دیکھ کر پوچھا خیر ہے یہ کیسی پریشانی اور حال ہے مجھکو تو کوئی مصیبت کی بات معلوم نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ
حال نحوس کے نشان بد معلوم ہو جاتے ہیں تب نے عذر کئے اور کہا کہ اے امیر ہم سب قضاء الٰہی سے
ہاتھ میں اسیر ہو گئے یہ سب تدبیریں تو کیں لیکن کیا کریں نصیب بگڑ گیا دشمن شاہ کا پیدا ہوا اور چہرہ ہمارا
قسمت اس لڑکے کا ستارہ نمود ہوا اور وہ ستارہ کیا ہمارا اندھا پن تھا جو پیشانی آسمان پر چمکا کہ تقدیر الٰہی
سے آنکھیں میچے ہوئے تھے اسکا تو ستارہ آسمان پر چمکا اور ہم گریہ سے ستارہ بار ہو گئے ستارہ مراد اشکوں
پس عمران دل میں تو شاد و خوش ہوئے کہ مجھ سے پیغمبر پیدا ہوگا اور بظاہر نفاق سے سر پیٹنے لگے کہ ہائے
بد نصیبی و ہلاکی اختلاف شرح بحر العلوم میں انزہاق کی جگہ گاہ الفراق لکھا ہے جسکے معنی راست نہیں آتے
قولہ کرد عمران خویش پر خشم و ترش + رفت چون دیوانگان بی عقل و ہش + خویشتن را اعجمی کرد و براند + گفتہا
پس خشن در جمع خواند خویشتن را ترش و غمگین ساخت او + نردہای باژگونہ باخت او + گفت شان شاہ مرا فریفتید
از خیانت و ز طمع نشگفتید + سوی میدان شاہ را انگیختید + آبروی شاہ ما را ریختید + دست بر سینہ زدید اندر زمان
شاہ ما را فارغ آریم از غمان + عاقبت در ہا تلف شد کار خام + شد بر فرعون و بد خواہش تمام + چون شنید از غصہ
رویش شد سیاہ + خواند ایشان را ز خشم آن دین تباہ + گفت ایشان را کہ ہین ای خائنان + من برآویزم شمارا
بی امان + خویش را در مضحکہ انداختم + مالہا با دشمنان در باختم + تا کہ امشب جملہ اسرائیلیان + دور ماندند از ملاقات
زنان شان + مال رفت و آبرو و کار خام + این بود پاداش و افعال کرام ۱۲ المعنی فرماتے ہیں کہ عمران نے منجموں کی
باتیں سنکے اور یہی چال چلی کہ آپکو پر خشم و ترش بنایا اور بے عقل و بیہوشوں کیطرح انکی طرف چلے اور آپکو عجمی بنایا
جس سے نہایت غصہ سمجھا جائے اعجمی وہ جو کلام بفصاحت نہ کر سکے اور کمال غصہ میں ایسا ہوتا ہے اور انکی
طرف جا کے مجمع میں سخت سخت باتیں کہیں اور خوب آپکو ترش و غمگین بنایا اور الٹی چالیں چلیں اور کہا کہ
تم نے ہمارے بادشاہ کو فریفتہ کیا اور خیانت و لالچ سے تمکو صبر نہ ہوا تم اسکو برانگیختہ کر کے میدان میں لائے
اور اسکی آبرو بگاڑی تم نے سینے چھاتی ٹھونکی تھی کہ ہم بادشاہ کو ان غموں سے بے فکر کرینگے آخرکار زرکار

برباد ہوا اور کام ویسا کا ویسا ہی کچا رہا بس فرعون کے پاس جاکے یہ سب حال بیان کیا سنتے ہی غصہ کے
مارے فرعون کا منھ سیاہ ہوگیا اور ان سب کو بڑے خشم و غضب سے اس تباہ دین نے اپنے پاس بلا کے
کہا کہ خبردار ہو جاؤ ای خائنو مین تم سب کو لٹکاؤنگا اور مطلق امان نہ دونگا مین نے تمھارے کہنے سے آپ کو
مضحکہ مین ڈالا اور تمھارے کہنے سے مال کھویا بنی اسرائیل کو جو میرے دشمن ہین دیا یہانتک کہ اس رات
وہ سب اپنی عورتون سے بھی الگ رہے بس مال بھی گیا آبرو بھی گئی اسکو یاری و مددگاری کہتے ہین اور ایسے
ہی فعل چھچھے لوگون کے ہوتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین خشن کی جگہ ہنین لکھی ہو فقط شن لکھا ہو اور
بفریفتید نشکیفتید بصیغ مناسب محل کہ موقع خطاب ہی کا ہو اور برانگیختند اور ریختند اور زدند بصیغ غائب جو
محل غیبت نہین ہو لکھے ہین ماکی جگہ لاخائنان کو جانیان لکھا ہو قولہ سالہا اور رار د خلعت میبرید + جملگیتها
رامسلم میخورید + از برای آنکہ در روے چنین + فہم گر دارید باشیدم معین + رای تان این بود و فرہنگ و نجوم
طبل خوار اید دمکارید وشوم + من شما را بر درم آتش زنم + بینی و گوش ولبا ن تان بر کنم + من شما را ہیزم آتش
کنم + عیش رفتہ بر شما ناخوش کنم + سجدہ کردند و بگفتند ای خدیو + گر یکے کرت زما چربید دیو + سالہا دفع بلاہا
کردہ ایم + وہم حیران ماندہ ماہا کردہ ایم + فوت شد از ما و حملش شد پدید + نطفہ اش جست و رحم اندر خزید
لیک استغفار این روز ولاد + ما نگہداریم ای شاہ قباد + روز میلادش رصد بندیم ما + تا نگردد فوت و نجہد این
قضا + گر نداریم این نگہ ما را بکش + ای غلام رای تو افکار و ہش + تا بنہ مہ می شمرد از روز روز + تا نپرد تیر حکم
خصم دوز + بر قضا ہر کو شبیخون آورد + سرنگون آید سر خود را خورد + چون مکان بر لامکان حملہ برد + خون خود ریزد
بلا ہا را خرد + چون زمین با آسمان خصمی کند + شورہ گردد سر زمرگی بر زند + نقش با نقاش پنجہ میزند + سبلتان و ریش
بر خود میکند + المعنی رصد وہ چبوترہ جو سات سو گز اونچا بلندی پہاڑ پر بنا تے ہین ستارون کی گردش دیکھنے کو
پہلا شعر اور اسکے بعد کے بعض تحت قول فرعون مین ہین کہ برسون تم وظیفے کھاتے رہے ہو اور خلعت و انعام
پایا کیے ہو بلکہ پوری پوری میری ملکتین کھا گئے ہو اسیواسطے کہ کسی ایسے دن اپنی عقل و فہم ٹھکانے کرکے
میرے معین و مددگار ہو گے بس یہی راے تمھاری تھی اور دانائی و نجوم تمھارے بڑے پیٹ ہین اور بڑے
کھانے والے ہو اور مکار اور نحس ہین تمکو چیر پھاڑ کے پھونکدونگا ناک کان ہونٹھ سب نکال ڈالونگا مین
تمکو آگ کا ایندھن بناؤنگا اور پچھلے دنون مین جو تمنے مزے اڑائے ہین سب بے مزہ کر دونگا یہ سنکے
سب نے سجدہ کیا اور کہا ای خدیو کیا ہوا جو ایک دفعہ شیطان ہمپر غالب پڑگیا ہمنے تو برسون بلا ئین ٹالی
ہین اور جو جو کام ہمنے کیے ہین وہم بھی حیران ہو ہو کے رہگیا ہو اگر یہ بات ہمسے فوت ہوگئی کہ حمل اسکا
قائم ہوگیا اور نطفہ رحم مین جا گھسا تو اسکا استغفار و عفو آج نہین ہی ہم اے بادشاہ اسکے روز ولادت پر

موقوف رکھتے ہین اسوقت کرینگے اور خوب نگہداشت اس وعدہ کی رکھینگے دیکھیے گا اب میلاد کے دن
ہم کیسے رصد بناتے ہین تا مراد فوت نہو اور قضاء آلہی نہ ہلنے پائے بس اگرچہ ہم اس اقرار کی نگہبانی نکرین تو
ہمکو مار ڈالیو ذرا سمجھ بھی تو لے تو خود وہ شخص ہی جسکی راے کے افکار اور ہوش جملہ غلام ہین یہ سنکے
فرعون ساکت ہوا اور ایک ایک دن مدت وضع حمل کا گنا کیا تا تاثیر حکم قضا کا جو دشمن وو دزد تھا نہ چلنے
پائے اب بقول مولانا رح کے ہین جو کوئی چاہتا ہی کہ مین قضا پر چھاپا مارون اور سبقت کرون وہ اوندھا ہی گرتا ہی
اور اپنا ہی سر کھاتا ہی جیسے مکان چاہے کہ مین لامکان پر حملہ آور ہون تو وہ اپنا ہی خون بہاتا ہی اور
بلا مین خریدتا ہی ایسے ہی زمین اگر آسمان سے دشمنی کرے تو شوریدہ ہوئے اور سر مرگ عظیم
سے نکالے کہ کبھی زندہ ہی نہوئے اور زندہ ہونا زمین کا زراعت و نباتات پھر تعجب سے فرماتے ہین
کہ عجب حال ہی کہ نقش نقاش کے ساتھ پنجہ کرتا ہی اور آپ اپنی ہی داڑھی مونچھ کو نوچتا کھسوٹتا ہی

بلانا فرعون کا بنی اسرائیل کی عورتون کو جو نوزادہ تھین میدان مین از راہ مکر کے

قولہ بعد از ان شہ بیرون آورد تخت + سوی میدان و بیرون انگند رخت + بار دیگر شد منادی سوی شہر کای
زنان کندہ ہر می یابید بہر + ای زنان با طفلگان میدان روید + تا ز بخششہای شہ شادان شوید + آنچنانکہ پار مردان
را رسید + خلعت و ہر کس از ایشان زر کشید + ہین زنان امروز اقبال شماست + تا بیابد ہر کسی چیزیکہ خواست + مردانرا
خلعت و صلت دہد + کودکانرا ہم کلاہ زر نہد + ہر کہ او این ماہ زائیدست ہین + گنجہا گیرید از شاہ یکین
آن زنان با طفلگان بیرون شدند + شادمان تا خیمہ شاہ آمدند + ہر زنی نوزادہ بیرون شد ز شہر + سوی میدان
غافل از دستان قہر + چون زنان جملہ بدو گرد آمدند + ہر چہ بود از نر زنا در بستدند + سر بریدندش کہ نیست احتیاط
تا نزاید خصم و نفزاید خباط + المعنی وصلت بالفتح فکہ اکسی چیز کا خباط بالضم دیوانگی فرماتے ہین کہ بعد نو مہینے کے
پھر بادشاہ نے تخت اپنا باہر نکالا اور میدان کیطرف کوچ کیا پھر دوسری دفعہ منادی شہر مین ہوئی کہ اے عورتو
چلو تا یا تھ سے بہرہ پاؤ اے عورتو بچون سمیت میدان کیطرف چلو تا بادشاہ کی بخششون سے شاد ہو جیسا کہ پار سال
مردون کو ملا تھا اور خلعت و زر ڈھولائے تھے خبردار ہو اے عورتو آج تمھارے اقبال کا دن ہی منھہ مانگی مراد تمکو
ملیگی عورتون کو بادشاہ خلعت و کپڑے دیگا اور لڑکون کے سر پر کلاہ زر رکھیگا جو کوئی کہ اس مہینے کی جنی
ہوئی ہی خبردار ہو جاے کہ وہ بادشاہ ذی رتبہ سے خزانے پائیگی سب عورتین بچون سمیت باہر نکلین اور خوش ہو کر
در خیمہ شاہ تک آئین مگر وہی جو نوزادہ تھین میدان کیطرف گئین غافل اس بات سے کہ یہ حیلہ قہر کا ہی جب
عورتین اسکے پاس جمع ہو گئین کہ جتنے پاس نر ہین آنکی مادرون سے چھین لین اور احتیاطاً انکے سر کاٹ ڈالے
تو بہت سا خبط و دیوانگی نہ بڑھنے پائے نہ دشمن پیدا ہونے پائے

وجود مین آنا موسی علیہ السلام کا اور آنا سرہنگون سلطان کا عمران کے گھر اور وحی آنا مادر موسیٰ کو کہ آگ کے تنور مین ڈال دے کہ ہم اسکی نگہبانی کرلینگے

قولہ چون زن عمران کہ موسی زادہ بود + دامن اندر چید زان آشوب دود + بعد آن دستان کہ آن سگ (یا) زنان را کرد دیگر بین چہ آورد آن زنان + آن زنان قابلہ در خانہا + بہر جاسوسی فرستاد آن دغا + غمز کردندش کہ اینجا کودکی ست + نامد او میدان کہ در وہم و شکیست + اندرین کوچہ یکی زیبا زنی ست + کودکی دارد ولیکن پرفنی ست + چون عوانان آمدند اطفال را + در تنور انداخت از امر خدا + وحی آمد سوی زن از داوگر + کہ ز نسل آن خلیل ست این پسر + در تنور اندازموسی را تو زود + تا نگہدارمش از ہر نار و دود + عصمت یا نار کونی باردا + لاتکون النار حرا شاردا + زن بوحی انداخت او را در شرر + بر تن موسی نکرد آتش اثر + پس عوانان خانہ را جستند زود + ہیچ طفلے اندر آن خانہ نبود + پس عوانان بی مراد آن سو شدند + باز غمازان کزان واقف بدند + با عوانان ماجرا برداشتند + پیش فرعون از برای دانگ چند + کای عوانان باز گردید آن طرف + نیک نیکو بنگرید اندر غرف + بازگشتند آن عوانان جملگان + تا بجویند آن پسر آن نا المعنی غمز بالفتح غمازی عوانان عوان بفتح زن صاحب شوہر و میانہ سال و سرہنگ و جبر کنندہ غرف بضم اول و فتح ثانی جمع غرفہ فرماتے ہین کہ جب اُس آشوب و دُود مین زن عمران نے جنکے موسیٰ پیدا ہوے تھے جلدی سے کنارہ کیا اور وہ دُند یہ تھا کہ اُس سگ پلید نے عورتون سے داؤ کیا تھا کہ انکو انجام کے حیلہ سے لڑکے لڑکے اُنکے مار ڈالے اسیوقت یہ بھی کیا تھا کہ دائیان جاسوس گھرون مین گھسا دین تھین انھین مین سے ایک نے غمازی کی کہ یہان ایک لڑکا ہی کہ وہ میدان مین نہین آیا ہم کو اس بات کا بڑا وہم و شک ہی اس کوچہ مین ایک عورت زیبا رہتی ہی اور بڑی پرفن ہی اُسکے پاس لڑکا ہی جسوقت کہ عوان آئے اُسنے اُس لڑکے کو خدا کے حکم سے تنور مین ڈال دیا اُسکو خدائے داوگر کیطرف سے وحی آئی کہ یہ اُس نسل سے ہی جسکے جد کو نمرود نے آگ مین ڈالا تھا یعنے خلیل کو اسکو بھی جلدی تنور مین ڈالدے ہم اسکی ہر آتش و دود مین نگہبانی کرینگے معنی شعر عربی کے اے آگ ہوجا تو سرد اور بارد اور ہو تے تو گرم و سوزندہ یعنے اسی قول کی عصمت نے خلیل کو اُس آگ سے بچایا تھا اسی کی عصمت پر تو اُسکو تنور مین ڈالدے یعنی جب وحی سے اُسنے اُس لڑکے کو آگ مین ڈالدیا اور لڑکے کے بدن پر آگ نے کچھ اثر نہین کیا پھر عوانون نے فوراً گھر کو ڈھونڈھا کوئی لڑکا نہین وہان تھا جب یہ پھر لوٹ گئے اُس طرف گئے پھر غمازون نے جو واقف تھے یہی ماجرا بیدا کیا اور چند دانگ کے لالچ سے فرعون کے سامنے بیان کیا اُسنے کہا کہ اے عوانو پلٹو اور خوب اچھی طرح غرفون مین دیکھو پھر وہ لوٹ گئے تا اسیوقت اُس لڑکے کی جستجو کرین

پھر وحی آنا مادر موسیٰ کو کہ اسکو دریا مین ڈالدے

قولہ باز وحی آمد کہ در آبش فگن + روی در امید دار و مو مکن + در فگن در نیلش و کن اعتمید + من ترا باو رسانم روسفید

مادرش انداخت اندر رود نیل + کار را بگذاشت بالنعم الوکیل + این سخن پایان ندارد مکرہا شان + جملہ می پیچید
اندر دست و پاش + صد ہزاران طفل میکشت از برون + موسی اندر صدر خانہ در درون + از جنون میکشت ہر جا
بد جنین + از حیل آن کور چشم دور بین + اژدہا بد مکر فرعون عنود + مکر شاہان جہان را خوردہ بود + لیک از او
فرعون تر آمد پدید + ہم درا ہم مکر او را ور کشید + اژدہا بود و عصا شد اژدہا + این بخورد آنرا بتوفیق خدا
دست شد بالای دست این کجا + تا بیزدان کہ الیہ المنتہا + کان یکی دریاست بی غور و کران + جملہ دریاہا چو سیل
پیش آن + المعنی جب عوان دوبارہ لوٹ کے آئے پھر وحی آئی کہ اسکو دریا مین ڈالدے اور ہم سے امید کھو بال
مت کھسوٹ کما جاء فی القرآن واوحینا الی ام موسی ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی
انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین وحی کی ہمنے مادر موسیٰ کو کہ اسکو دودھ پلا دے اور جب تجھکو اسکا ڈر
ہو تو رود نیل مین ڈالدے اور ہرگز مت ڈر نہ غم کر ہم اُسکو تیری ہی طرف لوٹا دینگے اور مرسلون سے کرینگے
تو اسکو نیل مین ڈالدے اور مچھیر بھروسا کر مین تجھکو و سفید اُسکے پاس پہونچاؤنگا بس انکی مان نے اپنے کام
خدا نعم الوکیل پہ چھوڑ کے اسکو رود نیل مین ڈالدیا چنانچہ فرمایا ان اقذفیہ فی التابوت فاقذفیہ فی الیم یعنے
اسکو صندوق مین ڈال کے صندوق کو دریا مین ڈالدے شعر بعد حصر مین ہی فرماتے ہین کہ یہ سخن تو بے پایا
ہی اصل یہ ہی کہ جو مکر و حیلے یہ کرتا تھا اُسی کے ہاتھ پانؤن کو پیٹتے تھے عجب تماشا قدرت کا کہ لاکھون بچے تو با
مارتا رہا اور موسی خاص صدر خانہ کے اندر موجود یہ سٹریون کی طرح جہان کہین جنین کی خبر سنتا اُسکے پیچھے
ایسا حیلون مین آلودہ تھا کہ چشم دور بین اندھی ہوگئی تھین کچھ سوجھتا نہ تھا فرماتے ہین فرعون کا مکر ایک
اژدہا تھا جسنے جملہ بادشاہون کے مکر نگل لیے تھے لیکن اس فرعون سے بڑھ کے دوسرا فرعون آیا کہ اُسکو
اُسکے سارے مکرون دونون کو نگل گیا یہ اژدہا تھا اسلیے اژدہا ہی آیا کہ وہ عصا تھا جسنے خدا کی توفیق سے
اسکو کھا لیا توفیق کے معنی دست دادن کسی را در کار سے بھلا توفیق کے ہاتھ سے کسکا ہاتھ بالا ہی جسکی نہا
یا ایک تک نہایت ہی جو ہر شی کا منتہی ہی اسواسطے کہ یہ توفیق ایک دریا بے تھاہ اور بے کنارہ ہی جسکے سامنے
سارے دریا ایک سیل ہین جنمین سیل سما جاتا ہی قولہ حیلہا و چارہ گرہا اژدہاست + پیش الا اللہ آنہا جملہ لاست
چون رسید اینجا بیانم سر نہاد + محو شد واللہ اعلم بالرشاد + آنچہ در فرعون بد اندر تو ہست + لیک اژدرہات
محبوس چہست + ای دریغ آن جملہ احوال تو ہست + تو بران فرعون بر خواہیش بست + آنچہ گفتم جملگی احوال
خود نگفتم صد یکی زانہا درست + گر ز تو گویند وحشت زایدت + ور ز دیگران فسانہ آیدت + چہ خرابت می کند
نفس لعین + دور می اندازدت سخت این قرین + این چراغ ہا ہمہ از نفس تست + لیک مغلوبی زجہل ای مجنست
آتشت را ہیزم فرعون نیست + زانکہ چون فرعون او را عون نیست + گلخن نفس ترا خاشاک نیست + رنہ چون فرعون و شعلہ

المعنی یعنے سارے حیلے اور تمامی حیلے کرنے والے اژدہے ہین لیکن الا اللہ کے سامنے سب لا ہین ای نیست و معدوم آب فرماتے ہین کہ جب بیان میرا اس جگہ پہونچا یعنے نفی اثبات کو تو سر ٹیک دیا اور محو ہو گیا اب اللہ ہدایت و رشاد کو خوب جانتا ہی مجھکو کچھ خبر نہین آیندہ پھر مقولات انکے ہین فرماتے ہین جو اژدہا کہ فرعون مین تھا وہی تجھ مین ہی لیکن تیرا اژدہا کنوین مین مقید ہی کہ وہ کنوان بے استطاعتی و عدم قدرتی کا ہی اگر قدرت پائے تو کیا کمی کرے ہائے افسوس جو فرعون کا حال تھا وہ سب تیرا حال ہی تو بھی اس فرعون کی نہایت خواہش مین قید ہی خوب غور کر مین نے جو کچھ کہا جملہ تیرے حال کے موافق ہی بلکہ مین نے تو سوسے ایک بھی ٹھیک ٹھیک نہین کہ پایا اگر ٹھیک ٹھیک خاص تجھے کہون تو تجھکو مجھسے وحشت پیدا ہوئے اور اگر دوسرے پر ڈال کے کہون تو یہی سمجھیگا کہ ایک افسانہ ہی بے اعتبار افسوس یہ نفس لعین کیسا تجھکو خراب کر رہا ہی اور یہ مصاحب بد کیسا خدا سے دور ڈال رہا ہی یہ سارے زخم تجھ مین تیرے ہی نفس سے ہین لیکن تو اپنی ناداتی سے جو سخت سست ہی اسکا مغلوب ہو رہا ہی آگ تو تجھ مین فرعون کی سی بھری ہی مگر تجھکو اس آگ کا ایندھن میسر نہین ہی جو برافروختہ کرے جیسا اسکو میسر تھا کہ اسکو ہر قسم کی عون تھی تیرا نفس کیا بھاڑ سے کم ہی لیکن کیا کرے کوڑا جھونکنے کو نہین ملتا ورنہ فرعون کے مثل یہ بھی شعلہ زن ہے

حکایت ایک مارگیر کی جو ایک اژدہا کو ٹھٹھرا مردہ جان کے رسیون مین باندھ لپیٹ کے بغداد مین لایا تھا

قولہ یک حکایت بشنو از تاریخ گو + تا بری زین از سر پوشیده بو + مارگیری رفت سوی کوہسار + تا بگیرد او بافسونہاش مار + گر گران و گر شتابنده بود + آنکہ جوینده است یابنده بود + در طلب زن دائما تو ہر دو دست + کہ طلب در راہ نیکو رہبر است + لنگ و لوک و خفتہ شکل و بی ادب + سوی او می غیژ و او را می طلب + گہ بگفت و گہ بخاموشی و گہ + بوی کردن گیر ہر سو بوی شہ + گفت آن یعقوب با اولاد خویش + جستن یوسف کنید از حد بیش + ہر حس خود را درین جستن بجد + ہر طرف رانید شکل مستعد + گفت از روح خدا لا تیأسوا + ہمچو گم کرده پسر رو سو بسو + از رہ حس دہان پرسان شوید + ردی جانان را بجان جویان شوید + پرس پرسان قرندگانی جان دہید + گوش را بر چار راه او نہید + ہر کجا بوی خوش آید بو برید + سوی آن سر کاشنای آن سرید + ہر کجا لطفی بہ بینی از کسی + سوی اصل لطف ره یابی بسی + این ہمہ جوہا ز دریائیست ژرف + جزو را بگذار بر کل دار طرف + زشتہای خلق ہر خوبیست + مرگ بی برگی نشان طوبیست + خشمہای خلق بہر ہر خاست + از جفای خلق امید وفاست +

المعنی فرماتے ہین کہ ایک نقل سن کہ یہ تاریخ گو یعنی مورخ سے منقول ہے تا اسکے سبب سے تجھکو سر پوشیدہ کی بو ملجاسے کہ ایک مارگیر پہاڑ دن کیطرف گیا تو اپنے افسون سے کوئی مار پکڑے آیندہ مقولات مولانا رح

کے ہین کہتے ہین کہ اصل حصول ہر مطلب مین طلب ہی بس اگر گران ہی یعنی سست کاہل یا شتابندہ ای جست
وچالاک جب طلب ہی تو جوئندہ یابندہ ہونے مین کب تامل ہی لاجرم تجھکو لازم ہی کہ ہمیشہ حصول مطلب مین
دونون ہاتھ مارتا رہ اور دونون ہاتھ سے اسکو ٹٹول کہ یہ طلب ہی راہ خدا کی نہایت اچھی راہ بتانے والی ہی
اگر لنگڑا ہی یا اپاہج کہ ہاتھون کے بل لڑکون کیطرح چلتا ہی یا خفتہ شکل سست مجہول یا بے ادب ای حریص
جو کچھ ہی ہر حال مین اُسی کی طرف غیژہ کرتا رہ اور اُسیکو ڈھونڈھا کر غیژ بیاے مجہول بیٹھ کے ہاتھون اور سینہ کے
زور سے چلنا کبھی قال سے کبھی خاموشی اور کبھی بوسونگھنے سے اُسی بادشاہ کی ہر طرح بو لیتا پھر غور تو کر حضرت
یعقوبؑ نے اپنی اولاد سے بھی تو یہی کہا ہی کہ یوسفؑ کو حد سے زیادہ ڈھونڈھو جیسا کہ قرآن مجید مین ارشاد ہی
یٰبنی اذہبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ای فرزندو میرے جاؤ اور خوب ڈھونڈھو یوسفؑ اور اُسکے بھائی کو
ہر حس کو اپنی اس جستجو مین بکوشش تمام ہر طرف کوشش کے مستعد بنائے اور جملہ حواس کو اس تلاش مین تعین کر
اور کہا کہ روح خدا سے نا امید مت ہو جیسے کوئی گم کردہ پسر ہر طرف اسکی بو لیتا ہی جیسا کہ کلام شریف سے ظاہر ہی لا تایئسوا
من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور نا امید مت ہو اللہ کی روح و رحمت سے بیشک
روح اللہ سے قوم کافرون کی نا امید ہی تم حس پوشیدہ کی راہ سے دوڑ دھوپ اور صورت اس جان جانان
جان و دل سے جویان ہو پرسش پرسان جگہ جگہ جاؤ اور جو کوئی مژدہ اُسکا سنائے مژدگانی مین جان اُسکا
نذر کرو اور جہان چوراہا اسکی راہ کا دیکھو وہان کان لگاؤ کہ ہر طرف کا آدمی وہان گذرتا ہی جہان سے بو خوش
آئے اُسی بو کو لیتے چلے جاؤ اُس سردار کیطرف جس سردار کے تم آشنا ہو جہان کہین کوئی لطف کسی سے
پاؤگے تو اسی لطف سے اصل لطف کی راہ ضرور پالیگا یہ جتنی نہرین ہین سب ایک ہی یا جیحون سے نکلی ہین اور اگر
جزو ہین تو ان اجزا کو چھوڑ اور کل پر آنکھ رکھ مخلوق کی برائیون سے خوبی حاصل ہوتی ہی گو وہ برا جانین اور
برگ بے برگی یعنی سامان بیسامانی نشان طوبی کا ہی ایسے ہی بے برگ طوبی ہو جاتے ہین مخلوق کے خشم و
غضب اسکی مہر و محبت کیواسطے ہین کہ وہ عاجز خفا کسا سمجھکے مہر و محبت کرے اور مخلوق کی جفا سے
اپنے معشوق سے امید وفا کی ہوتی ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین لوکرون کو گردن پکات بھی لکھا ہی اور حسن ہمارا
حس وہان قولہ جنگہای خلق بہر آشتی ست + دام راحت دائما بی راحتی ست + ہر زدن بہر نوازش را بود
ہر گلہ از شکر آگہ میکند + بوی بر از جزو تا کل ای کریم + بوی بر از ضد تا ضد ای حکیم + چون عصا در دست موسی
گشت مار + جملہ عالم را بدینسان می شمار + جنگہای آشتی آرد درست + مارگیر از بہر یاری مار جست + بہر یاری مار
جوید آدمی + غم خورد بہر حریف بیغمی + او ہمی جستے یکی مار شگرف + گرد کوہستان و در ایام برف + اژدہای مردہ
آنجا عظیم + کہ دلش از شکل او شد پر ز بیم + مارگیر اندر زمستان شدید + مار می جست اژدہای مردہ دید + مارگیر از بہر حیرانی خلق

مارگیر دانیست نادانی خلق + آدمی کوہست چون مفتون شود + کوہ اندر مار حیران چون شود + خویشتن نشناخت
مسکین آدمی + از فزونی آمد و شد در کمی + خویشتن را آدمی ارزان فروخت + بود اطلس خویش را بر دلق دوخت
صد ہزاران مارگہ حیران اوست + او چرا حیران شدست و ماردوست + مارگیر آن اژدہا را برگرفت + سوے
بغداد آمد از بہر شگفت + اژدہائی چون ستون خانہ + میکشیدش از پی دانگانہ + المعنی بتائید صدر فرماتے ہین
کہ لڑائیون کے ساتھ یعنے جب نفس سے لڑائیان لڑیگا اپنے مطلوب سے آشتی دیکھیگا خوب جان لے کہ
ہمیشہ کی راحت بے راحتی مین ہی اور ریاضت وعبادت مین ایسے ہی ہر زون کے ساتھ نوازش ہی بس جو زد
اُٹھائیگا نوازش پائیگا اور جو گلہ کریگا کسیوقت مین ایسا بھی ہوجائیگا کہ شکر گذار بھی ہو بس تو اے کریم جز سے کل تک
سب کی بولے اور اے حکیم ضد سے ضد کی بو حاصل کر جیسا کہ اوپر اضداد بیان کیے ہین کیا عصا موسی کے
ہاتھ مین مار ہوگیا جس سے موسیٰ نے ساحرون کی لڑائی مین ساحرون سے آشتی دیکھی کہ موسیٰ کے سامنے
سجدہ مین گرے اور ایمان لائے جیسا کہ کلام ربانی سے ثابت ہی والقی السحرۃ ساجدین قالوا آمنا برب العالمین
رب موسی وہارون بس ایسے ہی حال تمام جہان کا جانو کہ جملہ لڑائیان اور سختیان آشتیان درست
پیدا کرتی ہین دیکھ تو مارگیر نے اپنی روزی کی مدد کے لیے مار ڈھونڈھا سوچ تو مار کیسا جانی دشمن آدمی کا
ہی اور آدمی اپنی یاری کیواسطے مار کو ڈھونڈھتا ہی اور وہ یاری حصول رزق مین ہی اور حریف بیغمی کیواسطے
ایسا غم کھاتا اور محنت اُٹھاتا ہی کہ حریف بیغمی کا ہوجاؤن یعنے نہایت بیغم اسواسطے کہ وہ مارگیر ایک مار عجیب و
غریب کی تلاش مین تھا اور اُس ایام برف مین پہاڑون کے گرد پھرتا تھا ناگاہ ایک اژدہا عظیم مردہ دیکھا
جسکی شکل سے دل اُسکا پر بیم ہوگیا ہر چند سیکڑون مار دیکھے تھے کیا اُس سخت زمستان مین تلاش مار کی
کرتا تھا اُسی حال مین یہ اژدہا مردہ دیکھا آب مقولات مولانا کے ہین فرماتے ہین افسوس مارگیر واسطے
حیرانی خلق کے مار پکڑے خیال تو کر کیسی نادانی خلق کی ہی آدمی تو ایک کوہ عظیم الشان بڑی عظمت وشوکت
والا ہی یہ مار کو دیکھ کے کیسے حیران ومفتون ہوتا ہی کہین کوہ بھی کسی مار کو دیکھ کے حیران ہوتا ہی ہائے آدمی
غریب نے آپ کو نہ پہچانا کہ مین کون ہون کیسا فزونی سے آیا اور کیسا کمی کے ساتھ ملا مثلاً اشرف المخلوقات
تھا کے آیا اور بدتر بہائم سے ہوگیا اور علی ہذا جو مناسب فزونی کمی کے ہو گیا سن کہ لیکن کیسا آدمی سے کہ
جسمین اقسام انواع جوہر خدا تعالے نے بھرے ہین حتی کہ اپنی معرفت وشناخت آپکو سستا بیچا اور اپنی
اطلس کو دنیا کی گدڑی پھٹا لگا ہی یعنی چیز کا پیوند بنا ہی جس سے لاکھون کوہ مار کے حیران ہین مار کیا چیز پھر کیسے
مار سے حیران ہوا اور مار کا دوست بنا الغرض اُس مارگیر نے اژدہے کو اُٹھا لیا اور بغداد کیطرف لایا
تا لوگ دیکھکے متعجب ہون فرماتے ہین کہ وہ اژدہا تھا گویا کہ ایک ستون تھا اُسکو واسطے دانگانہ کے

آگرچہ برے لا تا تھا دانکانہ متاع درخت و سامان خوردنی **قولہ** کاژدہای مردۂ آوردہ ام + در شکارش من جگر
خوردہ ام + او ہمی مردہ گمان بردش ولیک + زندہ بود و او ندیدش نیک نیک + او ز سرماہا و برف افسردہ
زندہ بود اما بشکل مردہ بود + عالم افسردست و نام او جماد + جامد افسردہ بود اے اوستاد + باش تا خورشید حشر آید
تا ببینی جنبش جسم جہان + چون عصای موسی اینجا مار شد + عقل را از ساکنان اخبار شد + پارۂ خاک ترا چون مردہ
ساخت + خاکہا را جملگی باید شناخت + مردہ زین سو یند زان سو زندہ اند + خامش اینجا وان طرف گویندہ اند
چون از انسوشان فرستد سوی ما + آن عصا گردد سوی ما اژدہا + کوہہا ہم لحن داؤدی شود + جوہر آہن بکف
مومی شود + باد حمال سلیمانی شود + بحر با موسیٰ سخندانی بود + ماہ با احمد اشارت بین شود + نار ابراہیم را نسرین
شود + خاک قارون را چو ماری در کشد + استن حنانہ آید در رشد + سنگ احمد را سلامی میکند + کوہ یحییٰ را پیام
میکند + جملۂ ذرات عالم در نہان + با تو میگویند روزان و شبان + **المعنی** بس اس مار گیر نے اسکو بغداد مین
کہا کہ ایک اژدہا مردہ لایا ہون اور بڑے خون جگر کھا کے اسکو شکار کیا ہے وہ اسکو مردہ جانتا تھا اور
تھا زندہ خوب اچھی طرح اسنے اسکو نہین دیکھا تھا مارے جاڑے اور برف کے ٹھٹھرا ہوا تھا اسی سبب
باوصف زندہ ہونے کے مردہ شکل ہو رہا تھا آب پھر مقولات مولانا رہ کے ہین ایسے ہی یہ عالم افسردہ
جسکا نام جماد ہے ای بیجان مگر ای استاد بیجان مت جان ذرا ٹھہر آفتاب حشر کا ظاہر ہونے دے
جہان کے جسم کی جنبش دیکھ عصا موسیٰ کا بھی تو جماد تھا کیسا یہان مار ہوگیا کہ عقل کیواسطے جملہ ساکنون
یہان کے جو حرکت نہین کرتے اخبار ہوگیا کہ ایسے ہی سب حرکت کر سکتے ہین پہلے تو اپنے ہی پارۂ خاک
جو جسم ہے دیکھ کہ جون مردہ ہے اسواسطے کہ خاک آخر جماد ہے اسنے کیسا بنایا اور درست کیا ہے کہ حس و نطق رکھتا
بس اسی سے جملہ خاکون کو بہچان لینا چاہیے کہ سب حس و نطق رکھتے ہین صرف اتنا ہی تو فرق ہے کہ
اس طرف سے مردہ ہین اس طرف سے زندہ اس طرف سے خاموش اس طرف سے گویندہ اور تو با
انکے لیکن جب وہ ان مردون اور خاموشون کو اس طرف سے ہماری طرف بھیجتا ہے تو کیسے اعمال
انسے ظاہر ہوتے ہین جیسے عصا ہماری طرف آکے اژدہا ہوگیا اور سوا اسکے پہاڑ ہم لحن داؤد ہو جاتے
جیسے کوہ طور نزول تجلی الٰہی سے مست ہوا اور ناچنے لگا اور جوہر آہن کے ہاتھون مین موم ہو جاتے ہین
داؤد کے ہاتھ مین آہن موم ہوا ہوا سلیمان کی سواری بنی دریا موسیٰ کا سخندان ہوا کہ پھٹ کے
پیدا کر دین ماہ حضرت احمدؐ کا اشارہ بین ہوا کہ فوراً شق ہوگیا آگ ابراہیم پہ گل و نسرین ہوگئی خاک
قارون کو مار کیطرح سما لیا ستون حنانہ نے رشد پایا پتھرون نے احمد کو سلام کہا کوہ نے یحییٰ کو پیام
کہ میری طرف آؤ غرض جملہ ذرات جہان کے رات دن تجھسے پوشیدہ کہتے ہین اور وہ مقولات آیندہ ہین

الحاصل یہ سب جمادات ہین اور کیسی کیسی کیفیتین انسے ظہور مین آتی ہین قولہ سمیعیم و بصیریم و خوشیم + با شما نامحرمان
ما خامشیم + چون شما سوی جمادی میروید + محرم جان جمادی کی شوید + از جمادی عالم جان در روید + غلغل اجزای
عالم بشنوید + فاش تسبیح جمادات آیدت + وسوسہ تاویلها بربایدت + چون ندارد جان تو قندیلها + بہر بینش کردہ
تاویلها + دعوی دیدن خیال عار بود + بلکہ مر بینندہ را دیدار بود + کہ غرض تسبیح ظاہر کی شود + دعوے دیدن
خیال وغی بود + بلکہ ہر بینندہ را دیدار آن + وقت عبرت میکند تسبیح خوان + پس چو از تسبیح یادت میدہد
آن دلالت ہمچو گفتن میشود + این بود تاویل اہل اعتزال + وای آنکس کہ ندارد نور حال + چون ز حس بیرون
نیامد آدمی + باشد از تصویر غیبی اعجمی + این سخن پایان ندارد مارگیر + میکشیدان بار را با صد زحیر + تا ببغداد آمد آن
ہنگامہ جو + تا نہد ہنگامہ بر چارسو + بر لب شط مرد ہنگامہ نہاد + غلغلہ در شہر بغداد اوفتاد + المعنی ور وہ مقولے یہ ہین
کہ جماد کہتے ہین کہ ہم سمیع بصیر سننے والے دیکھنے والے ہین اور خوش ہین تم نامحرمون سے ہم خاموش ہین تم تو جمادی
کیطرف جاتے ہو اور جان جمادی کو نہین جانتے پھر کیسے جمادی کی جان سے محرم ہو گئے جمادی کو چھوڑ دو اور
عالم جان کیطرف چلو تب اس عالم کے اجزا کا شور و غلغلہ سنو پھر دیکھو کیسی تسبیح ظاہر انکی تمھارے سننے
مین آتی ہی اور سارے وسوسے تاویلون کے کھو دیتی ہی اب وجہ یہ ہی کہ جان تو تیری نور الٰہی سے
خالی ہی پھر بینش کو جان جمادی کی کیسے سوجھے اسکی تسلی کے لیے تو تاویلین کرتا ہی اور باتین بناتا ہی جسنے
دعوی جمادی کی جان دیکھنے کا کیا وہ تیرے خیال کا دار و ننگ ہوا جیسے کہ اکثر منکر انبیا و اولیا کے ہین بلکہ خاص
بینندہ کے دیدار سے تجھکو ننگ و عار ہوئی اور تیری غرض یہ کہ تسبیح ظاہر کبھی نہین ہو سکتی جو کوئی دعوی
اسکے دیکھنے کا کرے اسکا خیال و گمراہی ہی بلکہ ہی یہ کہ جو دیکھنے والا اسکو دیکھتا ہی اور عبرت پا کے
تسبیح خوان ہوتا ہی پس یہی تسبیح کا تجھکو یاد دلانا گویا دلالت اس جمادی کے کہنے پر کرتا ہی نہ خود جمادی
تسبیح خوانی کرے الحال جو اہل اعتزال ہین یعنے غافل عالم باطن سے اور قائل محسوسات کے وہ
یون تاویل کرتے ہین جو اوپر تاویلها کہا گیا ہی اب فرماتے ہین افسوس اس شخص پر کہ نور حال سے بے بہرہ ہی اور
واقعی جو آدمی محسوسات کا گرفتار ہی انسے نہین نکل پایا وہ غیبی بات کی تصویر بنانے سے کیسے نہ گونگا اور غیر
فصیح ہو القصہ اس بات کی کچھ حد نہین مارگیر کا حال کہ وہ اس مار کو بڑی محنت و مشقت سے کھینچے لاتا
تھا یہانتک کہ وہ ہنگامہ جو بغداد مین لایا تا اس ہنگامہ کو چوراہہ مین لگائے ہنگامہ جو اسس
سبب سے کہ ایسے لوگ ہنگامہ ڈھونڈھتے ہین اور مار کو ہنگامہ اس سبب سے کہا کہ سبب ہنگامہ کا ہی
آخر دریا کنارے اسنے یہ ہنگامہ لگایا اور شہر بغداد مین ایک غلغلہ پڑ گیا قولہ مارگیرے اژدہا آوردہ ست
بوالعجب نادر شکاری کردہ است + جمع آمد صدہزاران خام ریش + صید او گشتہ چو او از ابلہیش + منتظر ایشان و او ہم منتظر

تا کہ جمع آید خلق منتشر + مردم ہنگامہ افزون تر شود + گدیہ و توزیع نیکوتر رود + جمع آمد صد ہزاران ژاژخا + حلقہ کردہ پشت پا بر پشت پا + حلقہ گرد او چو زنگر د عریش + ہمچنانکہ بت پرستان بر کنیش + مردرا از زن خبر نزاد حام رفتہ در ہم چون قیامت خاص و عام + چون ہمی حراقہ جنبانید او + میکشاند اہل ہنگامہ گلو + اژدہا کز زمہریر افسردہ بود + زیر صد گونہ پلاس و پردہ بود + بستہ بودش با رسنہای غلیظ + احتیاطی کردہ بودش آن حفیظ در درنگ و اتفاق و انتظار + وز بہا وہو فغان بیشمار + وز غلو خلق و مکث و طمطراق + تافت بر آن مارخور شید عراق + المعنی خام ریش احمق توزیع بخش کردن عرش انگور کی ٹٹی یعنے بغداد مین یہ غلغلہ پڑا کہ ایک مارگیر اژدہا غریب لایا ہی اور شکار عجیب کیا ہی یہ سنکے لاکھون احمق اپنی حماقت سے اس شکار کے شکار ہوئے یعنے مشتاق دید اب تماشائی تو منتظر اسکے تماشا کے اور مارگیر منتظر اسکا کہ بہت سی مخلوق ادھر ادھر کی پھیلی پھوٹی جمع ہو جائے اسلیے کہ جب بہت لوگ جمع ہو جائینگے تو میری بھیک اور آمدنی خوب ہو گی بس لاکھون بیہودہ لوگ جمع ہوئے اسقدر کہ ایک کی پشت پا پر دوسرے کی پشت پا تھی ایسا اسکو گھیرے ہوئے تھے جیسے انگور کا درخت اسکی ٹٹی پر چھایا ہوتا ہی اور جیسے بت پرست تبخانہ پر گھرے ہوتے ہین مارے ازدحام کے عورت مرد کچھ لحاظ و خبر نہ تھی سب گڈ بڈ جیسے قیامت کے دن ایک دوسرا ایک دوسرے مین بھیڑون کیطرح گھسیگا سارے خاص و عام کا یہ حال تھا اور اژدہا چیتھڑون وغیرہ مین لپٹا تھا جب ہی مارگیر کوئی چیتھڑا اژدہا کا ہلاتا تھا ہنگامہ والون کے گلے پھیل جاتے تھے یعنے چلاتے تھے کہ اب کھولتا ہی اور وہ اژدہا سردی کے مارے ٹھٹھرا ہوا سیکرون طرح کی پلاس و تہون مین دبا لپٹا پڑا تھا اور موٹی موٹی رسیون سے بندھا ہوا اس محافظ یعنے مارگیر نے خوب احتیاط اسکی کی تھی اب اسی دیر مین کہ اتفاق و انتظار کے سبب سے ہوئی یعنی منتظر تھا کہ سب جمع ہو جاین اور تمام مین ہا ہو اور شور بیشمار پڑا ہوا تھا اور مخلوق نہایت مبالغہ کھولنے کر رہی تھی اور یہ دیر اور ناز نخرے کر رہا تھا ایسا وقت ہو گیا کہ آفتاب عراق کا اس اژدہا پر چمکا اور گرمی دھوپ کی اسکو پہونچی الخلاف شرح بحر العلوم مین چو او کو آواز لکھا ہی **قولہ** آفتاب گرم شیر ش گرم کرد رفت از اعضای او اخلاط سرد + مردہ بود و زندہ گشت او از شگفت + اژدہا بر خویش جنبیدن گرفت خلق از جنبش آن مردہ مار + گشتشان آن یک تحیر صد ہزار + با تحیر نعرہا انگیختند + جملگان از جنبشش بگریختند می شکست آن بند زان بانگ بلند + ہر طرف میرفت چاقاچاق بند + بندہا بشکست و بیرون شد ز زیر اژدہای زشت غران ہمچو شیر + در ہزیمت بس خلایق کشتہ شد + از فتادہ کشتگان صد پشتہ شد + مارگیر از ترس بر جا خشک گشت + کہ چہ آوردم من از کہسار و دشت + گرگ را بیدار کرد آن کور میش + رفت نادان سوی عزرائیل خویش + اژدہا یک لقمہ کرد آن گیج را + سہل باشد خونخوری حجاج را + خویش را بر استنی پیچید و بشکست استخوان

درہم شکست + شہر خالی گشت اژدرہا برآمد + سوی کہ کرداز بیابان بر فشاند + المعنی غرض آفتاب گرم نے اسکے
شیر یعنے اصل مادہ کو گرم کردیا اور اعضا سے اخلاط سردی کے جاتے رہے یا تو وہ مردہ تھا یکایک زندہ ہوگیا
عجب طور سے اینٹھنے اور بل کھانے لگا مخلوق کا یہ حال کہ اُس مردہ مار کی جنبش سے وہ تحیر جو اُسکے دیکھنے سے
تھا اگر ایک حصہ تھا سو ہزار حصہ ہوگیا سب نے نہایت حیرت سے نعرے اُٹھائے اور سبکے سب اُسکی
جنبش سے بھاگے اور وہ اُنکے شور سے اپنی رسیان توڑتا تھا جنکی آواز ہر طرف جاتی تھی بس سب بند اور
رسیان توڑکے اُس پلاس کے نیچے سے نکلا تو اژدہا بری صورت والا تھا غُراتا ہوا مثل شیر کے اب مخلوق مین
بھگیڑ پڑ گئی ایسی کہ لوگ گر گرکے اتنے مرگئے کہ سیکڑون پشتے ہوگئے مارگیر کی یہ کیفیت کہ ڈر کے مارے
جہان تھا وہین سوکھ کے رہگیا کہ یہ کیسی بلا پہاڑ و جنگل سے مین لایا اب مقولہ مولانا رح کا ہی کہ ایک اندھے شخص نے
بھیڑیے کو ٹھکرا کے جگا دیا آخر یہ نادان اپنے عزرائیل کو پہونچے چنانچہ اس احمق کو بھی اُسنے ایک لقمہ کرلیا کہ
اُسکے نزدیک ادنی بات تھی جیسے حجاج خونخواری کو سہل جانتا تھا اور یہ حجاج بڑا ظالم خونخوار تھا حجج امالہ اُسکا ہی
اور اس طور پر لقمہ کیا کہ اسکی آستین پر انگو لپیٹا اور اُسکی پرانی ہڈیون کو بالکل توڑ ڈالا القصہ تمام شہر خالی ہوا اور
سب لوگ جمع ہوئے تو اُسکو نکال پایا اور بیابان کی گرد کو پہاڑ پر ڈال دیا یعنے ایک آندھی تھی کہ پہاڑ کیطرف
ٹال دی الخلاف شرح بحر العلوم مین مارگیر کو یار گیر لکھا ہی قولہ نفست اژدرہاست او کی مردہ است + از غم بی آلتی
افسردہ است + گر بیابد آلت فرعون او + کہ بامر او ہمیرفت آبجو + آنگہ او بنیاد فرعونی کند + راہ صد موسی و صد ہارون
زند + گرم گشت این اژدہا از دست فقر + پشہ گردد زجاہ و مال صقر + اژدہا را دار در برف فراق + ہین مکش
او را بخورشید عراق + تا فسردہ می بود آن اژدہات + لقمۂ اوئی چو او یابد نجات + مات کن او را و آمن شو ز مات
رحم کم کن نیست او ز اہل صلات + کان تف خورشید شہوت بر زند + وان خفاش مردہ ریگت پر زند + میکشش در راہ جہاد
و در قتال + مردوار اللہ یجزیک الوصال + چونکہ آن مرد اژدہا را آورید + در ہوای گرم خوش شد آن مرید + لاجرم آن
فتنہ ہا کردای عزیز + بلکہ صد چندان کہ ما گفتیم نیز + تو طمع داری کہ او را بی جفا + بستہ داری در وقار و در وفا +
ہر کسی را این تمنا کی رسد + موسیی باید کہ اژدرہا کشد + صد ہزاران خلق ز اژدرہای او + در ہزیمت کشتہ شد ای
وای او + وز طمع ہم خویش را بر باد داد + گفتہ شد واللہ اعلم بالسداد + المعنی صقر بالفتح چرغ کہ جانور شکاری ہی صلات بکسر
عطایا و انعامات یہ سب مقولے مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ اسی اژدہے کے مثل تیرے نفس کا حال ہی کہ یہ کب
مرا ہی بے آلتی کے غم سے ٹھٹھرا ہوا ہی اگر یہ آلات فرعونی پائے کہ جسکے حکم سے رود نیل بہتا بند ہوتا تھا منقول ہی کہ حضرت
جبرئیل ؑ بحکم خدا تعالی رود نیل کو اُسکے اختیار مین کر گئے تھے تو اُسوقت دیکھو کیسی بنیاد فرعونی قائم کرتا ہی کہ سیکڑون
موسی اور سیکڑون ہارون کی راہ مارے فقر کے ہاتھ سے تو یہ ایک ذرا سا کیڑا اور مچھر ہی اور مال و جاہ پائے

توصفر ہی پھر دیکھو اسکے شکار دجنگل تو اس اژدہے کو مال وجاہ کے برف فراق ہی مین پڑا رہنے دے اور خورشید عراق کیطرف جو عبارت عیش وعشرت سے ہو مت کھینچے یہ اژدہا تیرا جب تک افسردہ رہے تب ہی تک خیر ہو اور اگر نجات پائے تو تو اسکا لقمہ ہی یہ تجھکو مات کرنا چاہتا ہی لاجرم تو پہلے سے اسکو مات کرکے بیخت ہو جا اور مطلق رحم مت کر کہ یہ اہل صلات یعنے مستحقان عطا وانعام سے نہین ہی اسلیے کہ یہ گرمی خورشید شہوت کی ظاہر کریگا اور یہ ناچیز خفاش تیرے ہی پر ماریگا اور تجھکو اندھا بنائیگا تو اس سے ہمیشہ جہاد وقتال رکھو اور مرد کیطرح اس جہاد وقتال مین اسکو مار کہ اللہ تعالی اس جزا مین تجھکو اپنا وصال عطا کرے اس اژدہا کو تو دیکھ جو وہ مار گیر لایا کہ جسکو قطع اس مرد و دلنے ہوا گرم پائی کیسا خوش ہو گیا پھر اے عزیز جو فتنے اسنے کیے تو نے سنے بلکہ اس سے بھی سو گنے اپنے جو ہمنے بیان کیے بس تو کیسے امید کرتا ہی کہ بے جور وجفا کے اسکو قرار و وفا مین مقید کر سکیگا یہ تمنا ہر کسیکو کب میسر ہی یہ تو کوئی موسی ہو اسکو لائق ہی کہ موسی نے اژدہے مارے ہین اسکے تو اژدہا سے لاکھون مخلوق نے ایسی ہزیمت کھائی کہ سب مارے گئے کہ جنپر افسوس آتا ہی اور خود اسنے بھی طمع سے اپنی جان کھوئی جیساکہ مورخ نے بیان کیا آگے راستی اور درستی کا اسکے اللہ خوب جانتا ہی کہ صحیح ہی یا غلط الخلاف شرح بحر العلوم مین انگہ کو انگہ کر بکاف گر گ بہر دو کاف فارسی چاہ وصفر بواو عطف کہ بے عطف ہونا چاہیے لکھا ہی

بیان سوال جواب اور تہدیدون فرعون کا موسی علیہ السلام سے

قولہ گفت فرعونش چرا تو ای کلیم + خلق را کشتی وافگندی بہ بیم + در ہزیمت از تو افتاد ند خلق + در ہزیمت کشتہ شد مردم ززلق + لاجرم مردم ترا دشمن گرفت + کین تو در سینہ مرد و زن گرفت + خلق را میخواندی و بر عکس شد + از خلافت مردوزن را نیست بد + من ہم از شرت اگر پس مے خزم + در مکافات تو دیگی می پزم + دل ازین برکن کہ بفریبی مرا + یا بحرفے پس روی گردم ترا + تو بدان غرہ مشو کش ساختی + در دل خلقان ہراس انداختی + صد چنین آری و ہم رسوا شوی + خوار گردی مضحکہ غوغا شوی + ہمچو تو سالوس بسیاران بدند + عاقبت در شہر ما رسوا شدند + المعنی زلق لغزیدن بضم چارہ دو نا گریز غوغا انبوہ مردم وغیرہ فرعون نے حضرت موسیؑ سے کہا کہ ای کلیم تو نے مخلوق کو مار ڈالا اور تیرے مارے سب دھکون مین پڑ گئے تیرے سبب سے ہزیمت مین پڑے جسمین گر گر کے کشتہ ہوے لاجرم لوگون نے تجھکو اپنا دشمن جانا اور تیرا کینہ انکے سینون مین جم گیا مین بھی اگرچہ تیرے شر سے بچتا ہون مگر دیگ بدلے کی پکا رہا ہون اور اسی تدبیر مین ہون تو اس بات سے دل اٹھا کہ مجھکو فریب دے یا کسی بات سے تیرا پس رو اور تابع ہو جاؤن تو نے جو کچھ اب تک کر لیا اسپر گھمنڈ مت کر کہ مخلوق کے دل مین خوف ڈال دیا تو ایسے اگر سیکڑون فریب لائیگا کچھ نہوگا خود ہی رسوا و ذلیل در مضحکہ انبوہ مخلوق کا بنیگا تجھ جیسے اس شہر مین سالوس مکار بہت ہوے انجام کار رسوا و فضیحت ہی ہوے سالوس مثل زید عدل کے ہی

جواب حضرت موسیٰ کا فرعون سے اُسکی تہدیدین جوا سنے کی تھی

قولہ گفت با امر حقم اشراک نیست + گر بریزد خونم امرش باک نیست + راضیم من شاکرم من ای حریف + این طرف رسوا و پیش حق شریف + پیش خلقان خوار و زار و ریشخند + پیش حق مطلوب و محبوب و پسند + از سخن میگویم این ور نہ خدا + از سیہ رویان کند فردا ترا + عزت آن اوست و آن بندگانش + ز آدم و ابلیس برمیخوان نشانش + شرح حق پایان ندارد ہیچ حق + ہان دہان بربند و برگردان ورق + المعنی حضرت موسیٰ نے بجواب فرعون کے کہا کہ مین امر حق کا شریک نہین ہون کہ اپنی راے بھی اُسمین لگاؤن اگر وہ میرا خون بہادے تو مجھکو کچھ ڈر نہین مین اُسپر راضی ہون بلکہ ای حریف اُسکا شکر گزار اور اگرچہ بقول تیرے اس طرف رسوا ہون مگر حق تعالے کے نزدیک شریف ہون اور گو مخلوق کے آگے خوار و ذلیل و مسخرہ ہون لیکن حق تعالیٰ کے سامنے مطلوب و محبوب و پسند ہون اور یہ بھی ایک بات ہی جو تجھسے کہتا ہون ورنہ تجھے یاد نہین کہ تجھے کل قیامت کو خدا تعالی سیہ رویون سے کریگا ساری عزت اُسکی ملک ہی اور اُسکی عطا سے اسکے بندون کی ملک اگر تجھکو یقین نہین تو خیال کرے آدم اور ابلیس سے اسکا نشان ظاہر ہی اور نیز فرمایا ہی للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون اور عزت مخصوص ہی واسطے اللہ اور اسکے رسول اور مومنون کے لیکن منافق اسکو نہین جانتے بس شرح حق کی مثل حق کے انتہا نہین ہی خبردار ہو خبردار تو اپنی خود بینی کی کتاب بند کر اور ورق لوٹ دے

جواب فرعون کا موسیٰ علیہ السلام کو اور چالیس دن کی مہلت مانگنا موسیٰ علیہ السلام سے

قولہ گفت فرعونش ورق در دست ماست + دفتر و دیوان و حکم اینم مراست + مرا خریدہ اند اہل جہان + کز ہمہ عاقل تری تو ای فلان + موسیا خود را خریدی ہین برو + خویشتن کم بین بخود غرہ مشو + جمع آرم ساحران دہر را + تا کہ جہل تو نمایم شہر را + این نخواہد شد بروزی یا دو روز + مہلتم دہ تا چہل روز تموز + المعنی تموز ہندی مین تقریباً ماہ ساون اور سخت گرمی فرعون نے اُسکے جواب دیا کہ تو جو ورق لوٹانے کو کہتا ہی ورق اور دفتر اور دیوان اور حکم اسوقت سب میرے ہی واسطے ہین مجھکو تمامی اہل جہان نے چھانٹا اور اختیار کیا ہی کہ ای فلان تجھسے زیادہ کوئی عاقل نہین اور تو نے ای موسیٰ فقط آپ کو آپ ہی خریدا ہی جیسے ہندی مثل ہی اپنے منہ آپ میان مٹھو بنا ہی بس جا اور آپ کو کمتر سمجھے رہ اور اپنی سمجھ پر غرہ مست ہو لیکن تمام زمانہ کے ساحرون کو جمع کرونگا تا تیری جہالت سارے شہر کو معلوم ہو جاوے اور یہ بات ایک دو دن مین نہین ہو سکتی ایام تموز جو گرمی کی شدت کے دن ہین چالیس دن کی مجھکو مہلت دے تا تیری جہل ظاہر ہو جاوے الخ اور شرح بحر العلوم مین ہی دو روز کو تا دو دو ورق

جواب حضرت موسیٰ کا فرعون کو

قولہ گفت موسی مر مرا دستور نیست + بندہ ام امہال تو مامور نیست + گر تو چیری و مرا خود یار نیست + بندہ ام زانم بدانم کار نیست

میزنم با تو بجد تا زنده ام + من چکاره لشکرتم من بنده ام + میزنم تا در رسد حکم خدا + او کند هر خصم از خصمے جدا + المعنی
حضرت موسیٰ نے کہا مجھکو اجازت نہین ہی مین تو بندہ ہون تیری مہلت دینے پر مامور نہین ہون تو اگر غالب
اور میرا کوئی یار و مددگار نہین مین بندہ فرمان کا ہون مجھکو اس سے کچھ کام نہین کہ کوئی یار و مددگار ہی یا نہین
مین جب تک زندہ ہون بجد تجھسے لڑتا رہونگا مین چکارہ نصرت کا ہون یعنے مدد الٰہی کا اور بندہ ہون آپ
دروازہ خدا کا بجاتا ہون تو حکم خدا کا ہوئیگا کسواسطے کہ وہی ہر دشمن کو ہر دشمن سے جدا کرنا جانتا ہے

جواب فرعون کا موسیٰ کو اور وحی آنا موسی علیہ السلام کو

قولہ گفت نی نی مہلتم باید نہاد + عشوہ ہا لم دہ تو کم پیمای باد + حق تعالی وحی کردش در زمان + مہلتش دہ متسع
از آن + این چہل روزش بدہ مہلت بطوع + تا سگالد مکرہا او نوع نوع + تا بکوشد او کہ نی من خفتہ ام + تیز رو گو پیش
بگرفتہ ام + حیلہا شان را ہمہ برہم زنم + وانچہ افزایند من برکم زنم + آب را آرند من آتش کنم + نوش خوش گیرند
ناخوش کنم + مہر پیوندند من ویران کنم + انچہ اندر وہم ناید آن کنم + تو مترس و مہلتش دہ بس دراز + گو
گرد آر و صد حیلت بساز + المعنی فرعون نے کہا نہین نہین مہلت میرے واسطے مقرر کرنا چاہیے بہت
فریب مت دے اور بہت سی باد پیمائی مت کر حق تعالی نے اُسیوقت وحی بھیجی کہ ای موسیٰ اسکو مہلت
وسیع دے اور ڈرے مت یہ چالیس دن کی مہلت اُسکو بخوشی دے تو اپنے قسم قسم کے مکر خوب تجویز
اور خوب کوشش کرے کسواسطے کہ مین خفتہ اور غافل اُس سے نہین ہون اور کہدے کہ میرے سامنے
سے نہایت تیز بھاگ اب مین نے تجھکو پکڑا کہان تک بھاگے گا سارے حیلے اُنکے لوٹ پوٹ کردونگا
جو کچھ یہ بڑھاتے جائینگے مین سب گھٹا دونگا اگر آب لائینگے مین آب کو آگ کر دونگا اگر نوش خوش حاصل
کرینگے مین اُس خوش کو ناخوش کر دونگا اگر محبت سے پیوند کرینگے اور متفق ہونگے مین ویران کردونگا
جو بات کسی کے وہم مین نہ آئے وہ مین کرونگا تو ہرگز مت ڈر اور اچھی لمبی مہلت اُسکو دے اور کہدے کہ
جتنی سپاہ جمع کر اور جا ہے جتنے حیلے بنا کوئی بات اُٹھا مت رکھ

مہلت دینا حضرت موسیٰ کا فرعون کو تو ساحرون کو جمع کیے

قولہ گفت امر آمد برو مہلت ترا + من بجای خود شدم رستی ہلا + او ہمیشد اژدہا اندر عقب + چون سگ
دانا و محب + چون سگ صیاد جنبان کردہ دم + سنگ را میکرد ریگ او زیر سم + سنگ و آہن را بدم در میکشید
خرد میخایید آہن را پدید + در ہوا میکرد سر بالای برج + کہ ہزیمت میشد از وی روم و گرج + کفک می انداخت
چون شیران نکام + قطرۂ بر ہر کہ میزد شد جذام + ژرغژرغ دندان او دل می شکست + جان شیران سیہ میشد ازو
چون بقوم خود رسید آن مجتبی + شد قوی دیگرفت باز او شد عصا + تکیہ بر وی کرد و میگفت ای عجب + پیش ما خورشید و پیش خصم شب

ای عجب چون می نه بیند این سپاه * عالمی بر آفتاب چاشتگاه * چشم باز و گوش را زد این ذکا * خیره ام در چشم بندی خدا
من ز ایشان خیره ایشان هم ز من * از بهاری خار ایشان من سمن * المغنی گرج بالضم نام ولایت که اُسکو گرجستان
بھی کہتے ہین شدقا بالکسر کنج دہن یعنے جب وحی خدا کی طرف سے آگئی تو حضرت موسی نے کہا جا تجھکو مہلت
دی اب مین بھی اپنے مکان کو جاتا ہون تو اتنے دنون خبردار ہو مجھسے چھوٹا پس حضرت موسیٰ آگے تھے اور
یہ اژدہا شکاری کا سا کتا ہوشیار محبت والا پیچھے پیچھے جاتا تھا اور شکاریون کے کتے کی طرح دم ہلاتا ہوا اور
پتھرون کو اپنے سم کے نیچے ریت کرتا سنگ و آہن کو نگلتا جاتا ریزے کرتا کبھی جوت فلک کیطرف رجوع
کرتا تھا کہ برج آسمان پر پہونچتا تھا جسکو دیکھ کے روم و گرج مین بھگیڈر پڑتی تھی شیرون کے شکل منھ سے جھاگ
ڈالتا تھا اور جسپر اُسکی بوند گر پڑتی تھی اُسکو جذام ہو جاتا تھا جسوقت دانت چباتا تھا تو اُسکی آواز سے دل لوگون
کے ٹوٹتے تھے اور شیر سیاہ جان چھوڑے دیتے تھے القصہ جب یہ تجلی دیر گزید یعنے حضرت موسیٰ اپنی قوم مین
آئے اُسکا منھ پکڑا یہ لوٹ کے پھر عصا ہو گیا حضرت موسیٰ نے اُس سے تکیہ لگایا اور کہتے تھے ای عصا تو
عجب چیز ہی کہ ہمارے لیے آفتاب ہی دشمن کے لیے شب ہی بڑا تعجب ہی کہ یہ سیاہ فرعونی تجھکو نہین دیکھتی
حالانکہ تو ایک جہان ہی آفتاب چاشتگاہ سے جو عین اُسکی ترقی کا وقت ہی بھرا ہوا کیسی قدرت و چشم بندی خدا
کی ہی کہ آنکھ کان اُنکے کھلے ہوے ہین اور فہم و ذکا بھی رکھتے ہین تاہم نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین نہ سمجھتے ہین مین
انکو دیکھ کے حیران ہون یہ مجھسے حیران ہین بہار ایک ہی مگر طرفہ یہ کہ یہ سب خار ہین مین سمن ہون بخلاف
شرح بحر العلوم مین بہارے بیا کو باضافت لکھا ہی جسپر اضافت کا کچھ ٹھکانا نہین قولہ پیش شان ہر دم بے
جام رحیق * سنگ شد آبش بپیش آن فریق * دستۂ گل بستہ بر دم پیش * هر گلی چون خار گشت و نوش نیش
آن نصیب جان بیخویشان بود * چونکہ با خویشند پیدا کی شود * خفته بیدار باید پیش ما * تا به بیداری به بیند خوابها
دشمن این خواب خوش شد فکر خلق * تا نه خسپد فکرتت بسته ست حلق * حیرتی باید که رد بد فکر را * خورد حیرت فکر را و
ذکر را * هر که کاملتر بود او در هنر * او بصورت پس بمعنی پیشتر * راجعون گفت و رجوع ایشان بود * که گله واگردد و
خانه رود * چونکه گله باز گردد از ورود * پس فتد آن بز که پیش آهنگ بود * پیش افتد آن بز لنگ پسین * اضحک الرجعی
وجوه العابسین * از گزافه کی شدند این قوم لنگ * فخر را دادند و بخریدند ننگ * پاشکسته میروند ایشان بحج * از
حرج راهیست پنهان تا فرج * دل ز دانشها بشستند این فریق * زانکه این دانش نداند آن طریق * دانشی
باید که اصلش زان سرست * زانکه هر فرعی باصلش رهبرست * هر پری بر عرض دریا کی پرد * تا لدن علم لدنی می برد
پس چرا علمی بیاموزی بمرد * کش بباید سینه را زان پاک کرد * پس مجو پیشی ازین سر لنگ باش * وقت واگشتن
تو پیش آهنگ باش * آخرون السابقون باش ای ظریف * بر شجر سابق بود میوهٔ ظریف * گرچه میوه آخر آید در وجود

او لست ابوزاحکہ او مقصود بود + چون ملائک گوی لاعلم لنا + تا بگیرد دست تو علمتنا + المعنی حضرت موسیٰ فرماتے
تھے کہ مین اُنکے سامنے شراب صاف لب جام یعنے لبالب بھرے ہوے لیگیا ہر چند وہ آب تھے نرم و
لطیف اس فریق کے سامنے سنگ سے سخت تر ہو گئے پھر کہتے ہین کہ مین نے ایک دستہ گل کا بنایا اور انکے
سامنے کیا اسکا ہر گل انکو مثل خار کے ہو گیا اور جو نوش پیش کیا اُنھون نے نیش جانا اور کیون نہ نوش
نیش ہوا اسواسطے کہ یہ نوش انکا حصہ ہو جو بیخویش و خود بین اور یہ تو ظاہر خودی سے بھرے ہین انکا حصہ
کب ہو اُسکے لیے تو وہ ہو جو اس عالم سے خفتہ اور اُس عالم سے بیدار ہو ایسا ہمکو ملے تو اس بیداری مین
خوابین دیکھے لیکن کیا کرین فکر مخلوق کی تو دشمن اس خواب خوش کی ہو رہی ہو وہ نہین آنے دیتی جب تک
فکر تیری نہین سوتی ای میرا حلق بند ہو کچھ کہہ نہین سکتا اور اس فکر کے صاف کرنے کو حیرت محمودہ درکار ہو کہ
حیرت فکر و ذکر دونون کو کھاتی جاتی ہو ظاہر ہو کہ جب حیرت ہو تو فکر کہان اور جو یہی حیرت اصل معرفت ہو تو
ذکر کیسا جیساکہ حدیث شریف ہو اللھم زدنی حیرۃ محمودۃ ای بار خدایا بڑھا تو مجھکو حیرت محمودہ بس جو شخص خدا
ہنر دنیون مین کامل تر ہو اور فکر دینی مین کامل کہ افکار دنیویہ میٹ کے حیرت محمودہ حاصل کی ہو وہ اہل اللہ
کے نزدیک پیشتر کہتر اور اہل معنی کے سامنے پیشتر اور سب سے بہتر ہو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف
بہت جگہ راجعون فرمایا ہو اور رجعت مخلوق کی اُسکی طرف بخوبی ثابت مگر یہ رجوع اس طور پر ہو جیسے گلہ
گھر کو لوٹتا ہو یعنے جب گلہ اپنے ورود سے کہ جہان چرنے کو گیا تھا لوٹتا ہو تو وہ بز جو سب سے آگے ہوتا ہو
پیچھے رہ جاتا ہو اور وہ بز لنگ کہ مراد کمر دسے ہو پیچھے والا آگے پڑ جاتا ہو تو یہ وہ بات ہو جیسا کہ مصرعہ ع ہیں ہو کہ
لوٹنا ٹھٹھا ہو ترشر دیون کا یعنے جو نہین ہنستے ہین وہ بھی ہسنے لگین مطلب یہ کہ اہل صورت جنکو پس جانتے
ہین وہ پیش ہین اور جو آپکو پیش جانتے ہین یہ پس ہین پس مصداق مصرعہ ع ہیں کے ہین یہ قوم جنکو اہل دنیا
سمجھا ہو یہ گزافہ سے لنگ کب ہوے بلکہ یہ تو قصداً فخر کو عوض ننگ کے دے دیتے ہین اور ننگ خرید لیا
ہین یہ گویا شکستہ ہوں تب بھی حج کو جائین ہرچند لیس علی الاعرج حرج نازل ہو یعنے لنگڑے پر حرج نہین ہو
جانتے ہین اسی حرج مین راہ فرح کی چھپی ہو اس فریق نے دانش دنیا سے دل دھو ڈالا ہو یہ خوب جانتے ہین
کہ دانش دنیا کی اس راہ کو نہین جانتی وہ دانش چاہیے جسکی اصل اس طرف سے ہو اسواسطے کہ ہر فرع
اپنی اصل کی راہ بتاتی ہو ہر کسی کے ایسے پر کہان جو سمندر کے پھاٹ پر اُڑ سکے تو لدن علم لدنی کا
ملنے یعنے یہ علم جو اپنے ذہن و کسب سے حاصل کرتے ہین اُس علم کو پہونچ جائے جو خداداد اور اُسکی عطا سے
حاصل ہوتا ہو پھر کیون ایسا علم آدمی کو سکھائے کہ جس سے اُسکو اپنا سینہ پاک کرنا پڑے بس تو ایسی منشا کا
ڈھونڈھو اس طرف سے لنگڑا ہی رہ اور وقت لوٹنے کے سب سے آگے ہو پیش آہنگ بن تو آخر دان

السابقون مین ہوای میرے حریف دیکھ تو جو میوہ درخت پر سابق ہوتا ہی کیسا لطیف و بامزہ ہوتا ہی جیسا کہ حدیث
شریف مین وارد ہی نحن الآخرون السابقون ہم آخر ہین لیکن سب سے سابق ہین آپ فرماتے ہین اگرچہ میوہ
اپنے وجود مین آخر ہی لیکن ہی اول اسواسطے کہ اصل مقصود درخت سے میوہ ہی ہی تو ملا ایک کیطرح کمال تجہ
سے لاعلم لنا کہے جا تو انکی طرح تجھکو وہ اپنے علم سے تعلیم کرے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی لا علم لنا الا ما علمتنا ہمکو کچھ علم
نہین مگر جو کچھ تو نے ہمکو سکھایا ہی انخلاف شرح بحر العلوم مین لکھا ہی از ورود کے معنی مین فرود آمدن آیا ہی اور لفظ آب نا
نہ اس شعر مین ہی نہ سابق مین نہ لاحق مین اور بیکر طون نسخے اس دفتر مین بھرے ہین یہ ناسخون کی پیروی ہی خلاف
محققون کے قولہ گر درین مکتب ندانی تو ہجی + ہمچو احمد پری تو از معرجی + گر نباشی نامدار اندر بلاد + گم نۂ واللہ اعلم
بالعباد + اندرون ویرانہ کان معروف نیست + از برای حفظ گنجینہ زلیست + موضع معروف کی بنہند گنج + زین
قبل آمد فرج در زیر رنج + خاطر آرد بس شکال اینجا ولیک + بگسلد اشکال را دستور نیک + دست عشقش آتشی اشکال سوز
ہر خیالی را بروبد نور روز + ہم ازان سوجو جواب ای مرتضی + کاین سوال آمد ازان سو مر ترا + گوشۂ بی گوشۂ دل
شہر ہیست + تاب لاشرقی و لاغربی زمہیست + تو ازین سو وازان سو چون گدا + ای کہ معنی چہ مجوی صدا + ہم
ازان سو جو کہ وقت درد تو + میشوی در ذکر یاربی دو تو + وقت مرگ و درد آن سو می نمی + چونکہ درد رفت چونی اعجمی + وقت
محنت گشتہ اللہ گو + چونکہ محنت رفت گوئی راہ کو + در زمان درد وغم یادش کنی + چون شدی خوش باز بہ غفلت
تنی + این ازان آمد کہ حق را بی گمان + ہر کہ بشناسد بود دائم بران + آنکہ در عقل و گمان ہستش حجیب + گاہ پوشیدست
وگہ بدریدہ جیب + عقل جزوی گاہ خیرہ گہ نگون + عقل کلی ایمن از ریب المنون + عقل بفروش و ہنر حیرت بخر
رو بخواری نی بخارا ای پسر + تا بخارا آو گر یابی درون + ساکنان در مجلش لایفقہون + ماچو خود را در سخن آغشتہ ایم +
کز حکایت ماحکایت گشتہ ایم + من عدم افسانہ کردم از جنین + تا تقلب یابم اندر ساجدین + المعنی اگر اس
کتب خانۂ دنیا مین تو حضرت احمد کیطرح امی ہی تو جیسے وہ نوشت وخواند ظاہری سے معرا تھے تو بھی حروف تہجی
کے لکھنے تک نہین جانتا تو کسی معراج سے جو سوا انبیا کے حصہ اولیا کا ہی ضرور مار لیگا اسکا بیان امالہ ہی اگر تو دنیا
مین ایسا نہین کہ مثل اوروں کے عالم عاقل ہوکے نامدار ہو تو کیا کم اور کسی سے ہیٹا ہی اسلیے کہ اللہ اپنے
بندون کا حال خوب جانتا ہی اسکی یہ رائے مین جو مشہور نہین بنظر حفاظت گنجینۂ زر کا رکھتے ہین و رموضع معروف
مین کب خزانہ رکھتے ہین یہی سبب ہی جو فرج یعنے کشایش و کشود زیر رنج ہی اندیشہ یہان بہت شکلین پیدا کرتا ہی لیکن جو دستور
نیک ہی وہ ان سب شکلون کو توڑ دیتا ہی دستور نیک دست معنی و زیر پس زیر اسکے عشق کا ایک آتش ہی اشکال سوز اور
سلطان عشق کا تو کچھ کہنا ہی نہین یہ وزیر وہ چیز ہی کہ دن کیطرح جملہ خیال جھاڑ کے صاف کر دیتا ہی جیسے
شب کے تمامی خیال و اشکال دن سے مٹ جاتے ہین واضح ہو کہ نجمین نے اپنے خیالات سے

اڑتالیس شکلین آسمان پر مقرر کی ہین منجملہ انھین کے بارہ برج ہین کہ یہ سب دن مین نابود ہو جاتے ہین
اور شب مین نمود ہوتے ہین تو اے مرتضیٰ اور اے برگزیدہ جس طرف سے تجھکو کوئی سوال پیش آئے اسی
طرف سے اسکا جواب بھی ڈھونڈھ تیرا گوشہ لے توشہ دل کا ایک عجب شاہراہ ہی جسمین روشنی اُس ماہ کی ہی
کہ جو نہ شرقی ہو نہ غربی جیسا کہ حق سبحانہ نے اپنے نور پاک کی صفت مین فرمایا ہی لا شرقیۃ ولا غربیۃ تو جو شل
گدا کے محتاج ہی یہ سبب ہی کہ تو ادھر کا ہو رہا ہی ورنہ تو کوہ معنی کا ہی محتاج صدا کا کب ہی تیری صدا کے سب
محتاج ہین تو ہر بات کو اسی طرف سے ڈھونڈھ خیال تو کر جب تجھکو کوئی درد لاحق ہوتا ہی تو کیسا یا رب یا رب
کے ذکر مین ٹھیرا ہوا ہو جاتا ہی کس درد و مرگ کے وقت مین تو ادھر کو ایسا جھکتا ہی پھر جب درد جاتا رہتا ہی
تو گونگا کیون بنجاتا ہی محنت کے وقت تو خوب اللہ اللہ کرتا ہی جب محنت جاتی رہی تو کہتا ہی کونسی راہ اللہ
کی ہی جیسا کہ فرمایا واذا مس الانسان ضر دعا ربہ منیبا الیہ ثم اذا خولہ نعمۃ منہ نسی ما کان یدعوا الیہ جس وقت
مضرت پہونچتی ہی انسان کو پکارتا ہی اپنے رب کو خوب رجوع ہو ہو کے اسکی طرف پھر جب پہونچاتا ہی نعمت
اور دفع کرتا ہی اس سے رنج تو بھول جاتا ہی اسکو جیسا کہ پکارتا تھا اسکو جب زمانہ درد و غم کا ہوتا ہی تو کیسا
اسکو یاد کرتا ہی جب خوش ہو گیا تو وہی غفلت مین آپ کو منڈھتا ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ تو حق کا
بگمان جانتا ہی نہ بیقین جو بیقین جانتا ہی ہمیشہ ایکحال پر قایم رہتا ہی اور جسکی عقل و گمان مین حجاب
واقع ہی اسکا یہ حال کہ کبھی پوشیدہ ہی اور کبھی جیب دریدہ اور کیسے ہو انکی عقل جزوی ہی کہ کبھی تاریک اور
کبھی نگون اور جو عقل کلی ہی وہ ریب المنون اے حوادث روزگار سے بخت ہی تو عقل و ہنر کو بیچ اور حیرت
خرید تو خواری کی طرف جا بخارا کی طرف مت جا جو معدن علم و فضل ظاہری ہی تا بحصول علم عزت و شان
حاصل کرے بخارا اگر جائیگا اور اندر اُسکے داخل ہوگا جتنے اہل محفل ہونگے سب کو لا یفقہون ہی پائیگا کہ اس
علم سے کچھ نہین جانتے شعر آئندہ دفع ہی اس دخل کا کہ کوئی کہے اوروں کو علم ظاہر سے منع کرتے ہو اور خود شعر و نحو
مین لت پت ہو حتی کہ حکایتین لکھ لکھ کے خود حکایت ہو گئے یہ اس سبب سے ہی کہ عدم کا افسانہ تو مین نے
اسوقت سے کیا کہ جب مین جنین تھا یعنے آغاز وجود سے آپکو معدوم سمجھے ہوئے ہون مگر اب بخیال نفع
ساجدون کے ساجدون مین منقلب ہوتا ہون تا درجہ بدرجہ وقتاً فوقتاً اس تحریر سے میری بہرہ یاب ہون
اور اعمال ظاہریہ سے اعمال حقیقیہ کو فائز ہو کے تکمیل عمل کی کرین اور فایدہ اسکا عائد میرے حال کو بھی ہو
قال اللہ تعالی وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین اور تو توکل کر اُس غالب
مہربان پر کہ تجھکو دیکھتا ہی جب تو نماز کو کھڑا ہوتا ہی اور منقلب ہونا تیرا ساجدون مین یعنے ساجدون کو
سجدہ حقیقی کی طرف پہونچانا اختلاف شرح بحر العلوم مین پہلے شعر کے دوسرے مصرع مین بجای از فوج

لکھا ہی معنی مین معراج کا لفظ اخذ کیا ہی مگر کتابت مین متن کی معراج کا لفظ نہین ہی مین نے انھین معنی کی سند سے معرجی بنا دیا آخر دونون صیغے اسم آلہ کے ہین اور ہم معنی اور نہنبد کو نہند اور دستور کو استور راہ کو کوراہ کو بگاف عجمی وریدہ جیب کو وز دیدہ جیب لکھا ہی قولہ این حکایت نیست پیش مرد کار + وصف حالست و حضور یار غار + آن اساطیر اولین کہ گفت عاق + حرف قرآن را بد آثار نفاق + لامکانے کہ درو نور خداست + ماضی و مستقبل و حالش کجاست + ماضی و مستقبلش نسبت بتوست + ہر دو یک چیزند پنداری کہ دوست + یک تنی او را پدر ما را پسر + بام زیر زید و بر عمران زبر + نسبت زیر و زبر شد زین دو کس + سقف سوی خویش یک چیز ست و بس + نیست مثل آن مثالست این سخن + قاصر از معنی نو حرف کہن + چون لب جو نیست مکشا لب بہ بند + بی لب و ساحل بدست این بحر قند + این سخن پایان ندارد باز گرد + سوی فرعون مدمغ تا چہ کرد + المعنی عاق سرکش با مادر و پدر فرماتے ہین جو مرد کار کے ہین ای صاحب عمل کامل آنکے نزدیک یہ حکایت نہین ہی بلکہ بیان حال اور حضوری یار غار کا ہی اور وہ جو عاق لوگون نے اساطیر الاولین کہا ہی وہ آنکا حرف نفاق تھا قرآن کے ساتھ غرض یہ کہ میرے کلام کو بھی شعر و حکایت کہنا ایسا ہی جیسے قرآن مجید کو ان ہذا الا اساطیر الاولین کہا ہی نہین ہی قرآن مگر حکایتین پہلے لوگون کی وہ لامکان جسمین نور خدا کا ہی وہان ماضی و مستقبل و حال کہان ہی پھر اسکے کلام مین زمانے کیسے ہونگے جو اساطیر الاولین منافقون نے کہا ماضی و مستقبل تو تیری نسبت سے ہی تو انکو دو جان رہا ہی اور در حقیقت ایک چیز ہین مثلاً ایک شخص ہی کہ اسکا کوئی باپ ہی اور ہم کہ ہمارا کوئی لڑکا ہی تو کیا ہوا آخر ہین تو سب ایک تن یا بام کہ زیر مین اسکے زید ہی اور زبر پر عمران پس نسبت زیر و زبر کی زید و عمران سے ہوئی ورنہ سقف تو اپنی جانب مین بس ایک ہی چیز ہی اب فرماتے ہین یہ جو مجھے کہا یہ سخن ہمارا مثل نہین ہی جو اسکے جمیع صفات مین شریک ہو بلکہ مثال ہی تجھے سمجھانے کے واسطے ورنہ ہماری کیفیت یہ ہی کہ اگر کوئی معنی تو اسکے صفات مین یا کوئی حرف کہن ہر طرح قاصری ہی بس ہر گاہ کہ اس دریا کا کنارہ نہین ہی تو لب مت کھول بند کر لے اس بحر قند کا نہ کنارا ہی نہ ساحل پھر جب یہ سخن بے پایان ہی تو لوٹ فرعون مدمغ کا حال بیان کر کہ اُسنے کیا کیا انحراف شرح بحر العلوم مین مکشا کو مشکا لکھا ہی

بھیجنا فرعون کا مداین کو تلاش ساحرومنین

قولہ چونکہ موسی باز گشت و او بماند + اہل رای و مشورت را پیش خواند + مجتمع گشتند و بفشردند پای + ہر کسی کردند عرض فکر و رای + عاقبت ہامان بیسامان دون + رای پیش آورد کر دشرل تہمون + کاے شہ صاحب ظفر چون نخمہ فزود + ساحران را جمع باید کرد زود + در ممالک ساحران داریم ما + ہر یکی در سحر فرد و پیشوا + مصلحت آنست کز اطراف مصر + جمع آرد شان شہ و صراف مصر + او بسی مردم فرستاد آن زمان + در نواحی بہر جمع جادوان +

هر طرف که ساحری بد نامدار + کرد پران سوی او ده مرد کار + دو جوان بودند ساحر مشتهر + سحر ایشان در دل مه مستمر
شیر دوشیده ز مه فاش آشکار + در سفرها رفته بر خمی سوار + شکل کرباسی نموده آفتاب + او به پیموده فروشنده شتاب
سیم برده مشتری آگه شده + دست از حسرت بر رخها بر زده + صد هزاران همچنین در جادوئی + بوده استاده نبوده چون
دوئی + المعنی فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ لوٹ گئے اور وہ رہگیا تو اہل راے اور مشیروں کو پاس
بلایا سب جمع ہوئے اور اس کارروائی میں قدم جمایا اور ہر کسی نے اپنی اپنی راے پیش کی جیسا کہ قرآن
شریف میں ہے قال للملاء من حوله ان هذا لساحر علیم یرید ان یخرجکم من ارضکم بسحره فماذا تامرون کہا فرعون نے
اس گروہ سے جو اسکے آس پاس تھے بیشک یہ شخص یعنے موسیٰ بڑا جادو جاننے والا ہے چاہتا ہے کہ تمکو تمہارے
ملک سے نکال دے اپنے جادو کے زور سے پھر اسمیں کیا مشورہ دیتے ہو آخر کار ہامان بے ایمان ناچیز
یہ راے پیش لایا اور اس طور پر مضمون ہوا کہ اے بادشاہ صاحب ظفر جب اس غم نے زیادتی پکڑی ہے
تو جلدی جادوگروں کو جمع کرنا چاہیے کما جاء فی القرآن ارجه واخاه وابعث فی المدائن حاشرین یاتوک بکل
سحار علیم قید کر موسیٰ اور اُنکے بھائی ہارون کو اور بھیج اپنے ملک کے شہروں میں جمع کرنے والے تاکہ تیرے
پاس ہر ساحر دانا کو لائیں ہارون کہتا ہے ہمارے ملکوں میں بھی تو بڑے ساحر ہیں کہ جادو میں فرد اور
جادوگروں کے پیشوا ہیں لہذا مصلحت یہ ہے کہ بادشاہ جو پرکھنے والا اور صراف اہل مصر کا ہے اطراف مصر سے
اُنکو بلائے فرعون نے یہ سُنکے فوراً بہت سے آدمی نواح مصر میں بھیجے تا جادوگروں کو جمع کر لائیں اور جہاں
کہیں کوئی جادوگر بڑا نامور و نامدار تھا اُسکے پاس دس آدمی کاروان بھیجے منجملہ ساحروں کے دو جوان
ایسے سحر میں مشہور و مشتہر تھے جنکا سحر ماہ کے دل میں بھی جما ہوا تھا قید ماہ کی مناسب آیندہ کے ہے کہ یہ ظاہر
و آشکار ماہ سے دودھ دوہا کرتا تھا اور خم پر سوار ہو کے سفر کو جاتا تھا اور دھوپ کو گزی وغیرہ موٹا کپڑا
دکھلا کے خریدار کو ناپ دیتا اور بیچ ڈالتا تھا یہ تو نقدی و دیہہ وغیرہ اس سے لیکے لیتا ہوتا وہ جب واقف ہوتا
تو دونوں ہاتھوں سے منھ پیٹتا رہجاتا تھا ایسے ہی لاکھوں جادوگری میں استاد یگانہ تھا ایسا ویسا روئی
نہ تھا قولہ چون بر ایشان آمد این پیغام شاه + کز شما شاه ست اکنون چاره خواه + از پی آنکه دو درویش
آمدند + بر شه و بر قصر شه موکب زدند + نیست با ایشان بغیر یک عصا + که همی گردد به امرش اژدها + شاه و
لشکر جمله بیچاره شدند + زین دو کس جمله بافغان آمدند + چاره جویان بنده را پیش شما + شاه از آن ارسال
فرمود ست تا + چاره سازید اندر دفع شان + گنجها بخشد عوض شه بیکران + آن دو ساحر را چو این پیغام داد
ترس و مهری در دل هر دو فتاد + عرق جنسیت چو جنبیدن گرفت + سر بزانو بر نهادند از شگفت + چون
دبیرستان صوفی زانوست + حل مشکل را دو زانو جادوست + المعنی الغرض جب اُن دونوں کے پاس پیغام شاہ کا

کہا کہ ہمیشہ سب لوگ تو بادشاہ سے چارہ جو ہوتے ہین اسوقت مین بادشاہ تمسے چارہ خواہ ہی اس سبب سے کہ دو فقیر اُسکے یہان آئے ہین کہ اُنھون نے بادشاہ اور اُسکے قصر کو گھیرا ہی سوا ے ایک عصا کے اُنکے پاس کچھ نہین ہی کہ وہ اُنکے حکم سے اژدہا ہوجاتا ہی اس سبب سے نہ بادشاہ کو کچھ بن پڑتا ہی نہ لشکر کو صرف دو آدمیون سے فریاد و فغان مین ہین اب بادشاہ نے بندہ کو تمھارے پاس اس غرض سے بھیجا ہی کہ کوئی تدبیر اُنکے دفع کی کرو جسکے عوض مین گنج بیکران پاؤگے جب اُن دونون ساحرون کو یہ پیغام سُنایا تو دونون کے دل مین امید و بیم پیدا ہوئی اور رگ خبثیت کی ہلنے لگی اور حیرانی سے سر بزانو ہوکے سوچنے لگے آب شعر آیندہ مقولہ انکا ہی جیسے صوفی کا مشورت خانہ زانو ہی جب اُسکو مشکل پیش آتی ہی زانو پہ سر رکھتا ہی زانو گویا حل مشکلات مین جادو ہی انخلاف شرح بحر العلوم مین خبثیت کو جنسیت لکھا ہی جسکا کچھ پتا نہین چلتا کہ جنسیت کیسی اور کس سے

جانا اُن دونون جادوگرون کا اپنے باپ کی قبر پر اور اسکی روح سے حال حضرت موسیٰؑ کا پوچھنا

قولہ بعد ازان گفتند ای مادر بیا + گور بابا کو تو ما را رہنما + بر دشان بر گور او بنمود راہ + پس سہ روزہ داشتند از بہر شاہ + بعد ازان گفتند ای بابا بما + شاہ پیغامی فرستاد از وجا + کہ دو مرد او را بہ تنگ آوردہ اند + آبرویش پیش لشکر بردہ اند + نیست با ایشان سلاح و لشکری + جز عصا و در عصا شور و شرے + تو جہان راستان در رفتہ + گرچہ در صورت بجا کی خفتہ + آن اگر سحرست ما را دہ خبر + ور خدائی باشد ای جان پدر + ہم خبر دہ تا کہ ما سجدہ کنیم + خویش را بر کیمیائی ما زنیم + نا امیدانیم امیدی رسد + در شب دیجور خورشیدی رسد + از ضلالت آئیم در راہ رشد + راندگانیم و کرم ما را کشد + المعنی جا بفتح واو ترس راندہ بعد تامل کے ماں کو بلا کر کہا کہ ای مادر آ اور ہمکو ہمارے باپ کی قبر بتا وہ اُنکو قبر پر لیگئی اور رہنما ہوئی اُنھون نے تین روزے نذر بادشاہ کے رکھے پھر کہا کہ ای بابا بادشاہ نے نہایت خائف و ہراسان ہوکے پیغام بھیجا ہی کہ دو آدمیون نے اُسکو از بس تنگ کیا ہی اور اُسکی آبرو لشکر کے سامنے کھو دی ہی نہ اُنکے پاس ہتیار ہین نہ اُنکے ساتھ لشکر صرف ایک عصا ہی اور عصا کیسا جسمین شور و شر بھرے ہین تو عالم راستان مین داخل ہوا ہی اگرچہ بظاہر خاک مین سوتا ہی اگر وہ جادو ہی جب اور اگر وہ خدا کیطرف سے ہی جب تو ای جان ہمارے باپ کی ہمکو خبردار کر دے تا ہم اُسکو سجدہ کرین اور اس کیمیا پر اپنے مس کو لگا کے ناقص سے کامل کرین ہم نا امید ہو رہے ہین ہمکو امید ہو پہنچے اور اس اندھیری شب تردد مین خورشید ملے ہم گمراہی کو چھوڑین راہ ہدایت کی پائین ہم راندہ و مردود ہو رہے ہین شاید کرم اُسکا ہمکو کھینچے

جواب کہنا ساحر مردہ کا اپنے فرزندون سے

قولہ گفت شان در خواب کی ای اولاد من + نیست ممکن ظاہر این دم زدن + فاش مطلق گفتنم دستور نیست +

یک نشانی وانمایم با شما + لیک بنمایم شمارا آیتے تا شوید آگہ ز سر کینتے +
یک رازا ز پیش چشم و دور نیست + تا شوید اشمارا این خفا + نور چشمانم چو آنجا بروید + از مقام خواب شان آگہ شوید + آنزمان کہ خفتہ باشد آن حکیم
آن عصا گیرید و بگذارید بیم + گر بدزدید آن عصاشان ساحرست + چارۂ ساحر شمارا حاضرست + ورنہ تتوانید
با ان آن ایزدیست + او رسول ذوالجلال و مهتدیست + گر جہان فرعون گیرد شرق و غرب + سرنگون آید ز حق
درگاہ حرب + این نشان راست دادم جان باب + بر نویس اللہ اعلم بالصواب + جان بابا چون بخسپد
ساحرے + سحر و مکرش را نباشد رہبری + چونکہ چوپان خفت گرگ ایمن شود + چونکہ خفت او جہد آن ساکن شود
لیک حیوانی کہ چوپانش خداست + گرگ را آنجا امید و رہ کجاست + جادوئی کہ حق کند حق ست و راست + جادو
خواندن مرآن حق را خطاست + جان بابا این نشان قاطع ست + گر بمیرد نیز حقش رافع ست المعنی جب
ان دونوں نے اسکی قبر پہ جاکر کے اسکی روح سے استمداد کی تو خواب بین اسنے انسے کہا کہ ای اولاد میرا
اس بھید کا ظاہر بیان کرنا ممکن نہیں مجھکو یہ اجازت نہیں کہ فاش مطلق بتا سکوں لیکن یہ بھید میرا
آنکھوں کے سامنے دور نہیں مگر میں تمکو ایک نشانی بتاتا ہوں تو تم اس کنیت کے بھید سے آگاہ ہو
اکثر عرب میں لوگوں سے نام مشترک ہوتے ہیں اور اس اشتراک کا شک کینت سے رفع ہوتا ہے اور کینت
لفظ اب اور ابن اور اخ مرد کیواسطے اور ام اور بنت اور اخت عورت کے لیے جیسے ابوتراب اور ابن
واخ العادت اور ام الخبائث و بنت الکرم واخت ہارون میں تمکو ایک نشانی بتاتا ہوں تا تمہیں
پوشیدہ ظاہر ہو جائے تب ای میرے نور چشمو جو تم وہاں جلتے ہو تو اول انکی خوابگاہ سے آگاہ ہونا جسوقت
حکیم کو سوتا پاؤ اسوقت اسکا عصا بیدھڑک اٹھالو ہرگز ست ڈرو اگر تمنے وہ عصا انکا چرا لیا تو وہ بیشک
ہیں تمہارے پاس علاج ساحر کا موجود ہے اور اگر نہ چرا سکو تو خبردار ہو جاؤ وہ ایزدی ہیں یعنی اللہ والا
رسول حضرت ذوالجلال کا اور ہدایت یافتہ اس صورت میں فرعون اگر شرق سے غرب تک ملک جہاں
لیلے جسوقت لڑیگا اسکے حق سے کہ وہ حق پر ہے اوندھا ہی گریگا ای جان باپ کی یہ ٹھیک نشان میں
تمکو بتائے ہیں انکو لکھ لو آگے اللہ صواب کو خوب جانتا ہے پھر تمثیلاً کہتا ہے کہ ای جان بابا جب جادوگر
تو اسکے سحر و مکر کا بھی کوئی رہبر نہیں ہوتا کہ فلانے پر جا جیسے چوپان کے سوجانے سے گرگ بخت
اور جو یہ سو جاتا ہے تو اسکی جہد کوشش ساکن ہو جاتی ہے یعنے گرگ کی سونے سے چوپان کے لیکن
حیوان کا چوپان خدا ہے وہاں گرگ کو امید ہے کب ہے اور راہ ہی کہاں ہے جادو کہ حق کرے وہی حق و راست
پھر جادوگری حق پر پھونکنا خطا ہے ای جان بابا یہ نشان قطعی ہے جو میں نے تمکو بتایا ایسا شخص سونا کیا اگر
جائے تب بھی پست نہیں ہوتا خدا اسکو بلند ہی رکھتا ہے۔

تشبیہ کرنا قرآن مجید کا عصاے موسیٰ سے اور وفات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب موسیٰ علیہ السلام سے اور قاصدان تغیر قرآن کو ان دونون جادوگر بچون سے جنھون نے حضرت موسیٰ کو خفتہ پاکر قصد عصا چرانے کا کیا تھا

قولہ مصطفےٰ را وعدہ کرد الطاف حق + گر بمیری تو نمیرد این سبق + من کتاب معجزت را رافعم + بیش وکم کن را زقرآن مانعم + کس نتاند بیش وکم کردن درو + تو به از من حافظے دیگر مجو + رونقت را روزہ افزون میکنم + نام تو بر زر و بر نقرہ زنم + منبر ومحراب سازم بہر تو + در محبت قہر من شد قہر تو + نام تو از ترس پنہان میکنند + چون نماز آرند پنہان میشوند + خفیہ میگویند نامت را کنون + خفیہ ہم بانگ نماز ای ذوفنون + از ہراس وترس کفار لعین + دینت پنہان میشود زیر زمین + من منارہ میکنم آفاق را + کور گردانم دو چشم عاق را + چاکران شہرہا گیرند جاہ + دین تو گیرد زماہی تا بماہ + تا قیامت باقیش داریم ما + تو مترس از نسخ دین ای مصطفےٰ + ای رسول ما تو جادو نیستی + صادقی ہم خرقۂ موسیستی + ہست قرآن مر ترا ہمچون عصا + کفرہا را در کشد چون اژدہا + تو اگر در زیر خاکے خفتۂ + چون عصایش دان تو آنچہ گفتۂ + گرچہ باشی خفتہ تو در زیر خاک + چون عصا آنہ بود آن گفت پاک + قاصدان را بر عصایت دست نی + تو بخسپ ای شہ مبارک خفتنے + تن بخفتہ نور جان بر آسمان + بہر پیکار تو زہ کردہ کمان + فلسفی وانچہ پوزش میکند + قوس نورت تیر دوزش میکند + آنچنان کرد و از آن افزون کہ گفت + او بخفت و بخت واقبالش نخفت + المعنی حضرت مصطفےٰ سے الطاف حق نے وعدہ کیا کہ اگر تو مرجائیگا تو یہ سبق جو تونے مخلوق کو پڑھایا ہے یہ نہین مریگا مین تیری کتاب تیرے معجزون کا رافع وبلند کنندہ ہون اور جو تغیر تحریف کرنے والے ہین انکا قرآن سے باز دارندہ ہون انمین کم وبیش نہین کر سکیگا تو بہتر مجھسے کوئی حافظ اسکا مت ڈھونڈھو تیری رونق روز بروز بڑھاؤنگا اور تیرے نام کا سکہ زر ونقرہ پر لگاؤنگا تیرے واسطے منبر ومحراب بناؤنگا تو میرا محبوب ہے جسپر تو قہر کریگا مین قہر کرونگا میرا تیرا قہر ایک ہی ہے بالفعل کفار کے خوف سے نام تیرا تیرے محب چھپ چھپکے لیتے ہین اور چھپ چھپکے نماز کرتے ہین خفیہ ہی تیرا نام لیتے ہین اور خفیہ ہی بانگ نماز کہتے ہین دین تیرا ہراس وخوف کفار لعین سے زیر زمین چھپتا ہے بالاے زمین ٹھکانا نہین پاتا مین اسکو ایسا بالا کرونگا کہ تمام آفاق سکا منارہ بنادونگا اور ان محروم دعاق کردہ کو کور ونابینا کردونگا شہرون مین جو لوگ چاکریان کرتے ہین واسطے حصول جاہ کے کرتے ہین تیرے دین کا رتبہ ماہی سے ماہ تک کرونگا مین قیامت تک اسکو باقی رکھونگا تو اے مصطفےٰ اسکے منسوخ ہونے کا اندیشہ مت کر تو تو ہمارا رسول ہے اگر تجھکو جادوگر کہتے ہین کہنے دے تو جادوگر نہین ہے تو صادق ہے اور ہم خرقہ یعنے ہم لباس موسیٰ کا ہے انکو بھی تو جادوگر کہتے تھے موسیٰ کے پاس عصا تھا

تیرا عصا قرآن ہی کہ سارے کفر دم بھر مین نگل جاے جیسے وہ اژدہے نگل گیا تھا تو اگر زیر خاک سو جائیگا
قرآن کو مثل عصا کے جانیو جیسے موسیٰ سو گئے تھے اور ساحر بیچے عصا چرانے آئے تھے کہ یہ ذکر قریب آتا ہی
اگرچہ تو زیر خاک سو جائیگا مگر تیرا جو وہ کلام پاک ہی عصا کی طرح آلہ حفاظت کا بنے گا جو لوگ قصد تیرے
عصا کا کرینگے کہ چوری کرین ہرگز قابو نہ پاینگے تو اے شاہ بڑی مبارک فرخی سے سو جیساکہ سونا چاہیے
گو تن تیرا خفتہ ہی لیکن نور جان کا آسمان مین کمان چڑھائے طیار ہی فلسفی اور جو کچھ ہو یعنے دشمن اسکا
اور مخالف قرآن کے ہی تیرے نور کی کمان خود اُسکو تیر دوز کر رہی ہی کہ اُسکے نور سے خود مغلوب ہوتا
اور وہ غالب چنانچہ الطاف حق نے ویسا ہی کیا جیساکہ کہا بلکہ اُس سے بڑھ کے کہ آنحضرت تو سو رہے
مگر بخت واقبال ویسے ہی بیدار رہے بخلاف شرح بحر العلوم مین آگہ بود لکھا ہی میری دانست مین آگہ
ایسے ہی آنچنان کرد کہ آنچنان کرد

بقیہ قصۂ موسیٰ علیہ السلام

قولہ جان بابا چونکہ ساحر خواب شد + کار او بی رونق و بی آب شد + ہر دو از گورش روان گشتند تفت
از برآن پیکار رفت + چون بصرا زبہر آن کار آمدند + طالب موسیٰ و جای او شدند + اتفاق افتاد کان
روز ورود + موسیٰ اندر زیر نخلی خفتہ بود + پس نشان دادندشان مردم عیان + کش نخلستان بجو بیدار
زیان آمدند آن ہر دو تا خرمانیان + خفتہ بود او لیک بیدار جہان + بہر نازش بستہ بود او چشم سر + عرش و فرشش
جملہ در پیش نظر + ای بسا بیدار چشم و خفتہ دل + خود چہ بیند چشم اہل آب و گل + وانکہ دل بیدار دارد چشم سر
گر بخسپد برگشاید صد بصر + گر تو اہل دل نہ بیدار باش + طالب دل باش و در پیکار باش + ور دلت بیدار
شد می خسپ خوش + نیست غائب ناظرت از ہفت و شش + گفت پیغمبر کہ خسپد چشم من + لیک کی خسپد دلم
وسن + شاہ بیدار است و حارس خفتہ گیر + جان فدای خفتگان دل بصیر + وصف بیداری دل ای معنوی
در نگنجد در ہزاران مثنوی + چون بدیدندش کہ خفتہ ست او دراز + بہر دزدی عصا کردند ساز + ساحران قصد
کردند زود + کز پسش باید شدن وانگہ ربود + اندکی چون پیشتر کردند ساز + اندر آمد آن عصا در اہتزاز
بر خود بلرزید آن عصا + کان دو بر جا خشک گشتند از دجا + بعد از آن شد اژدہا و حملہ کرد + ہر دو آن بگریختند
زرد + رو درافتادن گرفتند از نہیب + غلط غلطان منہزم اندر نشیب + پس یقین شان شد کہ ہست از آسمان
زانکہ میدیدند حد ساحران + المعنی دسن بروزن چمن خواب و غنودگی دجا بفتح دال ترس پھر رجوع فرمایا
ساحر مردہ کی طرف یعنے اُسنے کہا کہ ای جان بابا خوب جان لو کہ جب ساحر سو جاتا ہی اُسکا سحر و کام بے رونق
ہو جاتا ہی یہ سنکے دونون اُسکی گور سے مصر کیطرف اُس لڑائی سطر کیواسطے گرم ہوے جب مصر مین آ

کے لیے آئے حضرت موسیٰؑ اور اُنکی جگہ کی جستجو کرنے لگے اتفاق سے یہ جسدن مصر مین وارد ہوے حضرت موسیٰؑ ایک نخل کے نیچے سوتے تھے لوگون نے اُنکو بتلا دیا کہ اسوقت اُنکو نخلستان مین ڈھونڈھو وہ دونون ان خرمائیون کے پاس آئے تو دیکھا کہ یہ سوتے تھے اور سوتے کیا تھے جہان سے بیدار واسطے خواب ناز کے چشم سر تو بند کر لی تھین لیکن عرش و فرش سب پیش نظر تھے آب مقولات مولانا رح کے ہین ای مخاطب بہت چشم بیدار خفتہ دل ہین پھر ان آب و گل والون کی چشم کو کیا سوجھے اور جسکا دل بیدار ہی اگر اُسکی چشم سر سو جائے تب بھی سیکڑون دید و بینائیان اُسپر کھل جاتی ہین پس تو اگر اہل دل نہین ہی تو بیدار رہ اور طالب دل کا ہو اسی کام مین لگا رہ اور جو تیرا دل بیدار ہو گیا تو فراغت سے سو یا کہ جو تیرا ناظر ہی تجھ سے غائب نہین ہی نہ ہفت سے نہ شش سے ہر طرف سے موجود و حاضر ہفت ہفت آسمان شش شش جہت آنحضرت نے فرمایا کہ حالت خواب و غنودگی مین میری آنکھین سو جاتی ہین دل میرا کب سوتا ہی جیسے کہ حدیث شریف ہی تنام عیناي ولا ینام قلبی یہ ایسا ہی جیسے پادشاہ جو دل ہی وہ بیدار ہی اور چوکیدار جو آنکھین ہین سوتا ہی ایسے خفتہ لوگو پر جنکا دل بصیر ہی جان قربان کرنے کی ہی آب فرماتے ہین ای معنوی وصف بیداری دل کا کیا کرتا ہی آیا اس مثنوی مین سما جائیگا سو ایسا نہین ایسی ایسی ہزار دن مثنویون مین بھی تو نہین سمائیگا پھر عود ہی بیان حال ساحر بچون کی طرف جب اُنھون نے حضرت موسیٰؑ کو دیکھا کہ پاؤن پھیلائے سوتے ہین تو عصا چرانے کی تدبیر کی اور فوراً یہ قصد کیا کہ اُنکے پیچھے سے جائین اور جھٹ پٹ عصا اُٹھا لیجائین جب ذرا آگے بڑھنے کا سامان کیا عصا ہوا کی طرح جنبش مین آیا اور کانپنے لگا یہ دونون دیکھکر خوف سے وہین خشک ہو کے رہگئے پھر ایک اژدہا بنکے اُنپر حملہ کیا دونون کے مُنھ زرد ہو گئے اور بھاگے اور ایسے کہ ہیبت کے مارے گرتے تھے اور اُٹھتے تھے اور بھاگتے لوٹ پوٹ ہوتے ایک گڑھے مین جا پڑے بس اُنکو یقین ہو گیا کہ یہ بلاے آسمانی ہی خدا کی طرف سے نہ جادو اسواسطے کہ حد جادوگرون کی تو دیکھ ہی رہے تھے جو اُنکے باپ نے بتائی تھی کہ سوتے جادوگر کا جادو نہین چلتا **الخلاف** شرح بحر العلوم مین دیپی کار بصورت بیکار لکھا ہی کہ شبہہ ہوتا ہی **قوله** کا متحان کردیم مارا کی رسد + امتحان تو اگر نبود حسد + محرم شاہیم مارا عذر خواہ + ای تو خاص الخاص درگاہ اله + عفو کرد و در زمان نیکو شدند + پیش موسیٰ بر زمین سر میزدند + در گذار از ما کہ ما کردیم بد + ای ترا الطاف و فضل بیعدد + گفت موسیٰ عفو کردم ای کرام + گشت بر دوزخ تن و جان تان حرام + من شما را خود ندیدم ای دو یار + اعجمی سازید خود را ز اعتذار + ہمچنان بیگانہ شکل و آشنا + در نبرد آئید پیش پادشا + انچہ باشد مر شما را از فنون + جمع آرید از برون و اندرون + بس زمین را بوسہ دادند و شوند + انتظار وقت فرصت می بدند + بس ازین رد علم سحر آموختن +

نیست ممنوع وحرام ممتهن + بعد ازان اطلاق وتپ شان شد پدید + کار شان تا نزع وجان کندن رسید + پس فرستادند مردی در زمان + سوی موسی از برای عذر آن + المعنی بعد معاینہ اس کیفیت کے دونون ساحر نادم ہوے اور کہنے لگے کہ ہمنے جو تمھارا امتحان کیا یہ ہمارے لائق کب تھا مگر حسد نے ہمسے یہ بات کرائی کہ ہم بھی جادو مین مشہور ہین اور تمکو بھی جادوگر جانا یا تھا ہم خدا کے مجرم ہین تم ای خاص الخاص درگاہ خدا کے ہماری عذر خواہی کرد حضرت موسیٰ نے عفو کیا دیکھو دم بھر مین وہ نیک ہو گئے پس حضرت موسیٰؑ کے سامنے سجدے کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری برائی سے در گذر کرو کہ ہمنے بہت برا کیا تمکو خدا تعالیٰ نے فضل والطاف بیشمار عطا کیا ہی موسیٰ نے کہا مین نے معاف کیا اور تمھارا جان وتن آتش دوزخ پر حرام ہوگیا ہی دو یار اب مین تمھارا خود ندیم ہون تم اپنی زبان عذر خواہی سے گونگا کر لو یعنے حرف عذر زبان پر مت لاؤ ایسے ہی بیگانے اور آشنا نیے ہوے بادشاہ کے روبرو میری لڑائی مین آؤ وہ تو جانے بیگانے ہین مین جانون آشنا ہین اور جو فنون تمکو آتے ہین ظاہری وباطنی وہ بھی جمع کرکے لاؤ پس انھون نے زمین خدمت چومی اور گئے اور انتظار وقت فرصت کے رہتے تھے اب مقولہ انکا ہی بس ایسا علم سحر سیکھنا کہ آخر کو ذریعہ نجات ووسیلہ خلاص کا ہو جاے ممنوع وحرام وخوار نہین ہی بعد اسکے انکو دست اور تپ شدید عارض ہوئی حتی کہ کام انکا نزع اور جان نکلنا پہونچا پس حضرت موسیٰؑ کے پاس فوراً ایک آدمی اسی کے عذر مین بھیجا الخلاف شرح بحر العلوم نے ندیم کو ندیدم لکھا ہی اور اس شعر + بس ازین رو علم سحر الخ کے معنی مین مسئلے مباح وغیر مباح در دو قدح شائع کے لکھے ہین مین تو اتنا ہی جانتا ہون کہ یہ مثنوی مولانا روم کی ہی جو عارف کامل اور عالم فاضل تھے نہ فقیہ نقد درمی کہنہ الحاصل انکا مطلب تو ایک عجیب بات کے اظہار سے ہی کہ یہ اچھا جادو کہ جادو کرنے کو آئے جو حرام اسمین ایسی بات پیدا ہو گئی کہ وہ جادو وسیلہ نجات وذریعہ خلاص کا ہو گیا مسئلے سے کچھ غرض نہین

جمع ہونا ساحرون کا مداین سے فرعون کے پاس اور خلعت پانا اور چھاتی ٹھونکنا اپنے غالب ہونے پر دشمن سے کہ اس کام کو ہمارے ذمہ چھوڑدے

قولہ تا بہ فرعون آمدند آن ساحران + داد شان تشریفہای بیکران + وعدہا شان کرد ہم پیشین بداد + بردگان اسپان ونقد وجنس وزاد + بعد ازان شان گفت ہان ای شابقان + گر فزون آیند اندر امتحان + برفشانم برشما چندین عطا + کہ بدرد پردۂ جود وسخا + پس بگفتندش باقبال تو شاہ + غالب آییم وشود کارش تباہ + ما درین فن صفدریم وپہلوان + کس ندارد پای ما اندر جہان + ذکر موسیٰؑ بند خاطرہا شدست + کاین حکایتہا کہ پیشین بدست + ذکر موسیٰؑ بہر روپوشیست لیک + نور موسیٰؑ نقد تست ای یار نیک + موسیٰؑ وفرعون در ہستی تست + باید این دو خصم را درخویش جست + تا قیامت ہست از موسیٰ نتاج + نور دیگر نیست دیگر شد سراج + این سفال واین فتیلہ دیگر ست

یک نورش نیست دیگر زان سرست + گر نظر در شیشہ داری گم شوی + زانکہ در شیشہ ست اعداد دوی + ور نظر در نور داری وا رہی + از دوی و اعداد جسم ای منتہی + از نظر گاہ ست ای مغز وجود + اختلاف مومن و گبر و جہود + الغنی الحاصل وہ ساحر کہ بلائے تھے سب فرعون تک آپہونچے تب اُسنے اُنکو خلعت بیکران دیے و عطرے بھی کیے اور پیشگی بھی دیا بہرے دُہرے گھوڑے اور نقد و جنس اور زاد راہ دیکر کہا کہ خبردار ہو جاؤ ای شائقان سحر اگر تم امتحان مین غالب پڑے تو اتنی عطا تمپر بٹواؤنگا کہ اب تک پردہ جود و سخا کا ڈھکا ہوا ہی کہ جود و سخا کتنی چیز ہی پھر پردہ اسکا پھٹ جائیگا سب جان لینگے کہ جود و سخا کی حد یہی ہی سب نے کہا کہ ای شاہ تیرے اقبال سے ہم غالب ہی ہونگے اور اُسکا کام خراب و تباہ ہوگا ہم اس فن کے صفدر اور پہلوان ہین جہان بھر مین ہمارا ہم پایہ نہین ہی اب مقولات مولانا رحمہ کے ہین کہ موسیٰؑ کے ذکر مین سب کی خاطر نہ مقید ہو رہی ہین تماشے کی بات ہی کہ یہ حکایتین بھی اس قسم کی ہین جیسے اور حکایتین اگلے زمانہ مین ہوئی ہین مگر اصل یہ ہی کہ ذکر موسیٰؑ تو واسطے روپوشی کے ہی تو ای یار نیک یہ نہین جانتا کہ نور موسیٰؑ کا خود تیری ذات ہی تیرے وجود و ہستی مین موسیٰؑ و فرعون دونون موجود ہین تو اپنے آپ مین ان دونون دشمنون کو ڈھونڈھو کہ وہ روح و نفس ہین اسلیے کہ موسیٰؑ کے نور سے قیامت تک تجھکو نتیجے حاصل ہونگے پس وہ کوئی نور نہین ہی تو ایسا جیسے چراغ دم بھر کا اُجالا یہ چراغ اور بتی دوسری شی ہی لیکن نور اُسکا ضرور اسی سر سے ہی جس سے نور موسیٰؑ کا ہی یہ بھی دوسرا نہین ہی بس تو شیشے مین جو چراغ رکھا ہی اُسکے نور کو دیکھ شیشہ کو مت دیکھ اگر شیشہ کو دیکھیگا بہک جائیگا دوئی اور اعداد جسم مین پڑیگا اور جو نظر نور پر رکھیگا تو ای منتہی دوئی و اعداد جسم سب سے خلاص پا جائیگا سارے اختلاف مومن اور گبر و جہود کے ای مغز خلاصہ وجود کی نظرگاہ سے ہین کہ نظر ٹھکانے پر نہین پڑتی اور اصل کو نہین دیکھتی الخلاف شرح بحر العلوم مین بر دکان دوگان مین واو نہین لکھی اور دکان کے بعد واو عطف فضول لکھی ہی گر گوکز در نظر کو در نظر

اختلاف کرنا جگونگی شکل فیل کا شب تار مین

قولہ پیل اندر خانہ تاریک بود + عرضہ را آوردہ بود ہندش ہنود + از برای دیدنش مردم بسے + اندران ظلمت ہمیشد ہر کسی + دیدنش با چشم چون ممکن نبود + اندران تاریکیش کف می بسود + آن یکی را کف بخرطوم او فتاد + گفت ہمچو ناودانستش نہاد + آن یکی را دست بر گوشش رسید + آن بروچون بادبیزن شد پدید + آن یکی را کف چو بر پایش بسود + گفت شکل پیل دیدم چون عمود + آن یکی بر پشت او بنہاد دست + گفت خود این پیل چون تختے بدست ہمچنین ہر یک بجزوی چون رسید + فہم آن میکرد ہر جا می شنید + از نظر گہ گفت شان [illegible] آن یکی دالش لقب داد آن الف + در کف ہر کس اگر شمعے بدے + اختلاف از گفت شان بیرون شدی + چشم حس ہمچون کف [illegible]

نیست کف را بر ہمہ آن دسترس + جسم دریا دیگرست وکف دگر + کف بہل وزدیدہ در دریا نگر + المعنی ایک
اندھیرے گھر مین ایک ہاتھی تھا کہ اسکو ہنود بطور پیشکش کے لائے تھے اسکے دیکھنے کو بہت لوگ جمع ہوے اور
اس اندھیری مین گھر کے اندر جاتا تھا لیکن آنکھ سے دیکھنا اسکا ممکن نہ تھا اسلیے اس اندھیری مین ہاتھ
اسکو ٹٹولتے تھے چنانچہ ایک کا ہاتھ اسکی سونڈ پر پڑگیا اسنے تو یہ جانا کہ اسکی ذات ونہاد مثل پرنالہ کے ہی ایک
ہاتھ کان تک پہونچا اسکے خیال مین آیا کہ مثل پنکھے کے ہو ایک کا ہاتھ جو اسکے پاؤن پر چھو گیا اسنے
کہ ہاتھی بشکل ستون کے ہی ایک نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اسنے کہا کہ مثل تخت کے ہی ایسے ہی ہر ایک
جس چیز کو اسکے پہونچا وہ جہان کہین ہاتھی کا ذکر سنتا تھا اسی پر قیاس کرتا تھا اور سمجھتا تھا وجہ یہ تھی
نظر کے موافق تو بات انکی تھی نہین مختلف تھی سو اسطے اسکی ایک ذات نے انکو ہزار لقب بتائے اگر ہر کسی
ہاتھ مین ایک شمع ہوتی تو اختلاف اسکی گفتگو سے نکل جاتا تب ایسے ہی یہ تری چشم حس ظاہر کی ہی جسکو مث
کف دست ان لوگون کے کل پر دسترس نہین ہی اس بات کو سمجھ کہ جسم دریا کا اور ہی اور جھاگ دریا کی ا
ہین تو جھاگون کو چھوڑ اور دریا کو دیکھ قولہ جنبش کفہا زدریا روز شب + کف ہمی بینی و دریا نی عجب +
کشتیہا باہم بریغرہم + تیرہ چشمیم ودر آب روشنیم + ای تو در کشتی تن رفتہ بخواب + آب را دیدی نگر در آب آ
آب را آبیست کومیراندش + روح را روحیست کومیخواندش + موسیٰ وعیسیٰ کجا بد کافتاب + کشت موجودات
سیداد آب + آدم وحوا کجا بود آنزمان + کہ خدا افگند این زہ در کمان + گر بگویم زان بلغزد پای تو + در نگو
ہیچ ازان ابوای تو + ور بگویم در مثال صورتی + بر ہمان صورت بچسپی ای فتی + بستہ پائی چون گیاہ اندر زمیں
سر بجنبانی بیادی بی یقین + لیک پایت نیست تا نقلی کنی + یا مگر پا را ازین گل بر کنی + چون کنی پا را حیات
زین گل ست + این حیاتت را روش بس مشکلست + چون حیات از حق بگیری ای روی + پس غنی گردی گ
دل روی + شیر خوارہ چون زدایہ بگسلد + لوت خوارہ شد مراد را می ہلد + بستہ شیر زمینی چون حبوب + جو فطا
از قوت القلوب + المعنی یہ جو ہمنے کہا کہ دریا کو دیکھ کف دریا کو مت دیکھ ظاہر ہی کہ تو خود دیکھتا ہی رات د
کہ جنبش کف کی دریا سے ہی باوصف اس معاینہ شبانہ روزی کے کف کو دیکھتا ہی دریا کو نہین دیکھ
بڑا تعجب ہی ہم جسوقت ان کشتیون کو کہ عبارت اجسام سے ہی جیسی کف سے تھی تو لوٹ پوٹ کر دیتے ای
معلوم ہوتا ہی کہ ہم تو آب روشن مین بیٹھے ہوے اپن ہم خود ہی تیرہ چشم ہین جو آب کو نہین دیکھتے کشتی ک
دیکھتے ہین اور یہ جو کہا ہی کشتیون کو جب لوٹ پوٹ کرتے ہین یہ بھی ایک حال فقرا کا ہی کہ ہر وقت نہین
اسیواسطے جسوقت کہا ہی جو ترجمہ چون توقیت کا ہی آگی مخاطب تو بھی اس کشتی تن مین ہی مگر بخواب رفتہ
ای غافل تونے بھی پانی کو دیکھ لیا ہی نہین اس پانی کے پانی کو دیکھ آسلیے کہ اس پانی کے واسطے دوسرا پانی

جس سے یہ پانی جاری ہی اور اس روح کیواسطے اور روح ہی جسکو وہ بلا لیتا ہی یعنے نور خاص تو تو اسی موجودات کو موجود جانتا ہی یہ تو خیال کر کہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اسوقت مین کہان تھے جسوقت مین آفتاب موجودات کو پانی دیتا تھا یا آدم وحوا اسوقت مین کب تھے جب خدا نے یہ کمان چڑھائی ہی آفتاب بھی مراد ذات آلہی سے ہی قید موسیٰ وعیسیٰ کی برعایت آفتاب کے ہی کہ موسیٰؑ کا معجزہ ید بیضا مثل آفتاب کے تھا اور عیسیٰؑ زندہ آفتاب کے پاس پہونچے اور آدم وحوا کی اس لحاظ سے کہ یہ انسان کے والدین ہین اب اگر مین ان کیفیتون کو بیان کرون تو ڈرتا ہون تیرا پانون نہ ڈگ جاے اور اگر نہین کہتا ہون تو تیرے حال پر افسوس آتا ہی کہ تو ویسا ہی رہا جاتا ہی اور اگر مثال مین کوئی صورت بیان کرون تو خوف ہی ای جوان کہ تو اسی صورت پر چپک جاے تو گیاہ کیطرح زمین مین پابستہ ہی ذرا ہوا سے تیرا سر ہلتا ہی اور اسکی طرف جھک جاتا ہی اور یقین نہین جو کسیکا کہنا مانے لیکن سر تو ذرا ہوا سے ہلتا ہی مگر پانون نہین جو سیر الی اللہ کیطرف نقل کرے یا پانون کو اس گل سے نکالے کہ گل مراد جسم خاکی سے ہی اور کیسے پانون نکالے تو تو حیات اپنی اسی گل سے جانتا ہی اسی سبب سے تن پروری مین مشغول ہی پس ایسی حیات کی رفتار وروش ادھر بہت مشکل ہی ہان اگر رہ روی حق سے حاصل کرے خلاف اپنے سمجھے ہوے کے تب تو اس سے غنی ہو جاے اور دل کیطرف تیرا گذر ہو کہ ایک لطیفہ غیبی ہی اور یہ کچھ مشکل نہین دیکھ تو بچہ شیر خوار جب دایہ سے چھوٹتا ہی اور طعام لذیذ کھاتا ہی کیسا شیر چھوڑ دیتا ہی تو بچہ سے بھی کم ہی کہ مقید شیر زمین کا ہی مثل حبوب کے تجھکو لازم ہی کہ قوت قلوب سے اس قوت کا فطام ڈھونڈھ پھر دیکھ اس قوت سے کیسی نعمتین لذیذ پاتا ہی **قولہ قوت حکمت**

خور کہ شد نور ستیر + ای تو نور بی حجب رانا پذیر + تا پذیرا گردی ایجان نور را + تا بہ بینی بی حجب مستور را + چون ستارہ سیر بر گردون کنی + بلکہ بی گردون سفر بیچون کنی + آنچنان کز نیست در ہست آمدی + ہین بگو چون آمدی مست آمدی + راہہای آمدن یادت نماند + لیک رمزی با تو میخواہیم خواند + ہوش را بگذار آنگہ ہوش دار + گوش را بر بند آنگہ گوش دار + نی نگویم زانکہ تو خامی ہنوز + در بہاری ندیدستی تموز + این جہان ہمچون درخت ست ای کرام + ما برو چون میوہ ہای نیم خام + سخت گیرد خامہا مر شاخ را + زانکہ در خامی نشاید کاخ را + چون بپخت وگشت شیرین لب گزان + سست گیرد شاخہا را بعد ازان + چون ازان اقبال شیرین شد دہان + سرد شد بر آدمی ملک جہان + سخت گیری وتعصب خامیست + تا جنینی کار خون آشامیست + خیر دیگر ماند آیا گفتنش + با تو روح القدس گوید نی منش + نی تو گوئی ہم بگوش خویشتن + نی من ونی غیر من ای ہم تو من + ہمچو آن وقتیکہ خواب اندر روی + تو ز پیش خود بہ پیش خود شوی + بشنوی از خویش وپنداری فلان + با تو اندر خواب گفتست آن نہان + تو یکی تو نیستی ای خوش رفیق + بلکہ گردونی ودریای عمیق + آن تو زفتت کان نہصد تو است +

تلزم ست وغرقہ گاہ صد توہست + خود چہ جای حد بیداری وخواب + دم مزن واللہ اعلم بالصواب + دم
تا بشنوی زان مہ لقا + الصلا ای پاکبازان الصلا + دم مزن تا بشنوی اسرار حال + از زبان بیزبان کز
دم مزن تا بشنوی زان دم زنان + انچہ ناید در بیان و در زبان + دم مزن تا بشنوی زان آفتاب + انچہ
در کتاب و در خطاب + دم مزن تا دم زند بہر تو روح + آشنا بگذار در کشتی نوح + ہمچو کنعان کاشنا میکرد
کز نخواہم کشتی نوح عدو + المعنی تو قوت حکمت کا کھا کہ یہ نور ستیر کا ہو ای پوشیدہ شی کا دکھانے والا اسوا
ب بھی تو نور اُسکے بحجاب وعیان ہین اور تو اُنکو نہین مانتا جیسا کہ فرمایا ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا
جو شخص کہ حکمت اُسکو دیگئی ہی اُسکو خیر کثیر دی گئی ہی پس جب تو قوت حکمت کا کھائیگا تو ای جان مولا
ماننے والا ہوجائیگا اور جو تجھسے مستور ہین وہ بیحجاب نظر آئینگے پھر تو ستارہ کیطرح آسمان پر سیر کریگا
گردون کے سفر بیچون کریگا یعنے وہ سفر جسمین چون وچگون نہین ہی جیسا کہ تو نیست سے ہست ہین
عدم سے وجود مین آیا ہی خبردار ہوبتا تو کیسا راست آیا ہی یہانتک کہ وہ راہین بھی جنسے آیا تھا بھول
لیکن ایک رمز اُسکی تیرے سامنے مین بیان کرنا چاہتا ہون مگر جبکہ تو ہوش ظاہری کو چھوڑدے اور
گوش بند کرے ایسے ہی ظاہری کے کان بند کرے باطن کے کان لگائے پھر کہتے ہین نہین جانے دو
نہ کہون اسلیے کہ تو ابھی کچا ہی اور بہار ہی مین ہی گرمی نہین دیکھی ہی جیسے میوہ گرمی ندیدہ کچا ہوتا ہی
سے مراد شدت وشدائد عشق کی اور بہار عیش ولذائذ دنیا کی مابعد کے اشعار مثال ہین یعنے یہ جہان
ایسا ہی جیسے ای کرام ایک درخت اور ہم اس درخت پر گدر میوے کے مثل ہین کہ جب تک کچا ہوتا ہی شاخ
سخت ہوکے پکڑتا ہی جانتا ہی خامی مین کاخ کے لائق نہین ہون کہ کوئی گھر لیجائے اور جب پک گیا اور
شیرین ہوا ایسا کہ ہونٹھ کاٹنے لگا کہ یہ مبالغہ شیرینی کا ہی بعد اسکے شاخ کو سست پکڑتا ہی ایسا ہی حال دی
ہی کہ جب تک ادھر کے اقبال سے شیرین دہان نہین ہوتا تب تک اس جہان کو سخت لپٹتا ہی جہان شیرین
ہوا بس یہ ملک جہان اسپر سرد و ناگوار ہوجاتا ہی بس اسکی سخت گیری اور اسکی خویشاوندی بھی خامی ہی
ایسا کرتا ہی تو تو جنین ہی اور جنین کا کام خون آشامی اب اسکے سوا اگر اور کوئی چیز تجھسے کہنے کی رہگئی ہی
وہ تجھسے روح القدس کہیگا مین اُسکو نہین کہ سکتا یہ ایک طرز ہی پھر کہتے ہین تو بھی تو اپنے کان مین آپ کہ
بے میرے اور بے میرے غیر کے اسلیے کہ ای فلان جو تو ہی وہی مین ہون میرا تیرا ایک حال ہی جیسے
اسوقت مین کہ تو سوتا ہی اور اپنے ہی آپ سے نکل کے اپنے ہی سامنے ہوتا ہی اور اپنے ہی آپ سے
سنتا ہی جو کچھ سنتا ہی اور گمان کرتا ہی فلان نے مجھسے خواب مین پوشیدہ کہا ہی حالانکہ وہ تو ای
[illegible] اسلیے کہ انسان مین جمیع حقیقتین مثالیہ کونیہ الہامیہ موجود جمع ہین پس جب شاہد

جیز کا عالم رویا مین کرتا ہی وہ صورت اسی خواب دیکھنے والے کی ہوتی ہی جو دکھائی دیتی ہی اور بقدر استعداد خواب
دیکھنے والے کے فیض بخش بھی ہوتی ہی تو اے رفیق خوش اپنی یکی سمجھتا ہی کہ مین ایک ہون تو ایک نہین ہی بلکہ تو ایک
گردون ہی جسپر کرورون ستارے ہین اور دریاے عمیق جسکی تھاہ نہین زفت محکم وسطبر کو کہتے ہین فرماتے ہین
تو وہ سطبر و تندار ہی کہ تیری تو سو تہین ہین تو سو سے مبالغہ تعداد بہتون کا ہی نہ عدد معین اور تو وہ قلزم ہی
کہ غرقگاہ سیکڑون تو کا ہی کہ تیری ذات مین بھری ہین جیسے کہ ادبرجا مع جمیع حقائق کونیہ وغیرہ کہا گیا
اور اسکے ساتھ مین کچھ حد خواب وبیداری کی نہین ہی کہ خواب ہی مین ایسا ہی جیساکہ ذکر خواب کا شروع کیا تھا
اب آگے دم مت مار اللہ ہی اسکے صواب کو خوب جاننے والا ہی تو خاموش ہو تو خود اُس مرلقا سے انصلان
سنے کہ آواے پاکباز تمکو صلا انعام واحسان کی ہی اور خاموش ہو تو اسرار حال کے سُننے اور زبان پیربیان
تجھسے قم تعال کہے یعنے اٹھ اور آ پھر کہتے ہین خاموش ہو تو وہان کے جو دم زن ہین اُنسے وہ باتین
سنے جو بیان وزبان مین نہ سمائین پھر فرماتے ہین خاموش ہو تو اُس آفتاب سے وہ باتین سنے جو
کتاب وخطاب دونون سے جدا ہین خاموش ہو تو تیرے حق مین روح گویا ہوئے کہ شناوری چھوڑ دے
اور کشتی نوح مین آ دوسرے مصرعہ مین آ امر علیحدہ صیغہ ہی شنا علیحدہ اور یہ شنا اسوقت مین کنعان کرتا تھا
اور کہتا تھا کہ مین نوح دشمن کی کشتی نہین چاہتا ہون الخلاف شرح بحرالعلوم مین ایکرام کیا لکرام لکھا ہی

سرکشی کرنا کنعان پسر نوح علیہ السلام کا نصیحت سے

قولہ ہین بیا در کشتی بابا نشین + تا نگردی غرق طوفان ای مہین + گفت نی من آشنا آموختم + من بجز شمع
تو شمع افروختم + ہین مکن کین موج طوفان بلاست + دست و پای آشنا امروز لاست + باد قہرست و بلا د
شمع کش + جز کہ شمع حق نمی پاید خمش + گفت نی رفتم بران کوہ بلند + عاصمست آن کہ مرا از ہر گزند + ہین مکن کہ
کوہ کاہ ست این زمان + جز حبیب خویش را ندہد امان + گفت من کی پند تو بشنودہ ام + کہ طمع کردی کہ من
زین دودہ ام + خوش نیامد گفت تو ہرگز مرا + من بریم از تو در ہر دو سرا + ہین مکن بابا کہ روز ناز نیست + مر خدا
را خویشی و انباز نیست + تا کنون کردی و اینندم نازکیست + اندرین درگاہ گیرا ناز کیست + لم یلد لم یولدست
او از قدم + نی پدر دارد نہ فرزند و نہ عم + ناز فرزندان کجا خواہد کشید + ناز بابایان کجا خواہد شنید + نیستم مولود پیرا کم
بناز + نیستم والد جوانا کم بناز + نیستم شوہر نیم من شہوتی + ناز را بگذار انجا ای ستی + جز خضوع و بندگی و اضطرار +
اندرین حضرت ندارد اعتبار + المعنی فرماتے ہین حضرت نوح نے اپنے بیٹے سے کہا کہ خبردار اے بابا کی کشتی
مین بیٹھ جا تو تا کہ ذلیل وخوار طوفان مین ڈوبنے سے بچ جائے جیساکہ قرآن مجید مین آیا ہی یا بنی ارکب معنا
ولا تکن مع الکافرین اے میرے بیٹے سوار ہو کشتی مین میرے ساتھ اور مت ہو کافرون کے ساتھ

کہا نہین نہین مین نے پیرنا سیکھ لیا ہی اور تمھاری شمع کے سوا اور شمع روشن کر لی ہی کہا خبردار ایسی باتین مت
یہ موج طوفان بلا کی ہی اسمین ہاتھ پاؤن پیرنے والے کے نفی دلا مین یہ ہوا قہر و بلا کی ہی اور شمع کُش سوا
شمع حق کے کہ وہ کسی سے خاموش نہین ہوتی کہا نہین مین اس کوہ بلند پر چلا جاؤنگا کہ وہ میرا عاصم نگہبان
ہرگز نہ سے ہی کما جا رنی القرآن ساوی الی جبل یعصمنی من الماء یعنے پناہ لونگا مین پہاڑ سے وہ میری نگہبانی
کریگا پانی سے کہا خبردار یہ بات مت کہہ کہ اسوقت مین کوہ کاہ ہی خداتعالی سوا اپنے دوست کے کسیکو امان
نہ دیگا جیسا کہ کلام شریف مین ہی لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم آج کوئی پناہ دینے والا حکم
خدا سے نہین ہی مگر وہی جسپر وہ رحم کرے کہا برسین ہوئین تمکو نصیحت کرتے مین نے تمھاری نصیحت کب
سُنی ہی جو تمکو امید ہوئی کہ مین دین دودہ یعنے خاندان دین سے ہون مجھکو تمھاری بات کبھی خوش نہ
آئی مین دونون جہان مین تمسے بیزار ہون کہا خبردار ای بابا ایسا مت کر کہ یہ دن ناز کا نہین ہی خدا کی کسی سے
اپنایت و شرکت نہین ہی اب تک تو نے ناز کیے اور ابھی ناز کی ہی چلی جاتی ہی اسکی درگاہ مین جو ماورا
والی ہی ناز کیسا اور کیا ہی جو باپ بیٹا کسیکا ہوا ہوتا ہی وہ ناز کو جانتا ہی وہ تو لم یلد و لم یولد ہی قدیم سے نہ
باپ نہ کوئی بیٹا نہ اُسکو کسیکا غم پھر ناز فرزندون کا وہ کیسے اُٹھائیگا اور ناز بابون کا کب سُنیگا اُسکا تو قول
کہ مین مولود نہین ہون جو بوڑھے باپ کی قدر جانون ای پسر میری طرف بہت سا مت دوڑ نہ مین والد ہون
جو بیٹے کا ناز اُٹھاؤن بس ای جوان اتراے مت نہ مین کسیکا شوہر ہون نہ شہوتی ہون تو ناز کو
ای ستی ستی یعنی زن باکرہ و نیک میرے یہان سواے عجز و بندگی و اضطرار کے کوئی چیز معتبر نہین
انخلاف شرح بحر العلوم مین بابا کو آباکہ کو کہ **قولہ** گفت بابا سالہا این گفتۂ + باز میگوئی بجہل آشفتۂ + چند
از نہا گفتۂ باہر کسی + تا جواب سرد بشنودی بسی + این دم سرد تو در گوشم نرفت + خاصہ اکنون کہ شدم
وز فت + گفت بابا چہ زیان دارد اگر + بشنوی یکبار تو پند پدر + ہمچنین میگفت او پند لطیف + ہمچنین میگفت
او دفع عنیف + نی پدر از نصح کنعان سیر شد + نی دمی درگوش آن ادبیر شد + اندرین گفتن بدند و موج تیز
بر سر کنعان زد و شد ریز ریز + نوح گفت ای بادشاہ بردبار + مر مرا خر مرد و سیلت بردبار + وعدہ کردی مر مرا
بار ہا + کہ بیابد اہلت از طوفان رہا + دل نہادم بر امیدت ای علیم + پس چرا بر بود سیل از من گلیم + گفت او از
اہل و خویشانت نبود + خود ندیدی تو سفیدی او کبود + چونکہ دندان ترا کرم اوفتاد + نیست دندان برکنش
و ستاد + تا کہ باقی تن نگردد زار ازو + گرچہ بود آن تو شو بیزار ازو + گفت بیزارم ز غیر ذات تو + غیر نبود آنکہ او
مات تو + تو ہمیدانی کہ چونم با تو من + بیست چندانم کہ با باران چمن + زندہ از تو شاد از تو عائلی + مغتذی بی واسطہ
بی حائلی + متصل نی منفصل نی ای کمال + بلکہ بی چون و چگون و اعتدال + ماہیانیم و تو دریاے حیات

بدہ ایم از لطف ای نیکو صفات + تو نگنجی در کنار فکرتے - فی معلولی قرین نا علتے + پیش ازین طوفان و بعد ازین مرا
و مخاطب بودہ در ماجرا + با تو می گفتم نہ با ایشان سخن + ای سخن بخش تو نو و آن کہن + المعنی پھر کنعان نے کہا ای
با تو نے برسون یہ باتین کین اور لوٹ کے پھر انھین کو کہتا ہی تجھکو جہل نے دیوانہ کر دیا کتنی ہی دفعہ
گون سے تو نے یہ باتین کین اور جواب سرد و ناگوار سُنے ایسے ہی میرے کان مین بھی تیرے دم سرد نے
جگہ نہ پکڑی اب خاص اسوقت مین کہ مین دانا و جوان ہون کیسے جگہ پائیگا کہا بابا اسمین تیرا کیا بگاڑ ہی
تو ایک دفعہ میری نصیحت مان لے غرض ایسی ہی وہ لطیف باتین نصیحت کی کہتے تھے اور وہ ستیزندہ
سخت و درشت انکو دفع کرتا تھا نہ باپ کا نصیحت کنعان سے دل بھرتا تھا نہ کسی دم نے انکے اس بدبخت
کے کان مین اثر کیا دونون اسی گفتگو مین تھے کہ ایک موج تیز اُٹھی اور کنعان کے سر پر گری جس سے وہ
ور چور ہو گیا جیسا کہ قرآن شریف مین ہی و حال بینھما الموج فکان من المغرقین اور حائل ہوئی ان دونون مین
موج بس ڈوبے ہو ون مین داخل ہوا اسی حال مین حضرت نوحؑ نے ندا کی کہ ای بادشاہ حلیم میرا وہ حال ہوا کہ گدھا
گیا اور اسباب میرا تیرا ہلا بہا لیگیا یہ میرا بیٹا اور میرے اہل سے تھا جیسا آیۂ کریمہ سے واضح ہی و نادی نوح
ربہ فقال رب ان ابنی من اہلی و ان وعدک الحق و انت احکم الحاکمین اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر
کہا ای رب میرے میرا بیٹا بیشک میرے اہل سے ہی اور وعدہ تیرا سچا ہی اور سب حاکمون کا بڑا حاکم تو ہی ہی تو نے
مجھسے بارہا وعدہ کیا کہ تیرے اہل کو طوفان سے بچا دونگا مجھکو تو ای حلیم تیرے اس وعدہ پر امید تھی پھر یہ
کیل مجھسے میرا گلیم کیسے چھین لیگیا حکم ہوا ہمارا وعدہ تیرے اہل و خویش کی نسبت تھا تو نے تو خود اس
سیاہ دل سے ذرا سفیدی مہر و محبت کی نہ دیکھی پھر وہ کیسے تیرا اہل تھا جیسا کہ فرمایا یا نوح انہ لیس من
اہلک انہ عمل غیر صالح ای نوحؑ وہ پسر تیرے اہل سے نہین ہی اُسکے عمل بد ہین مثلاً آدمی کے منھ مین دانت
کیسے کام کی چیز ہین جب انمین کیڑے پڑ جایئن تو انکا اکھیڑنا ہی بہتر ہی وہ دانت نہین ہین تو باقی
اور جسم اُس سے ایذا نہ پائے گو وہ بھی تیری ہی ملک سے ہین مگر تو اُنسے بیزار ہو حضرت نوحؑ نے کہا
اور خدایا بیشک وہ غیر تھا مین اس سے اور جو تیری ذات سے غیر ہی سب سے بیزار ہوا اور جو تیرا مات و مطیع ہی
وہی میرا اہل و خویش ہی وہ غیر نہین ہی تو خوب جانتا ہی کہ مین تیرے ساتھ کیسا ہون ایسا ہون جیسے چمن باران
کے ساتھ کہ ساری شگفتگی و شادابی چمن کی باران سے ہی ایسے ہی مین بھی تجھی سے زندہ ہون اور تجھی
سے سرسبز و خندان اور ایک فقیر محتاج تجھی سے غذا پانے والا بے واسطہ اور بے کسی حائل کے اور
پرورش تیری نہ متصل ہی نہ منفصل کمال ہی اسلیے کہ اتصال و انفصال صفت ناقص کی ہی نہ کامل
بلکہ بیچون و بیچگون کسی کے چون و چگون کو اسمین دخل نہین اور اعتدال کی بیشی سے جدا کمال

واعتدال مثل زید عدل کے ہو ای نیک صفات ہم سب تیرے ہی دریا کی مچھلیاں ہین تیرے ہی لطف سے
زندہ ہین تو وہ گنج نہین ہو کہ کسی کی فکر تجھکو بغل مین دبالے نہ تو کسی معلول کا ہمنشین ہو نہ علت کا دونون سے
پاک ہو قبل اس طوفان سے بھی میرا خطاب وسوال تجھی سے تھا اور بعد اسکے بھی تجھی سے ہر ماجرا میرا تجھی سے
ہو تو ہی میرا مخاطب رہا ہی مین اپنی بات تجھی سے ای سخن بخش کہتا رہا نہ انسے چنانچہ جو سخن کہن ہوگیا وہ بھی درجوا
وہ بھی دونون تیری ہی ملک وعطا ہین قولہ نی کہ عاشق روز وشب گوید سخن + گاہ با اطلال وگاہی با دمن
روی در اطلال کردہ دائما + او کرا میگوید این مدحت کرا + شکر طوفان راکنون بگماشتی + واسطہ اطلال را برداشتی
زانکہ اطلال لئیم بد بدند + نی ندائی نی صدائی میزدند + من چنان اطلال خواہم در خطاب + کز صدا چون کوہ واگر
جواب + تا مثنی بشنوم من نام تو + عاشقم بر نام جان آرام تو + ہر نبی زان دوست دارد کوہ را + تا مثنی بشنود
نام ترا + آن کہ پست مثال سنگلاخ + موش را شاید نہ ما را در مناخ + من نگویم او نگردد یار من + بی صدا ماند
گفتار من + باز مین آن بہ کہ ہموارش کنی + نیست ہمدم یا قدم یارش کنی + گفت ای نوح ار تو خواہی جملہ را حشر گر
برارم از ثری + بہر کنعانی دل تو نشکنم + لیک ات احوال واگہ کنم + گفت نی نی راضیم کہ تو مرا + ہم کنی غرقہ اگر باید ترا
ہر زمان غرقہ میکن من خوشم + حکم تو جانست چون جان میکشم + ننگرم کس را وگر ہم بنگرم + او بہانہ باشد و تو منظرم
عاشق صنع توام در شکر وصبر + عاشق مصنوع کی باشم چو گبر + عاشق صنع خدا با فر بود + عاشق مصنوع او کافر
درمیان این دو فرقی بس خفی ست + خود شناسد آنکہ در رویت صفی ست + المعنی اطلال بالفتح نشانہای سرای
وویران مناخ بالفتح جای خواب وآسایش یعنی مین تو ہمیشہ تجھی سے سخن کرتا رہا اور تیرا ہی نام لیا کیا نہ وہ
عاشق اطلال ودمن کا ہون اطلال مراد بتون سے کہ قوم نوح کے کئی بت تھے یعوق بصورت اسپ
یغوث بصورت شیر نسر بصورت کرگس ود بصورت مرد سواع بصورت زن کہ یہ انکی پرستش کرتے تھے
رات دن اپنے مقصود کی تمنا اور انکی مدح وثنا کرتے تھے مین نے توان اطلال سے کبھی سخن نہین کیا
نہ ان دمن سے کہ اپنے سوا اور کو نہین سمجھتے تھے مین حیران تھا کہ یہ اطلال کیطرف متوجہ ہوکے ہمیشہ انکی
مدح وثنا کرتے ہین اور مخاطبہ انکا کس سے ہی شکر ہو کہ تو نے طوفان انپر تعین کیا اور واسطہ اطلال کا اٹھا
اسواسطے کہ وہ اطلال نہایت بد تھے کہ نہ ندا کرتے تھے نہ صدا ندا یہ کہ کسی کو آپ پکارین صدا یہ کہ کسیکی
ندا کا جواب دین اور مین ایسے اطلال سے خطاب کرنا چاہتا ہون کہ عند الخطاب کوہ کیطرح صدا سے
تجھکو جواب دے تو تیرے نام کا مثنی اس سے سنون یعنے جیسے مین نے کہا ویسے ہی وہ کہے کہ مین
نام جان آرام کا عاشق ہون بار بار سننا چاہتا ہون ہر نبی نے کوہ کو دوست وعزیز جو رکھا ہی
کہ تا مثنی تیرے نام کا سنے اور جو کوہ پست مثل سنگلاخ کے ہو وہ موش کے لائق ہو کہ اسکے کسی سوراخ

گھس رہے نہ ہماری خوابگاہ کے قابل ہین ایسے کوہ سے جو کلام کرتا ہون کہ وہ میرا یار نہین ہوتا یعنے جواب نہین دیتا میری گفتار کے وقت بے صدا ہوتا پس ایسے کو خاک برابر ہی کر دینا بہتر ہوا اسلیے کہ یہ ہمدم نہین ہی کہ ہمارا اُسکا ایک دم ہو ایسے کا پامال ہی ہونا اچھا ہی اللہ تعالی نے فرمایا ای نوحؑ اگر تو چاہے تو ہم سب کو ابھی محشور کرتے ہین اور ابھی تحت الثری سے نکالتے ہین ہم دلی کنعان کے واسطے تیری دلشکنی نہین کرتے بلکہ اُسکے حال سے تجھے آگاہ کرتے ہین حضرت نوحؑ نے کہا نہین نہین مین تیری رضا پر راضی ہون اگر تیری مرضی ہو تو مجھکو بھی غرق کر دے بلکہ ہر وقت مجھکو غرق کرین خوش ہون حکم تیرا میری جان ہی مین اُسکو مثل جان کے سمیٹونگا اول تو مین کسیکو دیکھونگا ہی نہین اگر دیکھونگا بھی تو وہ ایک بہانہ ہی مگر اصل منظر میرا تو ہی ہوگا مین صبر و شکر اور ہر حال مین عاشق تیری صنع کا ہون مین گبر کی طرح عاشق مصنوع کا کب ہون اسواسطے کہ جو عاشق صنع خدا کا ہی وہ نہایت فرخ و بافر ہی اور جو عاشق مصنوع کا ہی کافر ہی بدینوجہ کہ عاشق صنع کا درحقیقت عاشق صانع کا ہی مقید مصنوع کا نہین اور عاشق مصنوع کا اُسیکا مقید ہو نہ صانع کا فرماتے ہین کہ ان دونون یعنے صنع اور مصنوع کے عشق مین نہایت ہی فرق پوشیدہ اور خفی ہی اور اُسکو وہی جانتا ہی جو تیرے نزدیک برگزیدہ اور صفی ہی انحاف شرح بحر العلوم مین ثری کو تری لکھا ہے

توفیق درمیان ان دونون حدیثون کے الرضا بالکفر کفر راضی ہونا کفر پر کفر ہی من لم یرض بقضائی فلیطلب ربا سوائی جو کوئی راضی نہو میری قضا پر تو چاہیے کہ ڈھونڈھے کوئی رب سوا میرے

قولہ دی سوالی کرد سائل مر مرا + زانکہ عاشق بود او بر ماجرا + گفت نکتہ الرضا بالکفر کفر + این پیمبر گفت و گفت اوست مہر + باز فرمود او کہ اندر ہر قضا + مر مسلمان را رضا باید رضا + نی قضای حق بود کفر و نفاق + گر بدین راضی شوم باشد شقاق + ور نیم راضی بود آن ہم زیان + پس چہ چارہ باشدم اندر میان - گفتمش این کفر مقضے نی قضاست + ہست آثار قضا این کفر راست + پس قضا را خواجہ از مقضے بدان + تا شکالت حل شود اندر جہان + راضیم بر کفر زان رو کہ قضاست + نی ازان رو کہ نزاع و کفر ماست + کفر از روی قضا خود کفر نیست حق را کافر مخوان اینجا مایست + کفر جہلست و قضای کفر علم + ہر دو یک کی باشد آخر حلم و علم + زشتی خط زشتی نقاش نیست + بلکہ از وی زشت را بنمودنیست + قوت نقاش باشد آنکہ او + ہم تواند زشت کردن ہم نکو + گر کشایم بحث این را من بساز + تا سوال و تا جواب آید دراز + ذوق نکتہ عشق از من میرود + نقش خدمت نقش دیگر میشود + المعنی شقاق ایک طرف اختیار کرنا اور مخالفت و دشمنی کرنا مقتضی ادا کیا ہوا اور تمام کیا ہوا فرماتے ہین کل مجھسے ایک سائل نے سوال کیا اس سبب سے کہ وہ اس ماجرا پر عاشق تھا اور

کہا کہ یہ نکتہ جو ہی کہ الرضا بالکفر کفر آنحضرت نے فرمایا ہی اور انکا فرمودہ مہر ہی یعنے سب کا مانا ہوا اور مسلمان
یون بھی فرمایا ہی کہ ہر قضا مین مسلمان کو راضی برضا ہونا چاہیے آب بتا و کفر و نفاق کیا قضائے حق نہین
کہ اسپر راضی ہون تو مخالفت اور دشمنی ٹھہرے اور اگر راضی نہون تب بھی نقصان کی بات ہی اسواسطے
خدا کہتا ہی جو میری قضا پر راضی نہو تو میرے سوا اور کوئی رب اپنا ڈھونڈھ لے پھر کیا کرین ان دونون
متضاد مین کچھ بن نہین آتا بڑی حیرانی ہی مین نے اس سے کہا کہ یہ کفر مقضی یعنے قضا والیکا ہی نہ قضا
اور آثار قضا کے گویا علت اسکی ہین جو خالی حکمت سے نہین کہ تو نہین جانتا اسی سبب سے تو اسے
راضی نہین ہوتا اپنی مرضی پر راضی ہوتا ہی یہی کفر ہو بس ای خواجہ تو قضا کو مقضی سے جان تو ساری مشکلین
تیری جہان مین آسان ہون کوئی اشکال باقی نرہے ہم اس کفر پر بھی راضی ہین جو قضا سے ہی بدین نظر
اور ہمارے کفر کے اسلیے کہ جو کفر از روے قضا کے ہی وہ کفر ہی کب ہی اگر حق تعالی نعوذ باللہ کا فر ہو تو
وہ کفر قضا بھی کفر ہو بس تو ایسے موقع پر مت اڑے اسلیے کہ جہل کفر ہی اور قضا کفر علم پھر جہل و علم دونون
ایک کب ہین جیسے حلم و علم ایک نہین یعنے تحمل و خشم کہ ایک نقطہ مین کیا سے کیا ہوجاتا ہی مثلاً اگر کسی
خط مین تو زشتی دیکھے تو یہ مت جان کہ نقاش کی زشتی ہی بلکہ وہ زشت قصداً اسکی نمایش ہی ان
کی کہ مجھکو قوت زشت و خوب دونون طرح نمود کی ہی آب فرماتے ہین کہ اگر اس بحث کو ہم کھولین اور بسط
و سامان بیان کرین تا طول طویل سوال و جواب پیدا ہون تو ہو سکتا ہی لیکن مزہ نکتہ عشق کا جس سے
لذت پارہے ہین یہ جاتا ہی اور جس خدمت پر ہم مامور ہین اسکے نقشہ کا نقشہ بدلا جاتا ہے.

اس بیان مین کہ حیرت مانع بحث و فکرت کی ہی

قولہ آن یکی مرد دو مو آمد شتاب + پیش یک آئینہ دار مستطاب + گفت از ریشم سفیدی کن جدا + کہ عروس نو
گزیدم ای فتی - ریش او ببرید و کل پیشش نہاد + کہ تو بگزین چون مرا کاری فتاد + این سوال و این جوابست ای گزیدہ
کہ سر این ہا ندارد مرد دین + این یکی زد سیلی مر زید را + حملہ کرد او ہم برای کید را + گفت سیلی زن سوالی می کنم
پس جوابم گو و آنگہ میزنم + بر قفای تو زدم آمد طراق + یک سوالی دارم اینجا در رفاق + این سوال از تو ای
بگو + حل کن اشکال مرا ای نیکخو + این طراق از دست من بود ست یا + از قفا گاه تو ای فخر کیا + گفت از درد این
فراغت نیستم + کہ درین فکر و تامل زیستم + تو کہ بیدردی ہمی اندیش این + نیست صاحب درد را این فکر ہین
را نباشد فکر غیر + خواہ در مسجد برو خواہی بدیر + غفلت و بیدردی دبیت فکر آورد + در خیالات نکتہ بکر آورد + خواہ
نیست صاحب درد را + مر شناسیدہ مرو را کر درا + حکم حق را بر سر و رو می نہد + حفظ فکر خویش یک سو می نہد
المعنی مستطاب خوش آمدہ دیا گیرہ ایک شخص دو مویہ یعنی کھچڑی داڑھی والا ایک حجام خوش مزاج کے پاس

یا اور کہا کہ مین نے ایک نوعروس کی ہی تو میری داڑھی سے سفید بال بین ڈال اُسنے کل داڑھی مونڈ کے اُسکے سامنے رکھدی کہ لے تو اب اسمین سے بین مجھکو اور کام ہی مین اپنا کام کرون بس یہی حال سوال و جواب کا ہی جو اوپر بہنے کہا ہی ای شخص گزیدہ کہ جو مرد دین کا ہی وہ سوال و جواب کا عاشق نہین نہ انکا اُسکو خیال و پروا اب دوسری مثال ہی کہ ایک شخص نے زید کے سیلی ماری زید نے بھی اسکی بداندیشی سے اسپر حملہ کیا ای سیلی مارنے والے نے زید سے کہا کہ مین ایک بات تجھسے پوچھتا ہون اسکا جواب مجھکو دے لے پھر مارنا میزنم مین می زائدہ ہی اور زن امر میم ضمیر منصوب منفصل اور وہ سوال یہ ہی کہ مین نے جو تیری گردن پر مارا اور ایک آواز طراق کی نکلی اس آواز سے اس موقع پر مجھکو ایک سوال اپنے رفیقون مین تھا وہی سوال ای نیکخو تجھسے کرتا ہون تو میری شکل کو حل کر دے کہ یہ آواز طراق کی میرے ہاتھ سے ہوئی ای فخر کیا یا تیرے قفاگاہ سے اُسنے کہا کہ درد کے مارے مجھکو ایسی فراغت کہان کہ مین اس طراق کی فکر و تامل مین پڑون درسوچون بس اب بقولات مولانا رحمہ کہے این ایسے ہی تو بیدرد ہی تو بھی ان سوال و جواب کو سوچتا رہ اور خبردار ہو جا کہ صاحب درد کو یہ فکر نہین ہی ظاہر ہی دردمندون کو سوائے اپنے درد کے فکر غیر کی نہین ہوتی چاہے کوئی مسجد کو جائے چاہے کوئی بتخانہ کو ساری فکرین تیری تیری غفلت و بیدردی پیدا کرتی ہی اور تیرے خیال مین نئے نئے نکتے جاتی ہی اور جو صاحب درد ہی اُسکو سوائے غم دین کے اور کچھ نہین ہی مرد و کردکو خوب پہچانتا ہی حکم حق کو وہ سر ودیدہ پر رکھتا ہی اور اپنی فکر کی حفظ ایک کنارے الگ رکھدیتا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین کل کو گل لکھا ہے۔

اسکا بیان کہ درمیان صحابہ کے کوئی حافظ نہ تھا

قولہ در صحابہ کم بدی حافظ کسی + گرچہ شوقی بود جان شان رالبسی + زانکہ چون مغزش در آگند و رسید + پوستہا شد بس رقیق و واکفید + مغز حلم از دو دکم شد پوستش + زانکہ عاشق رالبوزد دوستش + قشر جوز و فستق و بادام ہم + مغز چون آگندشان شد پوست کم + وصف مطلوبی چو صد طالبی ست + وحی برق نور سوزان نبی ست + چون تجلی کرد اوصاف قدیم + پس لبوزد وصف حادث راگلیم + ربع قرآن ہر کہ محفوظ بود + جل فینا از صحابہ می شنود + جمع صورت با چنین معنی ژرف + نیست ممکن جز ز سلطانی شگرف + در چنین مستی مراعات ادب خود نباشد ور بود باشد عجب + اندر استغنا مراعات نیاز + جمع ضدین ست چون گرد و دراز جمع ضدین از نیاز افتاد و آز + باز در وقت تحیر امتیاز چون عصا معشوق عمیان میشود + کور خود صندوق قرآن میشود گفت کوران خود صنادیق اندپر + از حروف مصحف و ذکر نذر + باز صندوقی پر از قرآن بہ است + زانکہ صندوقی بود خالی بدست + باز صندوقی کہ خالی شد بار + بہ نہ صندوقیکہ پرموش ست مار + حاصل اندر وصل چون افتاد مرد

گشت دلالہ بہ پیش مرد سرد + چون بمطلوبت رسیدی ای ملیح + شد طلبگاری علم اکنون قبیح + چون شدی بر بامہا
آسمان سرد باشد جستجوی نردبان + جز برای یاری و تعلیم غیر + سرد باشد راہ خیر از بعد خیر + آیینہ روشن کہ شد صاف و جلی
باشد برنہادن صیقلی + پیش سلطان خوش نشستہ در قبول + جہل باشد جستن نامہ رسول + المعنی قشر ہندی بکل در
فستق معرب پستہ یہی امالہ ہی بعضم کا صحابہ مین بہت کم ہوتا تھا جو کوئی حافظ ہوا اور یہ نہین کہ انکی جان کو قرآن
شوق نہ شوق از حد مگر وجہ یہ تھی کہ انھون نے اسکے مغز کو خوب کو ریدا تھا اور نہایت پہونچے تھے اس
سبب سے پوست انکے سامنے باریک ہو کے پھٹ گیا تھا جب مغز علم کا بڑھتا ہی تو پوست کم ہوجاتا ہی جیسے عاشق
معشوق جلا جلا کے گھٹا دیتا ہی دیکھو چھلکا جوز اور پستہ اور بادام کا جب مغز اسمین بھرتا ہی پوست کم ہوجاتا
ظاہر ہی کہ وصف مطلوب کا ضد وصف طالب کا ہی وہ بدرجہ اعلیٰ یہ بدرجۂ ادنیٰ اس سبب سے وہ
برق نور کی ہی جلانے والی قرآن کی ہی ورنہ تضاد مین اتحاد کیسے ہو پھر حاجت قرآن کی نہین رہتی شعر
اسکی تفسیر ہی کہ جب اوصاف قدیم تجلی کرتے ہین تو حادث کے وصف کی کملی جل جاتی ہی اسمین بھی صفت
کی ہوجاتی ہی جس کسی کو صحابہ سے جو تہائی قرآن بھی یاد تھا اسکو صحابہ جل فینا یعنے بزرگ ہین ہم ہین
تھے کسواسطے جسکو ایسے معنی ژرف و عمیق حاصل ہوا اور وہ صورت کے ساتھ بھی جمع رہے یہ ہر کسی کا کام نہین
سلطان شگرف و نادر یعنے عارف کامل کے کیسے ہوسکتا ہی کہ ایسی مستی و وجد مین مراعات ادب یعنے شر
کی مرعی رکھے یہ نہین ہوسکتا پس اگر ہو تو تعجب ہی جیسے کوئی استغنا والا مراتب نیاز کے بجالائے یہ اجتماع ضد
کب ممکن ہی اور کیسے ہوسکے ناز و نیاز دونون باہم ضد ہین اول تو یہ جمع نہین ہوسکتے اور انکے ساتھ
کیسے امتیاز ہو کہ ناز کیا ہی اور نیاز کیا ہی دیکھو جب عصا معشوق اندھون کا ہوجاتا ہی یعنے انکو نور بصر نہین
تو اندھا صندوق قرآن کا بنتا ہی غرض یہ کہ جو معانی و اسرار قرآن سے اندھا ہی وہ الفاظ و نظم قرآن کا
ہوتا ہی پس یہ صاحب اسرار معانی قرآنی اس حافظ الفاظ زبانی سے بہت بہتر ہی جیسا کہ کہا ہی اندھا
صندوق ہین جسمین قرآن و الفاظ قرآن اور ذکر و تذکر سے بھرے ہوئے نذر ترس وبیم آپ فرماتے ہین
کہ نہین پھر بھی وہ صندوق جسمین قرآن بھرا ہی آخر اس صندوق سے جو خالی کیسکے ہاتھ مین ہی بہت
اور پھر بھی یہ بات ہی کہ ایک صندوق تو خالی از بار ہی یعنے بار سے تو خالی ہی لیکن موش و مار اسمین
ہین تو ایسے صندوق سے وہ خالی ہی اچھا ہی آپ فرماتے ہین کہ حاصل ان سب کا یہ ہی کہ آدمی اپنے
معشوق کے وصل کی خاطر کٹنیان اور دلالہ لگاتا ہی اور خاطر خوشامد انکی کرتا ہی اور جب وصل ہو جاتا
وہ کٹنیان اسکے سامنے سرد و ناگوار ہوجاتی ہین دلالہ عبارت ہی طاعت و عبادت سے ایسے ہی کوئی
اپنے مطلوب کو پہونچ گیا اور فائز بمقصود ہوا پھر طلب و تلاش علم حصول مطلوب کی مذموم و قبیح

ہو جاتی ہے مثلاً جب آسمان کے بام پر پہونچ گیا تو پھر سیڑھی آسمان پر چڑھنے کو کیون مانگیگا ہان اتنا ضرور ہے
کہ غیر کی مدد و تعلیم کیواسطے جو کچھ کہے وہ کہے لیکن خود اسپر وہ راہ خبر کہ جس سے خبر کو پہونچا ہے بعد حصول خبر کے
سرد ہو جاتی ہے جیسے ایک آئینہ روشن و صاف و جلی ہے پھر اُسکو کسی صیقل پر رکھنا محض جہل و نادانی ہے
ایسے ہی بادشاہ کے سامنے تو خوش و خرم درجۂ قبول مین بیٹھا ہے اور معہذا نامہ اور قاصد کا خواستگار ہو
کیسی جہالت ہے الخلاف شرح بحر العلوم مین موش دمار کو ہوش لکھا ہے۔

بیان اسکا کہ طلب الدلیل عند حضور المدلول قبیح والاشتغال بالعلم بعد الوصول الی المعلوم مذموم ڈھونڈھنا دلیل کا بعد سامنے ہونے مدلول کے قبیح ہے اور مشغول ہونا علم مین بعد وصول معلوم کے مذموم ہے

قولہ آن یکی را یار پیش خود نشاند + نامہ بیرون کرد و پیش یار خواند + بیتہا در نامہ و مدح و ثنا + زاری و مسکینی و
بس لابہا + گریہ و افغان و درد و حزن خویش + خواری و بیزاری با اہل و خویش + دوری و رنجوری از ہجران دوست
ذکر پیغام و رسول از مغز و پوست + ہمچنان میخواند یا معشوق خود + تا کہ بیرون شد ز حد و از عدد + گفت معشوق این
اگر بہر منست + گاہ وصل این عمر ضائع کردن ست + من بپیشت حاضر و تو نامہ خوان + ہست این باری نشان عاشقان +
گفت اینجا حاضری اما و لیک + من نمی یابم نصیب خویش نیک + انچہ میدیدم ز تو پارینہ سال + نیست این دم
گرچہ می بینم جمال + من ازین چشمہ زلالی خوردہ ام + دیدہ و دل زاب تازہ کردہ ام + چشمہ می بینم و لیکن آب نی +
راہ آبم را مگر زد رہزنی + گفت پس من نیستم معشوق تو + من ببلغار و مرادت در قتو + عاشقی تو بر من و بر حالتے
حالت اندر دست نبود ای فتی + پس نیم کلی مطلوب تو من + جزو مقصودم ترا اندر زمن + خانۂ معشوقم معشوق
نی + عشق بر نقدست و بر صندوق نی + المعنی بلغار و قتو ہر دو نام شہر ایک عاشق کو معشوق نے اپنے سامنے
بٹھایا اُسنے ایک نامہ نکالا اور یار کے سامنے پڑھنا شروع کیا کہ جسمین اُسکی مدح و ثنا تھی اور اپنی زاری و
مسکینی اور بڑی خوشامدین اور گریہ اور افغان اور حزن و درد اور خواری و بیزاری خویش و اقربا سے
اور دوری و رنجوری ہجر دوست سے اور ذکر پیغام و قاصد کا غرض ہر طرح کا مغز و پوست ایسے ہی اپنے
معشوق کے سامنے پڑھتا تھا یہانتک کہ حد و شمار سے گذر آیہ سُنکے معشوق نے کہا کہ اگر یہ بیان تیرا
میرے واسطے ہے تو اب وصل کا وقت ہے اسمین ایسی باتین کرنا عمر ضائع کرنا ہے عجب حال ہے مین تیرے
سامنے موجود اور تو میرے آگے نامہ پڑھتا ہے بھلا عاشقون کے یہی نشان ہین کہا ایجان تو تو بیشک موجود ہے
مگر مین تو اپنا اچھا حصہ نہین پاتا پارسال جو کیفیت تجھسے دیکھتا تھا وہ اسوقت تجھ مین نہین پاتا
اگرچہ وصال حاصل ہے مین نے تو اُس چشمہ سے آب زلال پیا ہے اور دیدہ اور دل کو اس آب سے تازہ کیا ہے

ب مین چشمہ تو دیکھتا ہون وہ آب نہین دیکھتا پانی کی راہ میری کسی راہزن نے ماردی کہا بس مین تیر
شوق نہین ہون مین یلغار مین اور تیری مراد فتوہ مین پھر کہان مین کہان تیری مراد تو عاشق میرا نہین
ری حالت کا ہے اور حالت کسی کے قبضہ مین نہین ہوتی تس مین تیرا مطلوب کلی نہین ہون مین تیرا زمانہ
ین جزو مقصود ہون نہین خانہ تیرے معشوق کا ہون معشوق نہین ہون تیرا عشق نقد پر ہے صندوق
نہین ہے الخلاف شرح بحر العلوم مین ایجان کو اینجا لکھا ہے قولہ ہست معشوق آنکہ او یکتو بود + مبتدا و منتہایت
بود + چون بیا بیش نباشی منتظر + ہم ہویدا او بود ہم نیز سر + میر احوالست فی موقوف حال + بندہ این ماہ
ہ و سال + چون بگوید حال را فرمان کند + چون بخواہد جسمہا را جان کند + منتہا بنود کہ موقوفست او + منتظر بنشستہ
ال جو + کیمیای حال باشد دست او + دست جنباند شود مس مست او + گر بخواہد مرگ ہم شیرین شود + خار و نیش
گس و نسرین شود + او بود سلطان حال اندر روش + نی چو تو محروم از حال و کشش + آنکہ او موقوف حالست
بیست + کہ گہی افزون و گاہی در کمیست + لیک صافی فارغست از وقت و حال + صوفی ابن الوقت
شد در مثال + حالہا موقوف فکر و رای او + زندہ از نفخ مسیح آسای او + عاشق حالی نہ عاشق بر منی + بر امید
حال بر من می تنی + آنکہ گہ ناقص گہی کامل بود + نیست معبود خلیل آفل بود + آنکہ آفل باشد و گہ آن و این نیست
دلبر لا احب الآفلین + آنکہ او گاہی خوش و گہ ناخوش ست + یک زمانی آب و یکدم آتش ست + برج مہ باشد
و لیکن ماہ نی + نقش بت باشد ولی آگاہ نی + المعنی آپ مقولات مولانا رح کے ہین کہتے ہین اس عاشق
نے اپنے معشوق کو دوسرے حال پر پایا ایسا معشوق کس کام کا معشوق وہی ہے جو ایک حال پر ہو کہ تیرا
بتدا و منتہا ہو اور تیرے عشق مین فتور نہ آئے اور ایسا کہ جب تو اسکو پائے تو بعرض انتظار مین نہ پڑے
منتظر دیدار کے بیٹھے ہین کب بر آمد ہو بلکہ ظاہر او پوشیدہ دونون حال مین پیش نظر وہ بادشاہ احوال کا
جسنے کیفیتین تغیر ہوتی ہین اسکا حال کسی حال پر موقوف نہین بلکہ جملہ حال اسپر موقوف چنانچہ ماہ و سال جنہین
تغیرات ہوتے ہین اس ماہ کے غلام ہین جسوقت حال سے کہدے فوراً بجا آوری فرمان کی کرے اور جب
چاہے جسمون کو کہ کثیف ہین جانون لطیف سے بدل دے وہ منتہی نہین ہے اسواسطے کہ موقوف ہے
ہمیشہ یکسان نہ مثل حسن اور حسینون کے کہ منتہی ہے نہ منتظر کسی حال کا کہ اسکے انتظار مین ہو اسکا تو ہاتھ خود
کیمیا ہے حال کا کہ ذرا ہلاتے ہی مس اسکا مست ہو جاتا ہے اور نہ پا لیتا ہے اگر وہ چاہے تو مرگ جیسی تلخ چیز شیرین
ہو جاوے اور خار و نشتر سب نرگس و نسرین بنجائین وہ ہر روش و طور مین سلطان حال کا ہے نہ تیری طرح کہ حال و کشش
دونون سے محروم یعنے نہ اسکی کشش تیری طرح مین نہ تجھ مین حال اسکے شوق کا بس جو موقوف حال و تغیر کا ہے آدمی
کبھی بڑھ جاتا ہے کبھی گھٹ جاتا ہے لیکن جو صوفی صافی ہے یعنے ابو الوقت وہ وقت و حال دونون سے

بخت ہی بخلاف صوفی ابن الوقت کے کہ یہ مقید وقت وحال کا ہی اور جملہ حال اسکی فکر ورائے پر موقوف
وٹھہرے ہوے اور اسکے نفخ سے جو مثل دم مسیح کے ہی زندہ واضح ہو کہ صوفی ابو الوقت کے حال و وقت دونون
تابع ہوتے ہین کہ جسوقت جو کچھ وقت اسکی فوراً تعمیل کرتا ہی چنانچہ انبیا اور بعض اولیا اور ابن الوقت تابع
وقت وحال کا ہی کہ مناسب وقت کے منھ سے نکالتا ہی اور حال بھی اسپر غلبہ کرتا ہی کہ یہ حال اکثر اولیا کا ہی
یہ لوگ عاشق حال کے ہین نہ کسی من کے اور اگر من پر بورتے ہین یعنے عاشق ہوتے ہین تو وہ عشق بھی
انکا بامید خال ہی ہوتا ہی اور جو کبھی ناقص کبھی کامل ہو وہ معبود خلیل کا نہین ہی اس سبب سے کہ ڈوبنے والا
پہلے شعر مین من سے مراد معشوق ظاہری سے کہ جو منی وخودی سے بھرے ہوتے ہین اور خلیل دوست خالص اور
جو آفل ہی اور متغیر الاحوال وہ دلبر نہین ہی لا احب الآفلین سے ہی جیسے خلیل نے کہا تھا اور جو کبھی خوش ہی
کبھی ناخوش ہی مثلاً آفتاب اور ایسے ہی کبھی آب کبھی آتش اسکے عاشق نہین وہی من یعنے معشوق ظاہری ہے
تو برج ماہ کا لیکن خود ماہ نہین ہی اور ہی تو نقش بت مگر آپ سے آگاہ نہین کہ مین کون قولہ ہست صوفی صفا
چون ابن وقت + وقت را ہمچون پدر بگرفتہ سخت + لیک صافی غرق عشق ذوالجلال + ابن کس نے فارغ از اوقات و
حال + غرقہ نوری کہ او لم یولد ست + لم یلد لم یولد آن ایزدست + رو چنین عشقی گزین گر زندۂ + ورنہ وقت مختلف را
بندۂ + منگر اندر نقش زشت وخوب خویش + بنگر اندر عشق و بر مطلوب خویش + منگر این را کہ حقیری یا ضعیف + بنگر اندر
ہمت خود ای شریف + تو بہر حال کہ باشی می طلب + آب می جو دائما ای خشک لب + کان لب خشک گواہی میدہد
کو در آخر بر سر منبع رود + خشکی لب ہست پیغامی ز آب + کہ بات آرد یقین این اضطراب + کاین طلبگاری مبارک جنبشی است
این طلب در راہ حق مانع کشی ست + این طلب مفتاح مطلوبات تست + این سپاہ نصرت و رایات تست + این طلب
ہمچون خروسی در صیاح + می زند نعرہ کہ می آید صباح + گرچہ آلت نیستت تو می طلب + نیست آلت حاجت اندر راہ
رب + ہر کرا بینی طلبگار ای پسر + یار او شو پیش او انداز سر + کز جوار طالبان طالب شوی + وز ظلال غالبان غالب
شوی + گر یکی موری سلیمانی بجست + منگر اندر جستن او سست سست + ہر چہ داری تو ز مال وپیشۂ + نی طلب بود
اول و اندیشۂ + گر یکی گنجی بیابد نادرست + در باستد از طلب ہم قاصرست + ہر کہ چیزی جست بیشک یافت او + چون بجد
اندر طلب بشتافت او + چون نہادی در طلب پای ای پسر + یافتی وشد میسر بی خطر + ہین مباش بی خواجہ یکدم بی طلب +
تا بیابی ہر چہ خواہی ای عجب + عاقبت جوئیندہ یابندہ بود + چونکہ در خدمت شتابندہ بود + در طلب چالاک شو از لطف
انتجاب + می طلب واللہ اعلم بالصواب المعنی فرماتے ہین جو صوفی صفا والا ابن وقت ہی لہذا وقت کو ایسا سخت
پکڑے ہوے ہی جیسے بیٹا باپ کو کہ مقتضیات اسکے ہرگز نہین چھوڑتا مگر جو صافی ہی وہ حضرت ذوالجلال کے
عشق مین غرق ہی تو اسکا ابن نہین نہ اوقات کا نہ حال کا سب سے فارغ اور سب کو طے کیا ہوا

وہ اُس نور مین غرق ہی جولم یولد ہی کسی سے نہ جنا گیا اور لم یلد ولم یولد کی صفت خاص اسکی ہلک کہ وہ نور یزدانی ہی
کہ نہ کسیکو اُسنے جنا نہ کسی سے جنا گیا تبس اگر تو زندون مین دم مارتا ہی تو جا ایسے عشق کو اختیار کر جو حیات جاودانی
حاصل ہو نہین تو وقت مختلف کا بندہ ہی جو کبھی کچھ ہی کبھی کچھ ہی تو اپنے نقش زشت وخوب کو چاہے زشت ہی چاہے
خوب صلا خیال مت کر عشق اور اپنے مطلوب کیطرف دھیان رکھ نہ اُس بات کو دیکھ کہ مین حقیر وضعیف ہون میرے
مناسب اسکا عشق کب ہی تو تو شریف واشرف المخلوقات سے ہی اپنی ہمت کو غور کر پست ہمت نہو تو جس حال مین ہو
مگر اُسکو ڈھونڈھے جا اور تشنہ لب ہو کے ہمیشہ پانی کی جستجو رکھ تبس جب تو تشنہ لب بنیگا تو یہی تشنہ لبی تیرے لیے
گواہ بنیگی کہ آخر ضرور تو سرچشمہ پر پہونچیگا اور سیراب ہوگا جان لے کہ یہ خشک لبی تیری یہی پیغام ہی خود آب کیطرف سے
تجھکو کہ بہ یقین یہ اضطراب تیرا تجھکو ہمارے پاس لائیگا کسواسطے کہ یہ طلبگاری ہی بڑی مبارک ایک جنبش ہی جو
دل کو مطلوب کیطرف ہلائے جاتی ہی قرار پر نہین چھوڑتی اور راہ حق کے جو مانع ہین اُنکی کشندہ یہی طلب کنجی حل
مطلوبات کی ہی اسی سے سارے مطلوب حاصل ہوتے ہین اور سپاہ ورایات نصرت کے یہ طلب وہ ہی جو مثل
مرغ صبح کے نعرہ مار مار کے کہہ رہی ہی کہ اب کوئی دم مین خوب وجمیل آتا ہی جو آفتاب ہی یہان مراد آفتاب حقیقی ہی
اگر تیرے پاس ساز وسامان نہین ہی تو نہو خدا کی راہ مین حاجت کسی ساز وسامان کی نہین ہی تو ای پسر جسکو
طلبگار اُسکا پائے اُسکا یار بن اور اُسکے سامنے ادب سے سر جھکائے رہ اُسواسطے کہ طالبون کے قرب سے
آدمی طالب ہوجاتا ہی اور غالبون کے سایہ سے غالب اگر کسی مور نے طلب سلیمانی کی کی تو اُسکو مور حقیر بسمجھکے
اُسکی طلب مین سست نظر مت کہ تیرے پاس جو کچھ مال ہی اور جو پیشہ جانتا ہی کیا اسمین پہلے سے
طلب وفکر نہ تھی اسی طلب وفکر سے تو پایا اگر مور کو طلب سلیمانی کی ہی اور وہ پائے تو کیا عجب ہان یہ تو
کہ اگر خزانہ کسی کو ملجائے تو نادر ہی لیکن اگر طلب سے باز رہے اور نہ کرے تو قاصر ہی ٹھہریگا اُسواسطے
کہ جسنے جس چیز کو ڈھونڈھا بیشک اُسکو پایا بشرطیکہ جد اور طلب ہو اور اُسکے ساتھ جستجو اور کوشش کرے
خوب سمجھ لے کہ جہان تو نے کسی چیز کی طلب مین پاؤن رکھا بس اُسکو پالیا اور میسر ہوگئی بیخوف وخطر کچھ تامل ہی
نہین خبردار ای خواجہ دم بھر بے طلب مت رہ تو جو کچھ چاہے وہ پائے جیسا کہ کہا ہی آخر جوئندہ یابندہ ہی گر
خدمت مین کاہل نہو شتابندہ ہو پس طلب مین چالاک ہو اور اسی سے کشود باب مقصود کی ڈھونڈھ اور زیادہ کیا کہون
آگے اللہ خوب جانتا ہی اچھی طرح

حکایت اُس شخص کی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت مین رات دن دعا کرتا تھا اور خدا سے رزق حلال مانگتا تھا بیرنج کسب کے

قولہ آن یکی در عہد داؤد نبی + نزد ہر دانا وپیش ہر غبی + این دعا میکرد دائم کای خدا + ثروتی بے رنج روزی کن مرا

چون مرا تو آفریدی کاہلی + زخم خواری سست جنبی منبلی + بر خران پشت ریش بیمراد + بار اسپان و اشتران نتوان
نہاد کاہلم چون آفریدی ای ملی + روزیم ده ہم ز راه کاہلی + کاہلم من سایه خسپم در وجود + خفتم اندر سایهٔ احسان و جود + کاہلان و
سایه خسپان را مگر + روزیی بنهاده نوع دگر + ہر کرا پا ہست جوید روزیی + ہر کرا پا نیست کن دلسوزیی + رزق را میران
بسوی این حزین + ابر را باران بسوی ہر زمین + چون زمین را پا نباشد جود تو + ابر را راند بسوی او دو تو + طفل را
چون پا نباشد مادرش + آید و ریزد وظیفه بر سرش + روزیی خواہم بناگه بی تعب + که ندانم من ز کوشش جز طلب
مدتی بسیار میکرد این دعا + روز تا شب شب ہمه شب تا ضحی + خلق میخندید بر گفتار او + بر طمع خامی و بر پیکار او + که چه
میگوید عجب ای سست ریش + یا کسی دادست بنگ بی ہشیش + راه روزی کسب و رنج ست و تعب + ہر گز این
تا در نشد ور شد عجب + ہر کرا او پیشهٔ داد و طلب + از ره کسب و تعب با رنج و تب + اطلبوا الارزاق من اسبابہا
ادخلوا الاوطان من ابوابہا + شاه و سلطان و رسول حق کنون + ہست داود نبی ذو فنون + ہست در فرمان او
از وحش و طیر + در ہمه روی زمین او راست سیر + با چنان عزی و نازی کاندر وست + که گزیدستش عنایتہای دوست
معجز آتش بیشمار و بیعدد + موج بخشایش مدد اندر مدد + المعنی ملی بالضم توانگر منبل بالفتح کاہل و سست فرماتے
ہین ایک شخص حضرت داؤدؑ کے عہد مین ہر دانا و نادان کے سامنے یہ دعا کرتا تھا ہمیشہ کہ ایخدا مجھکو مالداری
بے رنج کے عطا فرما اسلیے کہ تونے مجھکو زخم خوار اور سست حرکت اور کاہل پیدا کیا ہی پھر جو گدھے پشت ریش
و بیمراد ہین اپنر تو بوجھ گھوڑون اور اونٹون کا نہین لادنا چاہیے جب مجھکو تونے ای توانگر و غنی کاہل پیدا
کیا ہی تو مجھکو روزی بھی اسی کاہلی کی راہ سے دے مین کاہل ہون اور وجود میں آرام طلب سایہ خسپ
اور وہ سایہ بھی تیرے ہی احسان و جود کا تو نے جو کاہلون اور سایہ خسپون کی عادت آرام طلبی کی ہی تو انکی
روزی کی صورت بھی دوسری قسم پر کی ہی جس کیکے پاؤن ہین وہ دوڑ جھپٹ کے اپنی روزی ڈھونڈھ لیتا ہی
اور جسکے پاؤن نہین ہین اسکی دلسوزی تو کر تو رزق کو مجھ غمگین کیطرف دوڑاتا رہ جیسے ابر کا باران ہر زمین
کیطرف دوڑاتا ہی اسلیے کہ زمین کے جو پاؤن نہین ہین تو جود تیرا ابر کو دوہتا کرکے اسکی طرف دوڑاتا ہی
ایسے ہی بچہ کے پاؤن نہین ہوتے خود مان اسکی اسکا راتب پہونچانے اسکے سر پر آتی ہی مین بھی ایسی ہی
روزی بیرنج و تعب چاہتا ہون کہ یکایک مجھکو ملتی رہے مین سواے طلب کے اور کسی قسم کی کوشش نہین
رکھتا الحاصل بہت مدت یہ دعا کرتا رہا دن رات اور صبح شام مخلوق اسکی باتون پر ہنستی تھی اور نیز اسکی
طمع خام اور لڑائی پر کہ خدا سے لڑتا ہی اور تعجب سے کہتے کہ یہ احمق سست ریش کیا بکتا ہی یا اسکو
کسی نے بھنگ بیہوشی کی دیدی ہی روزی ملنے کی راہ تو کسب و رنج و تعب ہی بے اسکے غیر ممکن اور اگر
بے اسکے ہو تو عجب ہی اسنے ہر کسیکو ایک پیشہ بتادیا ہی اور طلب رزق کی دیدی ہی اور کہدیا کہ اسی کسب و

تعب اور رنج و تب سے روزی کو ڈھونڈھو یہی اسباب اُسکے ملنے کے ہین جیسے گھرون مین آنے کی راہ در
ہین تمامی شاہ وسلطان اور خود رسول حق جواب ہین یعنے داؤد نبی کہ ہنر مند ہین جنکے فرمان مین وحش و طیر
اور جنکی تمامی زمین سیر گاہ ہی خواہ باعتبار رسالت خواہ بلحاظ سلطنت اور کیسے عزت اور کیسے ناز والے
کے نزدیک کہ جنکو اللہ کی عنایتون نے چھالیا ہی اور سب سے مستثنیٰ کیا ہی معجزات اُنکے بے گنتی بیشمار
رحمت الٰہی کی جنکی مدد در مدد کہ ایک آئی دوسری آئی تیسری آئی اور علیٰ ہذا قولہ ہیچکس را خود ز آدم تا کہ
ای بدست آواز ہمچون ارغنون + کو بہر وعظے بمیراند دویست + آدمی را صوت خوبش کرد نیست + شیر و آہو
گردد آنزمان + سوی تذکیرش بغفلت این ازان + کوہ و مرغان ہم رسائل بادمش + ہر دو اندر وقت دعو
تحرمش + این و صد چندان مراد را معجزات + نور رویش بے جہات و در جہات + با ہمہ تمکین خدا روزی او کم
بستہ اند در جستجو + بی زرہ بافی و رنجی روزیش + می نیاید با ہمہ پیروزیش + اینچنین مخذول وا پس ماندۂ + خانہ کندہ
گردون راندۂ + اینچنین بد زہیچ خواہد کہ او + گنج بادتار و پایش فرد + ز احمقی خواہد کہ بیر نجبش زود + بی تجارت بر
ز سود + اینچنین گنجی نیامد در جہان + کہ بر آید بر فلک بی نردبان + این ہمی گفتش تسخر زر بگیر + کہ رسیدہ ش روزی وا
زان بچند ید ار ہم بدہ + زانچہ یابی ہدیہ ای سالار دہ + او ازین تشنیع مردم وز فسوس + کم نمیکرد از دعا و چاپلوس
تا شد مشہور ر در شہر و شہیر + کو ز انبان تہی جوید پنیر + شد مثل در خام طمعی آن گدا + او ازین خواہش نمی آمد جدا + کم
از دعا و ابتہال + کرد اجابت مستعان ذوالجلال + گر گران و گر شتابندہ بود + عاقبت جویندہ یابندہ
المعنی ارغنون آرغن آرغون ہر یک مخفف ارغنون نام ساز وضع کردہ افلاطون تذکیر وعظ کہنا مغفل
غفلت کنندہ رسائل ہمراہان و ہم زبانان شہیر بفتح مشہور ابتہال تضرع وزاری یہ اشعار ابھی حضرت کی
مین ہین جو لوگ کہتے تھے کہ حضرت آدم کے وقت سے اب تک کسکی ایسی آواز مثل ارغنون کے ہو
جسکے سوز و درد سے آدمیون کا یہ حال کہ وعظ کے وقت سیکڑون مرجاتے ہین پھر کسکی آواز ایسی ہی
نیست کرے ہنگام وعظ اسکے شیر و آہو اکٹھے ہوتے ہین اسوقت مین باوصف مخالفت کے شیر سے
آہو سے شیر دونون غافل و بیخبر ہوتے ہین پہاڑ و مرغ سب اُنکے دم کے ہم رسائل ہوتے ہین یعنی ہمزبا
جو وہ کہتے ہین وہی کوہ و مرغ کہتے ہین اور جب وہ دعوت دین کی کرتے ہین یہ اُنکے محرم ہوتے ہین تو
یہ جو بیان کیا گیا یہ اور ایسے ایسے سو گنے تو اُنکے معجزات اور اُنکے سوا نور اُنکی صورت کا جو بے جہات ہی
در جہات بے جہات اس سبب سے کہ وہ نور نور الٰہی سے ہی جو بے جہت ہی اور در جہات اس وجہ سے کہ دنیا مین ہی جو شش
ہی پھر اُنکی خدا تعالیٰ نے باوصف اس رتبہ کے روزی جستجو سے متعلق کی ہی تو اور کیا چنانچہ بے زرہ بافی اور
روزی کے انکو بھی روزی نہین ملتی تھی باوجود انکی پیروزی کے اور یہ مخذول پس ماندہ خانہ برباد جو

ہوا بد بخت چاہے کہ کہین خزانہ پاؤن اور میرا پاؤن اُسمین گھس جاے اور حماقت سے چاہتا ہو کہ بدون
رنج کے جھٹ پٹ بے تجارت دامن سود سے بھر لون ایسا خزانہ تو جہان مین نہین ہی بھلا بے نردبان
آسمان پر چڑھ سکتا ہو کوئی تمسخر سے کہتا کہ لے یہ زر ہو کہ یہ تیری روزی ہی اور تیرے واسطے بشارت ہی
خوش ہوتا اور ہنسکے کہتا لا مجھی کو دیدے اور جو کچھ تحفہ سر دار دہ سے پایا کیے ہمکو بھی دیا کر مگر اس تمسخر د
را سے اپنی دعا و خوشامد مین کمی نہین کرتا تھا یہان تک کہ شہر مین معروف و مشہور ہو گیا کہ فلان خالی
ن سے پنیر ڈھونڈھتا ہی انبان مراد غلہ دان وغیرہ سے غرض یہ گدا تمام شہر مین خام طمعی مین مثل ہو گیا
طمعون کو اُس سے مثال دیتے تھے لیکن وہ اس خواہش سے جدا نہین ہوتا تھا جیسی دعا و زاری
کرتا تھا ویسی ہی کرتا رہا ذرا نہ گھٹا آخر اُسکی دعا حضرت مستعان ذو الجلال نے قبول کی شعر بعد مقولہ
انا رحم کا ہی کہ اگر گران ہی یعنے بھاری کہ حل نہین سکتا یا اٹھتا بندہ مگر ہوئے جو بندہ بیشک یا بندہ ہوگا

زنا گاؤ کا گھر مین اُس دعا کرنے والے بزاری کے کسواسطے کہ دعا کنندہ عین سوال
حق تعالی سے بس الحاح سائل کا اُسکے سوال سے بہتر ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ یحب الملحین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ دوست رکھتا ہی الحاح کرنیوالونکو

تا کہ روزی ناگہان در چاشتگاہ + این دعا میکرد با زاری و آہ + ناگہان در خانہ اش گاوی دوید + شاخ
بشکست در بند و کلید + گاو گستاخ اندران خانہ بجست + مرد بر جست و قوائمہاش بست + پس گلوی گاو
را آن زمان + بی توقف بی تامل بی امان + چون سرش ببرید شد سوی قصاب + تا اہابش برکند در دم شتاب +
تقاضا گر درون ہمچون جنین + چون تقاضا میکنی اتمام دین + سہل گردان رہنما توفیق دہ + یا تقاضا را
برامنہ + چون ز مفلس زر تقاضا میکنی + زر بخشش در سرای شاہ غنی + بی تو نظم و قافیہ شام و سحر + زہرہ
دارد کہ آید در نظر + نظم تجنیس و قوافی ای علیم + بندۂ امر تواند از ترس و بیم + چون مسبح کردۂ ہر چیز را + ذات بی تمیز و
تمیز را + ہر یکی تسبیح بر نوع دگر + گوید و از حال آن این بیخبر + آدمی منکر ز تسبیح جماد + وان جماد اندر عبادات اوستاد + المعنی
بکسر پوست حیوان فرماتے ہین ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ یہ دوپہر کیوقت بہ آہ و زاری دعا کر رہا تھا کہ ناگاہ
خانہ کیطرف ایک گاے دوڑ کے آئی اور سینگ مار کے کواڑ توڑ دیے کہ دروازہ کھلگیا گویا وہ
سنگ کشود در کا کلید تھا بس گاے گھر کے اندر گھس آئی اُسنے جھپٹ کے اُسکے ہاتھ پاؤن باندھے اور
اُسکا گلا کاٹ ڈالا ذرا توقف و تامل نہ کیا اور مطلق امان ندی جب سر کاٹ چکا تو قصاب کے پاس
جلدی سے اسکا پوست اُدھیڑ دے آب مقولات مولانا رحمہ کے ہین فرماتے ہین کہ ای تقاضا گر
کے تو ہمیر مثل جنین کے جو اپنے خروج کیواسطے تقاضا سخت دروزہ کا مادہ پر رکھتا ہی تقاضا اتمام دین کا

ر رہا ہی کیسے کرتا ہی اتمام دین سے مراد عبادت کامل یا عشق اسواسطے کہ راہ مشکل ہو کوئی رہنما نہ مددگار
س راہ کو سہل کردے اور رہنما و مددگار ہو یا تقاضا چھوڑ دے یہ تکلیف ہمت رکھ خوب جانتا ہی کہ ہم مفلس
ہر مفلس سے تقاضا زر کا کیا تو ای بادشاہ غنی اول اسکو خفیہ زر دیدے پھر تقاضا کرتا وہ دے سکے
ر اسی بات ہی کہ یہ نظم و قوافی کہ صبح و شام ہم باندھتے رہتے ہین انکا یہ زہرہ کب ہی جو کسی کے نظم
ئین علی ہذا نظم تجنیس و قوافی ای علیم سب تیرے بندہ حکم کے ہین تیرے ترس و بیم سے مقدور
علاف امر کر سکین اور کسیکو نظر آئین تو نے ہر کسی کو مسبح اور تسبیح خوان بنایا ہی چاہے کوئی بے تمیز
ے ہو چاہے با تمیز ہے اور ہر ایک کی تسبیح دوسری قسم کی کہ سب اپنی اپنی تسبیح کرتے ہین اور ایک
ے حال سے بیخبر آدمی جماد کی تسبیح کا منکر ہی اور حال یہ کہ وہ جماد اپنی اپنی عبادت مین استاد
لم ہفتاد و دو ملت ہر یکی + بیخبر از یکدگر واندر شکی + چون دو ناطق را ز حال ہمدگر + نیست آگہ چون بود
در + چون من از تسبیح ناطق غافلم + چون بداند سبحہ صامت دلم + ہست سنی را یکی تسبیح خاص + ہست
ندآن در مناص + سنی از تسبیح جبری بیخبر + جبری از تسبیح سنی بی اثر + این ہمیگوید کہ او ضالست و گم + بیخبر از حال
امر قم + وان ہمیگوید کہ این را چہ خبر + جنگ شان افگند یزدان از قدر + گوہر ہر یک ہویدا میکند + جنس
بیدا میکند + قہر را از لطف داند ہر کسی + خواہ ناوان خواہ دانا یا خسی + لیک لطفی قہر در پنہان شدہ + یا کہ
ر دل لطف آمدہ + کم کسی داند مگر ربانئی + کش بود در دل محک را جانئی + باقیان زین دو گمانی می
عوی لانہ خود بیک پری پرند + المعنی فرماتے ہین جمادات ہی پہ کیا موقوف ہہتر فرقے جو اہل اسلام
ین ہر ایک ہر ایک سے بیخبر اور شک مین پھر جب ناطق ناطق کا حال نہین جانتا تو در و دیوار سے کیا
و ظاہر کہ ہر گاہ ہم تسبیح ناطق سے غافل ہین تو صامت کی تسبیح ہمارا دل کیا جانے آپ دیکھو سنی کی
یک تسبیح خاص جدا ہی اور جبری جدھر کو بھاگتا ہی اسکی گریزگاہ جدا اگر سنی تسبیح جبری سے بیخبر ہی اور جبری
ی تسبیح سے بے اثر یہ تو کہتا ہی کہ وہ گمراہ اور بہکا ہوا ہی اور اسکے حال اور امر قم سے بیخبر کہ یہ بھی اسی
مر کا اٹھایا ہوا ہی اور وہ کہتا ہی کہ اسکو کیا خبر دونون مین حضرت یزدان نے قضا و قدر سے لڑائی ڈالی
ہی اس صورت مین گوہر و اصل ہر ایک کی ظاہر کرتا ہی اور ناجنس سے جنس کو پیدا کرتا ہی کہ یہ مفلس
ہر و لطف مین تو دانا ہو یا نادان یا ناسمجھ سب تمیز کر سکتے ہین کہ یہ قہر ہی یہ لطف ہی لیکن جس لطف
ہر چھپا ہی یا جس قہر مین لطف پوشیدہ اسکو کوئی نہین جانتا مگر وہی جو ربانی ہی کسواسطے کہ وہ اپنے دل
سوٹی کیا کسوٹی کی ایک عمدہ جان ہی بس جو لوگ باقی ہین یعنے عاشق حیات جاودانی والے
دونون کے جھگڑون سے جدا ہین اور ایک پر سے جو توحید ہی اڑکے اپنے آشیانہ کو پہونچے ہین جس آشیانہ سے آئے

اس بیان مین کہ علم کے دو پر ہین اور گمان کا ایک پر ہی

ولہ مرغ یک پر زود افتد سرنگون + باز بر پر دو گامی یا فزون + می فتد می خیزد آن مرغ گمان + با یکے پر بر امید آشیان + چون ز ظن وارست علمش رو نمود + شد دو پر آن مرغ و پر ہا واکشود + بعد ازان یمشی سویا مستقیم + نی علی وجہ مکبا او سقیم + با دو پر بر می پرد چون جبرئیل + بی گمان و بی مگر بی قال و قیل + گر ہمہ عالم بگویندش توی بر رہ یزدان و دین مستوی + او نگردد گرم تر از گفت شان + جان طاق او نگردد جفت شان + ور ہمہ گویند او را گمرہی + کوہ پنداری و تو برگ کہی + او نیفتد در گمان از طعن شان + او نگردد دردمند از طعن شان + بلکہ گر دریا و کوہ آید بگفت + گویدش با گمرہی یاری و جفت + ہیچ یک ذرہ نیاید در خیال + مطمئن و موقن و بی احتیال + المعنی فرماتے ہین کہ مرغ ایک پر یعنے ایک بازو والا جلدی اوندھا گرتا ہی پھر گر کے دو ایک قدم یا زیادہ اٹھتا ہی پھر گرتا ہی پھر اٹھتا ہی اس امید پر کہ آشیانہ تک پہونچ جاؤن اور یہ مرغ یک پر گمان ہی جب آدمی اس ظن سے چھوٹ گیا اور علم نے اسکو اپنی صورت دکھائی تو وہ دو پر ہو گیا اور پر پرواز کے لیے کھولے پھر تو برابر سیدھی راہ چلا جاتا ہی جیسے کہ فرمایا سویا علی صراط مستقیم یعنے برابر صراط مستقیم پر چلا جائیگا نہ ایسا جیسا کہ کہا ہی علی وجہ مکبا یعنے منہ کے بل گر پڑے اوندھے منھ یا جیسے بیمار کہ چل نہین سکتا بلکہ وہ دونون پرون سے مثل جبرئیل کے اڑتا ہی اب گمان اور مکر اور قال و قیل یعنے بحث و تکرار سب سے پاک ہی اب اسکا یہ حال کہ اگر تمام جہان کہے کہ وہ شخص تو ہی ہی جو راہ یزدان پر ہی اور دین راست پر تو اسکی جان جو ان لوگون سے طاق و جدا ہی کبھی جفت انکی نہو گی یعنے انکی خوش نہو گی اور جو سب یہ کہین کہ تو گمراہ ہی ہر چند آپکو کوہ جانتا ہی مگر برگ کاہ بھی نہین تو اس طعن و بدگوئی سے بھی انکی وہ دردمند نہو گا طعن ضرب نیزہ بلکہ اگر کوہ و دریا گفت و کلام مین آجائین اور قوت کالمہ کی پاکر اس سے کہین کہ تو یار و جفت گمراہی کا ہی وہ ذرہ بھر ان سب کے خیال مین نہ پڑیگا اور بخوبی مطمئن اور بایقین اور بے احتیال ہی رہیگا کیونکہ علم الیقین سے بہرہ یاب ہو چکا ہی

بے بہرہ ہونا آدمی کا بوہم تعظیم خلق اور رغبت مشتریون کی اسکی طرف اور حکایت کودکون کے معلم کی

ولہ کودکان مکتبی از اوستاد + رنج دیدند و ملال و اجتہاد + مشورت کردند در تعویق کار + تا معلم در فتد در اضطرار + چون نمی آید ورا رنجوری + کہ بگیرد چند روز او دوری + تا رہیم از حبس و زتنگی کار + ہست او چون کوہ خارا برقرار + آن یکی زیرک ترین تدبیر کرد + کہ بگوید اوستا چونی تو زرد + خیر باشد رنگ تو بر جای نیست + این اثر یا از ہوایا از تپیست + اندکی اندر خیال افتد ازین + تو برادر ہم مدد کن اینچنین + چون درآئی از در مکتب بگو + خیر باشد اوستا احوال تو + آن خیالش اندکی افزون شود + کز خیالی عاقلی مجنون شود + آن سوم و آن چارم و پنجم چنین + در پی ما غم نمایند و حنین + چو سی کودک تواتر این خبر + متفق گویند یابد مستقر + ہر یکی گفتش کہ شاباش ای زکی + باد بخت بر عنایت متکی +

متند در عہد وثیق + کہ نگرداند سخن رایک رفیق + بعد ازان سوگند داد او جملہ را + تا کہ غماز ے نگوید ا
مکتب کے لڑکون نے جو استاد سے ملال و رنج اور اجتہاد بہت سا دیکھا تو باخود مشورہ کیا کہ کسی طرح
طرار مین پڑجاے جو تعویق و درنگ اس کام مین پڑکے کام بند ہو جاے یہ معلم تو کبھی بیمار بھی نہیں
وزکو تو ہمسے الگ ہو جاے تو ہم قید اور اسکے تنگ کرنے سے چھوٹ جائین یہ تو کوہ خارا کیطر
جم ہی رہتا ہی انمین ایک زیرک تر تھا اُسنے یہ تدبیر کی کہ مین کہون ای استاد تم زرد کیون ہوگئے
تمھارا رنگ کیون اُڑا ہوا ہی ضرور یا تو ہوا کا خلل ہی یا کسی تپ کا میرے کہنے سے کچھ تھوڑا اسکو خیا
جائیگا پھر دوسرے سے کہا ای بھائی تو اسی کی مدد کیجیو یعنے دروازہ سے مکتب مین گھستے ہی کہنا
تھارا کیا حال ہی تیرے کہنے سے وہ خیال تھوڑے سے بہت ہو جائیگا کسواسطے کہ خیال ای
دیوانے ہو جاتے ہین پھر تیسرا اور چوتھا پانچوان ہمارے کہنے کے بعد غم و نالہ ظاہر کرین بس جب
لڑکے متواتر متفق یہ خبر کہینگے تو ضرور ہی جم جائیگی ہر لڑکے نے اسکو شاباش کرکے کہا کہ کیا کہنا ہی
خوب سوچا خدا کرے تیرا نصیب اسکی عنایت پر ہمیشہ متکی رہے پھر سب نے باہم گر عہد مضبوط کیا کہ
س عہد سے بدے نہین متفق ہو کے ایسا ہی کرین بعد اسکے اُسنے لڑکون کو قسم دی کہ تا کوئی چغلی نہ کھا

بیان مین کہ عقلین مخلوق کی اصل فطرت مین متفاوت ہین اور معتزلہ کے نزدیک مساوی اور تفاوت عقلون کا بسبب علم کے ہی

رای آن کودک بچربید از ہمہ + عقل و در بیش میرفت از رمہ + آن تفاوت ہست در عقل بشر + کہ میا
مور + زین قبل فرمود احمد در مقال + در زبان پنہان بود حسن رجال + اختلاف عقلہا در اصل بود
ن باید شنود + برخلاف قول اہل اعتزال + کہ عقول از اصل دارند اعتدال + تجربہ و تعلیم بیش و کم کند
علم کند + باطل ست این زانکہ رای کودکی + کہ ندارد تجربہ در کم سنی + بگذر و ز اندیشہ مردان کار
شان در اضطرار + بر دمید اندیشۂ زان طفل خرد + پیر با صد تجربہ بوئی نبرد + خود فزون آن بہ کہ آن
فزونی کہ جہد و فکر تست + تو بگو داوہ خدا بہتر بود + یا کہ لنگی راہوارانہ رود + المعنی فرماتے ہین دیکھو
ے کی سب کی راے پر غالب پڑی کہ عقل اُسکی پیشوا اس کل کی عقلون کی تھی آدمی کی عقل مین
اہی جیسے معشوقون کی صورتون مین ہوتا ہی کوئی کم کوئی زیادہ اسی سبب سے حضرت احمدؐ نے فرمایا
ی اپنی زبان مین چھپا ہوتا ہی حسن و قبح اُسکا جبھی معلوم ہوتا ہی کہ جب وہ کچھ زبان سے کہتا ہی پس
لون کا اصل ہی سے چلا آتا ہی اسی کے موافق قول سنیون کا ہی اسی کو سُننا ماننا چاہیے برخلاف
زلہ کے وہ کہتے ہین کہ عقلین اصل مین سب کلی برابر ہین لیکن تجربہ و تعلیم سے کم و بیش ہوتی ہین اسی

یک دوسرا ایک دوسرے سے اعلم و داناتر ہوجاتا ہی مولانا فرماتے ہین یہ قول باطل ہی اگر برابر ہوتین
در تجربہ سے کم وبیش ہوتین تو اس لڑکے کی راے ایسی کیون ہوتی جو کم سن ہی اور نا تجربہ کار جسکی فکر
مردان کار سے بڑہہ گئی کہ اُسنے اپنے معاملہ مین ایسی بات سوچی کہ تجربہ کار بھی نہ سوچ سکتے اور اضطرار مین
کے عاجز ہوتے ایسا اندیشہ اس طفل خرد سے پیدا ہوا کہ بوڑھے نے باوصف سیکڑون تجربون کے اسکی بو بھی
سونگھی اور جو تعلیم و تجربہ سے بڑھتا ہی تو وہ افزونی بھی وہی اچھی جو بمقتضاے اصل فطرت کے ہی نہ وہ
افزونی کہ جہد و فکر سے ہو اسلیے کہ وہی کو کبھی کسب پہونچ سکتا ہو لے توہی بتا جو چال کہ خدا داد ہی وہ اچھی
لنگڑا اچھی چال والون کیطرح چلے وہ اچھا الخلاف شرح بحر العلوم مین کم سنی کو مسکی کی شکل لکھا ہی مین نے
تو اسکو کم سنی سمجھا ہی سو لکھدیا ہی

وہم مین ڈالنا لڑکون کا استاد کو مکر سے

قوله روز گشت وآمدند آن کودکان + بر ہمین فکرت بمکتب شادمان + جملہ استادند بیرون منتظر + تا درآید اول
آن یار مصر + زانکہ منبع او بدست این رای را + سر امام آمد ہمیشہ پای را + ای مقلد تو مجو بیشی بران + کو بود منبع
نور آسمان + او درآمد گفت استا را سلام + خیر باشد رنگ رویت زرد فام + گفت استا نیست رنجی مر مرا
تو برو بنشین مگو یاوہ ہلا + نفی کرد اما غبار وہم بد + اندکی اندر دلش ناگاہ زد + اندر آمد دیگری گفت
ہمچنین + اندکی آن وہم افزون شد برین + ہمچنین تا وہم او قوت گرفت + ماند اندر حال خود بس
در شگفت المعنی مصر بفتحم کسی کام پر کھڑا ہونے والا فرماتے ہین جب دن ہوا لڑکے اسی فکر مین خوش خوش
مکتب کو آکے اور سب باہر منتظر کھڑے ہوے تو وہ پہلا یار جو اس کام پر کھڑا ہوا ہی آجاے اس سبب کہ یہ چشمہ
نکلا ہوا اُسیکی راے کا تھا جیسے ہمیشہ پاؤن کا امام سر ہی آپ فرماتے ہین اے مقلد تو بیشی امام پر مت ڈھونڈ
وہ چشمہ نور آسمان کا ہی اور تیرے پاؤن کتنے بس وہی لڑکا آیا استاد کو سلام کرکے بولا خیر ہی تمھارا رنگ کیون
زرد ہی اُستاد نے جھڑک کے کہا جا اپنی جگہ بیٹھ بیہودہ مت بک مجھکو کوئی رنج نہین ہی اگرچہ اُسکے قول کی
نفی توکی لیکن غبار وہم بد کا بھی قدرے دل پر پڑا پھر دوسرا آیا اُسنے بھی ایسے ہی کہا اب اسکا کہنا اُس
وہم پر اور بڑھا غرض ایسی ہی یہانتک نوبت پہونچی کہ وہ وہم خوب قوت پکڑ گیا اب تو استاد اپنے حال
مین متعجب وحیران ہوے کہ یہ کیا بات ہی ہلا کلمہ تنبیہ و زجر کا ہی

رنجور ہونا فرعون کا بسبب وہم کے تعظیم مخلوق سے

قوله سجدۂ خلق از زن واز طفل و مرد + زد دل فرعون را رنجور کرد + گفتن ہر یک خداوند و ملک + آنچنان کردش
ز وہمی منہلک + کہ بدعوی الہی شد دلیر + اژدہا گشت و نمی شد ہیچ سیر + عقل جزوی آفتش وہم ست وظن + زانکہ در ظلمات شد او را وطن

ین گر نیم گز راهی بود + آدمی بی وهم ایمن میرود + بر سر دیوار عالی گر روی + گرد و گز عرضش شود کژ میشوی
می افتی ز لرز دل بوهم + ترس وهمی را نکو بنگر بفهم + المعنی فرماتے ہین دیکھو اس وہم ہی سے دل فرعون کا زہرہ
جب مخلوق کیا زن اور کیا مرد اور کیا بچے سجدہ کرنے لگے بس اس وہم سے کہ مین ایسا ہی ہون دل اسکا
در ہوگیا ہر طرف سے خداوند و ملک سُن سُنکے ایسا وہم مین منہلک ہوا کہ دعوی خدائی پر دلیر ہوگیا اور
اسقدر کہ اژدہا بنگیا اس دعوی سے سیر ہی نہین ہوتا تھا اب فرماتے ہین ایک تو اسکی عقل جزوی
سی نہ کلی اسپر آفت وہم وظن کی اور خود اس عقل کا ظلمت مین وطن پھر ایسی عقل کو نیک و بد کیا سوجھے
ت سے مراد جسم دیکھو یہ وہم ایسی چیز ہی کہ اگر زمین پر آدھ گز راہ ہو تو آدمی اسپر بخوبی چل سکتا ہی اور
کے پھریگا اور اگر کوئی دیوار بلند ہو اور دو گز اسکا عرض تب بھی اسپر نہ چل سکیگا ٹیڑھا ہو ہو جائیگا بلکہ
ما دل کانپنے لگیگا کہ گر ہی پڑیگا بس اب تو وہم کے خوف کو اچھی طرح غور کرکے سمجھ لے بخلاف شرح بحر العلوم
ن وہمی بعطف لکھا ہی میری دانست مین عطف صحیح نہین ہی اسواسطے کہ وہ ترس وہم ہی کا ہی نہ ترس علیحدہ

بیمار ہو جانا استاد معلم کا وہم و خیال سے

گشت استا سخت سست از وہم وبیم + بر جہید و می کشانید او گلیم + خشمگین با زن کہ مہر اوست سست
ن حالم نپرسید او نخست + خود مرا آگہ نکرد از رنگ من + قصد دارد تا رہد از ننگ من + او بحسن و جلوهٔ خود
ت + بیخبر کز بام من افتاد طشت + آمد و در را بہ تندی برکشاد + کودکان اندر پی آن اوستاد + گفت زن
ست چون زود آمدی + کہ مبادا ذات نیکت را بدی + گفت کوری رنگ و حال من ببین + از غم بیگانگان
رحنین + تو درون خانہ از بغض و نفاق + می نہ بینی حال من از احتراق + گفت زن ایخواجہ بجی نیستت
م وظن لاش بی معنیستت + گفت ای غر تو ہنوزی در لجاج + می نہ بینی در تغیر وارتجاج + گر تو کور و کر شدی
م + ما درین رنجیم و در اندوہ کرم + گفت ایخواجہ بیارم آئینہ + تا بدانی کہ ندارم من گنہ + گفت رو رو چہ تو
ینہ ات + دائما در بغض و کینی و عنت + جامہ خواب مرا وگستران + تا بخسپم کہ سر من شد گران +
ن توقف کرد مرد ش بانگ زد + کای عدو زوتر ترا این می سزد + المعنی احتراق سوختہ ہونا لاش
فف لاشہ غر بالضم زن فاحشہ لجاج بفتح اول ستیزہ ارتجاج بالکسر لرزیدن کرم بالضم اندوہ سخت عنت
تین گناہ و فساد الحاصل وہ وہم ایسا قوی ہوا کہ استاد وہم و خوف سے نہایت سست ہوگیا اور
اٹھ کے کملی اوڑھ لیا اب جورو پر نہایت خفا کہ اسکو مجھسے ذرا محبت نہین ہی کہ مین اس حال کو پہونچا
سنے پہلے مجھسے نہ کہا اور میرے تغیر سے مجھکو آگاہ نکیا وہ تو چاہتی ہی کہ کسیطرح میرے ننگ سے چھوٹ
یا سے اسنے کیا پروا وہ اپنے حسن و جلوہ مین مست ہی میری اسکو کیا خبر یہانتک کہ اب ظاہر در

ہوگیا ایسا کہ لوگون نے پہچانا القصہ مکتب سے گھر کو آیا اور مارے غصہ کے بڑے زور سے دروازہ کھولا اور لڑکے جوان اُستاد کے اُستاد تھے پیچھے پیچھے عورت نے دیکھکے کہا خیر ہی آج تم کیسے جلدی چلے آئے اللہ تعم تمھاری ذات کو ہر برائی سے محفوظ رکھے کہا کیا تو اندھی ہی میرا حال نہین دیکھتی ہان تجھکو میرا غم ہی کیا تو تو غیرون کے غم مین غمزدہ ہو رہی ہی تو گھر مین موجود اور وہ جو تیرے دل مین بغض و نفاق ہی اسکے مارے میرا حال کب دیکھتی ہی کہ مین احتراق مین مبتلا ہون عورت نے کہا ایخواجہ تجھکو کچھ رنج و بیماری نہین ہی تیرا وہم و گمان محض لاشی اور بیمعنی ہی کہا ای فاحشہ تو ابھی تک اسی ستیز و لجاج مین ہی نہ میرے تغیر حال کو دیکھتی ہی نہ کانپنے کو بس اگر تو اندھی بہری ہوگئی ہی تو میری کیا خطا مگر مین تو اس رنج و اندوہ سخت مین آلودہ ہون عورت نے کہا ایخواجہ مین آئینہ لاؤن تو اپنی صورت دیکھ تو جانے کہ میرا کوئی گناہ نہین کہا جا چلی جا تو کیا اور تیرا آئینہ کیا تو ہمیشہ مجھسے بغض و کینہ اور فساد ہی کرتی چلی آئی ہی جا میرا بچھونا بچھا دے تا مین سو رہون کہ میرا سر بھاری ہو رہا ہی عورت نے ذرا توقف کیا یہ بسبب خستہ اسپر چلایا بڑا کہ ای دشمن جلدی بچھا اسوقت بھی یہ باتین تیرے لائق و زیبا ہین الخلاف شرح مین سخت و سست بواو عطف ایسے ہی ظن و لاش مین واو لکھا ہی میری دانست مین دونون نہین چاہئین فتامل

بستر پر پڑ جانا اُستاد کا اور کراہنا لڑکے کے وہم سے

قولہ جامہ خواب آورد و گستردان عجوز + گفت امکان نی و باطن پرزسوز + گر بگویم متہم دارد مرا + ور نگویم جد شود این ماجرا فال بد رنجور گرداند ہمی + آدمی را کہ نبودستش غمی + قول پیغمبر قبولہ یفرضوا + ان تمارضتم لدینا تمرضوا + گر بگویم او خیالی بر زند + فعل دارد زن کہ خلوت میکند + مرا از خانہ بیرون میکند + بہر فسقی فعل و افسون میکند + جامہ خواب افگند استاد فتاد آہ آہ و نالہ از وی می بزاد + کودکان آنجا نشستند و نہان + درس میخواندند با صد اندہان + کاینہمہ کردیم و ما زندانییم بد بنائی بود و ما بد بانییم + این دگر اندیشۂ باید نمود + تا ازین محنت فرج یابیم زود + **المعنی** جب یہ عورت پر چلایا تو ناچار اُس بڑھیا نے بچھونا لاکے بچھا دیا اور دل مین کہا کہ مجھکو بولنے تو دیتا نہین مگر کیا کرون دل میرا جل رہا ہی اگر کہتی ہون تو مجھکو تہمت لگائیگا اور اگر نہین کہتی ہون تو خوف کرتی ہون کہ یہ معاملہ کہین ہزل سے جد نہو جاے یعنے سچ مچ بیمار ہو جاے اسلیے کہ فال بد رنجور کی رنجور کر دیتی ہی کہ اچھا چنگا بیغم ہو اور بیمار بنے جیسا کہ حضرت پیغمبر صلعم کا قول ہی جسکا ماننا ہمپر فرض ہی کہ اگر زبردستی بیمار بنوگے تو ہمارے نزدیک بھی بیمار ہو جاؤگے پس اگر یہ کہتی ہون تو فوراً یہی خیال کریگا کہ یہ فعل اسکا خلوت کیواسطے ہی خاص مجھکو اسی غرض کے لیے گھر سے نکالتی ہی کہ بدکاری مین مشغول ہو یہ [illegible] فعل و افسون اسیواسطے ہین مجبور ہو کے اُسنے بچھونا بچھا دیا اب اُستاد اُسپر پڑ گئے آہ آہ اور نالے اُٹھنے پیدا ہونے لگے لڑکے سب وہین بیٹھے اور بڑے اندوہ کے ساتھ دل ہی دل مین

سبق پڑھنے لگے آور اند وہ یہ کہ سب کچھ تو ہمنے کیا مگر رہے ویسے ہی قیدی یہ بنیاد اچھی نہ تھی بری بلا ہمنے ڈالی خبردار ہو کوئی اور تدبیر نکالنا چاہیے تو اس محنت سے کشود حاصل ہو

دوسری بار وہم مین ڈالنا اُستاد کو کہ اُسکو قرآن پڑھنے سے دردسر بڑھتا ہی اور صداع ہوتا ہی

قوله گفت آن کودک کہ ای قوم پسند + درس خوانید و کنید آوا بلند + چون ہمی خوانند گفت ای کودکان + بانگ استاد را دارد زیان + دردسر افزاید استا را ز بانگ + ارزد این کو درد یابد بہر دانگ + گفت استا راست میگوید روید + دردسر افزون شدم بیرون شوید + سجدہ کردند و بگفتند ای کریم + دور بادا از تو رنجوری و بیم + پس برون جستند سوی خانہا + ہمچو مرغان در ہوای دانہا المعنی پھر اُسی لڑکے نے کہا کہ ای قوم پسند خوب زور سے چلا چلا کے سبق پڑھو جب وہ چلانے لگے تو کہا ای لڑکو یہ آواز ہمارے استاد کو نقصان پہونچائیگی کہ استاد کا دردسر بڑھائیگی پھر کب لائق ہی کہ ایک ایک دانگ ہم سے پائے اور اُسکے واسطے ایسا درد اُٹھائے اُستاد نے سُنکے کہا سچ کہتا ہی جاؤ نکل جاؤ میرا دردسر بھی بڑھ گیا سب نے اُسکو سجدہ کرکے کہا ای کریم خدا تجھسے رنجوری و بیم دور رکھے تونے خوب چھڑایا بس وہان سے نکل کے اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے جیسے مرغ دانہ کے شوق مین ادھر اُدھر اُڑتے پھرتے ہین

خلاص پانا لڑکون کا مکتب سے بسبب اس مکر کے اور پوچھنا مادرونکا

قوله مادران شان خشمگین گشتند و گفت + روز کتاب شما با لہو جفت + وقت تحصیل ست اکنون و شما + میگریزید از کتاب و از ستا + عذر آوردند کای مادر تو بایست + این گنہ از ما و از تقصیر نیست + از قضای آسمان استاد ما + گشت رنجور و سقیم و مبتلا + مادران گفتند مکرست و دروغ + صد دروغ آرید بہر طمع دوغ + ما صباح آئیم پیش دستا + تا ببینیم اصل این مکر شما + کودکان گفتند بسم اللہ روید + بر دروغ و صدق ما واقف شوید المعنی جب یہ چھٹی کے وقت سے پہلے گھرون کو گئے اُنکی مادرون نے نہایت غصہ سے اُنسے کہا کہ کتب پڑھنے کا دن ہی اور تم لہو و بازی مین لپٹے ہوئے ہو یہ وقت تو تحصیل و سبق کا ہی اور تم استاد و کتاب دونون سے بھاگے ہوئے ہو سب نے کہا ای مادر تو ٹھہر یہ گناہ ہمسے اور ہماری کوتاہی سے نہین بلکہ اُستاد ہمارے قضای آسمانی سے رنجور و سقیم اور مبتلا ہو گئے ہین اُنکی مادرون نے کہا کہ یہ سب مکر و دروغ ہی تم وہ ہو کہ مٹھے کے لالچ سے سیکڑون مکر لاتے ہو ہم صبح اُستاد کے پاس آئینگے تا اس مکر کی اصل دریافت کرین سب نے کہا کہ بسم اللہ جاؤ اور دیکھو تو ہمنے جھوٹ کہا یا سچ کہا

عیادت معلم کو جانا مادرون کا علی الصباح

قوله بامدادان آمدند آن مادران + خفتہ استا ہمچو بیمار گران + ہم عرق کردہ ز بسیاری لحاف + سر ببستہ رو کشیدہ در لحاف

اہی سیکند آہستہ او + جملگان گشتند ہم لاحول گو + خبر باشد او ستاد این درد سر + جان تو مارا نبوده زین خبر + گفت
ہم بیخبر بودم ازان + آگہم کردند این مادر غران + من بُدم غافل بہ شغل قال و قیل + بود در باطن چنین رنجی ثقیل +
ن بجد مشغول باشد آدمی + او ز دید رنج خود باشد عمی + از زنان مصر یوسف شد سمر + جملہ از مشغولی خود بیخبر + پارہ پارہ
رہ ساعدہای خویش + روح والہ کہ ویس داند نہ پیش + ای بسا مرد شجاع اندر حراب + کہ بہ پر دست یا پایش ضراب +
دست آو رد در گیرو دار + بر گمان او کہ ہست او برقرار + خود نہ بیند دست رفتہ در ضرر + خون از و بسیار رفتہ
ر + المعنی سجاف بکسر جو سنجاف مشہور ہی کہ فتح اور نون اسکا غلط ہی غر بفتح سفیدی پیشانی الغرض صبح کو
رین لڑکون کی آئین دیکھا تو استاد پڑے ہین ایسے کہ جیسے کوئی بڑا بھاری بیمار ہوئے بہت لحاف
رھے پسینے مین تر سر باندھے منھ سجاف مین چھپائے آہستہ آہستہ آہ آہ کرتے ہین سب باہم لاحول کہنے لگین کہ
اس خیال سے آئے تھے جو لڑکون کی تصدیق تکذیب کا تھا خدا کرے ای استاد یہ دردسر تمھارا خیر کی گھڑی کا
تمھاری جان کی قسم ہمکو خبر نہ تھی استاد نے کہا مین بھی بیخبر تھا مجھکو لڑکون نے جو اپنی مادرون کی
ائی کے نور و روشنی مین آگاہ کیا ہی مین اپنے پڑھنے پڑھانے کے شغل مین غافل تھا اپنے باطن
، خبر نہین کہ ایسا بھاری رنج اسمین بھرا ہی معمول ہی کہ جب کسی کام مین آدمی بجد مشغول ہوتا ہی تو اپنے
ی دید و غور سے اندھا ہوتا ہی جیسے زنان مصر کہ حضرت یوسفؑ کی کیفیت سے جہان مین مشہور و
سانہ ہے اور یہ جملہ اُنسے ایسی مشغول کر اپنے حال سے محض بیخبر انھون نے اپنے پہونچے ٹکڑے ٹکڑے
لیکن روح اُنکی ایسی فریفتہ او بیخود جسکو آگے پیچھے کی خبر نہین ای مخاطب اکثر ہوتا ہی کہ کسی مرد شجاع کا
باہم ضرب لگانے والا لڑائی مین ہاتھ یا پانون کاٹ ڈالتا ہی وہ اسی ہاتھ پانون کو اس مقابلہ گیرودار مین
ہا اس گمان پر کہ وہ برقرار ہی ایسا بجد مصروف ہوتا ہی وہ نہین دیکھتا کہ میرا ہاتھ ضرر مین پڑ گیا اور خون
اُس سے بہت بہا ہی وہ اس سے بیخبر ہوتا ہی

بیان مین کہ تن آدمی کا روح کیواسطے ایسا ہی جیسے لباس چنانچہ ہاتھ اُسکی آستین ہی اور پانون اُسکا موزہ

تا بدانی کہ تن آمد چون لبیس + رو بجو لابس لباسی را ملیس + روح را توحید اللہ خوشتر ست + غیر ظاہر دست
ی دیگر ست + دست و پا در خواب بینی ایتلاف + آن حقیقت دان مدانش از گزاف + آن تو ئی کہ بی بدن
ی بدن + پس مترس از جسم جان بیرون شدن + روح دار دبی بدن بس کاروبار + مرغ باشد در قفس بس بیقرار
تا مرغ از قفس آید برون + تا بہ بینی ہفت چرخ اورا زبون + یک حکایت گو بمیت گر بشنوی + در حقیقت بر
مست بگروی + المعنی ایتلاف آمیختگی باہمدگر فرماتے ہین کہ تن کو جو لباس روح کا بنایا ہی تو ہر گز اس

بات کو مت جان اور سیمین گردیدہ مت ہو تو جا لباس والے کو ڈھونڈھ لباس کو مت چاٹ یعنے اُسکی
تعظیم و توقیر نہ کر روح کو تو اللہ کی توحید ہی خوش آتی ہی اُسکے ان ظاہری ہاتھ پانؤن کے سوا دوسرے
ہاتھ پانؤن ہین تو اپنے خواب کو نہین خیال کرتا کیسے ہاتھ پانؤن بہم آمیختہ دیکھتا ہی اور یہ ظاہری ہاتھ پانؤن
یہین پڑے ہوتے ہین بس اُنھین کو حقیقت جان اور گزاف و بیہودہ مت سمجھ تو تو وہ ہی کہ تیرا بے بدن کے
بدن ہی پھر اس سے کیون ڈرتا ہی کہ اگر جان بدن سے نکل جائیگی تو بدن چھوٹ جائیگا روح تیری بے بدن
کے بہت ہی بہت کار و بار رکھتی ہی کسیوقت اُسکو فراغت نہین جیسے مرغ در قفس قفس مین بیقرار رہتا ہی
رہ تو مرغ قفس سے چھوٹے تو دیکھیگا کہ ہفت چرخ با این حشمت و عظمت کیسے اُس سے دبے پچے ہوئے
ہین اب مین تجھسے ایک نقل بیان کرون تا تو در حقیقت حقیقت کا گرو ہو جائے الخلاف شرح بحر العلوم
مین تا نذالی کو تا بدالی اور ملیس کو بلیس لکھا ہی مگر نسخہ مین ملیس بھی لکھدیا ہی جو ٹھیک نہین معلوم ہوتا
حکایت زاہد خلوت نشین در کوہ کی اور بیان لذت انقطاع وخلوت اور داخل ہونا اُس
منقبت حدیث قدسی انا جلیس من ذکرنی وانیس من استانس مین ہمنشین اُسکا ہون جو میرا ذکر
کرتا ہی اور انیس اسکا ہون جو مجھسے اُنس ڈھونڈھے شعر گر با ہمہ چو بی منی بی ہمہ + ور بی ہمہ چو با منی با ہمہ
قول بود در دیشی کہساری مقیم + خلوت او را بود ہمخواب و ندیم + چون ز خالق میرسید او را شمول + بود از انفاس
زن ملول + ہمچنانکہ سہل شد ما را حضر + سہل شد ہم قوم دیگر را سفر + آنچنانکہ عاشقی بر سروری + عاشق ست آن خواجہ بر آہنگری
ہر کسی را بہر کاری ساختند + میل آن را در دلش انداختند + دست و پا بی میل جنبان کی شود + خار و خس بی آب و بادی کی
گر بہ بینی میل خود سوی سما + پر دولت بر کشا ہمچون ہما + ور نہ بینی میل خود سوی زمین + نوحہ میکن ہیچ منشین از حنین
عاقلان خود نوحہ ہا پیشین کنند + جاہلان آخر بسر بر میزنند + ز ابتدای کار آخر را بہ بین + تا نباشی تو پشیمان یوم دین الخ
فرماتے ہین کہ ایک زاہد پہاڑون مین رہتا تھا اور خلوت کے سوا نہ کوئی اُسکی ہمخواب تھی نہ کوئی اُسکا ندیم حاصل یہ
سوتا تھا تو خلوت کے ساتھ سوتا تھا اور جاگتا تو وہی خلوت اُسکی ہمنشین تھی اور چونکہ خالق سے اُسکو شمول حاصل
یعنے خالق اُسکا جلیس و انیس ہوتا تھا جیسا کہ حدیث قدسی مرقوم الصدر سے ظاہر ہے لہذا اُسکو تنہائی خوش تھی مرد وزن
آمیزش و انفاس سے ملول ہوتا تھا اب مقولات مولانا رحکے ہین کہتے ہین کہ سارا کارخانہ دینوی دنیا کا میل و رغبت پر
کہ زاہد کو رغبت خلوت و تنہائی کی تھی وہ اُسپر خوش و سہل تھی ورنہ تنہائی وحشت انگیز شی ہی کسکو خوش آتی ہی یا ہم
رغبت حضر کی ہی ہمکو حضر سہل ہی دوسرے لوگ ہین کہ اُنکو رغبت سفر کی ہی اُنکو سفر سہل ہی یا جیسے تو عاشق امیر
ایسے ہی ایک خواجہ آہنگری پر عاشق ہی وہ اس محنت ہی مین خوش ہی بس قضا و قدر نے ہر کسیکو ایک کام کیواسطے
بنایا ہی اور اسکی رغبت اُسکے دل مین ڈالدی ہی کہ اسی رغبت سے ہاتھ پانؤن اُسکی طرف ہلتے ہین خیال تو کر

وخس مین بذات خود جنبش کہان ہی آب و باد بغیر یہ کب چل سکتے ہین پس تو دیکھ کہ تیرا میل کس طرف ہی اگر
ان کیطرف جو عالم علوی ہی تب تو پر دولت کے کھول دے مثل ہما کے کہ اسوقت مین تو وہ ہی کہ تیرے سایہ سے
شاہ ہوجاوین اور جو میل اپنا زمین کیطرف پائے جو عالم سفلی ہی تو نوحہ کرتا رہ کسیوقت نوحہ کرنے سے بیٹھ مت رہ اسلیے
علمند جو نوحے کہ پیچھے کرنا پڑین وہ پہلے کر لیتے ہین اور جاہل جو نہین کرتے آخر مین وہ اپنا سر پیٹتے ہین تو ابتدائ
کار سے انتہاے کار کو دیکھ تو قیامت کے دن پشیمان نہو

قبت کار دیکھنا زرگر کا اور موافق عاقبت اندیشی کے بات ترازو مانگنے والے سے کہنا

ن یکی آمد به پیش زرگری + که ترازو ده که بر سنجم زری + گفت رو خواجه مرا غربال نیست + گفت میزان ده برین تسخر
ت + گفت جاروبی ندارم در دکان + گفت بس بس این مضاحک را بمان + من ترازویی که میخواهم بده + خویشتن
ن هر سو مجه + گفت بشنیدم سخن کر نیستم + تا نپنداری که بیمعنیستم + این شنیدم لیک پیری مرتعش + دست لرزان
تو نا منتعش + فهم کردم لیک پیری ناتوان + دستت از ضعف ست لرزان هر زمان + وان زر تو هم قراضه خورد
دست لرزد پس بریزد زر خرد + پس بگویی خواجه جاروبی بیار + تا بجویم زر خود را از غبار + چون بروبی خاک را
اوری + گویم غربال خواهم ای جری + من ز اول دیدم آخر را تمام + جای دیگر رو ازینجا والسلام + هر که اول
بود اعمی بود + هر که آخر بین چه با معنی بود + هر که اول بنگرد پایان کار + اندر آخر او نگردد شرمسار + حکم چون
قبت اندیشیست + بادشاهی بندهٔ درویشیست + عاقبت بینان بوند اهل رشاد + در نگر و الله اعلم
لداد + این سخن پایان ندارد باز گوی + قصهٔ آن مرد زاهد باز گوی + کن تمام اکنون حدیث شیخ فرد + کاندران
ر بودش خواب خورد + المعنی ایک شخص زرگر کے پاس گیا کہ مجھکو ترازو دے زر تولنے کو چاہیے ہی دیدے کہا
اجہ جا میرے پاس چھلنی نہین ہی کہا مجھکو ترازو دے اس تمسخر پرست اٹھ کہا میری دکان پر جاروب بھی
نا ہی کہا بس بس یہ مضحکے چھوڑ مین جو ترازو مانگتا ہون وہ دیدے آپکو بہرا مت بنا ہر طرف کو دتا مت
زرگر نے کہا مین بہرا نہین ہون یہ اسواسطے ہی کہ تو یہ گمان نہ کرے کہ مین بےمعنی ہون یہ جو کچھ تونے کہا وہ تو
نے سُنا لیکن تو پیر مرتعش ہی یعنے رعشہ والا تیرے ہاتھ کانپتے ہین اور جسم تیرا بےعیش و ناخوش مین نے
ہی سمجھ لیا مگر تو پیر ناتوان ہی تیرے تو ہاتھ ضعف سے ہر وقت کانپتے ہین اور وہ بھی جو تو لیگا قراضہ اور
ریزہ اگر تو نے تولا اور ہاتھ کانپنے سے وہ زر خرد بکھر گیا تو کہیگا اے خواجہ جاروب دے تا مین غبار
اپنے زر کو ڈھونڈھ لون پھر جب خاک جھاڑ کے جمع کریگا تو چھلنی مانگیگا خاک کے چھاننے کو اسلیے
نے آخر تک سب پر نظر و غور کر لی صرف اول ہی کو نہین دیکھا تو یہان سے اور کہین جا اور بیر سلام
جو کوئی اول مین ہی وہ اندھا ہی اور جو آخر بین ہین کیسے با معنی ہین جو شخص پہلے ہی انجام کار کو سوچ

لیتا ہی آخر مین شرمسار نہین ہوتا لاجرم جب حکم عاقبت بینی پر ہی تو بادشاہی غلام درویشی کی ہی بدین معنی کہ جو
اول مین بادشاہ ہین وہ بعد مرگ درویش کیطرح دنیا سے جائینگے اور جو اول مین درویش صفت ہین وہ
بادشاہ وہان بھی بادشاہ ہونگے غرض جو اہل رشاد ہین وہی عاقبت بین ہین تو خوب غور سے دیکھا
گے اللہ خوب جانتا ہی براستی و درستی آب گرنیہ ہی کہ اس بات کی کچھ حد نہین تو راز کا بیان کر اور اُس مرد زا

قصہ پھر کہ پس اُس شیخ فرد کی بات تمام کر جبکا اس کہسار مین خواب و خور دتھا

بقیہ قصہ اُس زاہد کوہی کا جسنے عہد کیا تھا کہ میوہ درخت کا نہ توڑونگا نہ جھاڑونگا اور کسی سے صراحۃً اور کنایۃً نہ جھاڑنے کو کہونگا تا مین کھاؤن مگر جو کہ ہوا سے گرا ہوا

قولہ اندران کہ بود اشجار ثمار + سیب وامرود وانار بیشمار + قوت آن درویش بود آن میوہا + غیر آن چیزی
نخوردی وانما + گفت آن درویش یارب با تو من + عہد کردم کہ نہ چینم درزمن + خود نہ چینم میوہ را در کل چین
نیز غیری رانگویم کہ بچین + جز ازان میوہ کہ باد اندازدش + من نہ چینم از درخت منتعش + مدتی بر نذر خود بود ش
درفا + تا درآمد امتحانات خدا + زین سبب فرمود استثنا کنید + گر خدا خواہد بہ پیمان برزنید + زانکہ حکم کار در دست منہ
اختیار جملگان پست منت + ہر زمان دل را دہم میل دگر + ہر زمان بر دل نہم داغ جگر + کل اصباح لنا شان جدید
کل شئی عن مرادی لا یحید + در حدیث آمد کہ دل ہمچون پریست + در بیابانی اسیر صرصریست + باد پر را ہر طرف راند
گزاف + گہ چپ و گہ راست با صد اختلاف + در حدیث دیگر این دل دان چنان + کاب جوشان ز آتش اند
قازغان + ہر زمان دل را دگر رائی بود + آن نہ از وی لیک از جائی بود + پس چرا ایمن شوی بر رای دل
بندی تا شوی آخر خجل + انہم از تاثیر حکم است و قدر + چاہ می بینی و نتوانی حذر + نیست خود از مرغ پران این عجب
کو نہ بیند دام وافتد در عطب + این عجب کہ دام بیند یا وتد + گر بخواہد ور نہ خواہد می فتد + چشم باز و گوش با ز و دام پیش
سوی دامی می پرد با پر خویش + المعنی قازغان دیگ ہسی یا کڑھائی عطب ہلاکی فرماتے ہین اُس پہاڑ مین درخت
بیشمار ہر قسم میوہ کے تھے کیا سیب اور کیا امرود اور کیا انار پس قوت اُس درویش کا انھین میووں سے تھا
میوون سے اور کچھ نہین کھاتا تھا ہمیشہ میوے ہی کھاتا تھا ایک دن اُسنے کہا کہ ای رب میرے مین نے
تیرے ساتھ عہد کیا ہی کہ مین کسی وقت مین میوہ اپنے ہاتھ سے نہ توڑونگا خود بھی کسی وقت مین نہ توڑونگا
نہ غیر سے کہونگا کہ تو توڑ دے سوا اُس میوے کے جسکو ہوا گرا دے مین کسی درخت بلند خوش عیش سے
توڑونگا پس ایک مدت اس نذر کو اپنی وفا کرتا رہا یہان تک کہ وقت امتحانات خدا کا آیا اب مولوی
مولانا رح کہتے ہین کہ خدا تعالی نے اسی سبب سے فرمایا ہی کہ ہر کام مین استثنا کرو یعنے انشاء اللہ کہو کیونکہ
اگر خدا چاہیگا تو اپنے پیمان پر قائم رہوگے اور فرماتا ہی کہ حکم ہر کام کا میرے ہاتھ اختیار مین ہی اور

تیار میرے اختیار سے پست ہین جیسا کہ فرمایا ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ مت کہو تم کہ کل کو ایسا کرینگے مگر یہ کہ اللہ چاہے مین ہروقت دل کو میل و رغبت دوسری دیتا ہون اور ہروقت دل پر داغ ہرکا رکھتا ہون معنی شعر عربی کے ہر صبح ہماری ایک شان نئی ہی اور کوئی چیز میری مراد سے جدا نہین جیسا کہ قرآن مجید مین ہی کل یوم ہو فی شان اور حدیث مین بھی آیا ہی کہ دل آدمی کا ایسا ہی جیسے ایک پر کہ جنگل مین صرصر کا اسیر ہو کہ وہ اس پر کو بیہودہ اڑاے اڑاے پھرتی ہی کبھی الٹا کرتی ہی کبھی سیدھا سیکڑون اختلاف کے ساتھ او حدیث یہ ہی مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ تقلبہا الریاح ظہر البطن مثل قلب کی مثل پر کے زمین جنگل مین لوٹ پوٹ کرتی ہی اسکو ہوا الٹا سیدھا اور دوسری حدیث مین ہی کہ اس دل کو ایسا ن جیسے پانی آگ سے کسی دیگ مسی یا کڑھائی مین کھولتا ہو قلب المومن اشد غلیانا من القدر قلب مومن کا اشد ہی جوش مین دیگ سے ہر دم دل کی دوسری رائے ہوتی ہی اور یہ رائے اسکی اس سے مین ہی بلکہ دوسری جگہ سے ہی پھر تو دل کی راے پر کیسے تخت ہوتا ہے اور عہد کرتا ہی کہ آخر شرمندہ ہوگا۔ ین تو کیا کرے یہ بھی تو تاثیر حکم و قدرت سے ہی کہ کنوان دیکھتا ہی اور بچتا نہین مرغ پر آن سے تو کچھ عجب نہین ہی دہ دام نہ دیکھے اور ہلاکی مین جا پڑے تعجب تو یہ ہی کہ دام تو مع میخون سمیت دیکھتا ہی اور چاہتا ہے ب اور نہین چاہتا جب خواہی نخواہی اس مین گرتا ہی بس وہ حال ہی کہ آنکھین کھلی ہین اور کان بھی کھلا اور دام سامنے موجود ہی اپنے پرون آپ ادھر ہی اڑا چلا جاتا ہی انخلاف شرح بحر العلوم مین کل حین کو حین لکھا ہی

تشبیہ بند دام کی قضا سے کہ بظاہر چھپا ہی اور اخر مین بیدا

بلہ بنگر اندر دلق مہتر زادۂ + سر برہنہ در بلا افتادۂ + بر ہوای نابکاری سوختہ + املاک خود بگرو دوختہ + آوارگشتہ درمیان قوم خویش + مرہمش نایاب دل ریش مرش + خان و مان رفتہ شدہ بدنام و خوار + م دشمن میرود او بار وار + تا ہمی بیند بگوید ای کیا + ہمتی میدار از بہر خدا + کاندرین ادبار زشت افتادہ ام + زر و نعمت از کف دادہ ام + ہمتی تا بو کہ من زین وارہم + زین گل تیرہ بود کہ برجہم + این دعا میخواہد او از عام و خاص + الخلاص الخلاص الخلاص + دست باز و پای باز و بند نی + نی موکل بر سرش نی آہنی + از کدامی جوئی خلاص + وز کدامی قید میخواہی مناص + بند تقدیر و قضای مختفی + کان نہ بیند آن بجز ذات خفی + گرچہ پیدا نیست آن در مکمن ست + بدتر از زندان بند آہن ست + المعنی فرماتے ہین دیکھ اور ہر کسی بہتر زادہ دلق پوش کو کہ اکثر ایسے پائیگا اور سر برہنہ در بلا افتادہ کو شوق نابکار چیزون میں جلا ہوا کہ اسباب و املاک سب بیچا اور کھویا اپنی قوم مین خوار و ذلیل مرہم نایاب دل ریش مرش اسی سے سرتا پا ہمی خان و مان سے چھوٹا ہوا بدنام و خوار دشمن کا مقصد ہر دو ان ہو دد دہ مقصود یا ہی اگر کسی انوع سے زاہکو

دیکھتا ہی تو کہتا ہی ای صاحب خدا کیواسطے میرے حق مین دعا کرو کہ مین اس ادبار زشت مین پڑا ہوا ہون
مال و زر اور نعمت سب اپنے ہاتھ سے کھویا ہی میرے لیئے دعا کرو تو شاید ایسا ہو کہ مین اُس سے
چھوٹ جاؤن اور اس اندہن مین جو اندھا ہون نکل جاؤن آب ہر خاص و عام سے یہی دعا ہی کہ الخلاص
الخلاص الخلاص تکرار واسطے مزید مبالغہ کے ہی یعنے خلاص ہی خلاص چاہتا ہی آب فرماتے ہین دیکھو
ہاتھ کھلے ہین پاؤن کھلے ہین کوئی قید و بند نہین نہ کوئی موکل سر پہ تعین نہ کوئی بند و زنجیر آہنی پھر
وہ کونسی بند ہی جس سے خلاص چاہتا ہی اور کونسی قید جس سے گریز گاہ ڈھونڈھتا ہی ہان یہ بند تقدیر
ہی اور قضا پوشیدہ کی پھر اسکو کون دیکھے سوا کسی برگزیدہ کے اگرچہ یہ بند ظاہر نہین ہی پوشیدہ ہی
اور اپنے عمل مین لیکن ہر زندان و بند آہن سے بدتر ہی کہ اس کا پھنسا ہوا خدا ہی چھڑائے تو چھوٹے
الخلاف شرح بحر العلوم مین اقمشہ کو اقشہ اور ریش مریش کو جو مثل ہرج مرج کے ہی دل ریش از مریش
الخلاص مین دو جگہ واو عطف حالانکہ بجائے واو ضمہ اعرابی میری دانست مین چاہیئے کہ مقصد
عربی کا ہی **قوله** زانکہ آہنگر مر آنرا البشکند ✤ حفرہ گر ہم خشت زندان برکند ✤ این عجب این بند پنہان گران
عاجز از تکسیر آن آہنگران ✤ دیدن آن بند احمد را رسد ✤ برگلوی بستہ حبل من مسد ✤ دید بر پشت عیال بولہب
تنگ ہیزم گفت حمال الحطب ✤ حبل و ہیزم را جز او چشمی ندید ✤ کہ پدید آید برو ہر ناپدید ✤ باقیانش حمل تاویل
کنند ✤ کاین ز بیہوشیست و ایشان ہوشمند ✤ لیک از تاخیر آن پیچش دوتو ✤ گشتہ نالان شدہ او پیش او
کہ دعای وہمتی تا دارہم ✤ تا ازین بند نہان بیرون جہم ✤ آنکہ داند این علامتہا پدید ✤ چون ندا ندا و شقی را
از سعید ✤ داند و پوشد بامر ذو الجلال ✤ کہ نداند کشف راز حق حلال ✤ این سخن پایان ندارد آن فقیر
وز مجاعت شد زبون و تن اسیر ✤ **المعنی** یعنے یہ جو کہا تھا کہ یہ بند ہر بند و زندان سے بدتر ہی اس سبب سے
کہ یہ وہ بند ہی جسکو کوئی آہنگر نہین توڑ سکتا نہ کوئی سرنگ نکالنے والا اس زندان سے ایک اینٹ
اکھیڑ سکتا ہی یہ عجب بند سخت پوشیدہ ہی جسکے توڑنے سے آہنگر عاجز ہین ایسے بند کو دیکھنا حضرت
احمد صلعم کا حق ہی کہ وہ گلے پر بندھی رسی چھال خرما سے دیکھتے ہین کما فی القرآن سیصلی نارا ذات لہب
وامرأتہ حمالۃ الحطب فی جیدہا حبل من مسد قریب داخل ہوگا آگ مین ابولہب اور اُسکی عورت اور وہ
آگ ایسی کہ صاحب شعلون کی ہی اس حال مین کہ اُٹھانے والے ایندھن کی ہی اور اُس حال مین کہ گردن
مین اُسکی رسی پوست خرما کی ہوگی اس سبب سے کہ عورت ابی لہب کی کانٹے اُنکے دروازہ پر کہ راہ
مین چبھین ڈال دیتی تھی پس اس رسی کو ہمیشہ اُسکے گلے مین بندھی ہوئی دیکھتے ہین اس بند قضا کی
اُنھین کو ہی اُنھین نے عورت بولہب کی پشت پر گٹھا ہیزم کا دیکھکے حمالۃ الحطب فرمایا تھا اگرا

حالت وہیبت سے اپنے حسن نارزدات اب کی ہوئی آسکی جیسی ہیزم کو سوا اُنکے کسی کی آنکھ نے نہ دیکھا نہ کیسکی ایسی آنکھ تھی جیسپر ناپدید پدید ہو باقی لوگ جو اُنکے بعد ہوے وہ حمالۃ الحطب مین تاویلین کرتے ہین کوئی اُس سے مراد سخن چینی سے لیتا ہی کوئی ترکیب نحوی کے موافق اعراب مین اختلاف کرکے اپنے معنی نکالتا ہی اسکا یہ سبب ہی کہ یہ لوگ اس عالم ظاہر کے ہوشیار اور عالم باطن کے بیہوش ہین پھر کیسے تاویلین نکرین اور جو ہوشمند ہین وہ خوب سمجھے ہوے ہین پھر رجوع ہی طرف اُسی ذکر صدر کے جو مہتر زادہ کے لفظ سے معدر کیا ہی کہ وہ اُسی قضائے نہانی کی تاثیر سے کپڑا ہوا ہی اور کسی زاہد کے سامنے نالان ہی کہ کچھ دعا و ہمت ایسی کر جس سے مین چھوٹ جاؤن اور اس بندِ نہان سے نکل جاؤن مگر جو شخص کہ ایسی علامتین ظاہر دیکھتا ہی وہ نیکبخت و بدبخت کو کیسے نہ پہچانیگا لیکن باوصف پہچاننے کے چھپاتا ہی کہ حکم حضرت ذوالجلال کا اُس کو یون ہی ہی اور اس راز کا ظاہر کرنا خدا کی طرف سے اسپر حلال نہین غرض اس بات کی تو انتہا نہین اور وہ فقیر زاہد کو ہی بھوک سے عاجز اور تن اُسکا جوع مین اسیر ہی اُسکا حال کہہ۔

مُضطر ہونا اُس فقیر نذر کنندہ کا ساتھ توڑنے امرود کے درخت سے اور گوشمال حق تعالے کی بے مہلت سے

قولہ پنجروز آن باد امرودی نریخت ٭ ز آتش جوعش صبوری میگریخت ٭ بر سر شاخی مرودی چند دید ٭ باز صبر کرد و خود را واکشید ٭ باد آمد شاخ را سرزیر کرد ٭ طبع را برخوردن آن چیر کرد ٭ جوع و ضعف و قوت جذب قضا ٭ کرد زاہد را ز نذرش بیوفا ٭ چونکہ از امرود بُن میوہ شکست ٭ گشت اندر عہد و نذر خویش سُست ٭ ہم دران دم گوشمال حق رسید ٭ چشم او بکشاد گوش او کشید ٭ مخلصان ہستند دائم در خطر ٭ امتحانہا ہست در رہ ای پسر ٭ یا مکن نذری کہ نتوانی وفا ٭ یہ خطرشین و بیرون چہ بلا ٭ نذر را باید وفا در راہ حق ٭ لیک حق تا خود کرا بدہد سبق ٭ قوت آن کوکہ پایان آوریم ٭ عاجزیم و ناتوان و مضطریم ٭ گرنہ فضلت دستگیر ما شود ٭ وای بر ما زانکہ رسوائی بود ٭ نذر ما با وفا پیوستہ دار ٭ عہد ما را از کرم دار استوار ٭ بازگشتم سوی قصہ کان فقیر ٭ عہد چون بشکست و در دم شد اسیر ٭ غیرت حق گوشمالش داد زود ٭ زانکہ فرمودست اوفوا بالعقود ٭ المعنی فرماتے ہین پانچ دن ہوگئے کہ ہوا سے کوئی امرود نہ گرایا اُسکا یہ حال کہ اُسکی صبوری آتش جوع سے بھاگنے لگی اُسمین ایک شاخ پر چند امرود دیکھے دل تو چاہا توڑون پھر صبر کیا اور آپ کو روک لیا اتفاقاً ہوا آئی اور اس نے شاخ کا سر لچا دیا اور اُنکی طبیعت کو اُنکے کھانے پر دلیر کیا اُسکو بھوک تو تھی ہی اور ضعف بھی اور ادھر کشش قضا کی کہ امتحان منظور تھا سب نے جمع ہوکے زاہد کو اُسکی نذر سے بیوفا کردیا جبھی اُسنے درخت سے امرود توڑا اور اپنے عہد و نذر مین سُست ہوا اُسیوقت گوشمال حق کی پہونچی اور آنکھین اُس کی کھول دین اور کان پہنچے کہ یہ

کیا کیا آپ مقولات مولانا رح کے کہ اسی سبب سے جو اخلاص والے ہین ہمیشہ ڈرتے رہتے ہین اور جانتے
ای پسر کہ اس راہ مین بڑے امتحان ہین یا تو ایسی نذر مت کرے جسکو وفا نہ کرسکے کہ رہگذر خطا کی
اس راہ پر مت بیٹھ اس سے الگ ہی رہ حق سے جو نذر و عہد کرے اسکو وفا کر لیکن کیا معلوم
کس کو سبق دے کر سب اسی سے ہی ہماری قوت ایسی کہان کہ ہم اپنے عہد کو حد پر پہونچائین ہم تو عاجز
و مضطر ہین اگر تیرا فضل ہمارا دستگیر نہو تو افسوس ہم پر کہ ہماری رسوائی ہی تو ہی ہماری نذر کو وفا
رکھ اور تو ہی ہمارے عہد کو استوار رکھ اب ہم پھر قصۂ فقیر کی طرف لوٹے جسنے عہد توڑا اور فوراً اسیر ہوا غیرت
نے جلدی اسکو گوشمالی دی اسواسطے کہ اس نے فرمایا ہی اوفوا بالعقود وفا کرو عقود کو اور عقود عام
باللہ ہو جاہے بالعبد پھر جب اس نے تاکید وفا کی فرمائی اور اسکو کوئی توڑے تو کیسے غیرت اسکی گوشمالی کرے

متہم ہونا اس شیخ کا چورون سے اور کاٹا جانا ہاتھ اسکا

قولہ جمعی از دزدان بُدند آنجا نگر ✦ درمیان آوردہ بہر سیم و زر ✦ اتفاقاً دزد چندی تاختند ✦ و اندران کہسار
ساختند ✦ لبست از دزدان بُدند آنجا و بیش ✦ بخش میکردند مسروقات خویش ✦ شحنہ را غماز آگہ کردہ بود ✦ مرد
شحنہ در افتادند زود ✦ ہم بدانجا پای چپ و دست راست ✦ جملہ ببریدند و غوغائی نخاست ✦ دست زاہد
ہم بریدہ شد غلط ✦ پاش را میخواست ہم کردن سقط ✦ در زمان آمد سواری بس گزین ✦ بانگ برزد بر عوان
کای سگ بین ✦ این فلان شیخ ست و ابدال خدا ✦ دست او را تو چرا کردی جدا ✦ آن عوان بدرید جامہ
تیز رفت ✦ پیش شحنہ داد آگاہیش تفت ✦ شحنہ آمد پا برہنہ عذر خواہ ✦ کہ ندانستم خدا بر من گواہ ✦ ہین بحل
کن مرمرا زین کار زشت ✦ ای کریم و سرور اہل بہشت ✦ گفت میدانم سبب این نیش را ✦ می شناسم جرم
خویش را ✦ من شکستم حرمت پیمان او ✦ پس یمینم برد داستان او ✦ من شکستم عہد و دانستم بدست ✦ تا رسید
شومی جرأت بدست ✦ دست او پای ما و مغز و پوست ✦ باد ایوالی فدائی حکم دوست ✦ المعنی کہتے ہین
شاید ایک گروہ چورون کا وہان تھا اور بیشمار سیم و زر انکے پاس تھا اتفاقاً چند چور اس جماعت کے
بھاگے اور اس کہسار مین آگھسے تخمیناً بیس آدمی سے زیادہ وہان تھے اور اپنے مسروقات کو بانٹ
رہے تھے کوتوال کو غماز نے خبر کردی تھی یکایک کوتوال کے آدمی آپڑے اور وہین سب کے الٹے
پانوءن اور سیدھے ہاتھ کاٹ ڈالے اس سبب سے بڑا شور و غوغا برپا ہوا انھین مین زاہد کا ہاتھ
بھی غلطی سے کاٹ ڈالا پانوءن کاٹنا چاہتے تھے کہ یکایک ایک سوار ازبس برگزیدہ نمود ہوا اور سپاہی
سے للکار کے کہا کہ ای سگ دیکھ یہ فلان شیخ اور ابدال خدا کا ہی تونے اسکا ہاتھ کیون کاٹ ڈالا
یہ سن کے اس سپاہی نے کپڑے پھاڑ ڈالے اور دوڑتا کوتوال کے پاس گیا اور یہ خبر گرم اسکو سنائی

دال ننگے پاؤن عذر کرتا آیا کہ ای شیخ خدا گواہ ہی مین نے تجھکو نہین جانا کیسا بُرا کام مجھسے ہوا تو مجھکو معاف
ے تو کریم کرم والا اور سردار بہشت کا ہی کہا مین سبب اس نیش کا خوب جانتا ہون اور اپنے گناہ کو
نتا ہون مین نے عزت اسکے پیمان کی توڑی اور اُس کی حرمت نہ کی اسواسطے اُسکے عدل نے میرا داہنا
کھو دیا مین نے اُس کا عہد توڑا حالانکہ جانتا تھا کہ یہ بد ہی اسی سبب سے نحوست اُس جرأت کی میرے
کو پہونچی میرا ہاتھ اور پاؤن اور مغز و پوست جو کچھ ہی ای حاکم سب حکم دوست پر فدا ہی یہ ہاتھ کیا چیز تھا اخلاق
ح مین داد آنکا ہمیش کو دارد لکھا ہی **قولہ** قسم من بود این ترا کردم حلال ٭ تو ندانستی ترا نبود وبال ٭ آنکہ او
ست او فرمانروا است ٭ با خدا سامان پیچیدن کراست ٭ ای بسا مرغان ز معدہ در مغص ٭ برکنار بام محبوس قفص
بسا مرغ پرندہ دانہ جو ٭ کہ بریدہ حلق او ہم حلق او ٭ ای بسا ماہی در آب دوردست ٭ گشتہ از حرص گلو ماخوذ شست
بسا مستور در پردہ بُدہ ٭ شومی فرج و گلو رسوا شدہ ٭ ای بسا قاضی خیر و نیکخو ٭ از گلوی رشوتی او زردرو ای بسا
بی نجح رفتہ لعشق ٭ وقت باز آمدہ شد او یار فسق ٭ بلکہ در ہاروت و ماروت این شراب ٭ از عروج چرخشان شد
رباب ٭ بایزید از بہر این کرد احتراز ٭ دید در خود کاہلی اندر نماز ٭ از سبب اندیشہ کرد آن ذولباب ٭ دید علت خوردن
آب ٭ گفت تا سالی نخواہم خورد آب ٭ آنچنان کرد و خدایش داد تاب ٭ این کمینہ جہد او بُد بہر دین ٭ گشت او
طان قطب العارفین ٭ چون بریدہ شد برای حلق دست ٭ مرد زاہد را در شکوہ بہ بست ٭ اینچنین باشد چو یک
شد ٭ صد در دیگر بر او شکستہ شد المعنی قسم بالکسر بہرہ وبخش مغص بفتح پیچش ناف درد و ددرد شکم زاہد کہتا ہی کہ
کاٹا جانا میرا النصیب حصہ تھا تیرا کیا گناہ اور جو تجھسے یہ فعل ظہور مین آیا وہ مینے تجھکو حلال کیا کہ تو نے
ن کے نہین کیا اور جو جانتا تھا وہی حکم جاری کرنے والا کہ خدا ہی پھر خدا سے سامان اُلجھنے کا کس کو ہی اب
لات مولانا رہ کے ہین فرماتے ہین کہ یہ معدہ وغیرہ بُری چیز ہین انھین کی خوبی سے زاہد کا ہاتھ کٹا اور اس کے
ایہ دیکھو سیکڑون مرغ کہ معدہ کے درد و پیچش کے مارے ہوے ہین اُسی کے سبب سے بالاخانون پر محبوس
رون مین لٹک رہے ہین قید بام کی بدینوجہ کہ خوش آواز پرندون کو اونچے پر لٹکاتے ہین تا کوئی آواز انکی سُنے
بہت مرغ پرندہ دانہ جو کہ اُنکے حلق انھین کے حلق نے کاٹے اور بہتیری مچھلیان ایسے دریاؤن کی جنمین
کا قابو نہ چلے گلو ہی کی حرص سے شست مین پھنسین اکثر عورتین مستورہ پردہ نشین اسی حلق و فرج کی
لت رسوا و فضیحت ہوئین کتنے ہی قاضی دانشمند بڑے عالم اپنی حلق رشوتی کے سبب سے زرد رو ہوے
ت حاجی کہ بڑے عشق سے حج کو گئے جب لوٹ کے آئے فسق و فجور مین پڑے یہ بھی پیٹ کا سبب
ور یہی کیا ہاروت و ماروت تو فرشتے تھے یہ سراب اُنکے عروج فلک کا بھی سد باب ہو گیا بایزید نے
ست اسیوجہ سے احتراز کیا کہ نماز مین کاہلی لاتا تھا اور جو انھون نے فکر کی کہ وجہ کاہلی کی کیا ہے تو

اوس ذولباب کو یہ معلوم ہوا کہ پانی بہت پیا جاتا ہے اور پانی مولد سردی اور سردی باعث کاہلی بایزید نے
پانی چھوڑدیا اور عہد کیا کہ سال بھر پانی نہین پیونگا اور ایسا ہی کیا کہ خدا نے اُنکو اسکے تحمل کی تاب دی
یہ اُنکی ایک ادنی جہد دین کے واسطے تھی جب تو سلطان اور قطب العارفین ہوے آور جو زاہد کا ہاتھ
خلق کے واسطے کاٹا گیا تو اُسکے شکوہ کا بھی دروازہ بند ہوگیا خدا سے بھی اور کوتوال سے بھی اور ایک
ہوا کہ ایک دروازہ بند ہوا اور سو دروازے کھل گئے چنانچہ اسکی کیفیت حکایت مالعدمین آتی ہے

کرامت شیخ اقطع کا بیان کہ خلوت مین زنبیل دونون ہاتھ سے بنتا تھا

قولہ شیخ اقطع گشت نامش پیش خلق * کرد معروفش بدین القاب حلق * گر تو نام اولش خواہی روان
ہین بر و بوالخیر نیسانیش خوان * در عریش اور ایکی زائر بیافت * کو بہر دو دست خود زنبیل بافت * گفت
ای عدو جان خویش * در عریشم آمدی سر کردہ پیش * ای چرا کردی شتاب اندر سباق * گفت از افراط
اشتیاق * پس تبسم کرد وگفت اکنون بیا * لیک مخفی دار این را ای کیا * تا نمیرم من بگو این باکسی * نی قرینی
نی حبیبی نی خسی * بعد ازان قوم دگر از روزنش * مطلع گشتند بر بافیدنش * گفت حکمت را تو دانی کردگار
من کنم پنہان تو کردی آشکار * آمد الہامش کہ یک چندی بُدند * کہ درین غم بر تو منکر میشدند * کہ مگر سالوس بود
در طریق * کہ خدا رسواش کرد اندر فریق * من نخواہم کان رمہ کافر شوند * وز ضلالت در گمان بد روند * این کرامت
را بکردیم آشکار * کہ دہیمت دست اندر وقت کار * تا کہ این بیچارگان بدگمان * رد نکردند از جناب آسمان
من ترا بی این کرامتہا ز پیش * خود تسلی دادمی از ذات خویش * این کرامت بہر ایشان دادمت * وین
چراغ از بہر این بنہادمت * تو ازان بگذشتۂ کز مرگ تن * ترسی از تفریق اجزای بدن * وہم تفریق
از سراپای تو رفت * دفع وہم از سر رسیدت نیک رفت * المعنی یعنے بعد ہاتھ کٹ جانے کے مخلوق کے سامنے
انکا نام اقطع ہوا اور اُنکی حلق نے انکو اس القاب سے مشہور کیا اور اگر تو چاہے کہ پہلا نام اُنکا جاری کر
تو خبردار ہو ابوالخیر نیسانی انکو کہہ یہ نام اول تھا ایک روز اُنکے جھوپڑے مین اُنکو زائر نے اس حال سے
کہ دونون ہاتھون سے زنبیل اپنی بنتے تھے شیخ نے زائر سے کہا کہ ای دشمن اپنی جان کے میرے جھوپڑے
مین سر جھکائے چلا آیا ایسی شتابی اس سبقت مین کہ میرے بلانے سے پہلے چلا آیا کیسے کی کہا بخیال کمال
محبت اور بسبب فرط اشتیاق کے پس مسکرا کر کہا آ لیکن اسکو جو تو نے دیکھا چھپائے رکھنا کسی سے
مت جب تک مین مر دن نہین کسی سے مت کہ چھپائے رہ چاہے کیسا ہی کوئی ہمنشین یا دوست ہو یا
ناچیز آدمی سب سے مخفی کر بعد اسکے اس عریش یعنے جھوپڑے کے روزن سے اور لوگون نے بھی اُسکو بنتے
دیکھا شیخ نے کہا اے کردگار مین چھپاتا ہون یہ ظاہر ہوتا ہے اسکو تو تو ہی جانے کہ اسمین کیا حکمت ہے

ام ہوا کہ چند لوگ اس غم مین جو قطع ید سے تجھکو پہونچا ہی ایسے ہین کہ تیرے منکر ہوے ہین اور کہتے ہین کہ شاید
طریق مین مکار و سالوس تھا کہ خدا نے اُسکو اس طرح رسوا کیا اور مین نہین چاہتا کہ وہ گلہ گلہ کافر ہوجائے اور
اہی سے گمان بدمین پڑین لہذا یہ کرامت ہم نے ظاہر کی کہ کام کیوقت ہم تجھکو ہاتھ دینگے تا یہ بیچارے بدگمان
اب آسمان سے رد ہون یہ تو تجھکو معلوم ہی ہے مین تجھکو بے کرامتون کے پہلے ہی سے بذات خود دلاسا دیتا رہا ہون
کرامت تو مین نے تجھکو ان منکرون کے واسطے دی ہی اور یہ چراغ تجھ مین ان لوگون کے واسطے رکھا ہی
تو اس بات سے علحدہ اور نکلا ہوا ہی بوجہ مرگ تن کے کہ آپ کو فنا کرچکا کہ تجھکو خوف جدائی اجزائے بدن کا
اس صفت سے تو بری ہو چکا تفریق کا وہم تو تیرے سراپا سے جاتا رہا مطلق باقی نہین اور وہم کا رفع از سر نو
تجھکو پہونچا اور جھاڑ کے خوب صاف کر دیا

سبب جرأت ساحران فرعون بقطع دست و پای خود

له ساحران را بی که فرعون لعین ✤ کرد تهدید وسیاست بر زمین ✤ که ببرّم دست و پاتان از خلاف ✤ پس در آویزم
ارم تان معاف ✤ او چنان پنداشت کایشان در همان ✤ وهم وتخویف و وسواس و گمان ✤ که بودشان لرزه
و تیف و ترس ✤ از توهمها و تحذیرات نفس ✤ او نمیدانست کایشان رسته اند ✤ بر دریچه نور دل بنشسته اند
یه خود را ز خود دانسته اند ✤ چابک و چیست و کش و برجسته اند ✤ هاون گردون اگر صد بارشان ✤ خرد کوبد اندرین گلزار
ان ✤ اصل آن ترکیب را چون دیده اند ✤ از فروع وهم کم ترسیده اند ✤ این جهان خوابست اندر ظن مایست ✤
رود در خواب دستی باک نیست ✤ گر بخواب اندر سرت ببرید گاز ✤ هم سرت بر جاست هم عمرت دراز ✤ گر به
خواب در خود را دو نیم ✤ تندرستی چون بخیزی بی سقیم ✤ حاصل اندر خواب نقصان بدن ✤ نیست باکی از دو صد پاره
بدن ✤ اینجهان راکه بصورت قائمست ✤ گفت پیغمبر که حلم نائمست ✤ از ره تقلید تو کردی قبول ✤ سالکان این
ره پیدا بی رسول ✤ روز در خوابی مگو این خواب نیست ✤ سایه فرعست اصل جز مهتاب نیست المعنی فرماتے ہین
احرون کو نہین فرعون لعین نے دھمکایا اور ڈرایا تھا زمین پر کہ تمھارے ہاتھ پائون کاٹونگا کہ تم نے خلاف
رضی میرے کیا اور سولی دونگا کما جاء فی القرآن لاقطعن ایدیکم وارجلکم من خلاف ثم لاصلبنکم اجمعین
ور کاٹونگا مین ہاتھ پاؤن تمھارے خلاف سے کہ تم نے بدون مرضی واجازت میری ایمان موسے پر
ل کیا اور ضرور سولی دونگا تم سب کو اُسنے ویسی ہی جانا کہ یہ اُسی وہم و خوف و گمان مین ہین جیسے
سے تھے کہ کانپتے تھے اور اور ونکو ڈراتے تھے اور ترس دتوہم اپنے بچاؤ نفس کے بہت تھا اور یہ نہین
نتا تھا کہ اب وہ جملہ توہمات اور خوف و وسواس سب سے چھوٹ گئے اور ایمان لانے سے اس رتبہ کو
پہنچے کہ دریچہ نور دل پر بیٹھے ہین اپنے سایہ کو آپ سے جانا ہی اور اس سایہ سے چست چالاک اور نہو بخش

نکل گئے ہین سایہ مراد جسم سے کہ اصل روح ہے وہ جانتے ہین کہ یہ ہاتھ پاؤن کاٹے جائینگے اور سولی دی جائیگی
ہمارے لیئے دوسرے جسم موجود ہین اسکے ہم محتاج نہین اب یہ بھید جوان پر کھلا ہی تو ایسے خوش ہین کہ اس
گردون کی اس گلزار جہان مین اگر انکو سو دفعہ کوٹ کوٹ کے چور چور کر دے لیکن اب انھون نے جو اصل اس
ترکیب جسمانی کی دیکھ لی ہی لہذا وہم کتنی ہی شاخین نکالے وہ ہرگز نہین ڈرتے یہ جہان ایک خواب
اس مین ذرا وہم وشک مت کر پھر اگر خواب مین کسی کا ہاتھ کٹ کے اڑ جائے تو کیا غم ہوتا ہی مثلاً تیرا
مین شمع کیطرح کسی مقراض سے کاٹا تو تیرا کیا بگڑتا ہی وہی سر تیرا برقرار ہی اور عمر تیری دراز بالفرض اگر
مین تو دو ٹکڑے ہو جاے کچھ خوف کی بات نہین جب اٹھیگا تندرست دبی سقم اٹھیگا اب فرماتے ہین حاصل یہ
خواب مین کیسا ہی نقصان بدن کا ہو جاے حتی کہ سیکڑون ٹکڑے کچھ خوف کی بات نہین یہ جہان جس کو
بصورت قائم دیکھ رہا ہی حضرت پیغمبر نے فرمایا ہی کہ یہ جہان سوتے کی خواب ہی چنانچہ تو نے بھی از روے تقلید
کے قول آنحضرت کو مانا ہی لیکن سالکون نے اسکو ظاہر اپنی آنکھون سے دیکھا ہی بدون تیری سی تقلید
کے غرض جب تک تو زندہ اس جہان مین ہی خوب جان لے کہ خواب مین ہون اس لیئے کہ اصل وہ جہان
کہ دونون کا ایسا حال ہی جیسے سایہ اور مہتاب کہ مہتاب اصل ہی اور سایہ فرع الخلاف شرح مین
کو فروغ پاک کو پاک لکھا ہے قولہ خواب بیدار یست آن دان ای عضد * کو بہ بیند خفتہ کو در خواب شدہ * اوگمان
کہ ایندم خفتہ ام * بیخبر زان کوست در خواب دوم * کوزہ گر کہ کوزۂ را بشکند * چون بخواہد باز خود قائم کند * کو
ہر گام باشد ترس چاہ * با ہزاران ترس می آید براہ * مرد بینا دید عرض راہ را * پس بداند او مغاک و چاہ را
پاو زانو یش نہ لرزد ہر دمی * رو ترش کی دارد او از ہر غمی * خیز فرعونا کہ ما آن نیستیم * کہ بہر بانگے زغولے بیستیم
خرقۂ ما را بدر دوز ندہ ہست * ورنہ خود ما را برہنہ تن بہست * بی لباس اینخواب را اندر کنار * خوش بگیرم ای
نابکار * خوش تر از تجرید از تن وز مزاج * نیست ای فرعون بی الہام کج * المعنی یعنے اس خواب سے بیدار
اپنی اسکو جان ای عضد کہ سوتے مین جو کچھ سوتا آدمی دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ مین سوتا ہون وہ تو گمان کرتا
کہ مین اسوقت سوتا ہون اور اس سے بیخبر کہ اب وہ دوسرے خواب مین ہی پہلی بگاڑ کے دوسری قائم
جیسے کوزہ گر اگر کسی کوزہ کو توڑ ڈالے اور جب چاہے پھر قائم کرلے اندھے کو قدم قدم پر چاہ کا خوف ہوتا ہی
ہزارون خوف سے راہ پر آتا ہی اور جو بینا ہی راہ کی چوڑائی دیکھتا ہی وہ چاہ ومغاک کو خوب جانتا
اس کا نہ پاؤن کانپے نہ زانو کانپے کسیوقت نہ وہ کسی غم سے ترش رو ہوئے پس ایسے ہی یہ ساحر
نابینا تھے اب جو بینا ہو گئے لہذا فرعون سے کہا ای فرعون جا اٹھ جا اب ہم وہ نہین ہین کہ ہر
غول کی آواز پر ٹھہر رہین اور رک جائین تو ہمارے خرقہ کو پھاڑ ڈال ہمارا سینے والا موجود ہی وہ

گرنہ سیے گا تو ہمکو ننگا بدن ہی خوش ہی تو غور تو کر خواب کیوقت کپڑے اُتار ڈالنے سے کیسی خواب
ن معلوم ہوتی ہی پس جب یہ دُنیا خواب ہی تو ہم بھی اُسکو بخرقہ ہوکے ای دشمن خدا کے آغوش مین دبوچینگے
فرعون اپنے تن و مزاج سے تجرید حاصل کرنا ای جدا ہو جانا اسکے برابر کوئی اچھی بات نہین ہی نہ کہ
تجھسا بے الہام بیہودہ مغز

بیت خچر کی اونٹ کے سامنے کہ مین اکثر منہ کے بل گرتا ہون تو نہین گرتا مگر بہت کم

گفت استر با شتر ای خوش رفیق * در فراز و شیب در راہ عمیق * تو نیائی در سر و خوش میروی * من ہمی آیم
در چون غوی * من ہمی افتم بروی ہر دمی * خواہ در خشکی و خواہ اندر یمی * این سبب باز گو با من زچیست * تا
م من کہ چون بایست زیست * گفت از چشم تو چشم من یقین * بیگمان روشن ترست و دوربین * بعد از ان ہم
بلندی ناظرم * زین سبب در رفتنم حاضرم * خوش بر آیم بر سر کوہ بلند * آخر عقبہ ببینم ہوشمند * پس ہمہ پستی
ی راہ * دیدہ ام را وا نماید ہم آلہ * ہر قدم من از سر بینش نہم * از عثار و اوفتادن دارہم * تو ببینی پیش خود
رسہ گام * تو نبینی و نہ بینی بخ دام * یستوی الاعمی لدیکم والبصیر * فی المقام والدخول والمسیر * چون جنین را در رحم
جان دہد * جذب اجزا در مزاج او نہد * از خورش او جذب اجزا میکند * تار و پود جسم خود را می تند * تا چہل سالے
رب جزوہا * حق حریصش کردہ باشد در نما * جذب اجزا روح را تعلیم کرد * چون نداند جذب اجزا شاہ فرد * جان
ذرہ ہا خورشید بود * بی غذا اجزات را اندر ربود * آن زمانی کہ درآئی تو ز خواب * ہوش و حس رفتہ را خوا
ب * تا بدانی کان از و غائب نہ شد * باز آید چونکہ فرماید کہ عد * المعنی عقبہ بفتحتین راہ دشوار گذار عثار بکسر
خچر نے اونٹ سے کہا ای رفیق کیا سبب ہی کہ نشیب فراز اور راہ عمیق مین تو اوندھا نہین خوب
ا ہی مین سر کے بل گمراہ کے مانند گرتا ہون مین ہر وقت منہ کے بل گرتا ہون خواہ خشکی ہو خواہ دریا تو
سبب کیا ہی تو مجھکو طریقہ گذران کا معلوم ہو جائے اُسی راہ پر چلون اونٹ نے کہا کہ میری آنکھ اور تیری
فرق ہی میری آنکھ یقیناً تیری آنکھ سے روشن تر ہی اور بیشک دوربین تر اسکے بعد یہ بات کہ مین او
ہر شے کو دیکھتا ہون اس سبب سے منہ کے بل نہین گرتا کہ اُس شی کے سامنے ہی موجود ہون
خوش بخوشی اونچے پہاڑون پر چڑھ جاتا ہون اور جو راہین دشوار گذار ہین اُنکا آخر انہی ہوشمندی سے
لیتا ہون پس تمام اونچ نیچ راہ کی میری آنکھون کو اللہ تعالی دکھا دیتا ہی مین ہر قدم از روئے بینش
دیکھتا ہون لہذا سر کے بل گرنے اور ویسے گرنے دونون سے بچا رہتا ہون تو کیا قدم بھر اپنے آگے
تا ہی یا حد درجہ دو تین قدم اور کوتہ بین ایسا کہ دانہ دیکھتا ہی اور رنج دام کا نہین دیکھتا پس تمہارے
یک اندھے اور انکھیارے ایک ہین جنکو مقام اور مسیر اور منازل سوجھتے ہین سو جو اللہ تعالی احب

جو خورش یہ کھاتا ہی اُسکے اجزا رحم مین جان بخشتا ہی تو اسکے مزاج مین قوت جذب اجزا کی رکھ دیتا ہی کہ
جذب کرکے تار و پود اپنے جسم کا بناتا ہی اور جسم کو بڑھاتا ہی چالیس برس تک اللہ تعالی حریص جذب اجزا کا رکھا
نما کا کام لیتا ہی روح کو جذب اجزا کا اُسی نے سکھایا اس لئے کہ وہ ایک شاہ فرد و مجرد ہی جز نفخت فیہ
من روحی کا وہ جذب کو کیا جانے جامع ان ذرون یعنے مخلوق کا وہ خورشید ہی جو عبارت اس کی ذات
سے ہی کہ بے غذا بھی تیرے اجزا کو چلا پھرا سکتا ہی دیکھ تو جب تو سوجاتا ہی ہوش حواس تیرے سب از جا رفتہ
ہوتے ہین جہان تو خواب سے جاگا اور تو نے ہوش و حس رفتہ کو چاہا فوراً اُسکو بلاتا ہی ایسا کہ تو جانے ا
اُس سے غائب ہی نہین ہوے تھے ایسے شتابی حاضر آتے ہین جہان فرمایا عد شش فوراً لوٹ پڑے دریہ

اجتماع خر عزیر علیہ السلام کا بعد مرنے کے حکم خدا سے اور مرکب ہونا سامنے انکی انکھوں

قولہ ہین عزیرا در نگر اندر خرت ✤ کہ بپوسیدست و ریزیدہ برت ✤ پیش تو گرد آوریم آجزاش را ✤ آن سر و دم
دو گوش و پاش را ✤ دست نی و جزو بر ہم می نہم ✤ پارہ ہا را اجتماعی مید ہم ✤ در نگر در صنعت پارہ زنی ✤ کو ہمی
دوزد کہن بی سوزنی ✤ ریسمان نی سوزنی وقت خرز ✤ زانچنان دوزد کہ پیدا نیست درز ✤ چشم بکشا حشر را
پیدا ببین ✤ تا نماند شبہات در یوم دین ✤ تا ببینی جامعیم را تمام ✤ تا نلرزی وقت مردن ز اہتمام ✤ ہمچنانکہ وقت خفتن
ایمنی ✤ از فوات جملہ حسہای دنی ✤ بر حواس خود نلرزی وقت خواب ✤ گرچہ میگردد پریشان و خراب ✤ المعنی عزیر
بالفتح موزہ سینا عزیر نام پیغمبر علیہ السلام کہ انھون نے بیت المقدس کی آبادی پر بعد خرابی کے تعجب کیا تو
اللہ تعالی نے اُنکو مارا اور سو برس اُسی جگہ پڑا رکھا حالت جوانی مین مارا تھا اُسی بدن سے پھر زندہ کیا
کھانا اُنکا ویسے ہی بدستور رکھا رہا نہ بگڑا نہ اُبسا مگر گدھا مر کے سڑ گل گیا تھا اُسکے اجزا البتہ پریشان
تھے اُسی کی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہی کہ خبردار ہو ای عزیر اور غور کر اپنے گدھے کیطرف جو گلا سڑا ہوا
تیرے پاس پڑا ہی اب ہم تیرے سامنے اُسکے اجزا جمع کرتے ہین یعنے سر و دم اور دونون کان ہاتھ
پانون اور جز و سب جمع کر کے اُن ٹکڑون کو اجتماع دیتے ہین دیکھ تو صنعت ٹکڑے جوڑنے والے کی کہ
کیسے پُرانے ٹکڑے بے سوزن کے سیتا ہی نہ تو سینے کے وقت ڈورا ہی نہ سوئی ہی اور سیتا ایسا ہے کہ کہین
درز و سیون معلوم نہین اب تو آنکھین کھول اور کیفیت حشر کی برملا دیکھ لے تا تجھکو شبہ روز قیامت
پیدا ہونے مین نہ رہے اور میری جامعیت کو دیکھے کیسا جمع کرنے والا ہون تا مرنے کیوقت اپنے
بگڑنے کے خیال سے نہ ڈرے کہ میرے جسم کا اہتمام بگڑ جائیگا جیسا کہ سونے کیوقت فوت ہوسے
حواس سے بےخوف ہوتا ہی کہ سب جود ہوتے ہین جو سوتا ہی حالانکہ یہ حواس دنی ہین اور تجھکو ان حواسون کا
نہین ہوتا اگرچہ پریشان و خراب ہو جاتے ہین **اختلاف** شرح مین کوئی لکھا ہی

نہ رونا شیخ کا اپنے فرزند کے مرنے پر

قولہ بود شیخی رہنمائی پیش ازین + آسمانی شمع بر روی زمین + چون پیمبر درمیان امتان + در گشای روضۂ دار الجنان + گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش + چون نبی باشد میان قوم خویش + یک صباحی گفتش اہل بیت او + سخت دل چونی بگو ای نیکخو + ما ز ہجر و مرگ فرزندان تو + نوحہ میداریم بالپشت دوتو + تو نمی گریی نمی زاری چرا + یا کہ رحمت نیست در دل ای کیا + چون ترا رحمت نباشد در درون + پس چہ امیدست ما از تو کنون + ما بامید تو ایم ای پیشوا + کہ نہ بگذاری تو ما را در عنا + چون بیارایند روز حشر تخت + خود شفیع ما تو باشی آن روز سخت + در چنان روز و شب بی زینہار + ما باکرام تو ایم امیدوار + دست ما و دامن تست آن زمان + کہ نماند ہیچ مجرم را امان + گفت پیغمبر کہ روز رستخیز + کی گذارم مجرمان را اشک ریز + من شفیع عاصیان باشم بجان + تا رہانم شان ز اشکنجہ گران + عاصیان و اہل کبائر را بجہد + وا رہانم از عتاب نقض عہد + صالحان امتم خود فارغند + از شفاعتہای من روز گزند + بلکہ ایشان را شفاعتہا بود + گفت شان چون حکم نافذ میرود + ہیچ وازر وزر غیری بر نداشت + من نیم وازر خدایم بر فراشت + المعنی فرماتے ہین کہ اگلے زمانہ مین ایک شیخ رہنما ایسا تھا کہ گویا ایک آسمانی شمع زمین پر روشن تھی ایسا تھا جیسے امتون مین پیغمبر کہ ہدایت سے لوگون کے لیئے دروازہ روضۂ جنان کا کھولتا تھا چنانچہ حضرت پیغمبر نے بھی فرمایا کہ اگلے جو شیخ گذرے ہین ایسے تھے جیسے نبی اپنی قوم مین ہوتے ہین کما فی الحدیث الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ شیخ اپنی قوم مین ایسا ہی جیسے نبی اپنی امت مین ایک صبح اُن کے اہلبیت مین سے کسی نے کہا کہ تم ہو تو بڑے نیکخو مگر سخت دل کیون ہو ہم تو تمھارے فرزندون کے مرگ و ہجر مین نوحے رکھتے ہین اور بار غم سے دوتا ہین تو نہ روتا ہی نہ زاری کرتا ہی یہ کس سبب سے ہے یا کہ تیرے دل مین ای صاحب رحم ہی نہین ہی پھر جب تیرے دل مین رحم نہین ہی تو ہم تجھسے کیا امید رکھین ہم تو تیری ہی امید پر ای پیشوا ہین کہ تو ہمکو رنج و عنا مین نہ چھوڑیگا حشر کے دن جو رب العالمین تخت آرا ہوگا اُس سخت دن کا شفیع ہمارا تو ہی ہوگا ہم ایسے روز و شب بے پناہ مین تیرے ہی لطف و کرم کے امیدوار ہین بس اُسوقت مین ہمارا ہاتھ ہوگا اور تیرا دامن جسوقت مین کسی مجرم کو امن نرہیگی حضرت پیغمبر نے فرمایا ہی کہ قیامت کے دن مین کسی مجرم کو ہرگز روتا آنسو بہاتا نہ چھوڑونگا جیسا کہ حدیث مین ہی ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج و اخرجہم من النار و ادخلہم الجنۃ حتی لا یبقی الا من حبسہ القرآن یعنی شفاعت کرونگا مین پھر حد کیجائیگی میرے واسطے نکالنے دوزخیون کے سو مین اپنی حد سے نکل جاؤنگا اور نکالونگا انکو دوزخ سے اور داخل کرونگا جنت مین یہانتک کہ کوئی دوزخ مین باقی نرہیگا مگر وہ جسکو قرآن نے قید کیا ہی جیسے مشرک یا کفار جنپر قید تابید دوزخ کی ہی [illegible]

گنہگارون کا ہونگا تا انکو شکنجۂ عذاب سے چھڑاؤن جو عاصی و اہل کبائر ہین انکےچھڑانے اور عذاب سے
بچانے مین کہ انھون نے اپنے قول توڑے ہین کوشش و جہد کرونگا اس لیئے کہ صالح تو میری امت کے
خود فارغ ہین میری شفاعتون سے اور اس روز گزند سے بے گزند بلکہ انکو خود شفاعتین ملینگی اور انکی
بات حکم نافذ کے مثل جاری ہوگی اس دن مین کہ کوئی بوجھ والا بوجھ غیر کا نہ اٹھائیگا سب بوجھ اٹھائے
ہونگے سوائے میرے کہ مجھکو خدا نے افراشتہ کیا ہی انخلاف شرح بحر العلوم مین سخت دل جو ان نے لکھا
ہی جو نی کو اور ماز ہجر کو بازہجر **قولہ** آنکہ بی زور ست شیخت ای جوان * در قبول حق چو اندر کف کمان
شیخ کہ بود پیر یعنے موسفید * معنی این مو بدان ای نا امید * ہست آن موی سیہ ہستی تو * تاز ہستیش
تار مو * چونکہ ہستیش نماند پیر اوست * گر سیہ مو باشد او خود یا دو موست * ہست آن موی سیہ وصف بشر
آن مو موی ریش و موی سر * مہد در عیسی بر آرد صد نفیر * کہ جوان ناگشتہ شیخیم و پیر * گر رہید از بعض اوصاف
شیخ نبود کہل باشد ای پسر * در یکی موی سیہ کان وصف ماست * نیست بر وشیخ و مقبول خدا ست * چون
موی سپید ار با خود ست * او نہ پیر ست و نہ خاص ایزد ست * در سر موی ز وصفش باقیست * او نہ از عرش
آفاقیست * ما ہمہ امیدواران تو ایم * ریزہ چین خوان احسان تو ایم * لیک بالجملہ چون بی شفقتی * بہر
چرا بی رافتی * یا مگر خود دل نمی سوزد ترا * باز گو ای شیخ ماراماجرا * **المعنی** بس معلوم ہوا کہ اس دن کوئی
نہین مگر ہان شیخ جو قبول امر حق مین ایسا ہی جیسے ہاتھ کی کمان چاہو جیسے لچاؤ جھکاؤ شیخ کسکو کہتے ہین
جسکے موسفید ہون اب اس مو کے معنی ای نا امید جان اور سمجھ کہ وہ جو موسیاہ تیرے ہین وہی تیری ہستی
ہی سارے پندار و غرور اور خودی دمنی رتی سیاہ موئی مین ہوتی ہی جبتک اس ہستی کی ہستی کا ایک تار مو
نرہنے پائے بس جبکہ اس ہستی کی ہستی نرہی تو پھر وہی پیر ہی چاہے اسکے بال بالکل سیاہ ہین چاہے دو
ہے وہ جو موی سیاہ ہین وہی وصف بشری ہی کہ وہ مو نہ موے ریش ہی نہ موئے سر دیکھو تو حضرت عیسی
مہد مین تھے سیکڑون آوازکرتے تھے کہ ہم جوان ناگشتہ شیخ و پیر ہین کما جاء فی القرآن انی عبد اللہ آتانی الکتاب
وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت و اوصانی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا یعنے مین بندہ اللہ کا ہون کہ دی
مجھکو کتاب اور ٹھہرایا مجھکو نبی اور کیا مجھکو جہان کہین مین ہون برکت والا اور وصیت کی مجھکو ساتھ
صلوۃ و زکوۃ کے جب تک مین زندہ ہون کہ یہ باتین ایسے وقت مین ہوئین کہ اصلا وقت کلام کا نہ تھا
اور جو بعض اوصاف بشر سے چھوٹ گیا ہی بعض مین ہی تو ای پسر وہ شیخ نہین ہی وہ مو یہ ہی جسکو ادھیڑ کہتے
ہین اور اگر ایک بھی موے سیہ جو ہمارا وصف ہی جسکو ہستی ٹھہرایا ہی اگر اسکے منھ پر ہین ہی تو وہی شیخ مقبول
خدا کا ہی اور جو موسپید ہی اور اپنی خودی مین گرفتار نہ وہ پیر ہی نہ وہ خاص ایزد کا ہی اگر ایک سر مو

مف سے اسمین باقی ہی وہ عرش خداسے نہین ہی آفاقی ہی اے دنیا والا آدمی پھر رجوع اسکی حکایت کیطرف
ی جو شروع کی تھی وہی اہلبیت کہتی ہی کہ ہم سب تیرے امیدوار ہین اور ریزہ چین خوان احسان تیرے
ہین مگر باوصف ان سب باتون کے تو کیسا بے شفقت ہی اور فرزندون کے حق مین بے رافت
یرا دل ہم پر نہین جلتا بس ای شیخ بتا تو یہ کیا ماجرا ہی اختلاف شرح بحر العلوم مین بدان نا امید بجائے
بے نا امید اور جوانان گشتہ بجائے جوان ناگشتہ بر رہ کو بر رو سے لکھا ہی

عذر شیخ بہر نا گریستن بر مرگ فرزندان

د له شیخ گفت او را مپندار ای رفیق ٭ که ندارم رحم و مهر و دل شفیق ٭ بر همه کفار ما را رحمتست ٭ گرچه
ن جمله کافر نعمتست ٭ بر سگانم رحمت و بخشایش ست ٭ که چرا از سنگها شان مالش ست ٭ آن سگی که
ی گزد گویم دعا ٭ که ازین خو دار هانش ای خدا ٭ این سگان را هم درین اندیشه دار ٭ که نباشند از خلائق
نگسار ٭ زان بیاورد اولیا را بر زمین ٭ تا کندشان رحمة للعالمین ٭ خلق را خواند سوی درگاه خاص ٭ حق را
اند که وافر کن خلاص ٭ جهد بنماید ازین سو بهر پند ٭ چون نشد گوید خدایا در مبند ٭ رحمت جزوی بود مر عام را
ست کلی بود همام را ٭ رحمت جزوش قرین گشته بکل ٭ رحمت دریاست هادی سبل ٭ رحمت جزوی بکل پیوسته
ت کل را تو هادی بین بود ٭ تا که جزوست او ندانه و کار بحر ٭ هر غدیری را کند اشباه بحر ٭ چون نداند راه یم
ی برد ٭ سوی دریا خلق را چون آورد ٭ متصل گردد ببحر آنگاه او ٭ ره برد تا بحر همچون سیل جو ٭ ور کند دعوت
قلیدی بود ٭ نه از عیان و وحی و تائیدی بود ٭ گفت پس چون رحم داری بر همه ٭ همچو چوپانی بگرد این رمه ٭
ن نداری نوحه فرزند خویش ٭ چونکه فصاد اجل شان زد بنیش ٭ چون گواه رحم اشک دیدهاست ٭ دیده
ی نم و گریه چراست ٭ **المعنی** شیخ نے بجواب سوال اپنی اہلخانہ کے کہا کہ یہ مت گمان کر کہ مجھکو رحم و محبت
ر میرا دل شفیق نہین ہی مین تو کفار پر بھی رحمت کرتا ہون اگرچہ جانین انکی کافر نعمت ہین یعنی دین
ی نعمت سے منکر مجھکو تو کتون پر بھی رحمت و بخشایش ہی جو لوگون کو پتھرون سے مارتے دیکھتا ہون
بیون انکو مارتے ہین اگر کتا کسیکو کاٹ کھاتا ہی اُسکے حق مین دعا کرتا ہون کہ خدایا یہ عادت بد
سکی اس سے چھڑا دے بیتن ان کتون کی ہر وقت یہی فکر و اندیشہ رکھتا ہون کہ خلائق سے سنگسار
ون اب مقولات حضرت مولانا رح کے ہین کہ خدا تعالی اولیا کو اسواسطے زمین پر لایا ہی کہ اُن کو
مت للعالمین بنائے جیسے آنحضرت رحمة للعالمین تھے اس لیئے کہ اولیا بھی اُنکے نائب پیرو ہین
مثل اُنکے مخلوق پر رحمت کرین اُنکو درگاہ خاص حق تعالی کیطرف بلائین اور خدا سے دعا کرین کہ انکی
خلوص و صدق بڑھائے اپنی طرف سے اُنکی ہدایت و نصیحت مین کوشش کرین جو نہو سکے دعا کرین

که خدایا انپر دروازه رحمت و ہدایت کا بند مت کر کھولدے یہ رحمت جو عالم مین درمیان عام مخلوق کے ہی
اس رحمت کے مقابل جو اُنکے ہام اور رحمت للعالمین کو انسے ہوتی ہی جزوی ہی اور اُسکی رحمت کلی اسلیے کہ
رحمت ہمقربین خدا کے ہی جو کل ہی اور ایک دریا ہی جو ہادی راہون کی ہی جب رحمت جزوی کل سے ملتی اور جا
تو رحمت کل کا جو ہادی ہی تو اسکا بنیده ہو جائیگا اور جب تک جو کوئی جزو ہی وه دریا کا کام نہین دیسکتا اسیے
وه ہر تالاب کو متشابہ بحر کے کر دیتا ہی ظاہر ہے جو راه دریا کی نہین جانتا ہی اور خود ہی دریا کی طرف نہین جاتا
پھر مخلوق کو دریا کے پاس کیسے لاسکے لیکن جب متصل بحر سے ہو جاے تو اُسوقت راه بحر تک خود لیجا
جیسے سیل نہر کا دریا کی جستجو کرتا ہی اور اسوقت مین کہ دریا تک نہین پہونچا ہی دعوت مخلوق کی کریگا تو وه تقلید
ہو گی نہ عیان اور وحی و تائید سے یعنے نہ آنکھ کی دیکھی نہ حکم الٰہی سے جو وحی ہی سُنی نہ اسکو ہمیشگی آیندا
رجوع ہی پھر اصلی ذکر کیطرف یعنے اُسی اہلخانہ شیخ نے کہا جب سب پہ رحم رکھتا ہی اور ایسا ہی جیسے گلہ کے گ
چوپان تو اپنے فرزندون کے واسطے نوحہ وزاری کیون نہین کرتا جب کبھی فصاد اجل نے اُنکے نشتر مارا
خبر نہین ہوا اور تیرا ایک آنسو نہ بہا جو رحم کے گواه ہین پھر اگر رحم ہی تو تیری آنکھین بے نم و بے گریہ ما
کیون ہین **قوله شیخ** زان عتابش گرم شد * در سخن یکبارہ بے آزرم شد * رو بزن آورد و گفتش ای
عجوز * خود نباشد فصل دی ہمچون تموز * جملہ گر مردند ایشان در حی اند * غائب و پنہان ز چشم دل کی اند
من چو بینیم شان معین پیش خویش * از چہ رو رو را کنم ہمچون تو ریش * گرچہ بیرونند از دور زمان * با منند گرد
بازی کنان * گریۂ ہجران بود یا از فراق * با عزیزانم وصالست و عناق * خلق اندر خواب می بینند شان
من بہ بیداری ہمی بینیم عیان * ز ینجہان خود را دمی پنہان کنم * برگ حس را از درخت افشان کنم * حس ا
عقل باشد ای فلان * عقل اسیر روح باشد ہم بدان * دست بستہ عقل را جان باز کرد * کارہای بستہ
ہم ساز کرد * حسہا و اندیشہ بر آب صفا * ہمچو خس بگرفتہ روی آب را * دست عقل آن خس بیک سو
آب پیدا میشود پیش خرد * خس بسی انبہ بود بر جو چو حباب * خس چو یک سو رفت پیدا گشت آب * چونکہ دست
عقل نکشاید خدا * خس فزاید از ہوا بر آب ما * آب را ہر دم کند پوشیده او * آن ہوا خندان و گریان عقل تو
چونکہ تقوی بست دو دست ہوا * حق کشاید ہر دو دست عقل را * پس حواس چیره محکوم تو شد * چون خرد
سالار و مخدوم تو شد * حس را بیخواب خواب اندر کند * تا کہ غیبہا ز جان سر بر زند * ہم بہ بیداری بہ بیند خوابہا
ہم ز گردون برکشاید بابہا * **المعنی** جب اہلخانہ نے شیخ کو بچون پر نہ رونے کے معاملہ مین عتاب کیا تو شیخ
بھی اُسپر گرم و بیمروت ہوا اور اسکی طرف مُنھ کر کے کہا ای عجوز دی مین تموز کب ہوتا ہی جو تو نے خیال کیا
یعنے غیر ممکن بات مجھسے چاہتی ہی جتنے جو مر گیے ہین سب میرے گرد مین ہین اور زنده میری چشم دل کے

غائب دنہان ہی سب ہین مین جب انکو معین اور مجسم اپنے سامنے دیکھتا ہون تو مثل تیرے منھ پیٹ
پیٹ کے کیون زخمی کرون اگرچہ وہ دور زمانہ سے باہر ہین لیکن میرے پاس ہین اور میرے گرد کھیل
رہے ہین رونا تو ہجر و فراق سے ہوتا ہی اور جب مین عزیزون سے وصل و عناق مین ہون یعنے بغلگیر
ہو رہا ہون پھر کیون روون مخلوق تو اپنے عزیزون کو خواب مین دیکھتی ہی مین بیداری مین ظاہر در ظاہر
دیکھتا ہون جب ذرا دیر کو جہان سے مین آپ کو چھپا لیتا ہون اور حواس کی پتی جھاڑ دیتا ہون اب
مقولات مولانا رح کے ہین کہ ای فلان یہ جان لے کہ حس تو اسیر عقل کی ہی اور عقل اسیر جان کی عقل
کے ہاتھ بندھے ہوے جو مراد عدم دسترسی سے ہی یہی کھولتی ہی اور اسکے مشکل کامون کو جان ہی راست
درست کر دیتی ہی یہ حسین اور اندیشے ایسے ہین جیسے آب صاف پہ گھاس کوڑہ کہ اسکے منھ کو چھپائے
ہوئے ہوتا ہی پس عقل کا ہاتھ اسکو اتار کے جب ایک طرف کر دیتا ہی تو عقل کے نزدیک وہ آب صاف
کھل جاتا ہی اسلیئے کہ حس و اندیشون کا نہر پر مثل حباب کے بڑا انبوہ تھا جب یہ خس جو حس ہی ایک طرف ہوگئی
آب ظاہر ہو گیا بس اگر عقل کے ہاتھ کو خدا نہ کھولے اور کشود نہ بخشے تو حس ہوا سے اڑ اڑ کے ہمارے
آب پر بہنایت ہی جمع ہو جائے ہوا سے مراد ہواے نفسانی اور ہمارے آب کو یہ ہوا چھپاتی ہی رہی
وہ ہوا ہی کہ اسی سے عقل تیری خندان اور گریان ہی یعنے جب خواہش نفسانی کے موافق ہوا
تو خندان ہوئی اور جو خلاف اسکے گریان البتہ تقوی جو ہوا کے دونون ہاتھ باندھ دیتا ہی تو اللہ تعالی
عقل کے دونون ہاتھ کھول دیتا ہی تب یہ حواس جو اب تجھپر غالب ہو رہے ہین تیرے محکوم ہو جاتے
ہین اور خرد تیری سالار و مخدوم ہوتی ہی تو خرد حس کو جو خواب کیوقت جاتی رہتی ہی بیخواب کے خواب
مین داخل کر دیتی ہی سب بیکار و یک کنار ہو جاتے ہین تو غیب کی باتین اور چیزین جان سے تجھپر
ظہور کرین اور جیسے خواب مین عجیب غریب چیزین دیکھتے ہین وہ بیداری مین دیکھے اور آسمان سے
بھی اس پر دروازے کھول دیتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین آزرم کو آزرم آتکش کو آتکس لکھا ہی

قصہ پڑھنا شیخ ضریر کا قرآن کو از روے مصحف کے اور وقت پڑھنے کے بینا ہو جانا حکم خدا سے

دیدہ در ایام آن شیخ فقیر ✣ مصحفے در خانۂ پیر ضریر ✣ پیش او مہمان شد او وقت تموز ✣ ہر دو زاہد جمع گشتہ
چند روز ✣ گفت اینجا ای عجب مصحف چراست ✣ چونکہ نابیناست این درویش راست ✣ اندرین اندیشہ
تشویش فزود ✣ کہ جز او را نیست اینجا باش و بود ✣ اوست تنہا مصحفے آویختہ ✣ من نیم گستاخ یا آمیختہ ✣ تا بپرسم نی خمش
صبر کنم تا بصبر بر مرادی برزنم ✣ صبر کرد و بود چندین در حرج ✣ کشف شد کالصبر مفتاح الفرج ✣ صبر کنجست
... در صبر کن ✣ تا شفا یابی توزین رنج کمن ✣ صبر سوی کشف بہر نہ ہر ہست ✣ ... آمد ... ✣

المعنی فرماتے ہین کہ اس شیخ فقیر نے اُنھین دنون مین قرآن شریف ایک اندھے کے گھر مین دیکھا اور یہ اسکے پاس گیا کہ وہ ایام تموز تھے اور یہ اور وہ دونون زاہد چند روز وہان اکٹھے رہے اس زاہد نے تعجب سے دل مین کہا کہ یہ فقیر تو سچ مچ کا اندھا ہی پھر یہ قرآن یہان کیون ہی اُسی سوچ مین بہت تشویش پیدا ہوئی کہ اس درویش کے سوا اور کسی کی بود باش یہان ہی نہین اکیلا وہ ہی مصحف لٹکا ہوا ہی کیسے پوچھون نہ مین ایسا گستاخ ہون نہ ایسی بڑی میری اس سے ملت ہی بہتر یہ ہی چپ ہون صبر کرون تو صبر کے سبب سے مراد پر پہونچون آخر صبر کیا اور چند روز اس تنگی مین رہا آخر اُسپر کھُل گیا اسواسطے کہ صبر مفتاح الفرج ہی ای برادر صبر ایک خزانہ ہی تو صبر کر تو اس رنج کہن سے شفا پائے صبر ہر بھید کے کشف کی راہ بتاتا ہی صبر اگرچہ تلخ ہی لیکن پھل اُسکا شیرین ہی

صبر کرنا لقمان کا جو دیکھا کہ حضرت داؤد آہن سے زرہ کے حلقے درست کرتے ہین اور نہ پوچھنا اور صبر کرنا

قولہ رفت لقمان سوی داؤد از صفا * دید کو میکرد ز آہن حلقہا * جملہ را با ہم گرد رمی فگند * ز آہن فولاد آن شاہ بلند * صنعت زراد او کم دیدہ بود * در عجب میماند وسواسش فزود * کاینچہ شاید بود دایم ازو که چہ میسازی زحلقہ تو بتو * باز با خود گفت صبر اولی ترست * صبر با مقصود زوتر رہبرست * چون نپرسی زود تر کشفت شود * مرغ صبر از جملہ پران تر بود * ور بپرسی دیر تر حاصل شود * سہل از بے صبریت مشکل شود * لقمان تن بزد اندر زمان * شد تمام از صنعت داؤد آن * پس زرہ سازید در پوشید او * پیش لقمان کریم صبر خو * گفت این نیکو لباس ست ای فتا * در مصاف و جنگ دفع زخم را * گفت لقمان صبر نیکو ہم دمیست کو پناہ و دافع ہر جا غمیست * صبر را با حق قرین کرد ای فلان * آخر والعصر را آنکہ بخوان * صد ہزاران کیمیا حق آفرید * کیمیائی ہمچو صبر آدم ندید * المعنی زراد زرہ ساز ایک دن حضرت لقمان از روئے صفا حضرت داؤد کیطرف گئے دیکھا کہ وہ لوہے کے حلقے بنا بنا کے ایک دوسرے مین ڈالتے تھے انھون نے صنعت زرہ گری کی نہین دیکھی تھی اُنکو دیکھ دیکھ کے تعجب و وسواس بڑھا کہ ان حلقون کا کیا ہوگا اُنسے پوچھون کہ ان تو بتو حلقون سے کیا بناتے ہو پھر دل مین کہا کہ صبر بہتر ہی صبر مقصود کی طرف جلدی رہبری کرتا ہی اسلیئے کہ ہر بات نہ پوچھنے سے جلدی کھُلجاتی ہی مرغ صبر کا جملہ پرندون سے پرندہ تر ادر اگر پوچھے تو دیر ہوتی ہی اور بے صبر کے سہل چیز مشکل ہوجاتی ہی بس جب لقمان نے صبر کیا اور خاموش رہے دم بھر مین وہ صنعت حضرت داؤد کے ہاتھ سے تمام ہو گئی پھر انھون نے اُن حلقون کی زرہ بنا کے سامنے پہنی اور کہا ای جوان یہ بھی ایک اچھا لباس ہے

نگ و مصاف مین زخم بچانے کیواسطے لقمان نے کہا یہ تو ہی لیکن صبر بہت ہی اچھا ہمدم ہی ہر غم کی پناہ اور ہر غم
ہر جگہ دافع ہی اللہ تعالیٰ نے صبر کو قرین حق کا کیا ہی تو اے فلان آخر سورۂ والعصر کو پڑھ کہ تواصوا بالحق و
اصوا بالصبر یعنے وصیت کرتے ہین ساتھ حق کے اور وصیت کرتے ہین ساتھ صبر کے بس صبر کو موازنہ مین
ق کے رکھا ہی لاکھون طرح کی کیمیا حق نے پیدا کی ہین مگر آدم نے صبر جیسی کوئی کیمیا نہ دیکھی الخلاف
شرح بحر العلوم مین کہ جو کو گرہ لکھا ہی

بقیہ قصہ اندھے کا اور قرآن پڑھنا اُس کا

لہ مرد مہمان صبر کرد ناگہان × کشف گشتش حال مشکل در زمان × نیمشب آواز قرآن را شنید × جست از خواب
ن عجائب را بدید × کہ ز مصحف کور میخواند درست × گشت بی صبر و ز کور آن حال جست × گفت چون در چشمہا یت
بست نور × چون ہمی بینی ہمی خوانی سطور × انچہ میخوانی بر وافتادہ × دست را بر حرف او بنہادہ × اصبعت
رسیر پیدا میکند × کہ نظر بر حرف داری مستند × گفت ای گشتہ ز جہل تن جدا × این عجب میداری از صنع خدا ×
ن ز حق در خواستم کای مستعان + بر قرأت من حریصم ہمچو جان + نیستم حافظ مرا نوری بدہ + در دو دیدہ وقت خواندن
کرہ + باز دہ دو دیدہام را آنزمان + کہ بگیرم مصحف و خوانم عیان + آمد از حضرت ندا کای مرد کار + ای بہر رنج با امیدوار
ظن است و امیدی خوش ترا × کہ ترا گوید بہر دم بر ترا × ہر زمان کہ قصد خواندن باشدت × یا ز مصحفہا قرأت بایدت
ن در آندم واد ہم خشمے ترا × تا فرو خوانی معظم جوہرا + یعنی مرد مہمان نے جو صبر کیا ناگہان سیر فوراً حال اُس
ل کا کشف ہو گیا اور کھل گیا آدھی رات کو اُس نے آواز قرآن کی سُنی سوتے سے چونک پڑا اور وہ
ائب دیکھا کہ اندھا مصحف کو ٹھیک ٹھیک پڑھ رہا ہی اُس کا صبر جاتا رہا اور اندھے سے حال پوچھا کہ
ری آنکھون مین نور ہی نہین تو کیسے دیکھتا ہی اور کیسے سطرین پڑھتا ہی جو کچھ پڑھتا ہی اُسکی طرف متوجہ ہی
ر ہاتھ کو ٹھیک حرف پر رکھے ہی اُنگلی تیری حرفون پر ایسی ٹھیک چلتی ہی کہ یہی ہمکو سند ہی کہ تو حروف دیکھتا ہے
ھے نے کہا ای شیخ تو تو جہل تن سے جدا ہی اسکو صنع الٰہی سے کیسے عجب جانتا ہی مین نے اللہ سے دعا مانگی
ب مستعان مجکو دل و جان سے قرأت قرآن کی حرص ہی مین حافظ نہین ہون مجھکو نور دے اور پڑھنے کے
نت دونون آنکھین روشن کر دے بیکرہ و کرہ بفتح اول و کسر ثانی کریہ و نا مرغوب اُسوقت میری آنکھین مجھکو
یر دے کہ قرآن اُٹھاؤن اور ظاہر پڑھنے لگون بس حضرت عزت سے ندا آئی کہ ای مرد کار یعنے ہمارے
م کا آدمی ہی اور ہر رنج مین تو ہمسے امیدوار ہوتا ہی تجھکو ہمپر نہایت خوش گمانی ہی اور امید بھی تیری
ہی ہی کہ تجھکو ہر دم ہماری طرف کو کہتی ہی کہ بڑھ اور بڑھ جسوقت تجھکو قصد قرآن پڑھنے کا ہو یا مصحفون سے قرأت
خواہان ہو اُسوقت مین تجھکو آنکھین دونگا تا تو اس معظم جوہر کو پڑھ سکے جو آہر مین الف زائد ہی جیسے سلطان

در دریشہ این قولہ ہمچنان گرد سرانگاہی کہ من + و اکشایم مصحف اندر خواندن + آن خبیری کو نشد غافل ز کار + آن گرامی بادشاہ کردگار + باز بخشد بینشم آن شاہ فرد + در زمان ہمچون چراغ شب نورد + زین سبب نبود ولی را اعتراض + ہرچہ بستاند فرستد ز اعتیاض + گر بسوزد باغت انگوری دہد + در میان ماتمت سوری دہد + آن شل بیدست را دستی دہد + کان غمہا را دل مستی دہد + لانسلّم و اعتراض از ما برفت + چون عوض می آید از مقصود رفت + چونکہ بی آتش مرا گرمی رسد + راضیم گر آتشم ما را کشد + چونکہ بیچشمت ببخشد دیدنی + این چنین کور است چشم روشنی + بی چراغی چون دہد او روشنی + گر چراغت شد چہ افغان میکنی + المعنی اعتیاض عوض دنیا اندھا کہتا ہے جیسا اُس نے مجھے فرمایا تھا ویسا ہی ہوتا ہی جسوقت مین قرآن پڑھنے کو کھولتا ہون تب وہ خبیر جو کبھی اپنے کام سے غافل نہین اور وہ گرامی بادشاہ کردگار شاہ فرد فوراً مجھکو بینائی لوٹ کے دیتا ہی جیسے چراغ شب نورد کہ بجھنے کیوقت کبھی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بجھ گیا اور اُسی حال مین وہ چمک اُٹھتا ہی علی ہذا بار بار اس قسم سبب سے ولی کو تو اعتراض ہوتا نہین اسواسطے جو چیز کہ وہ لے لیتا ہی اُس کا عوض بھیجتا ہی اگر تیرے باغ کو جلا دے تو تجھکو پکے پکائے انگور دے اور اگر ماتم مین ڈالے تو اسی ماتم سے سور خوشی پیدا کر دے شل بے ہاتھوالے کو دست وقوت دیتا ہی اور فرط غم سے جو لوگ کان غم کے ہوگئے ہین اُنکے دلون کو انھین غمون مین مستی بخشتا ہی کہ وہ اس مین مست ہوتے ہین ہم سے تو لانسلّم و اعتراض سب گئے اور محو ہوئے جو ہمارا عوض موٹے مقصود سے مل رہا ہی مثلاً جب بے آگ کے ہمکو گرمی پہونچے اور ہماری آگ کو وہ بجھا دے تو ہم راضی ہین ہمارا اگر بگڑتا کیا ہی اور بنتا ہی اور جو بے آنکھونکے تجھکو روشنی بخشے تو کیا کہنا ایسی تو کوری جو بے چشم روشنی ہی جب بے چراغ کے وہ روشنی دیتا ہی پھر اگر تیرا چراغ ہو گیا تو کیون افغان کرتا ہی بگاڑتی کیا ہی

قصہ اولیا کا کہ راضی احکام الٰہی پر تھا اور تبدیل حکم خوشامد نہین کرتا تھا

قولہ بشنو اکنون قصۂ آن رہروان + کہ ندارند اعتراضی در جہان + ز اولیا اہل دعا خود دیگرند + کہ ہمی دوزند وگاہے میدرند + قوم دیگر می شناسم ز اولیا + کہ دہان شان بستہ باشد از دعا + از رضا کہ ہست رام آن کرام + جستن رفع قضاشان شد حرام + در قضا ذوقی ہمی بینند خاص + کفر شان آید طلب کردن خلاص + حسن ظنے بر دل ایشان کشود + کہ نپوشد از غمی جامہ کبود + ہرچہ آید پیش ایشان خوش بود + آبحیوان گردد ار آتش بود + زہر در حلقوم شان شکر بود + سنگ اندر راہ شان گوہر بود + جملگی یکسان بود شان نیک و بد + از چہ باشد از حسن ظن خود + کفر باشد نزد شان کردن دعا + کای اِلٰہ از ما بگردان این قضا + المعنی فرماتے ہین کہ اب قصہ اُن راہروون کا سُن جو جہان مین کسی قسم کا اعتراض نہین رکھتے اولیا مین ایک فریق اہل دعا ہی کہ وہ کبھی سیتے ہین اور کبھی پھاڑتے ہین کہ مراد دعا نیک و بد سے ہی اور ایک قوم اور ہین اولیاسے

ن انکو پہچانتا ہون کہ انکے منھ دعا سے بند ہین بس خدا کی رضا ان بزرگون کی مطلع ودام ہی ایسی بات کا
ھونڈھنا جسمین دفع قضا کا ہو اُن کے نزدیک حرام ہی وہ قضا مین ایسا ایک خاص مزہ پاتے ہین کہ اُس سے
بات ڈھونڈھنے کو کفر جانتے ہین اُنکے حسن ظن نے اُنکے دل پر ایسا دروازہ کھول دیا ہی کہ ہرگز کسی غم
ے سیاہ پوش نہین ہوتے جو اُنکے سامنے آتا ہی یہ اُس سے خوش ہین اگر آگ ہو تو آبحیوان جانین زہر
ن کے حلق مین ہو شکر جانین پتھر اُن کی راہ مین ہو گوہر ہو جائے جملہ نیک و بد جو کچھ ہی سب کو یکسان جانتے ہین
ر یہ بات اُن مین کس سبب سے ہی حسن ظن سے کہ کسی کو برا جانتے ہی نہین اُن کے نزدیک یہ دعا کرنا کہ ای معبود
ہم سے اس قضا و حکم کو لوٹا دے کفر ہی

سوال بہلول کا ایک بزرگ سے اور جواب اُس کا

لہ گفت بہلول آن یکی درویش را ✤ چونی ای درویش واقف کن مرا ✤ گفت چون باشد کسی کہ جاودان ✤ بر مراد
رود کار جہان ✤ سیل جوہا بر مراد او روند ✤ اختران زانسان کہ او خواہد شوند ✤ زندگی و مرگ سرہنگان او ✤
مراد او روانہ کو بکو ✤ ہر کجا خواہد فرستد تعزیت ✤ ہر کجا خواہد ببخشد تہنیت ✤ سالکان راہ ہم بر کام او ✤ ماندگان
ہ ہم در دام او ✤ ہیچ دندانی نخندد در جہان ✤ بی رضا و امر او فرمان روان ✤ بی رضای او نیفتد ہیچ برگ ✤ بیقضا
نیاید ہیچ مرگ ✤ بی مراد او نجنبد ہیچ رگ ✤ در جہان زاوج ثریا تا سمک ✤ گفت ای شہ راست گفتی ہمچنین ✤
فر سیمای تو پیدا ست این ✤ آن وصد چندانی ای صادق ولیک ✤ شرح کن این را بیان کن نیک نیک ✤
ینانکہ فاضل و مرد فضول ✤ چون بگوش او رسد آرد قبول ✤ آنچنانش شرح اندر کلام ✤ کہ ازان ہم بہرہ
یابد جان عام ✤ ناطق کامل چو خوان باشی بود ✤ بر سر خوانش ز ہر آشی بود ✤ کہ نماند ہیچ مہمان بینوا ✤
کسی یابد غذای خود جدا ✤ ہمچو قرآن کہ بمعنی ہفت توست ✤ خاص را ہم عام را مطعوم دروست ✤ گفت این
ی یقین شد پیش عام ✤ کہ جہان در امر یزدانست رام ✤ ہیچ برگی در نیفتد از درخت ✤ بیقضا و حکم آن
سلطان بخت ✤ از دہان لقمہ نشد سوی گلو ✤ تا نگوید لقمہ را حق کادخلوا ✤ میل و رغبت کان زمام آدمیست
جنبش آن رام امر آن غنیست ✤ در زمینہا و آسمانہا ذرہ ✤ پر نجنباند نگردد پرہ ✤ یعنی بہلول نے ایک درویش
سے کہا کہ تیرا کیا حال ہی مجھکو خبردار کر کہا ایسا جیسے کسی شخص کی مراد پر ہمیشہ جہان چلتا ہو دریا نہرین حسب
مراد اُس کے چلین ستارے وہ جیسا چاہے ویسے ہو جائین موت وحیات یہ دونون سرہنگ اُسکی مرضی موافق
گلی گلی مین پھرتے ہون جہان چاہے وہان تعزیت بھیجدے جسکو چاہے مبارکباد بخشے سالک راہ خدا
کے بھی اُس کے قدم پر چلین درماندے راہ کے اُس کے جال مین پھنسے ہون کوئی ایک دانت جہان مین
بے رضا اور امر اس فرمانروا کے نہ ہل سکے بے رضا اُس کے کوئی پتا کسی درخت کا گرے نہ بیقضا اُسکے کسی کو

بہلول نے کہا اے بادشاہ تو نا... کتک کوئی رگ ہل سکے جہان مین اوج ثریا تک کوئی
مرگ آوے نہ بے مراد اُس کے جہان مین اوج ثریا ...
سچ کہا ایسے ہی ہی اور تیری فرسیما سے یہ سب ظاہر بلکہ یہ سب اور ایسے سو چند اور ای صادق سبب کچھ تو ہی لیکن
اپنے اس بیان کی خوب اچھی شرح تو کردے اور بیان بھی کر ایسا کہ فاضل اور فضول جسکے کان مین پہونچے
اُس کو مانے اور ایسی شرح کر اُسکی اپنے کلام مین جس سے جان عام بہرہ یاب ہو ظاہر ہی ناطق کامل
خوان باش ہوتا ہی اُس کے خوان پر ہر قسم کا آش و طعام ہوتا ہی خوان باش سردار خوان تا کوئی مہمان بھوکا اور
نہ رہے ہر کوئی اپنی جدی غذا پائے جیسے قرآن جس مین سات تہ کے معنی ہین خاص و عام سب کا طعام اسمین
درویش نے کہا بھلا یہ تو عام کے نزدیک بھی یقین ہی کہ جہان حضرت ایزد کا رام و مطیع ہی کوئی پتا درخت کا
بیرضائے اُسکے اور بے حکم اُس سلطان بخت کے نہین گر سکتا سلطان بخت یعنے چاہے جیسا جس کا
نصیب کرے جیسا کہ فرمایا و ما تسقط من ورقة الا یعلمہا یعنے کوئی پتا درخت کا نہین ٹوٹتا ہی گر وہ اُسکو جانتا
مقدور کیا ہی کہ دہن سے گلو تک لقمہ جا سکے جب تک حق تعالی لقمہ سے فادخلوانہ کہے ای داخل ہو میل و رغبت
جو مراد ہوا و ہوس سے ہے کہ یہ انسان کے لگام بنی ہین اس کو کھینچے کھینچے پھرتے ہین اُنکی جنبش و
بھی اُسی غنی بے پروا کے امر سے ہی دونون سے چاہے جسکو باد دے چاہے جسکو تیز کر دے ساری زمین
اور تمام آسمانون مین ایک ذرہ پر نہ ہلا سکے نہ کوئی پرہ یعنے برگ کاہ لوٹ پوٹ ہو سکے انخلاف نسخ
بحر العلوم مین لفظ ہم خاص را کے بعد رہگیا ہی **قولہ** جز بفرمان قدیم نافذش + شرح نتوان کرد جلدی نیست
خوش + کہ شمر و برگ درختان را تمام + بے نہایت کی شود در نطق رام + این قدر بشنو کہ چون کلی کار + می نگردد
جز بامر کردگار + چون قضای حق رضای بندہ شد + حکم او را بندہ خواہندہ شد + بے تکلف نی پی مزد ثواب
بلکہ طبع او چنین شد مستطاب + زندگی خود نخواہد بہر خود + نی پی ذوق حیات مستند + ہر کجا امر قدم را مسلکیست
زندگی و مردگی پیشش یکیست + بہر یزدان میزید نی بہر گنج + بہر یزدان میمرد نز خوف و رنج + ہست
ایمانش براہ خواہ او + نی برای جنت و اشمار و جو + ترک کفرش ہم برای حق بود + نی ز بیم آنکہ در
آتش شود + اینچنین آمد ز اصل آن خوی او + نی ریاضت نی وجست و جوی او + آنگہان خندد کہ او بیند
رضا + ہمچو حلوای شکر او را قضا + بندۂ کش خو و خصلت این بود + نی جہان بر امر و فرمانش رود + پس
چرا لابہ کند او یا دعا + کہ بگردان ای خداوند این قضا + مرگ او و مرگ فرزندان او + بہر حق پیشش چو حلوا
در گلو + نزع فرزندان بر آن با وفا + چون قطائف پیش شیخ بینوا + پس چرا گوید دعا الا مگر + در دعا بیند
رضای داد گر + آن شفاعت و آن دعا نز رحم خود + میکند آن بندۂ صاحب رشد + رحم خود را او ہمان دم سوختست
کہ چراغ عشق حق افروختست + دوزخ اوصاف او عشق ست او + سوخت مر اوصاف او را مو بمو

ہر طرِ دقی این فرِ دقی کی شناخت + چون دقوقی کو درین دولت بتافت المعنی طروق راه رونده ایسے ہی فرِ دوق فرق کنندہ قطائف لوزینہ ونان لوزینہ اور سویان وہی درویش کہتا ہی تم ایسی جلدی اُسکی شرح چاہتے ہو مگر شرح اُسکی بدون فرمان قدیم ونافذ حق کے نہین کرنا چاہیئے اور جلدی اچھی نہین جسکا یہ حال کہ مثل برگ درختون کے ہی پھر برگ درختون کے کون گن سکتا ہی اور جو شے بے نہایت ہی وہ نطق کی مطیع کب ہو سکتی ہی بس تو اتنا ہی سُن لے کہ کوئی کام بدون امر کردگار کے نہین ہوتا اور جب قضائے حق رضا و خشنودی بندہ کی ہوئی اور اُسکے حکم کا بندہ خواہندہ ہوگیا تو بے تکلف اس مین مزدوری و ثواب کو کچھ دخل نہین ہی بلکہ خود اُسکی طبیعت مستغنی ایسی ہو جاتی ہی کہ وہ بندہ زندگی اپنی نیکے واسطے اور مزہ لذت زندگی مستند کے واسطے کہ جسکو میٹھہ دے چکا ہے نہین چاہتا جہان کہین امر حق کا مسلک ہی وہان اس بندہ کے سامنے اپنی زندگی و مُردگی اس امر کے مقابل ایک ہی یہ خدا کے واسطے جیتا ہی نہ گنج کے واسطے ایسے ہی خدا کے واسطے مرتا ہی نہ خوف و رنج سے اس کا ایمان خواہش خدا کی ہی نہ جنت اور اُس کے میوون اور نہرون کیواسطے اُسنے جو کفر کو ترک کیا ہی وہ بھی اُسی کے لیئے ہی نہ آتش دوزخ مین داخل ہونیکے خوف سے غرض اُسکی اصل ہی سے ایسی خو ہی نہ کچھ ریاضت و جستجو سے یہ بات ہو وہ اُسوقت خرم و خندان ہوتا ہی جو خدا کی رضا و خوشنودی دیکھتا ہی اُسکو قضا مثل حلوا و شکر کے ہی بس وہ بندہ جسکی ایسی خو خصلت ہو کیسے نہین جہان اُسکے حکم مین چلیگا پھر کیون وہ خوشامد کرے یاد عا کہ یا خداوندا اس حکم کو پھیر دے بس اُسکو اپنی موت اور فرزندون کی موت ایسی شیرین ہی جیسے کسی کی حلق مین حلوا ہو اُسکو نزع اپنے فرزندون کی ایسی جیسی لوزنیہ یا سویان اور وہ کیون دعا کرے مگر اس خیال سے نہ اُس حاکم دادگر کی رضا دعا مین ہی جیسے کہ فرمایا ادعونی استجب لکم مانگو مجھسے مین قبول کرونگا واسطے تمہارے اس رضامندی کی راہ سے تو مضائقہ نہین کریگا ورنہ وہ محتاج دعا کا کب ہے سو اس دعا کو بھی اورون کے حق مین شفاعت سمجھو نہ یہ کہ اپنے اوپر رحم کھا کے دعا کرے وہ صاحب ارشاد اورون کی ہدایت کو دعا کرے گا اُس نے تو اپنے او پر رحم کرنیکو اُسی وقت پھونک دیا جس وقت کہ چراغ عشق کا جلایا اوصاف بشری جو کچھ اُس مین تھے اُن اوصاف کا دوزخ اس کا عشق ہی اور اُس نے اُس دوزخ مین بال بال اُن اوصاف کا پھونک دیا ہر راہ چلنے والون نے جو اس راہ مین چلے ہین ایسا فارق پن کب پہچانا ہی اور کون ایسا فارق ہوا ہی کسکو ایسی تمیز ملی ہان دقوقی البتہ وہ اس دولت مین ساعی و شتابندہ ہوا اور مثل اُسکے کون گذرا ہے

قصۂ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کی کرامات کا

ذلہ آن دقوقی داشت خوش دیباجۂ + عاشق و صاحب کرامت خواجۂ + بر زمین میشد چو مہ بر آسمان + شب روان را گشتہ زو روشن روان + در مقامی مسکنے کم ساختی + کم دو روز اندر دہی انداختی + گفت در یک خانہ با شم گر دو روز

عشق آن مسکن کند در من فروز ٭ غرة المسکن احاذر بالنا ٭ انقلی یا نفس سافر للغنا ٭ لا اعود خلق قلبی بالمکان ٭ کی یکون خالصا فی الامتحان ٭ روز اندر سیر بد شب در نماز ٭ چشم اندر شاه باز او همچو باز ٭ منقطع از خلق نی از بد خوئی ٭ منفرد از مرد و زن نی از دوئی ٭ نیک و بد را مهربان و مستقر ٭ بهتر از مادر شهی تر از پدر ٭ گفت پیغمبر شما را ای مهان ٭ چون پدر هستم شفیق و مهربان ٭ زان سبب که جمله اجزای منید ٭ جزو را از کل چرا بر میکنید ٭ جزو از کل قطع شد بیکار شد ٭ عضو از تن قطع شد مردار شد ٭ تا نه پیوندد بکل بار دگر ٭ مرده باشد نبودش از جان خبر ٭ در بجنبد نیست خود او را سند ٭ عضو نو بریده هم جنبش کند ٭ جزو ازین کل گر برد یکسو بود ٭ این نه آن کل است کو ناقص شود ٭ قطع و وصل او نیاید در مقال ٭ چیز ناقص گفته شد بهر مثال ٭ مر علی را بر مثال شیر خواند ٭ شیر مثل او نباشد گر براند ٭ از مثال و مثل و فرق آن بران ٭ جانب قصهٔ دقوقی باز ران ٭ المعنی شب بدو فتح راه زند و اہل اللہ شب بیدار

یعنے دقوقی حال سلوک مین بہت اچھی صورت رکھتا تھا اور عجیب طریق کہ عاشق تھا اور صاحب کرامت اور خوار جیسے آسمان پر چاند پھرتا ہی اور سریع السیر یہ زمین پر مثل چاند کے پھرتا تھا اور کہین جمتا نہ تھا اور جو لوگ شب بیدار شب بیدار تھے انکی جائین اس سے روشن ہو گئی تھین ایک مقام مین مسکن نہین کرتا تھا دو روز سے بھی کم کسی گانون مین رہتا کہتا تھا کہ اگر مین ایک گھر دو روز ہونگا تو عشق اس مسکن کا میرے دل مین فروغ پکڑیگا بس عزیز ہونے مسکن سے مین بچتا ہون اس سے نقل کر ای نفس اور سفر کر واسطے غناکے اپنے دل کی خلقت کو مکان کے رہنے کی عادت نہین ڈالتا اگر ایسا ہوگا تو امتحان مین کب کھرا اور خالص نکلیگا دن مین سیر و تماشہ کرتا رات کو نماز مین ہوتا آنکھین دید شاہ مین باز اور باز کی طرح خود پرواز مین مخلوق سے منقطع لیکن نہ یہ کہ بدخوئی سے منفرد مرد و زن سے مگر نہ ایسا کہ دوئی سے کہ آپکو اور کچھ سمجھتا اور ون کو اور کچھ جملہ پہ مہربان اور جملہ کا جائے قرار خواہ نیک ہو خواہ بد مہربانی مین بہتر ماں سے اور شیرین تر باپ سے شہی بمعنی شیرین تر گویا ترجمہ اشہی کا ہی آنحضرت نے فرمایا کہ اے سردارو مین تمہارے لیے مثل پدر کے شفیق و مہربان ہون اس سبب سے کہ تم سب میری ہی اجزا ہو پھر جز کو کُل سے کیون جُدا کرتے ہو یعنے مجھسے کیون دور بھاگتے ہو یہ بھی جانتے ہو کہ جب مین کُل ہون تم جزو ہو تو جزو کُل سے جُدا ہو کے بیکار نہین ہو جاتا جیسے عضو کہ تن سے جُدا ہوا اور مردار ہوا اور جب تک پھر کل سے پیوند نہین پاتا مردہ ہوتا ہی اسکو اپنی جان کی خبر نہین ہوتی اگر وہ جنبش کرے تو خود اسکی سند نہین کہ تازہ کٹا ہوا عضو بھی تو جنبش کرتا ہی اسکی جنبش بھی ویسی ہی ہو جزو کہ اس کل سے جدا ہوگا علیحدہ کر دیا جائیگا اور ناقص ہوگا مگر یہ کل ایسا نہین کہ کسی جزو کے نہونے سے ناقص ہووے اس کا قطع اور وصل ایسا نہین جو گفتگو مین سمائے اور مین نے جو کچھ کہا مثال کے طور پہ کہا کہ وہ ناقص ہی مثلاً حضرت علی کو مثال کی راہ سے

ی نے شیر کہا لیکن شیر مثل اُنکے کب ہی گو اُس نے کہا اب فرماتے ہین کہ تو مثال و مثل اور اُنکے فرق سے الگ ہو اور دقوقی کیطرف لوٹ چل

لوٹنا طرف قصہ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ کے

له آنکه در فتوی امام خلق بود + گوی تقوی از فرشته میر بود + آنکه اندر سیر مه را مات کرد + هم ز دینداری او دین
لک خورد + با چنین تقوی و اوراد و قیام + طالب خاصان حق بودی مدام + در سفر معظم مرادش آن بُدے +
دمی با بندهٔ خاصی زدی + این همی گفتی چو میرفتی براه + کن قرین خاصگانم ای اله + یارب آنها را که بشناسد دلم
رهٔ لبسته میان و محلم + وآنکه نشناسد تو ای یزدان جان + بر من محجوب شان کن مهربان + حضرتش گفتی که ای صدر
مین + این چه عشق ست وچه استسقاست این + مهر من داری چه میجوئی دگر + چون خدا با تست چه جوئی بشر +
گفتی یارب ای دانای راز + تو کشودی در دلم راه نیاز + درمیان بحر اگر بنشسته ام + طمع در آب سبوهم بسته ام +
بود او دم نو دفعه مراست + طمع در نعجه حریفم هم بجاست + حرص اندر عشق تو فخر ست و جاه + حرص اندر غیر تو ننگ و تباه
موت و حرص نران پیشی بود + وآن میزان ننگ و درویشی بود + حرص مردان از ره پیشی بود + در مخنث حرص سوے
س رود + آن یکی حرص از کمال مردیست + آن دگر حرص افتضاح و سردیست + آه سری هست اینجا بس نهان +
سوی خضری شود موسی دوان + همچو مستسقی کز آبش سیر نیست + بر هر آنچه یافتی بالله مایست + بی نهایت حضرتست
ن بارگاه + صدر را بگذار صدر تست راه + المعنی وہ دقوقی علم و فتوی مین تو ایسا کہ امام خلق کا تھا اور
وی مین گیند فرشتو نسے لیجاتا ای فرشتون پر سابق تھا سیر مین تو ماہ کو مات کیا یعنے نہایت پھرنے الا
ماہ بھی با این سریع السیری اُس سے ہارا تھا اور دین مین ایسا کامل کہ دین خود اس پر رشک کرتا تھا کہ
ل اسکے مین کامل ہوتا باوصف ایسے تقوی اور ورد وظائف اور قیام نماز کے ہمیشہ خاصان خدا کا
لب بھی سفر مین بڑی مراد اُسکی یہی ہوتی تھی کہ ایک دم کو بھی کسی بندۂ خاص سے مل لیتا اور ملاقات
جاتی جب راہ چلتا تو یہی کہتا جاتا کہ ای معبود میرے مجھکو مصاحب اپنے خاص لوگون کا کر اے رب
رے وہ لوگ جنکو میرا دل پہچانتا ہی اُنکا مین میان بستہ اور خدمتگار اور محمل یعنے باربردارندہ۔ گویا غلام
بوجھ ڈھونے والا ہون محمل بضم بصیغۂ فاعل باربردارندہ اور جنکو میرا دل نہین پہچانتا اور مین اُنسے
وب پوشیدہ ہون اُنکو تو ای یزدان جان مجھپر مہربان کر دے آسکے جواب مین حضرت رب العزت اُس سے
تے کہ ای صدر نشین مہین یہ تیرا کیسا عشق مجھسے ہی اور یہ کیسا استسقا عشق کا تجھکو ہی کہ عشق سے تیری پیاس
نہین بجھتی تو تو میری محبت رکھتا ہی پھر اور کو کیا ڈھونڈھتا ہی جب خود خدا تیرے پاس ہی پھر بشر کی تلاش
مجھکو کیون ہی تو وہ کہتا ای رب اے دانائے راز تو ہی نے میرے دل پہ یہ راہ نیاز کی کھولدی ہو کہ اگرچہ

خود دریا مین بیٹھا ہون دریا مراد عشق الٰہی سے ہی مگر طمع مجھکو گھڑون کے پانی مین بھی ہی کہ اُنسے بھی کچھ پالون
گھڑے مراد اور کالمون سے مین حضرت داؤد کے مثل ہون کہ نوے بھیڑین انکے پاس تھین اور انکے حرام
کے پاس ایک بھیڑ تھی اُنکو اُس ایک کی بھی طمع تھی واضح ہو کہ حضرت داؤد کی نوے بیبیان تھین اور یاوریا
سالا تھا اُس کے ایک بی بی تھی اُسکو بھی یہ لینا چاہتے تھے آخر جب وہ مارا گیا تو اُنھون نے لی جیسا
قرآن مجید مین ہی اِنَّ ہٰذا اخی لہ تسع وتسعون نعجۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال اکفلنیہا وعزنی فی الخطاب یعنی بیشک
میرا بھائی ہی اُسکی ننانوے بھیڑیان ہین اور میری ایک ہی ہی سو یہ کہتا ہے کہ بھیڑ بھی میرے حوالہ کردے اور
مین وہ مجکو دبائے لیتا ہی کہ میری بھیڑ لے لے حضرت داؤد نے کہا کہ اسنے ظلم کیا جو تیری ایک بھیڑ تجھسے مانگتا
باوصف اتنی بھیڑون کے مختصر بیان اس کا یہ ہی کہ اوریا کی عورت سے اُنکو عشق ہو گیا تھا آخر اسکو ایسی
لڑائی پر بھیجا کہ وہان وہ مارا گیا اور عورت اُسکی اُنھون نے کر لی حضرت رب العزت نے دو فرشتے بھیڑ والے
باہم جھگڑتے ہوے اُنکے پاس بھیجے اور اُنھون نے اُن سے سوال کیا جو آیہ کریمہ سے ظاہر اور بعد اُنکے جواب
غائب ہو گئے حضرت داؤد متنبہ ہوکے استغفار و زاری مین مشغوف ہوے تھے مولانا کے شعر مین نود سے
کثرت ہی نہ عدد معین تا مخالفت آیہ کریمہ سے نہ ہو حرص تیرے عشق کی فخر و جاہ ہی اور غیر کے عشق کی
و خواب ہی جو لوگ نر اور مرد ہین اونکو خواہش و حرص پیشی کی ہوتی ہی کہ ہم سب سے آگے بڑھکے ہون
ہر بات مین سب سے آگے اور جو حیز و نامرد ہین اُنکے ملک و حصہ مین تنگ و محتاجی ہے فرودن
حرص پیشی کی راہ سے ہوتی ہی کہ ہر دم قدم آگے کو بڑھا رہے اور مخنث مین اس بات کی حرص کہ پیچھے کو
وہ ایک حرص تو کمال مردانگی سے ہی اور وہ دوسری فضیحت و سردی سے ہی اب مولانا رح
حسرت و افسوس سے ایک آہ عاشقانہ کرکے فرماتے ہین کہ یہان ایک بڑا بھید چھپا ہوا ہی کہ خضر
پیچھے جو صرف نبی تھے حضرت موسیٰ کو جو رسول اولوالعزم تھے دوڑایا چنانچہ حضرت خضر کے ساتھ اُنکو جانا
ہوا تھا اور کچھ راز خضر سے کہے گئے تھے اُنسے نہین کہے تو مستسقی بن جیسے وہ پانی سے سیر نہین ہوتا
جو کچھ تونے پا لیا ہی قسم ہی خدا کی اس پر مت ٹھہر جا اور بس مت کر یہ بارگاہ بڑی بے نہایت حضرت
یعنی جسکو تو حضرت سمجھا ہی حضرت نہین ہی حضرت بہت دور ہے ابھی تو راہ ہی ہی تو صدر اسکو مت سمجھ
خیال چھوڑ یہ راہ اسکی ہی تو اس راہ سے صدر جانکر سیر مت ہو اسلیئے کہ اس راہ کی انتہا نہین

بھید ڈھونڈھنا موسیٰ کا خضر سے باوجود کمال قربت و رسالت کے

قولہ از کلیم حق بیاموز ای کریم ✤ بین چہ میگوید زمشتاقی کلیم ✤ با چنین جاہ و چنین پیغمبری ✤ طالب خضرم ز خود بینی بری
موسیا تو قوم خود را هشتۂ ✤ در پی آن نیکوی سر گشتۂ ✤ کیقباد ی رستہ از خوف و رجا ✤ چند پوئی چند گردی تا کجا

آن تو با تست و تو واقف برین * آسمانا چند پیمائی زمین * گفت موسیٰ این ملامت کم کنید * آفتاب و ماہ را
کم زنید * میروم تا مجمع البحرین من تا شوم مسحوب سلطان زمن * اجعل الخضر لامری سببا * ذاک او امضی
و اسری حقبا * سالها پرّم زپر و بالها * سالها چه بود هزاران سالها * میروم یعنے نمی ارزد بدان عشق جانان
کم بدان از عشق نان * این سخن پایان ندارد ای عمو * داستان آن دقوقی بازگو * **معنی** فرماتے ہین اہل کرم
تو کلیم حق سے مشتاق پیاسکو دیکھو تو کیسے ایک مشتاق سے بیان کرتے ہین کہ با وصف ایسے مرتبہ اور ایسی پیغمبری
کے طالب خضر کا ہون اور حالانکہ خود بہی سے بری کہا اے موسیٰ کہ وہ یوشع ہین تو نے اپنی قوم کو چھوڑا ہے
اور اپنے کو واسطے اس نیک کے پریشان بنایا ہے تو تو خود کیقباد ہے خوف درجہ سے خلاص تشبیہ کیقباد
سے بنظر اسکی عیاشی و بیغمی کے ہے تو کہانتک خضر کی تلاش مین رہیگا اور کہانتک اسکے پیچھے پھریگا تیری
ملکیت جو شی تھی یعنے نبوت و رسالت وہ تیری تیرے پاس اور تو اسپر خوبی واقف پھر اے آسمان کہانتک
زمین نا پیگا اور پھرتا رہیگا موسیٰ نے کہا ایسی ایسی ملامت مت کرو آفتاب و ماہ کے راہزن مت بنو کہ میں ہی
ایسی ہی ملامت سے میرا باز رہنا محال مین مجمع البحرین تک جاتا ہون تا مسحوب سلطان زمن کا ہون مجمع البحرین
وہ جگہ جہان دریاے روم و فارس ملے ہین کہ اسی موقع پر خضر و حضرت موسیٰ کی ملاقات ہوئی ہے شعر
عربیہ کے معنی کر خضر کو میرے کام کیواسطے یا مقصود مجھکو حاصل ہو نہین تو سیر کرونگا اور پھرونگا حقبون
حقب بالضم و بفتحتین ہشتاد سال و روزگار اور مقتبس ہے آیہ کریمہ سے قال موسیٰ لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ
مجمع البحرین او امضی حقبا کہا موسیٰ نے اپنے فتا سے کہ یوشع علیہ السلام تھے ہمیشہ پھرتا رہونگا جب تک
مجمع البحرین پر نہ پہونچون چاہے مجھپر حقبے گذر جائین مین برسون پر و بال سے اس تمنا مین اڑونگا اور برسون
کیا چیز ہزارون برس پھرتا رہونگا مین پھرتا تو ہون لیکن یہ پھرنا میرا عشق جانان کے برابر مت جانو وہ لوگ
کے عشق مین نہین پھرتے ہین پھر عشق جانان کو عشق نان سے کم کیون جانتا ہے اب فرماتے ہین اس
سخن کی تو اے عمو کچھ حد نہین ہے پھر دقوقی کی داستان بیان کر

لوٹنا طرف قصہ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ کے

قولہ آن دقوقی رحمۃ اللہ علیہ * گفت سافرت مدی فی خافقیہ * سالہا رفتم سفر از عشق ماہ * بیخبر از راہ و
حیران در آلہ * پا برہنہ رفتہ ام در خار و سنگ * زانکہ من حیرانم و بیخویش و دنگ * تو مبین این پایہا را بر
زمین * زانکہ بر دل میروند عاشق یقین * از رہ و منزل ز کوتاہ و دراز * دل چہ داند کوست مست دلنواز
این دراز و کوتہ اوصاف تنست * رفتن ارواح دیگر رفتنست * تو سفر کردی ز نطفہ تا بعقل * نی بگامی
و منزل نہ نقل * سیر جان بیچون بود در دور دیر * جسم ما از جان بیاموزید سیر * سیر جان ہر کس بینند جان من

لیک سیر جسم باشد در علن ✤ سیر جسمانہ رہا کرد او کنون ✤ میرود بیچون نہان در شکل چون ✤ اب آگے اسکے گفت روزی
الخ اور تا بہ بنیم قلزمی الخ یہ دو شعر ہین کہ قابل تصدیر حکایت لبعد کے ہین لہذا مین نے تو اُسکو اُنھین دونون
شعرون سے مصدر کیا خرابی وخوبی اس تغیر کی حوالہ انصاف نظر ناظرین کے ہی المعنی خافقین مشرقا ومغرب
ابتداے زمان و آنزمان فرماتے ہین کہ دقوقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ مین نے ابتداے زمانہ سے مشرق
مغرب مین سفر کیا ہی برسون سفر کو اپنے ماہ کے عشق سے کیسا راہ سے بیخبر اور اللہ کی ذات مین حیران
کہ وہی ماہ ہی مین ننگے پاؤن خار و سنگ مین چلا اس سبب سے کہ مین حیران و بیخود ہون اور دنگ
کچھ معلوم وخبر نہین آب فرماتے ہین تو چلنے مین ان پاؤن کو زمین پر مست دیکھے اسلیئے کہ عاشق پاؤن
نہین چلتا بیقین جان کہ دلیر چلتا ہی پھر راہ اور منزل سے جاہے دور دراز ہو جاہے کوتاہ دل کیا جا
اسواسطے کہ وہ اپنے دلنواز کے شوق مین مست ہو رہا ہی یہ دراز و کوتہ تو اوصاف تن کے ہین روح
چلنا اور ہی چلنا ہی تو نے سفر کیا نطفہ سے عقل تک پھر یہ سفر تیرا ایک کسی قدم اور منزل کے ساتھ
جسکے ساتھ تو نے نقل کی ہو سیر جان کی بیچون ہوتی ہی چون وچرا کو اُسمین دخل نہین وہ اپنے
دیر مین اس سے جدا ہی بلکہ جسم نے ہمارے اسی سے چلنا پھرنا سیکھا ہی سیر جان کی ای جان من
کوئی نہین دیکھتا ہی سیر جسم کی سب ظاہر دیکھتے ہین جان بے جسمانہ سیر اب چھوڑ دے جسم پر اور وہی
اس شکل بیچون مین جو صورت جسمانی ہی پھرتی ہی

ظاہر ہونا ہفت مثال شمع کا ایک کنارہ دریا کے

قولہ گفت روزی میشدم مشتاق وار ✤ تا بہ بنیم در بشر انوار یار ✤ تا بہ بنیم قلزمی در قطرہ ✤ آفتابی درج اندر
چون رسیدم سوی یک ساحل بگام ✤ بود بیگہ گشتہ روز و وقت شام ✤ بعد ازان ناگہہ چہ دیدم گو میت ✤ تا بدا
سر آن افزو دیت ✤ ہفت شمع از دور دیدم ناگہان ✤ اندران ساحل شتابیدم بدان ✤ نور و شعلہ
ہر یکی شمعی ازان ✤ بر شدہ خوش تا عیان آسمان ✤ خیرہ گشتم خیرگی ہم خیرہ گشت ✤ موج حیرت عقل
از سر گذشت ✤ کاین چگونہ شمعہا افروختست ✤ وین دو دیدہ خلق از انہا دوختست ✤ خلق جویان چراغ
گشتہ بود ✤ پیش آن شمعی کہ بر مہ می فزود ✤ چشم بندی بد عجب بر دیدہ ہا ✤ بندشان میکرد یہدی من یشا
اب آگے بازمیدیدم الخ یہ شعر ہی کہ اسکو بھی لبعد کی سرخی کا مین نے مصدر کیا ہی المعنی پھر قول دقوقی
کا ہی کہ ایک دن مین مشتاق کیطرح چلا جاتا تھا اس شوق مین کہ بشر مین انوار یار کے دیکھون
اسواسطے کہ دیکھون قطرہ مین قلزم کیسے بھرا ہوا ہی اور ذرہ آفتاب مین کیسے گھسا ہوا ہی جبکہ
دریا کے کنارے موافق اپنے مقصد کے پہونچا تو شام تھی بیوقت تھا دن نہین رہا تھا پھر

ں نے کیا دیکھا یہ تجھسے بیان کرون تو تجھپر بھید اس کا ظاہر ہو کہ مین نے سات شمع دور سے یکایک اُس
ردین دیکھین چنانچہ اُنکو دیکھکر مین اُنکی طرف دوڑا اور وہ شمع ایسین کہ اُنمین ہر ایک کے نور و شعلہ سے
ت آسمان تک خوب بھرا ہوا تھا مین اُنکو دیکھ کے حیران و متحیر ہو گیا اور مین کیا خود حیرانی حیران ہو گئی اور
ل کے سر سے موج حیرت کی تیر ہو گئی حیرت مین ڈوب گئی کہ آلہی یہ کیسی شمعین روشن ہین اور یہ دونون
ھین مخلوق کی کیسے انسے مہیج لین ہین اور عجیب حال مخلوق کا ہی کہ ایسی شمع کو جو نور و فروغ مین ماہ سے
ی ہوئی ہی چھوڑ کے ایک چراغ کشتہ کے طالب ہین کیسا چشم بند لوگون کی آنکھون پر ہی اور یہ چشم بند بھید
ں پیشا اکا ہی اسی نے انکی آنکھون کو بند کیا ہی اسلیئے کہ ہدایت اُسی کے اختیار مین ہی الخلاف یہان کیسی
ی اشعار و سرخی بحر العلوم مین ہی اور طولانی تقریر خارجی اور کثرت نسخون کی اور اصل معانی سے غرض نہین

ایک مثال پر ہو جانا اُن ساتون کا

م باز میدیدم کہ میشد ہفت یک ✤ نور او لشگافتی جیب فلک ✤ باز آن یکبار دیگر ہفت شد ✤ مستی و حیرانی
ن زفت شد ✤ اتصالاتی میان شمعہا ✤ کہ نیاید بر زبان گفت ما ✤ آنکہ یک دیدن کند ادراک آن ✤ سالہا
ان نمودن از زبان ✤ آنکہ یکدم بیندش ادراک و ہوش ✤ سالہا نتوان نمودن آن بگوش ✤ چونکہ پایانے
درد الیک ✤ زانکہ لا احصی ثنا را علیک ✤ بیشتر رفتم دوان کان شمعہا ✤ تا چہ چیز ست از نشان کبریا ✤
دم مدہوش و بیخویش و خراب ✤ تا بیفتادم ز تعجیل و شتاب ✤ ساعتی بیعقل و بیہوش اندرین ✤ اوفتادم بر
خاک زمین ✤ باز با ہوش آمدم برخاستم ✤ در روش گوئی نہ سر نہ پاستم ✤ المعنی دقوقی کہتے ہین کہ پھر کیا
بھتا ہون کہ وہ ساتون شمع ایک نور ہو گئین اور وہ نور جو گریبان فلک کو پھاڑے فلک سے پار ہوا جاتا
پھر وہ اکبارگی دوبارہ سات شمعین ہو گئین یہ دیکھ کے مستی و حیرانی میری از بس قوی و سطبر ہو گئی
اس جمع اور تفرق مین جیسے اتصال انمین ہوتے تھے ہماری زبان ایسی کہان جسکے بیان مین وہ
ے جو شخص کہ ایک دید اُسکی پالے برسون زبان سے نہ بیان کر سکے اور اگر ادراک و ہوش اُسکو ایکدم دیکھین
رسون اُسکو اپنے کان مین نہ لا سکین ایسی افزونی اُسکی ہو اب فرماتے ہین کہ جب یہ کیفیت ایک بیحد شی کی
تو پھر اپنی طرف کو کیون نہین لوٹتا یعنے جو ذکر شروع تھا اُسکی طرف اس سبب سے کہ ثنا ہماری کیسے اسپر
ما کر سکی جسکو آنحضرت نے فرمایا ہی لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک مین تیری ثنا گھیرا حصا
ن کر سکتا جیسے کہ تو نے اپنی ثنا آپ کی ہی مین ان شمعون کو دیکھ کے دوڑا اور آگے بڑھا کہ دیکھون نشان و آیات
ے کیا چیز ہے بس مین مدہوش اور بیخود او مست چلا جاتا تھا کہ جلدی و شتابی کے مارے گر گیا تھوڑی دیر تک اسی
ین بیعقل و بیہوش خاک زمین پر پڑا رہا پھر ہوش مین آیا اور اُٹھا اور ایسا چلا کہ گویا اپنی چال مین نہ مین سر ہون نہ پا ہون

معلوم ہونا اُن سات شمع کا نظر شیخ مین کہ وہ سات آدمی ہین

قولہ ہفت شمع اندر نظر شد ہفت مرد ٭ نور شان میشد بسقف لاجورد ٭ پیش آن انوار نور روز درد ٭ از صلابت نور پارامی سپرد ٭ باز حیران گشتم اندر صنع رب ٭ کاینچنین چون شد چگونست ای عجب ٭ پیشتر رفتم کہ نیکو بنگرم ٭ تا چہ حالست اینکہ میگردد سرم ٭ المعنی یعنے پھر وہ ساتون شمع میری نظر مین سات مرد ہو گئے جنکا نور سقف لاجورد تک جاتا تھا اور وہ نور بھی ایسا جسکے سامنے نور زنکا خواہ دن خواہ آفتاب کا گاد اور تیرہ تھا اور خوب سر سے پانون جمائے ہوے ہین اس کیفیت کو دیکھکر پھر حیران ہوگیا کہ ای پروردگار یہ تیری کیسی صنعت ہے یہ معاملہ ایسا کیون ہوا ہین اور آگے بڑھ گیا اس قصد سے کہ اچھی طرح دیکھون یہ حالت کیا ہی کہ میرے سر چکر مین ہین اور سر گردش مین

پھر معلوم ہونا اُن ساتون مرد کا ہفت درخت

قولہ باز ہر یک مرد شد شکل درخت ٭ چشم از سبزی ایشان نیکبخت ٭ ز انبہی برگ پیدا نیست شاخ ٭ برگ ہم گشتہ از میوہ فراخ ٭ ہر درختی شاخ بر سدرہ زدہ ٭ سدرہ چہ بود از خلا بیرون شدہ ٭ بیخ ہر یک رفتہ در قعر زمین ٭ زیر تر از گاو و ماہی بد یقین ٭ بیخ شان از شاخ خندان روی تر ٭ عقل از ان اشکالہا زیر و زبر ٭ میوۂ کہ بر شگافیدی عیان ٭ ہمچو آب از میوہ جستی نور آن ٭ المعنی پھر وہ ہر مرد ایک ایک درخت ہوگیا اور ایسا سر سبز جسکی سبزی سے آنکھ نیکبخت ہوتی تھی ای نورانی جیسے کہ سبزی مویدِ نور بصر کی ہی پتون کا ایسا انبوہ کہ شاخین چھپی ہوئین اور میوہ کی یہ کثرت کہ پتے بھی کم ہوئے ہر درخت کی شاخ سدرہ تک لگی ہوئی اور سدرہ کیا ہی سارے خلا سے باہر نکلی ہوئی اور خلا کی حد نہین جڑ ہر ایک کی قعر زمین تک گھسی ہوئی کہ گاو و ماہی سے بھی زیادہ نیچے بیقین جڑین اُنکی شاخون سے زیادہ تر خندان رواں تر و تازہ سبز لطیف جسکی اشکال سے عقل لوٹ پوٹ ہوتی تھی جو میوہ کہ ظاہر اُسکا شگافتہ تر قیدہ تھا تو اسکے اس میوہ سے نور جھلکتا تھا اختلاف شرح بحر العلوم مین ز انبہی کو زان بھی لکھا ہی

پوشیدہ ہونا اُن درختون کا چشم خلق سے

قولہ این عجب تر کہ بر ایشان میگذشت ٭ صد ہزاران خلق از صحرا و دشت ٭ ز آرزوی سایہ جان میباختند ٭ از گلیمی سایبان میساختند ٭ سایۂ آنرا نمی دیدند ہیچ ٭ صد تفو بر دیدہ ہائی پیچ پیچ ٭ ختم کردہ قہر حق بر دیدہا ٭ کہ نبیند ماہ را بیند سُہا ٭ ذرہ را بیند و خورشید نی ٭ لیک از لطف و کرم نومید نی ٭ کاروانہا بینوا وین میوہا ٭ پختہ میریزد چہ سحرست ای خدا ٭ سیب پوسیدہ ہمی چیدند خلق ٭ درہم افتادہ زیغما خشک حلق ٭ گفتہ ہر برگ و شگوفہ آن غصون ٭ دمبدم یا لیت قومی یعلمون ٭ بانگ می آید ز سوی ہر درخت ٭ سوی ما آئید خلق شور بخت

نگ می آمد ز غیرت بر شجر ÷ چشم شان بستیم کلا لا وزر ÷ گر کسی میگفت شان کاین سود دید ÷ تا ازین اشجار
ستسعد شوید ÷ جمله میگفتند کاین مسکین مست ÷ از قضاء الله دیوانه شدست ÷ مغز این مسکین ز سودای دراز
ز ریاضت گشت فاسد چون پیاز ÷ او عجب می ماند یا رب حال چیست ÷ خلق را این پردهٔ اضلال چیست ÷
لق گوناگون با صد رای و عقل ÷ یک قدم این سو نمی آرند نقل ÷ عاقلان و زیرکان شان از نفاق ÷ گشته
نکر و اینچنین باغی و عاق ÷ یا منم دیوانه و خیره شده ÷ دیو بر من غالب و چیره شده ÷ چشم میمالم بهر لحظه که من
واب می بینم خیال اندر زمن ÷ خواب چه بود بر درختان میروم ÷ میوه هاشان میخورم چون نگروم ÷ المعنی آدر
ے تعجب کا مقام ہی کہ لاکھون مخلوق اُدھر صحرا و دشت سے آتی جاتی گذرتی ہی ان درختون کے پاس ہوکے
ر سایہ کی آرزو مین جان جانے کی نوبت پہونچتی ہی کمل وغیرہ کے سائبان بناتے ہین مگر ان کا سایہ
وئی نہین دیکھتا ہی دوسرا مصرعہ مولانا رح کا قول ہی کہ ایسی آنکھون پیچ پیچ پر سیکڑون تفو اور تھوک ہی
للہ تعالے کے قہر نے اُنکی آنکھون پر مہر کر دی تا ماہ کو نہ دیکھے سُہا کو دیکھے کہ ماہ کے مقابل کیسا ناچیز و
ے نور ہی اور ذرہ کو دیکھے خورشید کو نہ دیکھے لیکن اُسکے لطف و کرم سے نومید نہین ہو قافلے کہ بینوا
ین اُنکے لیے یہ میوے ہین کہ پکے پکے گرتے ہین یہ کیسا سحر ہی الحذر اسکا سبب پوشیدہ تو اسکے مخلوق بیٹھتے
ین اور ایسے اُنکی لوٹ مین پڑے ہین کہ لوٹ کی محنت سے اُنکے حلق خشک ہو رہے ہین ہر برگ و شگوفہ
ہی ڈالیون کا کہتا ہی کہ کاش ہماری قوم کو ہمارے حال سے آگاہی ہوتی اور ہماری طرف رجوع کرتی
ور ہر درخت کیطرف سے آواز آتی ہی کہ ای خلق شور بخت ہماری طرف کیون نہین آتی اب اسوجہ سے
یہ درخت پکارتے اور آگاہ کرتے ہین اور کوئی اُدھر نہین جاتا غیرت درختون پر آواز کرکے کہتی ہی
ہمین نے انکی آنکھین بند کر دین ہین تم اُنکے بلانے سے باز آؤ یہ ہیچ نہ رہینگے اگر ایسے لوگون سے
وان درختون سے بھاگتے ہین کوئی کہتا ہی کہ ادھر کو چلو تا ان درختون سے سعادت حاصل کرو تو سب
ی کہین کہ یہ عجیب مست قضاء الٰہی سے دیوانہ ہو گیا ہی دیوانگی مین بکتا ہی اسکو بڑا لنبا سودا ہوا ہی
سکے سبب سے اور نیز شدت ریاضت سے مغز اسکا بالکل خراب ہو کے پیاز کیطرح پوست ہی پوست
رہ گیا ہی بس یہ تو اسکو دیوانہ بناتے ہین اور وہ متعجب ہو کے کہتا ہی کہ الٰہی یہ حال کیا ہی اور مخلوق پر یہ پردہ گمراہی
کیون پڑا ہی طرح طرح کی مخلوق ہی جنکی سیکڑون رائے اور سیکڑون عقلین اور ایک قدم ادھر طرف سے
ا طرف نہین بدلتے جو عاقل ہین اور زیرک ہین لیکن وہ بھی تو نفاق کے مارے منکر ہو گئے
ور ایسے باغی اور گمراہی ہو گئے کہ ہرگز غور نہین کرتے یا مین ہی انکے کہنے کے موافق واقعی دیوانہ اور
یران ہو گیا ہون مجھی پر شیطان غالب و چیرہ ہو گیا ہی مین تو خوب آنکھین مل ملکے دیکھتا ہون ہر دم

نہین جانتا کہ زمانہ مین جو خیال خواب ہوتے ہین وہ دیکھتا ہون یا کیا ہی پھر فرماتے ہین کہ خواب کیسی
ہوتی ہی مین تو درختون پر چڑھا ہوا ہون اور میوے کھاتا ہون پھر اُنکا گرویدہ اور معتقد کیسے نہون قوله
باز چون می بنگرم در منکران * کہ ہمی گیرند زین لبتان کران * باکمال احتیاج و افتقار * ز آرزوی نیم ذرہ
زان ثمار * جان نسیار و شان اشتیاق و حرص یک برگ درخت * میزنند این بینوایان آہ سخت * در ہزیمت زین درخت و زین ثمار
خلائق صد ہزار اندر ہزار * باز میگویم عجب من بیخودم * دست بر شاخ خیالی در زدم * ہان جوان استیاس الرسل
ای عمو * تا بظنوا انہم قد کذبوا * این قراءت خوان بتخفیف کذب * این بود کز خویش بینند محتجب * در گمان افتاد
انبیا * ز اتفاق منکری اشقیا * جاءہم بعد التشکک نصرنا * ترک شان گو بر درخت جان بر آ * میخورد میوہ
کش زور لیست * ہر دم و ہر لحظہ سحر آموز لیست * خلق گویان ای عجب این بانگ چیست * چونکہ صحرا از درخت
و بر تہیست * گیج گشتیم از دم سودائیان * کہ بنزدیک شما باغست و خوان * چشم میمالیم کہ اینجا باغ نیست * یا
بیابانست یا مشکل رہیست * ای عجب چندین دراز این ماجرا * چون بود بیہودہ و ہزل و خطا * من ہمیگویم چو ایشان
ای عجب * اینچنین مُہری چرا از صنع رب * زین تنازعہا محمد در عجب * در تعجب نیز ما ندہ بولہب * زین عجب
تا آن عجب فرقیست ژرف * تا چہ خواہد کرد سلطان شگرف * ای دقوقی تیز رو تر ہین خموش * چند گوئی
چند چون تخطست گوش * المعنی یعنے پھر جو دیکھتا ہون منکرون کو جو اس لبتان سے کنارہ کش ہین تو
ایسا پاتا ہون کہ کمال حاجتمند اور نہایت ہی محتاج زار ہاد ھرے جان دینے والے ہین کہ اس
درخت کے اشتیاق و حرص مین سخت آہین مار رہے ہین کہ ایک برگ ہی ہمکو ملجاتا اور جنھون نے اس
درخت اور اس میوہ سے ہزیمت کی ہی ہزارون لاکھ ہین پھر کہتا ہون مین عجب بیخود ہون ایک خیال
کی شاخ پکڑے ہوے خبردار تو آیہ استیاس الرسل قد کذبوا تک تو پڑھ چنانچہ پوری آیت یہ ہی حتی اذا
استیاس الرسل فظنوا انہم قد کذبوا یہانتک کہ مایوس ہو رسول اور گمان کیا اُنھون نے کہ بیشک
ہم مکذوب ہوے پھر شکایت کیا ہی اگر لاکھون ہزار اس درخت اور اس میوہ سے بھاگے انبیا
رسل پر کیا گذرا ہی جیسا کہ آیت سے مترشح ہی اور اس آیت مین کذبوا کو بتخفیف پڑھ نہ بتشدید کہ
کچھ حجاب نہین ہی صاف معنے ہین تکذیب کیے گئے وہ مگر جو محتجب ہی وہ بھی قرات تخفیف ذال ہی اور
جان انبیا کی کہ گمان مین پڑگئی اتفاق منکری اشقیا سے کہ بالاتفاق سب ہمارے منکر ہو جاتے
پھر بعد اس تشکک انبیا یا تابعین انبیا جیسا کہ اختلاف کذبوا مین ہی جاءہم نصرنا یعنے آئی نصرت
نازل ہوا تو انکا ترک کہہ اور درخت جان پر چڑھ اسلیئے کہ اُس سے میوہ وہ کھاتا ہی جسکی قسمت
اور جہان ہر دم ہر لحظہ سحر آموزی ہی جیسے مخلوق کہہ رہی ہی جبکہ صحرا مین نہ پھل ہی نہ درخت ہی تو

یا ہی آب مین کہانتک ان سودائیون سے بکبون مین تو خود دیوانہ ہوگیا جو کہتے ہین کہ تمھارے
زدیک جو باغ ہی وہ کہان ہی ہم تو آنکھین مل ملکے دیکھتے ہین کوئی باغ نہین معلوم ہوتا یا تو بیابان ہی
سخت مشکل راہ ہی لیکن مجھکو تعجب آتا ہی کہ ایسا طول طویل ماجرا بیہودہ اور بہزل وخطا کیسے
وجائیگا مگر آنکی طرح مین بھی کہتا ہون کہ ایسی مہر کیون صنع آلہی نے لگائی جو کسیکو نہ سوجھے آن
مگر مون سے آنحضرت صلعم آپکو تعجب مین تھے اور بولہب آپکو حضرت اس سبب سے کہ ابولہب معجزات
غیرہ دیکھتا ہی اور نہین مانتا اور ابولہب اس گمان بد مین کہ یہ سب جادو و جھوٹ ہی پھر کیسے جادو پر
زان ہین عجب چشم بندی منکرون کیواسطے تھی لیکن حضرت کے تعجب اور ابولہب کے تعجب مین بڑا گہرا
رق ہی کہ آپ کا تعجب صحیح ہی موافق دید کے اور اُنکا تعجب غلط بمقتضاے شقاوت اب دیکھیے سلطان
انا و شگرف اُسکے ہاتھ کیا کریگا آب فرماتے ہین کہ دقوقی تو بڑا تیز دو ہی خبردار خموش ہو تو کہان تک
میکا سنتا ہی کون سے ہے کانون کا تو محتاط ہی اختلاف شرح بحر العلوم مین زار بعی کو زار زدی نیم مردہ
کو نیم غورہ اور استیناس الرسل کے ساتھ ملا دیا ہی اور میوہ کو میدہ لکھا ہی

ایک درخت ہو جانا اُن ساتون درختون کا اُسکی نظر مین

ولہ گفت راندم پیشتر من نیکبخت ÷ باز شد آن ہفت جملہ یک درخت ÷ ہفت میشد فرد میشد ہر دمے
ن چنان میگشتم از حیرت ہمی ÷ بعد از ان دیدم درختان در نماز ÷ صف کشیدہ چون جماعت کردہ ساز ÷
درخت از پیش مانند امام ÷ دیگران اندر پس او در قیام ÷ آن قیام و آن رکوع و آن سجود ÷ از درختان
بس شگفتم می نمود ÷ یاد کردم قول حق را آنزمان ÷ گفت والنجم والشجر یسجدان ÷ این درختان رانہ زانو
نی میان ÷ این چہ ترتیب نماز ست آنچنان ÷ آمد الہام خدا کای با فروز ÷ می عجب داری ز کار ما ہنوز ÷
عنی یعنے پھر دقوقی نے کہا کہ ای نیکبخت مین جب اور آگے گیا پھر وہ ساتون جملہ ایک درخت ہو گئے
ور یہی حال تھا کہ دم بھر مین سات ہو جاتے تھے اور دم بھر مین ایک مین انکو دیکھکے کیسا حیرت مین
وہو جاتا تھا من بعد مین نے اُن درختون کو نماز مین دیکھا کہ جماعت کیطرح صف کشیدہ اچھی راستی
رستی سے کھڑے ہین اور ایک اُنکے سامنے مثل امام کے ہی اور قیام مین اُنکے پیچھے ہین پس وہ
یام اور وہ رکوع وسجود اُن درختون سے مجھکو نہایت ہی عجب معلوم ہوا مین نے اُسوقت قول
للہ تعالی کو یاد کیا کہ وہ جو قرآن شریف مین فرماتا ہی والنجم والشجر یسجدان درخت بے تنہ والے جیسے
لدار وغیرہ اور تنہ والے سب اُسکو سجدہ کرتے ہین وہ یہی بات ہی لہذا مجھکو تعجب نہ رہا اب خیال کرتا
ہا کہ ان درختون کے نہ زانو ہین نہ کمر ہی پھر جیسی چاہیے ویسی ترتیب نماز کی کیسی ہی انہین خدا کی

طرف سے الہام ہوا کہ با وصف نور و فروغ حاصل ہو جانے کے تو ابھی تک ہمارے کاموں میں تعجب ہی کئے جاتا

پھر سات آدمی ہو جانا اُن ساتون درخت کا

قولہ بعد دیرے گشت آنہا ہفت مرد ٭ جملہ در قعدہ پے یزدان فرد ٭ چشم میمالم کہ آن ہفت ارسلان ٭ تاکیانند وچہ دارند از جہان ٭ چون بنزدیکی رسیدم من ز راہ ٭ کردم ایشان را سلام از انتباہ ٭ قوم گفتندم جواب آن سلام ٭ ای دقوقی مفخر و تاج کرام ٭ گفتم آخر چون مرا بشناختند ٭ پیش ازین بر من نظر انداختند ٭ از ضمیر من بدانستند مرد ٭ یکدگر را بنگریدند از فرود ٭ پاسخم دادند کای جان عزیز ٭ چون بپوشیدست آنہا بر تو نیز ٭ بر دلی کو در تحیر با خداست ٭ کی شود پوشیدہ راز چپ و راست ٭ گفتم از سوے حقائق بشگفید ٭ چون ز اسم و حرف رسمی واقفید ٭ گفت اگر اسمی شود غیب از ولی ٭ آن ز استغراق دان نز جاہلی ٭ المعنی ارسلان شیر پھر کہتے ہین کہ کچھ دیر بعد وہ پھر سات مرد ہو گئے اور سب قعدہ میں یزدان پاک فرد کے تھے اب مین آنکھین مل ملکے دیکھتا ہون کہ وہ ساتون شیر کون ہین اور جہان سے کیا صفت ورتبہ رکھتے ہین آیا ولی ہین قطب ہین کون ہین جب مین راہ سے کترا کے اُنکے نزدیک پہونچا تو مین نے بمقتضاے انتباہ کہ قعدہ نماز کا ختم کر چکے ہین اُنکو سلام کیا اُنھون نے جواب سلام کا دیکر کہا کہ علیک السلام ای دقوقی مفخر و تاج کرام ہین نے اپنے دل مین کہا آخر کیا وجہ کیسے اُنھون نے مجھکو پہچان لیا قبل اس سے تو مجھکو دیکھا بھی نہین ہوگا فوراً یہ میرے بھید دل سے واقف ہو گئے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے لفظ فرود زائد ہی پھر مجھکو جواب دیا کہ ایجان عزیز جیسے تجھپر اور ون کا حال و اسم و رسم چھپا نہین ہی ایسے ہی ہمپر بھی چھپا نہین ہی معمول ہی جو دلی اپنی حیرت مین خدا کے ساتھ ہی اُس سے راز ادھر ادھر کا چھپا نہین رہتا مین نے کہا تم حقائق کیطرف سے شگفتہ ہو یعنے حقائق اشیا سے واقف ہو جب تو نام اور حروف رسمی نام سے جنسے وہ نام مرکب ہوا ہی واقف ہوا اور میرا نام جان لیا کہا نہین حقائق کے علاوہ ولی سے کوئی اسم پوشیدہ نہین ہو سکتا البتہ حالت استغراق مین نہ جاہلی سے قولہ بعد ازان گفتند مارا آرزوست ٭ اقتدا کردن بتو ای پاک دست ٭ گفتم آری لیک یک ساعت کہ من ٭ مشکلاتی دارم از دور زمن ٭ تا شود آن حل بصحبتہای پاک ٭ کہ بصحبت روید انباری ز خاک ٭ دانہ پر مغز را خاک دژم ٭ خلوتی و صحبتی کرد از کرم ٭ خویشتن در خاک کلی محو کرد ٭ کہ نماندش رنگ و بوی سرخ و زرد ٭ از پس آن محو قبض او نماند ٭ بر گشاد و بسط شد مرکب براند ٭ پیش اصل خویش چون بیخویش شد ٭ رفت صورت جلوۂ معنیش شد ٭ سر چنین ہین قربان تراست ٭ تف دل تران سر چنین کردن نخاست ٭ ساعتے با آن گروہ مجتبے ٭

ن مراقب گشتم و از خود جدا + همدران ساعت ز ساعت رست جان + زانکه ساعت پیر گرداند جوان + جمله
دیمها از ساعت خاستست + رست از تلوین که از ساعت برست + چون ز ساعت ساعتی بیرون شوی +
ن نماند محرم بیچون شوی + ساعت از بیساعتی آگاه نیست + زانکه آنسو بر تحیر راه نیست + هر نفر را
طویله خاص او + بسته اند اندر جهان جستجو + منتصب بر هر طویله رایضی + جز بدستوری نیامد رافضی + از هوس
یک طویله گر رود + در طویله دیگری اندر شود + در زمان آخرجیان چست خوش + گوشه افسار او گیرند کش
فظان را گر نه بینی ای عیار + اختیارت را ببین بے اختیار + اختیاری میکنی و دست و پا + بر گشا
نت چرا حبسی چرا + روی در انکار حافظ برده + نام تهدیدات نفسش کرده + این سخن پایان ندارد تیز رو
ن نماز آمد و توقی پیش شو + المعنی بعد گفتگو مذکور کے سننے دقوقی سے کہا کہ اے دوست پاک ہمکو آرزو ہے
یری اقتدا کریں اس لیئے کہ حدیث شریف ہے من صلی خلف تقی کانما صلی خلف نبی جسنے نماز پڑھی پیچھے تقی کے جو
ندہ اور پرہیزگار کے معنی مین آیا ہے گویا نماز پڑھی اُس نے پیچھے نبی کے ہین نے قبول کرکے کہا آرے
ن ایک ساعت کی مہلت ہو کہ مین جو مشکلین اس دور زمانہ سے رکھتا ہون وہ اس صحبت پاک مین
ان وحل کرلون اس لیئے کہ صحبت پاک بڑی چیز ہے کہ صحبت کی برکت سے کیسے انبار خاک سے پیدا
تے ہین مثلاً تخم کا دانہ پرمغز بھرا ہوا اس خاک افسردہ مین ڈالا جاتا ہے یہ اپنے کرم سے اپنا خلوص صحبتی
تی ہے اور دانہ بھی اسمین پڑکے ایسا اُس سے آمیختہ ہوتا ہے کہ آپکو بالکل محو کردیتا ہے نہ وہ اس کا
رہتا ہے کہ سُرخ تھا یا زرد نہ وہ تو جب دانہ آپکو ایسا محو کردیتا ہے تو اس فیض سے جو خاک کے اندر
چھوٹ جاتا ہے قبض نہین رہتا اب اُسکو بسط و کشاد حاصل ہوا اور اسی بسط و کشاد مین اُسکا قدم بڑھا
ظاہر ہے جیسے اُسکو ترقیان جسم کے خاک سے نکل آنے کے بعد ہوتی ہین اور کیسے انبار فائدے اس سے
ہوتے ہین ایسے ہی جسنے اپنی اصل کے سامنے آپ کو کھو میٹ دیا اُس سے صورت مٹ گئی اور
عنی کا اُسکو ہوگیا سب نے یہ سُنکے سر سے اشارہ قبول کا کیا اور کہا آگاہ ہو اسوقت حکم تیرے
ہے جو تو کہیگا اُسکو مانینگے اور عجب وہ اشارہ سر کا تھا جسکے کرتے ہی گرمی میرے دل کی بے اختیار
ساعت بھر اُس گروہ برگزیدہ کے ساتھ جو مین مراقب اور آپ سے جدا ہوا جیسا حضرت نظامی نے
ت مراقبہ مین کہا ہے شعر۔ تن خویش در گوشہ بگذاشتہ + بصحرای جان توشہ برداشتہ + فوراً مجرد مراقب
کے اسی ساعت قید ساعت سے چھوٹ گیا اور نور مطلق و سیر بیچون مین داخل ہوا کسواسطے کہ
اعت کی جوان کو بوڑھا کرتی ہے یعنے جب تک قید ساعت و چون و چگون سے مطلق و بے قید
بیچون و بیچگون تک ہرگز رسائی نہ پائیگا ساری رنگا رنگیان ساعت و وقت کی کہ کبھی کچھ

ہوتا ہی کبھی کچھ اسی سے پیدا ہوتی ہین اور یہ بیرنگی دیچونی کے ضد خلاف بس جو ساعت سے چھوٹا وا
زنگا رنگی سے چھٹگیا یہ ساعت وہ چیز ہی کہ اگر ساعت بھر کو بھی تو اس سے الگ ہو جائے تو چون
جو تجھ مین لگی ہوئی ہی یہ سب جاتی رہے محرم بیچون کا ہو جائے ساعت و بسیاعتی کے لطف و خوبی سے
آگاہ نہین اور کیسے ہو کہ اسکو تحیر کے اس پار راہ و دخل ہی نہین ملا ہی پھر کیسے جانے تحیر حیرت
جو معرفت ہی اور کیسے راہ ملتی کہ اس جہان جستجو مین ہر شخص کو طویلہ خاص پیچ باندھا ہی کہ وہ
مطابق اسی کا جوئیندہ ہوتا ہی اور طویلے بھی ایسے نہین بلکہ ہر ایک پر ایک چابک سوار و محافظ متعین
رافض اپنے طویلہ کو نہ چھوڑنے پائے رافض رفض سے ہی چھوڑ دینا ترک کرنا اگر ہوس سے کوئی ایک
طویلہ سے نکل کے دوسرے طویلہ مین گھستا ہی فوراً محافظ تھان کے چستی و چابکی سے بخوشی اسکی
پکڑتے ہین اور دوسرے طویلہ پر جانے نہین دیتے بس اگر تو حافظون کو ای عیار نہین دیکھتا تو اپنے
اختیار کو دیکھ کیسا تو بے اختیار ہی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی ان کل نفس لما علیہا حافظ بیشک ہر نفس
ضرور ایک حافظ ہی کہ وہ ملائکہ ہین ظاہر تو ایک امر اختیار کرتا ہی اور دست و پا اسمین کھولتا ہی پھر کیسے
کر نہین لیتا کس سبب سے اور کسواسطے اسمین حبس و بے بس ہو کے رہجاتا ہی لیکن تو بالکل انکار حافظ
مین جھکا ہوا ہی اور اس کا نام رکھا ہی تہدیدات نفس کہ مین اپنے نفس کی تہدید کرتا ہون اخلاق
شرح بحر العلوم مین رو یہ انگوری لکھا ہی مین اسکو انباری جانتا ہون اس لیئے کہ استعار لاحقہ
مناسب انبار کے ہین نہ مناسب انگور کے کلی کو گلی اور نجاست کو نجاست بریت کو دست لکھا ہی

آگے جانا دوقی کا واسطے امامت اُس قوم کے

قولہ ای یگانہ ہین دوگانہ برگزار ✤ تا مزین گردد از تو روزگار ✤ ای امام چشم روشن الصلا ✤ چشم
باید اندر پیشوا ✤ در شریعت ہست مکروہ ای کیا ✤ در امامت پیش کردن کور را ✤ گرچہ حافظ باشد
فقیہ ✤ چشم روشن بہ اگر باشد سفیہ ✤ کور را پرہیز نبود از قذر ✤ چشم باشد اصل پرہیز و حذر ✤ او پلیدی
نہ بیند در عبور ✤ زانکہ اندر فعل و قولش نیست نور ✤ کور ظاہر در نجاست ظاہرست ✤ کور باطن در نجاست
سرست ✤ این نجاست ظاہر از آبی رود ✤ وین نجاست باطن افزون میشود ✤ جز باب چشم نتوان
آن ✤ چون نجاسات بواطن شد عیان ✤ چون نجس خواندست کافر را خدا ✤ آن نجاست نیست در
ورا ✤ ظاہر کافر ملوث نیست زین ✤ آن نجاست ہست در اطلاق این ✤ این نجاست بویش
از دو بیست گام ✤ وان نجاست بویش از ری تا بشام ✤ بلکہ بویش آسمانہا میرود ✤ بر دماغ
رضوان بر شود ✤ انچہ میگویم بقدر فہم تست ✤ مردم اندر حسرت فہم درست ✤ فہم آبست و وجود تن

ن سبو بشکست ریزد آب او ✣ این سبو را پنج سوراخ ست ژرف ✣ اندرو نی آب ماند خود نه برف ✣ امر غضوا غضة
ابصارکم ✣ هم شنیدی راست ننهادی قدم ✣ از دهانت نطق قیمت را برد گوش چون ریگست فهمت را خورد ✣
چنین سوراخهای دیگرت ✣ میکشاید آب فهم مضمرت ✣ المعنی سب نے دقوقی سے کہا ای یگانہ خبردار ہو اور
گانہ ادا کر تو تیری برکت سے ہمارا وقت مزین اور منور ہو ای امام چشم روشن کے الصلا کہ یعنے اسان و
امام کی آواز کر کہ تو چشم روشن ہی اور چشم روشن ہی کا پیشوا ہونا چاہیے دیکھ تو ای کیا شریعت مین امامت
ھے کی مکروہ ہی اور اُس کا امام کرنا روا نہین چاہے کیسا ہی چست حافظ ہو اور کیسا ہی فقیہ ہو مگر
ر چشم روشن ہی وہ کتنا ہی سفید ہو اس لیے کہ کور کی طہارت معتبر نہین اسکو قاذورات سے پرہیز نہین ہوتا
لکہ اصل پرہیزگار حذر کی آنکھ ہی کور اپنے چلنے پھرنے مین نجاست سے بچ نہین سکتا کہ دیکھتا ہی نہین کہ
ں کے قول و فعل مین نور نہین جو ظاہر کا اندھا ہی وہ نجاست ظاہر مین ہی اور جو باطن کا اندھا ہی وہ چھپی
ستون سے آلودہ ہی یہ نجاست ظاہر تو پانی کے دھونے سے جاتی رہتی ہی اور نجاست باطن کی
یروز بڑھتی ہی اسکو سوا آب چشم کے کوئی دھو نہین سکتا جسوقت یہ اپنے اوپر عیان و برملا ہو جاتی
ے تعالی نے جو کافر کو نجس کہا ہی جیسے انما المشرکون نجس بیشک مشرک لوگ نجس ہین تو یہ نجاست
ہر انمین نہین ہی ظاہر کا فر کا آلودہ اس سے نہین ہی بلکہ وہ نجاست اخلاق دین کی انمین ہی اس نجاست
و توحد درجہ بیش ہی قدم جاتی ہی اور وہ نجاست جو کفر کی ہی انکی بو ری سے شام تک پھیلی ہوئی ہی اور
و شام ہی کس کا آسمانون پر جاتی ہی اور حور و رضوان کے دماغ مین بھرتی ہی فرماتے ہین باتین تو کچھ
ی ہین مگر مین تیرے فہم کے اندازہ موافق کہتا ہون اور ہمی حسرت مین مرتا ہون کہ کوئی فہم درست
ن ملتا جس سے دل کھول کے کہون فہم ایسا ہی جیسے آب اور آدمی کا تن وجود مثل سبو کے جو آب
ی جگہ ہی لیکن جب گھڑا ثابت نہین شکستہ ہی تو پانی کیسے ٹھہرے بکھر ہی جائیگا پھر فہم کہان اور شکستہ
اسکا یہ کہ اسمین پانچ سوراخ گہرے گہرے جنمین نہ پانی رہے نہ برف رہ سکے یہ امر جو غضوا غضة الصارکم
رآن شریف سے اقتباس ہی اور قرآن شریف مین یون ہی قل للمومنین یغضوا من ابصارہم یعنے کہ ای
یمان والون کو بند کرین وہ اپنی بینائیون کو نادیدنی سے یہ نازل ہوا اور تم نے سُن لیا لیکن قدم اپنا
ال کے نہ رکھا کونسی نادیدنی سے آنکھ بند کی مُنہ کے سوراخ کا یہ حال کہ تیری نطق تیری فہم کو کھو رہی
ز خرافات اور فواحش بکنے سے اور کان کے سوراخ مثل ریگ کے یہ جدا فہم کو کھانے جاتے
ایسے ہی اور سوراخ کہ جس قدر تیرے فہم کا آب جمع ہی سب کو یہ جو اس ہی بہا رہے ہین انھین نے
رف سے اسکی بند کھول دی ہی اختلاف شرح مین ازرہی کو ازرہی لکھا ہی قولہ گر زدریا آب را بیرون کنی

بیعوض آن بحر را ہامون کنی + بیگہت ار نہ بگویم حال را + منجل عوض را وابدال را + کان عوضہا وان بدلہا
بحر را + از کجا آید زبعد خرجہا + صد ہزاران جانور زو میچرند + ابرہا ہم از برونش می برند + باز دریا آن عوضہا
میکشد + از کجا دانند اصحاب رشد + قصہ ہا آغاز کردیم از شتاب + ماند بی مخلص درون این کتاب + ای
ضیاء الحق حسام الدین راد + کہ فلک وارکان چو تو شاہی نزاد + تو بنادر آمدی در جان و دل + ای
دل وجان از قدوم تو خجل + چند کردم مدح قوم ما مضی + قصد من زانہا تو بودی ز اقتضا + خانہ خود را شناسد
خود دعا + تو بنام ہر کہ خواہی کن ثنا + بہر کتمان مدیح از محرمل + حق نہادست این حکایات و مثل + گرچہ آن مدح
از تو ہم آمد خجل + لیک بپذیرد خدا جہد المقل + حق بگیرد کسرہ دار و معاف + کز دو دیدہ کور دو قطرہ کفاف + مرغ و
ماہی داند آن ابہام را + کہ ستودم مجمل این خوش نام را + تا برو آہ حسودان کم وزد + تا خیالش را بدندان کم گزد
خود خیالش را کجا یابد حسود + در وثاق موش طوطی کی غنود + آن خیال او بود از احتیال + موی ابروی
ولیست آن نی ہلال + المعنی مخلص بالضم والفتح لام خلاصہ کردہ شدہ وخالص کردہ شدہ ماضے گذشتہ
چیز و زمانہ گذشتہ اقتضا تقاضا کرنا بتائید صدر فرماتے ہین کہ ہمنے جو کہا ہی فہم آب ہی اور وجود اُس کا سبو
پھر غور تو کر سبو کی اصل کیا ہی جب دریا کا یہ حال کہ اگر تو پانی اوس کا نکال دے اور عوض اُسکا نہ دے
تو دریا بھی سوکھ کے جنگل ہو جائیگا ایسے ہی حال آب فہم کا سمجھ لے کیا کرون بیوقت ہی ورنہ تجھ سے حال بیان
کرتا اُن مداخل کا جہان سے آمد عوض و بدلون کی ہوتی ہی یعنے بعد خرچون کے آب دریا کا پھر عوض بدل
اُن خرچون کا کہان سے پاتا ہی جس سے لاکھون تو جانور پیتے ہین اور سوا سے جانورون کے ابر بھی اُسکا
خارج سے لے بھاگتے ہین یعنے بخارات سے پھر وہ دریا عوض اُٹھاتا ہی تو کہان سے اُٹھاتا ہی لیکن اسکو سوا
اصحاب رشد کے کون جانے اب دوسری بات ہی تمہید ذکر آیندہ کی یعنے ہمنے جلدی کر کے قصے شروع کر دیے
اس سبب سے دل اس کتاب کا بے مخلص رہگیا یعنے خلاصہ اور خالص باتون سے خالی کہ وہ مدح حسام الدین
کی ہی چنانچہ فرمایا کہ ای ضیاء الحق حسام الدین راد ای جوانمرد تو وہ شخص ہی کہ افلاک نے جو آباء علوی
کہلاتے ہین اور ارکان یعنے عناصر اربعہ نے جنسے ساری مخلوق مخلوق ہوئی تجھسا بادشاہ دونون نے
کسی نے نہ جنا گویا تو اپنی صفت مین بیعدیل ہی جو تو میرے جان و دل مین سمایا ہوا ہی یہ ایک نادر بات ہی
جان و دل اس قابل کب تھا اس سبب سے دونون شرمندہ اور خجل ہین ہر چند مین نے مدح قوم گذشتہ
کی کی ہے لیکن اُن سب مین میرے مقصد کی خواہش و اقتضا تیری ہی مدح کی طرف رہی اس لیے کہ دعا اپنا
گھر خوب پہچانتی ہی کہ اصل دل و نیت کدھر کی ہی وہی اُنکا گھر ہی پھر چاہے کسی کے نام پر کرتے رہو وہ اسی کی ہوگی
جسکی نیت و خواہش ہی اب جو حکایت و مثل مین ہی تو حق تعالی نے نہین چاہا کہ ہر سست نامرد ظاہر

لوگون کے چھپاؤ کے لیئے یہ کیا ہی اگرچہ وہ مدح خود بھی تیرے لائق نہونے کے سبب سے تجھ سے شرمندہ ہی
قبول فرما کر خدائے تعالی بھی جہد مقل کو جو بمعنی سعی اندک کے ہی قبول کرلیتا ہی اگر اسکے نام کوئی ایک
تا ہی وہ اسکو بھی قبول کرلیتا ہی اور دینے والے کو معاف رکھتا ہی کہ اس سے یہی ہوسکا کس واسطے
کی اندھی آنکھون سے دو ہی قطرے کافی ہین یہ مبہم کہنا میرا سبب یہ ظاہر ہی حتی کہ مرغ و ماہی
جانتے ہین کہ مین نے گول گول تیرے نام خوش کی تعریف کی ہی اسواسطے کہ اگر حاسد اس صفت
واقف ہوجائینگے تو ضرور حسد سے جل بھلکے آہین مارینگے لیکن مین چاہتا ہون کہ تیرے نام خوش پر
ہونی کی نہ چھینٹے لگے اور اس سبب سے کہ اسکے خیال کے دانتون سے نہ کاٹنے پائین غرض اسکے مادہ
پر حسودون کی آہین اور دندان خیالی نہونے پائے پھر کتے ہین کچھ غم نہین اسکے خیال کو پا ہی
سکتا ہی بھلا موش کے گھر مین طوطی کب سما سکتی ہی اس لیئے کہ حسود کے خیال مکر و حیلہ کے ہین گو ان کا
بلال کے روشن جانے گروہ مین ایک موی ابرو کج جسکو بلال جان رہا ہی اختلاف شرح
سلوم مین بندپیرد کو پندپیرد اور دو قطرہ کو دو قطر لکھا ہی اور معنی جو لکھے ہین انکی نسبت تو مجھکو غرض
نہین سب کے معنی لکھنا اور ربط دینا سہل نہین حلوائے منفرہ ہی جسکا کھانا مشکل ہے ۔

آگے جانا دقوقی کا واسطے امامت اس قوم کے

مدح تو گویم برون از پنج و هفت + بر نویس اکنون دقوقی پیش رفت + در تحیات و سلام الصالحین + مدح
سیا آمد عجین + مدحها شد جملگی آمیخته + کوزه‌ها در یک لگن در ریخته + زانکه خود ممدوح جز یک بیش نیست +
از این روی جز یک کیش نیست + زانکه هر مدحی بنور حق رود + بر صور و شخصها عاریت بود + مدحها جز مستحق را کی
یک بر پنداشت گمره میشوند + همچو نوری تافته بر حائطی + حائط آن انوار را چون رابطی + لاجرم چون سایه سوی
راند + ضال مه گم کرد و زاستایش بماند + یا زچاهی عکس ماهی وانمود + سر بچه در کرد و آنرا می ستود + در حقیقت
ماهست او + گرچه جهل او بعکسش کرد رو + مدح او مه راست نی آن عکس را + کفر شد چون آن ز غفلت شد ادا
وت گشت گمره آن دلیر + مه ببالا بود و آن پنداشت زیر + زین بتان خلقان پریشان میشوند + شهوتی
پشیمان میشوند + زانکه شهوت با خیالی رانده اند + وز حقیقت دورتر وا مانده اند + با خیالی میل تو چون
تا بدان پر بر حقیقت بر شوی + چون برانی شهوتی پرت بریخت + لنگ گشتی وان خیالت هم گریخت +
ار چنین شهوت مران + تا پر میلت برد سوی جنان + خلق پندارند عشرت میکنند + بر خیالی پر خود
کنند + وام دار شرح این نکته شدم + مهلتم ده معسرم زان تن زدم + باز گشتم ... آنکه قصه ... نماز ... وقت
لمن سوقوف نماز + المعنی فرماتے ہین مدح تیری مین ایسی کہون جو پنج حس ... مدحت افلاک

باہر ہو لیکن اب تو یہی لکھ کہ وقوقی نماز کے لیئے آگے گیا تحیات مین جو السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ہے
یہ لفظ ایسا ہی کہ جملہ انبیا کی مدح اسمین خمیر ہی لفظ صالحین سب کو شامل ہی اسمین سب کی مدحین آمیختہ مین گویا
ایک لگن مین کوزے کے کوزے اونڈئے ہین اس لیئے کہ جو ممدوح ہی وہ تو دو احد احد ایک ہی ہی اور اسی سبب سے
جتنے مذہب ہین سب مین سوا ایک مذہب کے مذہب نہین ہی ویسے چاہے کتنے مذہب ہون اور وجہ یہ ہی
کہ ہر مدح نور حق کیطرف جاتی ہی اور جو صور و اشخاص کی مدح کرتے ہین عاریت ہی اسکی مدح کی کہ اصل وہ ہی
اس لیئے کہ گو مدح کسیکی ہو لیکن پہونچتی اسکو ہی جو شایان اور مستحق اس مدح کا ہی مگر تو اپنے پندار و گمان کی
بدولت گمراہی مین پڑا ہی اور جدا جانتا ہی یہ ایسا ہی جیسے کسی دیوار پر انوار ہین اور دیوار ان انوار کی را...
جب سایہ نے اس نور کو اپنی اصل کیطرف ہانکا جیسے کہ سایہ پیچھے نور آگے ہوتا ہی مثل رماندہ اور رانندہ کے تو...
راہ گم کردہ اسکی تعریف و تحسین سے باز رہگیا ہر چند کہ وہی صورت و شخص ہی جو نور کے وقت مین تھے ا...
نور روح یا ایسا سمجھو کہ ایک چاہ سے عکس ماہ کا ظاہر ہوا اور کسینے سر کنوین مین جھکا لیا اور تعریف کرا...
تو وہ بحقیقت مادح ماہ کا ہی نہ عکس کا اگرچہ اسکی جہالت و نادانی عکس کیطرف متوجہ ہو رہی ہی اسکی مدح
ماہ کی ہی نہ عکس کی اگر اسمین غلطی کی اور مدح عکس ہی کی جانی تو کفر ہو گیا اسلیئے کہ وہ اپنی بدنصیبی سے
اور اس بات پر دلیر ہو گیا کہ اوپر نہین دیکھتا نیچے ہی دیکھ رہا ہی کنوئین کے عکس کو نہ اصل ماہ کو جو اوپر ہی ا...
بتون سے جو ہر قسم مخلوق ہی مخلوق پریشان ہوتی ہی کہ چند روز کی خواہش اور شہوت رانی ایسی ہو...
پھر آخر پشیمانی اور وجہ اسکی یہ کہ یہ شہوت رانی انکی خیال سے ہی جسکی کچھ اصل نہین اور جو حقیقت ہی ا...
بہت ہی بہت دور ہین خیال کیطرف تو تیری رغبت مثل پر کے ہونا چاہیئے کہ اس رغبت کے پر دن...
بلندی حقیقت پر چڑھ جائے اور جو تونے اس خیال کے ساتھ شہوت رانی کی تو کیا گذرا جو کچھ ا...
پر تھے وہ بھی کھو دیے تو لنگڑا رہگیا اور خیال تیرے پاس سے لنبا ہوا خبردار اپنے پر بچا رہ اور
شہوت رانی مت کر تو تیرے میل کے پر تجھکو جنت کیطرف لیجائین مخلوق تو گمان کرتے ہین کہ ہم اس شہو...
سے عشرت کر رہے ہین اور ہی یہ کہ ایک خیال کے گرفتار ہو کے پر اپنے نوچ رہے ہین اب فر...
ہین کہ مین اسکو چھوڑتا ہون اور اسکی شرح کرنے کے واسطے تیرا قرضدار رہون ضرور ادا کرونگا مگر
مجھکو مہلت دے کہ مین تنگی و عسرت مین ہون لہذا بس کر کے اس قصہ کیطرف لوٹتا ہون جو شروع
اسواسطے کہ قصہ بہت دراز ہو گیا اور وقت تنگ ہی اور قوم نماز کے انتظار مین **الخلاف** شرح...
مین گم کردہ کرمہ گم کردہ لنگ کو لیک

اقتدا کرنا قوم کا وقوقی کے پیچھے

ر ورشد آن وقوفی در نماز ؛ قوم همچون اطلس آمد او طراز ؛ اقتدا کردند آن شاهان قطار ؛ در پی آن مقتدای نامدار
با تکبیرها مقرون شدند ؛ همچو قربان از جهان بیرون شدند ؛ معنی تکبیر اینست ای امام ؛ کای خدا پیش تو ما قربان
؛ وقت ذبح الله اکبر میکنی ؛ همچنین در ذبح نفس کشتنی ؛ گوئی الله اکبر وان شوم را ؛ سر ببر تا وا رهد جان از عنا
تو اسمٰعیل و جان همچون خلیل ؛ کرد جان تکبیر بر جسم نبیل ؛ گشت کشته تن ز شهوتها و آز ؛ شد به بسم الله بسمل در
چون قیامت پیش حق صفها زده ؛ در حساب و در مناجات آمده ؛ ایستاده پیش یزدان اشک ریز ؛ بر مثال
ت خیز و رستخیز ؛ حق همیگوید چه آوردی مرا ؛ اندرین مهلت که دادم من ترا ؛ عمر خود را در چه پایان برده
؛ قوت در چه فانی کرده ؛ گوهر دیده کجا فرسوده ؛ پنج حس را در کجا پالوده ؛ گوش و چشم و هوش گوهرهای
ں ؛ خرج کردی چه خریدی تو ز فرش ؛ **المعنی** اب فرماتے ہین کہ وقوفی نماز کے لیے آگے ہوے لبس
یسی تھی جیسے اطلس سادہ اور یہ اُس اطلس کا طراز ای زیب و زینت اُن شاہون نے قطار باندھ کے
ریون کیطرح اُس مقتدائے نامدار کی اقتدا کی جبکہ تکبیرون سے مقرون ہوے تو ایسا حال ہوا جیسا
یان ذبح ہوتی ہین اس جہان سے جنت کو چلی جاتی ہین اب فرماتے ہین ای امام یہی معنی تکبیر کے ہین
ر خدا ہم تیرے سامنے قربان ہوگئے ذبح کے وقت تو کیا اللہ اکبر کہتا ہے ویسے ہی نفس کشتنی کے
ین اللہ اکبر کہہ اور اس نحس کا سر کاٹ کے اسکے رنج سے اپنی جان کو چھڑا تن تیرا اسمٰعیل ہے جان تیری
ں سو اس جان نے اگر اس جسم نبیل پر تکبیر کہی ہے اور وہ شہوتون اور آز سے کشتہ ہوچکی ہے تو وہ بسم اللہ
ماز مین بسمل ہوگا جب قیامت کے دن خدا تعالی کے سامنے صفین باندھی جائینگی اور حساب
بات مین پڑینگے اور سامنے اُسکے کھڑے ہونگے آنسو بہاتے ہوے جیسے روز راست خیز و رستخیز
د اے مجرمان معذب کے اُسوقت اللہ تعالی پوچھیگا کہ مین نے اتنی مہلت تجھکو دی تھی میرے
یا لایا تو نے عمر اپنی کس بات مین تمام کی اور قوت و قوت کس کام مین ملایا دو گوہر بے بہا آنکھون
نے تجھکو دیے تھے تو نے انکو کہان رگڑا اور پنج حس کو کہان صاف و پالودہ کیا گوش و چشم و ہوش
، یہ ہمارے گوہر عرش کے تھے جو تجھکو دیے تھے تو نے انکو خرچ کرکے فرش خاک سے کیا خریدا **قوله**
، و یاد دادمت چون بیل کلند ؛ من بخشیدم ز خود آن کی شدند ؛ همچنین پیغامها ی دردناک ؛ صد هزاران
یزدان پاک ؛ در قیام این گفتها دارد رجوع ؛ وز خجالت شد دوتا آمد رکوع ؛ قوت استادن از خجلت
؛ در رکوع از شرم تسبیحی بخواند ؛ باز فرمان میرسد بردار سر ؛ از رکوع و پاسخ حق برشمر ؛ سر برآورد از رکوع
شرمسار ؛ باز اندر رو فتد آن خام کار ؛ باز فرمان آیدش بردار سر ؛ از سجود و وا ده از کرده خبر ؛ سر برآورد او
، شرمسار ؛ اندر افتد باز در رو همچو مار ؛ باز گوید سر برآر و باز گو ؛ که بخواهم جست از تو مو به مو ؛

قوت پا ایستادن نبودش * که خطاب هیبتی بر جان زدش * پس نشیند قعده زان بار گران * حضرتش گوید
سخن گو با بیان * نعمت دادم بگو شکرت چه بود * دادمت سرمایه هین بنمای سود * چون نه سرمایه بود دارا
نه سود * شافعی باید که آرد عذر زود * یعنی اللہ تعالی فرمائیگا کہ مین نے تجھکو ہاتھ پاؤن جو کلند و بیل کے
مثل ہین کہ عبارت آلات جوارح سے ہین دیئے اور میرے ہی بخشے ہوئے ہین اگر مین نہ بخشتا تو آپ سے
وہ کب ہوجاتے ایسے ہی لاکھون پیغام دردناک یزدان پاک سے آئینگے اور قیام مین یہ باتین
اس سے رجوع کرینگی یہ انسے ایسی ندامت اٹھائیگا کہ بار ندامت سے دوہرا ہوجائیگا کہ وہی رکوع ہوگیا
بار خجلت سے قوت کھڑے ہونیکی نرہی تو رکوع مین جھک کے تسبیح خوان ہوا پھر حکم آئیگا سر اٹھا رکوع
سے اور اللہ تعالی کے سوالات کے جواب کہہ پھر یہ شرمسار ناکار رکوع سے سر اٹھا کر منھ کے بل گرے
پھر اسکو حکم آئیگا سر اٹھا سجدہ سے اور اپنے کئے ہوئے سے خبر دے دوسری بار یہ سر اٹھا کے اور پھر منہ
سانپ کیطرح پھر منھ کے بل گریگا پھر کہیگا سر اٹھا اور بتا کہ مین تجھسے بال بال کی جستجو کرونگا اس وقت
ہیبت حق سے قوت پاؤن پر کھڑے ہونے کی نہو گی بباعث اس بار گران ہیبت کے بیٹھیگا حضرت رب
سے خطاب ہیگا کہ خوب بیان کے ساتھ بات کہہ ہمنے تجھکو نعمت دی تو بتا اسکا شکر کہان ہی ہمنے تجھکو سرمایہ
دیا تو دکھا اسکا سود کہان ہی جو تونے کمایا ہی جب نہ سود ہوگا نہ سرمایہ دونون ندارد تو لابد ضرورت کسی
شافع کی ہوگی کہ وہ فوراً اسکی طرف سے عذر کرے

بیان اشارت سلام کا جو سیدھے ہاتھ کیطرف ہوگا قیامت مین ہیبت محاسبہ حق تعالی سے اور انبیا سے استعانت کرنا اور شفاعت چاہنا

قوله رو بدست راست آرد در سلام * سوی جانان انبیا و آن کرام * یعنی ای شاہان شفاعت کاین لئیم
سخت در گل ماندش پا ای کلیم * انبیا گویند روز چاره رفت * چاره آنجا بود و دست افزار زفت * مرغ بی
هنگامی ای بدبخت رو * ترک ما گو خون ما اندر مشو * رو بگرداند بسوی دست چپ * در تبار و خویش گویندش
که خپ * هین جواب خویش گو با کردگار * ما که ایم ای خواجه دست از ما بدار * نی ازین سو نی ازان سو چاره شد
آن بیچاره دل صد پاره شد * از همه نومید گردد آن دغا * پس برآرد هر دو دست اندر دعا * کز همه نومید گشتم
اول و آخر توئی و منتها * هست امیدی که عنایت در رسد * گرد وا ایمن ز حبل من مسد * در نماز این خوش
اشارتها ببین * تا بدانی کین بخواهد شد یقین * بچه بیرون آر از بیضه نماز * سر مزن چون مرغ بی تعظیم و ساز * یعنی
خب بالفتح مکار و حیله گر و فریب ادن یعنی پھر سیدھے ہاتھ کیطرف سلام مین منھ کرتا ہی طرف ارواح انبیاء کرام کے
کہ ای بادشاہو میری شفاعت کرو کہ مجھ لئیم کو ای کلیم اس کیچڑ سے جسمین اندھا ہون نجات دے انبیاء اسے

دبیر و چارہ کا نہین ہی وہ دن گیا اور چارہ آور اُسکے ہتھیار سب ہین تھے یعنے دنیا مین رفت
ہو تو ای بدنصیب بیوقت کا مرغا ہی ہمسے غرض مت کر کیا ہمارا خون کرایا چاہتا ہی پھر یہ باتین
طرف مُنھ اپنی قوم و کنبہ کی جانب کریگا سب کہینگے کہ ای مکار حیلہ گر خبردار اپنا جواب کر دگا ہمسے غرض
ن ہین جو ہمسے کہتا ہی بس ای خواجہ ہمسے الگ ہی رہ آپ خیال کر اُدھر سے کوئی تدبیر بن پڑی
رسے لہذا جان بیچارہ رہی اور دل صدپارہ ہوا آخر جب وہ دغا سب سے نومید ہوگا تو ہاتھ دعا کے
لا کہ ای خدا مین سب سے نومید ہوا اور داد و آخر تو ہی ہی اور تجھی پر ہر شی کی منتہی مجھکو امید ہی کہ تیری
پہونچے اور وہ گلے کی رسی سے بچ جائے بس نماز مین اس قسم کے اشارے خوش ہین انپر غور رکھ
نے کہ بالیقین یہ سب باتین ہونگی یہ نماز ایسی ہی جیسے انڈا اور یہ تعظیم و سامان اُسکا مثل بچہ کے
س انڈے سے بچہ نکال اور تعظیم و ساز کے ساتھ بجا لا ورنہ بیہودہ مرغ کیطرح سر مت مار جیسے وہ چلا تا رہتا
ہی بانگ دیتا ہی بانگ کو جانتا نہین

سُننا دقوقی کا نماز مین شور اہل کشتی کا ڈوبتے وقت

ن دقوقی در امامت کرد ساز ❊ اندران ساحل درآمد در نماز ❊ وان جماعت در پی او در قیام ❊ بہت
م برگزیدہ امام ❊ ناگہان چشمش سوی دریا فتاد ❊ چون شنید از سوی دریا داد و داد ❊ در میانہ موج دید او
در قضا و در بلا و در شقیقے ❊ ہم شب و ہم ابر و ہم موج عظیم ❊ آن سہ تاریکی و از غرقاب بیم ❊ تند بادی سے
رائیل خاست ❊ موجہا آشوفت اندر چپ و راست ❊ اہل کشتی از مہابت کاستہ ❊ نعرہ و وا ویلہا
ستہ ❊ دستہا در نوحہ بر سر میزنند ❊ کافر و ملحد ہمہ مخلص شدند ❊ با خدا با صد تضرع آنزمان ❊ عہد با و نذر ہا
بان ❊ سر برہنہ در سجود آنہا کہ ہیچ ❊ روی شان قبلہ ندید از ہیچ ہیچ ❊ گفتہ کہ بیفایدہ ست این بندگی
ن دیدہ دران صد زندگی ❊ از ہمہ امید ببریدہ تمام ❊ دوستان و خال و عم بابا و مام ❊ زاہد و فاسق شدہ
قی ❊ ہمچو در ہنگام جان کندن شقی ❊ نی ز چپ شان چارہ بود و نی ز راست ❊ حیلہا چون مرد ہنگام
ت ❊ در دعا ایشان و در زاری و آہ ❊ بر فلک زایشان شدہ دود سیاہ ❊ دیو آندم از عداوت
دکای سگ پرستان لعین ❊ مرگ و حبک ای اہل انکار و نفاق ❊ عاقبت خواہد بدن این اتفاق ❊
ن تر باشد از بعد خلاص ❊ کہ شوید از بہر رشوت دیو خاص ❊ یاد تان ناید کہ روزی در خطر ❊ دست
رفت یزدان از قدر ❊ المعنی حبک بالفتح درد و بلا و رنج فرماتے ہین کہ دقوقی اُس ساحل پر نماز
ل ہوا اور اچھے طور پر امامت مین موافقت کی اور وہ جماعت پیچھے اُسکے قیام مین تابع ہوئی
یا ہی اچھی قوم جو جماعت مین تھی اور کیا ہی چیدہ برگزیدہ امام ناگاہ اُس نے دریا سے جو آواز

داد و داد کی سُنی تو اسکی آنکھ دریا پر پڑی دیکھا کہ ایک کشتی موج دریا مین قضا و بلا اور خرابی مین پڑی
آدھی رات اور بادل اور موج عظیم ان تین تو اندھیریون مین ہی اور خوف ڈوبنے کا جدا ایک تند
مثل عزرائیل ؑ کے تھی اٹھی جسنے موجون کو ادھر ادھر سے جوشش و شورش مین ڈال دیا اہل کشتی
کے مارے سوکھ گئے اور نعرے اور واویلا کے شور مچائے نوحہ کر کر کے سر پیٹتے تھے اور کافر و ملحد
اُسوقت مین بااخلاص ہو گئے تھے سیکڑون عہد اور نذرین اُسوقت خدا یتعالی کی بڑے عجز و زاری
مانین بھین ننگے سر سجدون مین وہ لوگ پڑے تھے کہ کبھی انھون نے بسبب ایچ پیچ دنیا کے قبلہ
منہ نہ دیکھا تھا و یسے ہی کہا کرتے کہ اس طاعت و بندگی سے کیا فائدہ ہی اور اُسوقت بندگی مین بھلا
زندگیان دیکھین تھین ہر ایک کی امید ایک دوسرے سے منقطع تھی خواہ دوست تھے خواہ خال
خواہ مان باپ کہ اب کوئی دم مین تفرقہ کامل ہوا جاتا ہی وہ ایسا وقت تھا کہ زاہد و فاسق سب متقی
جیسے جان کندن کے وقت شقی سعید بننا چاہتا ہی غرض اُنکو چپ و راست کسی طرف سے امید
نہ کچھ بن آتا تھا بس معمول ہی کہ جب حیلے نہین رہتے تو دعا کا وقت ہوتا ہی بنابرین سب دعا
اور طرفہ یہ کہ اہل کشتی تو دعا و آہ و زاری مین تھے ایسے کہ جنکی آہ کا دود سیاہ فلک تک پہونچا
کیونکہ اسکو عداوت تو بنی آدم سے ہی کیا بن آئی اور یہ تیز بنی اُسنے کی کہ کشتی والونکو اُسنے
کہ ای لعین سگ پرستو اور ای اہل انکار و نفاق آخر کبھی نہ کبھی مرگ حباک کا اتفاق پڑیگا بن آنکھین تھا
تمہارا اخلاص ہی آفت کے تیز ہونے اچھا کہ اس پر شوت کے ساتھ جو نذرین مانتے ہو اور عہد کرتے اور توبہ و استغفار یہ تو خلوص نہین
تو اُسکے نزدیک خالص شیطان بنوگے تمکو بھر گنیا د نہوگا کہ کسی دن کسی محل خطر مین خدا یتعالی نے تمہاری
دستگیری کر کے پنجۂ قدرت سے بچا لیا ہو غرض اُسکی یہ تھی کہ یہ لوگ بے توبہ کے ڈوب جائین اور
منحرف ہو جائین **قولہ** این ہمی آمد ندا از دیو لیک ✽ این سخن را نشنو د جز گوش نیک ✽ راست
با مصطفےٰ ✽ قطب شاہنشاہ و دریای صفا ✽ کانچہ جاہل دید خواہد عاقبت ✽ عاقلان بینند ز اول
کارہا ز اغاز غیبست و سر ✽ عاقل اول دید و آخر آن مصر ✽ اولش پوشیدہ باشد و آخر آن ✽ عاقل
و جاہل را عیان ✽ ور نہ بینی واقعۂ غیب ای عنود ✽ حزم را سیلاب کی اندر ربود **المعنی** الحاصل
شیطان سے اُسوقت آرہی تھی لیکن اسکو سوا گوش نیک کے سُن کون سکتا ہی حضرت مصطفےٰ
علیہ و آلہ وسلم نے کہ قطب شہنشاہ اور دریا صفا کے تھے کیسی ٹھیک بات بھسے فرمائی ہی کہ جاہل
کچھ نتیجہ کام کا انجام مین دیکھا پاتا ہی عاقل اُسکو پہلی ہی دفعہ سے دیکھ سوچ لیتے ہین جیسا کہ
پوشیدہ سے شروع ہوتے ہین عاقل اُسکو دیکھ لیتا ہو اور مصر جو جہالت پر اڑا ہوا ہی

دیتجہ اب اگر تو یہ کہے کہ جوبات غیب سے ہوتی ہی اُسکا نہ اول ظاہر مین کسی عاقل جاہل کو دکھائی
یا ہی نہ آخر اُسکا نسبت اُسکے فرماتے ہین کہ ای عنود اگرچہ افتاد غیب کو تو دیکھتا نہین ہی لیکن حزم
و احتیاط تو مت چھوڑے کہ حزم ایسی شی ہی جسکو سیلاب بھی نہین بہا سکتا

تصورات مرد حازم

له حزم چه بود بدگمانی در جهان ✤ دم بدم دیدن بلای ناگهان ✤ آنچنانکه ناگهان شیری رسید ✤
مرد را بدرید و در بیشه کشید ✤ او چه اندیشید دران بردن ببین ✤ تو همان اندیش ای استاد دین ✤ میکشد
بر قضا در بیشه ها ✤ جان مشغول کار و پیشه ها ✤ آنچنان کز فقر می ترسند خلق ✤ زیر آب شور رفته تا بحلق ✤
بترسیدی ازان فقر آفرین ✤ گنجهاشان کشف گشتی در زمین ✤ جمله‌شان از خوف غم در عین غم ✤ در پے
ستی فتاده در عدم ✤ المعنی فرماتے ہین حزم کیا چیز ہی بدگمانی ہی کہ جہان مین ہر وقت ہر قسم کی برائی
کا ہی اور دمبدم یہی سمجھے رہے کہ ایسا نہو کوئی بلا ناگہانی آجائے مثلاً یہ خیال کرنا کہ ناگہان جنگل
ے شیر آیا اور فلان کو پھاڑ ڈالا اور کھدیر کے جنگل مین لیگیا پس ہم تجھ سے پوچھتے ہین کہ ایسے
ل مین کیا کیا باتین اور تجویزین سوچیگا لا بد ای استاد دین وہی اب بھی سوچتا رہ دیکھ تو یہ کیا
ہی کیسا شیر قضا کا جنگلون مین کھینچ کھینچ کے لیجارہا ہی اور ہماری جانین اپنے کام و پیشون
مشغول ہین اور ساری مخلوق فقر و محتاجی سے ایسی ڈرتی ہی کہ گویا حلق تک آب شور مین ڈوبے
ے ہین یعنے ازبس مستحکام اگر ایسے ہی اُس فقر آفرین سے ڈرتے تو سارے خزانے زمین کے
ر نہ کھل جاتے تمامی یہ لوگ غم سے تو ڈرتے ہین کہ مبادا کدھر ہی سے نہ آجاے اور عین غم
مین ہین گویا ہستی کے لیئے عدم کو دوڑتے ہین

دعا و شفقت دقوقی خلاص اہل کشتی و کشتی مین

له چون دقوقی آن قیامت را بدید ✤ رحم او جوشید و اشک او دوید ✤ گفت یا رب منگر اندر فعلشان ✤
ت‌شان گیر ای شه نیکونشان ✤ خوش سلامت‌شان بساحل باز بر ✤ ای رسیده دست تو در بحر و بر ✤
ای کریم و ای رحیم سرمدی ✤ در گذار از بدسگالان این بدی ✤ ای بداده رایگان صد چشم و گوش ✤
بی ز رشوت بخش کرده عقل و هوش ✤ پیش از استحقاق بخشیده عطا ✤ دیده از ما جمله کفران و خطا ✤
ای عظیم از ما گناهان عظیم ✤ تو توانی عفو کردن در حریم ✤ ما ز آز و حرص خود را سوختیم ✤ وین دعا را هم
ز تو آموختیم ✤ حرمت آن که دعا آموختی ✤ در چنین ظلمت چراغ افروختی ✤ دستگیر ... ✤
... بکشتی ... ✤ المعنی جب دقوقی نے وہ قیامت اہل کشتی پر ... اس کا ...

اور آنسو اسکے بہنے لگے اور کہا کہ ای رب انکے فعل پر نظر مت کر انکی دستگیری کر تو بادشاہ نیک نشان ہی
انکو خوش بخوش اور سلامت کنارہ پر لگا دے کہ تیرا ہی قابو بحر و بر پر چلتا ہی تو کریم و رحیم سرمدی ہی یعنی
ہمیشہ ہمیشہ ان بدسگالون سے اس بدی کو میٹ دے تو نے چشم و گوش سی شی کہ سارا لطف زندگی کا
انسے ہی سیکڑون مفت دیے اور بے مزدو رشوت عقل و ہوش جیسی چیز عام تقسیم کی ہمارا کچھہ استحقاق
نہ تھا استحقاق سے قبل ہمکو سب کچھ عطا کیا اور ہمسے ہمیشہ ناشکری و خطا دیکھی ای عظیم ہمارے گناہ
جو گناہ عظیم ہین جنکو کوئی نہ بخشے ایسے فحش و منکر انکو تو بخش سکتا ہی ہمنے حرص و ہوا سے گو آپ کو
جلا دیا لیکن اب دعا بھی تو تجھی سے سیکھی ہی تب اُسی کرم کی برکت سے کہ جب سے تو نے یہ دُعا
سکھائی ہی گویا ایسے اندھا دھند مین یہ چراغ روشن کیا ہی ہمارا ہاتھ پکڑ راہ بتا توفیق دے یعنی اسباب حصول
مطلوب کے موافق کر دے اور گناہ بخش دے اور معاف کر اور گرہ یعنی مشکل جو ان پر پڑی ہی آسان
کر دے قولہ ہمچنین میرفت بر نطقش دعا * آن زمان چون مادران باوفا * اشک میرفت از دو چشم
دان دعا * بیخود از وی می بر آمد بر سما * آن دعای بیخودان خود دیگرست * آن دعا زو نیست
گفت داورست * آن دعا حق میکند چون او فناست * آن دعا و آن اجابت از خداست
واسطہ مخلوق نی اندر میان * بیخبر زان لابہ کردن جسم و جان * بندگان حق رحیم و بردبار * خوی حق
دارند در اصلاح کار * مہربان بی رشوتان یاری کنان * در مقام سخت و در روز گران * ہین بجو این قوم
ای مبتلا * ہین غنیمت دارشان پیش از بلا * رست کشتی از دم آن پہلوان * و اہل کشتی را بجہد خود
گمان * کہ مگر بازوی ایشان در حذر * بر ہدف انداخت تیری از ہنر * پا رہاند روبہان را در شکار
دان ز دم دانند روباہان غرار * عشقہا با دم خود بازند کین * میرہاند جان مارا از کمین * از ضلالت
ہر دم زنند * رقص گیرند و ز شادی بر جہند * روبہا پا را نگہدار از کلوخ * پا چو نبود دم چہ سود ای چشم شوخ
ما چو روباہان و پای ما کرام * میرہاندمان ز صد گون انتقام * حیلہ باریک ما چون دُم ماست * عشق
بازیم با دم چپ و راست * دم بجنبانیم ز استدلال و مکر * تا کہ حیران گردد از ما زید و بکر * طالب حیرانی
خلقان شدیم * دست طمع اندر الوہیت زدیم * تا بافسون مالک دلہا شویم * این نمی بینیم ما کاندر
گوییم * در گوی دور چہی ای قلتبان * دست وادار از سبال دیگران * چون بہ بستانی رسی زیبا
خوش * بعد از آن دامان خلقان در کش * ای مقیم حبس چار و پنج و شش * نغز جای دیگران را ہم
المعنی مولانا رح فرماتے ہین کہ جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ایسی ہی دُعا اُسوقت اُسکے نطق پر مثل
مہربان باوفا کے جاری تھی آنسو اُسکے دو آنکھون سے بہتے تھے اور یہ دعا بے اختیار آسمان پر

ن تھی فرماتے ہین دعا باخود اور ہی دعا بیخود اور ہی پس جو دعا بیخودی ہی وہ گفت داعی کی نہین ہی خود دعا ور کی ہے
لیئے کہ یہ داعی تو مقام فنا مین ہی کہ جو کچھ ہی نہین تو پس وہ دعا حق کرتا ہی اسوقت مین دعا واجابت
ن حق سے ہین اسوقت اس دعا مین کچھ واسطہ مخلوق کا نہین ہوتا اور جسم و جان اس سے
ہوتے ہین جو خوشامد و زاری کرین پس ایسے ہی جو خاص بندے حق کے ہین اور مہربان و بردبار
صلاح کار مخلوق مین عادت لق کی رکھتے ہین اور یہ لوگ مہربان بے رشوت مددگار رہوتے ہین
ن کہین کوئی مقام سخت انپر پڑتا ہی یا کوئی روز گران انپر آجاتا ہی پس تو خبردار ہو ای مبتلا اور
قوم کو ڈھونڈھ اور خبردار قبل بلا مین پڑنے سے انکو غنیمت جان آپ فرماتے ہین عجب معاملہ
یہ کشتی تو اس وقوفی پہلوان کے دم سے چھوٹی اور ہلاک سے بچی اہل کشتی کو یہ گمان ہوا کہ
ی کوشش سے بچی کہ ہمارے بازو نے ایسے خوف کے موقع مین کیسا تیر اپنے ہنر کا نشانہ پر
مولانا فرماتے ہین روباہون کو شکاری کے پنجہ سے پانون تو بچاتے ہین اور اس بچاؤ کو روباہین بسبب
ودہ کاری و عدم وقفیت کے دم سے جانتی ہین یہ عاشق دُم کی بنی ہین اس خیال سے کہ یہی
ی جان شکاریون کی تاک گھات سے بچاتی ہی اور ایسی بہکی ہین کہ دُم ہی کو چومتی چاٹتی ہین
سے خوشی کے ناچتی کودتی ہین آپ کہتے ہین ای روباہ سنگ و کلوخ سے اپنے پانون کو بچائے رہ
شوخ چشم پانون ہونا چاہیئے دُم سے کیا فائدہ ہویا نہ ہو پس ہم بھی روباہ ہین اور کرام لوگ
ے پانون کہ وہ ہمکو سیکڑون طرح کے انتقام خدا سے بچاتے ہین اور جو انمین ایک حیلہ
ب ہمارا ہوتا ہی وہی ہماری دُم کیطرح ہی جسکے ہم عاشق ہر طرح ہو رہے ہین کیسے ہم اپنے استدلال
پہ دُم ہلا رہے ہین اور نازان ہین کہ زید و بکر ہم کو دیکھ کے حیران ہون اچھے طالب حیرانی
ن کے ہم ہوے کہ دست طمع کا الوہیت مین ڈالا کہ اس افسون سے مالک دنیا کے ہو جائین اور
ن جانتے کہ ہم تو ایک گڑھے مین پڑے ہوئے ہین ملک دنیا کیسا پھر ای قلتبان جب
ئین اور گڑھے مین پڑا ہی تو اورون کی مونچھون سے ہاتھ الگ کیون نہین رکھتا جیسے خوشامد
قت خوشامدی داڑھی مونچھون کی طرف ہاتھ لیجاتے ہین غور تو کر جب تو کسی بستان زیباو
ن مین پہونچے جہان ہزارون سایے ہین پھر مخلوق کا دامن سایہ کیلیئے مت کھینچ ای تو جو مقیم قید
پنج و شش کا ہی تجھکو لازم ہی تو اورون کی جان سے جو عمدہ چیزون کو دیکھے اسکو کھینچ اور
کر چار سے مراد عناصر اربعہ اور پنج سے پنج حس اور شش سے شش جہت قولہ ای چو خر بندہ
کون خرے ۞ بوسہ گاہے یافتی بارا ہبرے ۞ چون نداد ت بندگی دوست دست ۞ میل شاہی از کجا

روبها این دم حیلت را اہل زقفا خاستست * در ہوای آنکہ گویندت زہی * بستہ از بر گردن جانت رہی * روبہا تو سوی جیفہ کم شتاب * تو دلا منظور حق آنگہ شوی * کن دل بر خدا و ندان دل * در پناہ شیر کم ناید کباب * کہ چہ جزوی سوی کل خود روی * حق ہمیگوید نظر ما بر دلست * نیست بر صورت کہ آن آب و گلست * تو ہمیگوئی مرا دل نیز ہست * دل فراز عرش باشد نی بپست * در گل تیرہ یقین ہم آب ہست * لیک زان آبت نشاید آبدست * زانکہ گر آبست مغلوب گلست * پس دل خود را مگو کانیہم دلست * آن دلی کز آسمانہا برترست * آن دل ابدال یا پیغمبرست * پاک گشتہ آن ز گل صافی شدہ * در فزونی آمدہ وافی شدہ * ترک گل کردہ سوی بحر آمدہ * رستہ از زندان گل بحری شدہ * المعنی کونؔ احمق و بی تمیز کہتے ہین ای مثل خر بندہ کے حریف کون خر کے تونے ایک بوسہ گاہ جو دُم سے ہی راہبر کے پائی ہی اسکو چوما چاٹا کر تو کہتا ہی بندگی خدا یتعالی کی ہماری مدد و دستگیری نہین کرتی ہی کیسے بندگی کرین کیا کہتا ہی میل بادشاہی خوب تیرے دل مین اُٹھتا ہی یہ کہان سے آیا بندگی نہین اُٹھتا اس شوق مین کہ کوئی ہمکو واہ واہ کہے اور تعریف کرے کیسی کوئی راہ تونے اپنی گردن جان کے ذمہ کر رکھی ہی ای روباہ اس حیلہ کی دُم کو چھوڑ اور اپنا دل جو اہل دل ہین انکو وقف کر دے اور یہ مت سمجھ کہ یہ میرا دل ہی تو ان شیرون کی پناہ مین ہو جا تو پھر تجھے کباب کی کب رہیگی ای روباہ تو اس مردار جیفۂ دنیا کیطرف مت دوڑ تو ای دل اُسوقت منظور نظر حق کا ہی کہ جس کل کا جزو ہی اسی کُل کیطرف رجوع کرے اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہماری نظر دل پر ہوتی ہی نہ صورت پر کہ صورت ایک ناچیز شی آب و گل سے ہی کما قال ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم بیشک اللہ نہ تمھاری صورتین دیکھتا ہی نہ تمھارے مال لیکن تمھارے دلون اور عملون کو دیکھتا ہی تو یہی کہتا ہی کہ میرا بھی دل ہی دل تو بالای عرش ہوتا ہی نہ پستی مین جو گل تیرہ ہی ای بدرنگ اس مین بھی پانی ضرور بالیقین ہوتا ہی لیکن اس پانی سے وضو نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ اگر پانی ہمین ہی لیکن مغلوب گل کا ہی پھر تو اپنے سنے لتھڑے دل کو کیسے کہتا ہی کہ دل ہی ہان دل وہ دل کہ آسمانون سے برتر ہی وہ دل ابدال یا پیغمبر کا ہی کہ وہ گل سے پاک ہو کے صافی ہو گیا خدا کے فضل و فزونی سے تھا لہذا کافی وافی ہی اسلیئے کہ گل کو چھوڑ کے بحر کیطرف آیا ہی اور زندان گل سے نجات پائی اب وہ دل گلی نہین ہی بحری ہی **قولہ** آب ما محبوس گل ماندست ہین * بحر رحمت جذب کن ما را ز طین * بحر گوید من ترا در خود کشم * لیک میلافی کہ من آب خوشم * لاف تو محروم میدارد ترا ترک آن پنداشت کن در من درآ * آب گل خواہد کہ در دریا رود * گل گرفتہ پای او را میکشد

یای خود از دست گل ٭ گل بماند خشک و اوشد منتقل ٭ آن کشیدن چیست از گل آب را ٭ جذب تو نقل
ناب را ٭ ہمچنین ہر شہوتی اندر جہان ٭ خواہ مال و خواہ جاہ و خواہ نان ٭ خواہ باغ و مرکب و تیغ و
اہ ملک و خانہ و فرزند و زن ٭ ہر یکی زانہا ترا مستی کند ٭ چون نیابی آن خمارت می کند ٭ این خمار
ن شدست ٭ کہ بدان مقصود مستی ات بدست ٭ جز باندازہ ضرورت زین مگیر ٭ تا نگردد غالب و بر تو امیر ٭
ی تو کہ من صاحب دلم ٭ حاجت غیری ندارم واصلم ٭ آنچنانکہ آب در گل سرکشد ٭ کہ منم آب و چرا جویم مدد
ین آلودہ را پنداشتی ٭ لاجرم دل زاہل دل برداشتی ٭ خود روا داری کہ آن دل باشد این ٭ کہ
نق شیر و انگبین ٭ لطف شیر و انگبین عکس دلست ٭ ہر خوشی را آن خوش از دل حاصلست ٭ پس بود
ہر دو عالم عرض ٭ سایہ دل چون بود دل را غرض ٭ المعنی فرماتے ہین خبردار ہو ای بحر رحمت ہمارا
محبوس گل ہو گیا ہی تو اسکو مٹی سے جذب کرلے بحر کہتا ہی کہ مین تو تجھکو کھینچ لون لیکن تو تو اس شیخی مین ہی
یہ خوش ہون بس یہی لاف تیرا تجھکو محروم کر رہا ہی اس گمان و پندار کو ترک کر پھر مجھ مین آ اور
ل ہی یعنے کیچڑ کا پانی وہ بھی چاہتا ہی کہ مین دریا مین جاؤن لیکن اسکا پانون گل گرفتہ اسکو
ہی اگر اُسنے پانون اپنا گل سے چھڑا لیا تب تو گل خشک ہو کے رہگئی وہ دریا کو چلا گیا اور یہ کشیدن یعنی
آب کو نکال لینا کیا ہی تیرا جذب اور تیری کشش جو نقل و شراب کیطرف رہتی ہی اور اُسکی طرف کھنچا ہوا ہی اس
اپنے آپ سے نکال لیتا ہی کشیدن نقل و شراب سے عام شرب و اکل مقصود ہی جس مین شراب و
ی داخل ہی اور ایسے نکال لینا جذب ہر خواہش کا جو جہان کی اشیا سے ہین انمین خواہ مال ہو
ن خواہ نان خواہ باغ و مرکب کہ جملہ زراعت و سواری کو شامل ہی خواہ تیغ و سپر کہ مراد تمامی
ے ہی خواہ ملک و مکان خواہ فرزند و زن کہ انمین سے ہر شی تجھکو مست کرنے والی ہی جسقدر
کا وہ خمار جو انکے جذب کا تجھکو ہو رہا ہی ہرگز نہین ٹوٹیگا یہ نہ جان کہ خمار مین شراب پینے سے
مار رہتا ہی اس سے جسقدر تجھکو ملیگا اُسیقدر تیری حرص کا نشہ بڑھیگا بس یہ خمار غم کا دلیل اس
ہی کہ اس سے جو مقصود تیرا مستی ہی یعنے خوش عیشی یہ مقصود بد ہی تجھکو چاہیئے کہ اشیا سے انکو بقدر
ی ضرورت کے اختیار کر زیادہ مت لے تا تجھپر غالب و حاکم نہو جائین تجھکو یہ غرور و سرکشی کہ
ب دل ہون اور کسی غیر کی حاجت نہین خود بخود واصل ہون ایسا ہی جیسے آب در گل سرکشی کرتا ہی
ب ہون مین کیون کسی سے مدد کا طالب ہون تو نے اس دل آلودہ گل کو دل گمان کیا ہی
ب سے اہل سے دل اُٹھا لیا ہی کہ انکا طالب نہین ہی اچھا ہم تجھی سے پوچھتے ہین کہ وہ
عاشق ہی ایسا ہی ہوتا ہی کہ شیر و شہد کے عشق مین آلودہ ہو دل ایسے لطف کی چیز ہی کہ شیر و

شہد کی حلاوت مین جو لطف دیکھتا ہی اس دل کے لطف کا عکس ہی کہ اُنپر پڑا ہی اور اصل لطف دل
کہ ہر خوشی مین جو خوش چیز ہی وہ اس خوشی کو اس دل سے حاصل ہی بس جان لے کہ دل جوہر ہی اور
سارا جہان عرض پھر جو ایسے دل ہین انکو سایۂ دل سے کیون غرض ہوگی کہ اصل کو فرع سے کیا مطلب
قولہ آن دلی کو عاشق مالست و جاہ ✤ یا زبون این گل و آب سیاہ ✤ یا خیالاتی کہ در ظلمات او ✤ می پرستد
شان برای گفتگو ✤ دل نباشد غیر آن دریای نور ✤ دل نظرگاہ خدا و آنگاہ کور ✤ نی دل اندر صد ہزاران
خاص و عام ✤ در یکی باشد کدام ست آن کدام ✤ ریزۂ دل را بہل دل را بجو ✤ تا شود آن ریزہ چون کوہ
از و ✤ دل محیطست اندرین خطۂ وجود ✤ زر ہمی افشاند از احسان و جود ✤ از سلام حق سلامتہا نثار ✤ میکند
اہل عالم اختیار ✤ ہر کرا دامن درستست و معد ✤ این نثار دل بر انکس میرسد ✤ دامن تو آن نیاز ست و حضور ✤
در دامن آن سنگ فجور ✤ تا نہ درّد دامنت آن سنگہا ✤ تا بدانی نقد را از رنگہا ✤ سنگ پر کردی تو دامن از جہان
ہم ز سنگ سیم و زر چون کودکان ✤ آن خیال سیم و زر چون زر نبود ✤ دامن صدقت درید و غم فزود ✤ کی
نماید کودکان را سنگ سنگ ✤ تا نگیرد عقل دامنشان بچنگ ✤ پیر عقل آمد نہ آن موی سپید ✤ مونی
در ینجا ای فقیر ✤ **المعنی** جو دل کہ عاشق مال و جاہ کا یا زبون و دبایا ہوا اس گل اور آب سیاہ کا ہی یا
خیالات کہ جنکی ظلمات مین انکو پوجتا ہی کہ یہ مجھسے گفتگو کرین وہ دل نہین ہی دل تو ایک دریائے
نور ہی سوائے ایسے نورانی دل کے دل نہین ہی ذرا غور تو کر و جب دل نظرگاہ خدا کا ہی تو کور کیسے
ہو سکتا ہی وہ دل نہین جو لاکھون خاص و عام مین ہی بلکہ انہین سے جو ایک مین ہوتا ہی وہ دل ہی
اسکو ڈھونڈھ کہ وہ دل کونسا ہی تکرار واسطے تاکید کے ہی یہ دل جو تیرا ہی یہ ایک ریزۂ ناچیز ہی اسکو
چھوڑ اور جسکو دل کہتے ہین وہ ڈھونڈھ کہ وہ اور ہی شی ہی جب وہ ملجائیگا تو یہ ریزہ بھی اُس سے ایک
پہاڑ ہو جائیگا دل اس خطۂ وجود مین بسبب عظمت و شوکت اپنی کے ایک محیط ہی ای دریائے اعظم
اپنے احسان و جود سے زر فشانی کرتا ہی اور سلام حق سے جو بمعنی بیگزندی و بی عیبی کے ہی ہزارون
سلامت اہل عالم پر اپنے اختیار سے نثار کرتا ہی بس جس کسیکا دامن درست اور طیار رہی اس
نثار دل کا پہونچتا ہی اور وہ دامن کیا ہی تیرا نیاز و حضور بس خبردار ہو جا اور ایسے دامن مین فجور کے
سنگ ہی اسکو مت رکھ تا یہ سنگ فجور کے تیرے دامن کو نہ پھاڑ ڈالین جس سے تجھکو اصل ذات کو
عیب بے عار اُس کا معلوم ہووے کہ یہ نقد ہی اور یہ رنگ رنگ کے بہت معنی لغت مین لکھے ہین منجملہ
انکے اکثر یہان چسپان ہین تو نے دامن کو جہان سے سنگ پُر کیا یعنی سنگ بھر لیئے اور نیز سنگ
زر سے مثل لڑکون کے یعنی جیسے لڑکے اپنے خیال مین پتھرون کو سیم و زر ٹھہرا لیتے ہین ایسا

ن کو وہ سیم وزر ہو اور سیم وزر وہ ہین نہین بحقیقت پتھر ہین لا بد انھین پتھر دلن نے تیرے دامن
کو بھی پھاڑا اور تیرے لیے غم بھی بڑھایا جیسے لڑکون کو پتھر پتھر نہین معلوم ہوتے سیم وزر
ن تجھکو بھی یہ سیم وزر کہ بحقیقت پتھر ہی ہی پتھر نہین معلوم ہوتے ہان جب پتھر معلوم ہون کہ عقل
ن پکڑ کے اپنی طرف کھینچے اسواسطے کہ پیر عقل ہو جاہے مو سیاہ ہو جاہے مو سفید سمجھو پیر لیس آ
فقیر یہ ایسی کچی تولی بات ہی جسمین ایک بال کی گنجایش نہین خوب سمجھ لے

رنا اُس جماعت کا دعا و شفاعت دقوقی پر اور ناپید ہونا انکا پردہ غیب مین اور حیران ہونا دقوقی کا کہ یہ ہوا پر اُڑ گئے یا زمین پر چھپ گئے

ن رہید آن کشتی و آمد بکام + شد نماز آن جماعت ہم تمام + فجفجے افتاد شان با ہمدگر + کین فضولی
ما و فسر + ہر یکی با یکدگر گفتند سر + از پس پشت دقوقی مستتر + گفت ہر یک من نکردستم کنون + این
بر ونی از درون + گفت مانا کاین امام ما ز درد + بوالفضولانہ مناجاتی بکرد + گفت آن دیگر کہ ای یار
مراہم مینماید اینچنین + او فضولی بودہ است از انقباض + کرد بر مختار مطلق اعتراض + چون نگہ کردم
انکرم + کہ چہ میگویند آن اہل کرم + یک از ایشان ندیدم در مقام + رفتہ بودند از مقام خود تمام +
ولی راست فی بالا و زیر + چشم تیز من بشد بر قوم خیر + ذرہ ہا بودند گوئی آب گشت + نی نشان پا
ن بدشت + در جناب حق شدند اندر ہمہ + در کدامی روضہ رفتن آن رمہ + در تحیر ماند اماکین قوم را
پنہان شدند حق از چشم ما + آنچنان پنہان شدند از چشم او + مثل غوطہ ماہیان در آبجو + المعنی فجفج بالضم آہستہ
ی پر کرنا جب وہ کشتی اُس غرق سے بچی اور ادھر نماز اُس جماعت کی تمام ہوئی بعد نماز باہم فجفجے
ہے ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ یہ فضولی اور یہ شر ہمسے کسنے کیا دقوقی کے پس پشت تو
تھے ہی پوشیدہ ہر ایک چھپے چھپے کہ رہے تھے اور ہر ایک نے کہا کہ مین نے یہ کام نہین کیا ہے یعنے
کشتی کی نہ ظاہر کی نہ باطن کی کہا شاید ہمارے امام نے درد دکھا کے دعا کی اور بوالفضولون
مناجات فرمائی دوسرے نے کہا کہ ہان اے یار ندیم مجھکو بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اسکو
تنگی تھی اُسی نے یہ فضولی کی اور مختار مطلق پر کہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اعتراض کیا یعنے
وا اور بیچ مین پڑ گیا اب دقوقی کہتا ہے کہ مین نے اپنے پیچھے نگاہ کی تا دیکھون کہ یہ اہل کرم کیا
ہین لیکن مین نے اُنمے ایک کو بھی اپنے مقام پر جہان کھڑے تھے نہ دیکھا سب اپنے اپنے
چلے گئے تھے نہ جانب راست یا چپ جانب جب نہ زیر نہ بالا یہ حال دیکھ کے حیرت کے مارے گو آنکھین
ہین خیرہ ہو گئین کہ یہ سب ذرے تھے جو پانی ہو گئے کہ نہ اُنکے پاؤن کا نشان ہے نہ کہین جنگل مین گرد

جو نسے اُڑی ہو گیا قباب حق مین سب کے سب داخل ہو گئے یا رہمہ کا رہ کسی روضہ کو چلا گیا قباب بالہ
قبہ بناے مدور مثل گنبد وغیرہ کے مین حیرت مین ہون کہ حق تعالی نے اس قوم کو ہماری آنکھ سے
چھپا لیا بس ایسے یہ لوگ اسکی آنکھ سے چھپ گئے جیسے دریا مین مچھلیان غوطہ مارجاتی ہین انکالا
شرح مین اندر ہمہ کو اندم لکھا ہی قولہ سالہا در حسرت ایشان بماند عمرہا در شوق ایشان اشک ا
تو نگوئی مرد حق را در نظر + کی درآید باخدا ذکر بشر + خر ازین می خند و اینجا ای فلان + کہ بشر دیدی
ایشان را نہ جان + کار ازین ویران شدست ای مرد خام + کہ بشر دیدی تو ایشان را چو عام + تو
دیدی کہ ابلیس لعین + گفت من از آتشم آدم ز طین + چشم ابلیسانہ رایکدم بہ بند + چند بینی
آخر چند چند ای وقوفی باد چشم ہمچو جو + این ہبر اسید وایشان را بجو + این بجو کہ رکن دولت جستن
ہر کشادی در دل اندر بستن ست + از ہمہ کار جہان پرداختہ + کو دکو میگو بجان چون فاختہ + نیک بنگر
ای مجتجب + کہ دعا را بست حق بر استجب + ہر کرا دل پاک شد از اعتدال + آن دعایش میرود تا ذوالجلا
المعنی + بس وقوفی برسون انکی حسرت مین رہا اور انکے شوق مین رویا کیا تو مرد حق کو دیکھے تو نظر
اور بشر کا ذکر خدا کے ساتھ مت لا کہ اسکی گنجایش کب ہی ایسے موقع پر تو ای فلان تجھپر گدھا بھی ہنستا
اور کہتا ہی کہ تو نے مرد حق کو بشر تو دیکھ لیا جان کو نہ دیکھا نہ جانا کہ وہ جان ہو ایسی تحقیقن باتون سے تو ای
کام تباہ ہوا ہی کہ تو نے مثل دیگر عام کے انکو بشر دیکھا سمجھا تو نے بھی وہ دیکھا جو ابلیس لعین نے
کہ آپ کو آگ سے سمجھا جو عالی الاصل ہی اور آدم کو مٹی سے جو اسفل و پست ہی جیسا کہ کہا خلقتنی من
نار وخلقتہ من طین پیدا کیا تو نے مجھکو آگ سے اور پیدا کیا تو نے اسکو مٹی سے تو اس ابلیسانہ آنکھ کو
تو بند کرلے صورت کو کب تک دیکھتا رہیگا تکرار چند کی بنظر مبالغہ و تاکید کے ہی ای وقوفی تیری آنکھ
جو مثل دو جو کے اشک حسرت سے روان ہین اپنی امید قطع مت کر اور انکو ڈھونڈھ خبردار ڈھونڈ
کر ڈھونڈھنا رکن دولت کا ہی اور جان لے کہ ہر کشاد دل لگانے مین ہی جب کسی چیز مین دل لگا یا
کشود حاصل ہو گی سارے کامون سے جہان کے بخت ہو گی اپنے دل کو خالی کرکے کو کو دل
فاختہ کیطرح کرتا پھر تو ای محتجب اچھی طرح غور تو کر دعا کو حق تعالی نے استجب سے متعلق کیا ہی
عزوجل ادعونی استجب لکم لیکن دعا کے لیے دل پاک ہونا چاہیے بس جب کسیکا دل اعتدال سے
اسکی دعا شک نہین کہ حضرت ذوالجلال تک جاتی ہی

پھر شرح حکایت طالب روزی حلال کی بے کسب و رنج زمانہ داود علیہ السلام مین اور مستجاب ہونا دعا
قولہ یاد م آمد آن حکایت کان فقیر + روز و شب می کرد افغان و نفیر + از خدا میخواست روزی حلال

نج وسب وانتقال + پیش ازین گفتیم بعض از حال او + لیک تعویق آمد وشد رنج تو + ہم
جا خواہد گر بخیت + چون زا بر فضل حق حکمت بریخت + صاحب گاوش بدید و گفت ہین +
ه من گشته رہین + ہین چرا کشتی بگو گاو مرا - ابلہ طرار انصاف اندر آ + گفت من روزی ز حق
م + قبله را از لابہ می آراستم + سالہا بود ست کار من دعا + تا که بفرستادگاوی را خدا + چون بدیدم
تم + روزی من بود کش میخواستم + آن دعای کہنه ام شد مستجاب + روزی من بود کشتم نک
او کشتم آمد گریبانش گرفت + چند مشتی زد برویش ناشگفت - المعنی فرماتے ہین وہ حکایت
ورات دن فریاد وفغان کرتا تھا اور خدا سے روزی حلال مانگتا تھا اس طور پر کہ نہ کوئی رنج
کا اٹھاؤن نہ کسب کردن نہ کہین اپنی جگہ سے نقل کردن مجھکو یاد آگئی کہ سابق بعض حال اسکا
ن بھی کیا لیکن ایسی تعویق آگئی کہ وہ رنج تو ہوگئی یعنے نہایت ہی پوشیدہ پھر فرماتے ہین کہ وہ
ے جائیگی ہین اسکو ضرور کہونگا کسواسطے کہ ابر فضل حق سے یہ حکمت مجہیر مٹ چکی ہو پھر کیسے
چنانچہ فرمایا کہ جسکی گاے اُسنے گھر مین گھسکے ذبح کر ڈالی تھی اُسنے اس سے کہا کہ ای تیرے ظلم مین
ے پھنسی تو وہ شخص ہو دیا تو نے میری گاے کیون مار ڈالی ای احمق چالاک انصاف تو کر اُسنے کہا مین
نے مانگا کرتا تھا اور قبله کو اپنی خوشامد وزاری سے آراستہ کرتا تھا جوکہ دعا قبله رو ہوکے کیجاتی
انگتے ہین لہذا مبالغۃً کہتا ہو کہ مین نے ایسا عجز اور ایسی زاریان کین کہ قبله کی بھی آرائش ہوگئی برسون
دعا سے میرا کام ہی سو خداے تعالی نے ایک گاے میرے واسطے بھیجی مین نے جو گاے کو دیکھا
یلے کر وہ روزی میری تھی جو مین مانگا کرتا تھا بس وہی دعا مدت کی میری قبول ہوئی وہ روزی
مین نے مار ڈالی یہ جواب اسکا ہی جو پوچھتا ہو وہ شخص سُنکے غصہ مین بھر گیا اور گریبان
اور چند گھونسے اُسکے منھ پہ بیصبر ہوکے مارے شگفت شگفتن سے صبر کرنا الخلاف
شرح مین نا جواب بنون کو تک بنا لکھا ہو

جانا دونون مخاصم کا سامنے داود علی نبینا و علیه السلام کے

شیدش تا بہ داود نبی + کہ بیا ای ظالم گیج جنی + حجت بارد رہا کن ای دغا + عقل در تن آور د
آ + اینچہ میگوئی دعا چه بد مخند + بر سر ریش من وخویشم ہمی لوتد + گفت من با حق دعاہا
م + اندرین لابہ بسی خون خوردہ ام + من یقین دانم دعا شد مستجاب + سر بزن بر سنگ ای منکر
+ گفت گرد آئید ہان ای مسلمین + ژاژ بینید و فشار این مہین + ای دغا تا چند تا لی تار بدار +
طع بگو چه بود دعا + ای مسلمانان دعا مال مرا + چون از آن او کند بہر خدا - گر چنین بودی ہمه عالم بدین

یک دعا املاک بر بندی مکین + گر چنین بودی گدایان ضریر + محتشم گشته بدندی و امیر + روز و شب اندر دعا
اندر ثنا + لابہ گویان کہ تو ده مال ای خدا + تا تو ندہی ہیچکس ندہد یقین + ای کشاینده تو بکشا نیداین + مکسب
کوران بود لابہ دعا + جز لب نانی نیابد از عطا + قوم گفتند این مسلمانست کوست + وین فروشنده دغا ظالم
این دعا کی باشد از اسباب ملک + کی کشد این را شریعت خود بسلک + بیع و بخشش یا وصیت یا عطا
تا ز جنس این شود ملکی ترا + در کدامین دفترست این شرع تو + گاو را تو بازده یا حبس رو + المعنی یہ شخص اسکو
داؤد کے پاس کھینچے لیے جاتا تھا کہ آ ای ظالم احمق دیوانے اُنکے پاس چل یہ سر و سر و حجتین ناگوار چھوڑ دے
ای دغا مجسم ہوش مین ہو اور آپ مین آ یہ کیا دعا دعا کر رہا ہے جس سے لوگون کو آپ پر بھی ہنسواتا ہے
مجھپر بھی کہا مین نے خدا سے دعائین کی ہین اور اس خوشامد و زاری مین بڑی محنتین اُٹھائی ہین مجھکو
یقین ہی ہے میری دعا قبول ہوئی تو جا ای منکر میرے خطاب کے اب اپنا سر تھپیڑ سے مار پھر اُسنے کہا ای مسلمانو
یہان آکے اس حین کا تو از دفتار ای ہذیان تو دیکھو کیا بک رہا ہے ای دغا باز کب تک شرارت خالی کریگا
حجت قاطع لا دعا دعا کیا کرتا ہے ای مسلمانو خدا کیواسطے یہ تو بتاؤ اُسکی دعا میرے مال کو اسکی ملک کیسے کرسکی
اگر ایسا ہی ہوتا تو لوگ عام جہان کے ایک دعا کرتے اور املاک ہر مکین کی لیجاتے اندھے فقیر بہت دعا
مانگتے ہین یہ تو بڑے ہی محتشم و امیر ہو جاتے کہ دن رات دعا و ثنا مین رہتے اور کیسی خوشامد و زاری
سے کہتے ہین کہ ای خدا ہمکو مال دے تو ہی دینے والا ہے اگر تو نہ دے تو کون دیسکتا ہے اسمین
کچھ شک ہی نہین تو ہی اس مشکل کو آسان کر کہ تو ہی مشکلکشا ہے جو اندھے ہین انکا کسب یعنی کمائی
جگہ خوشامد و دعا کی ہے اسی سے وہ کماتے کھاتے ہین مگر لب نان سے زیادہ عطا سے نہین پاتے
لوگ جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ مسلمان ہے یا بیل ہے دین فروشندہ اور سراسر دغا اور ظلم جو ہے ایسی
اسباب ملکیت سے کب ہوتی ہے اس بات کو شریعت اپنی لڑی مین کب پروئیگی یعنے قبول کریگی
ہبہ ہو وصیت ہو یا اور کوئی عطا اسی قسم سے وہ ملک تیری ہوگی یہ جو تو کہہ رہا ہے یہ شرع کونسے دفتر
بس لازم یہ ہے کہ یا تو گائے دیدے یا قید کو جا **قولہ** اندر آ در حبس و در زندان او + ورنہ گاوش را بدہ
تگو + او بسوی آسمان میکرد رو + کای خداوند کریم لطف خو + من دعا ہا کردہ ام زین آرزو + واقف الاسرار
غیر تو + در دل من آن دعا انداختی + صد امید اندر دلم افراختی + من نمیکردم گزافه آن دعا + ہمچو یوسف
بس خوابہا + دید یوسف آفتاب و اختران + پیش و سجدہ کنان چون کافران + اعتماد دست
بر خواب درست + در چہ و زندان جز آن نامی نجست + ز اعتماد او نبودش ہیچ غم + از غلام و از ملام
اعتمادے داشت او بر خواب خویش + کہ چو شمع میفروزید پیش پیش + چون در افگندند یوسف

ـنگ آمد سمع او را از اله + که تو روزی شه شوی ای پهلوان + تا تمالی این جفا بر روی شان + قائل این بانگ
ـید در نظر + لیک دل بشناخت قائل از اثر + قوتی و راحتی و سندی + در میان جان فتاده ش زان ندے +
ـاه شد بر وی بدان بانگ جلیل + گلشن و بزمی چو آتش بر خلیل + هر جفا که بعد از آنش میرسید + او بدان قوت
ـشادی میکشید + همچنانکه ذوق آن بانگ الست + در دل هر مومنی تا حشر هست + تا نباشد در بلاشان
ـعتراض + نی ز امر و نهی حق شان انقباض + المعنی وہی لوگ جو جمع ہو گئے تھے اس سے کہتے تھے
ـالو اسکے قید و زندان میں جایا اسکی گاے دیدے زیادہ محبت مت کرو آسمان کیطرف منہ کرتا تھا کہ
ـبخداوند کریم لطف خود میں نے جو دعا میں تیری جناب میں اس آرزو سے کی ہیں اس واقعہ کو میرے
ـولے تیرے اور کوئی نہیں جانتا میرے دل میں یہ دعا تو نے ہی ڈالی ویسا ہی دل امیدین پیدا کین
ـن نے یہ دعا کچھ بیہودہ نہیں کی یوسف کیطرح میں نے بہت خوابیں دیکھی ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے انی
ـیت احد عشر کوکبا و الشمس و القمر رأیتہم لی ساجدین بیشک میں نے دیکھا گیارہ ستاروں اور چاند سورج
ـکو مجھکو سجدہ کرتے ہیں جیسا کہ یوسف نے دیکھا کہ آفتاب و ستارے مجھکو سجدہ کرتے ہیں جیسے ذوالقر
ـلو سجدہ کرتے ہیں انکو بھروسا اپنے خواب پر تھا اور خوب اعتماد درست اسپر رکھتے تھے کہ چاہ میں بھائیوں نے
ـالا جب اور زندان میں زلیخا نے بھیجا جب وہ اسکی جستجو میں رہے آور اسکے بھروسے پر انکو کسی
ـت کا غم نہ تھا نہ غلام ہونے کا نہ کسی کی ملامت کا چاہے کوئی کیسی کرے انکو اپنے خواب پر
ـتماد تھا کہ قبل از وقوع اسکے شوق میں شمع کے مثل روشن ہو رہے تھے جب یوسف کو بھائیوں نے
ـکنوئیں میں ڈالا تو انکے سمع باطن میں خدا کی طرف سے ندا آئی کہ تو ایک دن اے پہلوان بادشاہ ہوگا
ـیہ ظلم انکے انکے سامنے انکو جتائیگا کما جاء فی القرآن و اوحینا الیہ لتنبئنہم بامرہم ہذا وہم لا یشعرون وحی
ـی ہم نے طرف یوسف کے ضرور ضرور خبردار کریگا تو انکو اس کام سے جو کر رہے ہیں اور وہ نہیں جانتے
ـتو یوسف ہو اب مقولے مولانا کے ہیں کہ یہ بانگ جو خدا کی طرف سے آئی ہے اسکا کوئی قائل و
ـنک کنندہ نظر نہیں آتا مگر نیکدل اسکو پہچانتا ہے یعنے قائل کو اثر بانگ سے کہ اس نیکدل کو اس بانگ
ـسے ایک قوت و راحت اور بھروسا اسکی جان میں پیدا ہوتا ہے ایسے ہی جب بانگ جلیل یوسف کو
ـپہنچی تو چاہ انپر ایک گلشن اور ایک بزم ہوگیا جیسے آتش خلیل پر گلزار ہوگئی پھر بعد اسکے یعنے اس
ـبانگ کے جو جفا انکو پہنچتی تھی وہ اسی کی قوت سے بخوشی اسکو اٹھاتے تھے جیسے الست کی آواز کا مزہ
ـحشر تک ہر مومن کے دل میں رہیگا اور یہ وہ مزہ بانگ کا اسواسطے چکھایا جاتا ہے کہ کسی بلا سے انکو اعتراض
ـاور کسی امر و نہی حق میں دل گرفتگی و انقباض نہو الخلاف شرح میں نمالی کو بمالی لکھا ہے قولہ

لقمهٔ تلخی چو شکر میشود + خار ریحان سنگ گوهر میشود + لقمهٔ حلمی که تلخی می نهد + گلشکر با ذان گوارش میدهد
گلشکر آنها که نبود مستند + لقمه از انکار وقتی میکند + هر که خوابی دید از روز الست + مست باشد در ره طاعات
مست + میکشد چون اشتر مست این جوال + بی فتور و بی گمان و بی ملال + کف کفک تصدیق او گرد پوزه اش
شد گواه مستی دلسوز او + اشتر از قوت چو شیر نر شده + زیر ثقل بار اندک خور شده + ز آرزوی ناقه اش
ناقه برد + مینماید کوه پیشش تار مو + در الست آنکو چنین خوابی ندید + اندرین دنیا نشد بنده مرید + ور شد
اندر تردد صد دله + یک زمان شکر ستش و سالی گله + پای پیش و پای پس در راه دین + می نهد با صد
تردد بی یقین + وام دار شرح اینم نک گرو + ور شتاب است از الم نشرح شنو + چون در آرد شرح اینمعنی کران
خرسبوی مدعی گاذران + گفت کورم خواند زین جرم آن دغا + بس بلیسانه قیاس است ای خدا + من
کور را کی میکرده ام + جز بخالق کی گریز آورده ام + کور را از خلقان طمع دار د ز جهل + من ز تو کز تست
دشوار سهل + آن یکی کورم ز کوران بشمرید + او نیاز جان و اخلاصم ندید + کوری عشق است این کوری
حب یعمی و یصم است ای حسن + کورم از غیر خدا بینا بدو + مقتضای عشق این باشد بگو + تو که بینائی ز کوران
دائرم برگرد نقطه این مدار + آنچنانکه یوسف صدیق را + خواب بنمودی و گشتش متکا + مر مرا لطف تو هم خواب
نمود + آن دعای بیحدم بازی نبود + می ندانند خلق اسرار مرا + ژاژ میدانند گفتار مرا + **المعنی** یعنی جب
یہ اعتراض و انقباض مین جانچے جاتے ہین تو پھر لقمہ تلخ انکو شکر ہو جاتا ہی یعنے جو سختی و ناگوار
پیش آئی خوشی سے گوارا کرتے ہین خار انکو ریحان ہو جاتا ہی سنگ گوہر بنجاتا ہی وہ لقمہ تلخ جو
اُسکا وضع کرتا ہو وہ ایسا شیرین ہوتا ہی کہ گلشکر کو گوارش دیتا ہی گوارش معرب اسکا جوارش
نہایت پُر مزہ مفرح شی ہی بخلاف معجون کہ بدمزہ ہوتی ہی اور اس لقمہ کی گلشکر سے جو مستند نہین اور
حکم شرعی اُسکی نسبت نہین ایسا انکار رکھتا ہی کہ اگر کسی دھوکے سے کوئی لقمہ کھا بھی لے تو
کر دیتا ہی آپ فرماتے ہین کہ جسنے روز الست کی خواب دیکھی ہی یعنے الست بربکم جنکے کان مین پڑا
اور اُسنے بلی کے ساتھ اقرار کیا کہ یہ اقرار مستوجب طاعت ہی وہ اُسی اقرار مین مست ہی اور راہ طاعت
مین بھی مست وہ مست اونٹ کیطرح اس جوال طاعت کو اُٹھاتا ہی بے فتور و بیگمان و بی ملال
اور اس بات کے گواہ وہ اسکے جھاگ ہین جو اُسکے دہن کے گرد ہین گواہی دیتے ہین کہ اُسکے
دل مین جوش مستی و سوز کا بھرا ہی دیکھ تو اونٹ حدی کی آواز سے کیسا مست ہو کے مثل شیر نر
قوت والا ہو جاتا ہی اور بھاری بوجھ اُٹھاتا ہی اور تھوڑا کھاتا ہی اور آرزو ناقہ سے جو مطلوب
سیکڑون فاقے کرتا ہی اور معہذا پہاڑ اُسکے سامنے ایسے جیسے بال کا تار مگر الست مین جسنے ایسے خواب

نہ دیکھے وہ اس دنیا مین آکے بندہ صاحب ہمت وارادت ہوا الست کو شب بلحاظ پوشیدگی اور خواب باعتبار گذشتگی کے کہا ہی اور اگر کوئی ہوا بھی تو تردد کے ساتھ اور رسید دلہ کہ اگر بالفرض دم بھر شکر کرے تو سال بھر شکایت کرے راہ دین مین کبھی قدم بڑھاتا ہی کبھی ہٹاتا ہی بڑے تردد کے ساتھ اور یقین اسکا یہ حال ہی جینے خواب الست کی نہین دیکھی آیندہ تمہیداً فرمایا کہ اب زیادہ شرح اسکی پھر کرینگے اے مخاطب تو ہمکو اس معاملہ مین اپنا قرضدار سمجھ لے اور اپنے پاس گرو جان لے اور اگر تجھکو جلدی ہی تو الم نشرح سے سن لے اور یہ بھی ہی کہ اس بات کی ایسی کچھ شرح سخت و گران بھی نہین لہذا تو اپنے گدھے کو گاے کے مدعی کی طرف ہانک اور حوالہ الم نشرح کا اسوجہ سے ہی کہ فرمایا رب العزت نے الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک کیا نہین کھولا ہمنے تیرے واسطے سینہ تیرا اور الگ کیا ہمنے تجھسے بوجھ تیری بشریت کا یعنے کشود سینہ کی بشریت سے الگ ہونے مین ہی الغرض وہ دعا گو جو آسمان کی طرف منھ کیے کہ رہا تھا منجملہ انھین مقولون کے یہ بھی ہی کہ کہا اے خدا اس جرم کے سبب سے مجھکو مدعی نے اندھا کہا ہی یہ قیاس اسکا ابلیس کا سا ہی کہ آپکو اچھا جانا مین اندھون کیطرح دعا کیا کرتا رہا ہون سوا خالق کے مین نے بھیک کس سے مانگی ہی اندھا تو مخلوق سے بمقتضاے جہالت امید رکھتا ہی مین خاص تجھسے امیدوار رہا ہون کہ تجھی سے ہر دشوار سہل ہوتا ہی ایک اندھے نے کہ خود اندھا تھا مجھکو اندھون سے شمار کیا لیکن اپنے اندھے پن سے میری جان کی نیاز و اخلاص کو نہ دیکھا مجھکو تو عشق کی کوری کی کوری ہی جیسا کہ حسن کہا ہی حبک الشئی یعمی ویصم محبوب رکھنا تیرا کسی شی کو اندھا بہرا کر دیتا ہی مین تو اندھا غیر خدا سے ہون نہ خدا سے بلکہ خدا سے خوب بینا ہون اسی بینا یہی مقتضاے عشق کا ہی اب تو کہ بینا ہی مجھکو اندھون مین مت رکھ اور داخل نہ کر یہ جو دائرہ دنیا کا ہی جسکا مدار و نقطہ تو ہی اس نقطہ پر مین گھومنے والا ہون یعنے تیری ہی ذات کے گرد رہتا ہون اور تصدق ہوتا ہون بس جیسے تو نے یوسف صدیق کو خواب دکھائے کہ آخر انکو تکیہ ہوگیا تھا خاص مجھکو بھی تیرے لطف نے خواب دکھائے بس وہ دعا یہ میری بازی اور کھیل نہ تھی تو میرے بھید کو جانتا ہی مخلوق نہین جانتی جو میرے اسرار ہین یہ میری باتون کو ژاژ و بیہودہ جانتے ہین **انخلاف** شرح مین خوابی ندید کو خوانی خبر بسوی کو چیز خواند کو خواندم بازی نبود کو نبود **قولہ** حق ہمانست و کہ واند راز غیب + غیر علام سر و ستار عیب خصم گفتش رو بمن کن حق بگو + روچہ سوی آسمان کردی عمو + شید می آری غلط می افگنی + لاف عشق و لاف قربت میزنی + باکلامی ردی چون قل مردہ + رو سوی آسمانہا کردہ غلغلے در شہر افتادہ ازین + آن مسلمان می نہد رو بر زمین + کای خدا این بندہ را رسوا مکن + گر بدم من سر من پیدا مکن

تو ہمیدانی و شبہای دراز + کہ ہمیخواندم ترا با صد نیاز + پیش خلق این را اگر خود قدر نیست + پیش تو ہمچون چراغ روشنیست + گاؤ می خواہند از من ای خدا + چون فرستادی مگردم من خطا + المعنی جو بات کہ حق ہی وہ چھپی ہوئی ہی پھر سوائے علام الاسرار و ستار عیب کے اس چھپی بات کو کون جانے یہ وہ دعا کہ رہا تھا کہ اسمین بی نے اس سے کہا ای اندھے آسمان کیطرف کیا دیکھ رہا ہی میری طرف منھ کر کیسا مکر بنا رہا ہی اور کیسا غلطی مین ڈال رہا ہی عشق و قرب الہی جتاتا ہی دل تیرا مردہ ہی پھر یہی صورت ہی جو منھ آسمان کیطرف کرتا ہی غرض شہر مین ایک شور بپا ہو گیا کہ وہ مسلمان منھ زمین پر رکھ رکھ کے کہتا ہی کہ ای خدا تو مجھکو رسوا مت کر مین اگرچہ بد ہون مگر بھید میرا چھپا مین نے جیسا تجھکو عجز و نیاز کے ساتھ لمبی لمبی راتون مین یاد کیا ہی یا تو جانتا یا وہ راتین جانتی ہین اگر مخلوق کے سامنے اسکی قدر نہین ہی کہ نہین جانتے تیرے سامنے تو چراغ روشن کے مثل ہی ای بار خدایا یہ لوگ مجھ سے گاے مانگتے ہین مین کہان سے دون اگر ایسا ہی تھا تو تو نے میرے گھر کیون بھیجی پھر اسمین میری خطا کیا ہی

سننا حضرت داؤدؑ کا بات متخاصمین کی بظاہر

قولہ چونکہ داؤد نبی آمد برون + گفت ہین چونست این احوال چون + مدعی گفت ای نبی اللہ داد گاو من در خانۂ او وفتاد + کشت گاوم را بپرسش کہ چرا + گاو من کشت او بیان کن ماجرا + گفت داؤد ش بگوای بو الکرم + چون تلف کردی تو ملک محترم + این پراگندہ مگو حجت بیار + تا بیکسو گردد این دعوی و کار + گفت ای داؤد بودم ہفت سال + روز و شب اندر دعا و اندر سوال + این ہمی جستم ز یزدان کای خدا روزی خواہم حلال و بی عنا + مرد و زن بر نالۂ من واقف اند + کودکان این ماجرا را واصف اند + تو بپرس از ہر کہ خواہی این خبر + تا بگوید بی شکنجہ بی ضرر + ہم ہویدا پرس ہم پنہان ز خلق + کہ چہ میگفت این گدای زندہ دلق + بعد ازین جملہ دعا و این فغان + گاو اندر خانہ دیدم ناگہان + چشم من تاریک شد نی بہر توشہ شادی آن کہ قبول آمد قنوت + کشتم آنرا تا دہم در شکر آن + کہ دعای من شنیدہ آن عیبدان + المعنی جب حضرت داؤد نبی باہر نکلے انکو دیکھکر کہا ہین یہ کیا حال ہی اور کیسا ماجرا مدعی نے فریاد کرکے کہا ای نبی اللہ میری گاے اسکے گھر مین چلی گئی اسنے اسکو مار ڈالا اب اس سے پوچھیے کیون مار ڈالا اور وجہ میری گاے مار ڈالنے کی بیان کرے حضرت داؤد نے اس سے کہا کہ بتا ای بو الکرم تو نے اسکی ملک محترم کو کیون تلف کیا اور خبردار بیہودہ مت بک حجت معقول پیش کر تا یہ دعوی اور معاملہ فیصل ہو کہا ای داؤد سات برس ہوئے کہ رات دن یہ دعا و سوال خدا سے کرتا رہا ہون اور یزدان پاک سے ڈھونڈھتا کہ الہی روزی حلال بے عنا مجکو دے سب مرد و زن میرے نالہ پر واقف ہین اور سب لڑکے

اسکو بیان و وصف کرنے والے تم جس سے چاہو اس خبر کو پوچھو بے تکلف بدون کسی قسم عذاب و نقصان کے کہینگے تمھارا جی چاہے ظاہر پوچھو جی چاہے پوشیدہ پوچھو ساری مخلوق سے کہ یہ فقیر پرانی گدڑی والا کیا کہا کرتا تھا بس بعد ان جملہ دعا و فغان کے ناگہان اپنے گھر مین مین نے ایک گائے دیکھی میری آنکھین اندھی ہوگئین مگر قوت کے واسطے نہین بلکہ اس خوشی سے کہ دعا میری قبول ہوئی مین نے اسکو مار ڈالا اس نیت سے کہ اسکو اپنی دعا کے شکرانہ قبول مین دیدون

حکم کرنا حضرت داود علیہ السلام کا گائے مارنیوالے پر

قولہ گفت داود این سخنہا را بشو + حجت شرعی درین دعوی بگو + تو روا داری کہ من بی حجتے + بنہم اندر شرع باطل سنتے + این کہ بخشیدت خریدی وارثی + ریع را چون میستانی حارثی + کسب را ہمچون زراعت دان عمو + تا نہ کاری دخل نبود آن تو + آنچہ کاری بدروی آن آن تست + ورنہ این بیداد بر تو شد درست + رو بدہ مال مسلمان کج مگو + رو بجو وام و بدہ باطل مجو + گفت ای شہ تو ہمین میگوئیم + کہ ہمیگویند اصحاب ستم + المعنی ریع بفتح افزونی مزرعہ وحاصل زراعت حضرت داود نے اسکا عذر سنکے کہا کہ یہ دعا و فغان کا بیان اسکو دل سے دھو ڈال اور اس دعوی مین حجت شرعی بیان کر تو اس بات کو روا رکھتا ہی کہ مین بدون کسی حجت کے شرع مین کوئی راہ باطل پیدا کرون یہ گائے کسی نے تجھکو بخشی تھی یا تو نے خریدی تھی یا تیری وراثت کی تھی تو جو محصول کھیت کا لیتا ہو کیا تو اسکا کاشتکار ہی بس ایسا ہی حال کسب کا ہی اے عمو کہ جب تک نہ بوئیگا محصول اسکا نہ پائیگا جو کچھ بوئیگا اور کاٹیگا وہی تیری ملک ہی نہین تو یہ ظلم تجھپر ٹھیک ہوگیا جا مال مسلمان کا دیدے ٹیڑھی باتین مت کر اگر پاس نہین ہو کسی سے قرض لے اور اسکو دے بیہودہ باتین مت بنا اسنے کہا کہ ای بادشاہ تم بھی ایسی ہی کہنے لگے جو یہ اصحاب ستم مجھکو کہہ رہے ہین

زاری کرنا اس شخص کا فیصلہ داود سے خدا کے سامنے

قولہ بس ز دل آہی برآورد و بگفت + ای خدای ہر کجا طاقی دجفت + سجدہ کرد و گفت ای دانای سوز + در دل داود انداز آن فروز + در دلش نہ آنچہ تو اندر دلم + اندر افگندی بلاز ای مفضلم + این بگفت و گریہ در شد ہای ہای + تا دل داود بیرون شد زجای + گفت ہین امروز ای خواہان گاو + مہلتم دہ این دعاوی را مکاو + تا روم من سوی خلوت در نماز + پرسم این احوال از دانای راز + خوی دارم در نماز آن التفات + معنی قرۃ عینی فی الصلوٰۃ + روزن جانم کشا دست از صفا + میرسد بیواسطہ نامہ خدا + نامہ و باران نور از روزنم + می فتد در خانہ ام از معدنم - دوزخست آن خانہ کان بی روزنست + اصل دین ای بندہ روزن کردنست تیشہ در ہر بیشہ کم زن بیا + تیشہ زن در کندن - وزن ہلا + یا نمیدانی کہ نور آفتاب + عکس خورشید برونست

از حجاب + نورآن دانی کہ حیوان دیدہم + پس چہ کر بینا بود برادم + من چو خورشیدم درون نور غرق + می
خویش کرد از نور فرق + رفتم سوی نماز و آن خلا + بہر تعلیم ست رہ مرخلق را + اکژی کژ را است گرد این جہان
خدعہ این بود ای پہلوان + نیست دستوری وگرنہ ریختم + گرد از دریای راز انگیختم + ہمچنین داؤد می گفت این سخن
خواست کشتن عقل خلقان محترق + پس گریبانش کشید از پس یکی + کہ ندارم در یکی اش من شکی + المعنی پہلوان
دعاگو نے دل سے ایک آہ کر کے کہا کہ ایخدا تو ہر جگہ طاق وجفت ہی یعنے سب سے علیحدہ بھی اور سب
ساتھ بھی اور سجدہ کر کے کہا ای دانا ے سوز دل داؤد کے دل مین وہ چمک ڈال جو ای صاحب نظر
تو نے پوشیدہ میرے دل مین ڈالی تھی یہ کہا اور گریہ شروع کیا اور ہاے ہاے کرنے لگا یہان تک
داؤدؑ کے دل نے بھی اپنا ٹھکانا چھوڑ دیا اور بے اختیار ہو گیا اور مدعی سے جو گاے اپنی چاہتا
کہا آج مجھکو مہلت دے اور ان دعوون کو مت کر یدے تا مین نماز کیواسطے اپنی خلوتگاہ مین جاؤن
اور اس حال کو دانا ے راز سے پوچھون میری نماز مین توجہ الی اللہ سے ایسی عادت پڑی ہوئی
جیسا کہ حدیث مین جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ قرار آگیا یعنے پایہ گی اور ٹھہراؤ ہوئی ہو قرار اور ٹھنڈک یہ
آنکھ کی نماز مین بسبب حضوری کے وبنیز مشاہدہ کے میری جان کا ایک روزن نہایت صفا کے ساتھ
ہوا ہی کہ اُس سے بیواسطہ نامہ خدا کا مجھکو پہونچتا ہی نامہ اور باران نور دونون اُس روزن سے میرے گھر
پڑتے ہین نامہ سے مراد حکم اور وہ نور بھی میرے ہی معدن کا ہی کہ اصل ٹھکانا میرا وہی ہی اور روزن
سبب سے ہی کہ جس گھر مین روزن نہو وہ دوزخ ہی اور یہی روزن کرنا ای بندہ اصل دین کی ہی تیشہ لیے ہر
درختون کے پاؤن پر مارتا پھرتا ہی یہ مت کر خبردار اس روزن کھودنے مین جہان تک ہو سکے تیشہ چلا
نہین جانتا کہ نور اس آفتاب کا عکس اس خورشید ظاہر کا ہی کہ حجاب سے اسپر پڑتا ہی خورشید ظاہر عبارت
اسی آفتاب سے اور آفتاب اول نور آلہی سے کہ دونون جہان مین ظاہر و ہویدا ہی تو نور اسکو جانتا ہی جسکو حیوان
بھی دیکھ لیا ہی تو نے بھی دیکھ لیا پھر جب یہ حال ہی تو آدم پر تجھکو بزرگی کیا ہوگی جب حیوان سے بینائی مین
ہی مین مثل خورشید کے نور مین ڈوبا ہوا ہون اور غور سے ایسا وصل آپ مین اور نور مین فرق نہین کر جا
اب اس حالت مین جو نماز و خلوتگاہ کو جاتا ہون یہ مخلوق کو تعلیم ایک راہ کی ہی صرف اسواسطے خلا
و نماز ہی ورنہ مجھکو کیا حاجت ہی مین جس منزل و مقام پر ہون وہان یہ نماز و خلوت سب کج و زشت ہین
مین اس کج کو قائم کرتا ہون تا جہان سیدھا اور راست ہو جاے پس ای پہلوان وہ جو حدیث ہی الحرب
لڑائی دھوکا ہی وہ یہی بات ہی ہم خوب جانتے ہین کہ یہ امر کج ہی لیکن جہان تو بغیر اسکے سیدھا نہین
کیا کرون اجازت نہین ہی ورنہ دیکھتے کیسے راز بکھیرتا اور کیسی دھول دریاے راز کی اُڑاتا بس ا

سی قسم کی باتین کہہ رہے تھے کہ مخلوق کی عقل نے چاہا کہ محترق ہو جاوُن یعنے لوگ بیخود بیہوش ہونے کے سبب ہو گئے جو پیچھے سے کسی نے گریبان انکا کھینچا اور کہا کہ جو کچھ تمنے بیان کیا سب سچ ہی مجھکو ان سب باتون سے ایک بات مین بھی شک نہین ہی

جانا داوُد کا خلوت مین اور اُن اسرار کو یاد کرنا

قوله با خود آمد گفت را کوتاه کرد + لب بربست و عزم خلوتگاه کرد + در فرو بست و برفت انگه شتاب + سوی محراب دعای مستجاب + حق نمودش انچه بنمودش تمام + گشت واقف بر سزا و انتقام + دید احوالی کس واقف نبود + راز پنهانی که حیرانی فزود + روز دیگر جمله خلقان آمدند + پیش داود پیمبر صف زدند + همچنین این ماجراها باز رفت + زود زود آن مدعی تشنیع رفت + زود گاوم را بده ای نابکار + از خدای خویشتن شرمی بدار + اینچنین ظلم صریح ناسزا + میرود در عهد پیغمبر ملا + گاو گشته خورده ای ترسی و بیم + در جواب افزوده تزویر لئیم + گر چه چندین سال بودم در دعا + من طلب کردم زحق داد او مرا + ای رسول حق چنین باشد روا + ملک من بد گاو چون دادش خدا + المعنی حضرت داوُد اس گریبان پکڑنے سے حالت بیخودی و وجد سے باہر مین آئے اور باتین کم کین لب بند کر لیے اور خلوتگاہ کا قصد کیا دروازہ بند کر لیا اور جلدی سے طرف محراب دعای مستجاب کے گئے حق تعالی نے پورا پورا جو کچھ انکو دکھایا وہ دکھایا پس وہ اس معاملہ کی سزا و انتقام پر واقف ہو گئے اور وہ احوال دیکھے جن سے کوئی واقف تھا اور ایسا راز پنہانی کہ جس سے یہ حیران ہوئے دوسرا دن ہوا مخلوق حاضر ہوے اور داوُد کے سامنے صف مار کے بیٹھے پھر ویسے ہی اس ماجرے کا ذکر شروع کیا اور مدعی نے بڑی موٹی تشنیع کے ساتھ کہا کہ ای نابکار جلدی میری گاے دیدے اور اپنے خدا سے شرما ایسے ظلم صریح نالائق افسوس کہ پیغمبر کے وقت مین ہون کہ گاے میری مار کے کھا گیا نہ کیسکا خوف نہ کیسکا ڈرا اور کہا تو جواب مین بہ مکر و فریب اس لئیم نے ملاے کئی کتنے برسون سے دعا مین خدا سے مانگتا تھا اُسنے مجھکو دی بھلا ای رسول حق یہ بات روا ہو گی کہ گاے تو میری ملک تھی خدانے اسکو کیسے دے دی المخالف شرح مین گاو گشته کو کشته بکاف عربی لکھا ہے

حکم کرنا داوُد علیہ السلام کا گاے والے کو کہ تو خیال گاے کا چھوڑ دے اور تشنیع کرنا اُسکا حضرت داوُد کو

قوله گفت داودش خمش کن رو بهل + این مسلمان را زکادت کن بحل + چون خدا پوشید بر تو ای جوان + خمش کن حق ستاری بدان + گفت او دیلا چه حکم ست این چه داد + از پی من شرع نو خواهی نهاد + رفته است آوازهٔ عدلت چنان + که معطر شد زمین و آسمان + بر سگان کور این استم نرفت + وین تعدی سنگ که بشکافت رفت

همچنین تشنیع میزد بر ملا + کای صلا هنگام ظلمت الصلا + ایچنین ظلم و جفا بر من ملن + یا نبی الله ملوز نیسان کن
المعنی جب اُسنے یعنے مدعی نے پھر تشنیع اُس دعاگو کی شروع کی حضرت داؤد نے کہا چپ رہ جا اور
اسکو چھوڑ دے یہ مسلمان آدمی ہی گاے اسپر حلال کردی جو کہ خدا نے تیری پردہ پوشی کی ہی جا چپ رہ
اس پردہ پوشی کا حق سمجھ کے چھوڑ دے اور چپ ہو رہ اُسنے سنکے کہا واویلا یہ کیسا حکم ہی اور کیسی
دادرسی ہی یہ شرع نیا میرے واسطے قائم ہوا تمھارے تو عدل کی شہرت ایسی جہان مین پھیلی ہی جس
بو سے آسمان و زمین معطر ہو رہے ہین یہ ظلم تو کبھی اندھے کتون پر بھی نہین ہوا اس تعدی سے
سنگ و کوہ بھی بھاگ نکلینگے گو کیسے ہی سخت و مضبوط ہین ایسی قسم کی تشنیع بر ملا وہ کر رہا تھا اور کہتا
کہ ای ظلمت تجھکو صلا ہی مزے سے چلی آ تیرا وقت ہی تکرار بنا بر تاکید ظلمت جسکی ہندی اندھیر ہی ایسی جفا تو
تو مجھپر مت کرو ای نبی اللہ تم ایسی بات مت کہو اخلاف شرح مین نو کی جگہ تو لکھا ہی

حکم دینا حضرت داؤد کا گاے والے کو کہ سارا مال اپنا اسکو دیدے

قوله بعد از ان داؤد گفتش ای عنود + جمله مال خویش او را بخش زود + ورنه کارت سخت گردد گفتمت
تا نگردد ظاهر از وی اشتمت + خاک بر سر کرد و جامه بر درید + که بهردم میکنی ظلمے مزید + یکدمی دیگر بدین
تشنیع راند + باز داؤدش به پیش خویش خواند + گفت چون بختت نبود ای بخت کور + ظلمت آمد اندک اندک
در ظهور + دیده از کار صدر و پیشگاه + ای دریغ از چو تو خر خاشاک راه + رو که فرزندان تو با جفت تو + بندگان
او شدند افزون مگو + سنگ بر سینه همی زد با دو دست + میدوید از جهل خود بالا و پست + خلق هم اندر ملامت
آمدند + کز ضمیر کار او غافل بدند + ظالم از مظلوم کی داند کسی + که بود مسخره هوا همچون خسی + ظالم از مظلوم آنکس
پی برد + که سر نفس ظلوم خود برد + ورنه آن ظالم که نفس ست اندرون + خصم بر مظلوم باشد از جنون + سگ
خماره حمله بر مسکین کند + تا تواند زخم بر مسکین زند + شرم شیران راست نی سگ را بدان + که نگیرد صید از
همسایگان + از کمین سگ سان سوی داؤد جست + عامهٔ مظلوم کش ظالم پرست + روی بر داؤد
کردند آن فریق + کای نبی مجتبی بر ما شفیق + این نشاید از تو کین ظلم ست فاش + قهر کردی بیگناهی
را بلاش + المعنی لا تش تن مرده حضرت داؤد نے اس سے کہا کہ ای گمراہ جملہ مال اپنا اسکو اسیوقت
دیدے نہین تو تجھ سے کہتا ہون کہ تجھکو اپنے کام مین سخت مشکل پڑ جائیگی اور تیرا ستم جو اسپر ای دادا
ظاہر نہو کہ آفت ہو جائیگی اُسنے خاک سر پر ڈالی کپڑے پھاڑ ڈالے اور کہا کہ تم ہر دم مجھپر ایک ظلم بڑھاتے
تھوڑی دیر اُسنے ایسی تشنیع کی گفتگو کی پھر داؤد نے اُسکو اپنے سامنے بلا یا کہا کہ یہ مال تیرا ای بخت کور
تیرا بخت و نصیب نہ تھا آخر تاریکی اُس بخت کور کی تھوڑی تھوڑی ظہور مین آئی اور تو نے اپنے کام سا

رو پیشگاہ کو دیکھا پھر ہاے افسوس تجھ سے گدھے اور خاشاک راہ سے کہ تو نہ سمجھا کام سے صدر
پیشگاہ کو دیکھنا یہ کہ کام کے بننے بگڑنے سے دربار حاکم حقیقی کے حکم کو جانتے رہے کہ وہان سے
ری ہوا جاتا تیرے بال بچے اور تیری جورو سب اسکے بندے ہوے زیادہ مت بک پھر تو دونون
نون سے اپنے سینہ کو پتھر سے کوٹتا تھا اور جہالت سے کبھی آسمان پر جاتا کبھی زمین پر آتا تھا اور
دق بھی اس حال کو دیکھکر ملامت کرنے لگی اسلیے کہ حضرت داؤد کے بھید سے غافل تھی مولانا
تے ہین کہ ظالم مظلوم سے اُس شخص کو کیسے معلوم ہو جو خود بیکاری و مسخرہ حرص و ہوا کا
ل تنکے کے بنا ہوا ہو وہ کیا جانے ظالم کون ہی مظلوم کون ہی ہان وہ شخص ظالم کا بہتر
ملوم سے لگا سکتا ہی جسنے اپنے نفس ظالم کا سر کاٹ ڈالا ہی نہین تو یہ ظالم جو نفس ہی تیرے درون
نا دشمن ہر مظلوم ہی کا ہوتا ہی یعنی دیوانگی و غضب سے یہ نفس وہ سگ خمارہ ہی یعنے خار کو جھنجھنے
الا کہ ہمیشہ حملہ مسکین ہی پر کرتا ہی اور جہانتک ہو سکتا ہی مسکین کو کاٹتا ہی یہ تو شرم شیرون کو ہی
قون کو تو خوب جان سے شیر ہمسایہ کا شکار نہین چھینتا ہی ایسے ہی یہ گاے والا کتے کیطرح
ین دیکا بڑا ہوتا ہی اور حملہ کے لیے جھپٹتا ہی یہ بھی سگ کیطرح داؤد کیطرف جھپٹا اسلیے کہ عام آدمی
لوم کو مار مار کے بڑا ظالم ہو جاتا ہی پھر اُس فریق کے لوگون سے سب نے داؤد کیطرف منھ کر کے کہا
ی نبی برگزیدہ تم ہمپر نہایت شفیق ہو تمسے ایسی بات نہین ہونا چاہیے یہ تو ظلم فاش ہی کہ تمنے
ایک نیک نام کو ایک مردہ تن کے سبب سے قہر کیا کہ وہ ایک لاشی ہی یعنی لاش مخفف لاشے

ارادہ کرنا حضرت داؤد کا تا خلق پر بھید آشکار کرین

یہ گفت ای یاران زمان آن رسید + کان سر مکتوم او گردد پدید جملہ برخیزید تا بیرون رویم + تا از ان
نان واقف شویم + در فلان صحرا درختی ہست زفت + شاخہایش انبہ و بسیار جفت + تخت را سخت
گاہ و بیخ او + بوی خون می آیدم از بیخ او + خون شدست اندر تن آن خوش درخت + خواجہ را کشتست
ن منحوس سخت + مال او برداشتست این قلتبان + وین غلام اوست ای آزادگان + این جوان
واجہ را باشد پسر + طفل بود و او ندارد زین خبر + تاکنون حکم خدا پوشید آن + آخر از ناشکری این قلتبان
یال خواجہ را روزی ندید + نی بہ نوروز و نہ موسمہای عید + بیشوا یا نرا بیک لقمہ نجست + یاد ناورد
حقہای نخست + تاکنون از بہر یک گاو آن لعین + میزند فرزند او را بر زمین + او بخود برداشت
رہ از گناہ + ورنہ می پوشید جرمش را الہ کافر و فاسق درین دور گزند + پردۂ خود را بخود بر سید زند
ستور ست در اسرار جان + می نہد ظالم بہ پیش مردمان + کہ ببینیدم کہ دارم شاخہا + گاو دوزخ را ببیند از ملا +

المعنی حضرت داؤد نے کہا کہ ای یار و اب وہ وقت آگیا کہ یہ بھید چھپا ہوا ظاہر ہوجاے سب اٹھو تو با
چلین اور اس راز نہان سے واقف ہون فلانے جنگل مین ایک بڑا موٹا درخت ہی شاخین انہو
اور بہت ایک دوسری پر پڑی ہوئین نہایت مضبوط خیمہ گاہ کہ اُسکے نیچے خیمہ کھڑا کرے اور انکی
میخین گاڑے مگر اُسکی جڑسے مجھکو بو خون کی آتی ہی اُس درخت خوش کے تن مین رنج سے خون ہوگیا
کہ اس منحوس مخنت نے وہان اپنے خواجہ کو مارا ہی اور مال اُسکا سب اُس نے لوٹ لیا ہی اور یہ اُسکا غلام ہ
ای آزادو گو یہ کیفیت اُسکی ہی اور سنو یہ جوان جو ہی یہ خاص اُس خواجہ کا لڑکا ہی یہ اُسوقت مین بچہ تھا
اسکو اس بات سے کچھ خبر نہین ہی آپ تک خدا کے حکم نے اسکو چھپایا آخر اس دیوث کی ناشکری
کہ عیال خواجہ کی روزی کبھی نہ کبھی کہ اپنے مال سے اُنکو دے کہ آخر یہ مال اُنھین کا ہی یہانتک
کبھی نوروز و عید کو بھی نہ دیا جو اُسکے پیشوا تھے اُنکو ایک لقمہ مین نگل گیا اور حقوق سابق سے کو
نہ لایا چنانچہ ابتک یہ لعین ایک گاے کیواسطے یہ کررہا ہی کہ اُسکے بیٹے کو زمین پر ٹپک دوان
کرون آستنے پردہ اپنے گناہ سے آپ اُٹھایا نہین تو اسکے جرم کو اللہ تعالے چھپا ہی رہا تھا کافر
فاسق اس دور گنہ مین اپنا پردہ خود آپ پھاڑ رہے ہین ظلم ایک شی مستور ہی جیسے جان مین
اور اسرار رکھے ہین یہ بھی ہی مگر ظالم اُسکو لوگون کے سامنے رکھدیتا ہی کہ دیکھو مجھکو کہ مین اپنے
سینگ رکھتا ہون اور مرکھنا بیل ہون بلکہ ظاہر و برملا دوزخ کا بیل

گواہی دینا دست و پا کا و زبان کا ظالم پر دنیا مین بھی

قولہ لیس ہمین جا دست و پایت در گزند + بر ضمیر تو گواہی میدہند + چون موکل میشود بر تو ضمیر + کہ بگو
اعتقادت و انگیر + خاصہ در ہنگام خشم و گفتگو + میکند ظاہر سرت را مو بمو + چون موکل میشود ظلم و جفا
کہ ہویدا کن مرا ای دست و پا + چون ہمیگیرد گواہ سر لگام + خاصہ وقت جوش خشم و انتقام + پس ہمان
کہ موکل میکند + تا لوای راز بر صحرا زند + پس موکلہای دیگر روز حشر + ہم توانند آفریدانہ بہر نشر + ای بہ
آمدہ در ظلم و کین + گوہرت پیداست حاجت نیست این + نیست حاجت شہرہ گشتن درگزند + اے
آتشینت واقفند + نفس تو ہر دم بر آرد صد شرار + کہ بہ بینیدم منم اصحاب نار + جزو نارم سوی کل خو
ردم + من نہ نورم کہ سوی حضرت شوم + ہمچنان کاین ظالم حق ناشناس + بہر گاوی کرد چندین التماس
او از و صد گاو برد و صد شتر + نفس نیست ای پدر از وی ببر + تیز روزی با خدا زاری نکرد + یا رب
نامداز و روزی بدرد + کای خدا خصم مرا خشنود کن + گر منش گردم زیان تو سود کن + گر خطا کشت
بر عاقلیست + عاقلہ جانم تو بودی در الست + سنگ میگرد و باستغفار درد + این بود انصاف نفس او کا

المعنی بتایا صدر فرماتے ہین کہ قیامت کے دن تو اعضا گواہی دینگے یہ تو ثابت و یقین ہی ہی کما قال
اللہ عز و جل شہد علیہم سمعہم و ابصارہم و جلودہم بما کانوا یعملون وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی
انطق کل شیئ گواہی دینگے اوپر اُنکے کان اور آنکھین اور جلدین جو کچھ وہ کرتے ہین اُسپر اور بولینگے اپنی جلدون
سے کہ تمنے ہمپر کیسے گواہی دی وہ کہینگے کہ ہمکو اللہ نے گویا کر دیا ایسا اللہ کہ جسنے ہر چیز کو گویا کیا یہ تو
جب ہوگا جب ہوگا تیرے تو ہاتھ پانؤن حالت گزند یعنے آفت و رنج مین جو تجھسے ظہور مین آتا ہے تیرے
دل پر ہمین گواہی دے رہے ہین شعر بعد مین تغیر فرضی کہ ضمیر اور اُس شخص کو علیحدہ علیحدہ فرض کیا ہے
فرمایا کہ جب دل تیرا تجھپر موکل و مسلط ہوتا ہی تو کہتا ہی کہ تو اپنے اعتقاد کو جو تیرے دل نے جما رکھا ہی ظاہر
کر رد کے مت خاصکر وقت خشم و گفتگو کے تو مو بمو تیرے راز پوشیدہ امور کو ظاہر کر دیتا ہی اور جب ظلم و جفا
تجھپر موکل ہوتا ہی تو ہاتھ اور پاؤن سے کہتا ہی کہ تم مجھکو ظاہر کرو اور جب سر کا گواہ لگام اپنی پکڑتا ہی تو وہ خاص
اُسوقت کہ جسوقت مین جوش خشم و انتقام کا ہوتا ہی بس وہی شخص کہ اُسکو موکل کرتا ہی اُسکا مطلب یہی ہی کہ تیرے
بھید کا جھنڈا صحرا مین کھڑا کرے یعنی خوب فاش و فضیحت کرے کہ تجھ مین یہ مادہ ہی پھر اسی شخص دوسرے موکل حشر
و نشر کے دل میں نشر و حشر کے واسطے پیدا کر سکتا ہی کہ یہ دل و سر اور ہاتھ پاؤن خاک ہو جائین ای فلان تو وہ
ہی کہ دونون ہاتھوں سے ظلم و کین مین پلا ہوا آیا ہی یہ بات تیرے اصل گوہر سے ظاہر ہی کچھ حاجت اسکی نہین ہے
کہ فوراً ظاہر ہو نہ اسکی حاجت کہ تو گزند و رنج مین شہرہ ہو قضا و قدر تیرے دل آتشین کو خوب جانتے ہین نفس
تیرا ہر دم سیکڑون چنگاریان اور شعلے نکالتا ہی اور کہتا ہی کہ مجھکو دیکھو کہ مین اصحاب نار میں رہون مین جزو نار کا
ہون اپنے کل کیطرف جاتا ہون مین نور نہین ہون جو طرف حضرت حق کے جاؤن آیسے ہی اس ظالم
حق ناشناس نے ایک گالے کیواسطے تنے اور کیسے مکر پھیلا رکھے ہین اور خود اُس سے سو گالے اور
وہ سوا و نمٹ لیگیا ہی بس ای بد نفس یہ ہی تو اس سے الگ ہو اسنے کبھی خدا کے ساتھ زاری نہ کی نہ کسی
دن و رو کے ساتھ آہ کی نہ یہ کہا کہ ایخدا میرے دشمن کو خوش کر جو مین نے اُسکا نقصان کیا ہی تو فائدہ کر
اگر مین نے خطا سے مار ڈالا تو اُسکی دیت یعنی خون عاقلہ پر ہی اور عاقلہ میری جان کا کون تھا تو وہ
روز الست سے ہی پھر استغفار سے دور ہو جاتا ہی یعنے کیسا ہی دل سخت ہمچو سنگ بے نور ہو مگر استغفار سے
دور ہو جاتا ہی اسنے استغفار بھی نہ کی جیسا کہ فرمایا اولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات یعنے استغفار کی برکت
سیئات حسنات ہو جاتے ہین

جانا مخلوق کا اُس درخت کی طرف

قولہ چون برون رفتند سوی آن درخت + گفت وستش لا زلیس بند ید سخت + تا گناہ و جرم او پیدا کنم

تا دوای عدل بر صحرا زنم + گفت ای سگ جد این را کشتهٔ + تو غلامی خواجه زین رو گشتهٔ + خواجه را کشتی و برا
مال او + کرد یزدان آشکارا حال او + آن زنت او را کنیزک بوده است + با همین خواجه جفا بنموده است
بچه او زایید ماده یا که نر + ملک وارثش باشد آنها سربسر + تو غلامی کسب و کارت ملک اوست + چو
جستی شرع بستان رو نکوست + خواجه را کشتی باستم زار زار + هم برینجا خواجه گویان زینهار + کارد را
کردی زیر خاک + از خیالی که بدیدی سهمناک + نک سرش با کارد در زیر زمین + باز کاوید این زمین
همچنین + نام این سگ هم نوشته کارد بر + کرد با خواجه چنین مکر و ضرر + همچنین کردند چون بشگافتند +
در زمین آن کارد با سر یافتند + ولوله در خلق افتاد آن زمان + هر یکی زنار ببرید از میان + وانگهی
درخت آورد درد + گفت زین حالت چه میدانی بگو + در زمان از شاخ و برگ آن درخت + آمد آواز
خدا آواز سخت + کای رسول حق همیگفتی تو راست + صانع عالم برین گفتت گواست + خواجه را این بدسگا
بدینجا چون بکشت + از فولادک و شنها بودش بدست + جمله از داؤد گشته عذرخواه + زانکه بد ظن گشته
و تباه + المعنی فولاد بواو معروف پولاد کا تصغیر جب شہر سے باہر اس درخت کیطرف گئے حض
داؤد نے کہا کہ اسکی مشکین باندھو تا اسنے جو گناہ و جرم کیا ہی ظاہر کر دین اور جھنڈا عدل
صحرا مین کھڑا کرین جو خوب ظاہر ہو جاے اور اس سے کہا کہ ای سگ تو نے اسکے دادا کو مار ڈا
تو غلام اسکا تھا اسکو مار کے خواجہ بنا ہی تو نے خواجہ کو مارا اور مال اسکا لیگیا اب خدا نے تیرا حا
ظاہر کیا اب تک چھپا رہا اور تیری جورو اسکی کنیزک ہی جس خواجہ پر تو نے یہ ظلم کیا ہی بس جو بچہ اسکے
بیٹا یا لڑکی سب ملک وارث اسکے ہین تو غلام ہی تیرا کسب و کار اسکی ملک تو شرع بہت ڈھونڈ
نے شرع یہ ہی جا اچھی بات ہی تو نے خواجہ کو کیسا ظلم سے زار و نزار کر کے مارا اسی جگہ پر کہ وہ زار
اور پناہ مانگتا تھا اور جلدی سے چھری زمین مین گاڑ دی اس خیال سے جو سہمناک تجھکو معلو
دیکھو سر اسکا مع چھری کے زمین کے تلے دبا پڑا ہی تم زمین کو کھودو جیسے اسنے کھود کے چھری
گاڑا ہی کہ نام اس سگ کا اس چھری پر لکھا ہوا ہی ایسا مکر اسنے اپنے خواجہ سے کیا ہی اور ایسا
اسکو پہونچایا ہی لوگون نے ایسے ہی کیا زمین کو کھودا تو اسمین سے وہ چھری اور سر نکلا بس مخلوق
شور و ولولہ پڑ گیا ہر ایک نے زنار کاٹے اور مسلمان ہوے پھر حضرت داؤد نے درخت سے مخا
ہو کے کہا کہ تو اس حالت سے جو کچھ واقف ہو بیان کر اسیوقت شاخ و برگ اس درخت کی
سے آواز مین آے اور آواز سخت سے کہا کہ ای رسول حق جو کچھ تمنے کہا سب سچ ہی تمھاری با
صانع عالم گواہ ہی اس کتے نے جو اپنے خواجہ کو یہان مارا تو فولاد کے دشنے اسکے ہاتھ مین

یہ حال دیکھکے سب داؤد سے عذرخواہ ہوے اسواسطے کہ اُنسنے بدگمان ہوے تھے اور بگڑے تھے الخلاف شرح مین صرف ملک وارث بلا شین ضمیر کے لکھا ہی

قصاص کرنا حضرت داؤد کا خونی کو

قوله بعد ازان گفتش بیا ای دادخواه + دادخود بستان توزین روی سیاه + هم بدان تیغش بفرمود ا و قصاص + کی کند مکرش ز حلم حق خلاص + حلم حق گرچه مواساها کند + چونکه از حد بگذرد رسوا کند + خون نخسپد در فتد در هر دلی + میل جست وجو و کشف مشکلی + اقتضای داوری رب دین + سر بر آرد از ضمیر آن واین + کان فلان خواجه چه شد حالش چه گشت + همچنانکه جوشد از گلزار گشت + جوشش خون باشد آن واجستها + ارش دهاد بحث ماجرا + چونکه پیدا گشت سر کار او + معجز داؤد شد فاش دو تو + خلق جمله سر برهنه آمدند + سر بسجده بر زمینها میزدند + ما همه کوران اصلی بوده ایم + وانچه پیغمبر موده کشنوده ایم + وز تو ما صدگون عجائب دیده ایم + لیک معذوریم چون بی دیده ایم + سنگ با تو در سخن آمد شهیر + کز برای غزو طالوتم بگیر + تو بسه سنگ وفلاخن آمدی + صد هزاران خصم را برهم زدی + سنگهاییت صد هزاران پاره شد + هر یکی مرخصم را خونخواره شد + آهن اندر دست تو چون موم شد + چون زره سازی ترا معلوم شد + کوهها با تو رسائل شد شکور + با تو میخوانند چون مقری زبور + صد هزاران چشم دل بگشاده شد + از دم تو غیب را آماده شد + وان قوی تر زهمه کان دائم ست + زندگی بخش که سرمد قائم ست + جان جمله معجزات انیست خود + کو ببخشد مرده را جان ابد + کشته شد ظالم جهانی زنده شد + هر یکی از ما خدا را بنده شد + المعنی طالوت نام ایک سردار بنی اسرائیل کا تھا جالوت نام کافر سے لڑا تھا داؤد نے کہ یہ طالوت کے سپاہیون سے تھے جالوت کو مارا پھر طالوت اپنے وعدون سے پھر گیا اور حضرت داؤد کا دشمن ہوگیا اسکے مرنے کے بعد داؤد حاکم ہوگئے فلاخن ایک ہندی گوپھن پھر حضرت داؤد نے اسی دعاگو کو کہا کہ ای دادخواہ آ اور اس روسیاہ سے اپنی داد لے تیرے جد کو اسنے مارا ہی پس اُسی چھری سے اُسکا قصاص وانتقام فرمایا ظاہر ہی کہ حلم حق کا تو بہت مدّا ہی پس سے اب تک بچا رہا مگر اسکا مکر جو برابر چلا جاتا تھا وہ کب خلاص ہونے دیتا اسلیے کہ حلم حق کا رعایت وہ دہر کیکی کرتا ہی جلدی انتقام مین نہین کرتا لیکن جب وہ حد سے گذر جاتا ہی تو رسوا کرتا ہی خون ایسی چیز ہی کہ یہ ہرگز نہ سوتا اور چین نہین لیتا خود بخود اسکی جستجو اور جو اسمین مشکل ہو اُسکے کشف کی رغبت از زہر دل مین ضرور پیدا ہو جاتی ہی اور وہ جو مقتضاے داوری رب دین یعنے روز قیامت کا ہی اس دن وہ ہر شخص کی داد دیگا ہر قریب وبعید کے دل سے بے اختیار ظاہر ہوتا ہی اور درپی داد ہو جاتے ہین اور ہر کوئی ایک دوسرے سے پوچھتا ہی کہ فلان خواجہ کیا ہوا اور اُسکا کیا

حال ہی جیسے گلزار شگفتہ ہونے سے اسکی گشت و سیر کا جوش پیدا ہوتا ہی اور جو خارش دونون مین ا
بحث و گو ریز ماجرا کی پیدا ہوتی ہی خوب جان لو کہ یہی جوشش خون کی ہی جیسے اسوقت مین بھید ا
کام کا کھلنے والا ہی تھا معجزۂ داؤد نے اسکو فاش اور دوہرا کردیا ساری مخلوق ننگے سر دوڑلی آئی ا
سب سر زمین پر رکھ رکھ کے سجدے کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو سب کور اصلی ہین ہمکو کچھ نہین
سوجھتا ہان جو کچھ تم فرماتے رہے ہو اسکو ہمنے سنا ہی اور تمسے ہمنے سیکڑون رنگ کے عجائب
دیکھے ہین لیکن ہم معذور ہین کہ بے دیدہ ہین تیھرنے تمسے باتین کین کہ مشہور ہی تیھرنے خود کہا کہ
طالوت کی لڑائی کیواسطے لو تم تین تیھر اور فلاخن لیکے آئے اور انھین تین تیھرون سے لاکھون دشمنو
لوٹ پوٹ کردیا چنانچہ وہ ہر ایک تیھر تمھارا سیکڑون ٹکڑے ہوکے دشمن کا خونخوار بنا لوہا تمھارا
ہاتھ مین موم ہوا جسوقت کہ زرہ سازی تمکو معلوم ہوئی اور تمنے کی پہاڑ تمھارے رسائل و شکور ہو
رسائل یعنے ہمزبان اور ایسے شکر گزار جیسے اندھا مادرزاد نور پانے سے شکر گزار ہو لاکھون چشم دل
مچی ہوئی تمنے کھول دین اور تمھارے دم کی برکت سے عالم غیب و معرفت کے جاننے کو لائق وا
ہوئین اور یہ قوت انکی ہر مخلوق سے قوی تر اسلیے کہ وہ دایم ہی اور زندگی بخشی اور ون کی کسوا
کہ سرمدی ہی اور سرمد قدیم ہیں اور معجزے تو ہین ہی یہ معجزہ سب معجزون کی جان ہی کہ مردون کو حیات
بخشے مردہ مراد مردم دنیادار سے وہ ظالم تھا مارا گیا لیکن یہ کیسا اچھا ہوا کہ ہر ایک بھیسے خدا کا
کفر و ضلالت سے چھوٹا ایمان سے بہرہ در ہوا انحلاف شرح مین غزہ کو غمزہ لکھا ہ

تشبیہ نفس کی خونی سے جو مدعی گاے کا تھا اور وہ کشندۂ عقل اور داؤد حق یا
نائب حق ہی اور اسکی یاری و قوت سے ظالم کو مار سکنا اور تونگر ہونا روزی بیکسب اور رنج

قولہ نفس خود را کش جہانی زندہ کن + خواجہ را کشتست او را بندہ کن + مدعی گاو نفس تست ای
خویشتن را خواجہ کردست و مہین + آن کشندہ گاہ عقل تست رو + بر کشندہ گاو تن منکر مشو + عقل اسیر
وہمی خواہد ز حق + روزی بی رنج و نعمت بر طبق + روزی بی رنج او موقوف چیست + آنکہ بکشد گاو را کا
بدیست + نفس گوید چون بکشتی گاو من + زانکہ گاو نفس باشد نقش تن + خواجہ زادہ عقل ماندہ بینوا
خونی خواجہ گشت و پیشوا + روزی بی رنج میدانی کہ چیست + قوت ارواحست ارزاق نبیست
موقوفست بر قربان گاو + گنج اندر گاو دان ای گنج کاو + دوش چیزی خوردہ ام ورنہ تمام + ا
در دست نہم تو ز بام + دوش چیزی خوردہ ام افسانہ است + ہرچہ می آید ز پنہان خانہ است + چشم ا
از چہ دوختم + کہ ز خوش چشمان کرشم آموختم + ہست بر اسباب اسبابی دگر + در سبب منگر دران ا

یا در قطع اسباب آمدند + معجزات خویش بر کیوان زدند + بی سبب مر بحر را بشگافتند + بی زراعت چاش
ندم یافتند + ریگها هم آرد شد از سعی شان + پشم بز ابریشم آمد کش کشان + جمله قرآنست در قطع سبب +
ز درویش و هلاک بولهب + المعنی چاش خرمنگاہ سے صاف کیا ہوا فرماتے ہین جیسے حضرت
اُود نے ایک نفس مردہ کو مار کے ایک جہان کو زندہ کیا یعنے کفر سے خلاص دین سے مشرف ہوئے
دبھی اپنے نفس کو مارتا تجھسے بھی رشد و ارشاد ہو کر ایک جہان زندہ ہوا اور اسنے تیرے خواجہ کو
جو روح ہی مارا تو اسکو بندہ کر یہ نفس تیرا ایسا ہی جیسے وہ خونی دعویدار گاے کا تھا خبردار ہو اسنے خواجہ کو
ار کے آپ کو خواجہ اور بزرگ بنایا ہی اور وہ جسنے گاے ماری ہی وہ تیری عقل ہی جو کشندہ گاے تن
ی ہی اسکا انکار مت کر عقل ایک اسیر ہی اور خدا سے روزی بی رنج و نعمت بر طبق مانگتی ہی آب روزی
بیرنج اسکی کس بات پر موقوف ہی اس بات پر کہ گاو تن کو جو اصل بدی کی یہی ہی مارے تا نفس کہے
تو نے میری گاے کو کیون مارا اس سبب سے کہ گاو نفس بھی نقش تن کا ہی افسوس کی بات ہی خواجہ عقل کا
تو مفلسی و فاقہ کشی مین ہے اور نفس خونی خواجہ او پیشوا ہو جاے یہ بھی جانتا ہی کہ روزی بیرنج کیا ہی
ایسی چیز ہی کہ قوت ارواح کی ہی اور ایک رزق روشن و بزرگ ہی لیکن یہ رزق یعنی موقوف اسی پر ہی کہ
گاے تن کو قربان کرے اور جان لے کہ اسکے اندر گنج ہی بلکہ گنج کیا گنج کا ڈھیر ہی اور گنج گاو منجملہ گنجون
جمشید سے تھا کہ بہرام گور کے وقت مین ایک کھیت مین تہخانہ کے اندر عمارت وسیع نکلی جسمین کفشین [illegible]
گائین اور ہر قسم کے جزندہ پرندہ مرصع باقسام ابرغرض بیحد و بیحساب خزانہ تھا اُسکو اس گاے مین سمجھ کے فرمای
ملا رے دوش سے مراد روز ازل ہی فرماتے ہین کہ مین نے روز ازل مین کچھ نعمت عشق کی کھائی ہی اور
لذت اس نعمت سے پائی ہی اس سبب سے کچھ کہہ نہین سکتا مجھکو استتار راز ناگفتنی کا منظور ہی ورنہ
تیرے فہم کے ہاتھ مین پوری لگام دیدیتا پھر اسی کے ٹالنے کو فرمایا کہ یہ جو مین نے کہا کہ دوش چیزے
خوردہ ام الخ اس سبب سے نہین کہہ سکتا اور اس بات کو سبب پر موقوف کر کے عذر بیان کا کیا فرماتے ہین
یہ تو ایک افسانہ ہی جو کچھ ظہور مین آتا ہی سب نہان خانہ یعنے غیب ہی سے ظہور کرتا ہی مین نے جو
آنکھ اسباب پر لگائی وجہ یہ ہی کہ خوش چشمون سے کرشمے سیکھ لیے ہین دیکھو وہ کیسے چلے جاتے
کامون مین کرتے ہین تو بظاہر جنکو اسباب سمجھتا ہی فقط یہی نہین ہین اسکے اور اسباب ہین تو انکو دیکھ
اس ظاہر پر نظر مت کر انبیا بھی جو مبعوث ہوے اور یہان آئے انھین اسباب کی قطع برید کو آئے
تا توحید ہو جاے اور معجزے کیوان یعنے فلک ہفتم تک پہونچائے بے سبب کے دریا کو پھاڑ دیے
اس سبب سے جو ظاہری ہی الگ ہو اور بے زراعت صاف صاف گندم پائے انھین کی سعی سے

ریگ کے تودے اٹھا ہو گئے اور بز کی پشم ریشم بنکے خوب کھنچی ہوئی آور سوائے ابنیا کے سارا قرآن
قطع سبب مین ہی جسمین عذر درویش کی اور ہلاک بو لہب کی ہی بو لہب سے مراد کفار جنکی پشم سبب پر ہے

مثل

قوله مرغ بابیلی دو سه سنگ افگند + لشکر زفت حبش را بشکند + پیل را سوراخ سوراخ افگند + سنگ مرغ
کو ببالا بر زند + دم گاو کشته بر مقتول زن + تا شود زنده ہماندم در کفن + حلق ببریده جهد از جای خویش
خون خود جوید ز خون پالای خویش + ہمچنین ز آغاز قرآن تا تمام + رفض اسباب ست و علت والسلام
کشف این نز عقل کار افزا شود + بندگی کن تا ترا پیدا شود + بند معقولات آمد فلسفی + شهسوار عقل عقل
آمد صفی + عقل عقلت مغز و عقل تست پوست + معدهٔ حیوان ہمیشه پوست جوست + مغز جوا ز پوست دارد
صد ملال + مغز نغز آمد حلال آمد حلال + چونکه قشر عقل صد برہان دہد + عقل کل کی گام بی ایقان دہد
عقل دفترہا کند یکسر سیاه + عقل عقل آفاق دارد پر زماه + از سیاہی و ز سپیدی فارغست + نور ماہش بر دل
جان بازغست + المعنی بتایید صدر فرماتے ہین اسکو تو غور کر ا بابیل جیسے مرغ خرد و کو چک دو دو تین پتھر بابیل
اور ایسے بڑے لشکر حبشه کو شکست دے کہتے ہین جب لشکر ابابیل کا لشکر حبشه پر آیا جسمین ہاتھی بہت تھے
تو دو دو کنکریان انکے پنجون مین تھین اور ایک ایک منقار مین اُنکے ڈالنے سے یہ حال ہوا کہ ہاتھیون
کے جسم سوراخ سوراخ ہو کے چلنی ہو گئے پھر آدمی کی کیا حقیقت اب بھلا بتاؤ تو ایسے پتھر کسی مرغ کے
کہان ہوتے ہین جو ایسی بلندی و زیادتی پائین سوائے قدرت حق کے ایسے ہی حضرت موسیٰ کے وقت
مین عامیل نامے ایک بنی اسرائیل مارا گیا تھا اسکا قاتل معلوم نہین ہوتا تھا حکم ہوا کہ سامری کی گائے ذبح
کرکے اسکی دم مقتول کی لاش پر مارو وہ قاتل کو بتا دیگا اور اسیوقت کفن مین زندہ ہو جائیگا چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ وہ حلق بریدہ اُٹھ کھڑا ہوا اور خون اپنا اسنے اپنے خون پالا سے طلب کیا اور مدعی بنا
بس ایسے ہی تمام قرآن مین اول سے آخر تک بالکل رفض اسباب و علت سے مذکور ہی کہ ان دونون
سے دور بھاگتا رہے اسکے کامون مین انکو دخل نہ دے یہی سلامت کی بات ہی خوب جان لے ان
باتون کا کشف و علم عقل کار افزا کا جو اور خبط مین ڈالنے والی ہی کام نہین ہی اگر تو اسکا کشف چاہتا ہی
تو بندگی کر تب تجھپر سب کھل جائیگا اسلیے کہ معقولات یعنے عقلی باتین یہ فلسفی کیواسطے پھندے اور قید
ہین وہ انمین اسیر ہین تا ادہر ادہر نہ جائین اور جو صفی و برگزیدہ ہین وہ اس عقل کی عقل ہین اور مغز
خلاصہ اسکے شہسوار ہین تیری عقل کی جو عقل ہی وہ مغز ہی اور تیری جو عقل ہی پوست ہی بس حواس عقل تو
کا طالب ہی وہ حیوان ہی کیونکہ اکثر حیوان ہی طالب پوست بھوسی بھوسہ چھلکے بکل ہی کا ہوتا ہی اسکا معدہ

خواہان ہی اور جو مغز جو ہین اس پوست سے سیکڑون بیزاریان اور ناراضیان رکھتے ہین اُنکے لیے
یز یعنے مغز حلال ہی تکرار بنا بر مبالغہ تاکید یہ عقل جو قشر یعنے بھوسی یا چھلکا اُس عقل کی ہی سیکڑون حجتین یہان
د ڈالتی ہی جو مادے شک شکوک کے ہین اور وہ جو عقل ہی اسکا کوئی قدم بلے ایقان و یقین کے نہین
رکھتی ہی ایقان پر رکھتی ہی وہ ہی عقل دفتر کے دفتر بالکل سیاہ کرتی ہی اور جو عقل کی عقل ہی جہان کو
، بہرہ رکھتی ہی جو مراد شدت نور سے ہی یہ عقل سیاہی و سفیدی سے نجنت ہی اسکا غذ و روشنائی سے
اسکے ماہ کا دل و جان پر تابان و فروزان قولہ این سیاہ و آن سپید از قدر یافت + زان شب
ت کا ختر وار تافت + قیمت ہمیان وکیسہ از زرست + بی زری ہمیان و کیسہ ابتر ست + ہمچنانکہ قدر تن
ن بود + قدر جان از پرتو جانان بود + گر بُدی جان زندہ بی پرتو کنون + ہیچ گفتی کافران را
ن + ہین بگو کہ ناطقہ جو میکند + تا بقرنی بعد ما آبی رسد + گرچہ ہر قرنی سخن آری بود + لیک گفت
ن یاری بود + نی کہ ہم توریت وانجیل و زبور + شد گواہ صدق قرآن ای شکور + روزی بے رنج
ن حبیب + کز بہشتت آورد جبریل سیب + بلکہ رزقی از خداوند بہشت + بی صداع باغبان بی رنج و کشت
فع نان وران نان داد اوست + بدیدت آن نفع بی توسیط پوست + ذوق پنہان نفس نان
سفرہ است + نان بی سفرہ ولی را بہرہ است + رزق جانی کی بری با سعی جست + جز بعدل شیخ
دست + نفس چون با شیخ بیند کام تو + از بن دندان شود او رام تو + صاحب این گاو رام آنگاہ شد
داؤد او آگاہ شد + عقل گاہی غالب است در شکار + بر سگ نفست کہ باشد شیخ یار + نفس اژدرہاست
ور دفن + روی شیخ او را زمرد دیدہ کن + گر تو خواہی ایمنی از اژدہا + دستش از دامان مکن یکدم رہا
شود در پیش شیخ باصفا + تا ز خاک تو بر وید کیمیا + گر تو صاحب گاو را خواہی زبون + چون خران
کن آن سوی حرون + چون بنزدیک ولی اللہ شود + آن زبان صد گزش کوتہ شود + صد زبان
بانش صد لغت + رزق و دستانش نیاید در صفت + مدعی گاو نفس آمد فصیح + صد ہزاران حجت آرد
المعنی اور یہ رنگ سیاہ وسپید کی صفتین جو دونون مین ہین دونون نے تقدیر سے پائی ہین
کو سیاہ ملا دوسرے کو سفید اور وہ دونون عقلین مذکور ہین مغز و قشر اور اسی شب قدر کے
ہی کہ ستارہ کی طرح دونون مین چمکا بس جو عقل اس رنگ سے خالی ہی ایسی ہی جیسے ہمیان و کیسہ
کہ دونون کی قدر زر ہی سے ہی چاہے کیسہ ہو چاہے ہمیان ایسے ہی قدر تن کی جان سے ہی
جان کی قدر پرتو جانان سے بس اگر تو جان ہی اور زندہ ہی اور ابھی تک پرتو جانان کا تیری جانمین
اس صورت مین جو تو نے کافرون کو میتون کہا تو بڑی ہیچ بات کہی تو تو خود مردہ ہی اور اُن کافرون سے

جسکو خدا تعالی نے فرمایا ہی وما انت بمسمع من فی القبور کیا کم اور نہین ہی تو ای محمد سنانے والا اُسکو جو
جیتے جی مردہ در گور ہی آب جو کافرون کو میتون کہنے سے منع فرمایا اُنھی کی نسبت فرماتے ہین کہ نہین
خبردار ہو کے جا تیری قوت ناطقہ ایک نہر کھو د رہی ہی اسمین ہمسے ایک قرن بعد پانی آئیگا یعنے اس کلام کو
ہمارے ہماری زندگی مین تو رونق ہوگی نہین جیسے اکثر شعرا نے یہ مضمون ادا کیا ہی البتہ بعد ہمسے جب
ایک قرن گذر جائیگا اور قرن چاہے سو برس چاہے اسی برس چاہے چالیس برس اور چاہے تیس برس
اور اُس عرصہ مین اگرچہ اور سخن آرائیان بھی ہونگی یعنے لوگ اپنا اپنا سخن ظہور مین لائینگے لیکن کیا ہوگا
کلام سابقون ہی اُسکے یار ہو جائینگے اور اُس سے ملجائینگے کیا نہین جانتا تو ای شخص کہ توریت و انجیل و
زبور قرآن سے پہلے ہین آخر وہ سب گواہ صدق قرآن ہی کی ہوئین جا بجا مصدق لما معہم آیا ہی آب
کہتے ہین وہ روزی ڈھونڈھ جو بیرنج و بحساب ہو یعنے ایسی کہ نہ کوئی رنج اُسکے ساتھ لگا ہو نہ حساب ہو
ایسی کہ گویا جبریل نے تجھکو بہشت سے سیب لا دیا بلکہ بہشت کیا خداوند بہشت سے وہ رزق مانگ جو
بے صداع باغبان اور کھیتی کے ہی کسواسطے کہ روٹی مین جو نفع ہی وہ اُسکا عطا کیا ہوا ہی اور اُسی کی
داد ہی اُسیکا طالب ہو کہ نان سے جو نفع قوت جان کا ہی وہ حاصل ہو جائے اور بے توسط پوست کے
وہ تجھکو دے کہ خود نان بھی ایک پوست ہی اسکا واسطہ بھی نہ رہے ذوق نان کا جو پنہان ہی یہ تو نفس
ہی کہ وہ بھی پنہان ہی اور روٹی ایسی جیسے سفرہ کہ دونون ظاہر ہین لیکن وہ نان جو بے سفرہ ہی وہ حطہ دیا
کا ہی تو کیسی سعی جست اور کوشش تمام کریگا رزق جانی اپنی سعی سے نہین پائیگا البتہ شیخ کے عدل سے
جو داؤد تیرے وقت کا ہی جیسے داؤد نے عدل کرکے اس دعا گو کو روزی پر پہونچایا اور اُسکے ساتھ یہ بھی ہی
کہ جب نفس تجھکو شیخ کے ساتھ دیکھیگا اور تیرے کام اسکے موافق تو یہ بھی بن دندان یعنے نہایت دانت
کی کچلا کے تیرا مطیع و تابع ہو جائیگا دیکھ لے صاحب گاے کا جو مدعی تھا اُسنے بھی تو اسوقت تک چین نہین
لیا جب تک دم داؤد سے آگاہ نہوا عقل بھی تیری جبھی سگ نفس پر غالب ہوگی اور اُسکا شکار کریگی جب
شیخ تیرا یار و مددگار ہوگا نفس تیرا ایک اژدہا ہی پر مکر و فن اور شیخ اُسکے حق مین زمرد آنکھ پھوڑنے والا کہتے
ہین شام کے ملک مین ایک سانپ ہوتا ہی جسکے دیکھنے سے آدمی مرجاتا ہی مگر زمرد سے اندھا ہو جاتا ہی
اسیواسطے اُس ملک کے لوگ زمرد اپنے پاس رکھتے ہین آب اگر اس اژدہا سے بچنتی اور فارغ البالی
چاہتا ہی تو دم بھر دامن شیخ کا مت چھوڑ اور اُس شیخ باصفا کے سامنے خاک ہو جا تا تیری خاک سے اکسیر
پیدا ہوئے اگر تو چاہتا ہی کہ مین صاحب گاو کو جو نفس ہی اور گاو ترمیع باؤن اور زیر کردن تو گدھون کیطرح
اسکو ای حرون خوب سختی و مشقت مین رکھ کہ جسوقت کسی ولی اللہ کے پاس جائے تو وہ زبان اسکی جو

نمین بادرہ زبانیں سیکڑون زبانیں نہین کہون ایک زبان فرماتے ہین آپ ہوجاے کوتاہ ہو رہی ہو زی
کیسی کیسی ہو نفس کا تن و گاو مدعی کرسکے صفت کیا کوئی کی حیلون و مکر اسکے پھر بولیان یعنے لغت ون
نادر و صحیح ناسب حجتین وہ حالانکہ ہو کرتا ادا انکو سے فصاحت کیسی اور ہو لاتا مین معاملہ کے گاو اس ن
دشنہ زند تا رہ + را شاہ الا بدانفریب شہر را قولہ ہو بناتا باتین کیا کیا لیے کے پروری تن کہ ہو یہ غرض
امیر اوا خویشتن + مکن باور و سالوس مصحف + آستین اندر شمشیر و خنجر + یمین در مصحف تشنیع را نفس + را
نفس + ست طالب نیکو و نورانی عقل + جو در تراز انداز دفو و دبر ادر حوفت سوی + ملن
شیران باش + مہیب شیر بود سگ خود در بر + غریب تو عقل خانہ در او زانکہ + ست غالب چون بر ن
قہر نقلب جی بو جز دگر او + شہر عام ندانند تن و نفس مکر + گردند انجا کو سگان دین + روند بیشہ ی
در حق ہرکرا + نماند تن جنس گشت دل کو + بود تخت کہ داود جز گر + شود او یار دست نیں
+ کند داودی دعوی ہر خسے + یقین علت و شنو علت یار + کمین انداز علتی حیلہ خلق + نشاند خود
قلب از نقدرا + سیر سوی آن میکند ابلہ مرغ + طیر آواز شنو صیادی از + زند دردی کف تمیز ی
کند دعوی یقین گر + یکیست و پیش بستہ و رشتہ + معنویست گرچہ زا دیگر از ہین + غویست سد
چون زیر دیگر از ہین + ست احمق نبود تمیز این چونش + ست مطلق گردی کس انچنین + نیکیست
کہ ایسا ہو فریبی مار راہ گو نفس یہ کہ فرمایا صدر تبا یدر المعنی + دلیر دانا ای شتاب او سوی + شیر ز
اسلیے سکتا دے نہین فریب اسکو ہو کا شہر شاہ جو مگر لائے مین دھوکے دے فریب کو شہر
مجید مصحف مین ہاتھ اور ہو تسبیح تو بظاہر کہ ہو مکار وہ نفس یہ ہو سکتا مار کیسے راہ اسکی ہو آگاہ
ہمسر اسکا نہ اور کر یقین اسپر ہرگز ہو کا مکر بالکل قرآن اسکا پنہان شمشیر و خنجر مین آستین ن
ہو کا بیت نا طلاق پر نفس اور منکوحہ زن اور والا برابر معنی کے ہمسر دے نبنے ہمسر اپنا اسکو نہ بنا
فریب کے نیکی ادنی یعنے ڈالدے مین قعر جو اور لائے پاس کے حوض تجھکو دیکر دھوکا وضو کا کہ ہو
ہو کی خدا طالب شی نورانی ایک تو عقل بتاؤ تو یہ ہین پوچھتے ڈبوئے تجھکو مین گناہ بڑے بہت
بیٹھا ہو گھر تو نفس کہ ہو یہ وجہ اسکی ٹھہرتی نہین سامنے کے نور تو ظلمت ہو غالب اسپر کیسے پھر یہ ظلمانی نفس
شیر کتا پر گھر اپنے کہ اسلیے ہو دلیر کیسے یہ پھر آیا مسافر جیسے ہو رہی ہو ایسی عقل اور ہو بیٹھا بنا ب
بھونک کو نہین کتے یہ پھر ہو سے طرح اس مرد وہ کہ ہون متوجہ طرف کی بیشون اپنے شیر کہ رہ ٹھہر ذرا ہو
سے تعالی خدا جو قلب دئی سواے یہ کہ اسواسطے جانتے نہین کے شہر لوگ عام کے تن و نفس مگر لینگے
سواے ہو جاتا ہو ناکارہ اسکا ہو تے جنس اسکی جو بس ہوتا نہین زبون و مقہور سے کسی ہو نازل پر

داؤد کے کہ وہ تیرا شیخ ہی کسواسطے کہ وہ بدل گیا اور جنس تن سے نرہا جسکو خدا تعالی نے اپنے مقام پر بٹھایا اور یہ ساری مخلوق ایک بڑی علت ہی کہ گھات مین اپنا کام کررہی ہی اور سب ایک دوسرے کی طرف رجوع ہین اور کیون نہون اسواسطے کہ علت کیطرف علت ہی جاتی ہی اور اسکی یار ہوتی ہی ہر خس ناچیز دعوی کرتا ہی کہ مین داؤد ہون جیسے اُسنے معجزہ ظہور مین آیا پس جو بے تمیز ہی اُسکو پکڑتا ہی اور بیعت کرتا ہی جیسے مرغ احمق صیاد سے آواز مرغ کی سنتا ہی اور اُدھر کو دوڑتا ہی جسکو یہ شناخت و تمیز نہو کہ نقد کون ہی قلب کون وہ گمراہ ہی خبردار تو اس سے بھاگ اگرچہ معنوی ہی کیون نہو اُسکے سامنے اسیر و آزاد سب ایک ہین اور ہرچند دعوی یقین کا کرے ہرگز مت جان وہ بیشک شک مین ہی پس ایسا شخص چاہے ذکی بطلق کیون نہو جب اسکو یہ تمیز نہین ہی تو احمق ہی خبردار ایسے شخص سے تو ایسا بھاگ جیسے شیر سے ہرن بھاگتا ہی تو ای دانا بید ھڑک دلیر ہوکے اُدھر ست جا المخالف شرح بحر العلوم مین کو سبدل کو گو بکاف عجمی اور جنس کو جبس لکھا ہی

بھاگنا عیسی علیہ السلام کا پہاڑ پر اور ایک شخص کا پیچھے اُنکے جانا اور سوال کرنا

قولہ عیسی مریم بکوہی میگریخت + شیر گوئی خون او میخواست ریخت + آن یکی دریی دوید و گفت خیر + در پیت کس نیست چہ گریزی چو طیر + با شتاب او آنچنان میتافت جفت + کز شتاب خود جواب او نگفت + یکدو میدان دری عیسے براند + پس بجد و جہد عیسی را بخواند + کز پی مرضات حق یک لحظہ بایست + کہ مرا اندر گریزت مشکلیست + از کہ این سوی گریزی ای کریم + نہ پیت شیر و نہ خصم و خوف بیم + گفت از احمق گریزانم برو + میرہانم خویش را بندم مشو + گفت آخر آن مسیحا نہ توئی + کہ شود کور و کر از تو مستوی + گفت آری گفت آن شہ نیستی + کہ فسون غیب را ما دیستی + چون بخوانی آن فسون بر مردہ + برجہد چون شیر صید آوردہ + گفت آری آن منم گفتا کہ تو + نی زگل مرغان کنی ای خوبرو + بردمی بردی سبک تا جان شود + در ہوا اندر زمان پران شود + المعنی حضرت عیسی بن مریم کو دیکھا کہ ایک پہاڑ کی طرف بھاگتے جاتے تھے ایسے جیسے کہ کسیکے پیچھے مار ڈالنے کو شیر پڑا ہو ایک شخص انکے پیچھے دوڑا اور کہا خیر ہی تمھارے پیچھے تو کوئی نہین ہی پھر پرند کیطرح کیون بھاگے جاتے ہو مگر یہ ایسی شتابی سے جفت شدہ ہوئے جاتے تھے کہ شتابی کے مارے اُسکو جواب بھی نہ دیا وہ شخص دو ایک میدان تو انکے پیچھے دوڑا پھر بڑی کوشش سے اُسنے انکو بلایا کہ واسطے مرضیات خدا کے ایک لحظہ ٹھہرو کہ مجھکو تمھارے بھاگنے مین ایک بہت بڑی مشکل ہی تم ای کریم کس سبب سے اس طرف کو بھاگتے ہو نہ تمھارے پیچھے شیر ہوتا ہی نہ دشمن نہ خوف ڈر کی کوئی بات کہا احمق سے بھاگتا ہون لے بس جا اسواسطے کہ مین لوگون سے آپ کو چھڑاتا ہون تو میرا

بندمت نے کہا آخر وہ مسیحا کیا تم نہین ہو جنسے اندھے بہرے اچھے ہوتے ہین کہا ہان
ن پھر اسنے کہا کیا وہ شاہ تم نہین ہو جو افسون غیب کے ہادی ہو وطن ہو کہ جسوقت مردہ پر افسون
د خوشی کے مارے شیر شکار اور وہ کیطرح کلہاڑین مارنے لگتا ہو کہا ہان مین وہی ہون کہا کیا تم وہ
تمنے مٹی سے مرغ خوبصورت بنائے اور اسپر دم پھونکنے سے فوراً نہ جان پڑ گئی اور وہ
گفت آری گفت پس ای روح پاک + ہرچہ خواہی می کنی از کیست باک + با چنین برہان
ر جہان + کہ نباشد مر ترا از بندگان + گفت عیسیٰ کہ بذات پاک حق + مبدع تن خالق جان در سبق
ات وصفات پاک او + کہ بود گردون گریبان چاک او + کان فسون واسم اعظم را کہ من + بر کرو
دم شد حسن + بر کہ سنگین بخواندم شد شگاف + خرقہ را بدرید بر خود تا بناف + بر تن مردہ بخواندم
+ بر سر لاشی بخواندم گشت شی + خواندم آنرا بر دل احمق بود + صد ہزاران بار و درمانی نشد
را گشت وزان خو برنگشت + ریگ شد کزوی نروید ہیچ کشت + گفت حکمت چیست کانجا اسم حق
نجا بنود را سبق + آن ہمان رنجست واین رنجی چرا + او نشد او را واین را شد دوا + المعنی
حضرت عیسیٰ سے کہا کہ ای روح پاک تم تو جو چاہتے ہو سو کرتے ہو پھر تمکو کسکا ڈر ہو ایسی برہان
لو حاصل ہو اسکے ساتھ کون ایسا ہو جو تمھارے بندون سے ہو حضرت عیسیٰ نے کہا کہ قسم
اک حق کی جو بنانے والا تن اور پیدا کرنے والا جان کا ہو سابق یعنے روز ازل مین اور قسم ہو
ت وصفات پاک کی حرمت کی جسکے شوق مین گردون گریبان چاک ہو امدہ ہر روزہ صبح کا ہو ہی
بیانی ہو وہ افسون اور اسم اعظم جو مین نے کور و کر پر پڑھا اچھے خاصے ہو گئے اور کوہ سنگین پر
سنے شگاف ہو کے اپنے خرقہ کو ناف تک پھاڑ ڈالا مردہ کے تن پر پڑھا زندہ ہو گیا اور لاشی
پر پڑھا شی ہو گیا اور اسیکو مین نے احمق کے دل پر دوستی کے ساتھ لاکھون بار پڑھا اور کچھ علاج
بالفعل نشد یہ دوستی سنگ خارا تو اس سے بدل گیا اور احمق کی خو نہ بدلی گویا ریگ ہو گئی
سے کچھ جمتا ہی نہین اس شخص نے پوچھا کہ اسمین حکمت کیا ہو کہ وہان تو اسم حق بیفائدہ گیا اور
سنے سبق نہ پڑھایا یہ رنج احمقی اور کوری کری سب ایک ہی ہین جیسا یہ ویسا وہ پھر کیا سبب
وا ہوا اسکی نہوا اختلاف شرح مین بیت کو نیست اور بخواند م کو بخواند لکھا ہو قولہ گفت رنج
خدا ست + رنج کوری نیست قہر آن ابتلاست + ابتلا رنجیست کان رحم آورد + احمقی رنجیست
م آورد + انچہ داغ اوست مہر او کردہ است + چارۂ بروی نیارد بردست + ز احمقان بگریز چون
ر نجیت + صحبت احمق بسے خونہا بریخت + بر سر آمد زخم رنج احمقی + رحم ننمود چارہ جو لی آن شقے

اندک اندک آب را دزدد ہوا + وانچنین دزدد ہم احمق از شما + گرمیت را وزدد و سردی دہد + ہمچنین کو زیر سنگے نہد + آن گریختن نہ از بیم بود + ایمنست او آن پی تعلیم بود + زمہریر ار پر کند آفاق را + چہ غم آن خورشید با اشراق را + المعنی حضرت عیسیٰ ع نے کہا کہ رنج احمقی سے اور کوری سے بڑا فرق ہے رنج احمقی خدا کا قہر ہے اور کوری خدا کا قہر نہین ابتلا ہے یعنے اسکی آزمایش ہین ابتلا ایسا رنج ہے کہ رحم پیدا کرتا ہے اور احمقی ایسا رنج ہے کہ زخم لاتا ہے یعنے عذاب وعقاب جو شئی کہ عالم مین اسکی داغ زدہ اور مہر کردہ ہے کوئی چارہ اسپر ہاتھ نہین ڈال سکتا ہے کیسکا مقدور کیا جیساکہ فرمایا فطبع علی قلوبہم یعنی مہر کی گئی انکے دلون پر آپ فرماتے ہین جیسے حضرت عیسیٰ احمقون سے بھاگے تھے ایسے ہی تو بھی بھاگ انکی صحبت نے بہت خون بہائے ہین جس سے مراد خرابی مین ڈالنا ہے جو احمقی کے رنج مین مبتلا ہے سپر زخم کاری کھاتا ہے اور اس بدنصیب کی چارہ جوئی کا رحم متلاشی نہین ہوتا معمول ہے کہ ہوا تھوڑا تھوڑا کرکے پانی اڑا لیجاتی ہے ایسے ہی احمق تمسے تمھاری خوبیان چراتا ہے تھوڑی تھوڑی کرکے چنانچہ فرمایا کہ گرمی تیری چراتا ہے مراد حرارت عشق سے ہے چراتا ہے سردی تیرے حوالہ کرتا ہے اور ایسی سردی سنگ تیرے نیچے رکھتا ہے جو اور نہایت سردی سے ہے کسلیے کہ جاڑے مین پتھر بہت سرد ہوتا ہے آپ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ع کو جو احمقون سے حذر تھا تو کسی خوف کے سبب سے نہ تھا اسلیے کہ وہ تو ہر خوف وبیم سے بخت تھے مگر یہ بھاگنا اور ون کی تعلیم کو تھا انکی تو یہ کیفیت کہ اگر زمہریر سردی سے تمام جہان کو بھردے تو اس خورشید با اشراق کو کیا غم انکی گرمی و روشنی تو کچھ نہین۔ کمتا انخلاف شرح بحرالعلوم مین بردوست کو دواست جوئی کو جولی لکھا ہے

قصۂ اہل سبا اور حماقت انکی اور تمانشاید و نصیحت انبیا کا امین

قولہ یادم آمد قصۂ اہل سبا + کز دم احمق صباشان شد وبا + آن سبا ماند بشہر بس کلان + در فسانہ بشنوی از کودکان + کودکان افسانہا می آورند + درج در افسانہاشان سر و پند + ہزلہا گویند در افسانہا + گنج میجو در ہمہ ویرانہا + بود شہری بس عظیم و مہ دلی + قدر او قدر سکرہ بیش نی + بس عظیم و بس فراخ و بس دراز + سخت تو بتو ہمچون پیاز + مردم دہ شہر مجموع اندرو + لیک جملہ سہ تن ناشستہ رو + اندرو خلق و خلائق بیشمار + لیک آن جملہ سہ خام پختہ کار + جان ناکردہ بجانان تاختن + گر ہزار انست باشد نیم تن + آن یکی بس دوربین دیدہ کور + از سلیمان کور و دیدہ پای مور + آن دگر بس تیز ہوش و سخت کر + گنج و در وی نیست یکجو سنگ زر + وان دگر عور و برہنہ لاشہ باز + لیک دامنہای جامہ او دراز + المعنی سکرہ بفتحتین راء مشدد و کاف فارسی مٹی کا پیالہ فرماتے ہین کہ اوپر مین نے اہل سبا کا قصہ شروع کیا تھا وہ رہگیا اب ان احمقون کے ذکر سے پھر یاد آگیا لہذا اسکو بیان کرون کہ وہ بھی ایک احمق ہی کے دم سے خراب ہوا اور صبا وہان کی وہان کے لوگون پر

ی اور وہ سا مشابہ ایک بڑے شہر کلان کے تھا کہ لڑکے بھی اُسکا قصہ پڑھتے ہین ایسا مشہور
ے تو اُنسے اسکوشش سے کہ لڑکے اُسکے قصے لاتے ہین کہ اُنکے قصون مین نہایت ہی نصیحت
دتی ہی آپ فرماتے ہین کہ اُنکے افسانے ہزل ہین لیکن ہوشیار کو چاہیے کہ ہزل سے جد حاصل کرے
ہر چند جملہ ویرانون مین گنج نہین ہوتا مگر طالب گنج کو چاہیے کہ سبھی ویرانون مین ڈھونڈھے کہ آخر
کانا ہی تو ویرانہ چنانچہ فرمایا کہ سبا تھا تو ایک شہر عظیم و بزرگ لیکن قدر مین ایسا جیسے ایک چھوٹا
ن کا اس سے زیادہ نہین ویسی چوڑائی لنبائی و بزرگی نہایت ہی نہایت مگر آبادی مین نُرفت یعنے
لا کھس تو تبو تلے اوپر مثل پیاز کے جس سے پرت اور بوے ناخوش و بونت مقصود ہین آدمی جتنے
ہر مین ہون اُس ایک ایکیلے مین جمع تھے لیکن سب سہ تن بخبن نا پاک کہ جلے بھر پانی منھ پر نہین ڈالتے
دق اسمین بیشمار جمع تھی لیکن وہ سب تین قسم کے کہ سب خام او رنجتہ خوار یعنے گمراہ نجان گدا
باتون نے کبھی جانان کیطرف ایک دوڑ بھی نکی یعنے کبھی متوجہ بخدا نہوے بس اگر ایسے ہزارون ہون
تن کیا نیم تن بھی نہین بس ایک قسم تو وہ کہ دوربین تو بڑے مگر آنکھون کے اندھے اور اندھے کیلیے
ن کو تو دیکھین نہین اور مور کے پانون دیکھین اور دوسری قسم تیز گوش مگر سخت بہرے جسمین نام کو
ین اور زر کے بجاے تیھر یعنے اچھی باتون سے بے بہرہ اور بُرائیون سے بھرے ہوے آور تیسرا
گے برہنہ لاشہ تازا ہی مردار خوار لیکن دامن جامہ کے نہایت لبنے قولہ گفت کور اینک گروہی میرسند
ی بینم کہ چہ قوم اند و چند + گفت کر آری شنیدم بانگ شان + کہ چہ میگویند پیدا و نہان + آن برہنہ
ترسان زان ہنم + کہ ببرند از درازی دامنم + کور گفت اینک بنزدیک آمدند + خیز بگریزیم پیش از زخم و بند
وید کر آری مشغلہ + میشود نزدیکتر یاران ہلہ + آن برہنہ گفت آوہ دامنم + از طمع برند من [illegible] شہر
ہ بیرون آمدند + در ہزیمت در دہی اندر شدند + اندر آن دہ مرغ فربہ یافتند + لیک ذرہ گوشت بر
ن تر تند + کور دید و آن کر آوازش شنید + عور بگرفت و بدامن درکشید + مرغ مردہ خشک وز زخم کلاغ + استخوانہا
نہ چون بناغ + پس طلب کردند دیگی یافتند + بی سر و بی بن سبک بشتافتند + بر سر آتش نہادند آن سہ تن
فربہ را بدیک اندر زدن + آتشش کردند چندان ای پسر + کاستخوان شد پختہ لحمش بیخبر + زان [illegible] چون
ید شیر + ہر یکی از خوردنش چون پیل سیر + ہر سہ زان خوردند پس فربہ شدند + چون سہ پیل [illegible] بزرگ و مہ
ند + آنچنان کز فربہی ہر یک جوان + در نگنجیدی ز زفتی در جہان + با چنین گبری و ہفت اندام زفت +
کاف و بردن جستند و زرفت + راہ مرگ خلق ناپیدا رہیست + در نظر ناید کہ آن بیجا رہیست + نک پیاپے
و انہا منقطع + زین شگاف درکہ ہست آن مختفی + بر خلف جوی نیابی آن شگاف + سخت پیدا و [illegible] بن شگاف

ای ضیاء الحق معالم الدین عیان + باز باید گفت شرح این بیان + ای پسر ہر مختصر افسانہ نیست + آشنارا
روی در بیگانہ نیست + المعنی ہلہ کلمہ تنبیہ یعنی خبردار باش آوہ آہ نزند بکسر و بفتح پست وخوار بناغ بفتح جزو
خشک وتار عنکبوت ہفت اندام سر سینہ پشت ہر دو دست وہر دو پا بجب ظاہر وبجب باطن دماغ دل جگر
تلی پھیپھڑہ پتہ معدہ بعض نے چشم گوش زبان بطن فرج دست وپا کو کہا ہی زفاف بھیجنا عروس کا شوہر کے
گھر اور ہم بستر کرنا اب فرماتے ہین کہ منجملہ انھین تین ناشستہ رو کے کورنے کہا کہ مین کیا دیکھ رہا ہون
کوئی دم مین ایک گروہ جنگی قوم کو مین جانتا ہون اور یہ بھی کہ وہ ہین کتنے آرہے ہین بہرے نے کہا کہ
ہان بیشک آتے ہین مین نے انکی آواز سُنی اور جو ظاہر اُنھون نے کہا وہ بھی سُنا اور جو چھپا کے کہا وہ
بھی سُنا اُس ننگے نے کہا کہ ڈرتا مین بھی ہون اس بات سے کہ میرے دامن لینے دیکھ کے نہ کتر لین انھین
اندھے نے کہا لو وہ نزدیک آگئے اٹھو خبردار ہو زخمی ہونے پکڑے جانے سے پہلے بھاگ چلین
بہرے نے کہا ہان خبردار ہو جاؤ شور غل تو مجھے بہت نزدیک ہو گیا ہی ننگے نے کہا ہائے دامن میرا لالچ
سے کاٹ لینگے مین ضرور نجنت نہین ہون غرض اس اندیشہ سے شہر کو چھوڑ دیا اور شہر سے بھاگ
ایک گانون مین گھس پڑے اُس گانون مین اُنھون نے ایک مرغ فربہ پایا اور ایسا فربہ جسپر ذرہ بھر گوشت
نہین نہایت لاغر وضعیف اندھے نے اُسکو دیکھا بہرے نے آواز سُنی ننگے نے اپنے دامن مین دبالیا
اور وہ مرغ مردہ اور خشک کوّون کا نوچا کریدا ایسا جسکی ہڈیان زار مثل تار عنکبوت کے پھر انھون نے
تلاش کی اس مرغ کے پکانے کو تو ایک دیگ ایسی پائی جسکا نہ سر نہ بن جلدی اُسکی طرف دوڑے پھر
ان تینون نے اُس مرغ فربہ کو دیگ مین کر کے فن و ہنر سے آگ پر رکھدیا اور اُسکے نیچے ای پسر اتنی آگ
جلائی کہ ہڈیان تو اُسکی پختہ ہوگیئن لیکن گوشت کچھ خبر نہین ہوا پھر وہ تینون اس دیگ مین سے کھا
لگے جیسے شیر شکار کھاتا ہی بڑے بڑے لچھے اور ہر ایک اسکو کھا کھا کے ہاتھی کے مانند سیر ہوا یہ تینون بڑے
اُسکو کھا کے خوب موٹے ہوئے ایسے جیسے تین ہاتھی بزرگ وکلان اور یہانتک موٹے ہوے کہ ہر ایک
جوان موٹائی کے مارے جہان مین نہین سماتا تھا لیکن باوجود ایسی بزرگی وکلانی اور زفتی وموٹاپے
کے شگاف دروازہ سے نکل کے چلے گئے اب فرماتے ہین کہ راہ مرگ خلق کی بڑی ایک راہ ناپیدا ہی
کہ نظر نہین آتی اور بڑی بے ٹھکانے دیکھو اسی راہ مین سے برابر قافلے قدم بر قدم ایک دوسرے
کے رکھتے چلے آتے ہین اور اسی شگاف در سے کہ وہ مختفی ہی اور جو دروازہ پر تلاش کریگا اُس شگاف
تو ہرگز نہین پائیگا سخت ناپدید ہی اور اسی مین یہ سب زفاف یعنے شتاب زدگیان اب ضیاء الحق
کیطرف متوجہ ہو کے کہتے ہین کہ ای ضیاء الحق شرح اسکی پھر بھی خوب ظاہر بیان کرنا چاہیے ای پسر ہر مختصر کو

افسانہ مت جان اسلیے کہ آشنا بیگانہ کیطرف متوجہ نہین ہوتا ہے

شرح کور دور بین اور کر تیز شنوا اور برہنہ دامن دراز کی

ل را دان کہ مرگ ما شنید + مرگ خود نشنید و نقل خود ندید + حرص نابیناست بیند مو بمو عیب
ر بگوید فاش او + عیب خود یک ذرہ چشم کور او + می نہ بیند گرچہ ہست او عیب جو + عور میترسد
ن برید + دامن مرد برہنہ کی درید + مرد دنیا مفلس ست و ترسناک + ہیچ او را نیست از دزد آن
برہنہ آمد عریان برود + وز غم دزدش جگر خون میشود + وقت مرگش کہ بود صد نوحہ پیش
جانش را زین ترس خویش + آنزمان داند غنی کش نیست زر + ہم ذکی داند کہ بود او بی ہنر
ر کودکی پر از سفال + کو بران لرزان شود چون رب مال + گر ستانی پارہ گریان شود + پارہ گر بازش
ان شود + چون نباشد طفل را دانش وثار + گریہ و خندش ندارد اعتبار + محتشم چون عاریت را ملک دید
ن مال دروغین می طپید + خواب می بیند کہ او را ہست مال + ترسد از دزدی کہ بر باید جوال + چون
بر نشاید گوش کش + پس ز ترس خویش تسخر آیدش + ہمچنین ترسای این عالمان + کہ بود شان
اینجہان + المعنی فرماتے ہین کہ تو تو اہل کو جان کہ ہر چند ہمارا مرنا سنا کہ ہم مرجائینگے مگر اپنا مرنا نہین سنا
ہمارے ساتھ ہی یہ بھی مرجائینگے ایسے ہی ہمارا نقل ہونا عالم باقی کو عالم فانی سے دیکھا اپنا نہین
یہ لوگون ہی حرص ہی کہ مخلوق کے تو بال بال کا عیب دیکھتی اور فاش کرتی ہی اپنا ذرہ بھر عیب
دیکھتا اور یہ بھی نہین کہ عیب جو ہو عیب جو جلد رجہ آب رہا عور یعنے ننگا یہ ڈرتا ہی کہ میرا دامن
بھلا ننگے کا دامن کب کوئی کتریگا بس یہ عور مرد دنیا کا ہی کہ مفلس ہی اور ترسناک اسکے پاس اسکے
ہر نہین مگر چور دل کا ڈر اسکو ہوتا ہی یہ نہین جانتا کہ ننگا آیا تھا عریان جائیگا اسکا ہی ہی کیا
دل سکے غم سے جگر خون ہوا جاتا ہی جیسا کہ فرمایا ولقد جئتمونا فرادی کما خلقناکم اول مرۃ ضرور آگئے
ے پاس تنہا مال تم اشیا سے جیسا کہ تمکو ہمنے پیدا کیا تھا پہلی دفعہ اسکی مرگ کے وقت سیکڑون
ونگے مگر اسکی جان اسکے خوف پہ سینیگی کہ دیکھیں تیرا تھا ہی کیا جسکے لیے ڈرتا تھا تب غنی جانیگا
پاس کچھ زر نہین ہی محض بے زر ہون اور ہنرور کو سوجھیگا کہ مجھ میں مطلق ہنر نہین بالکل بے ہنر
یے لڑکے ٹھیکرون سے جھولی بھر لیتے ہین اور اسپر کیسے لرزان و ترسان کہ کوئی اسے نہ لے
س مال کا مالک کہ اگر ان ٹھیکرون سے تھوڑی توڑے تو رونے لگین اور اگر اور تھوڑی دے
ن خوش ہون اب جو لڑکون کو دانش سے وثار نہین ہوتا انکا گریہ اور خندہ بھی بے اعتبار ہی
ب تو محتشم سے ہی یہ کیسے مال عاریت کی ملک دیکھ کے اس مال دروغ پہ تڑپتا رہتا ہی

نہین جانتا کہ خواب دیکھ رہا ہی کہ مین مالدار ہون اور اسی مال خوابی کے خوف سے کہ کوئی جوال میری زنجیرا لیجاے ڈر رہا ہی جسوقت کان کھینچنے والا کان کھینچے گا تو خواب سے چونکیگا اور اپنا تمسخر آپ کریگا کہ کیون غیر مال کے چوری جانے سے ڈرتا تھا ایسا ہی خوف ان عالمون کا ہی جو عقل و علم اُنکا واسطے حصول جاہ و مال دینا کے ہی انخلاف شرح مین زین ترس کو زاندرین کشانہ کو کشاید

قوله انبلی این عاقلان ذو فنون + گفت ایزد در بنی لایعلمون + ہر کسی ترسان ز دزدی کسی + خویشتن را علم پندار دبسی + گویدا دکہ روزگارم می برند + خود ندانددر روزگار سود مند + گویداز کارم برآوردند خلق + تا بیکار بیست جانش تا بحلق + عور ترسان کہ منم دامن کشان + چون رہانم دامن و چنگال شان + صد ہزاران فضل و انداز علوم + جان خود را می ندانداز ظلوم + داند او خاصیت ہر جوہری + در میان جوہر خود چون خری + کہ ہمیدانم یجوز و لایجوز + خود ندانی تو یجوزی یا عجوز + این روا وان ناروا دانی ولیک خود روا یا نارو ادائی بین تو نیک + قیمت ہر کالہ میدانی کہ چیست + قیمت خود را ندانی احمقیست + سعدہا نحسہا دانستہ + ننگری سعدی تو نایا سستہ + جان جملہ علمہا انیست این + کہ بدانی من کیم در یوم دین + آن اصول دین بدانستی ولیک + بنگر اندر اصل خود کو ہست نیک + از اصولیت اصول خویش بہ + کہ بدانی اصل خود ای مہر دمہ + **المعنی** انھین عاقلون ذو فنون کے حق مین ایزد پاک نے قرآن شریف مین لایعلمون فرمایا ہی الا انہم ہم السفہاء ولکن لایعلمون آگاہ ہو بتحقیق وہ منافق بیوقوف ہین لیکن آپ کو نہین جانتے ہر کوئی اور کی چوری سے ڈرتا ہی یعنے مال تو اور کا ہی یہ عاریتی مالک بنا ہی لہذا ڈرتا ہی اور تماشا یہ کہ آپکو عالم کیا خود علم ہی جانتا ہی اکثر کہتا ہی کہ لوگ میری اوقات ضائع کرتے ہین اور حال اسکا یہ کہ مطلق نہین جانتا کہ اوقات سود مند کون ہین کبھی کہتا ہی مخلوق نے مجھکو میرے کام سے بیکار کر دیا اور ہی یہ کہ جان اسکی حلق تک بیکاری مین ڈوبی ہوئی ہی ننگا کہتا ہی مین اپنا دامن انکے چنگل سے کیسے چھڑاؤن مشکل یہ کہ مین دامن کشان ہون بس لاکھون طرح کے فضل اور انداز علوم سے واقف اور جان جیسی تاریکیون مین پڑی ہی انکو اصلا نہین جانتا ایسے ہی ہر جوہر کی خاصیت تو جانتے ہین اور اپنے جوہر کے جاننے مین مثل گدھے کے ہین دعوی یہ کہ مین یجوز و لایجوز کو جانتا ہون اور عجوز ضعیف یجوز کو جانتا ہی نہین یہ روا و ناروا کو تو ہر شی کا جانتا ہی لیکن غور کرکے اپنے بیچ مین دیکھ تا روا ناروا مجھکو معلوم ہو کیسے بڑے حمق کی بات ہی تو ہر شی کی قیمت جاننے اور اپنی قیمت نہ جانے ستارون کے سعد و نحس تو خوب جانتا ہی آپکو نہین دیکھتا کہ سعد ہی یا رو سے ناشستہ ای نحس سارے علمون کی جان و خلاصہ یہی بات ہی کہ قیامت کے دن تو آپکو جان لے کہ مین کون ہون اصول

ے ہین وہ باخود علم اصول تو تو نے جان لیے مگر جو تیری اصل ہی اسکو جان اُسکو دیکھ کہ وہ ایک کو وبلند کر
بسان سے کہ تیرے اصولی ہونے سے تیرے حق مین اپنے اصول کا جاننا بہت بہتر ہی تا تو
اپنی اصل کو اے مرد بزرگ جانے پہچانے

قصۂ اہل سبا کی خرمی و ناشکری مین

شان بد بود زان اہل سبا + میرسید تدی زاصحاب نقا + داد شان چندین ضیاع و باغ راغ +
از راست از بہر فراغ + بسکہ می افتاد از پری عمارہ + تنگ میشد معبرہ بر رہگذار + آن نثار میوہ
رفت + از پری میوہ رہرو در شگفت + سلہ بر سر بر در ختستان شان + پر شدی ناخواست از میوہ فشان
یوہ فشاندی بیکسے + پر شدی زان میوہ زامنہا بسی + خوشہ ہای زفت تا زیر آمدہ + بر سر و رو ے
روہ + مرد گلخن تاب از پری زر + بستہ بودی بر میان زرین کمر + سگ کلیچہ کوفتی در زیر پا + تخمہ بودی
بوا گشتہ ایمن شہر و دہ از وز و گرگ + بز نترسیدی ہم از گرگ سترگ + جامۂ ایشان اگرچرکین شدی +
وزندہ شان صابون شدی + در تنور انداختندی جامہ را + بعد یک ساعت شدی خوش باصفا +
رح نعمتہاے قوم + کہ زیادت میشد آن یوما فیوم + مانع آمد از سخنہای مہم + انبیا بردند امر فاستقم +
یاع بکسر گاؤن و زمین مزروعہ راغ جنگل معبرہ بالفتح جای عبور سلہ بالفتح و تشدید لام ٹپارہ کلیچہ
یدہ خمیری اہل سبا جو ارباب نقا سے بھاگتے تھے یہ سبب تھا کہ انکی اصل بد تھی اللہ تعالی نے
گاؤن اور زمینین مزروعہ اور باغ و جنگل داہنے اور بایئن دونون طرف سے دیے تھے
غ خاطر زندگی کرین از بسکہ کثرت سے میوے گرتے تھے راستون پر نکل جانے کی جگہ راہرو کو
لتی تھی درخت ایسا میوہ نثار کرتے تھے کہ راہ روک لیتے تھے اور راہرو کثرت میوہ سے
ہوتے تھے اگر کوئی بہت ٹپارہ سر پر رکھ کے ذرا دیر کو درخت کے نیچے جاتا ایسا میوہ خود بخود
اکہ دم بھر مین ٹپارہ اسکا بھر جاتا بغیر اسکے کہ کسی ہوا یا دن توڑنے جھاڑنے کسی کے ایسا میوہ
ن کہ دامن بھر جاتے تھے گچھے خرما کے جو لدے لدائے اوپر سے نیچے گرتے تھے سر و رو رو ندہ
سے لگتے تھے زر کا یہ حال کہ بھاڑ جھونکنے والا بھی تو کمر زرین باندھے ہوتا ہی ایسی کثرت زر کی
نے میدہ کی روٹی خمیری پاؤن کے تلے کچل ڈالتے تھے بھیڑیون کو اسقدر جنگل مین شکار
ناکہ ہمیشہ تخمہ مین ہوتے تھے ای بدہضمی امنیت ایسی کہ شہر و گاؤن دزد و گرگ سے بچنت
بے بھیڑیے سے ادنی بھیڑ نہین ڈرتی تھی کپڑے اونکے اگر میلے ہو جاتے تھے تو آتش
رہ انکی صابون ہو جاتی تھی اس طور سے کہ کپڑے اپنے تنور مین ڈال دیتے تھے

ایک ساعت کے بعد اچھے صاف دیر سفا نکال لیتے تھے آب اگر انکی نعمتون کی جو خدا نے اُنکو عطا
کی تعیین شرح کرون اور ایسی کہ یوٹا فیوٹا یعنے روز بروز زیادہ تو اُن باتون سے جو میری مقصود ہین
مانع ہوجائیگی اسواسطے اسکو چھوڑ کے لکھتا ہون کہ انبیا اُنکے پاس حکم فاستقم لے گئے یعنے فاستقم
کما امرت ای امر حق پر مستقیم رہ

آنا تیرہ۱۳ پیغمبرون کا واسطے نصیحت اہل سبا کے

قولہ سیزدہ پیغمبر آنجا آمدند + گمرہان را جملہ رہبر میشدند + کہ ہلا نعمت فزون شد شکر گو + مرکب شکرا رنجبند حرکو
شکر منعم واجب آمد در خرد + ورنہ بکشاید در خشم ابد + ہین کرم سبیند واین خود کس کند + کز چنین نعمت بشکر
بس کند + سر بخشد شکر خواہد سجدہ را + پا بخشد شکر خواہد قعدہ را + شکر نعمت نعمتت افزون کند + صد ہزاران
گل ز خاری سر زند + المعنی فرماتے ہین تیرہ پیغمبر اہل سبا مین ہوے اور گمراہون کے راہبر بنے کہ
خبردار ہوجاؤ تمھاری نعمت نے بہت افزونی پائی ہے تم شکر خدا کا کرو اور اگر مرکب شکر کا نہ ہلے تو تم اُسکو
ہلاؤ خیال تو کرو عقل کے نزدیک بھی تو شکر منعم کا واجب ہے اور جو شکر نہین کرتا اُسپر دروازہ غضب کا
کھولا جاتا ہے اور خبردار کرم کو دیکھو اُسکے موافق شکر کرو یہ کس نے مانا ہے کہ ایسی توانگرون نعمت اور ایکدفعہ
شکر کیا اور بس کر کے بیٹھ رہے سر بخشتا ہے تو اُسکے شکر مین سجدہ چاہتا ہے یا نون بخشتا ہے تو اسکے شکر مین قعدہ
جو عبارت مدام قیام نماز سے ہے اگر شکر نعمت کا کریگا تو تیری ہی نعمت بڑھیگی لاکھون گل ایک خار سے
نکلینگے کما جاء فی القرآن لئن شکرتم لازیدنکم اگر شکر کروگے نعمت بڑھے کی الخلاف شرح مین
حرکوا کو جیز کو لکھا ہے

جواب قوم کا انبیا کو علیہم السلام

قولہ قوم گفتہ شکر ما را بردہ غول + ما شدیم از شکر وز نعمت ملول + چہ سیر شد جان ما ازین
شکر چہ گوئیم بر گوئید ہین + پیش ما این نعمت آمد محنتے + شکر محنت کس نگفتہ است ای فتے + ما چنان پژمرده
گشتیم از عطا + کہ نہ طاعت ما خوش آید نہ خطا + ما نمیخواہیم نعمتہا و باغ + ما نمی خواہیم اسباب فراغ
المعنی قوم نے انبیا کی نصیحت سنکے کہا کہ شکر ہے کہان شکر تو ہمارا شیطان لیگیا ہم شکر و نعمت دونون سے
ناخوش ہین نعمت کیسی ہماری تو جان اس سے سیر ہوگئی اب ہم شکر کس بات کا کرین تم ہی بتادو ہمارے
نزدیک تو یہ نعمت ایک بڑی محنت ہے بھارے فتی محنت کا شکر بھی کسی نے کیا ہے ہم تو اس عطا سے ایسے
پژمردہ افسردہ خاطر ہین کہ نہ ہم کو طاعت خوش آتی ہے نہ خطا ہم دونون سے بیزار ہین ہم یہ باغ و نعمتین
کچھ نہین چاہتے نہ یہ سامان و اسباب فراغ کا الخلاف شرح مین نعمتی کو نعمت محنتی کو محنتی لکھا ہے

جواب انبیا کا قوم سے

فتند در دل علتی ست + کہ ازان در حق شناسی آفتی ست + نعمت از وی جملگی علت شود +
لی قوت شود + چند خوش پیش تو آمد ای مصر + جملہ ناخوش گشت و صاف آن کدر + تو عدو
یہا آمدی + گشت ناخوش ہر چہ بروی کف زدی + ہر کہ او شد آشنا دیار تو + شد حقیر و خوار
+ ہر کہ او بیگانہ باشد با تو ہم + پیش تو او بس ہست و محترم + این ہم از تاثیر آن بیماریست
جملہ خلقان سا ریست + دفع آن علت بباید کرد زود + کہ شکر با آن حدث باید نمود + ہر خوشی
ش بود + آب حیوان گر رسد آتش بود + بس عزیزی کہ نیاز اشکار شد + چون شکارت شد بر تو
آشنای عقل با عقل از صفا + چون شود ہر دم حزون باشد ولا + آشنای نفس با ہر نفس پست + تو یقین
دم دم کمتر ست + زانکہ نفسش گرد علت می تند + معرفت را زود فاسد میکند + المعنی انبیا نے
ین کہا کہ تمھارے دلون مین مرض و علت ہی اسکے سبب سے تمھاری حق شناسی مین آفت
، یہ مرض پیدا ہوتا ہی تو نعمت اس سے جملگی علت ہو جاتی ہی دیکھو لو طعمہ جو اور دن کو قوت
یار کے حق مین وہ بموجب ع ہر چہ گیرد علتی علت شود + خود علت بنجاتا ہی اسلیے کہ جب تو مضر
نگی کی جگہ ہو گیا تو کتنی ہی اچھی چیز تیرے سامنے آئے نا خوش ہو جائیگی اور کیسی ہی صاف
گی تو نے خوب اس بات کو دیکھ لیا ہی کہ تو دشمن اُن چیزون کا ہو گیا ہی جو اچھی اور خوش تھین
ھ مین لیتے ہی نا خوش ہو گئین یہ ایسا حال ہی کہ جب کوئی شخص کسیکا آشنا و یار پرانا ہو جاتا ہی
اُسکو دیکھتا ہی تو حقارت و ذلت سے دیکھتا ہی اور جو بیگانہ ہوتا ہی خود تیرے ساتھ وہ
جدید لذیذ کے نہایت ہی بزرگ و محترم ہوتا ہی یہ سب اسی بیماری کی تاثیر سے ہی جسکا زہر
وق مین پھیلا ہوا ہی پس اس علت کو جلدی دفع کرنا چاہیے کہ شکر اسپر نئے طور سے پیدا
جو مضر ہی علی ہذا جو خوش چیز تیرے سامنے آئیگی نا خوش ہو گی مثلاً آب حیوان ہو گا تو آگ
گر ایسا کوئی شخص ہی کہ تیرے سامنے نہایت عزیز ہی اور تو چاہتا ہی کہ مین اسکو شکار کرون اور
سے تو نے اسکو شکار بھی کر لیا جب شکار تیرا ہو جائیگا تو انجام خوار ہو گا پھر ویسا عزیز نہین رہیگا
ں والا صفا کے ساتھ آشنا عقل والے کا ہوتا ہی انمین ہر دم محبت و دوستی بڑھتی جاتی ہی
نفس والا کسی نفس پرست والے کا آشنا ہی اسکو بیقین جان لے کہ وہ آشنائی دمبدم گھٹتی ہی
سبب سے کہ نفس اپنے اوپر علت پورتا رہتا ہی پس شناخت و معرفت کو بگاڑ دیتا ہی الخلاف
بیمار گی کو بیمار گی بکاف فارسی اور کف زدی کو بکف پست کو بست لکھا ہی **قولہ** گر نخواہی

دوست را فردا نفیر + دوستی با عقل و با عاقل بگیر + از سموم نفس چون با علتی + هر چه گیری تو مرض را آلتی
گر بگیری گوهری سنگی شود + گر بگیری مهر دل جنگی شود + در بگیری نکتۀ بکر و لطیف + بعد درکت گشت
بیند دق و کثیف + سنکه این را بسی شنیدم کهنه شد + چیز دیگر گو بجز آن ای عضد + چیز دیگر تازه و نو گفته گیر
باز فردا شوی زار و نفیر + دفع علت کن چو علت خو شود + هر حدیث کهنه پیشت نو شود + تا که از کهنه
برآرد شاخ نو + بشگفد صد خوشه کهنه ز نو + ما طبیبانیم شاگردان حق + بحر قلزم دید ما را فانفلق + آن
طبیبان طبیعت دیگر اند + که بدل از راه نبضی بنگرند + ما بدل بیواسطه خوش بنگریم + کز فراست ما باعلے
منظریم + المعنی یعنے اگر چاہتا ہی کہ کل کو دوست سے نفیر و شکایت نکرون تو دوستی عقل و عاقل کی
اختیار کر یہ بے کلفت ہی اسلیے کہ جب تو ہوا زہرناک نفس سے علتی ہو رہا ہی جو چیز اختیار کریگا خود آلۂ مرض
کا بنے گا اگر گوہر ہاتھ مین لیگا پتھر ہو جائیگا اور اگر محبت دلی وہ جنگ بنجائیگی اگر کوئی نکتہ بکر و لطیف
پائیگا جب اسکو دریافت کریگا بیہودہ اور کثیف ہو جائیگا ایسے ہی یہ جو تو کہہ رہا ہی مین نے اسکو بہت
سنا یہ سب پرانا ہو گیا اب اور کوئی چیز اسکے سوا ای عضد میرے سامنے بیان کر فرماتے ہین کہ ایسے ہی
تازہ و نو کا اگر تو طالب ہی تو یہ بے ہمسے کہا ہوا جان مگر تو کل کو اس سے بھی بیزار و متنفر ہو جائیگا اس سے
کیا فائدہ تو علت جسکا فساد ہی اسکو دفع کر جب یہ تجھسے جدا ہو جائیگی تو ہر بات پرانی تیرے آگے نئی
ہو جائیگی خو بالفتح گیاہ خودرو اور کاٹنا دور کرنا بس پھر تو تو کہنہ مین سے نئی شاخ نکالیگا اور سیکڑون
خوشے پرانے نئے سے تیرے حق مین شگفتہ ہونگے ہم طبیب شاگرد حق کے ہین کہ بحر قلزم نے جو
ہمکو دیکھا پھٹ گیا اور ہمارے لیے راہ کر دی چنانچہ رود نیل حضرت موسیٰ کے حکم سے پھٹ گیا تھا
یہ قول انبیا کا ہی اور آئندہ نیز اور دنیا کے طبیب کثیف طبیعت کے ہین کہ دل کو نبض کی راہ سے
دیکھتے ہین اور ہم دل کو بیواسطہ دیکھتے ہین اس سبب سے کہ ہم فراست مین ان طبیبون سے اعلی
منظر پر بیٹھے ہین منظر بالفتح کھڑکی صورت آنکھ الخلاف شرح مین گو بجر بکاف فارسی کی جگہ کہ اور
کو علت کو چہ علت قولہ آن طبیبان غذا اند و ثمار + جان حیوانی بدایشان استوار + ما طبیبان فعالیم و
مقال + طعم ما پرتو نور جلال + کاینچنین فعلی ترا نافع بود + وانچنان فعلی ز رہ قاطع شود + اینچنین قولے ترا
پیش آورد + آنچنان قولی ترا نیش آورد + آنچنان و اینچنین از نیک و بد + پیش تو بنهیم و بنمائیم جد + گر تو خواہی
حق گزین ور خواہی آن + زہر و شکر سنگ و گوہر شد عیان + آن طبیبان را بود بولے دلیل + این دلیل ما
بود وحی جلیل + دست مزدی می نخواہیم از کسی + دست مزد ما رسد از حق بسے + ہین صلا بیماری ناسور را + داروے
ما یکیک رنجور را + المعنی وہ طبیب تو غذا اور میوون کے ہین انکے فساد کی اصلاح کرتے ہین اور

نی کو قوت پہونچاتے ہین ہم طبیب اقوال وافعال کے ہین ہم قول وفعل کی درستی کرتے ہین نور جلال
ے ہمکو الہام ہوتا ہی کہ یہ فعل اس قسم کا تجھکو نافع ہوگا اور وہ فعل اسطرح کا تیرا راہ مار ہوگا اس قسم کی
الک کے حضور مین پہونچاویگی اور ایسی بات تیرے لیے ڈنک یعنے عذاب پیدا کریگی جس ہم
ر اپنچنین دونون قسم کی باتین نیک وبد تمھارے سامنے رکھدینگے اور بعد تمام دکھا دینگے
ن یہ اور وہ دونون تمھارے سامنے ہونگے چاہے جنکو اختیار کرو زہر و شکر اور سنگ و
یان ہوگا ان طبیبون کے لیے بول دلیل ہی یعنے راہبر طرف مرض کے اس سے حال مرض کا
رتے ہین اسیواسطے بول کو دلیل کہتے ہین ہمارے لیے وحی خدا جلیل کی دلیل ہی وہ اپنی
کی دست مزد چاہتے ہین ہم کسی سے نہین چاہتے ہماری دست مزد خدا سے ہی جو بہت بہت ہمکو
ہی جیسا کہ قرآن مین ہی قل لا اسالکم علیہ اجرا ان اجری الا علی اللہ نہین چاہتے ہین ہم تم سے
ری ہماری مزدوری سوا اللہ کے کسی پر نہین ہی تو آپ ہماری دار ویکطرف سے ایک ایک بیمار
اور اسکو جو بیماری سے ناسور رکھتا ہو چلا ہی آئے اور شفا پائے

معجزہ چاہنا قوم کا پیغمبرون سے

فتند ای گروہ مدعی + کو گواہ علم طب نافعی + چون شما بستہ ہمین خواب خورید + ہمچو ما باشید و
یلہ چون شما در دام این آب و گلید + کی شما صیاد سیمرغ دلید + حب جاہ و سروری دارد بدان
خویش از پیغمبران + مانخواہیم اینہمہ لاف و دروغ + گردن اندر گوش و افتادن بدروغ انبیا
ین زان علتست + مانکوری حجاب رویت ست + دعوی ما را شنید ید و شما + می نہ بیند این گہر
ما + امتحانست این گہر مر خلق را + ماش گردانیم گرد چشمہا + ہر کہ گوید کو گوا گفتش گواست +
ید گہر جنس عماست + آفتابی در سخن آمد کہ خیز + کہ بر آمد روز و برجہ کم ستیز + تو بگوئی آفتابا کو گواہ +
ای کور از حق دیدہ خواہ + روز روشن ہر کہ او جوید چراغ + عین جستن کوریش دارد بلاغ +
وم نے انبیا سے کہا کہ ای گروہ مدعی دعوی تو کرتے ہو لیکن تمھارے علم طب کے نافع ہونیکا
اہ بھی ہی ہم تو دیکھتے ہین جیسے ہم مقید خواب وخور کے ہین ویسے ہی تم ہو جیسے ہم اس گاؤ زمین
ھاتے ہین ویسے ہی تم ہو لما جاء فی القرآن یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون کھاتا ہی جو کم
ہو اور پیتا ہی جو تم پیتے ہو دوسری جگہ ما لهذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق کیا ہی اس
کو کہ کھانے کھاتا ہی اور بازارون مین پھرتا ہی پھر جب تم اس آب و گل کے دام مین پھنسے ہوئے ہو
غ دل کے صیاد کیسے ہو تم مین اڑان ہی کہان ہی اصل یہ ہی کہ لالچی در محبت جاہ و سروری کے ہو

یہ لالچ تمکو پیغمبر بناتا ہی کہ لوگ عزت کرینگے اور اپنا سردار بنائینگے پس یہ تمھارا لاف و دروغ ہمارے درکار
نہین وہ مثل ہی گردن تو کالون مین موجود اور اسکی تلاش مین مثھے مین پڑنا انبیانے کہا کہ یہ بھی اُسی علت کا
فساد ہی کہ مایہ کوری اور حجاب رویت کی ہی دعوی تو ہمارا تمنے سُنا لیکن یہ گہر نبوت کا جو ہمارے ہاتھ
مین ہی اسکو تم نہین دیکھتے سو یہ امتحان خلق کا ہی کہ دیکھین کون اس گہر کو مانتا ہی کون نہین مانتا ہم
اسکو لوگون کی آنکھون کے سامنے پھراتے ہین پس جو کوئی گواہ چاہتا ہی اسکی یہ بات یعنے گواہی
چاہنا اسپر گواہی دیتی ہی کہ وہ گہر نہین دیکھتا گرفتار کوری کا ہی اسی اثنا مین ایک آفتاب جو مراد کسی
شخص اہل اللہ نورانی سے ہی بول اُٹھا کہ اُٹھ جلدی کر دن نکل آیا جھپٹ لڑائی خصومت مت کر تو تو
اس سے بھی کہتا ہی کہ ای آفتاب اسکا گواہ کہان ہی تو وہ تجھسے کہتا ہی کہ ای اندھے تو خدا سے آنکھین مانگ
دن تو کھلا ہوا ہی اور تیری آنکھین اندھی ظلمت سے بھری ہین لہذا تو چراغ ڈھونڈھتا ہی پس یہ
تیری عین جستجو کوری اور ذہول کی ہی مطلب نبوت نبی کی مثل روز روشن کے ہی اور گواہ ڈھونڈھنا
جو چراغ سے مراد ہی کوری و ذہول ہی ہی قولہ در نمی بینی گمانی بردہٴ + کہ ضیا ہست و تو اندر پردہٴ +
کوری خود را مکن زین گفت فاش + خامش و در انتظار فضل باش + فضل بے علت مگر دریابدت + زین
شقاوت روی دل برتابدت + در میانی در چنین کوری ابد + آینہ پنہان شد از تو در نمد + در میان روز
گفتن روز کو + خویش رسوا کردنست ای تند خو + صبر و خاموشی جذوب رحمتست + وین نشان جستن نشان
علتست + انصتوا بپذیر تا بر جان تو + آید از جانان جزای انصتوا + گر نخواہی نکس پیش این طبیب
بر زمین زن زر و سر را ای لبیب + گفت از دل را تو بفروش و بخر + بذل جان و بذل جاہ و بذل بر
تا ثنای تو بگوید فضل ہو + کہ حسد دارد فلک بر جاہ تو + چون طبیبان را نگہ دارید دل + خود ببیند شوید
از خود خجل + دفع این کوری بدست خلق نیست + لیک اکرام طبیبان از ہدیست + این طبیبان را
بجان بندہ شوید + تا بمشک و عنبر آگندہ شوید + المعنی نکس لوٹنا مرض کا یعنے اگر تو دیکھتا نہین اور گمان
تجھکو روشنی کا ہی کہ مین ہی اس سے پردہ مین ہون تو خاموش رہ اور اپنے مُنہ سے کچھ کہکے اندھے پن
کو ظاہر مت کر اور خدا کے فضل کا منتظر رہ شاید وہ فضل بے علت تیری خبر لیلے اور اس شقاوت سے
تیرے دل کے مُنہ کو پھیر دے اور اگر ایسی ہی کوری مین ہمیشہ رہا تو جان لے تیرا آئینہ نمد مین چھپ گیا
پھر تو نور کیسے پائے ذرا انصاف تو کر دن تو کھلا ہوا ہی اور ای تند خو ایسے ظاہر حال مین پوچھتا ہی
کہ دن کہان ہی کیسا آپ کو فضیحت کرتا ہی پس صبر و خاموشی کہ جاذب یعنے کھینچنے والی رحمت کی
ہین اختیار کر اور نشان کہ دن کہان ہی اسکی جستجو مت کر کہ یہی علت ہی دیکھ تو خدائے تعالے نے

پاک مین فرمایا ہی واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا جب پڑھا جائے قرآن تو اسکو سنو
پاؤ تو اُس جا مان سے جسکا تو نے حکم مانا تجھکو بدلا ملے اگرچہ جانتا ہی کہ نکس سے بیمار ہون لیکن
پھر بیمار نہو جاؤن تو جلدی ای دانا طبیب کے سامنے سر زمین پر رکھے راہ اطاعت سے غافل
ور گفتگو فضول وبیہودہ کو چھوڑ اور بذل جان وبذل جاہ وبذل سر مین دریغ مت کر ایکو
تا فضل خدا تعالی کا ایسی ثنا وصفت تیری کرے جسکو سنکے فلک کو بھی تیرے جاہ پر حسد ہو
بیبون کے دل کی نگہداشت کروگے کہ ناخوش نہونے پائین تو خود اپنا حال دیکھوگے اور
دئے ہوگے کہ اس کوری کا دفع کرنا مخلوق کے قابو مین نہین ہی لیکن یہ بخشش طبیبون کی ہمہ
بیت کے سبب سے ہی پس ان طبیبون کے بجان ودل بندے بنو تو مشک وعنبر مین بت بیت
عمال صالحہ ہین انخلاف شرح مین ضیا کو صبا اور ربانی کو نمانی بپذیر کو بپذیر جاہ تو کو جاہ او لکھا ہی

متہم کرنا قوم کا انبیا علیہم السلام کو

لفتند انیہم زرقست ومکر + کہ خدا نائب کند از زید و بکر + ہر رسول شاہ باید جنس او + آب وگل کو
لاک کو + مغز خر خوردیم تا ما چون شما + پشہ را داریم ہمراز ہما + کو ہما کو پشہ کو گل کو خدا + زآفتاب چرخ
رہ را + اینچہ نسبت وانچہ پیوندی بود + تاکہ در عقل و دماغی در رود + تا کجا این گفت بیہودہ کجا +
مت وچہ شیدست ودغا + خود کجا کو آسمان کو ریسمان + می نگیرد مغز ما این داستان + غالبا
ریم اینقدر + گند تا رامی نشناسیم ازگزر + المعنی مخفی نہ ہے کہ شرح مین اس حکایت کو گند تا و گزر تمام
ںکی حکایت کو این بدان مانند سے مصدر کیا ہی میری دانست مین این بدان الخ اور کزرمہ الخ اور
بند یہ تینون شعر تتمہ اور بیہی کی داستان کے اور تصدیر داستان بعد کی از سر کہ آخر سے مناسب ہو
اشعار مین اختلاف وپریشانی صیغ وغیرہ کی ظاہر ہوگی جیسے کہ متفطن پر چھپی نہین ہی قوم نے پھر
دیاکہ یہ سب تمھارا مکر وفریب ہی کیا ضرور ہی کہ خدا تعالی اپنے بندون سے مثل زید وبکر کو اپنا
ے تم قاصد خدا کے ہو اور قاصد ہر شاہ کا اسکی جنس سے ہوتا ہی پھر تم آب وگل اور وہ خالق افلاک
بس کب ہو کیا ہمنے مغز گدھے کا کھایا ہی جو تمھاری طرح ہم بھی مچھر کو ہمراز ہما کا بنائین کیسا ہما
یسی گل اور کہان خدا بھلا ذرہ کے پاس سامان آفتاب چرخ سے کچھ ہوتا ہی تمھاری اسکی کیسی
ور کیسا پیوند کچھ لگاؤ ملاؤ ہی نہین تاعقل ودماغ مین ہمارے یہ بات تمھاری گھسے تم کہان تک یہ
دہ بکسے کروگے یہ کیسا تمھارا مکروشید ہی اور کیسی دغا سوچو تو تم خود کیا چیز ہو اور رسی کیا اور کہان آسمان
ڈھنا چاہتے ہو ایسی محال وبیہودہ داستان ہمارا مغز قبول نہین کرتا اور کچھ نہ سہی اتنی عقل تو ہمکو

جب جی ہی کہ گعدنا اور گزرکو دیکھان لین

حکایت خرگوشون کی قوم کیطرف سے بطور مثال

قوله این بدان ماند کہ خرگوشی بگفت + من رسول ماہم و با ماہ جفت + کز رمہ پیلان بران چشمہ زلال + جملہ نخچیران بدند اندر وبال + جملہ محروم وزخوف از چشمہ دور + حیلہ کردند چون کم بود زور + از سر کہ بانگ زد خرگوش زال + سوی پیلان در شب غرہ ہلال + کہ بیا رابع عشر ای شاہ پیل + تا درون چشمہ یابی این دلیل + شاہ پیلان من رسولم پیش نیست + بر رسولان خشم وزجر ونیش نیست + ماہ میگوید کہ ای پیلان روید چشمہ آن ماست + زان یکسو روید + ورنہ من تان کور گردانم ستم + گفتم از گردن برون انداختم + ترک آن چشمہ بگوئید ور دیدہ تا ز زخم تیغ من ایمن شوید + یک نشان آنست کاندر چشمہ ماہ + مضطرب گردد ز پیل آبخواہ + ای فلان شب حاضر آ ای شاہ پیل + تا درون چشمہ یابی این دلیل + چونکہ ہفت وہشت از مہ بگذرید + شاہ پیل آمد ز چشمہ میچرید + چونکہ زد خرطوم پیل آن شب در آب + مضطرب شد آب و مہ کرد اضطراب + پیل باور کرد از وی این خطاب + چون درون چشمہ مہ کرد اضطراب + ترس ترسان بازگشتند آن رمہ + بعد ازان نامدند زانشان ہمہ + ما نہ زان پیلان گولیم ای گروہ + کاضطراب ماہ آرد مان شکوہ + المعنی گول بکاف فارسی احمق مرکو وہ لوگ کہتے ہین کہ یہ وہ مثل ہوئی جو خرگوش نے کہا کہ مین رسول ماہ کا ہون اور ماہ کا جفت کہ فلان چشمہ زلال پر ہاتھیون کے گلہ سے سارے نخچیر جنگل کے وبال مین ہین جب اس آب زلال سے محروم ڈر کے مارے پاس نہین جاتے تھے دور دور رہتے تھے سب کمزور ہاتھیون کے مقابل کب لہذا یہ حیلہ کیا کہ ایک بوڑھے خرگوش نے سر کوہ سے بزدیک ہاتھیون کیطرف شب غرہ ہلال مین آواز کی کہ آئی رابع عشر شاہ پیل آ اور اندر چشمہ کے تجھکو دلیل میرے دعوے کی معلوم ہو رابع عشر حد درجہ اندازہ ہاتھی کی اونچائی کا ہی اور کیا عجب وہ ماہ مراد ہو کہ اے شاہ پیلون کے مین رسول ہون زیادہ کچھ نہین اور رسولون پر خشم وزجر ونیش نہین ہے جو چاہین کہین بس ماہ کہتا ہی ای پیلو بھاگو یہ چشمہ میری ملک ہی اس سے کنارہ کرو ورنہ مین تمکو اندھا کر دونگا تمھارے ظلم کے سبب سے لہذا میرے ذمہ جتکا جتا دینا تھا جتا دیا اور گردن اپنی اس بار سے ہلکی کر لی تم اس چشمہ کو ترک کرو اور چلے جاؤ تا میری تیغ کے زخم سے بچے رہو ایک نشان یہ ہی کہ چشمہ مین ماہ پیل کے پانی پینے سے کیسا مضطرب و بیقرار رہتا ہی تو فلان شب مین حاضر اندر چشمہ کے یہ دلیل دیکھ لینا جب ہفتہ ہشتہ چاند کا تیرہ ہو گیا شاہ پیل آیا اور چشمہ کی گھاس وغیرہ سے چرنے لگا جب پیل اس رات مین کہ ماہ کی روشنی بڑھی ہوئی تھی سونڈ اپنی پانی مین ڈالی پانی کی جنبش سے ماہ بھی ہلنے لگا اور صورت اضطراب کی نمود ہوئی پیل نے دیکھکر خطاب خرگوش کا یقین کیا کہ چشمہ مین ماہ کا اضطراب دیکھا اور ایسی ہی اُسنے آواز دی تھی بس وہ رمہ کانپتا ڈرتا سب ہاتھیون کا پیچھے لوٹ گیا اور پھر

وئی ایک وہان نہین آیا بس ای گروہ ہم اُن احمق ہاتھیون سے نہین ہین کہ راہ کا اضطراب ہمکو ڈرائے+

جواب ابنیا کا اُنکی طعن پر اور مثل لانا ابنیا کا

تند راہ پند جان + سخت تر کردای سفیہان بندتان + ای دریغا کہ دوا از رنج تان + گشت زہر و
نج تان + ظلمت افزود این چراغ آن چشم را + چون خدا بگماشت بردل ختم را + چہ رئیسی جست خوہم
یاست ما فزونست از شما + چہ شرف یابد ز کشتی بحر دُر + خاصہ کشتی ز سرگین گشتہ پُر + ای دریغ آن دیدہا
آفتابی اندر و ذرہ نمود + کادمی کو بود بیمثل وندید + دیدۂ ابلیس جز طینے ندید + چشم دیوانہ بہار شرقی
طرف جنبید کو زا خانہ بود + ای بسا دولت کہ آید گاہ گاہ + پیش بیدولت بگردد او ز راہ + ای بسا
ید نا شناخت + پیش بدبختی نداند عشق باخت + احمقان را اینچنین حرمان جزاست + مے نسازد
راہ راست + این غلط وہ دیدہ را حرمان ماست + دین بقلب قلب را سوء القضاست +
سنگین شما را قبلہ شد + لعنت و کوری شما را ظلہ شد + چون بشاید سنگ تان انباز حق + چون نشاید
بان ہمراز حق + پشۂ مردہ ہما را شد شریک + چون نشاید زندہ ہمراز ملیک + یا مگر مردہ تراشیدہ
پشۂ زندہ تراشیدہ خداست + عاشق خویشید و صنعتگر ز خویش + دم ماران را سر مارست کیش +
دولتی و نعمتی + نی در آن سر راحتی و لذتی + یعنی ابنیا نے اُنکے جواب مین کہا کہ ای سفیہو
نصیحت کی اپنی جان پر بہت ہی سخت کرکے بند کر دی جسمین مطلق گذر نہین ہائے افسوس تمھارا
جس سے دوا زہر و قہر ہوکے تمھاری جان کا رنج ہو جاے یعنے جان کی لیوا ہے جو چراغ
کا جلایا اُنکی آنکھ کی اُسنے اندھیری بڑھائی اس سبب سے کہ خدا نے تو اپنا ٹھپہ دل پر غصہ
دیا ہی تم کہتے ہو کہ بہ خیال سرداری کے یہ ایسا کرتے ہین اور ہماری رئیسی ڈھونڈھتے ہین
ے کیا چیز ہو جو ہم تمسے رئیسی چاہینگے ہماری ریاست تو تمھاری ریاست سے بہت زیادہ ہی
بحر در ہی اُسکو ایک کشتی دُر سے کیا شرف اور خاص کشتی بھی ایسی کہ گوبر کی بھری ہائے افسوس
ن کور و کبود سے جسمین ایسا بڑا آفتاب ذرہ معلوم ہوا جیسے حضرت آدمؑ شرف و جمال مین
یکتا تھے مگر ابلیس کی آنکھ نے انکو مٹی ہی دیکھا یا جیسے دیوانہ کہ اسکی آنکھ کو بہار خزان
ے اسواسطے کہ اپنی اصلی خانہ سے جنبش کرتی ہی اکثر کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ دولت
نے کے پاس آنا چاہتی ہی اور اُسکی بیدولتی کے باعث راہ سے لوٹ جاتی ہی اور اکثر کوئی
نا شناخت انجان مین کسی بدبخت کے پاس آجاتا ہی اور وہ اپنی بدبختی سے اُسکے ساتھ
ی نہین کر سکتا بس احمقون کو ایسی ہی محرومیان بدلا ہین اسواسطے کہ راہ راست گمراہون سے

موافقت نہین کرتی یہی حیران ہمارا ہماری آنکھ کو غلطی مین ڈالتا ہی کہ کچھ کا کچھ سوجھتا ہی اور یہی ہمارے
قلب کو بدل کے سوء القضا کیطرف لیجاتا ہی تمنے بت سنگین کو اپنا قبلہ بنایا کوری و لعنت تمھاری
زیب و زینت ہوئی اسلیے کہ سوجھتا نہین پتھر کو قبلہ کیا ہی آپ خیال کرو جب پتھر تمھارے نزدیک
شریک خدا کا ٹھہرا تو جب کچھ ہوا اور عقل و جان اگر ہمراز حق کی ہوویین تو بڑا غضب ہی ایک اونے
پشہ مردہ تو شریک ہما کا ہوا اور جو زندہ ہمراز بادشاہ عظیم کا ہو تو تعجب ہی یا شاید بدینوجہ کہ پشہ مردہ
تراشا ہوا تمھارا ہی اور زندہ تراشا ہوا خدا کا لھذا اپنے تراشتے کی عزت کرتے ہو تم اپنے عاشق ہو
کہ ذرا ایذا پاس نہین آنے دیتے اور عاشق اپنی صنعتگری کے حتی کہ پوجتے ہو خوب دُم مار اور سر مار کا
میل ملا ہی کہ ایک مذہب کے ہین اس سبب سے کہ اسکی دم اور سر اکھٹی رہتی ہی جیسے ایک مذہب والے
متحد ہوتے ہین اور کیا خوب کیفیت ہی کہ دم مین اسکی نہ کوئی دولت و نعمت نہ اسکے سر مین کوئی راحت
و لذت + النخلاف شرح مین راہ بند کی جگہ آوہ بر دل کو پردہ جزاست کو جراست اور قبلہ کو قید لکھا ہی
قولہ گرد سرگردان بود آن دُم مار + لائق اندو در خورند آن ہر دو یار + آنچنان گوید حکیم غزنوی + در الٰہی نامہ
گر خوش بشنوی + کم فضولی کن تو در حکم قدر + در خور آمد شخص خر با گوش خر + شد مناسب عضوہا
و ابدانہا + شد مناسب وصفہا با جانہا + وصف ہر جانی مناسب باشدش + بیگمان جائیکہ حق تراشدش
چون صفت با جان قرین کردست او + پس مناسب دانش ہمچون چشم ورو + شد مناسب وصفہا در خوب و
زشت + شد مناسب حرفہا کہ حق نوشت + دیدہ و دل ہست بین الاصبعین + چون قلم در دست کاتب
ای حسین + اصبع لطف ست و قہر اندر میان + کلک دل با قبض و بسطی زین بنان + ای قلم بنگر گر اجلالیے
کہ میان اصبعان کیستی + جملہ قصد و جنبشت زین اصبعست + فرق تو بر چار راہ مجمع ست + این حروف
حالہات از نسخ اوست + عزم و نسخت ہم ز عزم و نسخ اوست + جز نیاز و جز تفرع راہ نیست + زین تقلب
ہر قلم آگاہ نیست + این قلم داند ولی بر قدر خود + قدر خود پیدا کند در نیک و بد + انچہ در خر گوش و پیل آویختند
تا از ل را باحیل آمیختند + کے رسد تان این مثلہا ساختن + سوی اندر گاہ پاک انداختن + این مثل آوردن
آن حضرتست + کہ بعلم سر و جہر او آیت ست المعنی بر تطبیق صدر فرمایا دیکھو دم مار کی گھوم گھام کے
سر کیطرف جاتی ہی اس سبب سے کہ یہ دونون یار ہین باہم لائق و سزاوار مناسب یکدیگر شعر مابعد مین
اشارہ ہی طرف قول حکیم الٰہی غزنوی کے چنانچہ فرمایا کہ حکیم غزنوی نے بھی الٰہی نامہ مین کہا ہی مین تجھسے
کہون اگر تو خوش ہو کے سُنے اور وہ یہ ہی کہ تو حکم قدر مین فضولی جو اپنی طرف سے زیادتی کرتا ہی
مت کر اسواسطے کہ تقدیر الٰہی نے جیسا جسکو مناسب سمجھا ہی ویسا اسکو پیدا کیا ہی مثلاً گوش خر کے

فص وجسم خر کے ہین پس جس خر مین مادہ تیری نصیحت سننے کا نہین ہو کیسے سُنے گا پھر تو بہت سا
ت بنے جیسے اعضا مناسب اجسام کے بنائے ہین ویسے ہی مناسب جانون کے جانون مین
یدا کیے ہین اسمین کچھ گمان وشک نہین ہو کہ جس موقع پر خدا تعالی نے جان کو تراشا درست
رقت مناسب اسکے اسکے وصف بھی اسمین رکھدیے ہین پھر خلاف اُسکے کیسے ہو سکتا ہو بس
نے صفت کو جان کا قرین اور مصاحب کر دیا ہو تو تو بھی اُس صفت کو جیسی کچھ ہو اُسکے مناسب
جیسے چشم ورد کہ موقع چشم رو ہی پر تھا ایسے ہی خوب وزشت مین جو وصف ہین وہ اُنکے مناسب
مین خوب زشت مین زشت کہ یہ حرف سب اُسیکے لکھے ہوے ہین اور اُسکے مناسب ید و دل
کی انگلیون مین ہو جیسے کاتب کے ہاتھ مین قلم بس اُسکو اختیار ہو جیسا چاہا ویسا ان حرفون کو
نچہ حدیث شریف مین وارد ہو قلب المومن بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبہا کیف یشاء
ہن کا درمیان دو انگلیون کے انگلیون رحمن سے ہو بس پھیرتا ہو وہ قلب کو جیسا چاہتا ہو اور
نگلیون سے ایک لطف کی ہو ایک قہر کی اور اُنکے بیچ مین قلم دل کے چاہے اُسنے اس قلم کو
ف پھیرا چاہے بسط کیطرف جو کہ قلم دل کو کہا ہو لہذا فرمایا کہ ای قلم آپ کو دیکھ اور غور کر
لالی ہو کہ کسکی انگلیون مین تو ہو تیرے جملہ قصد اور ہر جنبش نہین انگلیون سے ہو خواہ
خواہ شقاوت اور تیرا سر چوراہہ مجمع پر رکھا ہو مجمع سے مراد حشر کہ نیک و بد کا حال جب کھلیگا
ہ سے مراد شریعت طریقت حقیقت معرفت کہ ان چارون راہون مجموع پر تیرا سر رکھدیا ہو انکو اختیار
جملہ حال کے حروف اسی کے خط نسخ کے لکھے ہوے ہین اور تمامی عزم و فسخ تیرے اُسی سے ہو عزم کرتا کہ
کرتا ہو جیسا کہ فرمایا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ نہین چاہتے ہو تم مگر وہی جو اللہ چاہے بس جب
ہو سوائے نیاز و تضرع کے کوئی راہ نہین ہو نہ ہر قلم کہ وہی دل ہو اس گردش سے آگاہ ہان
نا کہ اندازہ اس قلم کا ہو اور اُسکی گردش سے ہر نیک و بد کا اندازہ پیدا کرے زیادہ غیر ممکن پھر
انبیا کا قوم سے ہو کہ یہ جو تم بیل و خرگوش کی مثل مین پڑے کہ حکم ازل کو حیلہ سے ملایا یعنے ازل سے
چشمہ کا بیلون کی قسمت مین نہ تھا نہ خرگوش کے حیلہ سے تمکو ایسی مثلین بنانا اور اُس درگاہ پاک
ڈالنا یہ کب زیبا ہو اور کب تمہارا حق ہو مثل لانے کی مالک تو وہی درگاہ ہو جو علم ظاہر و باطن کی
ہو کہ وہ ہر شیٔ کے حال سے بخوبی واقف ہو جیسا کہ فرمایا وللہ المثل الاعلی اور واسطے اللہ ہی کے
ہو مثل اعلی الخلاف شرح مین آو یخنند اور آمیختند بصیغہ غائب لکھا ہو میری دانست مین حاضر ہونا
چاہیے کہ بعد مین بھی خطاب ہو نہ غیبت

بیان اسکا که هر کسی کا حق مثل لانے کا نہین ہو اور خاص کارخانۂ الٰہی ہین که بے انتہا

قوله توچه دانی سر چیزی باش کل + تا بزلف ویا برخ آری مثل + موسی آن که عصا دیده بود + اژدها بد او
لب برکشود + چون چنان شاہی نداند سر چوب + توچه دانی سر این دام و حبوب + چون غلط شد چشم موسی
در مثل + چون شود موسی فضولی مدخل + آن مثالت را چو اژدرها کند + تا بپاسخ جزو جزوت برکند + این مثال
آورد ابلیس لعین + تاکه شد مردود حق تا یوم دین + این مثال آورد قارون از لجاج + تا فرو شد در زمین با تخت
وتاج + این مثل آورد نمرود جهول + تاکه پشه مغز سر خوردش عجول + این مثال مدبیش گفته قوم عاد + کانچنانا
نشان خورد و برو آمد زباد + این مثال آورد شداد لئیم + تاکه شد محروم از بہر نعیم + این مثال آورد فرعون
از غلط + تاکه اندر آب دریا شد سقط + این مثال آورد ہر بدبخت دون + تاکه شد در قعر دوزخ سرنگون + این
مثالت را چو زاغ و بوم دان + که ز ایشان پست شد صد خاندان + المعنی گنگ ترکی مین گنجا عربی مین
گونگا سقط بفتحتین مردن اسپ و خرد غلط و خطا جہول شتابنده تو کسی چیز کا بھید کیا جانے بس بہرا
گر گونگا بیچارہ نہ یہ کہ زلف یا رخ کے ساتھ کوئی مثل اسکی لائے موسی نے جسکو که عصا دیکھا وہ عصا نہ تھا
اژدہا تھا جب اسکے بھید نے خود ہی لب کھولے تو جانا که اژدہا ہو آپ خیال تو کرو جب ایسے بادشاہ
بھید ایک لکڑی کا نہ جانین تو تو اس دام و دانہ کا بھید کیا جانے دام دنیا دانہ مخلوق یعنے یہ دنیا
اور یہ مخلوق کیسے کیسے اسرار مخفی رکھتے ہین اور جبکہ چشم حضرت موسیٰ کی بیان وصف عصا مین غلط ہوئی
تو بیان موسیٰ مین فضول مدخل کیسے ہوسکتا ہی یعنی کیسے سر گھسا سکتا ہی منقول ہی کہ عالم ارواح مین حضرت
موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نے یہ کیسے فرمایا ہی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل علما
میری امت کے ایسے ہین جیسے انبیاء بنی اسرائیل کے بھلا کیسے ہوسکتا ہی کہ عالم ہم رتبہ نبی کا ہو آپ نے
اسوقت روح پرفتوح امام غزالی رح کو سامنے کیا حضرت موسیٰ نے انپر سلام کہا انھون نے جواب سلام
مین ورحمة اللہ وبرکاتہ زیادہ کیا حضرت موسیٰ نے کہا تجھے یہ فضول کیون کیا علیک السلام کافی تھا انھون
نے کہا کہ تجھے ما تلک بیمینک یا موسیٰ یعنے کیا ہی تیرے ہاتھ مین ای موسیٰ اسکے جواب مین اتوکا علیہا
واہش بہا علی غنمی ولی فیہا مآرب اخری ٹیکتا ہون مین اسکو کھڑے ہونے کے اور چلنے کے وقت اور اپنی
بکریون کے واسطے پتے جھاڑتا ہون اور اور بہت میرے مقاصد اس عصا مین ہین کیون فضول کیا
جواب تو صرف یہی تھا ہی عصای لہذا فرماتے ہین کہ اور وصف عصا کے بیان کیے اژدہا ہونے کا
بیان نکیا اسکے بیان سے چشم انکی غلط ہوئی اسواسطے کہ اژدہا بھی ہو جاتا تھا اسکا انکو معلوم نہ تھا
معلوم ہوا کہ خدا تعالے نے فرمایا القہا یا موسیٰ ڈال دے اسکو ای موسیٰ فالقیہا فاذا ہی حیة تسعی

دیا اُسکو سونا گمان وہ ایک اژدہا ہوگیا رینگتا ہوا حضرت موسیٰ ڈرے خطاب ہوا خذہا سنعیدہا
ولی اُٹھالے اسکو ابھی ہم اُسکو پہلی عادت پر لوٹاتے ہین حاصل یہ کہ جب بڑا زاشیا کے چھپے ہوے
اد یکھتے ہین اور وہ ہو گیا لہذا رب العزت کی مثل مین ہر شی کو نہین لانا چاہیے اور نیز عسذر
مثنوی حضرت موسیٰ کا ہی جو مثال کہ تو اُسکی شان مین لاتا ہی اگر وہ چاہے تو اسی مثال کو اژدہا بنا دے
دہا اس طور پر تجھکو جواب دے کہ تیرے جنہ جنہ کو اکھیڑ ڈالے دیکھ تو یہی مثال تو ابلیس لعین لایا تھا کہ
فوقیت جتائی تھی پھر کیسا قیامت تک مردود ہوا اور ایسا ہی لجاج قارون نے کیا کہ مع
ج زمین مین دھنس گیا اور یہی مثال تھی کہ نمرود نے جو سخت جاہل تھا اپنے پیمبر سے کی کہ ہم تم
، ہین جسکے سبب سے پشہ نے کیسا جھٹ پٹ اُسکے سر کا مغز کھالیا قوم عاد نے بھی یہی مثال سوچی
ان باد نے اُنکی ہڈیان خورد بُرد کین ایسے ہی شداد لیئم بھی یہی مثال لایا جسکے باعث دولت
روم رہا نہ اپنی بنائی بہشت سے بہرہ یاب ہوا نہ خدا کی بنائی بہشت سے حق بعد فرعون نے
نہی سے موسیٰ کے ساتھ دعوی مساوات کا پیدا کیا پھر دیکھو کیسا آب دریا مین سقط ہوا لیئے
ح مر گیا الحاصل جو بد بخت ناچیز یہ مثال لایا قعر دوزخ مین اوندھا سر کے بل ڈھکیلا گیا بس
ن کو ایسا جان جیسے زاغ و بوم کہ دونون نحس و شوم ہین ان ہی آوازون کی بدولت سیکڑون
بنے خاندانون نے بنچا دیکھا ہی الخلاف شرح مین عصا دید کو دیدہ لکھا ہی اور شروع داستان
مین با توکل لکھا ہی مین نے تو اسکو باش کل بنا دیا ہی آگے ناظرین فہیم انصاف مند جو سمجھین
یا کہین سے اسکی دوسری صورت پر صحت ہو

مثل لانا قوم نوح کا استہزا طیاری کشتی مین اور بنانا اُسکا

اندر بادیہ کشتی بساخت + صد مثل گو از پی تسخر تباخت + در بیابانی کہ چاہ و آب نیست + میکند کشتی چہ
بلہیست + آن یکی میگفت ای کشتی تباز + وان یکی میگفت پرش ہم بساز + آن یکی میگفت و بنالش
وان یکی میگفت پشتش کر شریست + آن یکی میگفت بالا نش کجاست + وان یکی میگفت پالیش کر
+ آن یکی میگفت کین مشک تہی ست + وان یکی میگفت کین خر بہر کیست + آن یکی میگفت چون
درنہ بارت کی بمنزل می برد + آن یکی میگفت بیکاری مگر + یا شدی فرتوت غفلت شد زسر + او
این بفرمان خداست + این بچر بکہا نخواہد گشت کاست + المعنی گرخر کہ مبدل بکخر تا لع خر ہے
ریہ و درزغ و خوشنا بد حضرت نوح نے جنگل مین کشتی بنائی سیکڑون مثل گو واسطے استہزا و تمسخر کے دوڑ
رآن مجید مین ہی ویصنع الفلک وکلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ اور بناتا تھا وہ کشتی اور جسوقت کہ

گذرتے کوئی گروہ اسکی قوم سے تو ہنستے اور تمسخر کرتے تھے اور کہتے کہ ایسے بیابان مین جہان نہ کنوان ہی
کشتی بناتا ہی کیسا نادان ہی اور کیسی بیوقوفی ہی ایک کہتا تھا ای کشتی دوڑ ایک کہتا تھا کہ اسکے ذرا پر بھی بنا تو
کوئی کہتا تھا دنبالہ اسکا کج ہی کوئی کہتا تھا کہ پشت اسکی کنزخر ہی کوئی کہتا تھا پالان اسکا کہان ہی کوئی
کہتا تھا کہ اسکے پانون کیون ٹیڑھے ہین گویا اسکو گدھا ٹھہراتا تھا ایک کہتا تھا یہ تو ایک خالی مشک ہی
کوئی کہتا کہ یہ گدھا کسکے واسطے ہی ایک کہتا کہ یہ گدھا دانہ کیسے کھاتا اور اگر دانہ نہین کھاتا تو تیرا بوجھ
منزل پر کیسے لیجاتا ہی ایک کہتا تھا کہ شاید تو بیگاری ہی یا شدت بڑھاپے سے عقل تیری سر سے جاتی رہی
حضرت نوح کہتے تھے کہ یہ خدا کے حکم سے ہی تمھارے تمسخر سے ہرگز کم نہو گی نہ گھٹے گی جیسا کہ قرآن مین دربارۂ
تمسخر نازل ہی قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ و یحل علیہ عذاب مقیم
کہا نوح نے اگر تمسخر کرتے ہو ہمسے سو بیشک ہم بھی تمسخر کرینگے تمسے جیسے تم تمسخر کرتے ہو پس قریب جان لوگے
تم اسکو کہ آتا ہی وہ اور فضیحت کریگا وہ اسکو اور نازل ہوگا اسپر عذاب ہمیشہ کا الخلاف شرح مین بجائے
ای کشتی کے این کشتی لکھا ہے

ذکر اسکا کہ گڑھا کھودتا تھا اور کہتا تھا ڈھول بجاتا ہون

قولہ این مثل بشنو کہ شب دزدی عنید + در بن دیوار حفرہ می برید + نیم بیداری کہ او رنجور بود + طقطق آہستہ اش
می شنود + رفت بربام و فرو آویخت سر + گفت اورا در چہ کاری ای پدر + خیر باشد نیم شب چہ میکنی + تو کئی
گفتا دہل زن ای سنی + در چہ کاری گفت میکوبم دہل + گفت کو بانگ دہل ای بوسبل + گفت فردا بشنوی
این بانگ را + نعرۂ یا حسرتا وا ویلتا + من چو رفتم بشنوی بانگ دہل + آن زمان واقف شوی بر جزو کل + آن
دروغست و کژ و بر ساختہ + سر آن کژ را تو ہم نشناختہ + در غلط افتادۂ ای نیم خام + پختہ شو در آتش و درد السلام
المعنی فرماتے ہین کہ موافق ذکر صدر کے ایک مثل مجھسے اور سن لے کہ ایک چور سرکش نے ایک دیوار کی
جڑ مین نقب لگایا ایک نیم بیدار کہ رنجوری سے کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا اسنے اسکی کھٹ کھٹ جو آہستہ آہستہ
کر رہا تھا سنی اور چھت پر گیا نیچے کو سر لٹکا کے اس سے کہا کہ ای پدر کس کام مین تو ہی کیا کر رہا ہی خیر ای
اس نیم شب مین کنوان کھودتا ہی تو کون ہی کہا دہل زن ہون ای رفعت و بلندی والے پوچھا کیا کام
کرتا ہی کہا ڈھول بجاتا ہون کہا ای بوسبل ڈھول کی آواز کہان ہی بوسبل یعنے ای باپ راہون کے کہ
نئی نئی راہین نکالتا ہی کہا کل اسکی آواز سن لینا کہ نعرہ یا حسرتا و وا ویلتا کا بلند ہوگا اب قول نفس لوامہ کا
ہی ہو ہم تو چلے اب تو جب آواز دہل کی سنیگا اسوقت واقف ہوگا جو کچھ جزو کل ہی کہ وہ دروغ و کژ اور
بناوٹ ہی اور تو نے اس کج کا بھید کبھی نہ جانا غلطی مین پڑ گیا بس ای ادھ کچرے پختہ ہو اسکی آگ مین اور ہمارا سلام

اس مثل کا جو منکرون نے کہی تھی رسالت خرگوش و پیغام پیل جانب ماہ آسمان سے

ن خرگوش دان دیو فضول + کہ بہ پیش نفس تو آمد رسول + تا کہ نفس گول را محروم کرد + ز آب حیوانے
نفر خورد + باز گونہ کردہ معنیش را + کفر گفتی مستعد شو نیش را + اضطراب ماہ گفتی در زلال + کہ بترسانید
شغال + قصۂ خرگوش و پیل آری و آب + خشیت پیلان ز مہ در اضطراب + این چہ باشد آخر ای کوران خام
ند زبونش خاص و عام + چہ مہ و چہ آفتاب و چہ فلک + چہ عقول و چہ نفوس و چہ ملک + چہ وحوش و چہ طیور و دد
بہ ملوک و چہ گدا چہ کیقباد + چہ بلاد و چہ جبال و چہ بحار + چہ مہ و چہ سال و چہ لیل و نہار + چہ تراب و آب و چہ باد
چہ خریف و صیف و چہ دی چہ بہار + جملہ اندر حکم و در فرمان اوست + ہمچو گوئے در خم چوگان اوست +
اب آفتاب + آنچہ میگویم مگر ہستم بخواب + صد ہزاران شہر را خشم شہان + سرنگون کردست ای بدگوہران +
ی شگافد صد شگاف + گرد ایشان ماہ و خور اندر طواف + خشم مردان خشک گرداند سحاب + خشم
عالم را خراب + بنگرید ای مردگان بی حنوط + در سیاستگاہ شہرستان لوط + پیل خود چہ بود کہ سہ
+ کوفتند آن پیلگان را استخوان + اضعف مرغان ابابیلست و او + پیل را بدرید و نپذیرد رفو +
نوط خوشبوئین جو مردہ کیواسطے بنائین نفوس جائین اور روحین فرماتے ہین تونے جو خرگوش
مثل کہی اسکا بھید سن کہ اس خرگوش کو ایک دیو فضول جان کہ اسنے تیرے نفس کے سامنے
ن رسول ہون تا تیرے نفس گول و احمق کو آب حیوان سے جسکا پانی خضر نے پیا اور ایسی
روم رکھے تونے اسکے معنی ہی لوٹ دیے یعنی اسکے کہان ہین جو تو کہتا ہی تو تو کفر بکتا ہی
نتیجہ آخر نیش ای عذاب و عقاب لیس اس عذاب اٹھانے پر مستعد ہو تونے کہا کہ ماہ کا اضطراب جو آب
ن پیدا ہوا اس سے شغال نے پیلون کو ڈرایا کہ وہ بھاگ گئے اور قصہ خرگوش و ماہ اور آب کا
ن سے خوف ہاتھیون کا ماہ کے اضطراب سے بیان کیا ای خام اور اندھو یہ کیا چیز ہی اس
ابلہ مین جس سے سارے خاص و عام عاجز اور دبے ہوئے ہین کیا ماہ اور کیا آفتاب اور کیا
ر کیا عقول عشرہ اور کیا ارواح اور کیا ملک اور کیا وحوش اور کیا طیور کیا جماد اور کیا بادشاہ اور کیا
کیقباد اور کیا شہر اور کیا پہاڑ اور کیا دریا اور کیا مہینے کیا برسین کیا رات دن کیا خاک کیا باد
یا گرمی کیا جاڑا کیا خزان کیا بہار جملہ اسکے حکم و فرمان مین ہین اور گیند کیطرح سب اسکے
ن مین جا ہے جدھر انکو پھینکے آفتاب ساری مخلوق مین از بس اعظم و اشرف ہو اور وہ ایسا
ر کہ اس آفتاب کے آفتاب کا آفتاب ہی لیس آفتاب اول مراد ذات الٰہی ہے اور ثانی نور آفتاب
ذات آفتاب پھر کہتے ہین کہ مین یہ کیا کہتا ہون جو اسکو آفتاب سے تعبیر کرتا ہون کیا مین

سوتے مین پڑا تا ہون ہوشیار نہین ہون جو ایسی سوء ادبی کرتا ہون کہان وہ کہان آفتاب کہ اُسکے
مقابل ایک ذرہ بھی نہین ای بدگوہر و لاکھون شہرون کو اس بادشاہ کے خشم غضب نے سرنگون کر دیا ہی
جیساکہ فرمایا وکم من قریۃ اہلکناہا بہت قریہ ہین کہ ہمنے اُنکو ہلاک کیا شہان مین الف نون زائدہ ہی کہ وہ مراد
آسمان سے یعنے آسمان اُسکے حکم کی ہیبت سے سیکڑون شگاف اپنے بیچ مین پیدا کرتا ہی کہ انھین کے
گرد آفتاب و ماہتاب طواف کرتے ہین اور پھرتے ہین آگے خشم کا تو کچھ کہنا ہی نہین جو مرد اُسکی
راہ کے ہین اُنکا ایسا خشم ہی کہ بادل کے جگہ کا پانی خشک ہو جاے اور اُنکے خشم نے ہی عالم کو خراب
ویران کیا ہی تم ای مرد و بے حنوط غور کرو اور دیکھو شہرستان لوط کو کہ وہ سیاستگاہ ہی کیسے لوٹ پوٹ
کر دیے گئے تم پیل پیل کر رہے ہو پیل ہی کیا چیز دیکھو تین پرندون نے کیسے بڑے بڑے ہاتھیون کی
ہڈیان کوٹین جو ابرہہ کے ساتھ تھے سہ مرغ سے مراد قلت ہی نہ عدد معین سوچو تو کیسے ضعف مرغ ابابیل نے
جنے ہاتھیون کو ایسا پھاڑا چیرا جسکا رفو محال الخلاف شرح مین دو شعر جو پہلے اس حکایت کے
آخر مین حکایت سابق کے بھی لکھے ہین یعنی مکرر ہین قولہ کیست کو نشنید آن طوفان نوح + یا مصاف لشکر فرعون
روح + موج شان بشکست و اندر آب ریخت + ذرہ ذرہ آب شان بر می گسیخت + کیست کو نشنید احوال ثمود
وآنکہ صرصر عادیان را می ربود + چشم باری در چنان پیلان کشا + کہ بدندی پیل کش اندر وغا + ای چنان پیلان
و شاہان ظلوم + زیر خشم دل ہمیشہ در رجوم + تا ابد از ظلمتے در ظلمتے + میروند و نیست غوث و رحمتے + نام نیک
و بد مگر نشنیدہ اید + جملہ دیدند و شما نا دیدہ اید + دیدہ را نا دیدہ می آرید لیک + چشم تا نزا وا کشاید مرگ نیک
گرد و عالم پر بود خورشید و نور + چون روی در ظلمتی مانند گور + بی نصیب آئی از ان نور عظیم + بستہ روزن
باشی از ماہ کریم + تو درون چاہ رفستی ز کاخ + چہ گنہ دارد جہا نہای فراخ + المعنی ثمود نام ایک شخص کا ہی
نسل نوح علیہ السلام سے انکے پیغمبر حضرت صالح تھے کہ بسبب نافرمانی کے آگ کے عذاب سے جلے عاد
بھی نام ہی ایک شخص کا نسل حضرت نوح سے انکے ہود پیغمبر تھے کہ طوفان باد سے ہلاک ہوے غوث بالفتح فریاد
و فریادرس یہ بھی قول انھین ابنیا کا ہی کہتے ہین کون ایسا ہی جسنے ذکر طوفان نوح کا نہین سنا یا لڑائی
فرعون کے لشکر در وح کی نہین سنی روح سے مراد حضرت موسی باعتبار پاک جبلتی کے کیسا موج نے اُنکو
توڑ پھوڑ کے پانی کے حوالہ کیا اور پانی نے اُنکے ذرہ ذرہ کو توڑا اور کون ہی جسنے احوال ثمود کا نہین سنا
کہ آگ نے اُنکو جلایا اور کیسے باد عادیون کو اُٹھا اُٹھا لیجاتی تھی اور زمین پر پٹکتی تھی اکبار تو آنکھین کھول
اور اُن ہاتھیون کو دیکھ جو لڑائی مین تھے کہ اُنکا کشندہ کون تھا کیسے پیل تھے اور کیسے اُنکے کشندے
تھے اور معہذا اب تک زیر خشم دل اور رجوم ہین اور ابد تک ایک ظلمت سے دوسری ظلمت مین جائنگے

یادرس نہ مطلق رحمت اُنکے حال پر آپ بطور طنز کے کہتے ہین کہ تم بیچارے کیا جانو تمنے تو
بد کا نام بھی نہین سُنا چاہیے اور سب نے دیکھا ہو مگر تمنے کچھ نہین دیکھا حالانکہ سب کچھ دیکھا لیکن نادیدہ
ہر وتمھاری آنکھین مرگ خوب کھول دیگی اگر دونون جہان خورشید و نور سے بھر جائین جو اُدہ ا
ر تو اندھے کی طرح ظلمت مین چلے جو عبارت ضلالت سے ہو تو تو اس نور عظیم سے بے نصیب ہو
اہ کریم سے روزن بستہ اسیئے کہ تو تو خود کاخ چھوڑ کے چاہ مین گھسا ہی ہر جہان فراخ کا کیا گناہ وہ تو
ن قولہ جاتکہ اندر وصف گرگی ماندہ + چون بہ بیند روی یوسف را تو + لحن داؤدی بسنگ و کہ رسید
شگین دلانش کم شنیدہ + آفرین بر عقل و بر انصاف باد + ہر زمان واللہ اعلم بالرشاد + صدقوا
ا یاسبا + صدقوا روحا سبا ہا من سبا + صدقوا ہم ہم شموس طالعہ + یومنوکم من مخازی القارعہ
ہم بدور زاہرہ + قبل ان یلقوکموا بالساہرہ + صدقوا ہم ہم مصابیح الدجی + اکرموا ہم ہم مفاتیح الرجی
ن لیس یرجوا خیرکم + لاتضلوا الا تصدو غیرکم + پارسی گوئیم ہین تازی بہل + ہندوی آن ترک باش
دل + المعنی یہ مثالین بھی کلام سابق پر ہین کہ جو جان کہ ہمیشہ وصف گرگ مین رہی ہو وہ
ی صورت کو کیسے خوبصورت دیکھیگی دیکھو لحن داؤدی سنگ و کوہ تک پہونچا اور ان سنگین دلونکے
، نہین سُنا یعنے تیھر اثر پذیر ہوا مگر یہ نہوے تبس ہر دم تمھاری عقل و انصاف پر آفرین ہی کیسا
انبیا کی بات نہ سُنی اور اللہ رشد و ہدایت کا خوب جاننے والا ہی آپ مولانا رح فرماتے ہین
یا ان رسولون کرام کی تصدیق کرو اور تصدیق کرو ان روحون کی جنکو تم نے اپنی قید مین کیا ہی
سے اور تصدیق کرو اُنکی کہ وہ آفتاب روشن ہین کہ امن دینگے وہ تمکو زیان و رسوائی کے
سے قیامت کے دن اور تصدیق کرو کہ وہ بدر روشن ہین قبل اس سے کہ وہ ملاقی ہون تمسے
ہین اور تصدیق کرو اُنکی کہ روشن چراغ اندھیرے کے ہین اور بزرگی کرو اُنکی کہ وہ کنجیان
ن اور تصدیق کرو اُنکی کہ امیدوار تمھاری خیر کے نہین ہین اور گمراہ مت ہوا در تغیر کو منع
ماتے ہین کہ ہم تو پارسی گو ہین پارسی کہتے کہتے عربی کہنے لگے اب عربی کو چھوڑتے ہین اور
اپنے ترک کے جان و دل سے ہندو و غلام ہین

بیان معنی حزم و مثال مرد حازم

راہ ہای شاہان خوش نوید + بگرد دیگر ندا صحا بگروید + یا بحال اولیشان بنگرید + یا سوی آخر
رید + حزم چہ بود در دو تدبیر احتیاط + از دو آن گیری کہ دور ست از خباط + آن یکی گوید درین رہ
رہ + نیست آب و دہشت ریگ پای سوز + وان دگر گوید دروغست این بدان + کہ بہر شب چشمۂ بینی روان

حزم آن باشد کہ برگیری تو آب + تا رہی از ترس و باشی در صواب + گر بود در راہ آب این را بریز + ور نباشد وای بر مرد ستیز + ای خلیفہ زادگان وادی کیند + حزم بہر روز میعادی کیند + آن عدوی کہ پدرتان کین کشید + سوی زندانش ز علیین کشید + آن شہ شطرنج دل را مات کرد + از بہشتش سخرۂ آفات کرد + چند جا بندش گرفت اندر نبرد + تا بکشتی در فگندش روی زرد + اینچنین کرد ست با آن پہلوان + سست سستش منگرید ای دیگران + مادر و بابای ما را آن حسود + تاج و پیرایہ بچالاکی ربود + کردشان آنجا برہنہ خوار و زار + سالہا بگریست آدمؑ زار زار + المعنی خبردار ہو جاؤ گواہیان شاہون کی جو پیغمبر ہین سنو ایسے گواہ کہان ملینگے اور ساتون آسمان اسپر ایمان لائے ہین تم بھی ایمان لاؤ یا اولین کے حال پر غور کرو کہ اُنکے کیا حال ہوے یا آخرین کی طرف حزم و ہوشیاری کے ساتھ اُٹھو حزم جانتے ہو کیا چیز ہی دو تدبیر نین احتیاط کرنا اور دونون سے اسکو اختیار کرنا جو خبط سے دور ہو مثلاً ایک شخص کہتا ہی کہ اس راہ مین سات دن تک پانی نہین ملتا اسلیے کہ پانی وہان مطلق نہین ہی ریت پانون جلانے والا ہی اور دوسرا کہتا ہی کہ یہ جھوٹ ہی تو جہان رات کو ٹھہریگا چشمے رواں دیکھیگا اب حزم یہ ہی کہ تو پانی اپنے ساتھ لیجا تو خوف سے چھوٹے اور صواب سے قرین رہے پس اگر راہ مین پانی ملے تو اُسکو پھینکدے اور جو نہو تو واے مرد ستیز پر ای ناسازگار پر جو مخالف حزم سے ہی ای خلیفہ زادو یعنے ای بنی آدم کسواسطے بموجب انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے آدم کو اللہ تعالی نے خلیفہ کہا ہی خوب داد کرو اور عدل سے تجاوز نہو اور روز میعاد کیواسطے حزم بجا لاؤ وہ دشمن جسنے تمھارے باپ سے اپنا کینہ لیا کہ وہ شیطان ہو اور باپ آدمؑ کو علیین سے اس زندان کیطرف کھینچا زندان دنیا موافق الدنیا سجن المومنین دنیا زندان مومنون کا ہی اور نسبت دشمنی کے خود خداے تعالی نے فرمایا ان ہذا عدو لک و لزوجک ای آدم یہ ابلیس تیرا اور تیری زوجہ کا دشمن ہی اسی نے انکو جو بادشاہ شطرنج دل کے تھے مات کیا اور بہشت سے نکلکے بیگاری اس آفات کا بنایا انکی لڑائی مین کتنی جگہ اسنے داؤ چلائے یہانتک کہ ایک کھیت مین روے زرد انکو پچھاڑ ہی ڈالا یہ کہکے یا آدم ہل ادلک علی شجرۃ الخلد و ملک لا یبلی ای آدم مین راہ بتاؤن تمکو درخت خلد پر جس سے ہمیشہ جنت مین رہو اور وہ ملک پاؤ جو پرانا نہی ہو آب جانا تمنے اسنے ایسا کام اُن پہلوان کے ساتھ جو آدمؑ ہین کیا ہی لہذا اور دن کو ہم جتائے دیتے ہین کہ اسکو سست سست دیکھو یہ وہ حاسد ہی جسنے ہمارے ماں باپ دونون کا تاج و لباس چھین لیا اور چالاکی سے لیگیا جیسا کہ قرآن مین ہی فوسوس لہما الشیطان لیبدی لہما ما وری عنہما من سوا تہما سو وسوسہ مین ڈالا اُن دونون کو شیطان نے تا ظاہر کردے جو کچھ چھپایا گیا ہی انکی عورات سے یعنے ننگے ہو جائین

و وہان برہنہ کیا اور خوار و زار کہ آدم برسون اس غم سے زار زار روتے رہے منقول ہی جب گندم
نے کھایا حلّے بہشتی اُنکے جسم سے چھوٹ پڑے ننگے ہو گئے بھاگتے پھرتے تھے اور درختون کے
پتے آپ کو ڈھانپتے تھے الخلاف شرح مین پاے سوز کو شور لکھا ہی اور دادی کو وادی + قولہ
چشم اور وید بنت + کہ چرا اندر جریدہ لاست بنت + تو قیاسی گیر طراریش را + کہ چنان سر
ریشرا + الحذر ای گل پرستان از شرش + تیغ لاحلی زنید اندر سرش + کہ ہمی بیند شمارا از کمین + کہ شما
بیبنید ہین + دائما صیاد ریزد دانہا + دانہ پیدا باشد و پنہان دغا + ہر کجا دانہ بدیدی الحذر +
دام بر تو بال و پر + چونکہ دانہ دیدی بگریزای حمام + ورنہ چون خوردی در افتادی بدام + شاد مرغ
دانہ گفت + وز ریاض قدس بہرش گل شگفت + ہم بدان قانع شد و از دام رست + ہیچ دامے
بال نہ بست المعنی اوپر جو فرمایا ہی کہ برسون روئے اب اُس رونے کا بیان ہی کہ اُنکے رونے
سے جسم اُٹھی اور جوہر صورت سے زاری کرتے تھے قبول نہین ہوتی تھی لہذا کہتے تھے کہ آلہی میری
یہ کیسی لاشت ہوئی ہی آخر کار جب کچھ کلمات رب العزت ہی سے اُنکے قلب پر القا ہوے اُنکے
گریہ وزاری کی تب توبہ قبول ہوئی چنانچہ قرآن مجید مین ہی فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ
انہ ھو التواب الرحیم پس سیکھ لین آدم نے اپنے رب سے چند باتین سو توبہ کی اُسپر بیشک وہی ہی معاف
کرنیوالا اور مہربان اب تو قیاس کر اُسکی طراری کو کہ ایسے ریش جنکا اندمال محال ہوتا ہی اُس سے
بچے رہین بچواے گل پرستو یعنے تن پرورو اُسکے شر سے اور تیغ لاحلی اُسکے سر پر مارتے رہو کہ یہ
کمین سے تاک رہا ہی اور تم اسکو نہین دیکھتے ہو موافق قول خدا تعالی کے انہ یراکم ھو وقبیلہ
من حیث لا ترونہم بیشک دیکھتا ہی وہ تمکو اور اسکے گروہ اس حیثیت سے کہ تم اُسکو نہین دیکھتے
صیاد دانے بکھیرتا رہتا ہی لیکن دانے ظاہر ہوتے ہین اور پوشید دغا بس تو جہان دانہ دیکھے
بچ تا تیرے بال و پر کو دام نہ باندھے لہذا ای حمام جسوقت تو دانہ دیکھے معًا وہان سے بھاگ
اگر تو نے کھا لیا تو جان لے کہ جال مین پھنس گیا کیسا خوش وہ مرغ ہی جسنے ترک دانہ کا کیا اور ریاض
قدس سے اُسکے واسطے گل کھلا اور وہ اسی گل کی بو سونگھ سونگھ کے رہا اور اسی پر قانع ہو کر دام سے
چھوٹا کسی دام نے اُسکے بال و پر نہ باندھے الخلاف پہلے شعر کے معنی شرح بحر العلوم مین بھی لکھے
ہین بھی ناظرین اُنکو بھی غور فرمائین اور اُنکو بھی ہین اُنکے معنی کہانتک لکھون جسکا دل چاہے شرح مین دیکھ لے

حکایت وخامت حال اُس مرغ کی کہ حزم کو حرص ہوا سے ترک کیا

مرغے فوق دیواری نشست + دیدہ سوی دانہ و دامی بہ بست + یک نظر او سوی صحرا می کشید +

یک نظر حرص بدانہ می کشید + این نظر با آن نظر چالیش کرد + ناگہانی از خرد خالیش کرد + رفت و دانہ
خورد و اندر دام ماند + صائدش گشت و بجور دو کام راند + باز مرغی کان تردد را گذاشت + زان نظر بر کند
و بصحرا گماشت + شاد پر و بال او نجالہ + تا امام جملہ آزادان شد او + ہر کہ او را مقتدا سازد و برست + در مقام
امن و آزادی نشست + زانکہ شاہ حازمان آمد وش + تا گلستان و چمن شد منزلش + حزم از و
راضی و او راضی ز حزم + ایچنین کن گر کنی تدبیر و عزم + بارہا در دام حرص افتادہ + حلق خود را در بریدن دادہ
باز آن تواب لطف آزاد کرد + توبہ پذیرفت و شاد کرد + گفت ان عدتم عدنا کذا + نحن زوجنا
انفعال بالجزا + المعنی چالیش خراسیدن تواب بتشدید واو توبہ پذیرندہ یعنے ایک مرغ کسی دیوار پر بیٹھا
اور آنکھیں طرف دانہ مع دام کے لگائیں یعنے اس دانہ کے ساتھ دام بھی تھا اور اسمیں ہیئت کی ہوا اب
ایک نظر تو اسکی صحرا کی طرف بھی کہ اڑ جاؤں اور ایک نظر جو حرص کی تھی وہ دانہ کیطرف کھینچتی تھی کہ
اسپر گردن آخر اس نظر نے جو اس نظر کے ساتھ خراش کیا تو یکایک اسکو خرد سے خالی کر دیا کہ یہ دانہ
پر گیا اور دانہ کھایا اور جال میں رہگیا شکاری نے اسکو مار کھایا اور کامران ہوا اور وہ مرغ جسنے
اس تردد کو چھوڑا اسنے دانہ سے نظر اٹھا کے صحرا کی طرف تعین کی وہ شاد ہے اور یہ پر و بال اسکے
اسکے واسطے نجات اسی سبب سے وہ جملہ آزادوں کا امام ہے اب جو کوئی اسکو اپنا امام بنائے وہ بھی
چھوٹ جائے اور مقام امن و آزادی میں بیٹھے اس سبب سے کہ جو لوگ حزم والے ہیں وہ ان سب کا ان
سب کا بادشاہ ہے اسی وجہ سے گلستان اور چمن اسکا گھر ہے اس سے حزم راضی وہ حزم سے راضی ہیں اگر
تو کوئی عزم و تدبیر کرتا ہے تو ایسا ہی کر تو بھی بارہا دام حرص میں پھنسا ہے اور اپنا حلق بریدن کے حوالہ کر دیا
پھر بھی تجھکو اسکے لطف توبہ پذیر نے آزاد کر دیا توبہ تیری مان لی اور تجھکو شاد کیا اور اسی سبب سے
کہا ہے کہ جیسے تم لوٹو گے ویسے ہی ہم لوٹینگے یعنے جو گناہ سے توبہ کیطرف لوٹو گے ہم قبول کرینگے اور بخش
دینگے اور اگر توبہ کے بعد گناہ کیطرف لوٹو گے ہم اسکا بدلا کرینگے اور سزا دینگے ہمنے فعلوں کو جفت جزا کا
کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے عسی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا قریب ہے کہ رب تمہارا تمپر رحم کرے اور جو پھر لوٹو گے
تم بعد رحمت کے تو ہم بھی لوٹینگے بدانکہ بین الخلاف شرح بحر العلوم میں صحرا اسکندر بجائے بیکشید لکھا ہے
قولہ چونکہ جفتے را بر خود آوریم + آید آن جفتش و دانہ لاجرم + جفت کردیم این عمل را با اثر + چون رسد جفتے
رسد جفتے دگر + چون رباید غارتی از جفت شوی + جفت می آید بی او شوی جری + یار دیگر سوی این دام آمدی
خاک اندر دیدہ توبہ زدی + باز آن تواب بکشود آن گرہ + گفت ہین بگریز این سو یا مہ + باز چون
پروانہ نسیان رسید + جان تو از ابلہی تا بآتش کشید + کم کن این پروانہ نسیان و شکے + در پرسوزیدہ بنگر تو یکے

...یدی شکر آن باشد که هیچ + سوی آن دانه نیاری پیچ پیچ + تا ترا چون شکر گوئی بخشد او + دو...
...بیخوف عدو + شکر آن نعمت که تان آزاد کرد + نعمت حق را بباید یاد کرد + چند اندر رنجها و در بلا
...ر دامم رها کن ای خدا + تا چنین خدمت کنم احسان کنم + خاک اندر دیدهٔ شیطان زنم + چون خلاصت
...ز امتحان + بیجا نستی که بود شی همچنان + چون رها کردت فرامش کردیش + جان خود را مست
...ردیش + المعنی یعنے بموجب زوجنا الفعال الخ کے فعل جزا کا زوج ہی اور جزا فعل کی ہی جب
...ت کو ہم اپنے پاس بلائینگے یعنے کوئی فعل ظہور مین لائینگے تو دوسرا جفت اسکا ضرور آئیگا
...نا سب عمل کے جب اس عمل باثر کے ہم جفت ہوے اس سبب سے کہ جب ایک جفت آتا ہی
...ضرور آتا ہی جب اسنے غارت اس جفت سے چھین لی تو وہ جفت شوی ہی جو اسکے پیچھے آئے
...ب سے پھر تم اس دام کیطرف رجوع ہوے اور توبہ کی آنکھون مین تمنے خاک ڈالی پھر اس
...نے وہ گرہ تیری کھول دی اور مشکل آسان کر دی اور کہدیا کہ خبردار یہان سے بھاگ جا
...قدم ادھر مت رکھنا بعد اس فہمایش کے نسیان کا پروانہ تمھارے پاس آیا اور اسنے تمھاری
...نش کیطرف کھینچا تو فہمایش تو آپ کی مت بھلا اور اس پروانۂ نسیان و شک ہی کو کھودے
...جلے ہوے پرون کو جو ایک دفعہ جل چکے ہین دیکھے رہ اور شکر گزار ہو کہ تجھکو اس دام سے
...ن شکر یہی ہی کہ پھر اس دانہ کیطرف ہرگز رغبت نہ کر اور پیچ پیچ مین نہ پڑ جب تو اسکا شکر گزار ہوگا
...وزی بے دام و بیخوف دشمن کے بخشیگا شکر اس نعمت کا کہ اسنے تمکو آزاد کیا یہی ہی کہ نعمت
...ر د بھو لو نہین جیسے رنج و بلا مین دل سے کہتے تھے کہ ای خدا ہمکو اس رنج و بلا کے دام سے
...چھڑا دیگا تو تیری بندگی کرینگے اور تیرے واسطے احسان کرینگے جیسے کہ نذر وغیرہ مانتے ہین
...ن کی آنکھون مین خاک جھونکینگے جب اسنے تمکو اس امتحان و بلا سے خلاصی بخشی تو ویسے ہی
...جیسے تھے آپ جو اسنے چھوڑ دیا تو اسکو بھول گئے اور اپنی جان کو مست بیہوش بنا لیا کچھ
جانتے ہی نہین الخلاف شرح بحر العلوم مین اِین پروانہ کو ای پروانہ لکھا ہی

...ت نذر کرنا کتون کا ہر جاڑے مین کہ جب گرمی آئیگی تو جاڑون کیلیے گھر بنائینگے

...ت زمستان جمع کرده استخوانش + وز جم سرما خرد گردد اندر چنانش کو بگوید کا ینقدر تن که منم + خانهٔ از سنگ
...ای چونکه تابستان بیاید من بجنگ + بهر سرما خانه سازم ز سنگ + چونکه تابستان بیاید از کشاد +
...ین کرد دو پوست شاد + زفت گردد پا کشد در سایه + کاہلی سیری غری خودرایه + گویدش ای عمو چون
...ر خویش را + در کلامی خانه گنجم ای کیا + گویدش دل خانه سازی ای عمو + گوید او در خانه کی گنجم بگو +

استخوان حرص تو در وقت ددد + در ہم آید خرد گردد در نورد + گوئی از تو به بسازم خانۂ + در زمستان باشدم کاشانۂ + چون بشد رنج و شدت آن حرص رفت + ہمچو سگ سودای خانہ از تو رفت + المعنی غربا لکسر رد غافل و مرد ناآزمودہ کار نورد بفتح ہندی بھٹہ روباہ وغیرہ کا کتا جاڑے مین اپنی ہڑیان جمع کیے ہوے سوتا ہی جسکی ہندی ہی گرگمی مڑی اور سنگ زتی سرماکی جو مراد برف باری سے ہی ایسا چور چور اُسکو کرتی ہی کہ وہ کہتا ہی کہ میرا اتنا سا تن ہی جیسا کہ مین ہون بات ای کیا ہی مجھکو بھی ایک گھر تھپر سے بنانا چاہیے اب جسوقت گرمی آئیگی مین اپنے پنجون سے جاڑے کیواسطے ایک گھر بناونگا پھر جب گرمی آئی اور بدن نے کتنا دبائی یعنے جاڑے کی سکڑن جاتی رہی ہڑیان پھیلین پوست خوش ہوا یہ بھی موٹا تازہ ہوکے کسی سایہ مین پانون پھیلاکے سورہا پھر ویسا ہی کاہل ویسا ہی سیر ویسا ہی غافل اور خودرائے ہوگیا اور اب وہ جو آپ کو موٹا تازہ دیکھتا ہی تو کہتا ہی کہ ای کیا گھر کیسے بناؤن میری گھر مین سمائی کب ہوگی ایسا گھر کونسا ہی جسمین مین سماونگا معہذا دل بھی اُسکا کہتا ہی کہ ای عمو کوئی گھر بنا تو اس سے یہی کہتا ہی کہ بتا مین گھر مین سماونگا کب ایسے ہی تیری حرص کی ہڈیان بھی جب کسی درد مین پڑتی ہین سکڑ کر جاتی ہین اور چور چور ہوکے پیچ و تاب کھاتی ہین تو بھی کہتا ہی کہ مین بھی توبہ کا ایک گھر بناونگا کہ تکلیف کے وقت جو مراد زمستان سے ہی میرا کاشانہ ہوا اور کاشانہ خانہ زمستانی کہ جسکے تابدانون مین شیشے لگاتے ہین روشنی کیواسطے اسلیے کہ کاش بمعنی شیشہ کے ہی اور آنہ کلمہ نسبت پھر جب رنج جاتا رہا اور حرص موٹی تازی ہوئی تو کتے کیطرح سودا خانہ سازی کا سب جاتا رہا کچھ نرہا الخلاف یہان کردو کو یہان کرد و شرح مین لکھا ہی قولہ شکر نعمت خوشتر از نعمت بود + شکر بارہ کی سوی نعمت رود + شکر جان نعمت و نعمت چو پوست + زانکہ شکر آرد ترا تا کوی دوست + نعمت آرد غفلت و شکر انتباہ + صید نعمت کن بدام شکر شاہ + نعمت شکرت کند پر چشم و میر + تا کنی صد نعمت ایثار فقیر + سیر نوشی از طعام و نقل حق + تا رود از تو شکم خواری و دق + نعمت وہاب را شکری کنید + تا سر منجوش خود را شکنبد + شکر جذب نعمت او فر کند + کفر نعمت مرد را کافر کند + المعنی شکر بارہ وہ شخص جو بار شکر کا ہو نقمت با بلا یعنے شکر نعمت کا نعمت سے خوشتر ہی اسواسطے جو شکر بارہ ہی وہ بلاؤ خواری مین نہین پڑتا اس لیے کہ شکر کے لیے نعمت لازم ہی اور نعمت بے شکر زائل ہوکے نقمت بیشر آتی ہی شکر نعمت کی جان ہی اور نعمت مثل پوست کے اسواسطے کہ شکر تجھکو دوست کی گلی تک پہونچاتا ہی شکر تجھکو آگاہی بخشتا ہی اور نعمت غفلت لاتی ہی بس تو اپنے بادشاہ کے دام شکر مین شکار نعمت کا کر اور جال شکر کا لگا یہ نعمت جو شکر شاہ سے حاصل ہوگی تیری آنکھون کو بھر دیگی اور سیر کر دیگی اور بادشاہ بنادیگی تا تو سیکڑون

ن کو بخشیگا اور سیر ہوکے طعام و نقل حق سے نوش کریگا تو تجھ سے یہ تعلم خواری گدائی بالکل جاتی ر
ندہ کی نعمت کا شکر کرو تو اپنے منجوش کے سر کو نہ توڑ و یعنے جھنڈا تمھارا بلند رہے گرنے نہ پائے منجوش
، ما یجہ علم شکر ایسی کشش والا ہو کہ نعمت وافر تر کو اپنی طرف کھینچتا ہو اور کفر نعمت کا آدمی کو کافر
فرمایا لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید اگر شکر کروگے ہم نعمت تمھاری بڑھادینگے
گے تو ہمارا عذاب بھی سخت ہی کافرین فتحہ فا کا بھی جائز ہوا **انخلاف** شرح بحر العلوم مین
و حارہ لکھا ہی بارہ بمعنی اسپ اس بارہ کے معنی تو مجھکو خوش نہین جتیم کو برجتیم منجوش کو منحوس لکھا ہو

روں کا انبیا علیہم السلام کو نصیحت سے اور حجت لانا موافق طریق جبریوں کے

ی نصوحان بس بود + آنچہ گفتید ار درین دہ کس بود + قفل بر دلہای ما بنہاد حق +
برخالق سبق + نقش ما این کرد آن تصویر گر + این نخواہد شد بگفت و گو دگر + سنگ را صد سال
+ کہنہ را صد بار گوئی باش نو + خاک را گوئی صفات آب گیر + آب را گوئی عسل شو یا کہ شیر +
زر محض شو + پشہ را گوئی کہ سوی باد رو + قلب را گوئی کہ زر پاک شو + یا کہ اکسیرے شود
+ ہیچ ازان اوصاف دیگر گون شوند + آب کی گردد عسل ای ارجمند + خالق افلاک و ہم
خالق آب و تراب و خاکیان + آسمان را دا دوران و صفا + آب و گل را تیرہ روئی و
سمان وردی گزید + کی تواند آب و گل صفوت خرید + قسمتی کرد ست ہر یک را رہے + کی
بہدت چون سکے + المعنی نصوح بسیار نصیحت کنندہ پھر رجوع ہی طرف ذکر اہل سبا کے کہ قوم
جو تم بڑے ناصح ہو جو کچھ تمنے کہا اگر اس گانون مین کس ہی یعنے اس مذہب مشرب کا
ت کافی و بس ہی لیکن ہم کیا کرین ہمارے دلون پر تو اللہ نے قفل لگا دیا پھر تم ہی
پر کبھی کوئی بھی سبقت لیگیا ہمارا تو نقش ہی اُس مصور نے ایسا بنا دیا یہ تمھاری گفتگو سے
جائیگا تم پتھر سے سیکڑون برس کہتے رہو کہ لعل ہو جا اور پرانے سے سود فہ کھوئیا ہو جا
اور یہ نیا ہو جائیگا خاک سے کہو کہ پانی کی صفت اختیار کر یا آب سے کہو کہ شہد ہو جا
کیا وہ ہوا جاتا ہی تا رکہ نور محض نہین ہی کیسے نور ہو جائے مچھر کہ ہوا سے بھاگتا ہی کیسے
سکے زر قلب زر خالص یا اکسیر کب بن سکتا ہی غرض جو اوصاف جسکے ہین اُنسے بدل
پانی شہد نہین ہو سکتا اللہ تعالے جسنے افلاک اور افلاک کی مخلوق پیدا کی ہی اور آب
لی اُسنے آسمان کو نور صفا و گردش دی اور آب و خاک کو تیرہ روئی و بالیدگی آب آسمان
ری بات کیسے اختیار کر سکتا ہی اور آب و گل صفوت و صفا کیسے پا سکتے ہین گزیدہ بالضم

گزیدن سے پسند کرنا اختیار کرنا غرض خالق نے ہر کسی کے حصہ مین ایک راہ کی ہی پھر تیری کوشش کاہ مثل کوہ کے کب ہو جائیگی

جواب انبیا علیہ السلام کا جبریان کو

قولہ انبیا گفتند کاری آفرید + وصفهای که نتان زان سر کشید + وا فریدا وصفهای عارضی + که کهی مغبوض سنگر در ضی + سنگ را گوی که زر شو بیهدست + مس را گوی که زر شو راه هست + ریگ را گوی که گل شو عاجز ست خاک را گوی که گل شو جائز ست + رنجها دادست کانرا چاره نیست + آن بمثل لنگی و فطس و عمیست + رنجها دادست کانرا چاره هست + آن بمثل لقوه و درد سرست + این دوا ہا ساخت بہر ائتلاف نیست این درد و دوا ہا از گزاف + بلکہ اغلب رنجہا را چارہ ہست + چون بجد جوئی بیاید آن بدست + المعنی عارضی خوشنود فطس ہین یعنی ہونا عمی اما لے عماکوری انبیا نے کہا کہ ہان ایسے وصف اُسنے پیدا کیے ہین کہ اُنسے تم سر نہین نکال سکتے اور الگ نہین ہو سکتے اور اُسنے ایسے ایسے وصف عارضی پیدا کیے ہین کہ جنسے کبھی تم مبغوض ہوتے ہو ای ناخوش اور کبھی خوشنود اگر سنگ سے تو کہے کہ زر ہو جا بیہودہ ہی ہان اگر مس سے کہے کہ زر ہو جا تو راہ کی بات ہی کہ ایسا ہوتا ہی اور جو ریت سے کہے کہ گل ہو جا وہ اس سے کہا ہو گا کہ اسمین گل ہونے کا اصلا مادہ نہین پھر کیسے ہو اور اگر خاک سے کہے کہ گل ہو جا تو جائز ہی بہت رنج اُسنے ایسے دیے ہین جنکی علاج نہین مثلاً گونگا یا اندھا یا چوڑی ناک والا ہونا اور بہت رنج ایسے ہین جنکا علاج ہی جیسے لقوہ یا درد سر بس یہ دوا اُسنے انھین کے ائتلاف کیواسطے بنائی ہی لاجرم یہ درد و دوا بیہودہ نہین ہین بلکہ اکثر رنجون کے علاج ہین اگر تو خوب متوجہ ہو کے کوشش کے ساتھ ڈھونڈھے تو ہاتھ لگیگے

دوبارہ حجت ان منکرون کی جبریانہ

قولہ قوم گفتند ای گروہ رنج نا + نیست زان رنجیکہ بپذیرد دوا + سالہا گفتید زین افسون و پند + سخت تر میگشت زان ہر لحظہ بند + گر دوا را این مرض قابل بدی + آخر از وی ذرہ زائل شدی + سدہ چون شد آب ناید در جگر + گر خورد دریا رود جای دگر + لاجرم آماس گیرد دست و پا + تشنگی را نشکند آن استقا + المعنی قوم نے کہا ای گروہ رنج ہمارا ایسا نہین ہی جو دوا پذیر ہو برسین ہو گئین لوگون نے ہمپر افسون پھونکے نصیحتین کین فائدہ کیا سنے ہر دم بند ہماری اور مضبوط ہوئی بس اگر مرض ہمارا قابل دوا کے ہوتا تو کوئی ذرہ بھر تو اُس سے کم ہوتا یہ ایسا ہی جیسے سدہ پڑجاتا ہی تو پانی جگر مین نہین پہونچتا اگر دریا پی لیگا نہ معلوم وہ کہان چلا جائیگا اسی سبب سے ہاتھ پانؤن سوج جاتے ہین مگر وہ پانی پینا اس تشنگی کو نہین بجھاتا

پھر جواب انبیا کا جبریون کو

...ستد نومیدی بدست + فضل و رحمتهای باری بیحدست + از چنین محسن نشاید نا امید + دست در فتراک
...ید + ای بسا کاری که اول صعب گشت + بعد ازان بگشاده شد سختی گذشت + بعد نومیدی
...ست + از پس ظلمت بسی خورشید هاست + خود گرفتم که شما سنگین شدید + قفلها بر گوش و بر دل
...ارا با قبولی کار نیست + کار ما تسلیم و فرمان بردنیست + او بفرمودست ما این بندگی + نیست
...ن گویندگی + جان برای امر او داریم ما + گر بریگی گوید او کاریم ما + امر حق را با گروه بے ریا +
...ن رسالت با شما + غیر حق جان نبی را یار نیست + با قبول و رد خلقش کار نیست + مزد تبلیغ
...دست + زشت و دشمن رو شدیم از بہر دوست + ما برین درگه ملولان نیستیم + تا ز بعد راه
... دل فرو بسته ملول آنکس بود + کز فراق یار در محبس بود + دلبر و مطلوب با ما حاضرست +
...ش جان شاکرست + در دل ما لاله زار و گلشنست + پیری و پژمردگی را راه نیست + المعنی خراک
انبیا نے کہا اے لوگو نا امیدی بری چیز ہی نا امید مت ہو خدا کی رحمت بیحد و حساب ہی بھلا
...ے کہ جسکے احسان برابر دیکھتے چلے آئے ہو نا امید ہونا چاہیے نہین اسی کی رحمت کے فتراک
... ایسے کام ہوتے ہین کہ اول مین سخت معلوم ہوتے ہین اور جب کشود اُنمین پیدا ہوتی ہی تو
...ہتی تم اس نا امیدی سے نا امید مت ہو اسکے پیچھے بڑی بڑی امیدین ہین اور اس ظلمت کے
...سے آفتاب ہم خود اسکو مانتے ہین کہ تم سخت دل ہوگئے اور گوش و دل پر قفل لگ گئے
...مگر ہمکو تو کیسکے قبول سے کام نہین ہی ہمارا کام تو تسلیم ہی یعنے اُسکے حکم پر گردن نہاد ہونا اور
...کے پاس لیجانا جیساکہ فرمایا ما علی الرسول الا البلاغ نہین ہی رسول کے ذمہ مگر پہونچا دینا
...س خدمت کا حکم دیا ہی ہم خود یہ گفتگو نہین کرتے ہماری جان اُسی کے حکم کیواسطے ہی
...ت ہین ہوئے ہم اُسمین یو لیکن چاہیے جسے چاہیے نہ جسے جو حکم خدا کا ہوتا ہی اُسکی رسالت
...کرتے ہین تمہارے پاس یہی ہی ہمکو اپنی جان کا خوف کسی سے نہین ہی ہم نبی ہین
...کا مددگار سوا خدا کے کوئی نہین ہی نہ ہمکو کسی کے رد و قبول سے مطلب نہ ہم کسی سے
...ل تبلیغ رسالت کی مانگتے ہین یہ مزد بھی ہماری اُسی سے ہی جیساکہ کہا ہی ان اجری الا علی اللہ
...وری ہماری مگر اللہ پر ہم اسی اپنے دوست کے پیچھے زشت دو دشمن رو ٹھہرے ہین کہ ہر کوئی
...نتا ہی اور جہان ہماری صورت دیکھی جاتا کہ دشمن آتا ہی ہم اسکی راہ مین ملولون سے
...یسے ملول آدمی بعد راہ سے جگہ جگہ کھڑا ہو ہو رہتا ہی اسواسطے کہ ملول و ربستہ دل وہ شخص ہوتا ہی

کہ فراق یار کے زندان مین پڑا ہو ہمارا تو دلبر اور مطلوب دونون حاضر ہین اور اسکی رحمت جو ہمپر نثار کرہی
ہماری جان اُسکی شاکر ہمارے دل مین تو ایک گلشن اور ایک لالہ زار شگفتہ ہی پیری و پژمردگی کو
اُسمین دخل ہی کہان ہوا بخلاف شرح بحر العلوم مین پہلے دونون شعر اخیر داستان صدر مین سے
مین مین نے مناسب جان کے اس حکایت کو اُسنے مصدر کیا اور ماکردہ کو باکردہ اور دل فرو بستہ
ملول مین واو عطف جو مخل وزن و بیصورت ہی اور در دل کو در دو دل لکھا ہی **قولہ** دائما تر و جوانیم و لطیف
تازہ و شیرین و خندان و ظریف + پیش ما صد سال و یک ساعت یکیست + کہ دراز و کوتہ از ما منفکیست
آن دراز و کوتہی در جسمہاست + خود دراز و کوتہ اندر جان کجاست + سیصد و نہ سال آن اصحاب کہف
پیش شان یک روز بی اندوہ لہف + وانگہی ننمود شان یک روز نہم + کہ بہ تن باز آمد ارواح از علام ای
بنا شد روز و شب با ماہ و سال + کی بود سیری و پیری و ملال + در گلستان عدم چون بیخودیست مستی
از سغراق لطف ایزدیست + لم یذق لم یدر ہر کس کو نخورد + کی بوہم آرد جعل انفاس ورد + نیست موہوم
از بدی موہوم آن ہمچو موہوم شدی معدوم آن + دوزخ اندر وہم چون آرد بہشت + ہیچ تا بلدی
خوب از خوک زشت + این گلوی خود ببر ای مہان + اینچنین لقمہ رسیدہ تا وہان + راہہای صعب پایان
بردہ ایم + رہ براہل خویش آسان کردہ ایم + این بجو یید از نجوم سعد راہ + زانکہ در ظلمت دریدہ قعر چاہ
ہر کہ بارا گشت پیرو بار رشت + از عذاب نار و در جنت نشست + وانکہ نشنید از شقاوت پند ما + در عذاب
جاودان شد مبتلا + **المعنی** ظریف نادر و نوزادہ لہف دریغ کھانا اور اندوہگین ہونا سغراق بالفتح
بزرگ دکوز لولہ دار دمی و پیالۂ می وہی انبیا فرماتے ہین کہ ہم ہمیشہ تر و تازہ اور جوان و لطیف
اور تازہ و شیرین اور خندان اور ظریف ہین ای نوزاد ہمارے نزدیک سو برس اور ایک ساعت
برابر ہی اسواسطے کہ ہمسے دراز و کوتاہ جو عوارض ہین نہ جوہر سب جدا ہوگئے اسلیے کہ دراز و کوتاہ
یہ صفات جسمون کے ہین اور ہم روح مجرد رہگئے پھر روح مین دراز و کوتاہ کہان ہین وہ اصحاب کہف
جنکو تین سو نو برسین گذری تھین اور اُنکے سامنے ایک دن تھا جسمین نہ کوئی اندوہ تھا نہ ملال
جیساکہ قرآن مجید مین ہی ولبثوا فی کہفہم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعًا اور رہے وہ اپنے غار مین
تین سو نو برس پھر جب علام سے انکے تن مین روح آئی اور پوچھا کہ تمکو کتنا درنگ ہوا یعنی کم لبثتم
تو کہا لبثنا یومًا او بعض یوم رہے ہم ایک دن یا بعض یکدن سے اب بتاؤ جہان روز و شب یا
سال و ماہ نہو وہان سیری یعنے کہنگی اور پیری و ملال کیسے ہوگا اور گلستان عدم مین جو بیخودی ای
یہ مستی سغراق لطف ایزدی ہی کہ اُسکے لطف نے ایک بڑا سا پیالہ شراب لطف کا بھرکے پلا دیا

پیالہ اُسکے لُطف کا نصیب نہوا وہ لم یذق دلم یدر مین داخل ہی یعنے نہ چکھا اُسنے نہ معلوم کیا اُسنے وہ
جعل جسکے وہم مین بو گلاب کی نہین آتی اسواسطے کہ بو گلاب کی اسکی موت ہی وہ ظاہر و یقینی ہی
موہوم ہوتا تو موہوم ہوتا کیطرح جو تمام مخلوق ہی وہ بھی معدوم ہو جاتا جیسے یہ معدوم ہو جاتے ہین
مت کے وہم مین کب گذرتا ہی اور کبھی بھی روے خوب خوک زشت سے چمکا ہی غرض یہ کہ بُرائی بھلائی
ی تم ای بزرگو اپنا گلا آب مست کا تو کیسا اچھا لقمہ پاکیزہ تمھارے دہن کے پاس آگیا ہی پھر کیون
تے لقمہ وہی ہدایت اُنکی اگر راہون کی سختی سے ڈرتے ہو تو اس سے مت ڈرو اسلیے کہ راہین
طے کرکے اپنے لوگون یعنے پیرو ون پر آسان کر دی ہین خبردار ہو نجوم سعد موجود ہین اُنسے
ہو نڈھو اس سبب سے کہ اندھیری اور قعر چاہ مین پڑے ہوے ہو جو کوئی ہمارا پیرو ہوا عذاب
چھوٹ گیا اور نشست بہشت کی اُسکو نصیب ہوئی اور جسنے اپنی بدنصیبی سے نصیحت
خوب جان لو کہ عذاب جاودان مین مبتلا ہوا الخلاف شرح بحر العلوم مین تین باز
آمد کو تین اور سیری کو سیری اور صعب پایان کو با پایان رہ کو ر دکھا ہی

تذکرہ اعتراض قوم کا انبیا علیہم السلام پر

متند از شما سعد خود ید + نحس مائید و ضد ید و مرتد ید + جان ما فارغ بد از اندیشہا + در غم انگندید
ذوق جمعیت کہ بودہ اتفاق + شد ز فال زشت تان در افتراق + طوطی نقل و شکر
غ مرگ اندیش گشتیم از شما + ہر کجا افسانۂ غم گستریست + ہر کجا آوازۂ مستنکریست +
ہان فال بدیست + ہر کجا مسخ نکال موحدیست + در مثال قصہ و فال شماست + در غم انگیزی
تہماست + المعنی مسخ بالفتح بدل جانا صورت کا پہلی صورت سے جو بدہو نکال بالفتح عقوبت
دل انبیا کا ہی کہ نجوم سعد سے رہنمائی چاہو یہ اُسیکا جواب ہی کہ قوم نے کہا بالفرض تم سعد ہو
واسطے ہو ہمارے لیے تو نحس و ضد و مرتد ہو ہم اچھے خاصے جملہ اندیشون سے بجنت اور
ون سے فارغ جان تھے تمنے ہمکو رنج و عنا مین ڈال دیا جیسا کہ اس قسم کے قول
قول ہین قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم کہا کافرون نے
بدفالی و بدشگونی دینی تمسے جانتے ہین کہ تمھارے سبب سے رنج و بلا مین پڑے اگر
ر ہو گے تو ضرور ضرور ہم تمکو سنگسار کرینگے اور ضرور تمکو ہمسے عذاب دکھ والا پہونچے گا
دمزہ کہ جمعیت کے ساتھ متفق و جمع تھا یعنے بدجمعی تمام مزے اُڑاتے تھے سو تمھاری
سے سبب خراب و متفرق ہو گیا ہم مثل طوطی کے مزے سے نقل و شکر کھاتے تھے اب تمھار

سبب سے مرغ مرگ اندیش ہوگئے تمنے موت کی فکر ہمکو لگا دی جہان بھر کے افسانے غم گستر اور
جہان بھر کی شہرتین ستنکرای بد جالنے ہوے اور جہان بھر کی بدشگنیان اور جو جو مسخ کسی عذاب
ونکال سے ہوئے ہین سب تمہارے قصون اور مثال اور تمثیل وقال مین جمع ہین سوا اسکے کوئی خوشی
کی بات نہین بس تمکو غم پیدا کر دینے مین بڑی رغبتین اور آرزوئین ہین انحلاف شرح مین بجاے
قال شما فال شما لکھا ہے

پھر جواب انبیا علیہم السلام کا

قولہ انبیا گفتند فال زشت وبد + از میان جان تان دارد مدد + گر تو جائی خفتہ باشی در خطر + اژدہا
در قصد تو آید بسر + مہربانے مر ترا آگاہ کرد + کہ بجہ زود ارنہ اژدرہات خورد + تو بگوئی فال بد چون میزنی
فال چہ برجہ ببین در روشنی + ازمیان فال بد من خود ترا + می رہانم می برم سوی سرا + چون نبی آگہ کنندہ است
از نہان + کو بدید آنچہ ندید اہل جہان + گر طبیبے گویدت غورہ مخور + کہ چنین رنجی برآرد شور وشر + تو بگوئی
فال بد چون میزنی + پس تو ناصح را موثم میکنی + در منجم گویدت امروز ہیچ + آنچنان کاری مکن اندر بسیج
زانکہ نیکو نیست روز امروز ہان + تا نگر دی نادم وخاسر دران + صد رہ ار بینی دروغ اختری + یکدوبارہ
راست آمد مخبری + این نجوم ما نشد ہرگز خلاف + صحتش چون ماند از تو در غلاف + آن طبیب وآن منجم
از گمان + میکند آگاہ وما خود از عیان + دود می بینیم وآتش از کران + حملہ می آرد بسوی منکران + المعنی
انبیا نے کہا ہمسے بدفالی کی کیا نسبت کرتے ہو یہ فال زشت وبد تمھاری اپنی جان ہی سے تمھاری
مدد کر رہی ہے مثلاً اگر کسی خوف کی جگہ تو سوتا ہوا اور ایک اژدہا تیرے مار ڈالنے کو تیرے سر پر آجاے
اور کوئی مہربان تجھکو آگاہ کرے کہ جلدی اُٹھ ورنہ اژدہا نے تجھکو کھالیا تو تو یہ کہیگا بدفالی کیون
کرتا ہے وہ نہ کہیگا کمبخت بدفالی کیسی اُٹھ کے اُجالے مین دیکھ تو یہ بدفالی ہے تو تو خود فال بد مین پڑا ہے
مگر اس سے مین تجھکو چھڑاتا ہون اور تیرے گھر کی طرف تجھکو لیے جاتا ہون بس ایسے ہی نبی آگاہ کنندہ
راز نہان کا ہے اسلیے جو کچھ اُسنے دیکھا ہے کسینے اہل جہان سے وہ نہین دیکھا اگر کوئی طبیب تجھے
کہدے کہ غورہ یعنی کچا انگور مت کھانا کہ رنج وشور وشر ظاہر کریگا تو اس سے کہیگا بدفالی مت کہہ
تو بیشک تو ناصح کو موثم ٹھہرائیگا ای گنہگار ومجرم اور اگر کوئی منجم کہے کہ آج فلان قسم کام کا قصد
مت کرنا خبردار ہو جا آج اچھا دن نہین ہے تا تو پشیمان وزیانکار نہوے حالانکہ سو دفعہ تو جھوٹ اس اختری
نجومی کا دیکھ چکا ہے دو ایک دفعہ سچ بھی نکلتا ہے تم اسکی خریداری کرتا ہے اور مانتا ہے اور یہ ہماری
نجوم ایسی ہے کہ کبھی خلاف نہوئی پس صحت اسکی تجھ سے کیسی چھپی رہی وہ طبیب ونجومی تو

لان کے آگاہ کرتے ہین اور ہم خود ظاہر و آشکار سے ہم دد و آتش کو اپنی آنکھ سے دیکھتے ہین
ی کی طرف حملہ کر رہے ہین **قولہ** تو ہمیگوی خمش کن زین مقال + کہ زیان ماست قال شوم فال +
اصحان را نشنوی + فال بد با تست ہر جا میروی + افعی بر پشت تو بر میبرد + او ز بامی بیندت
یش خاموش غمگینم مکن + گوید او خوش باش خود رفت این سخن + چون زند افعی دہان بر گردنت +
جملہ شادی کرد و نت + پس بدگوئی ہمین بود ای فلان + چون نہ بدریدی گریبان در فغان
تو سنگی بیندی + تا مرا از جلد بنمودی آن بدی + او بگویدی کہ می آزردہ + تو بگوئی نی کہ شادم
فت من کردم جوانمردی و پند + تا رہانم من ترا زین چنگ بند + از لئیمی حق آن نشناختی + مایہ ایذا
ساختی + این بود خوی لئیمان دنی + بدکند با تو چو نیکوئی کنی + نفس را زین جبر میکن منحنیش +
و نسازد نیکو یش + با کریمی گر کنی احسان سزد + ہر یکی را او عوض ہفصد دہد + با لئیمی چون کنی
+ بندہ گردد ترا بس باوفا + کافران کارند در نعمت جفا + باز در دوزخ نداشان ربنا + کہ لئیمان در
شوند + چون دمار بینند خود جانی شوند + **المعنی** پھر انبیا فرماتے ہین تو کہتا ہی اس گفتگو سے
ہو کہ یہ فال بدفال تمھارا ہمارے حق مین زیان ہی تو ای فلان ہم تجھسے یہ کہتے ہین کہ جب تو
ناصحون کی نہین سُنیگا تو یہ فال بد ہر جگہ تیرے ساتھ ہی اسیکو ہر جگہ لیے پھریگا یہ ایک افعی ضحاک
ن پشت پر سوار ہی ناصح جو کسی بام سے تجھکو اس حال مین دیکھیگا آگاہ کریگا بام سے مراد
اور تو ناصح سے کہیگا خاموش ہو مجھکو غمگین مت کر ناصح بھی کہدیگا جا خوش رہ اس بات کو
ے لیکن جب وہ افعی تیری گردن پر منھ ماریگا تب ساری خوشیان کرنا تیرا تلخ ہو جائیگا تب
ح سے کہیگا کہ ای فلان وہ افعی یہی تھا اسوقت مین تو نے پیر اگریبان شور و فریاد مین کیون
لایا بام پر سے ایک پتھر نہ مار دیا تا مجھکو بخوبی وہ بدی معلوم ہو جاتی ناصح کہیگا مین ایسا کیسے
ھ سے آزردہ ہوتا تھا تو کہیگا کہ اب تو نے مجھکو بہت شاد کیا وہ کہیگا مین نے تو بڑی
ی کی اور نصیحت تجھکو سنائی تا اس چنگ بند سے تجھکو چھڑاؤن تو نے اپنی لئیمی سے حق اسکا
اور مجھکو مایہ ایذا و طغیان کا بنایا اور کیون نہو لئیمون دنی کا خاصہ ہی یہ ہی کہ تو جو اس سے
ے تو وہ تجھسے بدی کرے آب مقولات مولانا رح کے معلوم ہوتے ہین کہ تیرا نفس بھی لئیم ہی
ے اسکو منحنی بنا جبر کے معنی بزور کسی سے کام لینا نیکی اسکے موافق نہین آئیگی اگر کسی کریم کے
سان کرے تو لائق ہی کہ ایک ایک احسان کا عوض وہ سات سات سو دیگا لئیم کی خاصیت
جفا سے بندہ مطیع و باوفا بنتا ہی کافر نعمت پار بہے ہین جفا کر رہے ہین پھر جب دوزخ مین پڑینگے

تو چلا ئینگے ربنا ربنا جیسا کہ فرمایا ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون اے رب ہمارے نکال تو ہمکو دوزخ سے پس اگر عود کریں ہم کفر کیطرف تو ہم ظالمون سے ہیں کسواسطے کہ لیئم جفا ہی میں صافی ہوتے ہیں اور جود وفا دیکھتے ہیں جافی ہوتے ہیں لئیم جفا کنندہ الخلاف شرح میں جنکے بندے کو خشتک بندے اور جیر مسکین کو صبر مسکین لکھا ہے

حکمت دوزخ اس جہان میں اور زندان اس جہان میں تا معبد متمردون کا ہو کہ اپنا طوعًا وکرہًا یعنی آؤ ہمارے پاس خوشی و ناخوشی سے

قولہ مسجد طاعات شان خود دوزخ ست + پای بند مرغ بیگانہ فخست + ہست زندان صومعہ وزد لئیم + کاندران ذاکر شود حق را مقیم + چون عبادت بود مقصود از بشر + شد عبادتگاہ گردنکش سقر + آدمی را ہست در ہر کار دست + لیک از و مقصود این خدمت بدست + ما خلقت الجن والانس این بخوان + جز عبادت نیست مقصود از جہان + گرچہ مقصود از کتاب آن فن بود + گر تواش بالش کنی ہم میشود + لیک ازو مقصود این بالش نبود + علم بود و دانش و ارشاد و سود + گر تو میخی ساختی شمشیر را + برگزیدی بر ظفر ادبیر را + گرچہ مقصود از بشر علم و ہدیست + لیک ہر یک آدمی را معبدیست + معبد مرد کریم اکرمتہ + معبد مرد لئیم اسقمتہ + مر لئیمانرا بزن تا سر نہند + مر کریمان را بدہ تا بر دہند + لاجرم حق ہر دو مسجد آفرید + دوزخ آنہارا و اینہا را مزید + المعنی فخ بالفتح دام صومعہ بالفتح عبادت خانۂ ترسایان و عبادتخانۂ اہل اسلام نیز مجازًا آدہر جو کہا ہی کہ کافر دوزخ میں ربنا ربنا پکارینگے اسیواسطے فرمایا کہ مسجد انکے طاعات کی دوزخ ہی جب دوزخ میں پڑینگے طاعت بجالائینگے وہی اس مرغ بیگانہ کے لیے جال ہی جسمین انکی ٹانگ بندھیگی بالفعل تو یہان عبادتخانہ دزد لئیم کے لیے زندان ہی یعنے جو خدا کا چور ہی عبادتخانہ کو زندان جانتا ہی وہ ایسا کب ہی کہ اسمین بیٹھ کے ہمیشہ ذکر حق کا کرے اور مقصود خلقت بشر سے عبادت ہذا اس گردنکش کیواسطے سقر عبادتخانہ ہی کہ یہان نہین ہی تو وہان اس جبر سے کرے خداتعالی نے آدمی کو ہر کام مین قوت قدرت دی ہی لیکن مقصود سب سے یہی خدمت ہی تو ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کو پڑھ کہ سواے عبادت کے خلقت جہان سے کوئی مقصود نہین ہی معنی آیت کے نہین پیدا کیا میںنے جن وانسان کو مگر واسطے عبادت کے جیسے کتاب سے اصل مقصود حصول اس فن کا ہوتا ہی اور اگر تو اسکو کسیوقت مین تکیہ بنالے تو بھی ممکن ہی یعنے اصل قدرت تجھکو عبادت کیواسطے دی گئی اگر تو بعد عبادت کے اور کام مین صرف کرے تو وہ بھی جائز مگر یہ ضرور ہی کہ کتاب سے مقصود تکیہ ہی نہین ہی بلکہ علم و دانش و ارشاد و سود اور اگر تونے اپنی شمشیر کو میخ بنایا کہ وہ منع شی غیر محلہ ہی تو بیشک تھنے ادبار کو ظفر پر پسند و اختیار کیا اگرچہ مقصود بشر سے علم و ہدایت ہی لیکن ہر آدمی کا معبد جدا جدا ہے جو مرد کریم ہی اسکا معبد اکرمتہ یعنے بزرگی دی

لوادر جولئیم ہی اُسکا سعید اسقمتہ یعنے سقیم کیا مین نے اُسکو کیس لیمون کو زود ضرب کرتا سر جھکایئن
سرین اور کریمون پر عطا کرتا اُن سے پہل حاصل ہوا بجرم حق نے اکرمتہ و اسقمتہ دونون سجدین
سید اکین لیمون کو دوزخ اور کریمون کو افزونی اور مزیدی

اکہ حق تعالی نے فرمایا واذ قلنا ادخلوا ہٰذہ القریۃ فکلوا منہا حیث شئتم رغدا وادخلوا
او قولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم وسنزید المحسنین اور جب کہا ہمنے کہ داخل ہو اس قریہ
اس سے جو کچھ چاہو برغبت اور گھسو دروازہ مین سجدہ کرتے ہوئے اور کہو حطۃ
ناہ ہمارے کہ بخشین ہم خطایئن تمھاری اور قریب ہی کہ بڑھا یئن ہم واسطے
احسان کرنیوالون کے

موسی قدس درباب صغیر + تا فرود آرند سر قوم زحیر + زانکہ جباران بدند و سرفراز + دوزخ آن
و نیاز + آنچنانکہ حق ز لحم و استخوان + از شہان باب صغیری ساخت شان + اہل دنیا سجدہ
+ چونکہ سجدہ کبریا را دشمنند + ساخت سرگین دانگی محراب شان + نام آن محراب
لا لوق این حضرت پاک نیند + نیشکر لیک در صورت نیند + این سگان را این خران
+ شیر را عارست کور اگر دند + گربہ باشد شحنۂ ہر موش خو + موش کہ بود تا ز شیران ترسد او
از کلاب حق بود + خوف شان کی ز آفتاب حق بود + ربی الاعلی ست ورد آن مہان
خور این ابلہان + المعنی حضرت موسی نے بیت المقدس مین جو مراد قدس سے ہی
ہ صغیر یعنی چھوٹا سا بنایا تا قوم زحیر کہ آپ کو سجدہ سے باز رکھتے تھے سر جھکایئن جو
کی ہی اُس سبب سے کہ وہ قوم زحیر جبار لوگ تھے بڑے گردنکش اور سرفراز وہ
انکے واسطے اور وہ نیاز یعنے سر جھکا کے اسمین گھسنا دوزخ ہی ویسا ہی حق تعالی نے
بادشاہون سے ایک باب صغیر بنایا تا کہ اہل دنیا انکو سجدہ کرین اسواسطے کہ یہ لوگ
عالی کے دشمن ہین اور اُسکو سجدہ نہین کرتے اُسنے ایک ناچیز سرگین دانکو انکی محراب بنا دیا
کا نام میر و پہلوان ہی سرگین دان بنظر تحقیر فرمایا ہی جیسے ہندی مین کہتے ہین کہ گو کا تھیلا
کہ جب لائق سجدہ اس درگاہ پاک کے نہین ہین گو بصورت نی کے ہین نیشکر تو بہتر
ان گدھون کے سامنے عجز و نیاز کرین اسواسطے شیر کو انکے عجز و نیاز سے ننگ و عار
وہین انکی شحنہ گربہ ہی کہ اس سے ڈرتے ہین نہ موش اس لائق ہی کہ وہ شیر سے ڈرے
لتون سے ڈرنے والے ہین پھر خوف انکا آفتاب حق سے مناسب کب ہو اور جو آفتاب

حق سے ڈرتے ہین اُنکے حصہ مین یہ خوف ہی اُن سردارون کا در دربی الاعلی ہی رب ادنی لائق انہین
احمقون کے ہی الخلاف شرح مین سرگین دان کے بکاف تصغیر کو بکاف فارسی اور گربہ باشد کو گربنا
لکھا ہی قولہ موش کی ترسد ز شیران مصاف + بلکہ آن آہوگان مشک ناف + رو بہ پیش ویگ لیس اے
کاسہ لیس + کش خداوند دولی نعمت نویس + بس کن ارشرحی بگویم دو رو دست + ختم گیر د میر وہم واندکہ ہست
حاصل آن آمد کہ بد کن ای کریم + با لیئمان ما نہد گردن لیئم + بالیئم نفس چون احسان کند + چون لیئم آن نفس را
کفران کند + زین سبب بدکاہل نقمت شاکرند + اہل نعمت طاغی اند دماکرند + ہست طاغی بگلہ زرین قبا
ہست شاکر خستہ صاحب عبا + شکر کی روید ز املاک و نعم + شکر میروید ز بلوا و سقم + المعنی بگلہ بروزن خم
بکاف فارسی ابیر و درگ ترکی ہی بلوا بلا و زحمت تا یید صدر فرماتے ہین کہ موش جنگی شیرون سے کب ڈرتا ہی
شیرون سے تو وہی آہو تنگ ڈرتے ہین جو مشک ناف ہین بس تو ای پیالہ چاٹنے والے کسی ہانڈی چاٹنے والے
کے پاس جا جیسا تو ہی ویسا ہی وہ ہی اور اُسکو خداوند ولی نعمت لکھا کر جیسا کہ عرایض امرا مین
لکھتے ہین مطلب یہ اُسیکو خداوند ولی نعمت جاننا کر اب مولانا اپنے دل سے کہتے ہین کہ بس کر اگر ایسی
شرح کرتا ہون جسکو ہاتھ نہ پہونچ سکے تو میر غصہ ہوگا اور یہ بھی جانیگا کہ کاہ ہی اسکم قدر میر جس سے مراد مولانا
کی ہو اُنکے ذہن مین حاصل کلام یہ ہی کہ ای کریم لیئمون کے ساتھ بدی کر تا لیئم گردن نہاد و مطیع فرمان ہو
اور بڑا لیئم نفس ہی جو کوئی اس سے احسان کریگا یہ لیئمون کی طرح اسکا کفران ہی کریگا ایسا بدا ہی اور
اسی سبب سے یہ ہی کہ اہل نقمت شاکر ہین اسلیے کہ نفس پرور نہین ہین اور اہل نعمت طاغی بنی حد سے
گذرے ہوے اور مکار کہ نفس پرور ہین طاغی ایسا ہی جیسے ایک سردار زرین قبا اور شاکر درویش
صاحب عبا اسلیے کہ شکر املاک نعم سے کب پیدا ہوتا ہی بلکہ اس سے طغیان و مکر پیدا ہوتا ہی شکر پیدا ہوتا ہی
بلوا و سقم سے یعنے بلا و زحمت و رنج اور بیماری سے الخلاف شرح مین کش کو تش کی صورت اور
ارشرحی کو ازاو ر کفران کا الف نقمت کو نعمت بلوا کو بصورت ملو کے لکھا ہی جس سے بڑا خلجان ہوتا ہی

قصہ عشق صوفی کا سفرہ خالی از خورش پر

قولہ صوفی بر میخ روزی سفرہ دید + چرخ میزد جامہا را میدرید + بانگ میزد نک نوای بینوا + قحطہا و
دردہا را نک دوا + چونکہ درد و سوز او بسیار شد + ہرکہ صوفی بود با او یار شد + کخ کخی و ہای ہوے میزدند
تا کہ چندین مست و بیخود میشدند + بوالفضولے گفت صوفی را کہ چیست + سفرہ آویختہ از نان تہیست
گفت رو رو نقش بیمعنیستی + بیخبر از خویش و عاشق نیستی + عشق نان بی نان غذاے عاشق ست + بند
ہستی نیست ہر کو صادق ست + عاشقانرا کار نبود با وجود + عاشقانرا ہست بی سرمایہ سود + بال نے و گرد عالم پر زنند

نوز میدان می برند + آن فقیری کو ز معنی بوی یافت + دست ببرید و ہمی زنبیل بافت + عاشقان
نه زند + چون عدم یکرنگ و نفس واحد ند + المعنی ہیچ مبدل نیز کرسی طعام جیسے روز کا مبدل
و کج یکسر ہر دو کاف آواز نفرت و خنده و سرفه ایک صوفی نے ایک دن کسی میخ پر دستار خوان
ہی وجد سے ناچنے اور کپڑے پھاڑنے لگا اور چلاتا تھا کہ یہ بے توشے کا توشہ ہی اور قحطون
ن کی دوا جبکہ درد و سوز بڑھ گیا جو کوئی صوفی تھا وہ بھی اُسکا یار و شریک ہوگیا بڑی کھلکھ اور
ن یہانتک کہ اور کتنے مست و بیخود ہو گئے پس ایک بوالفضول نے کہا صوفی سے کہا
دستار خوان خالی از نان لٹکا ہوا ہی صوفی نے کہا چلا جا تو نقش بیمعنی ہی اور آپ سے
لون ہون نہ عاشق ہی مجھکو عشق نان کا ہی اور نان غذا عاشق کی پس جو عشق مین صادق ہی
ود وجود شی کا نہین ہی عاشقون کو وجود سے کام نہین ہوتا انکو بے سرمایہ کے سود ہی
ین ہوتے اور گرد عالم کے اڑتے ہین بے ہاتھ کے گیند میدان سے لیجاتے ہین
ذکر اوپر مذکور ہوا کہ اُسنے بو معنی سے پائی تھی کیسے زنبیل کٹے ہاتھون سے بنتا تھا
نے اپنا خیمہ عدم مین کھڑا کیا پس مثل عدم کے یکرنگ و نفس واحد ہین جیسے عدم آپ ہی
ین کوئی رنگ ہی نہ کوئی شی انخلاف شرح مین پہلی بسم اللہ میخ کو میخ لکھا ہی قولہ شیر خوارہ
وق لوت + مر پری را بوی باشد لوت پوت + آدمی کی بو بر دارد بوی او + چونکہ خوی اوست
+ پیش قبطی خون بود آن آب نیل + آب باشد پیش سبطی جمیل + جادہ باشد بحر ز اسرائیلیان +
ز فرعون عوان + باد بُد بر عادیان گرز دبر + لیک بُد بر ہود بر قومش ظفر + گلستان باشد
لیک بر نمرود باشد زہر مار + بر سمندر باشد آتش خاندان + لیک باشد بر دگر مرغان زیان +
رد و غم حلوا بود + لیک حلوا بر خسان بلوا بود + المعنی لوت پوت اقسام طعامہاے لذیذ
طعام لذیذ قبطی قوم فرعون سبطی ایک شخص اسباط سے کہ وہ بارہ فرقے بنی اسرائیل کے تھے
طعام لذیذ کا کب پہچانتا ہی اور پری کو صرف بو ہی طعام کی لوت پوت ہوتی ہی وہ کھاتی
آدمی کے طعام سے بو پاتی ہی آدمی کو پری کی بو نہین ملتی اسلیے کہ اُسکی خو آدمی کی خو
ن کا پانی قبطی کے سامنے خون تھا اور سبطی کے لیے وہی پانی کا پانی اسرائیلیون کیواسطے
یا اور فرعون ظالم کو غرقگاہ ہوگیا ہوا عادیون پر گرز دبر ہوگئی لیکن ہود اور اُنکی قوم پر
ابراہیم پر گلستان ہوئی مگر نمرود کے حق مین زہر مار بنی سمندر پر آگ ایسی ہی گویا اُسکا
ر پرندون کے حق مین سراسر زیان ایسے ہی عاشق کے نزدیک درد و غم حلوا ہی لیکن

یہ حلوا احسان دینا پر زحمت و بلا

مخصوص ہونا یعقوب علیہ السلام کا روی یوسف علیہ السلام سے بجام محبت حق تعالے کے اور کھینچنا بوی حق کا بوی یوسف سے اور محروم رہنا بھائیون کا ان دونون سے

قولہ آنچہ یعقوب از رخ یوسف بدید + وانچہ او از بوی اد اندر کشید + وانچہ در روی بود و اندر روی بدید + حاصل دید آن با خوان کی رسید + این ز عشقش خویش در چہ میکند + وان بکین از بہر او چہ میکند + سفرۂ او پیش این از نان تہیست + پیش یعقوب ست پر کو مشتہی ست + روی ناشستہ نبیند روی حور + لا صلوٰۃ گفت الا بالحضور + عشق باشد لوت پوت جانہا + جوع ازین رو لیست قوت جانہا + جوع یوسف بود مر یعقوب را بوی نانش میرسید از دور جا + آنکہ بستد پیرہن را می شناخت + بوی پیراہان یوسف می نیافت + وانکہ صد فرسنگ رہ ز انسو بدا + چونکہ بد یعقوب می بوئید بو + المعنی جو کچھ یعقوب نے صورت یوسف سے دیکھا اور جو کچھ انھون نے انکی بو سے جذب کیا اور جو کچھ انمین تھا یعنی نور الٰہی عفون نے اسکو دیکھا یہ خاص انھین کیواسطے تھا اخوان ہرچند اخوان تھے مگر یہ حصہ انکو کب پہونچا یعقوب انکے عشق مین آپ کو کنوئین مین گراتے ہین اخوان بمقتضائے کینہ انکے واسطے کنوان کھودتے ہین انکے حسن کا دستارخوان انکے سامنے روٹی سے خالی تھا یعقوب کے سامنے نعمت سے بھرا ہوا اسواسطے کہ یہ اسکے بھوکے تھے بھلا روے ناشستہ جسکی ہندی دلدری ہی منھ حور کا کب دیکھے اسیواسطے حضرت نے فرمایا ہی لا صلوٰۃ الا بحضور القلب نہین ہی نماز مگر حضور قلب کے ساتھ کہ یہ حضور ہر کسیکو میسر نہین عشق جانون کیواسطے لوت پوت ہی اے اقسام طعام لذیذ جوع نے اسی سبب سے گھٹری قوت جانون کی باندھی ہی کسواسطے کہ اچھی چیز کو ہر کوئی سمیٹتا بٹولتا ہی دیکھو یعقوب یوسف کے بھوکے تھے کتنی دور جگہ سے انکی روٹی کی بو انکو پہونچی تھی وہ شخص جو جانتا تھا کہ مین پیراہن لیلون اور اسی تکا بو مین تھا وہ پیراہن یوسف کی بو جو اسمین تھی نہین پاتا تھا اور وہ جو سو فرسنگ راہ سے بھی ادھر تھے چونکہ یعقوب تھے ای عاشق بو انکی سونگھتے تھے قولہ ای بسا عالم ز دانش بی نصیب + حافظ علم ست آنکس بی حسیب + مستمع از وی ہمی یابد مشام + گرچہ باشد مستمع از جنس عام + گرچہ پیراہن بدستش عاریست + چون بدست آن نخاسی جاریست + جاریہ پیش نخاسی سرسریست + در کف او از برای مشتریست + قسمت حق ست روزی خواہ نی + ہر کسی را سوی دیگر راہ نی + یک خیالی نیک باغ آن شدہ + یک خیالی زشت راہ این زدہ + این خیالی از اثر یاغی شدہ + وان خیالی عالمی برہم زدہ + آن خدائی کز خیالی باغ ساخت + وز خیالی دوزخ و جائے گداخت + پس کہ داند راہ گلشنہای او +

جز مگر آن دل + کز کدامین رکن جان آید خیال + دیدہ بان دل نہ بیند در مجال + جا ہی گلخنہای او
بند کردی راہ ہر ناخوش خیال + گر بدیدی مطلعش را ز احتیال + کون او را نیست کردہ کون حق + حق
نصیب ہین اور ہین کہ دانش جو ایک شی ہی اُس سے بے نصیب ہین اور ہین ای مخاطب بہت عالم ایسے تے
والے ہین ہی رب حامل فقہ غیر فقیہ بہت اُٹھانے والے علم بیحساب کے جیساکہ حدیث شریف میں ہی رب حامل فقہ غیر فقیہ بہت اُٹھانے والے
مشام سے اور اکثر مستمع ایسے جوان بیدا نشون سے مشام نہین ہین ای دانشمند اور دانش سے مراد معنی اور اکثر مستمع ایسے جوان بیدا نشون سے مشام
علم کا کیون ہو آس سبب سے یہ پیراہن علم کا جس سے بو معنی کی سونگھتے ہین اگرچہ وہ مستمع جنس عام سے کیون ہو آس سبب سے یہ پیراہن علم کا
سر سری ہی مین عاریت ہی جیسے نخاسی کے قبضہ مین چھوکری کہ نخاسی کے سامنے وہ جاریہ سر سری ہی
کے واسطے ہی کا تو یہی کام ہی لانا اور بیچنا آخر نخاسی تو ہی پس یہ چھوکری اُسکے پاس مشتری کے واسطے ہی
حصہ کیا صاحب مشام ہی نہ اپنے واسطے اور یہ بات قسمت قسام ازل کی ہی جیسا جسکا اُسنے حصہ کیا
کہ اُسکا نے اپنے واسطے نہین کر لیا ہر ایک کو سوا اسکے دوسری طرف راہ ایک تو ایسا ہی کہ اُسکا
راہ ماری یہ اُسکے واسطے باغ و جنت ہوگیا اور ایک ایسا ہی کہ اُسکے خیال بد نے اُسکی راہ ماری یہ
ایک خیال نے اثر سے باغ ہوگیا اور اُس خیال نے ایک عالم کو خراب کیا پس وہ خدا جسنے ایک خیال
جانے پایا اور ایک خیال سے دوزخ اور جگہ گلنے پگھلنے کی اُسکے گلشنون کی راہ کون جانے
جو اُسکو ن کی جگہ کون جانے دل جو بڑا دیدہ بان و جاسوس ہی اُسکی مجال بھی نہین جو اُسکو
واہدا حق سے کہ یہ خیال کون سے رکن سے جان کے آتا ہی مگر وہ دل جسکو عون واہدا حق سے
خیالات ن کو کون حق نے نیست کر دیا یعنے فنا فی اللہ ہو کے بقا باللہ ہو گیا اگر دل ان خیالات
جاسوس را ن کو کسی حیلہ سے دیکھ پاتا تو راہ خیال ناخوش کی ضرور بند کر دیتا قولہ کی رسد جاسوس را
بود مرصاد و در بند قدم + دامن فضلش بکف کن کور وار + قبض عمی این بود ای شہریار + دامن
ای آن یکی پہلوی او ن ولیست + تنگنجے کر تقی جان ولیست + آن یکی در مرغزار جوی آب + وان یکی پہلوی ا
اینچہ اخشکی + او عجب ماندہ کہ ذوق آن زچیست + دین عجب ماندہ کہ این در حبس کیست + این چہ اخشکی
یا بجان من است + این چہ از روی کہ انجا صد دواست + این بیا ای ہمنشین در انجمن + گو یا بجان من
یک مثل آمد + این بیا جانان کہ پایت بستہ نیست + گویدش نی نی نتانم تو بایست + یک مثل آمد
ت + بو کہ یابی زین بیان سر نہفت + اندرین معنی بگویم قصہ + گوش بکشا تا بری از ان حصہ
دبروزن محراب راہ فراخ قبض گرفتگی تقابضم پرہیز گاری اگرچہ دل بڑا جاسوس ہی
جاسوس کا قدم وہان کیسے پہونچے جہان کی راہ فراخ بند قدم مین ہی قدم ہمیشگی

ذات حضرت رب العزت کی ہو تو اندھے کیطرح دامن اُسکے فضل کا پکڑ کسو اسطے ای شہریار گرفت اندھے کی یہی ای اور دامن کیا ہی اُسکا امر و فرمان بس کیسا وہ نیکبخت ہی جسکی جان پرہیزگاری ہو چنانچہ ایک تو وہ ہی کہ مرغزار دجوے آب مین ہی جو شریعت ہی کسواسطے کہ شریعت کے معنی لغوی جوے بزرگ کے ہین اور ایک وہ کہ اُسکے پہلو مین عذاب مین ہین ای بے شرع اور نافرمان اور دونون ایک دوسرے سے متعجب وہ تو اس بات سے کہ اسکو ایسا ذوق و مزہ کس سبب سے ہی اور یہ اس سبب سے کہ یہ کسکے حبس قید مین ہی جو ادھر رجوع نہین ہوتا یہ کہتا ہی خبردار ہو ایسا خشک لب کیون ہی یہان آکہ یہان چشمے کے چشمے ہین اور کیون زرد ہو رہا ہی یہان سیکڑون دوائین ہین خبردار ہوا ای ہمنشین اس انجمن مین آ وہ کہتا ہی ایجان مین نہین آسکتا یہ کہتا ہی ای جانان تیرے پاؤن تو کسیے منین باندھ دیے این پھر کیون نہین آتا یہ کہتا ہی نہین نہین مین نہین آسکتا تو ہی اسمین کھڑا رہ اور ٹھہر آپ کہتے ہین اس معنی مین ایک مثل میری گفت مین آی غایداس سے راز نہفتہ کو تو معلوم کرے چنانچہ ایک قصہ بیان کرون تو کان کھول کے سن تو اُس سے حصہ پائے اور بہرہ یاب ہوئے

حکایت ایک امیر اور اُسکے غلام کی اور اُنس غلام کا نماز و مناجات مین

قولہ درز مانی بود امیری اذکرام + بود سنقر نام اور ایک غلام + میر شد محتاج گرمابہ سحر + بانگ زد سنقر ہلا بردار سر + طاس وایزار وگل از التون بگیر + تا بگرمابہ رویم ای ناگزیر + سنقر آمد طاس و ایزار نکو + برگرفت و رفت با او دو بدو + مسجدی در رہ بدو بانگ صلا + آمد اندر گوش سنقر بر ملا + بود سنقر سخت مولع در نماز + گفت ای میر من ای بندہ نواز + تو درین دکان زمانی صبر کن + تا گزارم فرض و خوانم لم یکن + رفت سنقر میر بر دکان نشست + سنقر از بادہ پندار مست + میر از بہر دل آن زندہ جان + کرد یک ساعت توقف بر دکان + چون امام قوم بیرون آمدند + از نماز و وردہا فارغ شدند + سنقر آنجا ماند تا نزدیک چاشت + میر سنقر را زمانی چشم داشت + گفت ای سنقر چرا نائی برون + گفت می نگذاردم ای ذوفنون صبر کن نک آمدم ای روشنی + نیستم غافل کہ در گوش منی + المعنی التون بالفتح و واو معروف کنیزی نام حرم طغانشاہ ایک وقت مین ایک امیر تھا بزرگون سے اور سنقر نام اُسکا ایک غلام تھا صبح کو امیر محتاج حمام کا ہوا سنقر کو پکارا خبردار ہو سر اُٹھا طاس و ازار اور مٹی التون سے لے حمام کو چلینگے کہ ضرورت ہی سنقر نے طاس و ازار لیا اور اُسکے ساتھ چلا راہ مین ایک مسجد تھی اُس سے آواز بانگ صلا کی کان مین سنقر کے آی صلا آواز انعام و طعام یہان تیمنًا فرمایا ہی سنقر نہایت حریص نماز کا تھا کہا ای میرے امیر ای بندہ نواز تو اس دکان مین تھوڑی دیر صبر کر کہ تو مین زمن

ن اور لم یکن پڑھ لون شاید اسکا ورد ہو گا پس سنقر مسجد کو گیا اور میر و کان پر بیٹھا سنقر ای نفرت
نماز سے اور شراب غرور و گمان سے مست میر نے بپاس خاطر اُس زندہ جان کے ایک ساعت
جب امام و قوم نماز و درد سے فارغ ہو کر باہر نکلے سنقر نہین نکلا چاشت تک وہین رہا امیر
پر سنقر کی توقع لگائے رہا آخر پکارا کہ ای سنقر سب چلے گئے تو کیون نہین نکلتا ہی کہا ابھی مجھکو
ہین ہی کیسے آؤن تو ای ذو فنون اور ای روشنی ذرا صبر کرین اب آتا ہون مین تجھ سے غافل
کان مین میرے خود ہی موجود ہی پھر پکارتا کیا ہی **اختلاف** شرح مین خوانم لم یکن کی نسبت
پر نکرونگا قرأت قصیر لم یکن کے ساتھ پڑھ کے آتا ہون یا لم یکن سے یہ مراد کہ آپ کو فنا
ی مولانا رح نے فرمایا ہی + تا گزارم فرض و خوانم لم یکن + یعنے فرض ادا کر لون اور لم یکن
ر جب بانگ صلوة سُنکے یہ مسجد مین گیا ہی تو ضرور نماز بجماعت ادا کریگا جسکی قرأت کا اختیار
اسکو لم یکن پڑھنے کا ہان ورد اسکا بعد نماز فجر کے لم یکن ہو تو بعید نہین اور فنا سے مراد تو یہان نہین
بی ای ہی مین کیا کہون **قوله** هفت نوبت صبر کرده بانگ زد + تا که عاجز گشت از تیباش مرد +
ین بودمی نگذاردم + تا برون آیم هنوز ای محترم + گفت آخر مسجد اندر کس نماند + کیست وا امید ارد
ناند + گفت آنکه بسته استت از برون + بسته است او هم مرا از اندرون + آنکه نگذارد ترا کائی ردن
را کایم بردن + آنکه نگذارد که اینسو پا نهی + او بدین سو بست پای این رہی + ماهیان را بحر نگذارد
لیان را بحر نگذارد درون + اصل ماہی زاب و حیوان از گلست + حیله و تدبیر اینجا باطلست +
ست و کشاینده خدا + اوست در تسلیم زن دانه رضا + ذره ذره گر شود مفتاحها + این کشایش
ز کبریا + چون فراموشت شود تدبیر خویش + یابی از بخت جوان از پیر خویش + چون فراموش
ت کنند + بنده گشتی آنکه آزادت کنند + گر تو خواہی حرّی و دل زندگی + بندگی کن بندگی
لذر که تا یابی خدا + فانی حق شو که تا یابی بقا + گر ترا باید وصال راستین + محو شو والله اعلم
لمعنی یعنے اسیطرح اس امیر نے سات دفعہ اُسکو پکارا اور صبر کیا یہانتک کہ اُسکی تیبا سے
یا تیبا بکسر دفع کرنا اور انتظار و عشوه اُسکا جواب یہی ہوتا تھا کہ ای محترم مجھکو ابھی چھوڑتا
ین نکلون امیر نے کہا یہ کیسی بات ہی مسجد مین اب تو کوئی رہا نہین وہ کون ہی جو تجھکو وہین
مجھکو وہان جما دیا ہی کہا وہ ہی جسنے تجھکو باہر باندھ رکھا ہی اندر نہین آنے دیتا اُسی نے
باندھ رکھا ہی باہر نہین نکلنے دیتا وہ جو تجھکو نہین چھوڑتا کہ اندر آئے مجھکو نہین چھوڑتا
ن وہ کہ تجھکو ادھر قدم رکھنے کو نہین چھوڑتا اسی نے پانون اس غلام کا ادھر باندھ دیا ہی

آب مقوے مولانا رح کے ہین مچھلیون کو تو دریا باہر نکلنے کو نہین چھوڑتا اور خالیون کو اندر نہین آنے دیتا
اسواسطے کہ اصل ماہی کی آب سے ہی اور اور حیوانات کی گل سے یہان حیلے اور تدبیر سب بیہودہ اور
باطل ہین قضا سخت مضبوط و مستحکم قفل اس بات پر لگا ہوا ہی کہ سوا خدا کے کوئی اُسکا کھولنے والا ہی نہین
بس اس صورت مین سوائے تسلیم و رضا کے کیا چارہ ہی اسکو اختیار کرنا چاہیے ذرہ ذرہ دنیا کا اگر
کنجیان ہو جائے تب بھی اسکی کشایش سوا جناب کبریا کے ممکن نہین البتہ ایک بات ہی کہ تو اپنی
تدبیرین بھول جائے اور میٹ دے تو تجھکو یہ بخت جوان اپنے پیر سے ضرور حاصل ہوا اسلیے کہ جب
تو آپکو فراموش کریگا تو قضا و قدر تجھکو یاد کرینگے اور جب بندہ بنے گا تب ہی تو تجھکو آزاد کرینگے بس اگر
تو آزادی و دل زندگی چاہتا ہی تو بندگی کر اور تکرار بندگی کی بنظر مزید تاکید خدا کو تو جب ہی پائیگا جو خودی
کو چھوڑ دیگا اور بقا جب ہی ملیگی جب خدا مین آپ کو فنا کریگا لاجرم اگر تو طالب وصال راتین
یعنے ٹھیک ٹھیک کا ہی تو محو ہو جاؤ گے اللہ بڑا جاننے والا ہی بیقین اختلاف شرح مین عاجز کو

عابد مفتا جہا کو سفتا جہا لکھا ہی

نو مید ہونا انبیا کا قبول منکرون سے قولہ تعالی حتی اذا استیئاس الرسل

قولہ انبیا گفتند با خاطر کہ چند + میدہیم این را و آنرا وعظ و پند + چند کوبیم آہن سردی زنی + در دمیدان
در قفس ہین تا بکی + جنبش خلق از قضا و وعدہ است + تیزی دندان ز سوز معدہ است + عقل اول راند
بر عقل دوم + ماہی از سر گندہ گردد نی ز دم + لیک ہم میدان و خر میران چو تیر + چونکہ بلغ گفت حق
شد ناگزیر + تو نمیدانی کہ ازیشان کیستی + جہد کن چندانکہ دانی چیستی + چون نہی بر پشت کشتی بار را + بر توکل
میکنی آن کار را + تو نمیدانی کزین ہر دو کئی + غرقہ اندر سفر یا ناجئی گر بگوئی تا ندانم من کیم + ور نخواہم
تاختن در کشتی و یم + من درین رہ ناجیم یا غرقہ ام + کشف گردان کز کدامی فرقہ ام + من نخواہم رفت
این رہ با گمان + بر امید خشک ہمچون دیگران + ہیچ بازرگانی نیاید ز تو + زانکہ در غیب ست سراین
دو ردو + تاجر ترسندہ طبع شیشہ جان + در طلب نی سود دار و نی زیان + بل زیان دار دکہ محروم ست
و خوار + نور او یابد کہ باشد شعلہ خوار + چونکہ بر بوگشت جملہ کارہا + کاردین اولی کزان یابی رہا +
نیست دستوری درینجا قرع باب + جز امید اللہ اعلم بالصواب + المعنی انبیا نے اپنے دل سے
کہا کہ کب تک ہم اِن و اُن کو وعظ و پند کرین یہ ٹھنڈا لوہا جسمین کہ مطلق گرمی ہدایت کی
نہین کب تک کوٹین اسکو ور دبی جانے رہ خبردار ہو اس پنجرہ مین کیون پھنسین آہن سرد کو ٹنن
بیفائدہ کام کرنا ساری جنبش مخلوق کی حکم و وعدہ الٰہی سے ہی جیسا جسکو ہی جیسے تیزی دندان کی

سے ہوتی ہی یعنے جسقدر معدہ سوزش وجوشش کرتا ہو ویسے ہی دانت طعام پر تیز ہوتے ہین
دل سے عقل ودم پیدا ہوا مچھلی کو سر کی طرف سے کاٹتے توڑتے ہین نہ دُم کیطرف سے
ابتدا سے محروم ہو تو انتہا مین کیا ہوگا لیکن پھر کہتے ہین کہ میدان بھی ہی اور خبر بھی تو لازم ہی
یعنے تیر کیطرح ہاتھ نکلے جا بیٹھ مست رہ اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے بلغ کہا ہی یعنے یا ایہا الرسل
الیک من ربک ای رسولو پہونچاؤ تم مخلوق کو جو کچھ نازل کیا گیا ہی تم پر تمھارے رب سے
ممیل ضرور تو بھی تو یہ نہین جانتا کہ مین کون ہون بس یہان تک جہد کر کہ جان لے کہ مین یہ ہون
جب تو پشت کشتی پر بار اپنا لادتا ہی تو توکل پر اُس کام کو کرتا ہی تو نہین جانتا کہ ان دونون سے
یعنے آیا غرقہ اندر سفر یا ناجی یعنے اس سفر مین ڈوبنے والا یا بچ جانے والا اگر تو یہ کہے
کہ یہ نہین جان لونگا کہ مین کون ہون کشتی و دریا کی طرف نہین جاؤنگا شعر بعد تفسیر اس شعر
پر مجھپر ظاہر کردے کہ مین کون فرقہ سے ہون آیا اس راہ مین ناجی ہون یا ڈوبا ہوا ہون
ن جو گمان کے ساتھ ہی نہین جاؤنگا جیسے اور لوگ اس امید خشک پر جاتے ہین تو پھر جب
ے دل مین پیدا ہونگے تو تجھسے کوئی بازرگانی نہین ہوسکیگی اس سبب سے کہ ان دونون
بعید تو غیب مین ہی نہ کھلیگا نہ تو بازرگانی کریگا جو تاجر ترسندہ طبع اور شیشہ جان ای نامرد ہی
ب مین نہ سود رکھتا ہی نہ زیان بلکہ زیان ہی رکھتا ہی کہ محروم وخوار ہی اسلئے کہ نور وہی پاتا ہی
یعنے سختیان اُٹھانے والا اور ہرگاہ کہ جملہ کام امید پر موقوف ہین تو بس کام دین کا اچھا
ت حاصل ہوگی یہان اجازت دروازہ بجانے کی نہین ہی سوائے امید کے اور اللہ خوب
جانتا ہی ساتھ نیکی کے قرع بالفتح زدن وکوفتن

بیان اسکا کہ ایمان مقلد کا خوف ورجا ہی

در ہر پیشہ امیدست ولوک + گرچہ گردن شان زکوشش شد چو دوک + بامداد ان چون سوی
۔ برا امید ولوک روزی میدود + لوک روزی نبودت چون میروی + خوف حرمان ہست تو
+ خوف حرمان ازل در کسب تو + چون نکردہ سست اندر جستجو + یا بغیدی کاہل دین بازار با + درچہ
او لیا + یا نمیدانی کرمہای خدا + کوترا میخواند اینسو کہ بیا + زین دکان رفتن چہ کان شان رو
ین بازار چہ بستند سود + آتش آنرا رام چون خلخال شد + بحر این را رام چون حمال شد
زندہ شدہ + ابر آنرا سائبانی آمدہ + آہن آنرا رام ہمچون موم شد + باد آنرا بندہ ومحکوم شد
دفع دشمن چوب مار + عنکبوتی شد مراین را پردہ دار + المعنی لوک بواو معروف شاید کہ فرماتے ہین

والے اس بات پر کہ ہر پیشہ مین امید کہ یقینی شے نہین اور بول جو بمعنی شاید دیگر کے ہی کہ یہ بھی ظنی ہین لگی ہوئی ہی اگرچہ گردن پیشہ والے کی محنت و مشقت سے شل ہلکے کیون نہو جاے مگر ہوگا وہی جو مقدر ہی صبح کو جو ہر کوئی اپنی دکان کیطرف جاتا ہی امید دبوک روزی پر دوڑتا ہی لیکن شاید وہ روزی تیری نہو تو کیون اُسکے پیچھے جاتا ہی اسواسطے کہ خوف حرمان تو اسین لگا ہوا ہی پھر تو کیسے اسپر مضبوط و قوی ہو رہا ہی اور جب ازل سے خوف حرمان کا تیرے کسب مین ہی تو کیا سبب اسکی جستجو مین سست نہین ہوتا اور دین کے کام مین سست ہوتا ہی یا تونے اہل اس بازار کے نہ دیکھے یعنے انبیا و اولیا کہ وہ کیسے فائدے مین ہین یا تو خدا کے کرمون کو نہین جانتا کہ وہ تجھکو اپنی طرف بلاتے ہین کہ ادھر آ یعنے انبیا اولیا کا بلانا اُسکے کرمون کا بلانا ہی جب اس دکان سے گئے کیسے کان مثوبات آخروی اُنکے سامنے آئے اور جب تک اس بازار مین رہے کیسے گٹھے فائدے کے باندھے چنانچہ ایک وہ تھے کہ آگ اُنکی مطیع ہوئی اور پانون کی خلخال بنی اور زیب و زیور کہ وہ حضرت ابراہیم ہین ایک وہ جنکا فرمانبردار و حمال دریا بنا کہ اُنکے بار اُٹھا کے کنارہ پر رکھدیے اور صحیح سالم پار کر دیا وہ حضرت موسیٰؑ ہین ایک وہ جنکے دم سے مردہ زندہ ہوا یعنے حضرت عیسیٰؑ ایک وہ جنکا ابر سائبان بنا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین ایک وہ جنکا تابع آہن ہوا کہ اُنکے ہاتھ مین شل موم کے ہوگیا یہ حضرت داؤدؑ ہین ایک وہ جنکی ہوا بندہ اور محکوم ہوئی یعنے حضرت ہودؑ جنکی امت پر طوفان باد کا آیا تھا ایک وہ جنکے دفع دشمن مین لاٹھی سانپ بنگئی کہ یہ حضرت موسیٰؑ ہین ایک وہ جنکی مکڑی پردہ وار بنی کہ آنحضرتؐ ہین کہ مکڑی نے غار کے منھ پر جالا پور دیا تھا جس غار مین شورش کفار سے آپ چھپے تھے اسلیے کہ مکڑی کے جالے سے گمان اُنکا دفع ہوا اور یقین جانا کہ اسین نہین ہین سلام اللہ علیہم اجمعین الخلاف شرح مین یا نمیدانی الخ یہ شعر بیان بعد مین بعد اس شعر نام شان از انم کے لکھا ہی اور چاہیے تھا داستان صدر مین بعد یا ندیدی کا ہل الخ کے مجھکو دھوکا ہوا کہ مین نے بیان بعد کو نہ دیکھا جو یہ حاشیہ مجھکو لکھنا پڑا شرح مین جو کچھ اسکی نسبت لکھا اور بیان بعد مین محض بے ربط ہی

بیان حدیث نبوی کا جو فرمایا ہی ان اللہ تعالیٰ اولیاء اخفاء بیشک واسطے اللہ تعالیٰ کے اولیا پوشیدہ ہین

قولہ قوم دیگر سخت پنہان میروند + شہرۂ خلقان دیگر کی شوند + اینہمہ دارند و چشم ہیچکس + بر نیفتد بر کیا شان یک نفس + ہم کرامت شان ہم ایشان و رحرم + نام شان بشنوند ابدال ہم + شش جہت عالم ہمہ اکرام اوست + ہر طرف کہ بنگری اعلام اوست + گر بہیمی گویدت آتش درآ + اندر آ زود مگو سوزد مرا +

...نش نرگس ونسرین کند + وز میانش غنچہ ہا سر برزند + در حقیقت آتش از ہیبت جو ماست + گا ندستار خوان
...ست + المعنی یعنی سوا انبیا واولیا کے ایک قوم اور ہین کہ نہایت ہی چھپے پھرتے ہین اور وہ
...ے علم خدا کے اور مخلوق مین مشہور نہین ہوتے یہ لوگ سب کچھ رکھتے ہین بزرگی وعزت لیکن
...بھی انکی بزرگی پر آنکھ کسیکی نہین پڑتی سب ناچیز جانتے ہین خدا نے انکو کرامت بھی دی ہو
...م ایزدی کے رہنے والے لیکن ہین ایسے پوشیدہ کہ ابدال نے بھی جو بڑے مقرب ہین
...م عالم اینز منحصر نام اُنکا نہین سُنا شش جہت عالم کی سب اُنکے اکرام سے قائم ہی جسطرف
...یکھے انھین کے نشان برپا ہین اب اگر کوئی کریم تجھسے کہے کہ آگ مین گھس پڑ تو فوراً گھس جا
...ہ کہ مجھکو جلا دیگی اسواسطے کہ وہ آگ سے نرگس ونسرین بنا سکتا ہی اور اُسمین سے غنچے
...سکتا ہی وہ آگ آگ نہین ہی اُنکی ہیبت سے پانی ہی اور انبیا کے دستارخوان کی دھوین

حکایت ڈالنا انس بن مالک کا مندیل تنور مین اور نہ جلنا اُسکا

...ز انس فرزند مالک آمدہ است + کہ بمہمانی او شخصے شدہ است + او حکایت کرد کز بعد طعام + دید
...ستارخوان را زرد فام + چرکن وآلودہ گفت ای خادمہ + اندر افگن در تنور ش یکدمہ
...پیر زالش در فگند + آنزمان دستارخوان را ہوشمند + جملہ مہمانان دران حیران شدند + انتظار
...ند دری بدند + بعد یک ساعت برآورد از تنور + پاک واسپید وازان اوساخ دور + قوم گفتند
...نابی عزیز + چون نسوزید ومنقی گشت نیز + گفت زانکہ مصطفے دست ودہان + بس بمالید
...ن دستارخوان + ای دل ترسندہ از نار وعذاب + باچنان دست ولبی کن اقتراب + چون
...راچنین تشریف داد + جان عاشق را چہا خواہد کشاد + مر کلوخ کعبہ را چون قبلہ کرد + خاک
...باش ایجان در نبرد + المعنی کندوری بالفتح دستارخوان وسخ بفتحتین چرک وریم ہندی میل
...خ جمع انس بن مالک کی یہ نقل ہی کہ ایک شخص انکی مہمانی مین گیا تھا اُس شخص نے روایت
...د تناول طعام کے انس رض نے دستارخوان کو زرد رنگ دیکھا میلا اور آلودہ خادمہ سے کہا
...تھوڑی دیر تنور مین ڈالدے اُسنے تنور پُر آتش مین اُسیوقت اُس دستارخوان کو ڈالدیا
...یکھکر سب مہمان حیران ہوے اور اس انتظار مین کہ اب دھوان دستارخوان سے
...ہو ایک ساعت کے بعد اُسنے تنور سے نکال لیا صاف وسپید تھا سب میلون سے دور
...ہ پوچھا ای صحابی عزیز کیا وجہ کہ یہ جلا بھی نہین اور صاف بھی ہوگیا کہا حضرت مصطفے ؐ
...ن سے ہاتھ بہت پوچھے ہین اور منھ بھی پوچھا ہی اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ

اى دل اگر تو نار و عذاب سے ڈرتا ہو تو ایسے دست ولب سے قربت حاصل کر جب جمادی یعنے کپڑے کو اسکے دست ولب نے ایسا خلعت بخشا تو جان عاشق کو کیسے کشود ین نہ بخشینگے اور جنھون نے کعبہ کے پتھرون کو قبلہ بنادیا ایسے ہی مردون کی خاک بن اسلیے کہ جو ایسون کی خاک بنتا ہو وہی لڑائی مین فتحیاب ہوتا ہو انخلافت شرح کی سرخی مین سندیل کا ڈالنا آگ مین لکھا ہو جو بمعنی دستار و دستارچہ کے ہو اور حکایت سے ڈالنا دستارخوان کا ظاہر قوله بعد ازان گفتند باآن خادمہ + تو نگوئی حال خود باانیمہ + چون فگندی زود این از گفت وی + گیرم او بر دست ورا سرار پی + اینچنین دستارخوان قیمتی + چون فگندی اندر آتش ای ستی + گفت وارم از کریمان اعتمید + از عباد الله دارم بس امید + میزری چہ بود اگر او گویدم + در رو اندر عین آتش بے ندم + اندر افتم از کمال اعتقید + نیستم ز اکرام ایشان نا امید + سر در اندازم نہ این دستارخوان + ز اعتماد ہر کریم راز دان + ای برادر خود برین اکسیر زن + کم نباید صدق مرد از صدق زن + آن دل مردی کہ از زن کم بود + آن دلی باشد کہ کم ز اشکم بود + **المعنی** بعد اس سے لوگون نے اس خادمہ سے کہا تو ان سب سے حال اپنا نہین کہتی تو نے جلدی انکے کہنے سے کیسے آگ مین ڈال دیا ہمنے مانا کہ وہ اسکے بھید سے واقف تھے ایسا دستارخوان قدر و قیمت والا تو نے ای نیکذات کیون آگ مین ڈال دیا تو تو بھید سے واقف نہ تھی مگر ظاہر حال تو اسکا دیکھتی تھی کہا مجھکو کریمون پر اعتماد ہی مین الله کے بندون سے یہ کیا بات ہی بڑی بڑی امیدین رکھتی ہون یہ میزر کیا چیز ہی اگر وہ مجھ سے کہین کہ ذرا تو آگ مین بے پچھتاوے کے گھس جا تو کمال اعتقاد سے فوراً گھس جاؤن اور ذرا نہ پچھتاؤن کہ یہ کام کیون کیا اسواسطے کہ مین انکے اکرام سے نا امید نہین ہون خوب جانتی ہون جیسے یہ مکرم ہین مین تو یہ دستارخوان کیا ہی ہر کریم راز دان کے اعتماد پر اپنا سر جھونک دون آب مولانا رح فرماتے ہین ای برادر تو بھی آپ کو اسی کیمیا پر لگا اسلیے کہ مرد کا صدق عورت کے صدق سے کم نہین ہونا چاہیے وہ دل اس مرد کا کہ عورت سے کم ہو وہ دل ہی جو شکم سے بھی کم ہی جو محل بول و براز ہی

قصہ فریادرسی کرنا رسول علیہ السلام کا کاروان عرب کی کہ تشنگی و بے آبی سے درماندہ اور دل بہ ہلاک نہادہ تھے اور بارکش بھی انکے قریب بہلاکت تھے

قوله اندران وادی گروہی از عرب + خشک شد از قحط باران شان قرب + در میان آن بیابان ماندہ + کاروانی مرگ برخود خواندہ + ناگہانی آن مغیث ہر دو کون + مصطفے پیدا شد از رہ بہر عون + دید کا نجا کاروانی بس بزرگ + بر تف ریگ و رہ صعب و سترگ + اشتران شان را زبان آویختہ + خلق اندر ریگ ہر سو ریختہ + رحم شان آمد گفت ہین زوتر دوید + چند یاری سوی آن کثبان روید + کہ سیاہی بر شتر مشک آورد

می بردوی میرود + آن شتربانان سیه را باشتر + سوی من آرید با فرمان مر + سوی لشکر آمدند آن طالبان +
ساعت بدیدند آنچنان + بنده میشد سیه با اشترے + رادیہ پر آب چون ہدیہ برے + پس بدو گفتند
این طرف فخر البشر خیر الوری + گفت من نشناسم او را کیست او + گفت او آن ماہ روئے قند خو +
محمد نور جان + مہتر و بہتر شفیع مجرمان + نوعہا تعریف کردندش کہ ہست + گفت مانا
ساحرست + کہ گروہی را زبون کرد او بسحر + من نیایم جانب او نیم شبر + المعنی قرب بکسر اول و فتح
اے آب جمع قربہ کثبان بالضم خاک تودہ بلند اور ریگ تودے بلند جمع کثب راویہ بکسر واو شتر
آب از جوم شبر بالکسر سندی بالشت فرماتے ہین ایک جنگل کا ذکر ہی کہ اسمین ایک گروہ عرب
کا وہان قحط تھا میسر نہ تھا اس سبب سے مشکین اونکی خشک ہوگئی تھین اسمین یہ عاجز
اور قافلہ کا قافلہ تھا سب کہتے تھے کہ اب ہم مرے اتفاقاً حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ
فریادرس دونون عالم کے ہین انکی مدد کو پیدا ہوگئے دیکھا کہ ایک بہت بڑا قافلہ ریت گرم پر
راہ انکی سخت دور و دراز ہی اونٹ زبان منہ سے نکالے ہوے ہین اور مخلوق ریت پر پیاس
پڑی ہوئی ہی آپ کو رحم آیا فرمایا جلدی دوڑو اور چند آدمی متفق ہوکے اس ریگ تودہ کے
ایک حبشی اونٹ پر مشک لیے آتا ہی اور جلدی اپنے امیر کے پاس لئے جاتا ہی اسکو مع اونٹ
اس حکم تلخ کے ہمارے پاس لے آؤ وہ طالب آب کے بموجب حکم اس ریگ تودہ کیطرف گئے
ساعت کے ویسا ہی دیکھا جیسا آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ ایک غلام حبشی مع اونٹ اور
مشک کے جاتا ہی اور ایسا جیسے کوئی تحفہ لیے جاتا ہو پس اس حبشی سے کہا کہ تجھکو خیر الورے
اپنی طرف بلاتے ہین کہا مین نہین جانتا وہ کون ہین کہا وہ ماہ رو قند خو سید و سردار یعنے
نور جان ہین اور مہتر و بہتر اور شفیع مجرمون کے ہین اور سوا ے اسکے ہر قسم کی تعریف کی
کہا شاید یہ وہی ساحر ہی جسکے سحر مین ایک گروہ دبے ہوے ہین مین اسکی طرف
بالشت بھر بھی نہین جانا چاہتا ہون قولہ کشکشانش آوریدند آنطرف + او فغان برداشت
+ چون کشیدندش بہ پیش آن عزیز + گفت نوشید آب و بردارید نیز + جملہ را زان مشک او
اشتران وہر کسی زان آب خورد + رادیہ پر کرد مشک از مشک او + ابر گردون خیرہ ماند از
+ این کسی دیدست کز یک راویہ + سرد گرد و سوز چندین ہاویہ + این کسی دیدست کز یک
+ گشت چندین مشک پر بے اضطراب + مشک خود روپوش بود از موج فضل + میرسید آن امر او
+ آب از جوشش ہمیگردد ہوا + وان ہوا گردد ز سردی آبہا + بلکہ بی اسباب بیرون زین حکم +

آب رویانید تکوین از عدم + تو ز طفلی چون سببها دیدهٔ + در سبب از جهل بر چفسیدهٔ + با سببها از مسبب غافلی
سوی این روپوش نازر مائلی + چون سببها رفت بر سر میزنی + ربنا و ربنا ها میکنی + رب میگوید برو سوی سبب
چون ز صنعم یاد کردی ای عجب + المعنی تفت بالضم آب در دہن انداختن و بالفتح گرمی هادیه نام طبقهٔ دوزخ
غرض وہ حبشی تو آنا نہین چاہتا تھا لوگ اُسکو کھینچ تان کے لائے اُسنے بدگوئی و غصہ و شور اُٹھایا
جب اسکو العزیز یعنے حضرت کے سامنے لیگئے کہا لو یہ پانی پیو بھی اور پھر بھی لو سب کو اُسی مشک سے
سیراب کیا اونٹون نے ادہر کسینے اُس پانی سے پیا پینے او نٹ بارکش کو اُسکی مشک سے اور اور
مشکون کو بھر لیا یہ معاملہ دیکھ کے ابر گردون بھی رشک سے حیران رہگیا کہ ایسی آب رسانی مین نہین
کر سکتا آب بقول مولانا رح کے یہ کہتے ہین ایسا کسینے دیکھا ہو کہ ایک شتر آبکش سے سوز کتنے
ہادیون کے سرد ہو جائین یعنے ان لوگون کو ایسا سوز تشنگی کا تھا کہ کتنے ہادیے جمع ہون تو کہین ایسا
سوز ہو جاے ایک ہادیہ کی کیا اصل ہو پھر کہتے ہین ایسا کسینے دیکھا ہو کہ ایک مشک آب سے اتنی
مشکین بے اضطراب بھر گئی ہون بے اضطراب سے یہ مراد کسیکو یہ گھبراہٹ نہ تھی کہ پانی کم ہوا جاتا ہو
یہ مشک کا ہیکو تھی ایک موج فضل کی تھی ظاہر روپوشی لیگئی مشک بنگئی کسبب اُنکے حکم کے بحر سے
اصل اسکو پہونچتی تھی پانی پیدا ہونے کی از روے حکمت یہ صورت ہو کہ پانی جوش کھانے سے ہوا
ہو جاتا ہو اور وہی ہوا سردی سے پانی ہو جاتی ہو وہ پانی ایسا نہ تھا بلکہ بے اسباب خالی اس حکمت سے
نہ اس پانی کو تکوین نے عدم سے پیدا کیا یعنے وہ تکوین جس سے ہر شی عدم سے عالم کون مین آئی
اور ہست ہوئی کہ وہ آفریدہ خدا کی ہو غرض یہ پانی خاص خدا کی طرف سے تھا تو نے لڑکا ئین سے
سبب دیکھے ہین لہذا سببون پر چپکا ہوا ہو اپنی جہالت سے اور ایسا سببون سے مشغول کہ سبب سے
محض غافل اور اس روپوش کیطرف مائل جب یہ سبب جو نا پائدار تھی ہین جاتے رہتے ہین تو سر پیٹتا ہو
اور بہت ہی بہت ربنا ربنا کرتا ہو پھر مسبب یاد ہوتا ہو اسوقت مین رب کہتا ہو جا مجھسے کیا غرض سبب ہی
کیطرف رجوع ہو اب تو نے صنعت کو چھوڑ کے کیسے مجھکو یاد کیا یہ تو بڑے تعجب کی بات ہوا لخلاصہ
شرح مین مشک خود روپوش بود و موج بجاے خود ز روپوشی ورا دموج کے لکھا ہو اور بجاے زلال رومائی
زان مائی قولہ گفت زین پس من بر اینم ہمہ + شنگرم سوی سبب زان دمدمہ + گویدش ردوا لعادوا کار
تست + ای تو اندر توبہ و میثاق سست + لیک من آن ننگرم رحمت کنم + رحمتم پیشت بدہ رحمت تم
شنگرم عہد بدت بدہم عطا + از کرم این دم چو میخواہی مرا + از من آید جملہ احسان و وفا + ورز تو بدعہدی و نسیان
و خطا + حاصل آنکہ در سبب پیچیدۂ + لیک معذوری ہمین را دیدۂ + قافلہ حیران شد ند از کار او +

ایں از بحر وجو کردہ روپوش مشک خرورا + غرقہ کردی ہم عرب ہم کردرا + المعنی یعنی جب اللہ تعالے
تو سبب کا گرفتار تھا اب میری طرف کیسے رجوع ہوا تو کہتا ہی کہ مین نے اس سبب فریب
رد وفع کیا اب مین کسیطرف آنکھ اُٹھاکے بھی نہ دیکھونگا اللہ تعالی کہتا ہی کہ یہ بات تیری بھیک
نو تو بہ وعہد مین نہایت سست ہی کچھ اسکا اعتبار نہین تیرا کام نورودالعادوا ہی چنانچہ فرمایا ولو
ردوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون اور اگر لوٹائے جاوین طرف دنیا کے تو ضرور پھر گنا ہون کی
ت بیشک وہ اپنے قول مین جھوٹے ہین جو کہتے ہین کہ ہم عمل صالح کرینگے لیکن تیری ان باتونکو
لکھتے ہم رحمت ہی کرینگے اسواسطے کہ رحمت ہماری بہت ہی ہم اُسی پر عمل کرینگے ہم تیری
لحاظ نہین کرتے ہم اپنے کرم سے تجھپر عطا ہی کرینگے سو تبا تو اسوقت مجھے کیا چاہتا ہی کہ مجھ سے
حسان ہی ہونگے اور تجھ سے بد عہدی اور خطا ونسیان ہی ہوگا آپ مولانا رح فرماتے ہین
ب یہ ہی کہ تو سبب مین لپٹا ہوا ہی وجہ یہ ہی کہ تو نے سبب ہی کو دیکھا ہی اگر اسمین پیچیدہ ہی
معذور ہی پھر رجوع طرف اصل حکایت کے ہی کہ قافلہ کے لوگ کیفیت مذکورہ دیکھ کے حیران ہو
ی محمد یہ کیا ہی یعنے بحر وجو کہ ایک چھوٹی سی مشک کو تمنے روپوش بنایا اور اس سے عرب
نو ڈبو دیا کرد بالضم ایک قوم صحرا نشین ہین ایسے ہی عرب سے قوم عرب مراد ہی اختلاف
پر اندم کی جگہ برانیم اور عہد مدت کی جگہ عہد سدت بدلہم جو موزون نہین لکھا ہے

شک اس غلام کا غیب سے بوسیلہ معجزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سپید ہوجانا غلام سیاہ کا

ام اکنون تو بہ بین مشک خود + تا نگوئی در شکایت نیک وبد + آن سیہ حیران شد از
سید سید از لامکان ایمان ناد + چشمۂ دید از ہوای بزان شدہ + مشک او روپوش فیض
اکن نظر در پوشہا ہم بردرید + تا معین چشمۂ غیبی رسید + چشمہا پر آب کرد آندم غلام +
شش ز خواجہ وز مقام + دست و پایش ماند از رفتن براہ + زلزلہ افگند در جانش آلہ +
ت باز مش کشید + کہ بخویش آ باز زوای مستفید + وقت حیرت نیست حیرت پیش تست + این
رہ در آچالاک و چست + دستہای مصطفی بر رو نہاد + بوسہای عاشقانہ بس بداد + مصطفی
رک بر رخش + آن زمان مالید وکرد او فرخش + شد سپید آن زنگی زادہ حبش + ہمچو بدر
ن شد شبش + المعنی بعد سیرابی قافلہ کے حضرت نے کہا کہ ای غلام اب تو اپنی مشک
ی دیکھ لے تا شکایت مین ہمکو نیک وبد نہ کہے وہ سیاہ اُنکی یہ برہان قوی نبوت کی

دیکھ کے حیران ہوا اور غنچہ اُسکے ایمان کا لامکان سے کھلنے لگا یعنے ہدایت ہونے لگی دیکھا اُسنے کہ ایک چشمہ ہوا ای عالم بالا سے نور یزدان ہوا اور میری مشک اُسکے فیض کی روپوشش ہوئی اور حیلۂ ظاہری بنی من بعد اُس نظر نے ان رو پوشون کو بھی پھاڑ دیا تو ماء معین چشمۂ غیبی کو پہونچگیا یعنے اصل مدار کیطرف رجوع ہوگیا اور آنکھون مین آنسو بھر لایا خواجہ اور مقام دونون کو بھول گیا ہاتھ پانون اُسکے بحس و حرکت ہو گئے خدا تعالے نے ایک زلزلہ اسکی جان مین ڈال دیا آپ نے اُسکو بیخودی سے بہو خودی کیطرف کھینچا اور کہا کہ ای مستفید پھر اپنی طرف متوجہ ہو کہ تو بہت فائدہ پانیوالا ہے بیخود کیون ہوا جاتا ہی یہ وقت حیرت کا نہین ہی حیرت تو تیرے سامنے کھڑی ہو کہ ایک وقت مین حیرت تجھکو ہو جائیگی اور حیرت سے مقصود حیرت محمودہ جو عین معرفت ہی اسوقت تو ہوش کے ساتھ اس راہ مین چست و چالاک ہو کے داخل ہو اُسنے ہاتھ مصطفے کے اپنے مُنھ پر رکھ لیے اور عاشقون کی طرح چومتا تھا بس آپ نے دست مبارک اپنا اُسکے مُنھ پر ملکے اُسکے مُنھ کو مبارک و فرخ کر دیا یعنے وہ زنگی زادہ حبش کا سپید ہوگیا اور رات اُسکی ای سیاہ زنگی وسیاہی بدلا اور روز روشن ہو گئی **قولہ** یوسفے شد در جمال و در دلال + گفت روا کنون بدہ وا گوی حال + او ہمی شد بی سر و بی پا و دست + پای می نشناخت در رفتن ز دست + پس بیامد با دو مشک پر روان + سوی خواجہ از نواحی کاروان + خواجہ بر رہ منتظر بنشستہ بود + کان غلامش دیر می آمد نہ زود + خواجہ از دورش بدید و خیرہ ماند + از تحیر اہل آن دہ را بخواند + راویۂ ما اشتر ما ہست این + پس کجا شد بندۂ زنگی جبین + المعنی دلال بکسر و بفتح ناز و کرشمہ یعنے وہ غلام حبشی تو سیاہ رنگ تھا یا آپ کے ہاتھ پھرانے سے یوسف جمال و غنج و دلال والا ہوگیا پھر آپ نے کہا اب اپنے گانون کو جا اور سب سے یہ حال کہہ پس وہ گانون کیطرف چلا اور اس حال سے کہ نہین جانتا تھا کہ میرا پانون کہان پڑتا ہی اور ہاتھ کہان ہی ایسا بے سر و پا و دست چلا جاتا تھا پس دو مشکین بھری لیکے قافلہ سے اپنے خواجہ کیطرف روان ہوا خواجہ راہ مین منتظر بیٹھا تھا کہ غلام جلدی نہین آیا دیر لگائی جب دور سے اُسکو دیکھا تو حیران ہوا اور حیرت سے گانون والون کو بلایا اور کہا کہ یہ شتر آبکش تو ہمارا ہی شتر ہی لیکن غلام زنگی صورت ہمارا کہان گیا وہ نہین ہی **اختلاف** شرح مین جبین کو جنین لکھا ہی میری دانست مین جبین ہی ای زنگی صورت موافق ذکر جنہ اور ارادہ کل کے

دیکھنا خواجہ کا غلام کو سفید رو اور پہچاننا اُسکا اور غلام سے کہنا کہ تو نے میرے غلام کو مار ڈالا ہی اور اُسکے خون نے تجھکو پکڑا ہی

قولہ آن یکی بدر یست می آید ز دور + میزند بر نور روز از روش نور + کو غلام ما مگر گمشتہ شد + باید دگر گی رسید و کشتہ شد +

شت این بدگہر + اشترش آورد انجا از قدر + چون بیامد پیش گفتش کیستی + از زمین زادی د
لو غلامم راچہ کردی راست گو + گر بکشتی وانما حیلت مجو + گفت گر کشتم تبو چون آمدم + چون
درین خون آمدم + گفت نی نی در نگیرد ما منت + راست باید گفت سر این فنت + کو غلام من
ـ منم + کرد دست فضل یزدان روشنم + دیدہ ام صدری و بدری گشتہ ام + صاحب فضلی و قدرے
ہی چہ میگوئی غلام من کجا ست + این نخواہی رست از من جز براست + گفت سر ترا با آن
واگویم یکایک من تمام + زان زمانی کہ خریدی تو مرا + تا باکنون باز گویم ماجرا + تا بدانی کہ
ـو + گرچہ از شبدیز من صبحی کشود + رنگ دیگر شد ولیکن جان پاک + فارغ از رنگست و ارکان خاک
از زود مارا گم کنند + آب نوشان ترک مشک و خم کنند + المعنی ہی با لفتح کلمۂ زجر و تنبیہ
ی میرا غلام تو زنگی صورت تھا یہ تو ایک بدر ہی جو دور سے چلا آتا ہی جسکی صورت کا نور
یہ کر رہا ہو میرا غلام کہاں ہی مگر وہ گم گیا یا گرگ نے اسکو پا لیا جو مارا گیا یا اسی بدگہر نے
الا خدا کی قدرت سے اسکا اونٹ لیکر یہ آیا ہی غرض جب وہ سامنے آیا اُس سے کہا تو کون ہی
زادہ ہی یا ترکی ہی بتا میرے غلام کو کیا کیا سچ سچ کہہ اگر مار ڈالا ہی تو ظاہر کر دے حیلے مت
کہا اگر مین نے مار ڈالا تو تیرے پاس کیسے آیا کوئی بھی اپنے پاؤن آپ سے اپنے خون
کہا نہین نہین اس بات سے ما من تجھکو نہین ملجایگا تجھکو سچ سچ بھید اسکا
چاہیے بتا میرا غلام کہاں ہی کہا یہی ہی جو مین ہون خدا کے فضل نے مجھکو اس
روشن کر دیا مین نے ایک صدر کو دیکھا ہی اور بدر ہو گیا ہون اور صاحب فضل
ہون پھر خواجہ نے جھڑک کے کہا کیا بکتا ہی میرے غلام کو بتا کہاں ہی خبردار ہو سوائے
سے خلاص نپائیگا غلام نے کہا تیرے بھید جو وہ غلام جانتا تھا ایک ایک
ے تجھکو بتاتا ہون جسوقت سے کہ مجھکو تو نے خریدا اب تک کی ساری سرگذشتین
ے کہ مین اپنی ذات وجود مین وہی ہون اگرچہ میرے رنگ سیاہ نے جو شل
تھا صبح کھلائی ہی اے سپیدی رنگ تو میرا دل کے ضرر اور ہو گیا لیکن جان پاک
رنگون اور ارکان خاک سے فارغ ہو گئی اب مقید تن کی نہین ہی مگر جو تن شناس
وجلدی بھول جاتے ہین اور جو آب نوش ہین یعنے معنے کے طالب وہ مشک و
ہتے ہین ادھر نہین رجوع ہوتے قولہ جان شناسان از عددہا فارغند + غرق دریا
ـہ جان شو و از راہ جان جان را شناس + نازنینش شو نہ فرزند قیاس + چون ملک با عقل یکسر شد

بہر حکمت بر دو صورت گشتہ اند + آن ملک با عقل زیک گوہر اند + در پی ہم ہمچو ونبال و سر اند + آن ملک چون
مرغ بال و پر گرفت + این خرد بگذاشت پر و فر گرفت + لاجرم ہر دو مناصر آمدند + ہر دو خوش رو پشت ہمدیگر شدند +
ہم ملک ہم عقل حق را واجدی + ہر دو آدم را معین و ساجدی + نفس و شیطان نیز ز اول وا حدی + بودہ
آدم را عدو و حاسدی + آنکہ آدم را بدن دیدا و رمید + وانکہ نور مؤتمن دیدا و خمید + آن دو دیدہ روشنان
بودہ از ین + وین دو را دیدہ ندیدہ غیر طین + این بیان اکنون چو خرد ریخ بماند + چون نشاید بر جہود انجیل
خواند + کی توان با شیعہ گفتن از عمر + کی توان بربط زدن در پیش کر + لیک گر در وہ بگوشہ یک کس ست + ہای
ہوئی کہ بر آوردم بس ست + مستحق شرح را سنگ و کلوخ + ناطقی گردد مشرح با رسوخ + المعنی یعنے تن شناسوں کا
تو حال سنا اب جان شناسوں کا سن کہ وہ عدو سے فارغ ہین المنین تو حد ہی اور دریا بیچون و چند مین
ڈوبے ہوے جیساکہ حدیث مین ہی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جسنے اپنے نفس کو پہچانا اسنے اپنے
رب کو پہچانا تو بھی اس تن سے جسمین تعدد ہی الگ ہوکے جان ہوجا اور جان کی راہ سے جان کو پہچان
تو ناز نین و لڑتا جان کا بن نہ فرزند قیاس کا جو ملک اور عقل دونون ایک رشتہ کے سرہی اور یہ حکمت خدا
تعالی کی ہی کہ دونون کو دو صورت پر پیدا کیا ہی اصل و نژاد دونون کی ایک ہی ہی اور دونون ایک دوسرے
کے پیچھے لیسے جیسے دم اور سر لیکن اتنا فرق ہی کہ ملکنے تو مرغ کی طرح بال و پر اختیار کیے عقل نے بال و
پر چھوڑ کے فر اختیار کی بس جب کہ یہ حال ہی تو دونون محل نفرت ایک دوسرے کے ہوے اور دونون
خوش رو پشت و مددگار ایک دوسرے کے ملک بھی اور عقل بھی دونون خدا کے پانے والے ہین اور دونون
آدم کے مددگار اور سجدہ کرنے والے ایسے ہی نفس و شیطان بھی پہلے سے ایک تھے مگر آدم کے بڑے
دشمن و حاسد اور وجہ یہ کہ جسنے انکو بدن اور جسم خاکی دیکھا وہ تو بھاگا اور جسنے انکو نور مؤتمن دیکھا کہ اسمین
نور امانت ہی جھکا اور سجدہ کیا وہ دونون یعنے ملک اور عقل اس نور سے آنکھین روشن دیکھتے تھے
اور ان دونون کی آنکھ سوائے طین اور مٹی کے نہ تھی اب فرماتے ہین کہ یہ بیان تو ہمارا یہان کا
یہین ایسا رہگیا جیسے یخ مین گدھا رہجاتا ہی اسواسطے کہ یہودی پر انجیل پڑھنا کہ منکر انجیل کا ہی لائق
نہین ہی جیسے شیعہ کے سامنے حضرت عمر رضہ کا ذکر کرنا کہ اُنکے دشمن ہین یا بہرے کے آگے بربط بجانا
لغو ہی نہین چاہیے مراد یہ کہ مستمع کو جب لیاقت اُسکے سننے کی نہین ہی تو کیسے کہا جاے بس یہ دونو
شعر حصر کلام سابق مین ہین لیکن اگر گانون کے کسی گوشہ مین کوئی کس یا معنی پڑا اپڑا یا ہی اسلیے
اتنی ہاے ہو جو ہمنے کی یہ بھی کافی ہی اسواسطے کہ جو مستحق شرح کا ہی کہ اُسکے سامنے شرح کیجاے
اسکو تو پتھر ڈھیلے بھی ناطق و گویا ہین بڑی مضبوطی کے ساتھ وہ انھین سے عبرت پذیر ہوتا ہی

شرح مین از عدد ہا کو عدد اور حکمت ہا کو بجاے ہر حکمت اور بر تو مومن کو تو ہر مومن اور از زمین کو زمین او
شرح کو شرع لکھا ہے

ن مین کہ حق تعالی نے جو کچھ دیا اور پیدا کیا سب واسطے استدعاء حاجت
کیا کہ آپ کو محتاج دوسری چیز کا کرنا چاہیے تا وہ وہاں جیسا کہ فرمایا
ب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء کون ہے کہ قبول کرے دعا مضطر کی
جسوقت کہ وہ دعا کرے اور کون ہے کہ اسکے رنج کو کھوے

زمریمی بود ست درد + کہ چنان طفلی سخن آغاز کرد + جزو او بی او برای او بگفت + جزو
ت وار دو در نہفت + دست و پا شاہد شوندت ای رہی + منکری را چند دست و پا نہی +
ق شرح و گفت + ناطقہ ناطق ترا دید و بخفت + ہرچہ روئید از پی محتاج رست + تا بیابد طالبی
+ حق تعالی کہ این سماوات آفرید + از برای رفع حاجات آفرید + ہر کجا باشد بیابد عاجت +
ت اصل مرحمت + ہر کجا دردی دوا آنجا رود + ہر کجا فقری نوا آنجا رود + ہر کجا مشکل جواب
ہر کجا پستی ست آب آنجا رود + آب کم جو تشنگی آور بدست + تا بجوشد آبت از بالا و پست +
ل نازک گلو + کی روان گردد ز پستان شیر او + رو بدین بالا و پستیہا بدو + تا شوی تشنہ
کرد + بعد ازان از بانگ زنبورہ ہوا + بانگ آب جو بنوشی ای کیا + حاجت تو کم نباشد
آب را گیری سوا دہی کشش + گوش گیری آب را دہی کشش + سوی زرع خشک تا یابد خوشی +
الکش جواہر مضمرست + ابر رحمت پر ز آب کوثرست + تا سقاہم ربہم آید خطاب + تشنہ
علم بالصواب + المعنی یعنے وہ نیاز ہی مریم کا تھا جو درد سے پیدا ہوا اور کہا یلیتنی
مت نسیا منسیا یعنے اے کاش مین اس سے پہلے مرجاتی اور بھولی بسری ہو جاتی جس
نے سخن شروع کیا اور وہ طفل عیسی علیہ السلام تھے انھون نے گواہی اپنی پاک پردہ
عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت مین بندہ اللہ کا ہون دی ا
اور کیا مجھکو نبی اور کیا مجھکو برکت والا جہان مین ہوون اب تو خیال کر کہ مریم کے
کلام مریم کے کیواسطے گواہی دی ایسے ہی تیرا جز و جز بھی پوشیدہ کلام رکھتا
دیگا تیرے ہاتھ پانون بھی تیرے شاہد ہونگے پھر تونے منکری تو کیون ایسے
رکھے ہین جیسا کہ فرمایا تکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون باتین کرینگے
ن سے اور گواہی دینگے انکے پانون سے اسکی جو تھے کماتے ہین وہ

تو مستحق شرح و گفت کا نہین ہی تو تیرا ناطقہ ناطق خود خاموش و بند ہو جایگا مین نے اس شعر مین دعوی
لکھا یا شرح مین یہان لکھا ہی اور مستحق اسکا ہی کہ بعد ۶ مستحق شرح را سنگ و کلوخ ہے کے ہو یہان محض بیربط ہی جنکو
ربط سے ربط ہی وہ اس خبط کاتب کو ملاحظہ فرماوین غور کرین آیندہ شعر مناسب محل کے ہین فرماتے ہین
اللہ تعالی نے جو کچھ پیدا کیا ہی بندہ محتاج کیواسطے کیا ہی تا طالب اسکا جو کچھ طلب کرے پائے اعظم
مخلوقات سے آسمان ہی یہ بھی رفع حاجات ہی کیواسطے ہی دیکھو کیسی حاجتین اس سے رفع ہوتی ہین
بس جو کوئی جوئندہ بنتا ہی آخرکار یابندہ ہوتا ہی اور اصل مرحمت سے مایہ پاتا ہی غور کرو دوا و غذا دونون
معدہ مین جاتی ہین لیکن درد کی جگہ دوا جاتی ہی اور بھوک کی جگہ غذا ایسے ہی جہان مشکل ہوتی ہی وہین
جواب جاتا ہی اور جہان نیچا ہوتا ہی وہین آب جاتا ہی تو پانی مت ڈھونڈھ تشنگی کا طالب ہو جو عشق ہی
تا تحت و فوق سے تجھپر آب جوش کرے یعنے راز و اسرار کھلین ظاہر ہی جب تک بچہ نازک گلو نہین پیدا ہوتا
شیر پستان سے کب جاری ہوتا ہی اور اسی تشنگی کے طفیل بلندیون اور پستیون مین پھر یعنے آسمان و زمین
مین تو ایسا تشنہ ہو جاے کہ گویا حرارت مین گردی ہو گیا بعد اسکے زنبورہ ہوا سے جو نام ساز کا ہی
بانگ آبجو کی اے کیا سنیگا آبجو خود تجھکو بلایگا بھلا تیری حاجت کیا اس سے تو کم تھو کہ جب وہ تشنہ
ہوتی ہی تو ہی خود پانی لیتا ہی اور اسکے واسطے اسکی طرف کھینچتا ہی اور پانی کا کان پکڑکے اپنی
زراعت خشک کیطرف لیجاتا ہی تا وہ سبز و تازہ ہو جاے آب فرماتے ہین کہ تیری جان کا کھیت
جسمین جواہر چھپے ہین اسی کے لیے تو ابر رحمت آب کوثر سے بھرا ہوا ہی پھر کیون نہین تشنہ بنتا تو
سقاہم ربہم شرابا طہورا کا خطاب آئے لہذا تشنہ ہی بنارہ آگے اللہ خوب جاننے والا ہی ساتھ
صواب کے بخلاف شرح مین آب راو میکشی کو آب راوے کشی لکھا ہی

آنا ایک عورت کافر کا مع طفل شیرخوار پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور گویا ہونا بچہ کا آپ کے معجزہ سے

قولہ ہم ازان دہ یک زنی از کافران + سوی پیغمبر دوان شد ز امتحان + پیش پیغمبر درآمد با خمار + کودکے
دو ماہہ زن را درکنار + گفت کودک سلم اللہ علیک + یا رسول اللہ قد جئنا الیک + مادرش از خشم گفتش
ہین خموش + کیت افگند این شہادت را بگوش + این کیت آموخت ای طفل صغیر + کہ زبانت گشت
در طفلی جریر + گفت حق آموخت وانگہ جبرئیل + در بیان با جبرئیلم من رسیل + گفت کو گفتا کہ بالای سرت
می نبینی کن ببالا منظرت + ایستادہ بر سر تو جبرئیل + مر مرا گشتہ بصد گونہ دلیل + المعنی خمار بکسر اوڑھنی
جریر نام شاعر باشان رسیل ہمراہ و فرستادہ فرماتے ہین اسی گانون کی ایک عورت کافر جہان کا

رت کی طرف بطور امتحان آئی خود اوڑھے تھی اور گود مین دو مہینے کا بچہ تھا بچہ نے
خدا سلام تمپر نازل ہو مین تمھارے پاس آیا مان نے اُسکی غصہ سے کہا خبردار چپ ہو
شہادت سکھائی ہی اور کسنے تیرے کان مین ڈالی ای طفل صغیر یہ تجھکو کسنے سکھایا کہ تیری زبان
ن جبر بر شاعر بنگئی کہا حق نے سکھایا اور پھر جبرئیل ع نے مین اپنے بیان مین جبرئیل ع کا رسیل ہون
عورت نے پوچھا جبرئیل ع کہان ہین کہا تیرے سر پر تو نہین دیکھتی ذرا آنکھ تو اوپر اٹھا
رے ہین اور مجھکو سیکڑون راہین بتا رہے ہین **قولہ** گفت می بینی تو گفتا کہ بلے + بر سر ت
کاملے + می بیاموزد مرا دصف رسول + بر علوم بیر ساندزین سفول + پس سوئش گفت اے
چیست نامت باز گو و شو مطیع + گفت نامم پیش حق عبد العزیز + عبد عزی پیش این یکمشت
ی پاک و بیزار و بری + حق آن کہ دادت این پیغمبری + کودک دو ماہہ ہمچون ماہ بدر +
تہ چون اصحاب صدر + پس حنوط آمد ز جنت در رسید + تا دماغ طفل و مادر بو کشید +
یز خوف سقوط + جان سپردن بہ برین بوی حنوط + آنکہ تعریفش شہنشہ خود کند جامد
رق زند + آنکسی را کو معرف حق بود + جامد و نامیش صد صدق زند + آنکسی را کش خدا
غ و ماہی مر ورا حارس شود + المعنی رضیع شیر خوار حنوط خوشبو جو مردہ کیواسطے طیار
یا جار یا یہ کا اور حمل گرجانا فروق بالکسر و فتح واو تعجب مین لانا اور خوشحال کرنا لڑکے نے کہا
یکھتی ہی کہا ہان دیکھتی ہون کہ تیرے سر پر چودھوین رات کے چاند کیطرح کھڑے ہین
ت رسول کے سکھاتے ہین اور پستیون سے علو کو پہونچاتے ہین پھر رسول مقبول نے
کہ ای طفل شیر خوار تیرا نام کیا ہی بتا اور ہمارا مطیع ہو کہا اللہ تعالے کے سامنے تو میرا
اور یہ لوگ جو ایک مشت خیز ہین انکے آگے عبد عزی ہین عزی سے پاک بیزار و بری ہون قسم
کو پیغمبری دی ہی غرض وہ لڑکا دو مہینے کا کہ مثل بدر کے تھا ایسا درس بلیغ کہہ رہا تھا
صدر کہتے ہین اس بعد ایک خوشبو جنت سے پہونچی جب دماغ طفل و مادر نے اس سے
ن کہتے تھے کہ خوف سقوط سے تو یہی اچھا تھا کہ اسی خوشبو پر جان دیدیتے خوف سقوط
اجو ہر کسیکو لگا ہی پس وہ شخص جسکی تعریف خدا تعالے خود کرے حجر و شجر تو سیکڑون قسم کی
کرین اور جسکا معرف خود حق ہو شجر و حجر اسکی صدہا تصدیقین کرینگے صدق سے مراد
سکا حافظ خدا تعالے ہو مرغ و ماہی اور جملہ مخلوق اسکے حارس و نگہبان ہون الخ
شرح مین حق آنکہ بکاف عجمی لکھا ہی میری سمجھ مین بکاف عربی ہی

لیجانا موزہ رسول مقبول کو ایک عقاب کا اور ہوا پر لیجا کے نگون کرنا اور ایک مار سیاہ کا اُس سے گرنا

قولہ اندرین بودند کا واز صلا + مصطفیٰ بشنید از سوی علا + خواست آبی و وضو را تازہ کرد + دست و رو را
شست او زان آب سرد + ہر دو پا شست و بموزہ کرد رای + موزہ را بربود یک موزہ ربای + دست
سوی موزہ برد آن خوش خطاب + موزہ را بربود از دستش عقاب + موزہ را اندر ہوا بر داد چو باد + پس
نگون کرد و ازان ماری فتاد + در فتاد از موزہ یک ماری سیاہ + زان عنایت شد عقابش نیکخواہ + پس
عقاب آن موزہ را آورد باز + گفت ہین بستان و رو سوی نماز + از ضرورت کردم این گستاخی + من
ز ادب دارم شکستہ شاخی + وای کو گستاخ پائی می نہد + بیضرورت کش ہوا فتوی دہد + پس رسولش شکر کرد
گفت ما + این جفا دیدیم و خود بود آن وفا + موزہ بربودی و من درہم شدم + تو غمم بردی و من در غم شدم
گرچہ ہر غیبی خدا ما را نمود + دل در ان لحظہ بخود مشغول بود + گفت دور از تو کہ غفلت از تو رست + دیدنم آن
غیب را ہم عکس تست + مار در موزہ ببینم در ہوا + نیست از من عکس تست ای مصطفیٰ + عکس نورانی ہمہ روشن بود
عکس ظلمانی ہمہ گلخن بود + عکس عبد اللہ ہمہ نوری بود + عکس بیگانہ ہمہ کوری بود + عکس ہر کس را بدان ایجان
بہ بین + پہلوی جنسی کہ میخواہی نشین + المعنی یعنے آنحضرت اسی حال مین تھے ناگہان آواز صلاۃ بخشش کی
اُنکے کان مین عالم بالا سے پہونچی پس پانی منگایا اور وضو تازہ کیا اور ہاتھ منھ اس آب سرد سے
دھویا پھر پاؤن دھو کے موزہ کیطرف راے ہوئی ناگہان موزہ ایک موزہ ربا لیگیا یعنی وہ خوش خطاب
جب ہی موزہ کیطرف ہاتھ لیگئے موزہ کو اُنکے ہاتھ سے عقاب لیگیا اور ہوا کیطرح اُس موزہ کو ہوا مین
جا اوندھا کیا تو اُسمین سے ایک مار سیاہ گر پڑا اس اہتمام و سعی سے عقاب اُنکا نیکخواہ ہوا پھر عقاب نے
موزہ کو لوٹ کے لایا اور کہا لو اور نماز کیواسطے جاؤ مین نے بضرورت یہ گستاخی کی ہی کہ ادب سے شرمندہ
ہوتا ہون اسواسطے کہ شکستہ شاخی شرمندہ ہونے کے معنی مین ہی کہ شاخ شکستہ سر جھکائے ہوتی ہی اور شرمندہ
بھی سر جھکاتا ہی اب مقولہ مولانا رح کا ہی کہ پرند تو باوصف نیک خواہی کے ادنی بات کو بھی گستاخی سمجھے مگر
کرین واے اُسپر جو گستاخ ہو کے وہان قدم رکھے اور بیضرورت موافق حکم اپنی ہوا و خواہش نفسانی کے
پس حضرت نے اُسکا شکر کیا اور فرمایا کہ ہم اسکو جفا سمجھے تھے اور بحقیقت تھی وفا تو موزہ لیگیا مین اس سے
درہم ہوا تو بحقیقت میرا غم لیگیا تھا مین اُلٹا غم مین پڑا اگرچہ ہر غیب خدا تعالے نے ہمپر ظاہر
کر دیا ہی مگر اسوقت ملول و زرا دیر کو بحال خود مشغول و غافل ہو گیا تھا عقاب نے کہا خدا نہ کرے آپکو
غفلت ہو غفلت تو آپ سے دور و مہجور ہی ہو گئی ہی مین نے جو اس غیب کو دیکھ لیا یہ بھی عکس آپ ہی کا

ن نے جو مار کو موزہ مین ہوا پر دیکھ لیا یہ بینش میری ای مصطفےٰ آپ ہی کا عکس ہے اسلیے کہ عکس
شن ہوتے ہین اور عکس ظلمانی سیاہ و تاریک مثل گلخن کے جو عبداللہ کا ہے اسکا عکس نوری ہوتا ہی اور
ری پس تو ہر کسیکے عکس کو دیکھ اور سمجھ جہان اپنی مرضی موافق پائے اسی کے پہلو مین بیٹھ جا

وجہ عبرت پکڑنے کی اس حکایت سے اور معنی ان مع العسر یسرا کے

ست این قصہ ایجان مر ترا + تا شوی راضی تو در حکم خدا + تا کہ زیرک باشی و نیکو گمان + چون
بد ناگمان + دیگران گردند زرد از بیم آن + تو چو گل خندان گہ سود و زیان + زانکہ گل گر برگ
+ خندہ نگذارد نگردد منثنی + گوید از خاری چرا افتم بغم + خندہ را من خود ز خار آوردہ ام + ہر چہ
د واز قضا + تو یقین دان کہ خریدت از بلا + ما التصوف قال وجدان الفرح + فی الفواد
الترح + آن عقابش را عقابی دان کہ او + در ربود آن موزہ را زان نیکخو + تا رہاند پاش را از
ی خنک عقلے کہ باشد بی عثار + گفت لا تاسوا علی ما فاتکم + ان اتی السرحان اروی شاتکم + یک
فوت شد غمگین مشو + زانکہ گر شد کہنہ آید باز نو + گر بلا آید ترا اندہ مبر + در زیان بینی غم او را مخور
رفع بلاہای بزرگ + وان زیان منع زیانہای سترگ + راحت جان آمد ایجان فوت مال
جمع آمد ایجان شد وبال + المعنی منثنی بالضم سرنگون و دوتا فرماتے ہین ایجان یہ قصہ
سطے عبرت ہے تو تو راضی حکم مین ہو جو کچھ اُسکی بارگاہ جلال سے صدور پائے اور دانا و نیک
ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ اگر ناگہان کوئی واقعہ بد دیکھے تو گو اور لوگ اُسکے خوف سے
ہین تو مثل گل کے خندان رہ جاہے موقع سود کا ہو چاہے زیان کا اسواسطے کہ گل کو غور کر
کی پنکھڑی پنکھڑی الگ کردے وہ اپنے خندہ کو نہین چھوڑیگا اور دوتا و سرنگون نہین
لے مارے کمر لچجائے یا سرنگون ہو جائے ویساہی خندان رہیگا اور یہ کہیگا کہ کسی خار سے
ن کیون پڑون مین تو خندہ کو خار ہی سے لایا ہون خار ہی مین تھا جو شگفتہ ہوا ہون جو
جاتی رہے اور گم جائے تو بیقین اس بات کو جان لے کہ وہ گم نہین ہوئی بلکہ اُسنے
سے چھڑا لیا اسکا صدقہ بنی ہے کسی نے پوچھا کہ تصوف کیا ہے کہا فرحت پانا اپنے دل مین
نے رنج کے پھر تمثیلاً فرمایا کہ تو نے یہ تو سنا کہ موزہ لیجانے سے عقاب مایۂ عقاب مری رنج و غم
ت کا ہوا جیسا کہ اوپر کہا ہے ع تو غمم بردی و من در غم شدم + پس اس غم کے مقابلہ مین جو موزہ
سے ہوا تھا وہ غم بس عظیم تھا کہ پائے مبارک زخم مار سے رنج پاتا حاصل یہ کہ ادنیٰ نقصان سے
حاصل ہوتا ہے لہذا کیسی خوش وہ عقل ہے جو بے عثار ہے کہ ذرا مین سر کے بل نہین گرتی

اللہ تعالی نے فرمایا ہی لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم مایوس مت ہو اس چیز پر جو تمسے جاتی رہی اور
خوش مت ہو اُس پر جو تمکو ملگئی ہی دوسرے مصرعہ کے معنے اگر بھیڑیا آئے اور تمھاری بکریان ہلاک
کر ڈالے لیکن جو فوت ہو جاے اُسپر غمگین نہوے اس سبب سے جو جاتا رہا وہ پُرانا تھا اُسکی عوض نیا تجھکو
ملجائیگا بس یہی شعر گویا ترجمہ مصرعہ ثانی عربیہ کی ہی اگر بلا تیرے سامنے آئے غم مت کر اور جو زیان دیکھے
اُسکے بھی غم مین مت پڑ اسواسطے کہ وہ دفع بڑی بڑی بلاؤنکا ہی اور وہ زیان منع بھاری بھاری زیانونکا
ای جان ہین تو کس خیال مین ہی مال کا جاتا رہنا خاص راحت جان کی بھی ہی اور ایجان مال کا جمع ہونا بڑا
سخت وبال ہی مال جمع ہوا اور وبال مین پڑا

استدعا کرنا ایک شخص کا حضرت موسیٰ سے واسطے زبان بہائم کے

قولہ گفت موسی را یکی مرد جوان + کہ بیاموزم زبان جانوران + تا بود کز بانگ حیوانات و دد + عبرتے
حاصل کنم در دین خود + چون زبانہای بنی آدم ہمہ + در پی آبست و نان و دمدمہ + بو کہ حیوانات را دردِ دگر
باشد از تدبیر ہنگام گذر + گفت موسی رو گذر کن زین ہوس + کاین خطر دارد بسی در پیش و پس + عبرت
بیداری از یزدان طلب + نہ از کتاب و نہ مقال و حرف و لب + گرم تر شد مرد زان منعش کہ کرد + گرم تر گردد
ہمی از منع مرد + گفت ای موسی چو نور تو بتافت + ہر کہ چیزی یافت از تو چیز یافت + مر مرا محروم کردن
زین مراد + لائق لطفت نباشد ای جواد + این زمان قائم مقام حق توئی + یاس باشد گر مرا مانع شوی
گفت موسی یارب این مرد سلیم + سخرہ کردستش مگر دیو رجیم + گر بیاموزم زیانکارش بود + ور نیاموزم دلش
بد میشود + المعنی حضرت موسیٰ سے ایک مرد جوان نے درخواست کی کہ مجھکو زبان جانورونکی سکھادو
تا شاید آواز حیوانات و چارپایون سے کچھ عبرت اپنے دین مین مجھکو حاصل ہو مین جو دیکھتا ہون تو بنی آدم
کی زبان کو در پے آب و نان و مکر و فریب کے پاتا ہون شاید حیوانات کا دوسرا درد ہو جسمین تدبیر
عاقبت بینی ہنگام گذر یعنے مرنے کیوقت کی ہو حضرت موسیٰ نے کہا جا اس ہوس سے باز آ کہ اسمین پیش
و پس دونون طرف سے بہت خطرے ہین تو عبرت و بیداری چاہتا ہی تو خدا سے مانگ یہ اُسکے
عطا سے ہی نہ کتاب اور قال اور حرف و لب سے اس کہنے سے یہ شخص اور بھی گرم تر ہوا اسواسطے
کہ ہر شخص اس بات مین جسکو منع کرو منع کرنے سے گرم تر ہو جاتا ہی چنانچہ حدیث ہی الانسان حریص
فیما منع کہا ای موسیٰ جب سے نور تمھارا چمکا ہی یعنے تمھارا ہوا ہی تو جس کسی نے کچھ پایا ہی وہ تم ہی
سے کچھ پایا ہی مجھکو تم اس مراد سے میری محروم کرتے ہو یہ بات ای جواد تمھارے لطف کے لائق
نہین ہی اسوقت مین تمھین قائم مقام حق کے ہو اگر منع کروگے تو مجھکو یاس ہو جائیگی اور یاس

نہین ہونا چاہیے حضرت موسیٰ نے کہا ای میرے رب یہ عجب بیوقوف سادہ دل ہی کہ اسکو
رجیم نے اپنا بیگاری مسخرہ بنایا ہی اگر مین اسکو یہ زبان سکھاتا ہون تو اسکے حق مین زیانکار
سکھاتا ہون تو بد دل ہوا جاتا ہی قولہ گفت ای موسی بیاموزی کرا + رد نکردیم از کرم ہرگز دعا
رب او پشیمانی خورد + دست خاید جامہا را بردرد + نیست قدرت ہر کسی را سازوار + عجز بہتر
کار + فقر ازین رو فخر آمد جاودان + کہ بتقوی ماند دستش جاودان + زان غنا وزان غنی مردود شد
ت صبر ہا بدرود شد + آدمی را عجز و فقر آمد امان + از بلای نفس پر حرص و غمان + آن غم آمد
ی فضول + کہ بدان خو کردہ است آن صید غول + آرزوی گل بود گلخوارہ را + گلشکر نگوارد
را + المعنی اللہ تعالیٰ نے کہا ای موسیٰ سکھاوے کہ ہمنے اپنے کرم سے کبھی کسیکی دعا رد
ہی کہا ای رب میرے یہ تو سیکھ کے بہت پشیمانی کھائیگا ہاتھ افسوس سے چابیگا کپڑے پھاڑیگا
ہر تو ہر کسی سے سازوار د موافق نہین ہی بس عجز یعنے عاجز رہنا اپنی خواہش سے بہتر یہ پرہیزگار کا
د فخر کہا ہی یہی سبب تو ہی کہ ہمیشہ اسکا تقوی مین ہاتھ رہا ہی جیسے کہ حدیث شریف ہی الفقر فخری
رہا ہی اور غنا و غنی جو مردود ہوے یہی وجہ ہی کہ اسکا صبر تیری تقدیر سے رخصت ہوگیا ہی آدمی کیواسطے
نفس پر حرص و غمون کی بلا سے بچنے کو بڑے امان کی چیز ہین اور وہ غم کیا ہین آرزوہین فضول
مقدر جنکا یہ نفس صید غول خو کردہ ہو رہا ہی صید غول یعنے غول کا شکار اور ظاہر ہی کہ جو گلخوار ہی
کھانے والا اسکو آرزو گل ہی کی ہوتی ہی اور چیز اسکو اچھی نہین معلوم ہوتی جیسے بیمار کو
لطف و حلاوت گلشکر ناگوار ہوتی ہی اور گلشکر ایک قسم شیرینی لطیف سے ہی اختلاف
شرح مین بیمارہ کو بیچارہ لکھا ہی

حق تعالیٰ سے حضرت موسیٰ عم کو کہ سکھاؤ اسکو جسکی وہ استدعا کرتا ہی

زان وحی آمد از حضرت کہ رو + ہرچہ میگوید بلطف خود شنو + گفت یزدان کہ بدہ بایست
تیار آن دست او + اختیار آمد عبادت را نمک + ورنہ میگردد بنا خواہ این فلک +
او را نہ اجر و نی عقاب + کاختیار آمد ہنر وقت حساب + جملہ عالم چون مسبح آمدند + نیست
جبری سودمند + تیغ در دستش نہ از عجزش بکن + تا کہ غازی گردد او یا راہزن + زانکہ کرمنا
اختیار + نیم زنبور عسل شد نیم مار + مومنان کان عسل زنبوروار + کافران خود کان زہری
زانکہ مومن خورد بگزیدہ نبات + تا چو نحلی گشت ریق او حیات + باز کافر خورد شربت از
م زقوتش زہر شد در وی پدید + المعنی بعد اسکے وحی حضرت رب العزت سے آئی کہ

جا اور جو کچھ وہ کہتا ہی اپنے لطف سے اُسکو سُن لے اور حکم دیا کہ جو کچھ وہ چاہتا ہی اُسکو دے اور اُسکے اختیار
مین اسکا ہاتھ کھولدے اب مولانا رہ کے مقولے ہین فرماتے ہین کہ اختیار عجیب چیز ہی عبادت کا
نمک یہی اختیار ہی ہی کہ جو عبادت و عمل کرے اپنی خوشی رضا سے بلا اکراہ و اجبار خاص واسطے
خوشنودی و مرضی خدا کے کرے اور یون تو آسمان بدون اپنی خواہش کے کیسا رات دن پھرتا ہی اسی
سبب سے اُسکی گردش سے نہ اُسکو اجر ہی نہ عذاب کسواسطے کہ وہ ہنر سے جو اختیار ہی خالی ہی اور ہنر ہی
حساب مین آتا ہی تمام اہل جہان جو مسبح ہین کہ اختیار کو اُسمین دخل نہین لہذا اُس تسبیح سے شل نسان کے
سود مند بھی نہین ہین اگر کوئی کہے کہ میرے پاس تیغ نہین جو جہاد کرون عاجز ہون تو اس عجز مین اُسکو
مت چھوڑ تیغ اُسکے ہاتھ مین دیدے پھر دیکھ کہ غزا کرکے غازی بنتا ہی یا راہزنی سے راہزن ہوتا ہی
بنی آدم کی نسبت جو کہا ہی ولقد کرمنا بنی آدم یہ محض اختیار کے سبب سے ہی کہ انھین بنی آدم مین
آدھے تو زنبور عسل ہین اور آدھے زہر مار ہین مومن تو کان عسل کی ہین زنبور کیطرح اور کافر کان زہر کی
مثل مار کے کسواسطے کہ مومن نے تو ایک نبات گزیدہ کھائی تو یہ ایک زنبور عسل کے مثل ہوا جسکا آب دہن
مایۂ حیات ہی جیسا کہ شہد کی صفت مین فیہ شفاء للناس فرمایا ہی پھر کافر نے شربت صدید سے پیا اور صدید
زرد آب زخم اُسکی قوت سے اسمین زہر ظاہر و پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا یسقی من ماء صدید یتجرعہ پلائے جائینگے
کافر ریم زخم سے گھونٹ گھونٹ قولہ اہل الہام خدا عین الحیات + اہل تسویل ہوا سم الممات + در جہان
این مدح و شاباش و زہی + ز اختیار ست و حفاظ و آگہی + جملہ رندان چونکہ در زندان روند + متقی و زاہد
حق خوان شوند + چونکہ قدرت رفت کاسد شد عمل + ہین کہ تا سرمایہ نستاند اجل + قدرتت سرمایہ سود ست
ہین + وقت قدرت را نگہدار و ببین + آدمی بر خنگ کرمنا سوار + در کف درکش عنان اختیار +
باز موسی داد پند او را بمہر + کہ مرادت زود خواہد کرد چہر + ترک این سودا بگو وز خود بترس + دیو داد ستت
برائے مکر درس + ہین برد در دمسر خود کم طلب + کاین مرادت افگند در صد تعب + گفت باری نطق سگ
کو بر در ست + نطق مرغ خانگی کاہل پرست + المعنی الہام بالکسر خبر غیب جو خدا دل مین کسیکے ڈالدے
خیر و شر سے تسویل سوال کرنا اور آراستہ کرنا حفاظ عار و حمیت اور مواظبت کرنا جن لوگون کو
خدا سے الہام ہوتا ہی اور خبرین غیب کی اُسکے دل مین پڑتی ہین وہ چشمۂ حیات کی ہین کہ خود بھی
حیات والی اور اورون کی بھی حیات بخش اور جو اہل تسویل ہین بیہودہ باتین بنانے والے
اور اہل حرص وہ زہر موت کے ہین کہ خود بھی مردہ اور اورون کے لیے بھی موت دیکھو تو اس
جہان مین جو کچھ کسیکی تعریف و شاباش و واہ واہ ہی وہ بھی اختیار اور ہوشیاری اور ہمیشہ ایک

نے سے ہو رندون کو جسوقت ہانک کے زندان مین لیجا وینگے یعنے دوزخ مین تو وہ سب متقی و زاہد
حوان ہونگے لیکن کیا ہوتا ہی کسواسطے کہ وہ اپنی قدرت سے خارج ہوگا بس جبکہ اپنی قدرت اور
یار اسمین نہین بلکہ بجبر ہذا وہ عمل انکا کاسد ہوگا بس خبردار ہوجا تا سرمایہ تیرا اجل نہ چھین لے کہ وہ
ن قدرت ہی بس خبردار اسوقت قدرت کی خوب نگہداشت رکھو اور تکیہ رہ ضائع نہونے پائے اسی سے
یگا غور کر آدمی کو خنگ کہ مثل پر سوار کرکے باگ اختیار کی اسکے درک دریافت کے ہاتھ مین
ہی بس اسکو شہسوار اس خنگ کا ہونا چاہیے اب طرف اصل ذکر کے رجوع ہوکے فرمایا کہ حضرت
نے بمقتضاے مہر و محبت پھر اسکو نصیحت کی کہ مراد تو تیری جلدی تیرے سامنے آجائیگی مگر تو اس
ب کر اور اپنے اوپر ترس کھا یہ شیطان نے اپنے مکر کیواسطے تیرے ہاتھ مین ہاتھ دیا ہی اور ادھر
ایا ہی یہ برا درد سر ہی خبردار ہوا سکومت ڈھونڈھے کسواسطے کہ یہ مراد تیری تجھکو سیکڑون رنج
ن کہا بھلا اور نہین تو نطق کتہ کی جو میرے دروازہ پر رہتا ہی اور نطق مرغ خانگی کی جو پروالا
نجملہ چار پایون اور پرندکے ان دو کی تو بتادو الخلاف شرح مین زاہد کو زہد لکھا ہی

ونا اُس شخص کا تعلیم زبان سگ و مرغ خانگی پر اور قبول کرنا موسی علیہ السلام کا

موسیٰ ہین تو دانی در رسید + نطق این ہر دو شود بر تو پدید + بامدادان آن برای امتحان +
داو منتظر بر آستان + خادمہ سفرہ بیفشاند و فتاد + پارۂ نان بیات آثار زاد + در ربود آنرا خروسے
بد + گفت سگ گردی تو بر ما ظلم رہ + دانۂ گندم تو دانی خورد و من + عاجزم در دانہ خوردن در وطن +
دبا و باقی حبوب + تو توانی خورد و من لی ای طروب + این لب نانیکہ قسم ماست آن میربای
را از سگان + المعنی بیات نان شبینہ حضرت موسیٰ نے کہا ے خبردار تو جان حکم الٰہی ہیو بچار زن
بانورون کی نطق تجھپر ظاہر ہوجائیگی صبح کو یہ شخص بنظر امتحان آستانہ پر منتظر کھڑا ہوا کہ دو نون کچھ
سمین خادمہ نے دسترخوان جھاڑا ایک ٹکڑا روٹی کا رات کی بچی روٹی سے گرا کہ یہی باہم
آثار پیدا ہوے مرغا اس ٹکڑے کو جھٹ لیگیا جیسے کوئی جیتی ہوئی شرط لیجاتا ہی کتے نے
لیجا تو نے مجھپر ظلم کیا تو تو گیہون کے دانے بھی کھا جانتا ہی مین تو اپنے وطن مین دانہ کھانے
ہون تو تو گندم و جو اور باقی حبوب یعنے دانے کھا سکتا ہی اور مین ای طروب نہین
طروب بفتح اول شادمان یہ لب نان کہ ہمارا حصہ ہی تو اتنے سے کو بھی ہم سے چھینتا ہی

جواب خروس کا سگ کو

خروسش گفت تن زن غم مخور + کہ عوض بدہد خدا زین بہ دگر + اسپ این خواجہ سقط خواہد شدن

روز فردا سیر خور کم کن حزن + مرسگان را عید باشد مرگ اسپ + روزی وافر بود بیجهد و کسب + اسپ را
بفروخت چون بشنید مرد + پیش سگ شد آن خرو سک روی زرد + روز دیگر همچنان نان را فزود + آن
خروس و سگ بر و لب بر کشود + کای خروس عشوه ده چند این دروغ + ظالمی و کاذبی و بیفروغ + اسپ
کش گفتی سقط گردد کجاست + کور اختر گوی محرومی ز راست + گفت او را آن خروس باخبر + که سقط شد
اسپ او جای دگر + اسپ را بفروخت جست او از زیان + آن زیان انداخت او بر دیگران + لیک
فردا اشترش گردد سقط + مرسگان را باشد این نعمت فقط + زود اشتر را فروشید آن حریص + یافت
از غم و در زیان آندم محیص + روز ثالث گفت سگ با آن خروس + ای امیر کاذبان با طبل و کوس +
تا بگی کوبی دروغ بیفروغ + دروغی ای نا اہل دو دروغی دروغ + گفت او بفروخت اشتر را شتاب +
لیک فردا ایش غلام آید مصاب + چون غلام او بمیرد نانها + بر سگ و خواہنده ریزند اقربا + این شنید
و آن غلامش را فروخت + رست از خسران و رخ را بر فروخت + شکرہا میکرد و شادیہا که من + رستم
از سه واقعه اندر زمن + تا زبان مرغ و سگ آموختم + دیدهٔ سوء القضا را دوختم + المعنی پس مرغ نے سگ کی
بات سنکے کہا کہ چپ رہ غم مت کر اس سے بہتر عوض خدا تجھکو اور دیگا یعنے کل اسکا گھوڑا مریگا تو خوب
سیر ہوکے کھائیو رنج مت کر کتون کو گھوڑے کے مرنے سے عید ہو جائیگی اور بڑی روزی ملے گی
بے کوشش و کمائی کے خواجہ نے سن کے گھوڑے کو بیچ ڈالا اب کتے کے سامنے مرغا شرمندہ ہوا
دوسرے دن ویسے ہی روٹی کو کچھ بڑھا دیا پھر اس کتے مرغے نے اسیر گفتگو کی کتے نے کہا اے مرغ
دھوکہ باز تنا بھی جھوٹ تو بڑا ظالم و کاذب و بیفروغ ہے تو نے کہا تھا کہ اسکا گھوڑا مر جائیگا سو
کہاں ہے تو اندھا نجومی ہے جسکو ستارے نہین سوجھتے پھر کیا نجوم اور ٹھیک بات سے محروم ہے
پھر اس مرغ باخبر نے کہا کہ گھوڑا اسکا دوسری جگہ مرا اسنے بیچ ڈالا نقصان سے بچ گیا اپنا نقصان
دوسرے پر ڈال دیا لیکن کل اسکا اونٹ مریگا کہ یہ نعمت خاص کتون کو ملیگی اس مرد حریص نے
فوراً اونٹ کو بیچ ڈالا اسکے بھی غم زیان سے اسیوقت خلاص ہو لیا تیسرے دن کتے نے
مرغے سے کہا اے جھوٹون کے بادشاہ دربادشاہ بھی کیسا کہ با طبل و کوس بڑی دھوم دھام والا
یہ دروغ بیفروغ کب تک بکیگا اے نالائق تو بالکل جھوٹا ہے مکھن تجھ مین نام کو نہین تکرار بطور
مزید مبالغہ کہا اسنے اونٹ بھی جھٹ پٹ بیچ ڈالا اب کل کو اسکے غلام کی باری ہے وہ رنج رسیدہ ہوگا
جب وہ مریگا تو بڑی روٹیان اسکے اقربا کتون کے آگے بھی ڈالینگے اور سائلون کو بھی دینگے
اسنے یہ سنکے غلام کو بھی بیچ ڈالا پس اس زیانکاری سے بچ کے بہت ہی خوش اور شگفتہ رو ہوا

...رتا تھا اور بڑی خوشی مناتا تھا کہ مین زمانہ مین تین افتادون سے بچ گیا جب سے مین نے
...رغ کی سیکھی ہی سوء القضا کی آنکھین سی دین ہین کو احکم بد مجھکو پا نہین سکتے جو ضرر ہونیوالے

...رمندہ ہونا خروس کا سامنے کتے کے بسبب جھوٹ ہونے تین عددون کے

دیگر آن سگ محروم گفت + کای خروس ژاژخا کو طاق جفت + چند چند آخر دروغ و مکر تو خو...
...روغ اندکر تو + گفت حاشا از من واز جنس من + که بگردیم از دروغی ممتحن + ما خروسان چون موذن...
...ہم رقیب آفتاب و وقت جو + پاسبان آفتابیم از درون + گر کنی بالای ماطشتی نگون + پاسبان...
...لیا + در بشر واقف ز اسرار خدا + اصل ما را حق پی بانگ نماز + داد ہدیہ آدمی را در جهاز + گر بنا ہنگام...
...دو + در اذان آن مقتل مایشود + گفت نا ہنگام حی علی الفلاح + خون ما را میکند خوار و مباح...
...اندر و پاک از غلط + از خروس وحی جان آمد فقط + آن غلامش مرد پیش مشتری + شد زیان...
...یکسری + او گریزانید مالش را ولیک + خون خود را ریخت آن دریاب نیک + یک زیان دفع...
...ری + جسم و مال ماست جانہا را فدی + پیش شاہان در سیاست گستری + میدہی تو مال جسم را...
...ی چون گشته اندر قضا + میگریزانی زدو ور مال را + المعنی دوسرے دن کتے محروم نے...
...روس بیہودہ بکنے والے وہ طاق جفت تیرا جو میرے ساتھ کھیلا تھا اور دھوکہ بازی کی تھی...
...ظہور مین نہ آیا اس مکر و دروغ کا تیرے آخر کچھ اندازہ و مقدار بھی ہی یا اندازہ سے باہر ہی تو نے...
...بیان کیا تھا اس سے تو اونٹ گھوڑا کسکا سوائے جھوٹ کے ایک چڑیا بھی نہ اری نہ دن...
...ا مجھسے اور میری جنس سے نہایت بعید ہی کہ ہم کسی دروغ سے ممتحن ہوئے ہون یعنے جھوٹ...
...کردہ شدہ ہم جتنے خروس ہین سب موذن کیطرح راست گو ہین اور رکھوالے آفتاب کے بھی...
...جو بھی یعنے جب آفتاب اس زمین کے افق پر آتا ہی ہم بانگ بلند جتا دیتے ہین اور وقت...
...ڈھتے ہین کہ صبح صادق ہوئی یا نہین ہم پاسبان آفتاب کے ہین از روے درون د...
...رچہ تو بظاہر ہمارے اوپر ایک طشت اوندھا کے بند کردے اور چھپا دے ایسے ہی...
...اب حقیقی کے اولیا ہین کہ وہ بشر ہی مین سے ہین اسرار خدا سے واقف ہین تو ہماری...
...ق تعالے نے آدمی کو بانگ نماز کیواسطے بطور تحفہ کے دیا کہ حضرت نوح کے جہاز مین...
...ت ہماری بانگ پر نماز پڑھتے تھے اسواسطے کہ آفتاب تو طوفان کے ابر مین چھپا...
...ر اگر اذان دینے مین ہمسے سہو ہو اور بیوقت بول اٹھین تو وہ سہو ہی ہمارا مقتل...
...و کے ساتھ ہی مارے جاتے ہین یہ گفت بے ہنگام ہماری جو ہم سے صادر ہو...

کہ حی علی الفلاح سنہ ہی گفت بسبب بیوقت ہونے کے ہمارا خون مباح کردیتی ہو آب مقولہ مولانا رح کا ہی
کہ خروس نے تواتنی دلیلین اپنی راستی کی بیان کین لیکن ہی یہ کہ وہ جو معصوم اور پاک غلط سے ہو
وہ خروس وحی جان سے ہو یعنے جان سے جو وحی ہوتی ہی وہ اسکا خروس ہی پھر مرغ کہتا ہو کہ وہ
غلام اسکا جو اسنے بیچا تو مشتری کے سامنے ہی مرگیا جس سے بالکل زیان مشتری کا ہوا کہ اسنے تو
اپنے مال کو بھگا یا بچایا لیکن خوب اچھی طرح جان لے کہ خون اپنا بہایا بعض وقت ایک زیان
ایسا ہوتا ہو کہ بہت سے زیانون کو ٹالتا ہی اسیواسطے اکثر لوگ عاقل جسم و مال کو جان پر فدا کرتے ہین
کیسا بادشاہون کے سامنے جب وہ سیاست گستری کرتے ہین تو تو مال دیتا ہو اور سر بچاتا ہو پھر تو
کیون حکم قضا مین اچھی بنا ہو یعنے نادان اور حاکم حقیقی سے اپنا مال بھگاتا بچاتا ہو اول تو نہ کچھ نہین
سکتا اور کیا معلوم کہ اس نقصان مال مین تیرا نفع ہو الخلاف شرح مین محروم و گفت بعطف لکھا ہی
میری دانست مین عطف بیکار ہی اور گر بنا ہنگام کو گو

خبر دینا خروس کا مرگ خواجہ سے

قولہ لیک فردا خواہد او مردن یقین + گاو خواہد کشت وارث در حنین + صاحب خانہ بخواہد مرد رفت
روز فردا نک رسیدہ لوت زفت + پارہ ہای نان و لالنگ و طعام + درمیان کوی یابد خاص و عام
گاو قربانی و نانہای تنک + بر سگان و سائلان ریزد سبک + مرگ اسپ واشتر و مرگ غلام + بد قضا
گردان این مغرور خام + از زیان مال و درد آن گریخت + مال افزون کرد و خون خویش ریخت +
این ریاضتہا سے درویشان چراست + کان بلا بر تن بقای جانہاست + تا بقای خود نیابد
سالکی + چون کند تن را سقیم و ہالکی + دست کی جنبد با یثار و عمل + تا نبیند دادہ را جانشس بدل +
آنکہ بدہد بی امید سودہا + آن خدا یست آن خدا یست آن خدا + آن ولی حق کہ خوی حق گرفت + نور
گشت و تابش مطلق گرفت + او غنی ہست و جز او جملہ فقیر + کی فقیری بی عوض گوید کہ گیر + تا بہ بیند
کودکی کہ سیب ہست + او پیاز گندہ را ندہد ز دست + المعنی لالنگ بفتح لام ثانی و کاف فارسی
زلہ و پس خوردہ یعنے خواجہ نے مال تو اپنا قضا سے بھگایا بچایا لیکن یقیناً کل وہ مریگا وارث اسکے
اسکے موتہ مین گاے ذبح کرینگے صاحب خانہ تو مریگا اور چلا جائیگا کل کا روز آب آیا اور
موٹی موٹی نعمتین آئین روٹیون کے ٹکڑے اور بچے ہوئے کھانے سب خاص و عام گلی مین پائینگے
قربانی کی گاے کا گوشت اور چپاتیان پتلی پتلی کتون اور سائلون کو خوب دینگے وہ گھوڑے اور
اونٹ اور غلام کا مرنا اس مغرور خام کی قضا کا ٹالنے والا تھا سوزیان مال اور اسکے

تو یہ بھاگا اور مال بڑھایا لیکن خون اپنا بہایا اب بقولے مولانا رہ کے ہین تمثیلاً یعنے فقیر لوگ
ریاضتین جسمانی کیون کرتے ہین اسیواسطے تو کر بلا تن سے بقا جان کی حاصل ہو جبتک کہ کوئی سالک
ابقا ربنی نہ دیکھ لیگا تو تن کو اپنے ستم دہلاک مین کیون ڈالیگا آدمی کا ہاتھ جو سخاوت وعمل پر
ہو اسی امید پر چلتا ہو کہ جان اُسکی بدل اُسکا دیکھ لیتی ہو کہ جو مین دونگا بدل اُسکا پاؤنگا اور جو
فائدون کے دینے والا ہو وہ خاص خدا تعالی ہو خدا تعالی ہو تکرار بنظر تاکید کے ہو اور جو دلی حق
حق کی اختیار کی ہو اور نور ہوگیا اور تابش ور وشنی مطلق وبے قید پائی وہ بھی غنی ہو
غنی ہو اور جملہ جزا بے بدل اور سب فقیر پھر فقیر بے عوض کب کہتا ہو کہ آیہ لے جیسے
سیب دیکھ لیتا ہو کہ ہان ہو تب پیاز گندہ ہاتھ سے چھوڑتا ہو ورنہ نہین چھوڑتا
ما شرح مین خون خویش کی جگہ خویش لکھا ہو لفظ خون نہین ہو جا لَش کو جالیش اور جزاد
او عطف کا کہ موزون نہین ہوتا قولہ اینہمہ بازار بہر این غرض + برد کانہا نشستہ بہر این عوض
خوب عرضہ میکنند + وندرون دل عوضہا می تنند + یک سلامی نشنوی ای مرد دین + کہ نگیرد آخرت
ن + بی طمع نشنیدہ ام از خاص وعام + من سلامی ای برادر والسلام + جز سلام حق تو ہین آن را بجو
جا بجا و کو بکو + از دہان آدمی خوش مشام + ہم پیام حق شنیدم ہم سلام + وین سلام باقیان بر
ہمی بویم بدل خوشتر زجان + زان سلام او سلام حق شدہ است + کاتش اندر دودمان خود زدہ است
از خود شدہ زندہ برب + زان شدہ اسرار حق در دو لب + مردن تن در ریاضت زندگیست
ن روح را پایندگیست + گوش بنہادہ بر آن مرد خبیث + می شنود او از خر دستش این حدیث
ائید صدر فرماتے ہین کہ یہ سارا بازار یعنے دنیا اسی غرض سے ہو اور سب اپنی اپنی
عوض کیواسطے بیٹھے ہین سیکڑون متاع خوب نفیس پیش کرتے ہین مگر دل مین حاجا
در رہے ہین یہانتک کہ ای مرد دین اگر ایک سلام بھی کسی سے سنیگا تو آخر کو تیری آستین
کے لیے ضرور پکڑیگا ممکن نہین کہ خواہان عوض کا نہو مین نے تو خاص ہون یا عام کسیکا
برادر بے طمع کے نہین سنا بس سلام ای برادر سوائے سلام حق کے یعنے اُسکے کہ جسکا سلام حق
الی بس خبردار ہو تو اُسکو ڈھونڈھ گھر گھر جا بجا گلی گلی البتہ جو آدمی کہ خوش مشام ہین لے
کہ خلق کو خوشبو سے تعبیر کرتے ہین اُنسے تو پیام حق بھی سنا اور سلام حق بھی سنا اب جو
خوش مشام لوگون سے اُنکا سلام بھی اسی سلام کی بو پر سونگھتا ہون دل وجان سے
کے اور جو یہنے اوپر کہا ہو سلام حق وہ سلام حق اس سبب سے ہوا ہو کہ اسنے اپنے خان ومان کو

پھونک دیا ہی اور فنافی اللہ ہوگیا ہی وہ اپنی ذات کے ساتھ تو مردہ ہی اور رب کے ساتھ زندہ اس لئے
امر حق کے اُسکے لبون مین ہین اگر یہ تن زہد و ریاضت مین مرجاے تو عین زندگی ہی اور رنج اس
تن کا موجب پایندگی روح کا ہی آئندہ شعر اس خواجہ سگ و خروس والے کے بیان مین ہی کہ یہ مرد خبیث
خوب کان لگائے اپنے مرغ سے یہ باتین سُن رہا تھا انخلاف شرح مین من بھی نو شتم لکھا ہو مین اُسکو
بویم جانتا ہون اسواسطے کہ نوشتن کی کوئی رعایت شعر مین نہین مگر بویم کی لفظ بہتر

دوڑنا اس شخص کا پاس حضرت موسیٰؑ کے واسطے پناہ کے خبر اپنے مرگ کی سُنکر

قوله چون شنید اینہا روان شد تیز و تفت + بر در موسیٰ کلیم اللہ رفت + رو ہمی مالید بر خاک او زبیم
که مرا فریاد رس زین ای کلیم + گفت رو بفروش خود را و بره + چونکه استا گشته بر جه زچه + بر مسلمانان
زیان انداز تو + کیسه ہا را دو تا کن دو تو + من درون خشت دیدم این قضا + که در آئینه عیان شد
مر ترا + عاقل اول بیند آخر را بدل + اندر آخر بیند از دانش مقل + باز زاری کرد کای نیکو خصال +
مر مرا در سر مزن در رو مال + از من آن آمد که بودم ناسزا + ناسزایم را تو ده حسن الجزا + گفت تیرے
جست از شست ای پسر + نیست سنت کاید او واپس دگر + لیک در خواہم زنیکو داوری + تاکه ایمان آن زمان
با خود بری + چونکه ایمان برده باشی زنده + چونکه با ایمان روی پاینده + بحرہ کرد ش مرد کین بارے بکن
من برید م خویش را از بیخ و بن + گفت موسیٰؑ کین دعا از حق کنم + چنگ در دامان فضل او زنم + ہمدران دم حال
بر خواجه بگشت + تا دلش شورید و آورد ند طشت + شورش مرگست نی ہیضه طعام + قی چه سود ت دار ای
بدبخت خام + چار کس بردند تا سوی وثاق + ساق میمالید او بر پشت ساق + پند موسیٰ نشنوی شوخی کنی +
خویشتن بر تیغ فولادی زنی + شرم نا ید تیغ را از جان تو + آن تست این ای برادر آن تو + المعنی مقل بضم
میم و کسر قاف درویش و فقیر و اندک و وثاق بفتح و کسر خانہ جب مرغ سے اُس شخص نے یہ سب کیفیت اپنے
مرنے کی سُنی گھبرایا اور جلدی تیز و تند حضرت موسیٰؑ کے دروازہ پر گیا اور خاک دروازہ پر انکے موتکے
خوف سے منھ ملتا تھا اور کہتا تھا ای کلیم اللہ میری فریاد رسی کرو اور اس سے بچاؤ حضرت موسیٰؑ نے
کہا جیسے اونٹ اور گھوڑا اور غلام مرتا دیکھکے نقصان مال سے بچگیا ہی اب آپکو بیچ کے نقصان
جان سے بچ جا اور چھوٹ جا ہر گاہ کہ تو خود استاد ہوگیا تو اس کنوئین سے کیون نہین نکلتا مسلمانون پر
نقصان ڈال اور اپنی تھیلی اور ہمیانیان دو تی کرے جیسی کی ہین میں نے تو تیرے بدن کی تعمیر نہین
پاتول تھی خشت ہی تھی یعنے مٹی جب سے یہ حکم قضا کا تیری خشت مین دیکھ لیا تھا جواب آئینہ سے
تجھپر عیان ہوا آئینہ وہی خبر مرغ کی عاقل ہر کام کا آخر پہلے ہی سے دیکھ لیتا ہی اور جو دانش سے

ں ہی بیدانش وہ آخر مین جب اسپر پڑی ہی تب دیکھتا ہی پھر اُسنے زاری کی اور کہا کہ ای
ل اب تم میرے سر و رو پر طمانچے مت مارو مجھ سے جو کچھ خطا ہوئی ہوئی کسواسطے کہ مین نا سزا
نا سزا کو حسن جزا سے بدل دو حضرت موسیٰ نے کہا یہ تیر تو شست سے نکل گیا اسکی عادت
پھر لوٹ کے آئے یہ تو جو ہونا تھا ہو چکا مگر مین تیرے واسطے اچھے قصد دل کے ساتھ
ـ کی کرونگا کہ جب تو مرے تو یہان سے ایمان کے ساتھ جائے اسواسطے کہ جب ایمان
ائیگا تو گویا مرا نہین زندہ ہی اور پایندہ ہی اور یہ حیات دنیا کی ناپایندہ کہ اب تجھکو نہین
لے بدل مین یہ نعم البدل پا سکتا ہی اس شخص نے سجدہ کر کے کہا کہ اچھا ایسا ہی کر دو اور یہ تو
لہ خرہ نیخ دبن سے آپ ہی کاٹی ہی حضرت موسیٰ نے کہا کہ البتہ یہ دعا حق سے مین کرتا ہون اور
کا دامن پکڑتا ہون پس اسیوقت حال خواجہ کا تغیر ہوا اور دل مین ایک شورش و کھولن
در قی کیو اسطے طشت سامنے لائے مولانا فرماتے ہین یہ تو شورش مرگ کی ہی نہ ہیضہ طعام
ت خام قی تجھکو کیا فائدہ کریگی غرض چار آدمی اُٹھا کے اُسکو گھر لیگئے بیجنی سے ساق پر
تھا پھر بقول مولانا رح کے ہین تو بھی نصیحت موسیٰ کی نہین سنتا اور شوخی کرتا ہی اور خود آپکو
ڈالتا ہی پھر تیغ کو تیری جان سے کیا شرم ہوگی اور کیا پاس کریگی وہ خاص ای برادر تیری
ہوگی بار بار تجھکو جتائے دیتا ہون الخلاف شرح مین نا سزایم را کی جگہ راہ اور شست کو
شصت اور زم کو اذنم لکھا ہے

دعا موسی علیہ السلام کی واسطے سلامت ایمان اُس شخص کے

ں کن بروبخشا کہ او + سہو کرد و خیرہ رو ئی و غلو + ز این علم نی درخورد ست + دفع پنداری
ت + دوست را براژدہا آنکس زند + کہ عصا را دستش اژدرہا کند + سر غیب آنرا سزد
ز گفتن لب تواند دوختن + درخور دریا نشد جز مرغ آب + فہم کن واللہ اعلم بالصواب
ت دم مرغابی بنود + گشت غرقہ دست گیرش ای ودود + المعنی حضرت موسیٰ نے اُسکے حق
ا کی کہ ای بادشاہ تو اپنی بادشاہی کر اور اسپر رحم فرما اُسنے سہو کیا اور بیوقوفی اور غلو
ا بڑھ کے ایک شی کا طالب ہوا مین نے ہر چند کہا کہ یہ علم تیرے سیکھنے کے لائق نہین ہی وہ
لتے ہین اور یہ کچھ ایسی سست و ضعیف سی بات ہی جو مجھکو منع کرتے ہین یہ نجانا
ہاتھ ڈالنا اُسی کا کام ہی جسکا ہاتھ عصا کو اژدہا بنا سکے بھید غیب کا اس شخص کو سیکھنا
ب اپنے گفتگو سے سی لے بس دیکھا کرے اور مُنھ سے کچھ نہ کہے یہ آبک دریا ہی اور دریا

لائق مرغ آبی ہی نہ ہر مرغ پس اسکو سمجھ لے آگے اللہ بڑا جاننے والا ہی خوبی کے ساتھ اور یہ احمق دریا میں گھسا حالانکہ مرغابی نہ تھا آخر ڈوب گیا اب تو ای دوود اسکی دستگیری کر

قبول کرنا حق تعالی کا موسیٰ کی دعا کو

قولہ گفت بخشیدم بادا ایمان نو غم + ور تو خواہی این زمان زندہ اش کنم + بلکہ جملہ مردگان خاک را زندہ سازیم این زمان بہر تو ما + گفت موسی این جہان مردنست + آنجہان انگیز کانجا روشنست این فنا جا چون جہان بود نیست + باز گشت عاریت پس سود نیست + رحمتی افشان برایشان ہم کنون در نہانخانہ لدینا محضرون + تا بدانند این زیان جسم و مال + سود جان باشد رہاند از وبال + پس ریاضت بجان شو مشتری + چون سپردی تن بخدمت جا بزی + ور ریاضت آیدت بی اختیار + سر بنہ شکرانہ ای کامیار + چون حقت داد این ریاضت شکر کن + تو نکردی از ریاضت زامر کن + این حکایت بشنو عظمی شمر + تا نگردی خستہ از نقص و ضرر + المعنی اب فرماتے ہین یہ حکایت سنو اور نعمت عظمیٰ جان تو نقص و ضرر سے دلخستہ نہوے بعد دعا حضرت موسیٰ کے حکم ہوا کہ ہمنے اسکو ایمان بخشا نہ غم دیا کہ غم بے ایمانون کے واسطے ہی اور اگر تو چاہے تو تیری خاطر سے ابھی اسکو زندہ کر دین اور وہ کیا ہی بلکہ جتنے مردے خاک کے ہین تیری خاطر سے ابھی سب کو زندہ کر دین حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ جہان تو مرنے کی جگہ ہی اسکی زندگی کس کام کی اس جہان مین زندہ کر کہ وہ روشن جگہ ہی یہ فنا کی جگہ ہی جو مقام ہمیشہ بود باش کا نہین پھر اگر باز گشت عاریتی ہوئی تو کیا فائدہ آخر مرنا پڑیگا پس ان مردگان خاک پر رحمت افشانی کر جو ابھی نہانخانہ لدینا محضرون مین ہین جیسا کہ فرمایا وان کل لما جمیع لدینا محضرون بیشک سب ہمارے پاس جمع کیے گئے ہین تا یہ جانین کہ ہمارے جسم و جان کا جو زیان ہوا وہ زیان نہ تھا جان کا تھا اور ہم بڑے وبال و آفت سے بچگئے یہ جسم و مال وبال تھا اب مقولے مولانا رح کے ہین جب یہ حال ہی تو تو بھی ایسی ریاضت کا خریدار ہوا سلیے کہ جب تن حوالہ خدمت کے کر دیگا تو تو جان بچائیگا اور جو کوئی ریاضت اسکی طرف سے تیرے سامنے آئے تو بے اختیار سجدہ شکرانہ میں رکھدے اور ای فلان جان لے کہ تو بڑا کامیار ہی یعنے تیرا مقصود تیرا یار و مددگار ہی سلیے کہ جب حق یہ ریاضت تجھکو دی تو شکر کر کہ تو بجالایا یہ بھی اسی کے امر کن سے ہی ورنہ بدون اسکی توفیق تجھسے کیا ہو سکتا ہی اختلاف شرح مین تابدانی لکھا ہی نہ معلوم یہ خطاب کسکی طرف ہی خدا تعالی کی طرف تو ہو نہین سکتا سوائے مردگان خاک کے پس میری دانست مین تا بدانند ہی جو مردگان خاک ہین اور شکرانہ ور کو شکرانہ وہ حقت کو حقت

س عورت کی جسکا بچہ نہین جیتا تھا کہ حق تعالیٰ کے سامنے زاری کی اور جواب آیا کہ یہ عوض تیری ریاضت کے اور بجاے مجاہدہ کے ہی

ہر سال زائیدی پسر + بیش از شش مہ نبودی عمر ور + یا سہ مہ یا چار مہ گشتی تباہ +
ن کرا فغان ای آلہ + نہ مہ بارست و سہ ماہم فرح + نعمتم زوتر رواز قوس قزح + پیش
ردی نفیر + این شکایت آن زن از درد نذیر + بست فرزندش چنین در گور رفت + آتشے
فتاد تفت + تا شبی بنمود او را جنتے + باغ سبزے خوشے بی فنتے + باغ گفتم نعمت بی کیف را
ت مجمع باغہا + ورنہ لا عین رات چہ جاے باغ + گفت نور غیب را یزدان چراغ + مثل نبود
ع بود + تا بر دبو بیکرا دحیران بود + حاصل آن زن دید آنرا مست شد + زان تجلی آن ضعیف
ا المعنی ضنت بالکسر و تشدید نون بخل و بخیلی ایک عورت ہر سال لڑکا جنتی تھی مگر چھ مہینے
ی عمر والا نہوا تین مہینے یا چار مہینے مین مرجاتا تھا اس عورت نے جناب باری مین
مد میری فریاد ہی نو مہینے تو مین بار حمل کا اٹھاؤن اور تین مہینے خوشی کرون میری نعمت
ے بھی زیادہ جلد رو ہی کہ ذرا دیر مین جاتی رہتی ہی اور سوا جناب باری کے مردان خدا کے
د کرتی تھی اور شکایت اس درد ڈرانے والے کی کہ جب حمل ہوتا تھا اسکو درد اسکے
نے کا پیدا ہوتا تھا ایسے ہی بیس لڑکے اسکے قبر مین گئے اب تو ایک آگ گرم اسکے
ی تو ایک رات خواب مین اسکو ایک جنت معلوم ہوئی اور کیسی جنت کہ ایک باغ عظیم
وش بے بخل پھر تہ دیدا فرماتے ہین مین نے اسکو باغ کہا کیسا باغ وہ ایک نعمت بیچون
ب نعمتون کی ہی اور مجمع جملہ باغون کی اور جو نعمت و باغ نہین تو وہ لا عین رات ہی
ا ٹھکانا جیسے کہ حدیث قدسی ہی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رات ولا اذن
طر علی قلب بشر مین نے طیار کی ہی اپنے بندون صالح کیواسطے ایسی چیز کہ کسی آنکھ
سی کان نے سنی نہ کسی بشر کے دل مین گذری مگر یہ باغ و نعمت کہنا براے مثال ہی
ے بھی نور غیب کو تمثیلاً چراغ کہا ہی جیسا کہ قرآن مین ہی مثل نورہ کمشکاۃ فیہا مصباح
ی ایسی ہی جیسے کوئی قندیل اسمین چراغ اسکا مثل تو کوئی ہی نہین البتہ اس سے
ہ اسواسطے کہ جو کوئی اسکی ذات و صفات مین حیران ہو کہ وہ کیا ہی تو اس مثال سے
اور حیرانی رفع کرے آپ بطور حصر فرماتے ہین کہ الحاصل وہ عورت اسکو دیکھ کے
ر اس تجلی سے وہ ضعیف کہ جس تجلی کی طور و موسیٰؑ تاب نہین لائے تھے بیخود ہو گئی

قولہ دید در قصری بنشتہ نام خویش + آن خود داشتش آن محبوب کیش + بعد ازان گفتند کین نعمت وراست
کو بجا بنازی بجز صادق نخاست + خدمتی بسیار میبایست کرد + مر ترا تا بر خوری زین چاشت خورد +
چون تو کاہل بودی اندر التجا + آن مصیبتہا عوض دادت خدا + گفت یارب تا بصد سال و فزون
انچنینم دہ بریز از من تو خون + اندران باغ او چو آمد پیش پیش + دید روی جملہ فرزندان خویش + گفتش از
گم شد از تو گم نشد + بی دو چشم غیب کس مردم نشد + تو نکردی قصد وا ز بینی دوید + خون افزون تا زتب جان
رہید + مغز ہر میوہ بہست از پوستش + پوست تن را دان و مغز آن دوستش + مغز نغزی دار آخر آدمی +
یک دمی آن را طلب گر زادمی + المعنی فرماتے ہین اسی حال مین اس عورت نے ایک قصر مین اپنا نام
لکھا دیکھا اور اسکو اُس محبوب کیش نے اپنی ملک جانا بعد اسکے اس سے کہا کہ یہ نعمت اُسکے
واسطے ہی جو جانبازی مین سچا نکلا اُسکے واسطے بہت ہی خدمت و بندگی مجھکو کرنا چاہیے تھی تب تو
اس خورش چاشت سے پھل پاتی اور تیرا حال یہ کہ تو دعا و التجا مین از بس کاہل لہذا یہ مصیبتین
لڑکون کے عوض مین خدا نے تجھکو دین عورت نے کہا ای رب میرے سو برس بلکہ زیادہ میرا خون بہا
اور ایسی چیز مجھکو دے آخر جب وہ عورت باغ مین داخل ہوئی تو اُسنے آگے آکے صورت اپنے
جملہ فرزندون کی دیکھی اُنکو دیکھ کے بولی کہ گو مجھ سے یہ گم ہوے لیکن تجھسے تو گم نہین ہوے بیچ ہی جبکہ
دو آنکھین غیب سے نہین ملی ہین وہ مردم بھی نہین ہی اُسی پر آیندہ مقولے مولانا رحمہ کے ہین
کہ دیکھو غیب کا یہ حال ہی کہ تیرے بدون قصد کے تیری ناک سے بہت سا خون بہجاتا ہی
کہ اسکے سبب سے تیری جان تپ سے بچ جاتی ہی ظاہر ہی کہ مغز ہر میوہ کا اُسکے پوست سے بہتر
ہوتا ہی پس تو تن کو پوست اور مغز اُسکا اُس دوست کو جان آدمی بھی عجیب مغز نغز رکھتا ہی اور
اسمین بھرا ہی پس اگر تو آدمی ہی تو دم بھر تو اُسکی طلب و تلاش مین مصروف ہوا لخلاف شرح مین
دید در قصرے بنشتہ کو نیست و نام نخاست کو نخواست آمد کو آید زادمی کو زان دمی لکھا ہی

ذکر بے زرہ جنگ سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا

قولہ در جوانی حمزہ عم مصطفیٰ + با زرہ میشد مدام اندر وغا + اندر آخر حمزہ چون در صف شدے +
بے زرہ سر مست در غزو آمدی + سینہ باز و تن برہنہ پیش پیش + در فگندی در صفِ شمشیر خویش +
خلق پرسیدند کای عم رسول + ای ہزبر صف شکن شاہ فحول + نی کہ لا تلقوا بایدکم الی + تہلکہ
خواندی ز پیغام خدا + پس چرا تو خویش را در تہلکہ + می در اندازی چنین در معرکہ + چون جوان
بودی و زفت و سخت زہ + تو نمیرفتی سوی صف بے زرہ + چون شدی پیر و ضعیف و منحنی +

لاابالی میزنی + لاابالی دار با تیغ وسنان + ای نمائی دار وگیر و امتحان + تیغ حرمت می ندارد
بود تمیز تیغ و تیر را + کی روا باشد که شیرے ہمچو تو + کشته گردد راست بر دست عدو + زین نسق
بیخبر + پند میداد ندا ورا از عبر + المعنی حضرت امیر حمزه چچا مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے جوانی مین
ه پہنکے لڑائی مین جاتے تھے اور آخر عمر یعنے پیری مین جو صف جنگ مین جاتے تو بے زره
ی کی طرح لڑائی مین گھس پڑتے تھے سینہ کھولے جسم ننگا سب سے آگے آگے تلوارون کی صف مین
رتے تھے لوگون نے پوچھا کہ ای عم رسول اور ای شیر صف شکن بادشاہ مردون کے کیا تمنے
بایدیکم الی التہلکة یعنے مت ڈالو ہاتھ اپنے طرف ہلاکت کے یہ پیغام خدا سے نہین پڑھا
تو پھر کیون آپکو ہلاکت مین ڈالتے ہو اور ایسے معرکون مین گھستے ہو جس وقت مین تم
ت و مضبوط و سخت زره تھے تب تو بے زره صف جنگ مین جاتے نہین تھے اور اب تو پیر
ضعیف ہو گئے ہو پھر پرده لاابالی کا یعنے نہین ڈرتا ہون مین اسکا کیون بجاتے ہو اور مثل لاابالی کے
ی لڑائی لڑتے ہو اور آزمائش کرتے ہو تم خوب جانتے ہو کہ تیغ کسی کی عزت حرمت نہین
ہو خواه پیر ہو خواه جوان برابر کاٹتی ہے یہ تمیز تیغ و تیر مین کب ہے جو تمھاری حرمت و عنایت
ملحوظ رکھے نہین رکھتے کہ تم جیسا شیر کسی دشمن کے ہاتھ سے مارا جائے اسکو ہیچ جان لو غرض
نکے مافی الضمیر سے واقف نہ تھے ایسی عبرتون سے انکو نصیحت کرتے تھے بخلاف
شرح مین نسق کو سق لکھا ہے

جواب امیر حمزه رضی اللہ عنہ کا مخلوق کو

ره چونکہ بودم من جوان + مرگ میدیدم وداع اینجہان + سوی مردن کس برغبت کی رود +
برہنہ کی شود + لیک از نور محمد من کنون + نیستم این شہر فانی را زبون + از برون حس
+ پر ہمی بینم ز نور حق سپاه + خیمہ در خیمہ طناب اندر طناب + شکر آنکہ کرد بیدارم ز خواب +
ن چشمش تہلکہ است + امر لا تلقوا بگیرد او بدست + آنکہ مردن پیش او شد فتح باب + سارعوا
باب + الحذر ای مرگ بینان وارعوا + العجل ای حشر بینان سارعوا + الصلا ای
فرحوا + البلا ای قہر بینان اترحوا + ہر کہ یوسف دید جان کردش فدا + ہر کہ گرگش
ہدی + مرگ ہر یک ای پسر ہمرنگ اوست + آئینہ صافی یقین ہمرنگ روست +
ئینہ را خوش رنگیست + پیش زنگی آئینہ ہم زنگیست + المعنی حضرت امیر حمزه نے کہا جب
تا تو مجھکو اس جہان کا رخصت کرنا گویا موت کا سامنا تھا بس خیال کرو

بریت کوی لک جاتا ہی اور اژدہے کے سامنے تنگا کب ہوتا ہی لیکن اب نور محمدی سے میرا یہ حال ہی کہ مین اس
شہر فانی کی محبت مین مغلوب ڈوبا ہوا نہین ہون بلکہ اسی کو برا اور زبون جانتا ہون اب مین خارج اس
ظاہر کے حس باطن کے ساتھ ایک لشکر گاہ شاہ کا دیکھ رہا ہون کہ نور حق کی سپاہ سے بھرا ہوا ہی خیمہ
در خیمہ طناب در طناب یعنے گھاگس لاجرم شکر گزار اس بات کا ہون کہ مجھکو خواب غفلت سے بیدار
کر دیا وہ شخص جسکے سامنے مرنا تہلکہ ہی وہ اس حکم لا تلقوا کو دستاویز اپنے بچاؤ کی بناتا ہی اور اختیار
کرتا ہی اور جسکے نزدیک مرنا فتح الباب اور باعث کشود ہی اس کے لیے سارعوا الی مغفرة من ربکم و جنة
آیا ہی اور اسکے ساتھ خطاب فرمایا ہی بس اے مرگ بینو جھپٹو تم طرف مغفرت اپنے رب کے اور جنت کے
وارعوا کہ بڑے عاقل ہو اور موت کو موت جانتے ہو موت سے ڈرو بچو زرہ پہنو اور اے منتظر و حشر کے جلدی کرو اور
موت کیطرف جھپٹو کہ حشر کا دن حصول مطلوب کا ہی بارعوا امر ہی باب مفاعلت کا براعت سے جسکے
معنی ہین عقل مین فائق ہونا اپنے اقران پر اور بجاے دارعوا کے بارعوا بھی ہی مگر بارعوا سے وارعوا
بہتر ہی یعنے زرہ پہنو اسلیے کہ اوپر سے ذکر زرہ کا ہی مین نے اسکو اختیار کیا اور اے لطف بینو جو
موت کو لطف جانتے ہو تمکو صلا ہی آؤ اور انعام اکرام پروردگار کا دیکھو اور اے قہر بینو کہ تمپر مرنا قہر ہی
تمھارے واسطے بلا ہی اسکا غم کرو جسنے موت کو یوسف دیکھا اسنے اسپر جان فدا کی اور جسنے اسکو
بھیڑیا سمجھا وہ ہدایت سے برگشتہ ہوا اے پسر مرگ ہر ایک کا ہمرنگ اسکا ہی اچھے کا اچھا برے کا
برا گویا یقینًا ایک آئینہ صاف جیسی صورت ہوگی ویسی آئینہ مین چمکیگی مثلًا کوئی ترک صبیح خوشرنگ
اسکے سامنے آئینہ بھی خوشرنگ ہو جائیگا اور جو زنگی سیاہ بدرنگ ہی اسکے مقابلہ مین آئینہ بھی زنگی و
بدرنگ معلوم ہوگا بخلاف شرح مین این نسق الخ اس شعر کو اوپر کی حکایت کے آخر مین لکھا ہی اور
اس حکایت کے صدر مین بھی ایسے ہی یہ شعر الحذر ای الخ مکرر ہی فتحباب کو فتحیاب لکھا ہی قولہ ایکہ
می ترسی ز مرگ اندر فرار + آن ز خود ترسانی ایجان ہوشدار + زشت روی تست نے رخسار مرگ
جان تو ہمچون درخت و مرگ برگ + از تو رستست ار نکویست ار بدست + ناخوش و خوش اہم ضمیرت
از خودست + گر بخارے خستہ خود کشتہ + در حریر و قز دری خود رشتہ + لیک نبود فعل ہمرنگ جزا ہی
خدمت نیست ہمرنگ عطا + مزد مزدوران نمیماند بکار + کان عرض وین جوہرست و پایدار + آن ہمہ
سختی ز زورست و عرق + وین ہمہ سیمست و زر پر طبق + گر ترا آید ز جائی تہمتے + کردہ مظلومت دعا در محنتے
تو ہمیگوئی کہ من آزادہ ام + بر کسی من تہمتی ننہادہ ام + تو گناہی کردۂ شکل دگر + دانہ کشتی دانہ کی ماند بر
او زنا کردہ جزا صد چوب بود + گو بداد من کی زدم کس را بعود + نی جزای آن زنا بود این بلا +

رزنار او را جزا + مار کی مانند عصا را ای کلیم + درد کی مانند دوا را ای حکیم + تو بجای آن عصا آب منی +
ری شد آن شخص سنی + یار شد یا مار شد آن آب تو + زان عصا چون ست این اعجاب تو + ہیچ مانند
بہ ندرا + ہیچ مانند نیشکر مر قندرا + المعنی فرماتے ہیں یہ جو تو مرگ سے ڈرتا ہو اور اُس سے بھاگ
تیرا ای جان اپنے ہی آپ سے ہو خوب ہوش کرے جس سے تو ڈرتا ہو وہ تیری ہی
رخسار مرگ کی اسلیے کہ جان تیری ایک درخت ہو اور مرگ برگ کہ تجھی سے پیدا ہوا چاہیے
چاہیے بد جیسا تو ہو ویسا ہی وہ ہوا اب اس سے خوش دنا خوش ہونا بھی تیرے اپنے
المہ ہو اگر کسی کانٹے سے زخمی ہو تو آپ ہی سے ہو اور جو حریر و قز [illegible] تو بھی آپ ہی سے کر
کاتا ہوا ہو اور خار بھی تیرا ہی بویا ہوا اب فرماتے ہیں اگرچہ خار و قز [illegible] بویا اور کاتا ہوا کر
ہمرنگ جزا کے ہوتا ہو نہ خدمت ہمرنگ عطا کے فعل خدمت اور [illegible] جزا و عطا اور مثلاً
وروں کی مشابہ انکے کام کے نہین ہوتی کسواسطے کہ مزدوری عرض ہو اور کام جوہر اور
مزدوری مترتب ہوتی ہو کام تو بالکل سختی و زور اور عرق و محنت ہو اور مزدوری بالکل
ن اگر کوئی تہمت تجھپر کسی طرف سے آجائے اور وہ کسی مظلوم کی دعا سے ہو جسکو تونے رنج و
لا ہو تو اس تہمت سے حیران ہو کے کہتا ہو مین تو اس سے [illegible] مین نے تو کسی پر
لگائی ہو پھر مجھپر یہ تہمت کیون ہو اور وہ یہ ہو کہ تونے جو گناہ کیا تھا اسکی شکل اور تھی اور
اور ہوئی جیسے دانہ بونے سے جو جنگل مین بکھیرتے ہین وہ شکل [illegible] نہین رہتی یا مثلاً
یا اسکی جزا سوڈنڈے ہین تو اب وہ کہے کہ مین نے تو [illegible] نہین مارا میرے
رتے ہین عود بو او معروف چوب مطلق یہ بلا تو جزا زنا کی نہین تھی [illegible] اور چوب سیاست
بت جو چوب زنی کرتے ہین ہے ای کلیم تو ہی بتا مار عصا سے کیا [illegible] رکھتا ہو جو عصا مار
یم دوا و درد کی کیا مشابہت ہو جو درد کی دافع ہوتی ہو حضرت [illegible] نے عصا زمین پر
تونے جو آب منی ڈالا وہ ایک جسم روشن و تابان ہوا یعنی [illegible] وہ آب چاہیے
مار ہو پھر اُس گناہ سے تجھکو یہ تعجب کیون ہوا جسکا بدلا جو [illegible] جو فرزند تیرے
ہوا بتا تو اسکو کچھ بھی اُس آب سے مشابہت ہو یا نیشکر سے [illegible] کچھ بھی مشابہت
ا ہوا اختلاف شرح مین سیمس کو سمیت اور درجہ اکو درخلا [illegible] سجودی یار کوی
ردان عالم سجود او بہشت + چونکہ پیداز دانش محمد حق [illegible] رب الفلق
مرغ را + گرچہ نطفہ مرغ باد ست و ہوا + چون ز دستت رفت [illegible] گشت این و بست آن طرف

نخل دنبات + آب صبرت آبجوی خلد شد + جوی شیر خلد مہر تست دود + ذوق طاعت گشت جوی انگبین +
مستی وشوق تو جوی خمر بین + این سببها آن اثرہا را نماند + کس نداند چونش جای آن نشاند + این سببها
چون بفرمان تو بود + چار جو ہم مر ترا فرمان نمود + ہر طرف خواہی روانش میکنی + این صفت چون
بد چنانش میکنی + چون منی تو کہ در فرمان تست + نسل تو در امر تو آیند چیست + مید ود در امر تو فرزند تو +
کہ منم جزو تو کہ کردیش گرد + المعنی دد بالضم وتشدید دال دوستی جب رکوع یا سجود کسی شخص نے اس عالم
مین بویا اُس عالم مین وہ سجود بہشت ہو گیا اور جو کسیکے مُنہ سے حمد حق کی نکلی اسکو رب الفلق نے مرغ جنت
بنایا فلق سپیدۂ صبح اب حمد وتسبیح تیری کب مشابہ مرغ کے ہی اور ہو جاتی ہی مرغ اگرچہ نطفہ مرغ کا بھی مفقود
دبا دو ہوا ہی اور یہ جو تیرے ہاتھ سے ایثار و زکوۃ ہوتا ہی یہ دست تیرا اُس طرف نخل و نبات ہوتا ہی
آب تیرے صبر کا خلد کی نہر اور جوے شیر خلد کی تیری محبت و دوستی ذوق طاعت کا شہد کی نہر مستی و
شوق تیرا جوے شراب طہور یہ سارے سبب اُن اثرون کے ہین جو انسے پیدا ہوئے مشابہ نتھے اب
کون جانتا ہی کہ اُن سببون کی جگہ یہ اثر کیسے لگائے اور کیسے جمائے اور جب یہ سبب اس جہان مین
تیرے مطیع اور تیرے حکم مین تھے تو چار جو جنت نے بھی تیرا حکم مانا اور کہا کہ جدھر تو چاہتا ہی اُدھر
روان کرتا ہی اور جیسی وہ صفت تھی ویسی ہی کرتا ہی اور چار جو جنت کی کوثر تسنیم سلسبیل زنجبیل ہین
دیکھ تو منی تیری کہ تیرے حکم مین ہی اس سے جو نسل ہوتی ہی کیسی تیرے حکم مین چست و چالاک ہوتی ہی
دیکھ تیرا فرزند تیرے حکم مین کیسا دوڑتا ہی کہ مین تیرا ہی جزو ہون کہ تونے مجھکو دوسری جگہ پھانس دیا
کہ وہ وجود فرزند کا ہی بتغیر صورت الخلاف شرح مین مردکشت کو جو کاشتن سے ہی گشت لکھا ہی
گشتن سے ہی قولہ آن صفت در امر تو بود این جہان + ہم در امر تست آن جوہا روان + آن
درختان مر ترا فرمانبرند + کان درختان از صفاتت بابرند + چون بامر تست اینجا این صفات + پس بامر
تست آنجا آن جزات + چون ز دستت زخم بر مظلوم رست + آن درختی گشت ازان زقوم رست +
چون ز خشم آتش تو در دلہا زدی + مایۂ نار جہنم آمدی + کشتہ اینجا چو آدم سوز بود + انچہ از وے زاد
مرد افروز بود + آتش تو قصد مردم میکند + نار کز دی زادہ بر مردم زند + آن سخنہای چو مار و کژدم است
مار وکژدم گشت و میگیرد دمت + اولیا را داشتی در انتظار + انتظار رستخیزت گشت نار + وعدۂ فردا و
پس فردای تو + انتظار حشرت آمد وای تو + منتظر مانی دران روز دراز + در حساب و آفتاب جانگداز
کاسمانرا منتظر میداشتی + تخم فردا رہ روم میکاشتی + خشم تو تخم سعیر و دوزخست + ہین بکش این دوزخت را
کان فخست + کشتن این نار نبود جز بنور + نورک اطفا نارنا نحن الشکور + گر تو بی نوری کنی خامی بدست

ہ است درخاکستر ست + آن تکلف باشد و روپوش ہین + نار را نکشد بغیر نور دین + تا نہ بینی
ن مباش + کاتش پنہان شود یک روز فاش + المعنی فخ نفتح نوعی از دام مرغان یعنے
ست اس جہان مین تیری فرمانبردار تھی تو بس نہرین بھی تیرے ہی حکم مین روان ہین اور وہ
برے ہی مطیع فرمان کہ تیری ہی صفات سے بارور ہین بس یہ صفتین تیرے حکم مین جیسی یہان ہین
یان انکی جزا تیری محکوم ہی آیندہ دوسری صورت کا بیان ہی کہ اگر تیرے ہاتھ سے کسی مظلوم
ہوا جان لے وہ ایک درخت زقوم کا ہو کے جم اُٹھا اور اگر تو نے اپنے غصہ سے دلون کو
ار جہنم کا ہو گیا یہان تیرا بویا ہوا جو آدم سوز تھا لہذا جو کچھ اس سے پیدا ہو اوہ مردم افروز
نے والا تیری آگ خشم لوگون کا قصد کرتی ہی اس سے جو آگ پیدا ہوتی ہی وہ مردم مین لگتی
ں پر خشونت تیری جو مثال مار و کژدم کے جانگزا ہین وہی مار و کژدم ہین جو تیرا دم گھوٹتے ہین
د تو نے انتظار مین رکھا انکے حق حقوق ادا نہ کیے کہ وہ انتظار تیری رستخیز کیواسطے دوزخ
وعدے فردا و پس فردا کے کرتا رہا کہ گویا وہ وعدے انتظار حشر کے تھے جیسے کہ حشر کا اطلاق
ین لیکن افسوس ہی تجھپر کہ ایسے ہی تو بھی اس روز دراز مین منتظر نجات کا ہوگا اور حساب
ین پڑیگا اس آفتاب جانگداز مین کسواسطے کہ تو نے آسمان کو بہت منتظر رکھا ہی اور یہی
کہ آج تک جو ہو گیا وہ ہو گیا کل سے سیدھی راہ چلونگا اور رہا گمراہی خشم تیرا تخم سعیر دوزخ کا
، دوزخ پیدا ہوگا خبردار ہو اس دوزخ کو اپنی بجھا کہ وہ جوش پر ہی یعنے غصہ اور دوزخ کی نار
یمان کے نہین بجھتی جیسا کہ حدیث مین ہی کہ مریا مومن فان نورک طفا ناری یعنے مومن سے
کہ تو میرے پاس سے جا بیشک تیرا نور میری آگ کو بجھائے دیتا ہی آپ اگر تو بے نور ہی اور
د تو وہ بلا ہی آگ تیری زندہ ہی لیکن خاکستر مین چھپی ہوئی بے نور ایمان کے کیسے بجھے آن
لہ جو سوائے ایمان کے دوسری قسم کی طاعت ہی تکلف اور روپوش سمجھے رہ کہ اپنے روے
پائے ہوئے ہی نار دوزخ کو بجھانے والا سوائے نور دین کے کوئی نہین ہی بس جب تک
ور دین کا تو نہ دیکھ لے بخنت مت ہو کسواسطے کہ وہ آگ جو دبی ہوئی ہی کسی دن فاش
ہوگی الخلاف شرح مین کشتہ اینجا کو کشت خشم تو کو چشم تو خامی بدست کو خالی بدست لکھا ہی
دان و ہم برآب چفس + چونکہ واری آب از آتش مترس + آب آتش را کشد آتش بجو + می بسوزد
ان او + سوی آن مرغ آبیان رو روز چند + تا ترا در آبحیوانی کشند مرغ خاکی مرغ آبی ہم تنند +
ند و آب و روغنند + ہر یکے بر اصل خود را نندہ اند + احتیاطے کن بہم مانندہ اند +

ہمچنانکہ وسوسہ و وحی الست + ہر دو معقولند لیکن فرق ہست + ہر دو دلالان بازار ضمیر + رختہا می‌ستانند

ای امیر + گر تو صرافی و فکرت شناس + فرق کن سر دو فکرت چون نخاس + ور ندانی این دو فکرت را

گمان + لاخلابہ گو و مشتاب و مران + تا نماند در تفکر جان تو + عبن ثاید بر تو و برخوان تو + المعنی

چفسیدن چفیدن چپکنا کسی چیز سے تو نور دین کو آب اس نار کا جان اور اسی آب سے چپک جا پھر جب

آب تیرے پاس ہو تو آگ سے مت ڈر آب کا خاصہ آگ بجھانے کا ہی اور آگ کی عادت یہ کہ آب مجھکو

بجھاتا ہی میں اسکی نسل کے فرزندون کو جلاؤن کہ وہ بنی آدم ہین جو آب منی سے مخلوق ہین تو اُن لوگون

کے پاس جو مرغ آبی ہین یعنے اہل اللہ چند روز حاضر ہو تو تجھے کھینچ کے چشمۂ حیوان مین لیجائین اگرچہ مرغ

خاکی اور مرغ آبی بظاہر ایک ہی جسم و تن ہین لیکن بحقیقت ضد ایک دوسرے کی ہین جیسے آب روغن کہ آب

آگ کو بجھاتا ہی اور روغن آگ کو بڑھاتا ہی اور ہر ایک یعنے خاکی و آبی اپنی اپنی اصل پر اد بردوان

اب تو احتیاط کر کے خاکی سے آبی کو چھانٹ لے کہ بظاہر دونون مشابہ اور مانند باہمدگر ہین جیسے

وسوسے شیطانی اور وحی الست حی دونون معقول ہین یعنے عقل کے مانے ہوئے لیکن دونون مین

فرق بھی ہی یہ دونون ایسے ہین جیسے دلال بازاری سو یہ تیرے بازار دل کے دلال ہین اور ہر قسم

کے رخت ای امیر اس بازار سے لیتے ہین پس اگر تو پرکھنے والا اور فکر شناس نہین ہی تو دونون کے

بھید مین مثل نخاس یعنی بردہ فروش کے کہ خوب غلام و کنیز کو دو بادوکے ٹٹول لیتا ہی فکر کر اور اگر

ان دونون فکرون کا گمان نہین رکھتا اور شک و یقین مین ترجیح نہین کرسکتا تو لاخلابہ کہہ اور شتاب

اس طرف کو مت دوڑ اور مت جا خلابہ بفتح فریفتن بزبان حکایت بعد مین قریب لاخلابہ کے تشریح معلوم

ہو جائیگی تا جان تیری تفکر مین نر ہے نہ تجھپر زیان آوے نہ تیرے خوان یعنے عمل مین الخلاف

شرح مین بازار ضمیر کی رار ہگئی ہی اور رگر تو کو کرز لو لکھا ہی

حیلہ دفع مغبون ہونے کا خرید و فروخت میں

قولہ آن یکی یاری پیمبر را بگفت + کہ منم در بیعہا با غبن جفت + مکر ہر کس کو فروشد یا خرد + ہمچو سحرست

ز راہم میبرد + گفت در بیعے کہ ترسی از غرر + شرط کن سہ روز خود را اختیار + کہ تانی ہست از یزدان یقین +

ہست تعجیلت ز شیطان لعین + پیش سگ چون لقمۂ نان افگنی + بو کند وانگہ خورد ای معتنی + او ببینی بو

کند ما با خرد + ہم ببوییمش بعقل منتقد + با تانی گشت موجود از خدا + تا بہ شش روز این زمین و چرخہا + ور نہ

قادر بود او کز کن فیکون + صد زمین و چرخ آوردی برون + آدمی را اندک اندک ای ہمام + تا چہل سالش

کند مرد تمام + گرچہ قادر بود کاندر یک نفس + از عدم پران کند پنجاہ کس + بود عیسی را دمی کز یک دعا +

رجاندی مردہ را + خالق عیسی در تبو اندکہ او + بی توقف مردم آرد تو تبو + المعنی غرار نقصان مقتنی
رمایہ دہندہ منتقد روشن اہام سرد آر ایک صحابی نے پیغمبر سے کہا کہ مین خرید و فروخت مین نقصان ہی
بتا ہون ہر کسیکا مکر چاہے وہ کچھ مجھ سے بیچے چاہے کچھ خرید کرے میرے حق مین جادو ہو جاتا ہے
دیتا ہی فرمایا جس خرید فروخت مین کہ نقصان سے ڈرے تو تین روز کی شرط اپنے واسطے
نچہ حدیث ہی اذا بایعت فقل لا خلابة ولی الخیار ثلثة ایام جسوقت کہ خرید فروخت کرے تو کہدے
ن مجھکو تین دن تک اختیار ہی یہ وہی بات ہی جسکا اوپر مین نے اشارہ کیا تھا کہ سیھے کہ تانی
ن تامل کرنا یقیناً خدائے تعالی سے ثابت ہی اور شتابی تیری شیطان سے ہی کما جاء فی الحدیث
رحمن والعجلة من الشیطان آہستگی خدا سے ہی اور جلدی شیطان سے دیکھ تو کتے کے
نہ ڈالتا ہی تو وہ کبھی پہلے سونگھ لیتا ہی پھر کھاتا ہی بس وہ ناک سے سونگھتا ہی ہم خرد سے
لیتے ہین کہ خرد روشن چیز ہی اللہ تعالی نے آہستہ آہستہ چھ روز مین آسمان و زمین پیدا
رمایا ولقد خلقنا السموات والارض وما بینهما فی ستة ایام ورنہ وہ قادر تھا کہ صرف امر
سے ایسے ایسے سیکڑون آسمان و زمین دم بھر مین پیدا کر دیتا اور دیکھو آدمی کو اہتمام کیسا
ا کر کے چالیس برس مین تمام کو پہونچایا حالانکہ ایک دم مین پچاس آدمی عدم سے پیدا کر دیتا
بتا پچاس سے کثرت مراد ہی نہ عدد معین حضرت عیسی علیہ السلام کو ایک دم اُسیکا بخشا ہوا تھا کہ بے توقف
مردہ اٹھ بیٹھتا تھا تو جو خالق عیسی کا ہی بے توقف مردے کو تجھو زندہ کر دے تو کیا نہین
سے یہ مراد کہ ایک ایک قبر مین جانے کتنے کتنے دفن ہو چکے ہین سب کو تہ بتہ نکالے
رح مین او کا لفظ بود و کز کے درمیان مین نہین لکھا اور قلون کو نیکو لن اور آن ہمام
ن کے ای اچھا جانتا ہون اور آن مین سو اور ادب سمجھتا ہون قوله این تانی از پے
کز طلب آہستہ یا بدبی شکست + چوبک کوچک کہ دائم میبرد + نی بحبس گردد نہ گندہ میشود
یدا اقبال و سرور + این تانی بیضہ دولت چون طیور + باش تا اعضای تو چون بیضہا
ر انتہا + بیضہ مار ارچہ ماند در شبہ + بیضہ کنجشک را و دوست رہ + دانی ای عاقل کہ مانند سین
نوشتن لیک اندر نقطہ بین + دانہ آبی بدانہ سیب نیز + گرچہ ماند فرقہا دان ای عزیز + برگہا
ر در نظر + میوہا ہر یک بود نوع دگر + برگہا و جسمہا مانندہ اند + لیک ہر جانی بریعی زندہ اند
یکسان میروند + آن یکی با ذوق و دیگر دردمند + ہمچنان در مرگ یکسان میرویم + نیم در خسران
این سخن پایان ندارد باز گو + از بلال و از ہلال دکار او + المعنی یعنی یہ تانی جو خدا تعالی نے اپنے

ہین کی سوا اور حکمتون کے ایک حکمت یہ بھی ہی کہ ہماری تعلیم منظور ہی تا تانی اختیار کرین اور جانین کہ طالب آہستہ بے شکست کے اپنی طلب کو پہونچتا ہی چھوٹی نہر جو ہمیشہ آہستہ آہستہ جاری رہتی ہی نہ کبھی نجس ہوتی ہی نہ کبھی پانی اُسکا گندہ اور بدبو ہوتا ہی یہ تانی وہ چیز ہی جس سے اقبال وسرور پیدا ہوتا ہی اور یہ تانی ایسی ہی جیسے انڈا اور دولت جیسے طیور تو ٹھہرا رہ تو تیرے اعضا بھی مثل انڈون کے انتہا مین مرغ جنین جیساکہ اوپر کہا ہی کہ جو حمد تیرے منھ سے نکلتی ہی خداے تعالی اُسکو جنت کا مرغ بناتا ہی مگر یہ بھی ہی کہ بیضہ مار کا اور بیضہ گنجشک کا اگرچہ دونون ایک صورت ہوتے ہین لیکن راہین انکی دو ہین ایک سے مار ہوتا ہی اور ایک سے گنجشک اور اے عاقل اس بات کو بھی جانے رہ کہ صورت سین وشین کی یکسان ہی مگر نقطون کا فرق ضرور ہی ایسے ہی اے عزیز بہی اور سیب دونون مشابہ ایک دوسرے کے ہین لیکن انکے لطف وخواص مین جو فرق ہین وہ بھی تو جانے رہ دیکھنے مین تو یے دونون کے ہم رنگ ہین مگر میوہ دونون کا اپنی اپنی قسم کا برگ جسم سب درختون کے مشابہ یکدیگر ہین لیکن ہر موقع پر اپنے اپنے حاصل مین زندہ ہین ربیع بالفتح محصول زراعت اور دیکھو مخلوق بازار کو یکسان جاتے ہین یعنے جانے والے سب ایک سے ہوتے ہین مگر کوئی باذوق ہوتا ہی کوئی دردمند ہوتا ہی ایسے ہی مرگ مین سب یکسان ہین لیکن ہی یہ کہ آدھے اُنمین کے خسران والے اور زیانکار ہین اور آدھے خسرد یعنے بادشاہ ہین اب فرماتے ہین اس بات کی تو حد ونہایت نہین تو قصہ بلال وہلال اور اُنکے معاملہ کا بیان کر الخلاف بشرح مین بیضۂ مار ارچہ کو مار ارچہ ربیع کو ربع لکھا ہی

وفات پانا بلال رضی اللہ عنہ کا خوشی سے

قولہ چون بلال از ضعف شد ہمچون ہلال + رنگ مرگ افتاد بر روی بلال + جفت او دیدش بگفتا واحرب + پس بلالش گفت نی نی واطرب + تاکنون اندر حرب بودم ز زیست + تو چہ دانی مرگ چہ عیش ست وچیست + این ہمیگفت ورخش درعین گفت + نرگس وگلبرگ ولالہ می شکفت + تاب روو چشم پُرانوار او + می گواہی داد بر گفتار او + ہر سیہ دل خود سیہ دیدی ورا + مردم دیدہ سیہ آمد چرا + مردم نادیدہ باشد روسیاہ + مردم دیدہ بود مرآت ماہ + خود کہ بیند مردم دیدہ ترا در جہان جز مردم دیدہ ترا + چون بغیر مردم دیدہ اش ندید + پس بغیر او کہ در رنگش رسید + المعنی حرب جنگ وخشم وبے بہرگی جب بلال ضعف سے مثل ہلال کے ہوگئے اور رنگ مرگ کا انکے چہرہ پر چھایا بی بی نے انکی دیکھ کے کہا واے حرب اے بے بہرگی بلال رض نے کہا نہین نہین ایسے مت کہو بلکہ واطرب کہو یہ حرب نہین ہی طرب ہی اب تک جو مین زندہ تھا تو اُس

بب سے ضرور حرب مین تھا اب جو مرتا ہون تو بھی عیش ہے اور اس مرنے کی عیش کو تو کیا جانے
رہے تھے کہ رخ انکا عین گفتگو مین ایسا شگفتہ ہوا کہ نرگس و گلبرگ و لالہ کو شکستہ و
فا انکے چہرہ کی چمک اور چشم پر انوار انکی بات پر گواہی دیتی تھین اور چونکہ بلال حبشی تھے
سے جو شخص خود سیاہ دل تھا انکو سیاہ دیکھتا تھا مگر یہ مثل مردم دیدہ کے تھے
یاہی مین روشن ہی ایسے ہی یہ سیاہی مین روشن تھے آندھے کی آنکھ کی تپلی روسیاہ
مردم دیدہ ہی یعنے انکھیارے کی تپلی وہ آئینہ ماہ کی ہی یعنے ماہ کو دکھاتی ہی حاصل یہ کہ
یاہ دیکھتے تھے اور انکھیارے ماہ جانتے تھے آپ کہتے ہین جہان مین جو یہ مردم دیدہ
ے کیا تمکو دیکھینگے اور کب دیکھ سکتے ہین سوا انکے جو مردم دیدہ فزا ہین یعنے اور روشن
روشن کرنے والے وہ تمکو دیکھ سکتے ہین بس ہرگاہ جسنے دیکھا اسی دیدہ سے دیکھا لہذا
رنگ سیاہ کے نور نہین دیکھا انحلاف شرح مین واحرب کے معنی خشمگین شدن کے
ن لیکن یہان تو چسپان نہین البتہ بے بہرگی کے چسپان ہین **قولہ** پس جزا و جملہ مقلد
ات مردم دیدہ بلند + گفت جفتش الفراق ای خوش خصال + گفت نی نی الوصال است
ت جفت امشب غریبی میروی + از تبار و خویش غائب میشوی + گفت نی نی بلکہ امشب
رسد خوش از غریبی در وطن + گفت ایجان رد دلم وا حسرتا + گفت نی نی جان من وا دولتا
یت کجا بینیم ما + گفت اندر خلوت خاص خدا + حلقۂ خاصش بتو پیوستہ است + گر نظر بالا
بست + اندر آن حلقہ ز رب عالمین + نور می تابد چو در حلقہ نگین + گفت ویران گشت
+ گفت اندر مہ نگر منگر بمیغ + المعنی پس اس شخص کے سوا جو مردم دیدہ فزا ہی سب
عیق سے پیرو ان لوگون کے صفات مین جو بلند دیدہ ہین کہ سنی سنائی کہتے ہین
نی ہو یہان تک صفات بلال کے فرمائے اب پھر استیناف ہی طرف اصل حکایت
لی بی بی نے کہا ای خوش خصال اب خاص فراق کا وقت آگیا کہا نہین نہین وصال
راق کیسا پھر کہا اس رات مین تم مسافر کیطرح خویش و تبار سے جاتے ہو کہا نہین نہین
یری جان خوش وخرم مسافرت سے وطن مین جاتی ہی پھر کہا ای میرے جان و دل
ت کی بات ہی کہا نہین نہین ای جان میری وا حسرتا مت کہو وا دولتا کہو کہا اب تمکو کہان ڈھونڈ
ون کہا خلوت خاص خدا مین اور وہ حلقہ جو خاص اسکا ہی تجھسے ملا ہوا ہی اگر نیچی نگاہ
ظر رہیگی نہ پست نظر اور اسی حلقہ مین جو تجھسے ملا ہی نور رب العالمین کا چمکتا ہی

جیسے حلقہ سے نگین چمکتا ہی پھر زوجہ نے کہا افسوس یہ گھر ویران ہوا کہا تو ماہ کو دیکھ ابر کو مت دیکھ

حکمت ویران ہونے بدن کی مرگ سے

قولہ گرد ویران تا کند معمور تر + قوم ابنہ بود و خانہ مختصر + من چو آدم بودم اول حبس کرب + پر شد اکنون
نسل جانم شرق و غرب + من گدا بودم درین خانہ چو چاہ + شاہ گشتم قصر باید بہر شاہ + قصر ہا خود مر
شہان را انس ست + مردہ را خانہ و مکان گوری بس ست + انبیا را تنگ آمد این جہان چون شہان
رفتند اندر لامکان + مردگان را این جہان نمود فر + ظاہرش زفت و بمعنی تنگ تر + گر نبودے
تنگ این افغان ز چیست + چون دوتا شد ہر کہ روزی بیش زیست + در زمان خواب چون آزاد شد
زین مکان بنگر کہ جان چون شاد شد + روح از ظلم طبیعت باز رست + مرد زندانی ز فکر حبس جست +
این زمین و آسمان بس فراخ + سخت تنگ آمد بہنگام مناخ + چشم بند آمد فراخ و سخت و تنگ + خندہ
او گریہ فخرش جملہ ننگ + المعنی یعنے خدا تعالیٰ جو اس خانۂ تن کو مرگ سے ویران کرتا ہی حکمت
یہ ہی کہ اسکو معمور تر کرے ورنہ قوم یہاں آنے والی جو مراد ارواح سے ہی بہت تھی اور گھر مختصر تھا
کیسے سمائی ہوتی میں بھی آدم کے مثل اول اس قید کرب میں تھا جیسے وہ یہاں آ کے گھبرائے
تھے لیکن اب میری جان ایسی ہی جسکی نسل سے شرق و غرب بھرا ہوا ہی جیسے آدم کی نسل سے بھرا
کہ وہ نسل انکی جان کی معارف ہیں میں ایک وقت میں گدا اس خانۂ بیچو چاہ کا تھا جسو قیت میں کہ بمعرفت
تھا اب شاہ ہو گیا اور شاہ کیواسطے قصر چاہیے جسمیں اسکی سمائی ہو ظاہر ہی کہ بادشاہوں
کے محل انس قصر ہی ہوتے ہیں انھیں سے انس پذیر ہوتے ہیں اور مردہ کیواسطے
خانہ و مکان گور ہی کافی ہوتا ہی انبیا کیسے اس جہان کو چھوڑ کے شاہوں کیطرح لامکان کو چلے گئے
گر تنگ نہوتا تو کیوں چلے جاتے مردوں کو اسنے فروزیبائش اپنی دکھائی جیسا کہ ظاہر اسکا
زفت وسیع ہی انھوں نے ظاہر کو دیکھ لیا معنی کو نہیں دیکھا کہ از بس تنگ ہی اگر تنگ نہوتی
تو سکاتیں اور فریاد و فغان اسکی کیوں ہوں اور جو کوئی بہت دن جیے تو وہ ٹیڑھا کیوں ہوا سکے
غم اُٹھا اُٹھا کے کبڑا ہو جاتا ہی اپنے روزمرہ ہی کو غور کر کہ وہ خواب ہی دیکھ تو تیری جان جب خواب میں
اس مکان سے آزاد ہو جاتی ہی کیسی شاد و بیغم ہوتی ہی ظلم طبیعت سے چھوٹی ہوئی کہ جن بات کو اسکا
جی نہیں چاہتا طبیعت وہ کام اس سے لیتی ہی جیسے کوئی شخص زندانی قید سے نکلا ہوا خوش ہوتا ہی بس
یہ زمین و آسمان جو نہایت فراخ معلوم ہوتے ہیں نہایت ہی تنگ ہیں کہ یہ کیفیت ہنگام خواب معلوم
ہوتی ہی اور ویسے تو یہ ایک چشم بند ہی کہ در حقیقت ہی تو ایک شی نہایت تنگ اور معلوم فراخ ہوتی ہی اور

گریہ خندہ جانتے ہین اور ننگ کو فخر سمجھتے ہین

ینا کی کہ بظاہر فراخ ہی اور بحقیقت تنگ اور تشبیہ خواب کی موت سے جسمین تنگی سے خلاص پاتا ہی

ا بہ کہ تفسیدہ بود + تنگ آئی جانت بخسیدہ بود + گرچہ گرما بہ عریض ست طویل + زان تبش جنگ
، کلیل + تا برون نائی نہ بکشاید دلت + پس چہ سود اندر فراخی منزلت + یا کہ کفش تنگ پوشی
در بیابان فراخی میروی + آن فراخی بیابان تنگ گشت + بر تو زندان آمد آن صحرا و دشت
ترا از دور گفت + کہ دران صحرا چو لالہ بر شگفت + او ندا ند کہ تو ہمچون ظالمان + از برون در
ر فغان + خواب تو آن کفش بیرون کردنست + کہ زمانی جانت از زندان برست + او لیا
ست ای فلان + ہمچو آن اصحاب کہف اندر جہان + خواب می بینند و آنجا خواب نی ...
ب نی + خانہ تنگ درون جنگلوک + کردہ ویران تا کند قصر ملوک + جنگلوکم چون جنین اندر رحم
نقل آن مہم + گر بنا شد درزہ بر مادرم + من درین زندان میان آذرم + المعنی بخسیدہ
فتہ کلیل سست وغیرہ جنگلوک جسکے ہاتھ پانون ٹیڑھے ہون یعنے اِس جہان کا حال ایسا
خوب بھڑکا ہوا حمام گرم کہ اگر تو اُسمین جائیگا تو ضرور جان تیری تنگ گداختہ ہوگی اگرچہ
ر طویل جگہ ہی لیکن تیری جان سست اُس تپش سے تنگ ہی ہوگی جب تک باہر نہین
ز دل تیرا کشادہ نہو گا پھر اگر اُس عریض طویل جگہ فراخ مین تیری منزل ہوبھی تو کیا فائدہ یا
تنگ جوتیان پہنین اور لنبے چوڑے جنگل مین چلا جاتا ہی وہ فراخی بیابان کی گو کتنی ہی ہو
ہو جائیگی اور اس صحرا و دشت کو ایسا جانیگا جیسے زندان کہ کب اس سے نکلون جو کوئی
و دیکھیگا کہیگا کیا خوب جنگل مین لالہ کھلا مگر اس سے اُسکو کیا خبر کہ تیرا احوال ظالمون
ہر گلشن ہو رہا ہی اور جان مین فغان بھرا ہی بس سونا تیرا ایسا ہی جیسے تھوڑی دیر کو
ُتی کا اُتار ڈالنا کہ کچھ تو جان تیری اس زندان سے چھوٹ جاتی ہی لیکن یہ خواب ...
ر جیسے اصحاب کہف اس جہان مین ہین اور خواب مین اسکی تنگی سے چھوٹے ہوئے
یب داب ہی کہ خواب تو دیکھ رہے ہین اور خواب وہان ہی نہین اور عدم مین تو جاتے ہین
اسکا دروازہ ہی نہین اب پھر قول بلال کا ہی کہ خانہ تنگ اندرون جنگلوک کا جسکے ہاتھ پانون
ت تھے ویران کیا تا قصر ملوک اُسکے واسطے بنائے اور جنگلوک مین ہون جسوقت کہ جنین
مین تھا ہاتھ پانون سکڑے سمٹے ٹیڑھے بیڑھے جب نو مہینے کا ہوگیا تو نوان مہینا میری

نقل کا ہوا کہ رحم سے دوسری جگہ نقل کردن تو درد زہ مادر پر رکھا گیا کہ اگر وہ درد اُسے نہو
تو مین اس زندان مین ایسا رہون جیسے کہ کوئی آگ مین بیچین رہتا ہی **الحنلاف شرح** مین
بخسیدہ کو بخشیدہ اور معنی مین بصورت بخسیدہ خانۂ تنگ و درون مین داو عطف اور نقل آن کو
بصورت نقلان لکھا **قولہ** مادر طبعم زور دمرگ خویش + میکند زہ تا رہد برہ زریش + تا چرد آن برہ در
صحرای سبز + ہین رحم بکشا کہ گشت آن برہ گبز + درد زہ گر رنج آبستن شود + بر جنین اشکستن زندان بود
حاملہ گریان ززہ کاین المناص + وان جنین خندان کہ پیش آمد خلاص + ہرچہ زیر چرخ ہستند امہات
از جماد واز بہیمہ وز نبات + ہر یکی از درد غیری غافلند + جز کسانیکہ نبیہ و عاقلند + انچہ کوسہ داند از
خانہ کسان + بلمہ از خانہ خودش کی داند آن + انچہ صاحبدل بداند حال تو + تو ز حال خود ندانی ای عمو
انچہ بیند در حقیقت اہل دل + کی ببینی در خود ای از خود خجل + **المعنی** گبز بالفتح و کاف فارسی قوی و سطبر
نبیہ آگاہ داگاہی دہندہ کوسہ بواو مجہول جسکی داڑھی بعد نکل جانے وقت داڑھی نکلنے کے نکلے بلمہ
بالفتح دراز ریش **تطبیق** صدر فرمایا کہ جب نو مہینے ہوجاتے ہین تو میری مادر طبع اپنے درد مرگ سے
درد زہ پیدا کرتی ہی تا بچہ میش سے چھوٹ جاے اسواسطے کہ طبیعت ہی دافع ہر مہلک موذی
شی کی ہی وہ اس درد کا حیلہ پیدا کرتی ہی اپنے بچاؤ کو تا وہ برہ صحراے سبز مین چرے اسواسطے کہتی ہی
کہ خبردار ہو رحم کو کھول دے برہ قوی و سطبر ہوگیا بس یہان رہنا نہین چاہیے اب دیکھو وہ درد زہ کا
حاملہ کو تو رنج و ناگوار ہوتا ہی اور جنین کو ایسا ہی جیسے قید خانہ کا ٹوٹنا اور قید سے چھوٹنا حاملہ تو درد سے
روتی اور بچاؤ کی جگہ ڈھونڈھتی ہی اور جنین ہنستا ہی کہ مجھکو خلاص ملی الغرض اس چرخ کے نیچے جو امہات
ہین مثلاً موالید ثلاثہ کہ وہ جمادات و حیوانات و نباتات ہی سب ایک دوسرے کے درد سے غافل
ہین اپنا بچاؤ چاہتے ہین سوا اُن لوگون کے جو آگاہ و عاقل ہین مشہور ہی کہ آدمی کم ریش عقیل ہوتا ہی
اور ریش دراز احمق بس فرماتے ہین کہ کوسہ جیسا حال لوگون کے گھر کا جانتا ہی ریش دراز ایسا نہین جانتا
بلکہ وہ خود اپنا ہی حال نہین جانتا گھر سے مراد وجود ہی اور کوسہ صاحبدل کہ اکثر ریش وغیرہ نہین رکھتے
اور ریش دراز اہل ظاہر چنانچہ فرمایا کہ ای عمو صاحبدل جیسا تیرا حال جانتا ہی تو اپنا حال ایسا کہان جانتا ہی
اہل دل جو کچھ تیری پیشانی سے دیکھ لیگا تو ای از خود خجل اپنے آپ مین کب دیکھ سکے گا

بیان اس بات کا کہ جو کچھ غفلت و کاہلی و تاریکی ہی سب تیرے تن سے ہی

قولہ غفلت از تن بود چون تن روح شد + بیند آن سرار ابلی ہیچ بد + چون زمین برخاست از جو
فلک + نی شب دنی سایہ ماندی و لک + ہر کجا سایہ ست و شب یا سایگہ + از زمین باشد نہ از خورشید دمہ

م انہیزم بود + کی ز آتشہای مستنجم بود + وہم افتد در خطا و در غلط + عقل باشد در اسابتہا فقط
ل خود از تن ست + جان ز خفت جملہ در پرید نست + روی سرخ از کثرت خونہا بود + روے
صفرا بود + رو سفید از قوت بلغم بود + باشد از سودا کہ رو ادہم بود + در حقیقت خالق آثار اوست
ت نہ بیند اہل پوست + مغز کو از پوستہا آوارہ نیست + از طبیب و علت او را چارہ نیست
آدمی زادہ بزاد + پای خود بر فرق علتہا نہاد + علت اولی نباشد دین او + علت اخرے
د + بیرود چون آفتاب اندر افق + باعروس صدق و صفوت بر تتق + بلکہ بیرون از افق و ز
ن باشد چو ارواح و نہی + بل عقول ما چو سایہای عمو + می فتد از ہر طرف بر پای او + المعنی
علاج و لکن بفتحتین زوال و غروب آفتاب مستنجم روشن علت اولی عقل و ل تتق بطر پردہ
ف مقصورہ عقلہا و خردہا جمع نہیہ فرماتے ہین ساری غفلت تن سے ہی لیکن جب تن
تا ہی تو جملہ اسرار و بھید ضرور ہی دیکھنے لگتا ہی جیسے زمین جو جوف فلک مین واقع ہی اگر
سے جاتی رہے تو ہر وقت آفتاب ایک حال پر روشن رہے پھر نہ رات رہے نہ سایہ
روب منقول ہی کہ جتنا آسمان پر مرئی ظاہر ہی اتنا ہی نیچے ہی اور بیچ مین اسکے زمین بس جوف
ی اور یہی زمین آڑ ہو کے رات ہو جاتی ہی جو سایہ زمین کی کہلاتی ہی اور اسکی آڑ سے
ب ہوتا ہی جب یہ آڑ جاتی رہی تو پھر نور ہی نور ہی کوئی سیاہی نہین ایسے ہی یہ تن خاکی
رگاہ یہ بھی روح ہو گیا تو راز و اسرار کیسے چھپے رہینگے ضرور ہی دیکھیگا دیکھ تو جہان مین
ہی یا کوئی سایہ کی جگہ زمین ہی سے ہی نہ خورشید و ماہ سے دھوان جو آگ مین ملا ہوا
سے ہوتا ہی نہ کسی آگ سے کسواسطے کہ ہر آگ روشن ہی نہ تاریک وہم آدمی کا غلط و خطا مین
یب سے کہ اسکا تعلق جسم سے ہی اور عقل مین اصابت ہی یعنے رسائی اور صواب یافتن کا
وح سے ہی جتنی گرانی و کاہلی ہی تن سے ہی جب یہ سب سو جاتے اور مٹ جاتے ہین تو جان
ہل علت جسکا منھ سرخ دیکھتے ہین کہتے ہین کثرت خون سے ہی اور جو زرد پاتے ہین صفرا
تے ہین اور سفید رو کو قوت بلغم کی سمجھتے ہین اور سیاہ روئی کو سودا سے اور در حقیقت
آثار کا وہی ہی لیکن اہل پوست سوا ے علت کے اور کچھ نہین دیکھتے بس جو مغز کہ
آوارہ اور علیحدہ نہین ہی پوست ہی مین لپٹا ہوا ہی اسکو طبیب و علت سے چارہ
ضرور انھین پر نظر کریگا اور جب دوسری دفعہ آدم زاد پیدا ہوتا ہی جیسا کہ کہا ہی مردن
دن عالم باقیست تو ان سب علتون کے سر پر پانون رکھتا ہوا دریا مال کرتا ہے

پھر انمین سے کوئی نہین ہوتی نہ پہلی علت جو حالت حیات دینا مین تھی اسپر اُسکی راہ روشن ہوتی ہی نہ دوسری علت جس سے مرا اُسکو کچھ کینہ یعنے نہ کسی بیماری کا کھٹکا نہ موت کا غم اور یہی حال انکا ہی جو مرنے سے قبل مرجاتے ہین اب وہ ایسا پھرتا ہی جیسے آفتاب افق آسمان مین پھرتا ہی اور عروس صدق وصفوت کے ساتھ سراپردہ پر رہتا ہی جو آسمان ہی چنانچہ قول حضرت عیسیٰؑ کا ہی لن یلج ملکوت السموات من لم یولد مرتین نہین داخل ہوگا ملکوت آسمان مین وہ شخص جو نہین جنا گیا ہی دو دفعہ بلکہ افق اور آسمانون سے بھی باہر اور بے مکان مثل ارواح وعقول کے ایسا آزاد فارغ نہاد بلکہ آئی عموۂ ایسا بلند پرواز عالیمقام ہی کہ ہماری عقلین اسکو نہین پہونچتین جب خیال کرتے ہین تو ہر طرف سے اُسکے پانؤن پر پڑتے ہین

تشبیہ کرنا نص مطلق کا کہ بیقید تھی قیاس کے ساتھ

قول مجتہد ہر گہ کہ باشد نص شناس + اندران صورت نیندیشد قیاس + چون نیابد نص اندر صورتے + از قیاس آنجا نماید عبرتے + نص وحی روح قدسی دان یقین + وان قیاس عقل جزوی تحت این + عقل از جان گشت با ادراک وفر + روح او را کی شود زیر نظر + لیک جان در عقل تاثیری کند + زان اثر آن عقل تدبیری کند + نوح وارا رصد ہتی زد بر تو روح + کو یم وکشتی وکو طوفان نوح + عقل اثر را روح پندارد ولیک + نور خور از قرص خور دورست نیک + زان بقرصی سالکی خرسندہ شد + کز نورش سوے قرص انگندہ شد + زانکہ این نوری کہ اندر سافلست + نیست دائم روز وشب او آفلست + وانکہ اندر قرص دارد باش وجا + غرقۂ آن بحر باشد دائما + نہ سحابش رہ زند نہ خود غروب + وارہید او از فراق سینہ کوب + اینچنین کس اصلش از افلاک بود + یا مبدل گشت اگر از خاک بود + زان کہ خاکی را نباشد تاب آن + کہ زند بروی شعاعی جاودان + گر زند بر خاک دائم نور خور + آنچنان سوزد کہ ناید در شمر + دائم اندر آب کار ماہیست + مار را با او کجا ہمراہیست + المعنی نص بالفتح وتشدید صاد وہ آیت کہ کام متشابہ کو ظاہر کردے کہ یہ نیک ہی اور وہ بد ہی فارسی والے ہر کلام صریح وظاہر کو کہتے ہین مجتہد راہ صواب پیدا کرنے والا فرماتے ہین ہرگاہ کہ مجتہد نص شناس ہوتا ہی تو اس صورت مین قیاس سے اندیشہ نہین کرتا قیاس کو صحیح جانتا ہی اور جب کسی صورت مین نص نہین پاتا تو قیاس کرنے مین وہان عبرت ہوتی ہی اور ڈرتا ہی پس تجھکو جو تیری روح قدسی وحی وحکم کرے اسیکو یقیناً نص جان لے کہ وہی صریح وظاہر ہی اور وہ قیاس جو تیری عقل سے ہی اسکو بھی ایک جزو اسی کے تحت مین جان کہ اسی وحی کا جزو ہی اسلیے کہ عقل جان ہی سے با ادراک فر ہوئی ہی مگر نہ اس طرح کہ جان اُسکی زیر نظر ہو

نہین ہی لیکن یہ بات ہی کہ جان عقل مین تاثیر کرتی ہی اگرچہ عقل جان کو پا نہین سکتی مگر اسی
رانیت سے تدبیر کرتی ہی اور اُس تاثیر کو روح جانتی ہی مولانا فرماتے ہین کہ اے عقل تو جو رُخ
رح جانتی ہی اگر نوح کیطرح روح نے تجھپر صدمہ ڈالا ہی تو بتا تجھ مین وہ لوازم کہان ہین جو نوح کے
تھے مثل یم اور کشتی اور طوفان کے روح کا صدمہ نوح کے صدمہ سے کیا کم ہی جسنے جہان کو
تھا تو اُسکے اثر کو خود روح جانتے ہوے ہی لیکن نور آفتاب کا قرص آفتاب سے بہت دور کو
چمکتا معلوم ہوتا ہی یہ اور ہی اور اصل نور اور ہی مگر سالک جو اس اصل پر راضی ہوگیا ہی اسی
کہ قرص پر بھی اُسیکا نور ہی اور اصل نور جو قرص مین نہین ہی یہ وجہ ہی کہ یہ نور جو سافل مین ہی
ہمیشہ یکسان نہین ہی بلکہ آفل ہی یعنے ڈوبنے والا اور وہ جو قرص مین بود و باش رکھتا ہی
جگہ پانی ہی وہ ہمیشہ اُس دریا مین غرق ہی نہ ابر اسکی رہزنی کر سکتا ہی نہ غروب وہ فراق سینہ کوب
ہوا ہی بس جو ایسا شخص ہی جسکی اصل افلاک یعنے عالم علوی سے ہی اور اگر عالم سفلی یعنے
ہی تو وہ علوی کے ساتھ بدلا ہوا ہی اس سبب کہ خاک کی ایسی طاقت کہان ہی جسپر ہمیشہ شعاع
اور وہ متحمل ہو سکے ہی سمجھ لو اگر ہمیشہ نور آفتاب کا خاک پر پڑتا رہے تو ایسی جلنے لگے گی جو
ہر جیسے ہمیشہ پانی مین رہنا مچھلی کا کام ہی سانپ اوسکا ہمراہی اس کام مین کب ہو سکتا ہی
ت ہی اخلاف شرح مین روز و شب گوشت پاس وجایہ خود معنی شرح سے باتش ثابت ہوتا ہی
پا او کجا کو اکا لکھا ہی **قولہ** لیک درکہ مارہای پُر فنند + اندرین کہ ماہیانی می کنند + مکر
ق راشید اکند + ہم ز دریا تارشان رسوا کنند + وانذرین یم ماہیان پر فنند + مار را از سحر ماہی میکنند
شو قرین ماہیان + تا شوی چون ماہیان در یم روان + ماہیان قعر دریای جلال + بحر شان
لال + پس محال از تاب ایشان حال شد + نحس آنجا رفت و نیکو فال شد + زہر آنجا رفت و
ین + سنگ آنجا رفت و شد دُرِّ ثمین + خاک در شد سنگ گوہر پای سر + می نہ بیند جز بشر
قیامت گر بگویم زین کلام + صد قیامت بگذرد وین ناتمام + **المعنی** تا سہ اندوہ و ملال و
بیقراری لیکن بعالم مین بھی بڑے مار پُرفن ہین یعنے مقلد مکار ایسے کہ اس دریا مین ماہیانی
ای کار ماہی اور ماہی اس دریا کی بنے ہین اگرچہ مکر انکا مخلوق کو شیدا و فریفتہ کرے لیکن کیا
ب دریا دیکھیگا گھبرائیگا یہ گھبرانا ہی اُسکو رسوا کر دیگا اور اس دریا مین ایسی ماہیان پُرفن
و اپنے سحر سے ماہی بنا دیتی ہین بس اگر تو مار ہی تو ہمنشین ماہیون کا ہوتا ماہیون کیطرح دریا
رنے تیرنے لگے بعد کا شعر اسکی نسبت شرح مین لکھا ہی کہ اس شعر کہ شان گرانخ اس سے پہلے

بعض کتب مین واقع ہوا ہی واقعی ٹھیک ہی یہان محض بیربط ہی وہ لوگ جو ماہیان قعر دریاے جلال کے ہین اونکو اُنکے بحر نے ایسا سحر حلال سکھا دیا ہی کہ جو امر محال و ناممکن ہین آنکی قوت سے سب موجود ہو جاتے ہین مثلاً نحس اگر وہان گیا سعید و نیک فال ہوگیا زہر وہان یقینا شکر ہو جاے سنگ وہان جاے در قیمتی نجاے مگر ہر یہ کہ کیسی ہی خاک وہ ہو جاے سر سے پانون تک اور کیسا ہی گوہر سنگ نجاے مگر چشم بشر کی سواے شر کے نہین دیکھتی اب حصر ہی کہ اگر اس قسم کا کلام قیامت تک کہے جاوئن تو سو قیامتین گذر جاوین مگر یہ کلام تمام نہوا لخلاف شرح مین ماہیانی کو ماہیا لکھا ہی

آداب المستمعین والمریدین عند فیض الحکمة من لسان الشیخ

قوله بر ملولان این مکرر کردنست + نزد من عمری مکرر بردنست + شمع از برق مکرر بر شود + خاک از تاب مکرر زر شود + گر ہزاران طالب اند و یک ملول + از رسالت باز میماند رسول + این رسولان ضمیر راز گو + مستمع خواہند اسرافیل خو + نخوتی دارند و کبری چون شہان + چاکری خواہند از اہل جہان + تا ادبہا شان بجا گہ ناوری + از رسالت شان چگونہ برخوری + کی رسانند آن امانت را بتو + تا نباشی پیش شان راکع دوتو + ہر ادب شان کی ہمی آید پسند + کامدند ایشان ز ایوان بلند + نی گدایانند کز ہر خدمتی + از تو دارند ای مزور منتی + لیک با بی غنیہای ضمیر + صدقہ سلطان بیفشان وا مگیر + اسپ خود را ای رسول آسمان + در ملولان منگر اندر جہان + شرح آن تیری کہ استیزہ نہند + اسپ شان در خندق آتش جہند + گرم گرداند فرس را آنچنان + کہ کند آہنگ اوج آسمان + چشم را از غیر عبرت دوختہ + ہمچو آتش خشک و تر را سوختہ + گر پشیمانی برو عیبی کند + آتش اول در پشیمانی زند + خود پشیمانی نروید از عدم چون ببیند گرمی صاحب قدم + **المعنی** فرماتے ہین جو لوگ تعلیم و تلقین سے ناخوش اور ملول ہوتے ہین انسے تعلیم و تلقین کی بات کہنا مکرر کرنا ہی یہی کہتے ہین کہان تک بار بار کہوگے اور میرے نزدیک کہ مین اسکا طالب و شائق ہون عمر دوبارہ پانا جو نایاب شی ہی گنے دوبارہ پائی ہی مین خوب جانتا ہون کہ شمع مکرر آگ دکھانے سے روشن ہی ہو جاتی ہی اور خاک بار بار آگ پانے سے زر ہو جاتی ہی اسی طرح ہمچو زر اور اگر ایسا حال ہی کہ طالب تو ہزارون ہین اور ملول ایک ہی ہی اس وقت مین جو رسول رسالت سے باز رہتا ہی تو یہ وجہ ہی کہ وہ رسول ضمیر اور راز گو ہی بس سننے والا بھی ایسا چاہتا ہی کہ اسرافیل خو جنکا مقام قرب عرش مین ہی اور فرق اور صور منھ سے لگانے حکم الٓہی کے منتظر ہین ایسا مستمع منتظر چاہتے ہین یہ لوگ کبر و نخوت بادشاہون کا سا رکھتے ہین اور خدمت و بندگی کے اہل جہا نسے خواہان ہین جب تک تو انکے ادب بجا نہین لائیگا انکی رسالت سے پھل نہین پائیگا اور متمتع نہوگا یعنی وہ امانت

ہی کبھی تجھکو نہین پہونچا سکینگے جب تک تو انکے سامنے رکوع کرنے والون کیطرح دُہرا نہوگا
ادب بھی اُنکے پسند نہین اسلیے کہ وہ بھی کیسے ایوان بلند سے آئے ہین نہ گدا ہین کہ تیری ہر
ای مزورا حسانمند وممنون ہون مزد ربضم میم وتشدید داو فریبی دور وغگو آپ فرماتے ہین کہ
چند دلون کی بے رغبتیان ہون اور کوئی رجوع نہو لیکن تمنے جو صد قو سلطان سے پایا ہو وہ
سکوست رکو تم ای رسول آسمان کے ان ملولون کیطرف مت دیکھو اپنا گھوڑا کو داؤ اور
آپ فرماتے ہین کیسا مبارک وہ سپاہی ہو کہ خصومت شروع کرے اور گھوڑا اپنا خندق
دائے اور ایسا اُسکو گرم کرے کہ مستعد آسمان پر اُڑجانے کا ہوا نکھین غیر وغیرت سے
آگ کیطرح تر وخشک جلائے ہوئے پیشانی جو عیب لگانے والی تھی ہو اُسکو پہلے ہی سے
ئے اور حقیقت تو یہ ہو کہ ایسے صاحب قدم کی گرمی کو پیشمانی دیکھیگی تو خود ہی اُسکا مقصد دیکھیگا
ظاہر ہو سکے اختلاف شرح مین پیشانی برد کو برد لکھا ہو اور معنی ان اشعار کے جو لکھے ہین
ہوتے ہین میری دانست مین تو ترک مراد طالب سے ہو کہ بصفتہائے مذکور موصوف ہو کے

اہل قدم بنے اور اہل دل سے مستفیض ہو

حیوان کا بو اپنے دشمن کی اور پہچانا اور بیہودگی وزیانکاری اُس شخص کی کہ ایسے کا دشمن بنا کہ جس سے نہ بچاؤ ممکن نہ فرار نہ مقابلہ

اند بانگ دبوی شیر را + گرچہ حیوانست الا نا درا + بل عدو خویش را ہر جانور + خود بداند
از اثر + روز خفاشک نیارد بر پرید + شب برون آید چو دزدان جرید + از ہمہ محبوس تر
کہ عدو آفتاب فاش بود + نی تواند در صفا فش زخم خورد + نی بنفرین تا ندش مہجور
خورشید از احسان وجود + بر نہ دراند ز قہرش تار و پود + آفتابی کہ بگیرد اند قفاش
و قہر خفاش + غایت لطف و کمال او بود + ورنہ خفاشش کجا مانع شود + المعنی فرماتے
ہے کا دشمن ہو سو گھوڑا اُسکی آواز و بو کو خوب جانتا ہو اگرچہ حیوان ہو مگر یہ بات آدمی
ہی اور کچھ گھوڑے ہی پر نہین موقوف بلکہ ہر جانور اپنے دشمن کو اُسکے نشان واثر سے
ہو دیکھو چمگادڑ دن مین نہین اُڑ سکتا ہو رات کو مثل چور دن جاسوس کے نکلتا ہو اور
وہ محروم خفاش کہ دشمن آفتاب جیسی ظاہر وفاش چیز کا ہوا ہو کہ جسکی لڑائی مین مقابل
سکتا ہو نہ برا بھلا کہکے اُسکو آپ سے جدا کر سکتا ہو یہ کہان وہ کہان اور وہ
اپنے احسان وجود سے قہر کرکے اُسکے تار و پود یعنی ہستی کو پھاڑ کے تار تار نہین کر دیتا

اور وہ آفتاب کہ اس خفاش کے غصہ اور قہر سے پیٹھ پھیر لیتا ہی یہ اسکا نہایت لطف و کمال ہے
ورنہ خفاش بیچارہ اسکی کسی بات کا مانع کب ہو سکتا ہی قولہ دشمن ارگیری بحد خویش گیر + تا بود ممکن کز
گردانی اسیر + قطرہ با قلزم کہ استیزہ کند + ابلہ است و ریش خود برکند + حیلت او از سبالش بگذرد + چنبر
حجرہ قمر چون بردرد + با عدو آفتاب این بد عتاب + ای عدو آفتاب آفتاب + ای عدو آفتابی کز
فرش + می بلرزد آفتاب و اخترش + تو عدو او نہ خصم خودی + چہ غم آتش را کہ تو ہیزم شدی + ای عجب
کز سوزشت او کم شود + یا ز دود غصات درہم شود + رحمتش نی رحمت آدم بود + کہ مزاج رحم آدم
غم بود + رحمت مخلوق باشد غصہ ناک + رحمت حق از غم و غصہ است پاک + رحمت بیچون چنین دان
ای پسر + نایدانذر وہم ازوی جز اثر + المعنی چنبرہ محیط دائرہ یعنی خطاب خفاش کیطرف ہی کہ
اگر دشمنی اختیار کرتا ہی تو کسی ایسے سے کر جو تیری حد درتبہ کے موافق ہو تا اُسکا کسی وقت میں
اسیر کر لینا ممکن ہو اور قطرہ ہو کے قلزم سے لڑے تو احمق ہو اپنی ڈاڑھی آپ کھسوٹتا ہی کوئی حیلہ کہ
اُسکی موچھین ایسی کہان کہ اُنسے وہ دعویٰ پورا ہو سکے بھلا دائرہ حجرہ قمر کو کیسے پھاڑ سکے کہ فلک
اول ہی آپ فرماتے ہین کہ یہ عتاب تو ہمارا دشمن آفتاب کے ساتھ تھا اور ای دشمن آفتاب کے آفتاب کے
اور ای دشمن اُس آفتاب کے جسکے دبدبہ سے آفتاب اور اُسکے ستارے سب لرزتے کانپتے ہین
خوب جان لے کہ تو دشمن اُسکا نہین ہی اپنا دشمن ہی اگر تو اُسکا دشمن ہو کے ہیزم بنا ہی تو آگ کو
تیرے ہیزم بننے سے کیا غم ہیزم کا حال آگ کے سامنے جو ہی سب جانتے ہین بس جب ہیزم تیری
آگ مین جلنے لگی تو ای فلان پھر تعجب ہی کہ تیرے جلنے سے وہ آگ کم ہو جاے یا تیرے درد و رنج سے
درہم ہو یعنی ملول ہوئے کسواسطے کہ گو رحمت اسمین ہی لیکن وہ آدمی کی سی رحمت نہین ہی جسکا مزاج غم سے
بنے اول آدمی کے دل مین کسی کے درد سے غم پیدا ہوتا ہی تب اُسکو رحم آتا ہی اور اُسکی رحمت
ذاتی نہ ایسی جیسی رحمت مخلوق کی رنج سے بھری ہوئی کہ جب غم و غصہ دل مین پیدا ہو تو رحم آئے
اسکی رحمت غم و غصہ سے پاک ہی وہ بیچون ہی اُسکی رحمت کو ای پسر ایسا جان کہ وہ بھی وہم مین نہین
آتی البتہ اُسکا اثر آتا ہی اور جانا جاتا ہی

فرق درمیان جاننے کسی چیز کے مثال و تقلید سے اور جاننا ماہیت اُسکی تحقیق سے

قولہ ظاہرست آثار و میوہ رحمتش + لیک کی داند جز او ماہیتش + ہیچ ماہیات اوصاف کمال + کس
نداند جز باثار و مثال + طفل ماہیت نداند طمث را + جز کہ گوئی ہست چون حلوا ترا + طفل را بود
ز وطی زن خبر + جز کہ گوئی ہست آن خوش چون شکر + کی بود ماہیت ذوق جماع + مثل ماہیات حلوای بطاع

ت کرد از وی با خوشی + با تو آن عاقل کہ تو کودک دشی + تا بداند کودک او را از مثال + گر نداند ماہیت
+ پس اگر گوئی بدانم دور نیست + ور بگوئی کہ ندانم زور نیست + گر کسی گوید کہ دانی نوح را +
حق و نور روح را + گر بگوئی چون ندانم کان قمر + ہست از خورشید و مہ مشہور تر + کودکان مغرور
وان اماماں جملہ در محراب ہا + نام او خوانند در قرآن صریح + قصہ اش گویند از ماضی فصیح +
خون حیض اور حائض ہونا اور جماع کتاب بضم و تشدید تا مکتب آو یہ جو کہا ہی کہ اثر رحمت
ن آتے ہین نہ رحمت موافق اسی کے فرمایا مثلاً میوہ کہ اُنکے اثر دن سے رحمت اُسکی
رحمت ہین لیکن ماہیت اُسکی سوا اُسکے کوئی نہین جانتا کہ وہ کیا ہی اور علاوہ اسکے اور
ن اوصاف کمال کی ہین اُنکو کوئی نہین جانتا سوائے آثار و مثال کے طفل جو ماہیت
خون حیض کی نہین جانتا اُس سے سوا اسکے اور کیا کہا جائے کہ طمث وہ ہی جو تیرے واسطے
یا کہ طفل عورت کی وطی سے پیدا ہوتا ہی اب اس سے سوا اسکے کہ وطی ایسی خوش چیز ہی جیسے شکر
کا بھلا ای مطاع ماہیت لذت جماع کی مثل ما بیتون حلوا کے کب ہوتی ہی لیکن اس عاقل نے
نسبت اُسکی خوشی سے ایسلئے کی کہ تو کودک دش ہی یا کودک اگر عین حال ماہیت سے
ہی تو مثال سے جان لے بس جو تو کہے کہ مین جانتا ہون تو کچھ دور نہین ہی اور اگر
نہین جانتا تو کچھ فریب نہین اسواسطے کہ کودک وطی کو کیا جانے اگر کوئی تجھسے کہے کہ تو
کو جانتا ہی جو رسول حق اور نور روح تھے اور تو کہے کہ کیسے اُنکو نہ جانون کہ وہ ایک
شید و ماہ سے مشہور تر ہین لڑکے تو مکتبون مین اور امام جملہ محرابون مین ان کا نام
لیتے ہین اور قصہ اُنکا جو زمان ماضی مین گذرا ہی فصیح لوگ بیان کرتے ہین **قولہ** راست
ز روی وصف + گرچہ ماہیت نشد از نوح کشف + ور بگوئی من چہ دانم نوح را + ہمچو اوئے
نتا + مور لنگم من چہ دانم فیل را + پشہ کی داند اسرافیل را + این سخن ہم راستست از روی آن
ر اینش ای فلان + عجز از ادراک ماہیت عمو + حالت عامہ بود مطلق مگو + زانکہ ماہیات و سر سر
ہم کاملان باشد عیان + در وجود از سر حق و ذات او + دور تر اندر ہم استبصار کو + چونکہ او مخفی
ن + ذات و صفی چیست کان ماند نہان + عقل بحثی گوید این دور است رو + بی ز تاویلی محالے
ب گو یدمر ترا کای سست حال + انچہ فوق حال تست آید محال + واقعاتی کہ کنون بر گشود +
م محالات ہمی بنمود + چون رہایندت ز دہ زندان کرم + تیہ را بر خود مکن حبس از ستم + چون خلاصے
بلا + فقر را بر خود مکن پیچ دعنا + سہل گیرش تا نگردد مشکلت + ورنہ شد شکر چو زہر قاتلت +

سوی بحث خویش تازای بوالحسن + کین سخن پایان مدارد جان من + نسبت اثبات با نفی از نخست
در بیانش میکنی برگو درست + المعنی جب حضرت نوحؑ کے صفات مذکورہ تو بیان کریگا تو تجھکو راست گوی
جانینگے اسی وصف کی رو سے اگرچہ ماہیت نوحؑ کی تجھپر کھلی نہین ہی اور جو کہیگا مین نوحؑ کو کیا
جانون انھین جیسا کوئی ہو تو وہ اُنکو ای فتا جانے مین ایک مور لنگ پھر مور لنگ فیل کو اور پشہ
اسرافیلؑ کو کیا جانے یہ بات بھی سچی ہی اس راہ سے کہ تو ای فلان اُنکی ماہیت کو نہین جانتا وہ عجز
تیرا جو ادراک ماہیت مین ہی وہ ایک حالت عامہ ہی اسکو مطلق و بتقیید کہنا چاہیے اس سبب سے کہ
ماہیات اور وہ اسرار جو اسمین چھپے ہین وہ کاملون کے پیش چشم ہین او رانپر عیان اُس عالم وجود مین
کیا سر حق اور کیا اسکی ذات سے وہ کوئی جو اُنکے وہم استبصار سے دور ہو ایسا کہان ہی سب اُنکے یقین و
دید اور سوجھ بوجھ سے نزدیک ہین بس جبکہ یہ اسرار محرمان راز سے مخفی نہین ہیتے پھر ذات صفی کیا ہی جو
پوشیدہ رہے ذات وصفی ماہیت اشیا اس مقام پر عقل ایک بحث کرتی ہی اس سے کہد سے جا یہ بات
تیری دور ہی تو بدون کسی تاویل کے کسی محال کو مت منے جیسا کہ وہ کہتی ہی کہ ذات حق کا مشہود ہونا
محال ہی اور عقل سے مراد اہل عقل ی حکما کہ پابند عقل و قیاس کے ہین قطب تجھسے کہتا ہی کہ ای سست حال
جو کچھ تیرے حال سے زیادہ ہی وہ تجھکو محال معلوم ہوتا ہی خیال نہین کرتا کہ وہ واقعات جواب تجھ پر
کھل گئے کیا پہلے تجھکو محال نہین معلوم ہوتے تھے پھر کیسے کھلگئے جب اُسکے کرم نے اُس زندان سے
جو کثرت مراد ہی چھڑایا تو اس تیہ کو اپنے اوپر ستم کرکے اپنے حق مین کیون حبس کر لیتا ہی وہ اس سے
بھی نکال دیگا ستم سے مراد وہی محال کا ماننا جب تو نے خلاصی سیکڑون بلا وُنسے پالی تو پھر اپنے
فقر کو رنج و عنا کیون کرتا ہی اب تو سہل ہو گیا تو بھی سہل ہو رہا اسکو کہ تا مشکل نہو جاے اور شکر
تیری زہر قاتل نہ بنجاے آپ فرماتے ہین ای ابو الحسن تو کس بحث مین پڑ گیا اسکو چھوڑ اور اپنی بحث
کیطرف دوڑ اسلیے کہ ای جان من اس سخن کی تو پایان نہین نسبت نفی یا اثبات کی جو پہلے سے
بیان کرنا چاہتا ہی تو ٹھیک بیان کر -

جمع اور تفریق درمیان نفی و اثبات ایک چیز کی از روے نسبت و راختلاف جہت

قوله نفی آن یک چیز و اثباتش رواست + چون جہت شد مختلف نسبت دوتاست + ما رمیت اذ رمیت
از نسبت ست + نفی و اثبات ست و ہر دو مثبت ست + آن تو افگندی کہ بر دست تو بود + تو نیفگندی کہ حق
قوت نمود + زور آدم زادہ را حدی بود + مشت خاک اشکست لشکر کی شود + مشت مشت تست افگندن ز ماست +
زین دو نسبت نفی و اثباتش رواست + یعرفون الانبیا اضدادہم + مثل ما لا تشتبہ اولادہم +

ندان خود دانند شان + منکران با صد دلیل و صد نشان + لیک از رشک وحسد پنہان کنند
ن را به نادانم میزنند + پس چو یعرف گفت چون جای دگر + گفت لایعرفہم غیری قدر + انہم تحت قبائی
ن + جز کہ یزدان شان نداند راز مون + ہم بہ نسبت گیر این مفتوح را + گر بدانی در مدانی نوح را + زین
بار آمد در خبر + کان بہ نسبت باشد ایجان معتبر + المعنی فرماتے ہین نفی اور اثبات باہم متنافی ہین ایک
دونون روا نہین ہو سکتے ظاہر ہی اگر نفی ہوگی اثبات نہوگا اور ایسے ہی بالعکس مگر اُسی
، روا ہی جسکی جہت مختلف ہو اسواسطے کہ جہت مختلف ہونے سے پھر وہ دو ہو جاتے ہین ایک نہین
، تنافی بھی نہین ہوئی جیسے آیت کریمہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی نہین پھینکا تو نے
بقت کہ پھینکا تو نے لیکن اللہ نے پھینکا کہ اس آیت مین نفی و اثبات ہی اور بہ سبب نسبت کے
نبت ہین چنانچہ اسکی تفسیر مین فرماتے ہین کہ تو نے وہ پھینکا جو تیرے ہاتھ مین تھا یعنی ریت
سے جو قوت ظاہر ہوئی کہ مشرکون نے ہزیمت پائی وہ حق سے تھی تو گویا تو نے نہین پھینکا
پھینکا لا بہ جہت اسکی مختلف ہین ظاہر ہی آدمی زاد کی قوت تو اتنی ہی ہی جتنی اسکی حد ہی جیم
بت شکست لشکر کی کب ہو سکتا ہی پس یہ ایسا ہی کہ فرمایا وہ مشت جس مشت سے ریت پھینکا
شت ہو اور پھینکنا اُسکا ہے ہی یعنے بحقیقت پھینکا ہمنے پس ان دو نسبت سے نفی اور اثبات اُسکا
فی انبیا کو کفار جو اُنکے اضداد ہین خوب پہچانتے ہین ایسے جیسے اپنی اولاد کو کہ مطلق شبہہ نہین
ال اللہ تعالی الذین آتیناہم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم یعنے وہ لوگ جنکو ہمنے کتاب دی
ت وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جانتے پہچانتے ہین جیسے اپنی اولاد کو لیکن باوصف
دلیل اور سیکڑون نشان اور اپنے فرزندون کی طرح پہچاننے کے رشک و حسد سے
ین اور نادانم پر آپ کو ٹالتے ہین اور انجان بنتے ہین اب فرماتے ہین کہ آیت شریف مین
پھر قدر نے لایعرفہم غیری کیسے کہا کہ یہ بھی نفی اثبات ہی اور متنافی چنانچہ حدیث قدسی ہی اولیائی
لا یعرفہم سوائی اولیا میرے نیچے قبا کے ہین کہ سوا میرے کوئی انکو نہین پہچانتا یعنی
، لوگ ہین قبا کے نیچے چھپے ہوئے کوئی آزمایش والا اُنکو سوائے خدا کے نہین جانتا
طلی راہ ہی یعرف [illegible] نسبت ہی لا یعرف اولیا کی نسبت جیسے اوپر کہا ہی کہ ایک راہ
جانتا ہی اور ایک راہ سے نہین جانتا غرض اس طرح سے حدیث مین بہت آیا ہی کہ نسبت
کرنے سے غیر ہوتا ہی الخلاف شرح مین مثبت کو مثبت لکھا ہی

مسئلہ فنا و بقائے درویش کامل

قولہ گفت قائل در جهان درویش نیست + ور بود درویش آن درویش نیست + هست از روی بقا
آن ذات او + نیست گشته وصف او در وصف هو + چون زبانه شمع پیش آفتاب + نیست باشد هست
باشد در حساب + هست باشد ذات او تا تو اگر + بر نهی پنبه بسوزد زان شرر + نیست باشد روشنی ندهد ترا +
کرده باشد آفتاب او را فنا + در دو صد من شهد یک وقیه ز خل + چون در افگندی و در وی گشت حل +
نیست باشد طعم خل چون می چشی + هست آن وقیه فزون چون بنگشی + پیش شیری آهوی بیهوش شد + هستیش
در هست او روپوش شد + این قیاس ناقصان بر کار رب + جوشش عشق ست نه از ترک ادب + نبض
عاشق بی ادب بر میجهد + خویش را در کفه شه می نهد + بی ادب تر نیست زو کس در جهان + با ادب تر نیست
زو کس در جهان + هم بنسبت دان وفاق ای منتجب + این دو ضد با ادب با بی ادب + بی ادب باشد
چو ظاهر بنگری + که بود دعوی عشقش یک سری + چون بباطن بنگری دعوی کجاست + او و دعوی پیش
آن سلطان فناست + مات زید زید اگر فاعل بود + لیک فاعل نیست کو عاطل بود + او ز روی لفظ نحوی
فاعلست + ور نه او مفعول و موتش قاتلست + فاعلی چه کو چنان مقهور شد + فاعلیها جمله از وی دور شد + المعنی
دقیه بالضم نام وزن چهل درم ایک کہنے والے نے کہا کہ جہان مین درویش نہین ہی اور جو ہی تو وہ
درویش درویش نہین ہی وہ از روے بقا کے خود اسکی ذات ہی کہ اپنے وصف وصف ہو مین فنا کیے
ہوئے ہی جیسے شعلہ شمع کا آفتاب کے سامنے نیست ہوتا ہی اور حساب کی راہ سے ہست ہی ہست تو
اس سبب سے ہی کہ اسکی ذات پر پنبہ رکھے تو اسکی آگ سے ضرور جل جایگی نیست اس سبب سے کہ تجھکو روشنی
نہین دیتی فنا کی ہوئی آفتاب کی ہی دو سو من شہد مین اگر ایک دقیہ سرکہ ڈالدے اور وہ اسمین
حل ہو جاے تو مزہ سرکہ کا اسمین نیست ہو جائیگا چکھنے کے وقت کچھ معلوم نہین ہوگا اور جب ہنکشی کریگا
تو وہی دقیہ اسمین بڑھتی ہی دوسری مثال کہ ایک آہو شیر کے سامنے بیہوش ہوگیا بس اسکی ہستی اسکے
ہست مین چھپ گئی یہان تک قول قائل کا تھا اب مقولات مولانا رح کے ہین ناقص لوگ جو قیاس کار رب مین
کرتے ہین باعث اسکی جوشش عشق ہی نہ ترک ادب اسلیے کہ نبض عاشق کی بے ادب اچھلتی ہی اور آپکو
ہم پلہ شاہ کا سمجھتی ہی بس اس سے زیادہ تر کوئی بے ادب جہان مین نہین ہی نہ پوشیدہ ہی اس سے زیادہ
کوئی با ادب آپ ای منتخب مین نے جو ایک شخص کو با ادب بھی کہا اور بے ادب بھی سمین بھی نسبت سمجھے
اسی نسبت سے باہم انکے وفاق ہی خلاف آیندہ بیان نسبت کا ہی کہ اگر ظاہر اسکو دیکھو تو بے ادب ہی
کہ بالکل دعوی عشق کا بنا ہی اور جو باطن کو دیکھو تو دعوی کہان کا وہ اور دعوی دونون اس سلطان کے
سامنے فنا ہین مات زید مین زید اگرچہ فاعل ہی لیکن فاعل نہین ہی عاطل ہی تو از روے لفظ نحوی کے

ور نہ زید مقتول ہی اور موت اسکی قاتل ہی فاعل زید کی کیسی اور کہان وہ تو خود ایسا مقہور و مغلوب ہوا
کہ فاعل اُنی اس سے دور ہوگئی اور جاتی رہی -

ل صدر جہان کہ متہم ہوا اور خوف جان سے بخارا سے بھاگا پھر عشق نے اسکا
گریبان پکڑا کہ کام جان کا واسطے جانان کے سہل ہوتا ہی -

بار ابندہ صدر جہان - متہم شد گشت از صدرش نہان + مدت دہ سال گردان گشت گہ خراسان
گاہ دشت + از پس دہ سال او از اشتیاق + گشت بیطاقت ز ایام فراق + گفت تاب فرقتم
نماند + صبر کی داند خلاعت را فشاند + از فراق این خاکہا شورہ بود + آب زرد و گندہ و تیرہ بود
افزا وخم گردد فنا + آتشی خاکستری گردد ھبا + باغ چون جنت شود دار المرض + زرد ریزان برگ
ین + عقل دراک از فراق دوستان + ہمچو تیر انداز بشکستہ کمان + دوزخ از فرقت چنان سوزان
ست + پیر از فرقت چنین لرزان بُدست + گر بگویم از فراق چون شرر + تا قیامت یک بود از صد ہزار
سوز او کم زن نفس + رب سلم رب سلم گوی و بس + ہر چہ از وی شاد گشتی در جہان + از فراق او
زمان + ز انچہ گشتی شاد بس کس شاد شد + آخر از وی جست ہمچون باد شد + از تو ہم بجہد تو دل
پیش از انکہ بجہد از تو تو بجہ + ہمچو مریم گوی پیش از فوت ملک + نفس کہ اعوذ بالرحمن منک
عت مرض سے غم کھانا اور بیابان و بے ساز ہوتا ہی گرد و غبار حرص بیماری کہ عشق
ار امین ایک بندہ صدر جہان کا متہم ہوکے اسکی صدر حکومت سے بھاگا دس برس تک
ے پھرتا رہا کبھی خراسان کبھی قہستان کبھی دشت مین دشت نیز نام شہر بعد دس برس کے
ور ایام فراق سے بیطاقت ہوا کہا اب اس سے زیادہ مجھکو تاب فرقت کی نہ رہی صبر مجھ
دبا سکتا ہی یہ زمینین بسبب فراق کے مجھکو شور ہوگئی ہین اور آب زرد بدبو دار تیرہ بھی
سے ہی باد جانفزا ناگوار د موت ہو جاتی ہی اور غبار ایک خاکستر آتشی گرم و سوزندہ ہو جاتا ہی
شل جنت کے ہی جہان کوئی آزار نہین دار المرض ہوتا ہی اور بیماری عشق سے پتے اُسکے
ہوکے گرتے ہین عقل دراک دوستون کی جدائی مین ایسی ہو جاتی ہی جیسے کوئی تیر انداز
ستہ دوزخ بھی فرقت ہی سے سوزان ہوا اور بید بھی فرقت ہی سے لرزان ہوا ہی اگر
ا چون شرار کا بیان قیامت تک کرون تو لاکھون سے ایک ہو نہ لیکن اُسکے سوز کی
اموش ہو رہ اور رب سلم رب سلم کہا کر اور بس یعنی ای رب میرے بچا اب حقوقات مون
ہوتے ہین فرمایا جس چیز سے کہ تو جہان مین شاد ہوا اُسوقت اُسکے فراق کو بھی یاد کر

ضرور ہی ہوگا اسواسطے کہ جس چیز سے تو شاد ہوا ہی اس سے بہت شاد ہو چکے ہین آخر وہ چیز اُنسے نکل گئی
ر مثل ہوا کے ہو گئی ایسے ہی تجھ سے بھی نکل جائیگی ہرگز اسپر دل نہادمت ہوا اور قبل اس سے کہ وہ تجھسے
نکلجائے تو ہی اس سے نکل جا جیسے حضرت مریم نے کہ قبل از فوت ملک نفس سے کہا اعوذ بالرحمن منک
ینے جاتا تھا کہ ملک نفس سے نہین قبل اُنکی فوت سے کہا کہ مین تمسے پناہ مانگتی ہون رحمن سے اختلاف
ح مین ایک جگہ مدت دو سال اور ایک جگہ دہ سال لکھا ہی مین نے بنظر تطبیق باہمدگر کے دہ سال لکھا ہی
ر آئندہ بھی وہ پایا گیا ہو زخم گردد کو دخم گردد اور اعوذ بالرحمن منک کے بجاے کا نعوذ لکھا ہی

پیدا ہونا روح القدس کا مریم پر بوقت غسل و برہنگی اور پناہ مانگنا حق تعالی سے

دلہ دید مریم صورتی بس جانفزا + جانفزائی دلربائی درخلا + پیش او بر رست از روی زمین + چون مہ
خورشید آن روح الامین + از زمین بر رست خوبی بی نقاب + آنچنان کز شرق روید آفتاب + لرزہ بر
اعضاے مریم اوفتاد + کو برہنہ بود و ترسید از فساد + صورتی کہ دیدی یوسف از عیان + دست از حیرت
بریدی چون زنان + ہمچو گل پیشش بر روئید از گل + چون خیالی کو بر آرد سر ز دل + گشت مریم بیخود و بیخویش
+ گفت بجہم در پناہ لطف ہو + زانکہ عادت کردہ بود آن پاک جیب + در ہزیمت رخت بیرون سوے
غیب + چون جہان را دید ملکی بیقرار + حازمانہ ساخت زانحضرت حصار + تا بگاہ مرگ حصنے باشدش
نیابد خصم راہ مقصدش + از پناہ حق حصاری بہ ندید + یورتگہ نزدیک آن وژ برگزید + المعنی خلا تنہائی
یورتگہ بضم اول سعدوروسکون رے و فتح فوقانی و کاف فارسی خانہ وجاے بودن و جاے جو کی حضرت مریم نے تنہائی
کے وقت مین ایک صورت نہایت ہی جانفزا دیکھی اور صرف جانفزا ہی نہین دلربا بھی اُنکے سامنے
وہ صورت روے زمین سے پیدا ہوئی مثل ماہ و خورشید کے کہ وہ روح الامین تھے کیسا ایک معشوق
جیسے زمین سے پیدا ہوا بے نقاب جیسے مشرق سے آفتاب پیدا ہوتا ہی مریم نے جو اُنکو دیکھا کانپنے
لگین اسوقت وہ غسل کی ضرورت سے برہنہ تھین بس فساد سے ڈرین لیکن صورت ایسی دیکھی کہ اگر
یوسف اس صورت کو ظاہر دیکھ لیتے تو حیرت سے مثل زنان مصر کے ہاتھ کاٹتے یہ صورت مثل گل
کے گل سے انکے سامنے ایسی پیدا ہوئی جیسے کوئی خیال دل سے پیدا ہو جاتا ہی مریم انکو دیکھ کے
بیخود و بیخویش اینہر ہو گیئن کہا لطف ہو یعنے اللہ کی پناہ کیطرف دوڑون اس سبب سے کہ ان پاک جیب
نے عادت کرلی تھی کہ ہزیمت کے وقت غیب کیطرف بھاگتی تھین یعنے اعوذ بالرحمن کہتی تھین اس
سبب سے کہ جہان کو انھون نے بے ثبات و بیقرار جان لیا تھا اسیواسطے ہوشیارون کی طرح اسکی
درگاہ کو اپنا حصار بنایا تھا تو زمان مرگ تک وہ انکے لیے قلعہ ہو اور دشمن جو شیطان ہی انکے

راہ نہ پاسکے انھون نے پناہ حق سے بڑھ کے کوئی قلعہ نہ دیکھا اسواسطے اس قلعہ کے
پناگھر بنایا اور اختیار کیا قولہ چون بدید آن غمزہ ہای عقل سوز + کہ ازو میشد جگرہا تیر دوز +
لشکر حلقہ در گوششش ہمہ + خسروان عقل بیہوشش ہمہ + صد ہزاران شاہ مملوکش برق + صد
ررا وادہ بدق + زہرہ نی مرزہرہ را تادم زند + عقل کلش چون بہ بیند گم زند + من چہ گویم
دوختست + دیگہم را دیگرا وسوختست + دود آن نارم دلیلم من برو + دور از ان شہ باطل
خود بناشد آفتابی را دلیل + غیر نور آفتاب مستطیل + سایہ کو بود تادلیل او بود + این بسستش کہ
د + این جلالت در دلالت صادقست + جملہ ادراکات پس او سابق ست + جملہ ادراکات
ست + او سوار باد پایان چون خدنگ + گر گریزد کس نیابد گرد شہ + گر گریزند دگیر و پیش رہ +
نہ باآرام نی + وقت میدان ست وقت جام نی + آن یکی وہمی چو بادی می برد + وان دگر چون
درد + المعنی رق بکسر و تشدید قاف بندگی و غلامی دق مرض مشہور جب حضرت مریم نے وہ
سوز انکے دیکھے جنکے تیر جگر کے پار ہوتے تھے تمام بادشاہ اور بادشاہون کے لشکر سب انکے
نہ بگوش اور بڑے بڑے عقیل بادشاہ عقل کے سب انکے آگے بیہوش لاکھون بادشاہ انکے
غلامی و بندگی کے ساتھ اور لاکھون بدر انسے دق مین پڑے اور گھٹ گھٹ کے ہلال
ہ کا یہ زہرہ کہان کہ دم مار سکے اور جو عقل کل اس صورت کو دیکھے تو آپ کو گم ہی جانے
قائم فرضی کہا ہی ورنہ عقل کل اور یہ صورت واحد ہی ہین اب فرماتے ہین کہ مین اس صورت
ا کرون جب مجھکو بھی اسنے اپنے تیر مین چھیدا ہی اور میرے دمگاہ یعنے دردن کو اسکے
جلایا ہی اور جو دردون میرا جلا دیا ہی تو مین اس آگ کا دلیل ہون اور اسی آگ کا دعوان
ن یہ سب باتین اس بادشاہ سے دور ہین اور باطل ہین جو کچھ تعبیر کرتے ہین کیسے کہتا ہون
دلیل ہون وہ خود ظاہر باہر ہی اسکے لیے دلیل کیا سوا اسکے کہ وہ جو نور مستطیل ہی اور شعاع
بل ہی نہ کہ سایہ ناچیز کیا ہی جو اسکی دلیل ہووے سایہ کے حق مین یہی کافی ہی کہ ذلیل و ناچیز
ے یہی بزرگی اسکی دلالت مین صادق ہی کہ جملہ ادراکات پس ہین اور وہ سابق ہی یعنے جملہ
پیشوا ہی اور سب اسکے پس رو جملہ ادراکات ایسے ہین جیسے کوئی لنگڑے گدھے کا سوار اور
ن کا سوار جو مثل خدنگ کے ہی جیسے تیر نکل جاتا ہی ظاہر ہی اگر بادشاہ بھاگے تو اسکی کوئی گرد
سکتا اور جو اور بھاگین تو بادشاہ انکی راہ روک سکتا ہی یہان جملہ ادراکات کو آرام نہین ہی
نت میدان و رزم کا ہی نہ وقت جام و بزم کا یعنے وقت اپنے اپنے کام و دریافت کا ہی

وقت عیش وفراغت کا چنانچہ منجملہ اُنکے وہم ہی کہ ہوا کی طرح اُڑتا ہی اور ایک وہ جس سے خیال مراد ہی تیغ کے
مثل خود کو پھاڑتا ہی یعنے جملہ مدرکات مین نفوذ کرتا ہی الخلاف شرح مین ہر جگہ عقل کلش کو گلشن عبرا کو عبرا او
معنی مین شاہ دلشکر حلقہ گوشش الخ اس شین کو ضمیر راجع بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ضمیر عقل کلش کی
راجع بآنحضرت سہو قلم و نیز حق ہونگے مین تو سب کو مستبعد اور البعد واجنب جانتا ہون **قولہ** وان دگر چون کشتی با
دبان + وان دگر اندر تراجع ہر زمان + چون شکاری مینماید شان زدور + جملہ حملہ مینمایند آن طیور + چونکہ ناپیدا
شود حیران شوند + ہمچو جغدان سوی ہر ویران روند + منتظر چشمے بہم یک چشم باز + تاکہ پیدا گردد آن صید نیاز +
چون بماند دیر گویند از ملال + صید بود آن خود عجب یا ید خیال + مصلحت آنست تا یک ساعتی + قوتی گیرند وند
از راحتی + گر نبودی شب ہمہ خلقان ز آز + خویشتن را سوختندی زاہتزاز + از ہوس وز حرص سود اندوختن +
ہر کسی دادی بدن در سوختن + شب پدید آید چو گنج رحمتی + تا رہند از حرص خود یک ساعتی + المعنی تراجع بضم
جیم لوٹنا منقلب ہونا و ربا لکدیگر رجوع کرنا اور رجوع کرنا کواکب کا حرکات اکثری اپنے سے کہ مغرب سے شرق
کیطرف ہوتی ہی یعنے مغرب کو جانا اہتزاز بالکسر جنبش کرنا خوشحالی کرنا مولانا رحمہ کے وہم وخیال کا بیان تو اوپر
گیا اب فرماتے ہین کہ دوسری قوت ایسی ہی جیسی کشتی مع بادبان جو ہوا کی مدد سے روان ہوتی ہی کہ وہ سامعہ
ہی منقول ہی جو الفاظ آدمی کے منھ سے نکلتے ہین ہوا مین صورت پکڑکے متموج ہوا سے پردہ گوش مین پہونچے
ہین تب بات سمجھ مین آتی ہی اسی سبب سے کشتی و بادبان فرمایا ہی کہ گوش کی صورت بادبان کی ہی اور اسی مین باصرہ
بھی داخل کہ آنکھ بصورت کشتی کے ہی اور حواس دوسرے کے دوسرے ہین مثلاً شامہ ذائقہ لامسہ ان سب مین
تراجع ہی تینون اسمین شریک مثلاً شامہ جتنی دفعہ کسی چیز کو سونگھیگا اُتنی ہی دفعہ وہ لوٹ لوٹ کے آئیگی اور
درک کریگی ایسے ہی ذائقہ مین رجعت ہی اور لامسہ مین کہ بار بار لوٹتی ہین اور درک کرتی ہین جب انکو
شکار دور سے معلوم ہوتا ہی تو وہ جملہ طیور اُسکی طرف حملہ کرتے ہین یعنے قوائے مذکورہ اور جب وہ شکار غائب
ہو جاتا ہی ہاتھ نہین آتا تو حیران ہوتے ہین اور مثل جغدون کے اپنے ویرانون کی طرف جاتے ہین جغد
باعتبار دنائت حواس کے کہا ہی اور ویرانہ بنظر مآل کہ آخر ویران ہوگا اور ایک آنکھ مینچے اور ایک
آنکھ کھولے منتظر ہین کہ تا وہ شکار آرزو کا پھر پیدا ہووے ایک آنکھ کھول کے ایک مینچ کے دیکھنا مراد بغور
دیکھنے سے ہی جیسا کہ یہ امر عادی ہی جب دیر لگتی ہی اور شکار پیدا نہین ہوتا تو ملال سے کہتے ہین کہ آیا یہ شکار
تھا یا کوئی خیال عجیب پس بخیال رفع اس ملال کے مصلحت یہ سمجھے کہ ایک ساعت انکو راحت و آرام ہو جایا
جاوے تا اس راحت سے قوت وزور حاصل کرین اسیواسطے حکیم برحق نے بمقتضائے حکمت رات مخلوق
مین پیدا کی ہی کہ اگر رات نہوتی تمام مخلوق حرص کے مارے ہر وقت کی محنت ومشقت سے آپکو جلا دیتے

فت حرکت وجنبش ہی مین رہتے اب رات کی راحت سے تازہ ہوجاتے ہین ورنہ حرص و
فائدہ جمع کرنے سے ہر کوئی اپنے بدن کو سوختن کے حوالہ کر دیتا اور سوخت ہوجاتا بس رات
وتی ہی رات نہین ہی گنج رحمت سے ہی تا ساعت بھر یہ مخلوق حرص سے نجات پا جائین بخلاف
اندر تراجع کو اندر رسید بود کو بودن زآذکوزار تو لہ چونکہ قبضے آیدت ای راہرو + آن علاج تست
ل مشو + زانکہ در خرجی ازان بست وکشاد + خرج را دخلی بباید زاعتداد + گر جہان را فصل تابستان بدی
خورشید در بستان زدی + نخل را سوختی از بیخ و بن + کہ دگر تازہ نگشتی آن کہن + گر ترا سردی
مشفق ست + صیف خندانست اما محرق ست + چونکہ قبض آمد تو دروی بسط بین + تازہ باش و چین
جبین + کودکان خندان ودانایان ترش + غم جگر را باشد و شادی زشش + چشم کودک ہمچو خر در آخرست
در حساب آخرست + او در آخر چرب می بیند علف + وین ز قصاب آخرش بیند تلف + آن علف
ن قصاب داد + بہر لحم ما ترازوی نہاد + رو ز حکمت خور علف کان را خدا + بی عوض داد ست از محض
نان کردی بحکمت ای رہی + چونکہ حق گفت کلوا من رزقہ + رزق حکمت بود در مرتبت + کان
نگردد عاقبت + المعنی اوپر تو محنت وراحت حواس کا بیان فرمایا اب قبض و بسط کا بیان فرماتے
ہر خواہ راہ دنیا کی خواہ راہ خدا کی اگر کوئی قبض و بستگی تیرے آگے آئے تو دل کو آئیل ی
کرکہ وہ علاج تیرے بسط کا ہی اس سبب سے کہ تو اس بست وکشاد سے محل خرج مین ہی بس خرج
دنی دخل وآمدنی معتاد سے بڑھنی چاہیے تا خرج کو مدد و قوت ملے سوچو تو اگر جہان مین ہمیشہ
ان کی ہوتی تو سوزش خورشید کی بستان مین کیا ایسی ہوتی کہ تن اسکا جڑ بنیاد سے جلا دیتی
ن ہوجاتا کہ کبھی تازہ نہوتا اگر تجھکو سردی دی کی ڈرانے والی ہی اور گرمی صیف کی خندان
انے والی کیسی ہی بس جب قبض آئے تو اسمین بسط کو دیکھ کہ قبض باعث بسط کا ہی لاجرم تازہ رہ
بجبین مت ہو دیکھ لڑکے جو مراد نا بالغان دنیا سے ہی کیسی خوشی سے خندان رہتے ہین
خرت سے ہر دم ترش جیسے دل کہ سب اعضاے رئیس مین رئیس ہی ایسے ہی یہ دانا لوگ
پھڑہ کہ خادم دل کا ہی غیر رئیس ہی نابالغ دنیا کے ہین پس غم کھانا رئیسون کا کام ہی اور خوشی
ن کا کام اسی سبب سے غم دل سے پیدا ہوتا ہی اور خوشی پھیپھڑہ سے لڑکون کی آنکھین گدھے
اور خورش پر لگی رہتی ہین یعنے یہ نابالغ تن پروری پر غش ہین اور عاقل کی آنکھ حساب
ہ وہ یعنے دانا آخر مین چرب وشیرین علف دیکھتا ہی اور یہ موٹا ہوکے قصاب سے تلف دیکھتا ہی وہ
ت ہی تلخ ہی جو قصاب نے تیرے آگے رکھی یہ ہمارے گوشت بڑھانے کو تول ناپ لگائی ہی

تو اُسکو چھوڑ اور جا حکمت سے علت کھاوہ کہ خدا نے بے عوض محض اپنی عطا سے تجھکو بخشی ہی جب تیری سمجھ ہی کہ خدا تعالے نے جو تجھ سے کہا کلوا من رزقہ کھاؤ اُسکے رزق سے تو اُسکو روٹی سمجھا اور یہ نہ جانا کہ رزق سے مراد حکمت ہی رزق حکمت کا اس روٹی سے مرتبہ بہت بہتر ہی اسلیے کہ یہ رزق عاقبت مین تیرا گلا نہین دبائیگا اور روٹی گلوگیر ہوگی الخلاف شرح مین جہانزا کو ہمارا نہ نتش کو بتنش ادر سرِ نیست شرح دست لکھا ہی قولہ این دہان بستی دہانی باز شد + کو خورندہ لقمہ ہای راز شد + گر ز شیری دیو تن را وا بری + در فطام آن بسی حلوا خوری + ترک جوشی کردہ ام من نیم خام + از حکیم غزنوی بشنو تمام + در الٰہی نامہ گوید شرح این + آن حکیم غیب فخر العارفین + غم خور و نان غم افزایان مخور + زانکہ عاقل غم خورد کودک شکر + قند شادی میوۂ باغ غمست + این فرح زخم ست و آن غم مرہمست + غم چو بینی در کنارش کش بعشق + از سر ربوہ نظر کن در دمشق + عاقل از انگور می بیند ہمی + عاشق از معدوم شی بیند ہمی + جنگ میکردند حمالان پریر + تو مکش تا من کشم حملش چو شیر + زانکہ در آن رنج میدیدند سود + حمل را در یک ز دیگر میربود + مزد حق کو مزد آن بیمایہ کو + این دہد گنجیت مزد آن تسو + المعنی ربوہ بالفتح زمین بلند دبشتہ وزمین بیت المقدس کہ زمین سے چار فرسخ بلند ہی پریر یعنی پیرپریروز جب تو نے اس دہن کو بند کیا تو جان لے وہ دہن کھل جائیگا جو خورندہ لقمون راز کا ہی اگر اسوقت مین تن دیو کا شیر چھوڑائیگا تو اُسکے فطام مین بہت ہی بہت حلوا کھائیگا اکثر بچون کا دودھ چھڑانے کے وقت مین حلوا بانٹتے ہین اب فرماتے ہین کہ مجھ نیم خام نے تو بنا جوش ترک کیا اب تو حکیم غزنوی سے پوری بات سُن کہ اُنھون نے الٰہی نامہ مین شرح اسکی کی ہی اور وہ کیسے کامل ہین کہ حکیم غیب اور فخر عارفین ہین چنانچہ فرمایا کہ غم کھا اور روٹی غم افزائیون کی مت کھا اسوسطے کہ عاقل غم کھاتا ہی اور لڑکے شکر کھاتے ہین قند خوشی کا یعنے خوشی کہ مثل قند کے شیرین ہی اسکے باغ کا میوہ غم ہی کہ خوشی سے غم پیدا ہوتا ہی خوشی تیرے حق مین زخم ہی اور غم مرہم ہی بس جہان غم کو دیکھے اسکو بڑے عشق سے اپنی بغل مین کھینچ اور ہم آغوش اُس سے ہوجا سر ٹیلہ سے دمشق مین نظر کر یعنے اس غم کی بدولت ایک شہر عالیشان کی سیر کر عاقل انگور سے شراب پر نظر کرتا ہی یعنے پایان کار پر اور عاشق معدوم سی شی کو دیکھتا ہی یعنے ابھی وہ موجود نہین ہوئی ہی اور یہ دیکھ رہا ہی پرسون حمال جسکی ہندی پلہ دار ہی آپسمین لڑتے تھے ایک کہتا تھا کہ تو مت اُٹھا مین اس بوجھ کو مثل شیر کے یعنے بڑے لطف ومزہ سے اُٹھاؤنگا اور یہ لڑائی اسوجہ سے تھی کہ اُس رنج مین اپنا فائدہ تکے ہوئے تھے اسی سبب سے ہر ایک بوجھ کو ایک دوسرے سے چھینتا تھا اب فرماتے ہین خیال تو کرو یہ حمال ایک انسان بیمایہ کی مزدوری پر کیسے بلحاظ اپنے نفع کے لڑتے تھے اور جو مزدور حق کا ہی اُسکے نفع کا کیا بیان کہ وہ ادنی مزدوری کے عوض ایک گنج تجھکو دیدیگا اور انسان بیمانہ کیلہ ہی بس ایک تسو

ل یعنے پیسہ دو پیسہ الخلاف شرح مین زخم کو زخم اور بیمایہ کو بیمانہ لکھا ہی قولہ گنج زری کہ چو جستی
+ با تو باشد آن نماند مردہ ریگ + پیش پیش آن جنازت میدود + مونس گور غریبی میشود + بہر روز
مردہ باش + تا شوی با عشق سرما خواجہ تاش + صبر می بیند زپردہ اجتہاد + روی چون گلنار و
+ غم چو آئینہ ست پیش مجتہد + کاندران ضد مینماید روی ضد + بعد قبض ریخ آن ضد دگر + رودہ
کر و فر + این دو وصف از پنجہ دستت ببین + بعد قبض مشت بسط آید یقین + پنجہ را گر قبض باشد
بسط او بود چون مبتلا + زین دو وصفش کار و کسب منتظم + چون پر مرغ این دو بال او را مہم +
ریگ ناچیز و فرومایہ اور جو شے مردہ سے رہجاے یعنے میراث اور مردہ ری بھی آیا ہی او
وری مین حق تجھکو گنج دیگا وہ جب تو زیر ریگ یعنے قبر مین ہوگا تو وہان بھی تیرے ساتھ
مین رہجائیگا جیسے یہ مردہ ریگ جو میراث دینا ہی وہ آگے آگے تیرے جنازہ کے دوڑتا
ری غریبی و گور مین تیرا مونس وانیس ہوگا تو واسطے روز مرگ کے اسوقت مردہ ہوتا عشق
تاش بنے جیسے ایک آقا کے دو ملازم ہوتے ہین جو کوئی اجتہاد و تقوی اختیار کرتا ہی
فتنون اور مصیبتون پر صبر تو وہ اسی اجتہاد کے پردہ سے رو مطلوب و مراد کا دیکھتا ہی کہ وہ
ار کے سرخ ہی اور مثل زنجیر کے اسکی زلفین ہین اجتہاد والے کے سامنے غم ایسا ہی جیسے آئینہ کہ
ن اسکو صورت ضد کی معلوم ہوتی ہی اور غم ضد خوشی کی ہی خوشی کی ضد غم بس اس آئینہ غم مین
یکھتا ہی کہ بعد ضد رنج کے وہ دوسری ضد سامنے آتی ہی جو کشادہ ہی بڑے کر و فر کے ساتھ
ماتے ہین کہ دو دست جا اپنے ہی ہاتھ کے پنجہ کو نہ دیکھ لے کہ دو نون وصف بست و کشاد کے
دہین کہ اگر مٹھی بند کریگا تو یقیناً کشاد بھی اسکو ہوگی اور اگر پنجہ مین ہمیشہ بستگی ہوتی
دہی تو کیسی بلا مین پڑتا ان بست و کشاد دو نون وصف سے تمام کام و کسب منتظم
و قعے کسب کے ہین انھین دو نون صفت سے انتظام پاتے ہین یہ دو نون مثل پر
بال اسمین ہین ضرورت کیو اسطے کہ مرغ بھی ضرورت کے وقت بازوونکو کھولتا بند کرتا ہے
الخلاف شرح مین جستی کو جنبے اور این دو بال کو اپند و حال لکھا ہی

القدس کا حضرت مریم سے کہ رسول حق کا ہون پریشان مت ہو نہ چھپو

یم مضطرب شد یک زمان ہمچنانکہ بر زمین بر ماہیان + بانگ بر وی زد نمودار کرم + کہ امین
رم + از سرافرازان عزت سرکش + از چنین خوش مہربان دم در کش + این ہمیگفت و زبا نہ
از نبش میشد پیاپی بر سماک + از وجودم می گریزی در عدم + در عدم من شاہم و صاحب علم

خود تن و بنگاه من در نیستست + یکسواره نقش من پیش تو است + مریا بنگر که نقش مشکلم + هم ملالم هم خیال
اندر دلم + چون خیالی در دلت اندر نشست + هر کجا که میگریزی با تو هست + جز خیال عارضی باطلی + که بدت
بیچون صبح کاذب آفلی + من چو صبح صادقم از نور رب + که نگردد گرد ایوانم هیچ شب + هین مگو لا حول
عمران زاده ام + من ز لا حول این طرف افتاده ام + مر مرا اصل و غذا لا حول بود + نور لا حولے که
پیش از قول بود + تو همی گیری پناه از من بحق + من نگارنده پناهم در سبق + آن پناهم من که مخلصها
بود + تو اعوذ آری و من خود آن اعوذ + آفتی نبود بتر از ناشناخت + تو بر یار و ندانی عشق باخت + المعنی
ز بالہ بضم نیلہ جنکو شعلہ لازم ہوتی ہے زن نیک وخاتون جب حضرت مریم تھوڑی دیر مضطرب ہوئین ایسی
جیسے زمین پر گرنے سے مچھلیان مضطرب ہوتی ہین تو ان نمودار یعنے نشان و خوبی کرم نے کہا کہ مین
امین حضرت رب العزت کا ہون مجھ سے مت بھاگو چنانچہ قرآن مین ہے قال انما انا رسول ربک لاہب لک
غلاما زکیا کہا مین رسول تیرے رب کا ہون تو تجھکو ایک لڑکا زکی بخشون جو سرفراز حضرت عزت کے ہین اپنے
سرکشی مت کرو اور ایسے اچھے مہربان سے مت رکو اور خاموش مت ہو روح الامین یہ کہتے تھے اور
ہنگام تکلم ایک زبالہ شعلہ نور کا انکے لب سے سماک تک جاتا تھا یہ کہتے تھے کہ تم میرے وجود سے
عدم مین بھاگتی ہو یعنے چھپتی ہوئین تو عدم کا بھی بادشاہ اور صاحب علم ہون کہ عدم میرے زیر علم ہے
میری بنیاد اور میرا گھر خود نیستی مین ہے اور یہ جو ای خاتون تمھارے سامنے ہے یہ میرا ایک سوارہ نقش ہے
ورنہ ای مریم مجھکو غور کرو کہ مین ایک بڑا نقش مشکل ہون کہ ملال بھی ہون اور تمھارے دل کا خیال
بھی یہ تو سمجھو کہ جب کوئی خیال تمھارے دل مین آکے جگہ پکڑے جہان بھاگ کے جاؤگی تمھارے ساتھ
ہوگا سوا اس خیال کے جو عارضی اور باطل ہے کہ وہ البتہ مثل صبح کاذب کے ڈوب جانے والا
ہوتا ہے مین اپنے رب کے نور سے ایسا ہون جیسے صبح صادق کہ کوئی شب میرے پاس نہین
پھٹک سکتی خبردار ای عمران کی بیٹی تم مجھکو دیکھ کے لا حول مت کہو مین تو لا حول سے اس طرف پڑا
ہون میری تو خاص اصل و غذا لا حول اسوقت سے ہے کہ ہنوز لا حول کا نور قول مین نہین آیا تھا
تم مجھسے پناہ مانگتی ہو جیسے اوپر گذرا اعوذ بالرحمن منک مین تو خود نگارندہ پناہ کا ہون پہلے ہی سے
مین تمھاری وہ پناہ ہون جو مخلص تمھاری ہین تم تو زبان سے اعوذ کہتی ہو مین خود اعوذ ہون
بتاؤ اس سے بتر کونسی آفت ہے جو آدمی کو شناخت سے بہرہ نہو مثلاً یار کے پاس تو بیٹھا ہے اور عشقبازی
نہین کرسکتا قولہ یار را اغیار پنداری ہمی + شادیی را نام بنهادی غمی + اینچنین نطفے که دلدار دیار ما
تو گریزانی از دای بیوفا + اینچنین نخلی که قد یار ماست + چونکه مادر دیم نخلش دار است + اینچنین مشکلین که زلف میرست

تقلیم آن زنجیر ماست + اینچنین لطفی چو نیلی میرود + چونکه فرعونیم بر ما خون شود + خون همیگوید من آبم
یوسفم گرگ از توام ای پُر ستیز + تو نمی بینی که یار بردبار + چونکه با او ضد شوی گردد چو مار + لحم او و شحم او
برقرار او لست انسان کہ بُد + شمع مریم را بهل فروختہ + کہ بخارا میرود آن سوختہ + المعنی تو یار کو
تا ہی اور شادی کا نام تونے غمی رکھا ہی ایسے لطف کو ہمارا یار رکھتا ہی اور افسوس ای بیوفا
ے گریزان ہی آور کیسا تحمل بُردبار ہمارے یار کا قد ہی اور جب ہم دزد ہین تو یہی تحمل ہمارے حق
ہی اور کیسی سیاہ و خوشبو زلف ہمارے بادشاہ کی ہی اور جو کہ ہم بیعقل ہین لہذا ہمارے لیے
ور ایسا لطف جو مثل نیل کے روان ہی اگر ہم فرعونی کرین اور وہ ہمپر خون ہو جائے تو ہو سکتا ہی
ہتا ہی کہ مین آب ہون خبردار مجھکو مت میٹو مین یوسف ہون نہ گرگ مگر تیری ستیز سے گرگ ہوا ہون تو یہ
الہ کیسا ہی یار بردبار ہو جسوقت تو اُسکی ضد بنے گا مار ہو جائیگا پس اُس شخص کا لحم و شحم تغیر نہین ہوتا جو اُسنے
جیسا تھا ویسے ہی ہی جیسا کہ فرمایا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم اب فرماتے ہین یہ شمع مریم کے
ہنے جلائی ہی اسکو ایسا ہی جلتا چھوڑدے اور وہ دلسوختہ جو بخارا کو جاتا ہی اُسکا بیان کر
الخلاف شرح مین بردبار کو بصورت بردمار کے لکھا ہی

ارادہ کرنا اُس وکیل کا عشق سے کہ بخارا کو چل

جصبر و در آتشدان تیز + رو سوی صدر جہان کن میگریز + این بخارا منبع دانش بود + پس بخارا ئیست
ود + پیش شیخی گر بخارا اندری + تا بخواری در بخارا ننگری + جز بخواری در بخارا ای دنش + راہ
مشکلش + ای خنک آنرا کہ ذلت نفسہ + وای آنکس را کہ بروی رفتہ + فرقت صدر جہان در جان او
یدہ بود ارکان او + گفت برخیزم ہمانجا وا روم + کافر ار گشتم دگر رہ بگروم + وا روم آنجا بیفتم پیش او +
صدر نکو اندیش او + گویم افگندم بہ پیشت جان خویش + زندہ کن یا سر ببر ما را چو میش + کشتہ و مردہ
ی قمر + بہ کہ شاہ زندگان سازی مگر + آزمودم صد ہزاران بار بیش + بی تو شیرین می نبینم کار خویش +
انام ہی ایک شہر کا توران سے مشتق بخار سے بمعنی علم کے رفت سخن بخش و جماع یعنی وہ وکیل نہایت
در از بس بیقرار جیسے کوئی آتشدان تیز مین پڑا ہو اسواسطے دل مین کہا کہ صدر جہان کیطرف
ر جب تک ہو سکے اُدھر ہی کو بھاگ کسواسطے کہ یہ بخارا منبع دانش کا ہی بس جو کوئی کہ
ک بخارا کا ہی وہ بھی ایک بخارا ہی یعنی شہر علم کا تو اگر بخارا مین ہی تو ایسا ہی جیسے کوئی کسی شیخ
ے سامنے ہوتا ہی اور فیض پاتا ہی بس ہرگز بخارا کو بنظر خواری مت دیکھ اور حقیر مت جان ای
ی خوشی اُسکو ہی جسکا نفس ذلیل ہوا اور افسوس ہی اُسپر جو نفس کے سبب سے نفس کی ہلاکت مین پڑا

یہان تک تمہید تھی اب فرماتے ہین کہ صدر جہان کی فرقت نے اُسکی جان مین ایسی سرایت کی تھی کہ ارکان
جیسے قوی اجزا اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے آرکان اربع عناصر بس دل مین کہا اُٹھ کھڑا ہوون اور وہین کو
چلدون کا فراگرچہ ہوگیا ہون دوبارہ ایمان لاؤن جاؤن اور اسی کے سامنے جا پڑون کہ وہ صدر نکو اندیش
ہی جو کچھ سوچیگا اور تجویز کریگا اچھا ہی کریگا اُس سے کہون کہ مین نے اپنی جان مردہ تیرے سامنے
ڈالدی ہی چاہے اُسکو زندہ کر چاہے مثل کیطرح سر اسکا کاٹ ڈال مین ای قمر کشتہ و مردہ تیرے ہی سامنے
اچھا ہون اس سے کہ تجھسے الگ ہوکے بادشاہ زندون کا ہون مین نے لاکھون دفعہ اس سے پہلے
آزما دیکھا کہ بے تیرے جملہ معاملے اپنے مجھکو تلخ ہین شیرین نہین بخلاف شرح مین کا تش لکھا ہی مین اسکو
کا تش جانتا ہون انگندم کو افگندم مثل کو بیش **قولہ** غن لی یا منتہی لحن النشور + ایرکی یا ناقتی
تم السرور + ابلعی یا ارض دمعی قد کفی + اشربی یا نفس وو اً قد صفا + عدت یا عیدی الینا مرحبا + نعم یا روحت
یا ریح الصبا + گفت ای یاران روان گشتم و داع + سوی آن صدریکہ میرست و مطاع + دمبدم در سوز
بریان میشوم + ہرچہ بادا باد آنجا میروم + گرچہ دل چون سنگ خارا میکند + جان من عزم بخارا میکند +
مسکن یارست و شہر شاہ من + پیش عاشق این بود حب الوطن + **المعنی** گا تو میرے واسطے
ای میری آرزو راگ زندگی کا جس سے مُردون مین نشور پڑجاے اور ای ناقے میرے بیٹھ تا سوار ہون
اور مطلوب کیطرف جاؤن ای زمین میرے اشک جواب تک بہے انکو پی لے کہ یہ کافی ہونگے اور اب
تجھکو نہین ملینگے کہ اب مین نہین روؤنگا اسمین تلمیح ہی آیت کریمہ یا ارض ابلعی ماءک سے اور تسبیہ اشک
کی طوفان نوح سے پی لے ای نفس شراب دوستی صفا دبے کدورت کی اور اُسکے نشہ مین مست
ہوجا ای میرے عید تو جو میری طرف لوٹے تجھکو مرحبا کہون اور ای باد صبا کیسا اچھا تیری روح سے
خوشنود ہوا ہون یہ اشعار پڑھے اور کہا کہ لو ای دوستو الوداع اب مین اس صدر کیطرف جاتا ہون
جو امیر ہی اور مطاع ہر دم سوز عشق مین بھُنتا تھا اب ہرچہ بادا باد کہتا وہان جاتا ہون دل میرا مثل
سنگ خارا کے سختی کرتا ہی لیکن جان میری قصد بخارا کا کرتی ہی اسواسطے کہ وہ میرے یار کا مسکن ہی
اور میرے شاہ کا شہر بس وہ جو حب الوطن مشہور ہی عاشق کے نزدیک یہی ہی یعنے جہان معشوق ہی
عاشق کا وہی وطن ہی

پوچھنا معشوق کا عاشق سے کہ شہرون سے کونسا شہر تونے اچھا پایا جسمین آبادی پُرا ہو
اور لوگ محتشم اور پُر نعمت اور دلکشا تر ہون

قولہ گفت معشوقی بعاشق کای فتا + تو بغربت دیدۂ بس شہرہا + پس کدامی شہر ازانہا خوشترست

ہری کہ دروی دلبرست + ہر کجا باشد شہ مارا بساط + ہست صحرا گر بود سم الخیاط + ہر کجا
ی باشد چو ماہ + جنت ست آن گرچہ باشد قعر چاہ + با تو دوزخ جنت ست ای جانفزا +
گلشن ست ای دلربا + شد جہنم با تو زندان نعیم + بی تو شد ریحان و گل نار جحیم + ہر کجا تو با منی
+ در بود در قعر گوری منزلم + خوشتر از ہر دو جہان آنجا بود + کہ مرا با تو سر و سودا بود + بس
ین سخن در انتظار + عاشق صدر جہان شد اشکبار + یعنی معشوق نے عاشق سے کہا کہ
و نے سفر مین بہت شہر دیکھے ہین بس سب شہرون مین کونسا شہر زیادہ اچھا ہی کہا وہ شہر
دلبر ہی جس شہر مین کہ ہمارے پادشاہ کا بساط ہو وہ مثل صحراے فراخ کے ہی گو ایسا تنگ
ی کا ناکہ جہان کوئی یوسف رخ چو ماہ ہو وہ جنت ہی اگرچہ قعر چاہ ہو تیرے ساتھ مین ای
زخ جنت ہی اور بے تیرے ای دلربا گلشن زندان جہنم تیرے ساتھ مین جہنم زندان نعیم ہی اور
ل و ریحان نار جحیم تو جہان میرے ساتھ ہی مین خوشدل ہون اگرچہ قعر گور ہی میری منزل
ہلکو دونون جہان سے خوشتر وہ جگہ ہی کہ تیرے ساتھ عشقبازی ہو اور سر و سودا یعنی پیار اسر
ا آ جاتے ہین یہ باتین تو انتظار کی ہین اور انتظار مین سخن دراز ہوتا ہی حاصل یہ ہی کہ
عاشق صدر جہان کا اشکبار ہوا

ستون کا اسکو بخارا لوٹ جانے سے اور تہدید کرنا انکا اور لا ابالی کہنا اُسکا

درا ما صحی کای بیخبر + عاقبت اندیش اگر داری ہنر + در نگر پس را بعقل و پیش را + ہم بجو پروانہ
یش را + چون بخارا میروی دیوانۂ + لائق زنجیر و زندان خانۂ + او ز تو آہن ہمیخاید ز خشم +
ز با لست چشم + میکند او تیز از بہر تو کارد + او سگ قحط ست تو انبان آرد + چون رہیدی د
+ داد + سوی زندان میروی چون نت نتاد + بر تو گر دہ گون موکل آمدی + عقل بایستی کز ایشان
ون موکل نیست بر تو ہیچکس + از چہ بستہ گشت بر تو پیش و پس + عشق پنہان کردہ بود او را
موکل را ندید آن نذیر + ہر موکل را موکل مختفی ست + ورنہ در بند سگ طبعی زچیست + یعنی
ح سنے اُس سے کہا کہ ای بیخبر کہان جاتا ہی اگر تجھکو عقل ہی تو انجام کام کو دیکھ اور اپنی عقل
پیش کو خوب غور کر لے پروانہ کیطرح آپ کو آگ مین مت جھونکے تو جو بخارا جاتا ہی سخت
ر لائق اسکے کہ قید زنجیر کیا جاے جہان جاتا ہی وہ تجھپر ایسا غصہ ہی کہ لوہا چابتا ہی اور
ون سے تیری جستجو مین ہی وہ تیرے لیے چھری تیز کر رہا ہی وہ ایسا جیسے قحط کا کتا تو ایسا
ی گون جب تو اُس سے چھوٹ گیا ہی اور خدا نے تجھکو راہ دی کہ اُسکے پنجہ سے نکال دیا پھر

یہ کیا حال ہی جو تو زندان کیطرف جاتا ہی اگر تجھپر اس قسم کے موکل اسکے آتے تو عقل کی یہ بات تھی کہ
تو انکو نہ لیتا اب تو کوئی تجھپر موکل نہین ہی پھر تجھکو پس و پیش کیسے نہین سوجھتا اب بمقولہ مولانا کا ہی
کہ یہ ناصح نظر ظاہر کے موکل تو دیکھتا ہی اور پوشیدہ موکل یعنے عشق جسنے اسکو اسیر کیا ہی اسکو نہین دیکھتا
ہر موکل کے واسطے ایک موکل پوشیدہ ہی اسی سبب سے تو وہ سگ طبیعت کے قید مین ہی ورنہ کیان
ہوتا پہلا موکل بصیغہ مفعول اور دوسرا بصیغہ فاعل ہی الخلاف شرح مین ورنہ او درکھا ہی جس سے دو
اضافتین بلا ضرورت فک ہوتی ہین میری دانست مین او فضول ہی قولہ خشم شاہ عشق بر جانش نشست
بر عوانی وسیہ رویش بست + می ندآنزا کہ مین این را نبرن + زان عوانان نہان افغان من + مہر کہ بینی
در زیانی میرود + گرچہ تنہا با عوانی میرود + گر ازو واقف بدی افغان زدی + پیش آن سلطان سلطانان
شدی + ریختی بر سر بہ پیش شاہ خاک + تا امان دیدی زدیو سہمناک + میر دیدی خویش را ای کم ز مور + زان
ندیدی آن موکل را تو کور + غرہ گشتی زین دروغین پر و بال + پر و بالی کو کشد سوی وبال + پر سبک دار
رہ بالا کند + چون گل آلو شد گرانیہا کند + جہد کن پر ور گل آلودہ مکن + لیک گوشت کر شد و پندم کہن + پند
داد القصہ عاشق را لبیے + عاذل بیدرد ہمچون ققنسے + المعنی عوان سرہنگ دیوان سلطان عاذل
ملامت کنندہ بمقولے مولانا رح کے ہین کہ یہ ناصح نہین جانتا کہ اسکی جان پر بادشاہ عشق کو غصہ ہی اور ا
ایک سپاہی ظالم سیہ رو سے باندھا ہی اور یقین کیا ہی اور سپاہی کو بار بار کے کہتا ہی کہ اسکو مار بس
انھین سپاہیون پوشیدہ سے میرا فغان ہی جسکو تو زیان کیطرف جاتے دیکھے تو جان لے کہ یہ تنہا
نہین ہی گو بظاہر تنہا ہو بلکہ وہ کسی سپاہی کے ساتھ ہی وہ اسکو لیے جاتا ہی لیکن یہ اس سے واقف
نہین اگر واقف ہوتا تو شور و فغان کرتا اور اس شاہنشاہ کے سامنے جاتا اور سر پر خاک ڈالتا
تب اس دیو سہمناک سے امن پاتا اب تو نے اے کم از مور آپ کو میر جانا ہی اس سبب سے تو اندھا
اس موکل کو نہین دیکھتا تو اپنے جھوٹے پر و بال پر جو توت دنیا کی ہی فریفتہ ہی اور یہ پر و بال ایسے
کہ وبال کیطرف تجھکو کھینچ رہے ہین تو اپنے پر ہلکے سبک رکھو اور عالم بالا کی جانب راہ پیدا کر ایسلیے
کہ جب پر گل آلودہ ہوتے ہین تو بھاری پڑ جاتے ہین اڑنے مین وقت ڈالتے ہین تو کوشش کر
گل آلودہ مت ہونے دے لیکن کیا کیا جاے کہ تیرے تو کان بہرے ہوگئے اور میری نصیحت
پرانی ہوگئی پھر کیسے اثر ہوا القصہ اس عاشق کو اس عاذل ای ملامت کنندہ بیدرد نے بہت
نصیحت کی وہ اسکے حق مین آواز ققنس کی ہوئی کہ اور سوز و گداز پیدا ہوا جیسے ققنس کی آواز سے
آگ لگ اٹھتی ہی ققنس کا بیان مشہور ہی اور لغات مین مسطور

لاابالی کہنا عاشق کا ناصح عاذل سے از سر عشق

ای ناصح خمش کن چند پند + پندکم ده زانکه بس سخت ست بند + سخت تر شد بند من از پند تو + عشق را دانشمند تو + آن طرف که عشق می افزود درد + بوحنیفه شافعی درسی نکرد + تو مکن تهدیدم از کشتن که من تشنه زارم بخون خویشتن + عاشقان را هر زمانی مردنیست + مردن عشاق خود یک نوع نیست + او دو صد جان دارد از نور هدی + وان دو صد را میکند هر دم فدا + هر یکی جان را ستاند ده بها + از نبی خوان عشرة امثالها + گر بریزد خون من آن دوست رو + پای کوبان جان بر افشانم برو + آزمودم مرگ من در زندگیست + چون رهم زین زندگی پایندگیست + اقتلونی اقتلونی یا ثقات + ان فی قتلی حیاتا فی حیات + یا منیر الخد یا روح البقا + اجتذب روحی وجد لی باللقا + لی حبیبی حبه یشوی الحشا + لو یشا یمشی علی عینی مشا + المعنی کہا ای ناصح خاموش ہو کہان تک نصیحت کریگا میری بند نہایت سخت ہی تو نصیحت مت کر اس سے کچھ نہین ہوگا تیری پند سے میری بند اور زیادہ سخت ہوتی ہی جیسے مشہور ہی ریشم کی گرہ تونے ای دانشمند عشق کو نہین پہچانا عشق وہ شی ہی کہ یہ جہان درد اپنا بڑھاتا ہی وہان بوحنیفہ اور شافعی مطلق درس نہین کرتے تو مجھکو مارے جانے سے مت ڈرا کہ مین نہایت ہی پیاسا اپنے خون کا ہون اور تو نہین یہ بھی جانتا ہی کہ عاشقون کا ہر دم ایک قسم کا مرنا ہی انکا مرنا ایک قسم متعارفہ کا نہین ہی اگر عاشق سو جان نور ہدایت سے رکھتا ہی اور حد درجہ ہدایت یافتہ ہی ان سب کو ہر دم اسپر فدا کرتا ہی اور ہر ایک جان کی قیمت دس دس جانین پاتا ہی جیسا کہ قرآن مین ہی من جاء بالحسنة فله عشر امثالها یعنی جو کوئی آیا سامنے خدائے تعالی کے ایک نیکی لیکر اسکے لیے دس نیکیان مثل اسکے ہین اگر وہ دوست میرا خون بہائے تو بہائے تو جا اپنا کام کر مین ناچتا کودتا جاؤنگا اور جان اسپر نثار کرونگا مین نے آزمایا ایسا کہ میری موت اس زندگی مین ہی جب مین اس زندگی سے چھٹ گیا تو پایندگی ہی پھر ان معانی اشعار عربیہ بار بار تاکید کہتا ہی کہ ای ثقات مجھکو راہ عشق مین مار ڈالو بیشک قتل مین میرے حیات در حیات ہی ای روشن رخسار والے اور ای بقا کی جان کہ بقا تجھی سے زندہ ہوئی میری روح کو اپنی طرف کھینچ اور اپنا دیدار مجھکو عطا کر مین جس سے یہ خطاب کرتا ہون وہ میرا ایک دوست ایسا ہی جسکی محبت نے میرے اعضاء درونی کو بھون ڈالا اگر وہ چاہتا ہی چلنا پھرنا تو میری آنکھ پر چلتا پھرتا ہی قوله پارسی گو گرچه تازی خوشترست + عشق را خود صد زبان دیگرست + بوی آن دلبر چو پران میشود + این زبانها جمله حیران میشود + بس کنم دلبر در آمد در خطاب + گوش شو والله اعلم بالصواب + چونکه عاشق توبه کرد اکنون ترس + کو چو عیاران کند بردار درس + گرچه آن عاشق بخارا میرود

نی بدرس ولی باستا میرود + خلع کن خود را ز خود بیزار شو + بعد ازان اندر حرم برکار شو + عاشقان را شد
مدرس حسن دوست + دفتر و درس و سبق زان روی اوست + خامشند و نعرهٔ تکرارشان + میرود تا عرش و
تخت یارشان + درس شان آشوب و چرخ و ولوله + نی زیادات و باب سلسله + سلسله این قوم جعد
مشکبار + مسئله دورست اما دور یار + مسئله کیس ار بپرسد مر ترا + کو نگنجد گنج حق در کیسه ها + گردم خلع و مبارا میرود
بدمبین ذکر بخارا میرود + المعنی خلع جدا کر لینا روح کا بدن سے زیادات نام کتاب جو فقہ حنفی مین ہی امام محمد
سے سلسلہ زنجیر و نام کتاب اور نسل انسان و سلسلہ نقرادور توقف شی کا دوسرے پر اور دوسرے کا اسی پر
جعد بالفتح موی مرغول سر سبارا الفضم بیزاری زوجین از یکدیگر اب مولانا رحمہ اپنی طرف مخاطب ہین کہ اگرچہ
تازی زبان نہایت خوش ہی لیکن تو فارسی مین کہہ اور تیری تازی اور فارسی پر بھی کچھ منحصر نہین عشق کی
اسکے سوا سو زبانین اور ہین مگر جبکہ بو اُس دلبر کی پران ہوتی ہی تو یہ سب زبانین حیران ہو جاتی ہین ہین
اب بس کر دون کہ دلبر خطاب مین آیا اور کان نجام آگے اللہ خوب جاننے والا ہی فرماتے ہین جبکہ عاشق نے
اسوقت کسی خون سے توبہ کی تو وہ عیارون کی طرح سولی پر کب سبق عشق کا پڑھیگا اگرچہ یہ عاشق بخارا
جاتا ہی مگر نہ سبق پڑھنے جاتا ہی نہ کسی اُستاد کے پاس جاتا ہی اُس سے کہو کہ آپ کو آپ سے خلع کرے
اور بیزار ہو یعنے روح کو تن سے چھڑا لے بعد اسکے حرم عزت مین برکار ہوئے کسواسطے کہ عاشقون کا
مدرس حسن دوست کا ہی وہ اسی سے سبق پڑھتے ہین اور انکا دفتر اور درس اور سبق سب اسکی صورت
سے ہی ہین تو وہ خاموش لیکن نعرۂ تکرار سبق کا اُنکے عرش اور زیر تخت یار پہونچتا ہی اُنکا درس کیا ہی
آشوب اور رقص و ولولہ نہ زیادات ہی نہ باب سلسلہ کہ دونون کتابین ہین اُنکا سلسلہ موے
جعد زلف مشکبار ہی وہ جو مسئلہ دور کا ہی اُنکے لیے دور یار کا مسئلہ ہی اگر کوئی مسئلہ کیس کا تجھسے پوچھے
کہ یہ مسئلہ بھی فقہا مین عجیب مسئلون سے ہی تو اُس سے کہدے کہ گنج خدا کے کیسون مین نہین سماتے اور
یہ مسئلہ کیس کا مسئلہ امانت کا ہی بے اعلام امانت دار کہ بعد پھیر دینے کے دعوی کیا کہ میرے درم یا
دینار زیادہ تھے آپ فرماتے ہین کہ اگر ذکر خلع اور مبارا کا درمیان مین آگیا تو اُسکو برا مت جان
کہ ایک ذکر مین دوسرا ذکر ملا یا ہی اسواسطے کہ بخارا کا ذکر بھی تو ہو رہا ہی جہان یہ مسئلے حل ہوتے ہین
اور جو منجملہ اور مسائل مثلاً زیادات اور باب سلسلہ اور مسئلہ کیس کے خلع اور مبارا کو اس شعر مین اخذ
کیا ہی اور کہا گردم خلع و مبارا میرود یہ وجہ ہی کہ اول و آخر کا اخذ کرنا حادی ہی سب کے اخذ پر کہ باقی
انھین کے ضمن مین ہین قولہ ذکر ہر چیزے دہد خاصیتے + زانکہ دارد ہر غرض ماہیتے + در بخارا در ہنرہا بالغی
چون بخاری رو نہی زد فارغی - آن بخاری غصہ دانش نداشت + چشم بر خورشید بنیش میگماشت - ہر کہ در خلوت ببینش یافت راہ

زدانشها نجوید دستگاه + با جمال جان چو شد همکاسهٔ + باشدش ز اخبار دانش تاسهٔ + دید بر دانش
علت فزا + زین همی دنیا بچربد عامه را + زانکه دنیا را همی بینند عین + وان جهانی را همی دانند دین
ن جهان را نقد می بینند فاش + وان جهان را نسیه می بینند دلاش + باز رد سوی حدیث آن جوان
م صدر جهان شد ناتوان + المعنی پھر تابئید بالا فرمایا کہ ہر چیز کے ذکر کی خاصیت ہی اور ہر عرض
صیت کہ کیف وکم وغیرہ ہین انسے خالی نہین لہذا بخارا کا ذکر خلع وغیرہ کیطرف مجھکو لیگیا تو اگر
رامین علم وفن مین سب سے غالب ہی لیکن اگر بخاری کیطرح متوجہ ہو تو جملہ علوم و فنون سے فارغ
ن ہی وہ بخاری قصۂ دانش سے جدا تھا اسکی آنکھ خورشید بینش پر لگی تھی اسواسطے کہ جسنے خلوت
بینش پر راہ پائی وہ دانش کے سامان وقدرت کا طالب نہین ہوتا جسوقت جمال وخوبی جان کا
سہم نوالہ ہوجاتا ہی تو پھر اسکو اخبار دانش کے ناگوار ہوتے ہین اور انسے گھبراتا ہی جو دید کہ دانش پر
ت فزا ہی اسی سبب سے عام کو دنیا غالب ہو رہی ہی اور اسکی طرف رجوع ہین کہ یہ دنیا کو عین
جانتے ہین اور اس جہان کو ایسا جانتے ہین جیسے قرض اور ادھار اسلیے کہ اس جہان مین
ہ ہی اسکو نقد ظاہر سمجھتے ہین اور اس جہان کو مثل دھار ولاشہ کے آب کہتے ہین کہ پھر اس جوان کے
ذکر کیطرف لوٹ جو صدر جہان کے غم سے ناتوان ہورہا ہی

متوجہ ہونا اس عاشق کا طرف بخارا کے

رو نہاد آن عاشق خونابہ ریز + دل طپان سوی بخارا گرم وتیز + ریگ آمون پیش او همچون حریر
جیحون پیش او چون آبگیر + آن بیابان پیش او چون گلستان + می فتاد از خنده او چون گلستان
قندست قند اما بیش + از بخارا یافت وان شد قند خویش + ای بخارا عقل افزا بودهٔ + لیک از
عقل و دین بربودهٔ + بدر میجویم ازانم چون هلال + صدر میجویم درین صف نعال چون سواد آن
را بدید + در سواد غم بیاضی شد پدید + ساعتی افتاد بیهوش و دراز + عقل او پرید در بستان
+ بر سر و رویش گلابی میزدند + از گلاب عشق او غافل بدند + او گلستانی نهانی دیده بود + غارت
عشق زخود ببریده بود + تو فسرده در خور این دم نهٔ + با شکر مقرون نهٔ گر خود نهٔ + رخت عقلت با تو هست
اقلی + در جنود لم تروها غافلی + این سخن پایان ندارد تیز ران + تا رود سوی بخارا آن جوان +
عنی آمون آموی نام رود میان ایران وتوران علی هذا جیحون نام نهر میان خراسان وماوراء النهر
وہ عاشق خونابہ ریز اس حال سے کہ دل طپان تھا گرم وتیز بخارا کیطرف متوجہ ہوا آمون کا رستہ
لے آگے ایسا تھا جیسے حریر اور آب جیحون کا جیسے آبگیر وتالاب اور جنگل جو اسکی راہ مین تھا

اسلے آگے گلستان تھا اور یہ اسمین ایسا خرم و خندان جاتا تھا جسکے رشک سے گلستان خون افشانی کرتا تھا سمرقند مین قند ہی نہ بخارا مین لیکن اسکے بیون نے بخارا سے قند پایا اور ایسا کہ وہ اسکا دین و آئین ہوگیا کہتا تھا ای بخارا تو تو عقل افزا شہر تھا لیکن مجھ سے تو تو نے میری عقل بھی چھین لی اور دین بھی چھین لیا مین طالب بدر کا ہون اس سبب سے ہلال ای لاغر و نحیف ہو رہا ہون اور گو صف نعال مین ہون مگر جوینده صدر کا ہون صف نعال وہ جگہ مجلس مین جہان جوتیان آتارین جب اُسنے سواد یعنے حوالی شہر بخارا کو دیکھا اسی غم کی سیاہی سے ایک سفیدی ظاہر ہوئی یعنے نور جس سے ایک ساعت بیہوش ورلبنا پڑا رہا اور عقل اسکی بستان راز کو اُڑ گئی لوگ اُسکے سر و رو پر گلاب چھڑکتے تھے اور اس بات سے غافل کہ گلاب یعنی آب و گل عشق کا اندھا ہوا ہی اُسنے ایک گلستان پنہانی دیکھا تھا اور غارت عشق نے اسکو لوٹ کے آپ سے جدا کر دیا تھا آب فرماتے ہین تو سرد اور ٹھٹھرا ہوا حرارت عشق سے بیخبر ہی تو لائق ایسے دم کے نہین ہی تو ایک نری بھیڑ شکرہ سے کیسے مقرون ہو تو عاقل ہی اور رخت غفلت تیرے ساتھ لگا ہوا و جنود لم تروہا سے غافل یعنے وہ لشکر جسکو تمنے نہین دیکھا کہ وہ سکینت اور واردات ہین جو قلب پر وارد ہوتی ہین القصہ کہتے ہین کہ اس سخن کی پایان نہین تو گھوڑا تیز ہانک تاوہ جوان بخارا ہو پہنچ جائے

داخل ہونا اُس عاشق کا بخارا مین اور تہدید کرنا دوستونکا ظاہر ہونے سے

قولہ اندر آمد در بخارا شادمان + پیش معشوق خود و دارالامان + ہمچو آن مستی کہ پرّد بر اثیر + مہ کنارش گیرد و گوید کہ گیر + ہر کہ دیدش در بخارا گفت خیز + پیش از پیدا شدن منشین گریز + کہ ترا می‌جوید آن شہ خشمگین + تا کشد از جان تو دہ سالہ کین + اللہ اللہ در میا درخون خویش + تکیہ کم کن بردم و افسون خویش + شحنہ صدر جہان بودے و راد + معتمد بودی مہندس اوستاد + ہم مشیرش بودی و ہم محترم + گشتہ از بہر گناہی متہم + غدر کردی وز جزا بگریختی + رستہ بودی باز چون آویختی + از بلا بگریختی با صد حیل + ابلہی آوردت اینجا یا اجل + ایکہ عقلت بر عطارد دق کند + عقل و عاقل را قضا احمق کند + نحس خرگوشی کہ باشد شیر جو + زیرکی و عقل و چالاکیت کو + ہست صد چندین فسونہای قضا + گفت اذا جاء القضا ضاق الفضا + صد رہ مخلص بود از چپ و راست + از قضا بستہ شود گر اژدہا ست + المعنی اثیر بمعنی عالی و بلند و فلک و کرہ نار کہ سب سے بلند ہی یعنے وہ عاشق خرم و شادمان اپنے معشوق کیواسطے دارالامان بخارا مین داخل ہوا اور ایسا شوق مین آیا جیسے کوئی مست عشق کا بلندی فلک پر اُڑتا ہی اور چاہتا ہی کہ ماہ اسکو بغل مین دبائے اور کہے کہ لے جو کچھ تیری خواہش ہی ماہ سے مراد مطلوب بس دوستون سے جسنے اُسکو دیکھا کہا

ں سے کہ تو ظاہر ہوا اُٹھ اور یہان مت ٹھہر کسی طرف بھاگ جا کسواسطے کہ وہ بادشاہ خشمگین تیری
ین ہی تا دس برس کا کینہ تیری جان سے نکالے تو شحنہ صدر جہان کا تھا اور بہادر اور معتمد
، استاد اور مشیر و محترم بھی پھر ایک گناہ مین متہم ہوا تو نے بیوفائی کی ور گناہ کی جزا سے بھاگا اسکے
چھوٹا ہوا تھا پھر کیون اُسکو آپ پتا سیکڑون حیلون سے تو بلا سے بھاگ گیا تھا اب بتا یہان تجھکو
، لایا آیا تیری بیوقوفی یا موت ای شخص تو وہ ہی کہ تیری عقل عطارد جیسے منشی فلک کو وقت مین
لبن کیا کرے قضا عقل و عاقل دونون کو احمق کر دیتی ای کیسا نحس وہ خرگوش ہی جو شیر کی تلاش
تیری عقل وزیر کی وچالاکی کہان گئی ایسے ایسے سو چند افسون قضا کے ہین جو ایک اُنسے
ہو واسطے کہا ہی جب قضا آتی ہی میدان فراخ تنگ ہو جاتا ہی نہ بھاگ سکتا ہی نہ کہین اسکی سمائی
سیکڑون راہین اور ٹھکانے خلاصی کے ہون لیکن سب بند ہو جاتے ہین یہ قضا ایسی بُری بلا کا
المخلاف شرح مین بجاے کہ تراکے گر تراد ریا کو درمیان اور کاژ دہا کو گراژ دہا لکھا ہی

جواب عاشق کا ملامت کرنے والون اور ڈرانیوالونکو

ین مستسقیم آبم کشد + گرچہ میدانم کہ ہم آبم کشد + ہیچ مستسقی نہ بگریزد ز آب + گر دو صد بارش
و خراب + گر بر آماسد مرا دست و شکم + عشق آب از من نخواہد گشت کم + گویم آنگہ گر بپرسند از بطون
ری روان بودم درون + خیک اشکم گو بدر از موج آب + گر بمیرم ہست مرگم مستطاب + من
بنم انجو + ز شکم آید بود می من جای او + دست ہمچون دف شکم ہمچون دہل + طبل عشق آب میکوبم
ر بر زد خونم آن روح الامین + جرعہ جرعہ خون خورم ہمچون زمین + چون زمین و چون جنین
م + تا کہ عاشق گشتہ ام اینکارہ ام + شب ہمی جوشم در آتش ہمچو دیگ + روز تا شب خون خورم مانند
ن پشیمانم کہ مکر انگیختم + از مرادِ خشم او بگریختم + گو بران برجان مستم خشم خویش + عید قربان اوست
ا و میش + گاو گر خسپد و گر چیزی خورد + بہر عید و ذبح خود می پرورد + گاو موسی دان مرا جان
ز و جزوم حشر بر آزادہ گاو موسی بود قربان گشتہ + کمترین جزوش حیات کشتہ + بر جہید آن کشتہ
ز جا + در خطاب اضربوہ ببعضہا + المعنی کہا مین مستسقی ہون پانی مجھکو اپنی طرف کھینچتا ہی
اوُن اگرچہ یہ بھی جانتا ہون کہ اسی پانی سے مرجاونگا جیسے مستسقی مرجاتے ہین کوئی مستسقی پانی
بھاگتا اگرچہ پانی اُسکو دوسو دفعہ مات و خراب کیون نہ کرے اگر میرے دست و شکم سوج
لبن عشق پانی کا مجھ سے ہرگز کم نہوگا اگر میرے بطون کا حال مجھ سے پوچھین تو بھی کہونگا کاش
ا میرے باطن مین روان ہوتا آب سے کہد و کہ اپنی تیغ موج سے میری خیک مشک کو

بھاڑ ڈالے تمام جاؤن مرجانا مجھکو خوش و پسندیدہ ہی مین جس جگہ کوئی اعجوبہ دیکھتا ہون مجھکو رشک آتا ہی
کہ افسوس اُسکی جگہ مین ہوتا آتم میرے مثل دن کے ہین اور شکم مانند دہل کے اس حال سے نقارہ
عشق آپ کا گل کیطرح بجا رہا ہون اگر وہ روح امین خون میرا بہائے تو گھونٹ گھونٹ کرکے زمین
کیطرح مین ہی اُسکو کھالون ایسا اپنے خون کا پیاسا ہون مین تو زمین وجنین کے مثل خونخوارہ ہون
جب سے عاشق ہوا ہون میرا یہی کام ہی رات بھر ایسا کھولتا ہون جیسے آگ مین ہانڈی کھولتی ہی
دن کو رات تک ریت کے مانند خون کھاتا ہون کیسا پشیمان ہون کہ مین اس سے مکر کرکے بھاگا اور غصہ
اسکا بیمار ادر رہگیا آپ اُس سے کہدو کہ غصہ اپنا میری جان مست پر چلائے وہ عید قربان ہی اور عاشق
جیسے گاو اور میش جو قربان ہوتے ہین گائے اگر سوئے یا کچھ کھائے تو اسیواسطے آپکو پالتی اور موٹا
کرتی ہو کہ عید قربان مین ذبح کیجاؤن مجھکو گاؤ موسی جان اور ایک جان داد کہ جزجز میرا حشر بہر آزاد
کا ہی گاؤ موسی مراد اس گاؤ سے ہی جو سامری نے سونے کی ڈھالی تھی اور حضرت جبریلؑ کے قدم کی
خاک اُسکے منھ مین ڈالدی تھی جس سے وہ گائے کیطرح بولنے لگی تھی اُسکے ذبح کا حکم حضرت موسیٰ کو
ہوا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ ایک شخص بنی اسرائیل سے مارا گیا تھا اور قاتل معلوم نہین ہوتا تھا بس حکم
ہوا کہ اس گائے کو ذبح کرکے تسمہ اسکا اس مقتول کی لاش پر مارو زندہ ہوکے قاتل کو بتا دیگا
اسی نظر سے مولانا رح نے حشر بہر آزادہ کہا ہی یعنے زندہ ہوجانا بہر آزاد قید حیات کا آپکے موافق وہ
عاشق فخریہ آپکو گاؤ موسی کہتا ہی شعر ما بعد اسکی تفسیر کہ گاؤ موسی وہ قربان کشتہ تھی جسکا جز حیات
ایک کشتہ کا ہوا کہ وہ کشتہ اُسکے صدمہ کے باعث اپنی جگہ سے اچھل پڑا کہ اسکی نسبت خطاب آہی
تھا فقلنا اضربوہ ببعضہا پس کہا ہمنے مارو اسکو بعض اُسکے سے قولہ یا کرامی اذبحوا ہذا البقر + ان
اردتم حشر ارواح النظر + از جمادی مردم و نامی شدم + از نما مردم بحیوان سر زدم + مردم از حیوانی و آدم
شدم + پس چہ ترسم کی ز مردن کم شدم + حملۂ دیگر بمیرم از بشر + تا برآرم از ملائک بال و پر + وز ملک ہم
بایدم جستن ز جو + کل شیئ ہالک الا وجہہ + بار دیگر از ملک قربان شوم + انچہ اندر وہم نا ید آن شوم +
پس عدم گردم عدم چون ارغنون + گویدم انا الیہ راجعون + مرگ دان کان اتفاق امت ست +
کآب حیوانی نہان در ظلمت ست + ہمچو نیلوفر برو زان طرف جو + ہمچو مستسقی حریص آبجو + مرگ او آبست در
جوئے آب + میخورد واللہ اعلم بالصواب + ای فسردہ عاشق ننگین نمد + کو زبیم جان ز جانان میرمد +
سوی تیغ عشقش ای ننگ زنان + صد ہزاران جان نگر دستک زنان + جوی دیدی کوزہ اندر جوی
بیز + آب را از جوی کی باشد گریز + آب کوزہ چون در آب جو شود + محو گردد در دے و جو او شود +

وفانی شود دانش بقا + زین سپس نے کم شود نی بد بقا + خویش را بر نخل او آویختم + عذر آن را کز زد ہا بگریختم
سجدہ کن بر ردی سر + جانب آن صدر شد با چشم تر + با رخ چون زعفران و اشک روان + رفت
سوی صدر جہان + المعنی سنگین معیوب و زشت واہی عاشق بتایند صدر کہتا ہی کہ ای میرے سردار
کو ذبح کروا اگر چاہتے ہو کہ حشر ارواح نظر کا دیکھیں کہ جو غلبہ بقدر تن سے کشتہ ہوئے ہین آپ
پہلے ہم جمادی تھے یعنے خاک جس سے حضرت ابو البشر بنائے گئے پھر جمادی جیسے مرے اور نامی ہو
ھنے والے مثل نباتات کے سن بعد نما سے مر کے حیوان مین سر نکالا یعنے جاندار ہوئے بعدہ حیوانی
تو آدم ہوئے اشرف المخلوقات بس ہر درجہ مین مرنے کی فوقیت و فضیلت ہی پائی پھر مرنے
ڈرین کہ مرنے سے ہمکو نقصان ہی کیا ہوا اور کیا گھٹ گیا اب ایک دوسرا حملا اور رہگیا ہی کہ اس
سے مرینگے تا فرشتون کے سے بال و پر جا ئین اور فرشتون مین ملین لیکن انکی خو سے بھی ہمکو نکل جا
شی ہالک الا وجہہ فرمایا ہی یعنے ہر شی ہلاک ہونے والی ہی سوا اسکی ذات کے مطلب یہ کہ
ہالکون سے ہین پھر جب ہم فرشتون سے نکل کے اسپر قربان ہوجاینگے یعنے فنا فی اللہ تو اس
ہم وہ ہوجاینگے جو کسیکے وہم مین نہ آئین یعنے عدم ہو جاینگے عدم ہمسے مثل ارغنون کے کہیگا
نا الیہ راجعون ہم واسطے اللہ کے ہین اور ہم اسکی طرف لوٹنے والے ہین یعنے جیسے عدم مین
تھے لوٹ کے ویسے ہی متحد ہو جاینگے یہ جو مشہور ہی کہ آبحیات ظلمات مین ہی وہ ظلمات
ہی جسکے دفعات بیان کیے گئے اور یہ بات کہ ظلمت مرگ ہی باجماع امت ثابت ہی تو نیلوفر کیطرح
جو سے نکل جا جیسے وہ پانی مین بھی ہوتا ہی اور پانی سے علحدہ بھی اور مستسقی کے مثل حریص وہ
بکارہ کہ آب گو مرگ مستسقی کا ہو مگر پیے جاتا ہی آگے جو کچھ صواب ہی اسکو اللہ خوب جانتا ہی
جو افسردہ حرارت عشق سے بے بہرہ ہی اور سنگین نمد والا ای زشت و معیوب وہ جان سے
مارے جانان سے بھاگتا ہی تو ای تنگ زبان ذرا اسکی تیغ عشق کیطرف تو دیکھ کہ لاکھون بیاتین
ن بجاتی اس طرف جاتی ہین جسوقت نہر کو دیکھے جو بقائے حقیقی ہی تو تیرے کوزہ مین جو آب
ہی نہر مین بٹو دے اسیلیے کہ آب کو نہر سے کب گریز ہوتی ہی یعنے تیری جو کچھ بقا ہی اسکو اسکی بقا
بلکہ جب تیرے کوزہ کا پانی نہر کے پانی مین محو ہو جائیگا تو وہی پانی نہر ہو جائیگا یعنے جب آپکو
فنا باللہ ہو جائیگا وہ وصف جو اسکے ہین یعنے بشریت سب فانی ہو جاینگے ذات اسکی باقی رہجائیگی
بعد نہ وہ کم ہو نہ بد صورت جیسا کہ پانی کم و بد صورت ہو جاتا ہی بعد ان تمثیلون کے وہ عاشق کہتا ہی
نے آپ کو اسکے نخل مین لٹکایا اس عذر مین کہ مین اس سے بھاگا تھا تمن بعد گیند کی طرح

منھ کے بل سجدہ کرتا با چشم تر جانب اُس صدر کے چلا رخ ایسا زرد جیسے زعفران اور آنسو بہتے ہوئے
وہ عاشق بیدل صدر جہان کیطرف گیا **بخلاف** شرح مین جو داشود کو جو داشود لکھا ہی

پہونچنا عاشق کا معشوق کے پاس جان سے ناامید ہوکے

قولہ ہم کفن ہم تیغ اندر دست او + چونکہ بود او عاشق سرمست او + جملہ خلقان منتظر سر در ہوا + کش بسوزد یا برآید نزد ورا + این زمان این احمق یک لخت را + آن نماید کہ زمان بدبخت را ہمچو پروانہ شرر را نور دیدہ + احمقانہ در فتاد از جان برید + لیک شمع عشق چون آن شمع نیست + روشن اندر روشن اندر روشنیست او بعکس شمعہای آتشیست + مینماید آتش و جملہ خوشیست + **المعنی** جب صدر جہان کے پاس چلا تو کفن اور چھُری ہاتھ مین لیے تھا یعنے مع سامان موت اسلیے کہ وہ عاشق سرمست اُسکا تھا جان دینے مین بیدریغ ساری مخلوق منتظر اور تماشائی کہ دیکھیے اُسکو جلاتا ہی یا لٹکاتا ہی اور کہتے تھے کہ اسوقت اس نرے احمق کو وہ معلوم ہوتا ہی جیسے زمانہ کسی بدبخت کا آسنے پروانہ کیطرح شرر کو نور دیکھا اور مثل احمقون کے اُسپر گرا اور اپنی جان سے جدا ہوا غرض لوگ تو یہ کہتے تھے لیکن اس سے بیخبر کہ شمع عشق کی ایسی شمع نہین ہی جیسی یہ شمع وہ روشن اندر روشن اور خالص روشنی ہی وہ برخلاف ان شمعون کے ایک آگ ہی ایسی کہ آگ تو معلوم ہوتی ہی مگر ہمہ تن نہایت ہی خوش ہی۔

صفت اُس مسجد مہمان کُش کی اور اُس عاشق مرگ جوے لا اُبالی گوے کی کہ اُس مسجد مین مہمان ہوا

قولہ یک حکایت گوش کن ای نیک پی + مسجدی بُد در کنار شہر ری + ہیچکس ور دی نہ خفتی شب زبیم کہ نہ فرزندش شدی آن شب یتیم + ہر کہ در وی بخفتی چون کور رفت + صبحدم چون اختران در گور رفت + خویشتن را نیک ازین آگاہ کن + صبح آمد خواب را کوتاہ کن + ہر کسی گفتی کہ پریانند تند + اندران مہمان کُشتان با تیغ کند + وان دگر گفتی کہ سحرست و طلسم + کہ رصد بستہ ست بہر جان و جسم + وان دگر گفتی کہ بر نہ نقش فاش + بر درش کای میہمان اینجا مباش + شب مخسپ اینجا اگر جان بایدت + ورنہ مرگ اینجا کمین بکشایدت + وان دگر گفتا کہ قفلی بر نہید + غافلی کاید شمارہ کم دہید + **المعنی** فرماتے ہین کہ اے مخاطب نیک پی ایک حکایت مجھ سے سُن کہ کنارے شہر ری کے ایک مسجد ہی رات کو اسمین کوئی ڈرکے مارے نہین سوتا تھا اگر سوتا تھا تو فرزند اُسکا اس رات یتیم ہوجاتا تھا یعنے وہ شخص مارا جاتا تھا اور جو کوئی اُسمین اندھون کی طرح جاتا تھا صبح ہوتے ہی مثل ستارون کے گور مین جاتا تھا ستارون کا گور مین جانا غروب و غائب ہونا اُنکا ہی بنظر ذکر صبح کے فرمایا کہ تو آپ کو اچھی طرح اس امر سے آگاہ کر

بھی صبح ہوئی جاگ جا خواب کم کر الغرض ہر کوئی کہتا تھا کہ اسمین بریان تیز و تند رہتی ہین وہی
لش ہین کہ اپنی تیغ کند سے آدمی کو مار ڈالتی ہین تیغ کند مراد سوا ے تیغ کے دوسری قسم ایذا
ہر اکہتا تھا کہ یہان کوئی سحر یا طلسم ایسا ہی جسنے جان وجسم کے واسطے رصد باندھا ہی رصد در کار بستن
م کو بخوبی تمام کرنا کوئی کہتا تھا کہ اسکے دروازہ پر لکھ کے لگا دو خوب ظاہر کر اے مہمان یہان
رہ اگر تجھکو اپنی جان درکار ہی تو رات کو یہان مت سو ورنہ موت گھات سے نکلیگی گھات مین
بیٹھی ہی کوئی کہتا تھا اسکے دروازہ پر قفل لگا دو اگر کوئی غافل جائے تو اسکو گھسنے مت دو

آنا مہمان کا اس مسجد مہمان کش مین

یکی مہمان در آمد وقت شب + کہ شنیدہ بود آن صیت عجب + از برای آزمون می آزمود + زانکہ
دانا و جانباز بود + گفت کم گیر دو مگر اشکنبۂ + رفتہ گیر از گنج زر یک حبۂ + صورت تن گو برو من کیستم +
نام ناید چو من باقیستم + چون نفخت بود از لطف خدا + نفخ حق باشم زنای تن جدا + تا نیفتد بانگ
این طرف + تا رہد آن گوہر از رنگین صدف + چون تمنوا الموت گفت ای صادقین + صادقم
را برافشانم برین + المعنی آزمون امتحان شکنبہ بکسر و فتح کاف معدہ حیوانات اور یہ جو بیان کیا
وغیرہ کی جو تجویزین ہو رہی تھین اسی اثنا مین ایک مہمان رات کو آگیا کہ اسنے بھی یہ شہرت
س مسجد کی سنی تھی اور وہ امتحانًا اس بات کی آزمایش پر آمادہ تھا اسلیے کہ نہایت مرد دانا
نباز تھا آب مقولات مولانا رح کے ہین کہ تو اپنی گفت ونطق کو روک یعنے خاموش ہو اور
کو بھی بند کر اور کمخوار ہو پھر گنج زر سے ایک حبہ جھاڑ لے کہ کافی دوا فی ہوگا حبہ رتی بھر یا جو بھر
تن کی جب مجھ سے قطع ہو تو پھر بتا مین کون ہون اور جب تک من مجھ مین باقی ہی انانیت و خودی
نفس نہین گھٹیگا غالب ہی رہیگا ظاہر ہی خدا تعالی نے میری نسبت اسی لطف سے نفخت فیہ
وحی کہا ہی یعنے پھونکا مین نے اپنے دم سے آدم مین تب مین نفخہ حق کا ہون اس نای تن سے
موقت تن نہ تھا نفخ ہی نفخ تھا لاجرم اب بھی جب تک آواز اسکے نفخ کی اس طرف نہین آئیگی
یعنے نفخہ اس رنگین صدف تن سے جدا نہین ہوگا تب ہی صادق تو اسنے تمنوا الموت ان کنتم صادقین
اگر تم سچے ہو تو تمنا موت کی کرو تو مین صادق جب ہی ہونگا کہ اپنی جان اسپر قربان کر دون

ملامت اہل مسجد کی نسبت مہمان عاشق کے وہان سونے سے

گفتند ش کہ ہین اینجا مخسپ + تا نکوبد جان ستانت ہمچو کسپ + کہ غریبی و نمیدانی تو حال + کاندرینجا
ت آمد زوال + اتفاقی نیست اینجا بارہا + دیدہ ایم و جملہ اصحاب نہی + ہر کہ این مسجد شبی مسکن شد ش

شب مرگ ہلاہل آمدش + از یکی تا یا نصد این را دیدہ ایم + نی بتقلید از کسی بشنیدہ ایم + گفت الدین النصیحہ
ن رسول + آن نصیحت در لغت ضد غلول + آن نصیحت راستی در دوستی + در غلولی خائنی سگ پوستی +
خیانت این نصیحت از وداد + بی نمائیمت مگر دار عقل و داد + المعنی کسپ بالضم عصارہ کنجد وغیرہ کھلی ہلاہل
ہر کشندہ غلول بفتحتین خیانت کرنا یعنے جب وہ مہمان اس مسجد مین آیا لوگون نے کہا خبردار یہان رات کو
ت سوتا تجکو جانستان شل کھلی کے نہ کوٹ ڈالے اسواسطے کہ تو مسافر ہوا اور اس حال سے ناواقف ہم جتا
ن یہان جو کوئی سویا اسپر زوال آیا اور یہ بات اتفاقی بھی نہین ہی یہان بارہا ہمنے یہی بات دیکھی اور اور
گاہی وہ اون نے بھی یہ مسجد جسکی ایک رات مسکن ہوئی نصف شب کو مرگ زہر ہلاہل اسکے سامنے آیا اور
ایک نہین سیکڑون کا یہی حال ہمنے یہان بچشم خود دیکھا ہی ہم تجھ سے اپنی آنکھ کا دیکھا بیان کرتے ہین
یک دوسرے سے سنا ہوا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الدین النصیحۃ یعنے دین نصیحت ہی ای
ذا ہی اور لغت کی رو سے نصیحت ضد غلول کی ہی جو بمعنی خیانت کے ہی پھر خود تفسیر فرمائی کہ وہ نصیحت کیا ہی
تی مین راستی کرنا اور غلول جو اسکی ضد ہی خیانت اور سگ پوستی ہذا بے خیانت یہ نصیحت تجھکو ہم دوستی
کرتے ہین تجھکو لازم ہی کہ عقل و انصاف سے سن اور اس سے منہ مت پھیر الخلاف شرح مین کہ بد گو بدگو لکھا ہی

جواب عاشق کا ناصحون کو

گفت او ای ناصحان من بی ندم + از جہان زندگی سیر آمدم + منبلم بی زخم ناساید تنم + عاشقم
ضہا بر می تنم + منبلی ام زخم جو و زخم خواہ + عاقبت کم جوی از منبل براہ + منبلی نی کو بود خود برگ جو +
نبلی ام لا ابالی مرگ جو + منبلی نی کو بکف پول آورد + منبلی چستی کزین پل بگذرد + آن نہ کو بر ہر دکانی میزند
جہد از کون و بر کانی زند + مرگ شیرین گشت و نقلم زین سرا + چون قفس ہشتن پریدن مرغ را + آن قفس کہ
ت عین باغ در + مرغ می بیند گلستان و شجر + جوق مرغان برون گرد از قفس + خوش ہمیخوانند از آزادی
س + مرغ را اندر قفس زان سبزہ زار + نی خورش ماندست نی صبر و قرار + سر ز ہر سوراخ بیرون می کند
د کین بند از پا بر کند + چون دل و جانش چنین بیرون بود + آن قفس را درگشائی چون بود + نی چنان
قفس کہ آن دہان + گرد گردش را گرفتہ گربگان + نی بود او در ان خوف و حزن + آرزوی از قفس
دن شدن + او ہمیخواہد کزین ناخوش قفص + صد قفص باشد بگرد این قفص + المعنی منبل کاہل و بد اعتقاد
زخم و نام دوا جو زخم تازہ پراستعمال کرین پول بمعنی فلوس پوک بر وزن پل بواد معدہ ترکی مین بھی
نے کہا ای نصیحت کرنے والو معمول ہی کہ نادم آدمی اس جہان زندگی سے بیزار ہوتا ہی مین بے ندامت کے
ن سے سیر ہوا ہون مین کہ بے زخم کے میرے تن کو چین نہین مین زخمون پر عاشق اور زخمون پر آپ کو

رتا ہون اس شعر مین منبل بمعنی دوا کے معلوم ہوتا ہی یعنی ایک منبل ہون زخم جو اور زخم خواہ
کا طالب نہین زخم ہی سے راہ پر رہتا ہون وہ منبل نہین کہ برگ جو ہوتا ہی یعنے کاہلی سے
برگ ونوا ڈھونڈھتا ہی کہ مفت ہی ملجاے یعنی وہ منبل ہون کہ لاابالی کہتا ہون اور مرگ کا
ن لاابالی کے معنی نہین ڈرتا ہون یعنی اور نہ وہ منبل جو جاہون کہ پیسا میرے ہاتھ آئے
ل کہ چست وجلدی اس پل سے گذر جانے کا خواہشمند وہ نہین ہون جو ہر دکان پر لگے جاتا ہی
ین کہ اس عالم کون سے نکل جاؤن اور کان پر پہونچ جاؤن مجھکو مرگ اور چلا جانا اس سرا
ت شیرین ہی جیسے مرغ کو پنجرہ چھوٹنا اور اپنی خوشی کا اڑنا اور جس مرغ کا پنجرہ کہ عین باغ مین ہو
مین سے گلستان وشجر کو دیکھتا ہی اور گروہ مرغون کے جو باہر ہین وہ گرد پنجرہ کے ہین اور
ا اپنی آزادی کے قصے پڑھتے ہین اس مرغ کو جو اُس پنجرہ مین ہی اس سبزہ زار سے نہ خورش ہی
لے غم مین کھاتا ہی نہ صبر وقرار ہی ہر سوراخ سے سر نکالتا ہی تو کہین ایسا ہو کہ اس بند کو اپنے
ل ے کیسے ہی ہو کہ اپنی جان ودل کو ایسا نکال لے جیسے مرغ بیرونی اور کیسے اس قفص کا دروازہ
نہ ایسا مرغ قفص کہ غمگین جسکے آس پاس پنجرہ کو بلیان گھیرے ہوئے ہین اس بیچارہ کو
و رنج مین یہ آرزو کہان کہ مین پنجرہ سے نکلون وہ تو یہی چاہتا ہی کہ ان ناخوش شیر کے پنجون سے
لہ سوا پنجرے اور اُسکے گرد ہون تو بہت اچھا ہی حفص بفتحتین بچہ ہای شیر جمع حفص جیسے حفص
خلاف شرح مین زخم کو زخم پول کو بول دو کان مع وا و مرغ زا کو مرغ زا آزادی قفص کو قفص
اندہان لکھا ہی گردش کے بعد را اندار وحفص کے معنے زنبیل خلاف لغت اور غیر مناسب محل

تا کہ عشق جالینوس کا حیات دنیا پر تھا اور ہنر نہین کار آمد نہ ایسا کہ اس
ں کام آئے ہان مثل عوام کے ہوگا والا مر یومئذ للہ اور قیامت کے روز
خاص حکم اللہ ہی کا ہوگا

گفت جالینوس راد + از ہوای این جہان وازمراد + راضیم کز من بماند نیم جان + کہ
بینم جہان + گر بہ می بیند بگرد خود قطار + مرغش آیس گشتہ بودست از مطار + یا عدم
ین جہان + ور عدم نادیدہ او حشر نہان + چون جنین کس میکشد بیرون کرم + می گریزد او
شکم + لطف رویش سوی مصدر میکند + او مقر در پشت مادر میکند + کہ اگر بیرون نہم زین شہر
ب دیگر نہ بینم این مقام + یا دری بودی درین شہر وخم + تا نظارہ کردمی اندر رحم + یا چو چشم
یدی + کہ زبیرون از رحم دیدہ شدی + اینچنین ہم غافلست از عالمی + ہمچو جالینوس او نا محرمی

آنچنانکہ چار عنصر در جہان ٭ صد مدد دارد ز شہر او تداند کان رطوبا تیکہ ہست ٭ آن مدد از عالم بیرونیست ٭ آنچنانکہ چار عنصر در جہان ٭ صد مدد دارد ز
لامکان ٭ آب ودانہ در قفس گر یافتہ است ٭ آن زباغ وعرصۂ در یافتہ است ٭ جانہای انبیا بینند باغ
زین قفس در وقت نقلان وفراغ ٭ المعنی وہی مہان مسجد تمثیلاً کہتا ہو دنا کت اس جہان مین کہ جیسے
جالینوس حکیم جوانمرد نے کہا اس جہان کی ہوا وحرص ومراد کے معاملہ مین کہ مین راضی ہون اگر مجھ سے نیم جان رہجا
تو رہجاے مگر جہان مین کسی گون خچر کو نہ دیکھون یعنے احمق وبے تمیز کو جو مراد اہل دنیا سے ہی کہ اسکو دائم و
پائدار جان رہے ہین اور اسمین مبتلا ہین اور اپنی نیم جانی اس سبب سے کہتا ہی کہ آدمی مدنی الطبع ہی بدون
اورون کے گذر کیسے کرسکتا ہی پس بدون انکے ضرور نیمجان ہوگا یہ شعر مقولہ جالینوس کا ہی آیندہ پھر بیان
اسی مہان کا کہتا ہی کہ گر بہ جو مراد موت سے ہی اپنے گرد قطار مرغون کی دیکھتی ہی اور یہ مرغ ایسے کہ اڑنے
اور آڑنے کی جگہ سے نا امید کہ نہ اڑ سکتے ہین نہ کہین اڑکے جانیکا ٹھکانا یا سواے اس جہان کے کو عالم
دیکھا ہی وہان اڑ اڑ کے جاتے ہین لیکن عدم مین جو حشر پنہان ہی اسکو نہین دیکھا کہ وہان بس سے بچاؤ
نہین جیسے جنین کہ اسکو کرم اسکا باہر کھینچتا ہی اور وہ پھر شکم کیطرف بھاگتا ہی چنانچہ یہ کشش وگریز دردزہ
کے جھگڑے سے ظاہر اسکا لطف تو اس زندان سے اسکو مصدر کیطرف جہان آنے والا ہی متوجہ کرتا ہی اور وہ
پشت مادر کو قرارگاہ بناتا ہی یعنے نزدیک سے دور بھاگ جاتا ہی اس خیال سے کہ اگر مین اس شہر سے قدم
باہر نکالون تو کیا جب کہ یہ مکان مجھے پھر دیکھنے کو نہ ملے یا کوئی دروازہ ہوتا اس شہر ناگوار کا تا مین رحم کے
اندر سے اسکا نظارہ کرلیتا یا سوئی کے ناکہ جیسی میری کوئی راہ ہوتی کہ اسمین ہوکے رحم سے باہر دیکھتا
جاتا بس یہ جنین بھی اس عالم بالا سے مثل جالینوس کے نامحرم ہی کہ وہ بھی رطوبات ظاہری کو دیکھتا ہی اور
یہ نہین جانتا کہ یہ مدد عالم غیب سے ہی جیسے یہ اربع عناصر جنسے ہر شی پیدا ہی انکو سیکڑون امداد لامکان سے
پہونچتی ہین اور اس پنجرہ مین اگر آب ودانہ پایا ہی تو وہ بھی ایک باغ اور ایک میدان سے پایا ہی
کہ اس باغ کو جانین انبیا کی دیکھتی ہین جبکہ اس پنجرہ سے نقل وفراغ کرتی ہین کہ انبیا کو قدرت اس
جسم سے نقل کرنے کی بحالت حیات حاصل ہی انخلاف شرح مین انجنین کو اینجنین لکھا ہی قولہ پس جالینوس
و عالم خارغند ٭ ہمچو ماہ اندر فلکہا بازغند ٭ ورز جالینوس این قول افتریست ٭ پس جوابم بہر جالینوس نیست
این جواب آنکس آمد کین بگفت ٭ کہ نبودستش دلی با نور جفت ٭ مرغ جانش موش شد سوراخ جو ٭ چون
شنید از گربگان او عرخو ٭ زان سبب جانش وطن دید و قرار ٭ اندرین سوراخ دنیا موش وار ٭ ہمدرین سوراخ
بنائی گرفت ٭ درخور سوراخ دانائی گرفت ٭ پیشہائی کہ مر اورا در مزید ٭ اندرین سوراخ کار آید گزید ٭ زانکہ
دل بکند از بیرون شدن ٭ بستہ شد راہ رہیدن از بدن ٭ عنکبوت ار طبع عنقا داشتی ٭ از لعابی خیمہ کی افراشتی

ہ جنگ خود اندر قفص + نام جنگش درد و سرسام و مغص + حصبہ و قولنج و مالیخولیا + سکتہ و سل و
با شرا + گر بہ مرگ ست و مرض چنگال او + میزند بر مرغ و پر و بال او + **المعنی** یا زاغ روشن تلبان
شدید نون معاری سرسام ورم دماغ مغص بالضم پیچش شکم و ناف حصبہ بالفتح و بالضم و بفتحتین دانہا
ے زندہ جو بدن پر نکلتے ہین بفارسی سرخچہ قولنج وہ درد جو روده قولون مین پیدا ہوئے مالیخولیا
سکتہ ایک مرض ہی کہ مریض مردہ معلوم ہوتا ہی سل مرض مشہور ایسے ہی جذام ماشرا ایک ورم ہی
سر ورد مین پیدا ہوتا ہی عرخو بفتح و تشدید را وضم خا ی معجمہ آواز گریہ بسگ ہنگام خشم تبا ید صدر
ہین کہ انبیا جالینوس اور عالم سب سے فارغ ہین مثل ماہ کے آسمانون مین روشن ہین پس اگر یہ
جالینوس یہ نہین جانتا کہ یہ رطوبتین غیب کی مدد سے ہین یا اربع عناصر کو مدد لامکان سے پہونچتی ہی
ں پر افترا ہی لوگون نے اسپر جھوٹ جوڑ لئے ہین تو ہمارا جواب بھی جالینوس کیواسطے نہین ہی جب
ہی تو پھر جواب کیسا بلکہ یہ جواب اُسکے واسطے ہی کہ جسنے یہ کہا کوئی ہو کسواسطے کہ اسکا دل سیاہ
ز کا نہین ہی اُسکا مرغ جان پرندہ نہین ہی موش ہی سوراخ کا گھسنے والا جب سے اُسنے عرخو یعنی
ن کا سُنا ہی اور اسی عرخو سے اسکی جان نے وطن و قرار اپنا موش کے مثل سوراخ دینا مین
ب تو اس سے نہین نکلتا اور اسی سوراخ مین گھسے گھسے کچھ معاری بھی سیکھ لی ہی کہ قسم قسم کے
تا ہی اور بقدر سوراخ کے دانائی بھی حاصل کی ہی اور وہ پیشے کہ اس سوراخ کی زیادتی و
ں کار آمد ہون اختیار کیے ہین اس سبب سے کہ دل باہر نکلنے سے اُٹھا لیا ہی کا اس سے نہین
ں راہ بدن سے نجات پانے کی بند ہو گئی مکڑی دنی الطبع اپنے لعاب سے کیسا خیمہ بناتی ہی
بلند مزاج کا کہین بھی خیمہ ہی بس مکڑی عنقا طبع کیسے ہو آپ فرماتے ہین عجیب حال ہی بلی تو
ں پنجرہ مین ڈالے ہوئے ہی اور اس چنگل کے نام قسم قسم کے رکھ لیے ہین درد سرسام پیچش حصبہ
لیخولیا سکتہ سل جذام ماشرا یہ نہین سمجھتے کہ گربہ مرگ ہی اور مرض اُسکے چنگل ہین جو مرغ اور اُسکے
پر مار رہی ہی **بخلاف** شرح مین آنکس کے بعد کاف زائد لکھا ہی عرخو کے بعد الف شاید اُسکو
جمع سمجھا ہی پیشہا کو بشہا از طبع کردہ جنگ کو گرد و جنگ لکھا ہی قابل **قولہ** گوشہ گوشہ
بر دوا + مرگ چون قاضی و رنجوری گوا + چون بیادہ قاضی آمد این گواہ + کہ ہمیخواند ترا تا حکمگاہ +
ہی توازوی درگریز + گر بپذیرد شد دگرنہ گفت خیز + جستن مہلت و داد چارہ ہا + کہ زنی بر خرقہ
ہا + عاقبت آید صباحی خصم وار + چند باشد مہلت آخر شرم دار + عذر خود از شہ بخواہ ای پرحسد +
آنکہ ناگفتار روزی رسد + و آنکہ در ظلمت براند بارگی + بر کند زان نور دل یکبارگی + میگریزد

زگواہ و مقصدش + کان گواسوی قضا بخواندش + ناگہان گیرند در اخوار وزار + کش کشان تا پیش قاضی
شرمسار + زین گذر کن جانب آن شخص ران + کو بمسجد آمد آن شب میہمان + المعنی یعنے یہ مرض جنکو
بنگل گریہ مرگ کا کہا ہی جب عارض ہوتے ہین تو ہر طرف گوشہ گوشہ مین دوا کے لیے دوڑا دوڑا پھرتا ہی
اس سے بیخبر کہ مرگ ایک قاضی ہی اور رنجوری اُسکی گواہ ہی بس یہ گواہ ایسا ہی جیسے قاضی کا پیادہ کہ
تجھکو بُلاتا ہی تا حکم گاہ تک لیجائے اب تو اُس سے مہلت چاہتا ہی اپنی گریز کے لیے اگر اسنے مہلت
ان لی تو مان لی ورنہ کہدیا کہ چل اُٹھ کھڑا ہو اور مہلت ڈھونڈھنا کیا ہی یہی دوا ئین اور معالجے کہ
اس خرقۂ تن پر یہ ٹکڑے لگاتا پیٹتا ہی انجام یہ ہوگا کہ آخر کسی دن صبح ہی دشمن کیطرح آ گھیریگا پھر یہ
مہلت کب تک ذرا تو شرما تجھکو تو یہ لازم ہی کہ اس سے قبل کہ قضا تجھکو پہونچے اپنا عذر بادشاہ سے
لے اور جو کوئی اندھیری مین اپنا گھوڑا ہانک رہا ہی اگنا ہون مین وہ اُس نور سے دل یکبارگی
دربالکل اُٹھالیتا ہی وہ بھاگتا ہی گواہ اور اُسکے مقصد سے کسلیے کہ وہ گواہ اُسکو قضا کیطرف بلاتا ہی
بھاگنے سے کیا ہوتا ہی کسی دن پکڑا ہی لیگا اور خوار وزار کشان کشان شرمسار سامنے قاضی کے
لے ہی جائیگا اب فرماتے ہین ان باتون سے درگذر کرکے اُس شخص کیطرف چل کہ وہ اس رات
اس مسجد مین مہمان ہوا ہی المخلاف شرح مین خرقۂ تن کو من انقضا کو آ پہنچنا لکھا ہی

ملامت کرنا اہل مسجد کا مہمان کو تا اس مسجد مین نہ سوئے

ولہ قوم گفتندش مکن جلدی برو + تا نگرد د جامۂ جانت گرو + آن ز دور آسان نماید بہ نگر + کہ باخر سخت
شد رہگذر + بس کسان کا و بخت خود را ز بخت + وقت بیچا پیچ دستاویز جست + پیشتر از واقعہ آسان
زد + در دل مردم خیال نیک و بد + چون در آید اندرون کارزار + آنزمان گرد د برآنکس کار زار +
چون نہ شیری ہین منہ پا بوی بیش + کہ اجل گرگست جان تست میش + ور ز ابدالی و موشت شیر شد +
ہین آکہ گرگ تو سر زیر شد + کیست ابدال آنکہ او مبدل شود + خمرش از تبدیل یزدان خل شود + لیک مستی
شیر گیری از گمان + شیر پنداری تو خود را ہین مران + گفت حق ز اہل نفاق ناسدید + باسہم با بینہم
بس شدید + درمیان حملہ گرمردانہ اند + در غزا چون عورتان خانہ اند + گفت پیغمبر سپہدار ا ز غیوب +
لا شجاعۃ یافتی قبل الحروب + وقت لاف غزوہ مستان کف زنند + وقت جوش جنگ چون کف می فتند +
وقت ذکر غزوہ شمشیر دراز + وقت کروفر تیغش چون پیاز + المعنی اہل قوم کہتے تھے جلدی کر یہان سے بھاگ جا
جامہ تیری جان کا بلا مین نہ پھنس جائے جامہ جان کا تن ہی جو چیز دور سے آسان معلوم ہو اُسکو
بچا جان اُسکے نزدیک مت جا کہ آخر مین راہ دشوار ہو جائے اور نکلنا مشکل ہو بہت لوگ ایسے

کہ انھون نے پہلے سے تو آپ کو کسی کام مین لپٹادیا اور جب بیچا پیچ مین پڑے تو دستا دیز
کہ ہمارا گناہ کیا ہی کوئی خطا تو بتاؤ جو عبارت عجز و خوشامد سے ہی آدمی کے دل مین خیال نیک
گذرتے ہین اور اسی خیال کے موافق کرتا ہی بس قبل واقعہ کے سہل و آسان ہی اور جب
مین گھس پڑا تو اسوقت اُسپر وہ کام خراب و تباہ ہوجاتا ہی جب تو شیر نہین ہی تو خبر دار اگر شیر کی
ہین رُک جا آگے قدم مت بڑھائے اسواسطے کہ اجل گرگ ہی اور تو میش اپنی جان کو بچا اور
ہی اور شیر تیرا موش ہوگیا ہی تو بخوف چلا آ شیر سے مت ڈر کسلیے کہ گرگ مرگ کا سر تجھ سے بچگیا
ہین اگر تو مست ہی اور شیر گیر کہ نیم مست اور پورے مست کو بھی کہتے ہین ور اپنے گمان مین آپکو
ہی تو خبر دار ست جا ہرگز اس لائق نہین ہی دیکھ تو اللہ تعالیٰ نے منافقون نا راست و
خطاب فرمایا ہی باسھم بینھم شدید لڑائی باہم یہود و منافقین کی سخت ہی ای خانہ جنگ نصف
مومنین سے ڈر کے مارے مقابل نہین ہوسکتے اگرچہ باہمدگر حملہ مین مردانے ہین مگر غزا
ن کے مقابل ایسے ہین جیسے عورتین گھر کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی جو سپہدار غیب
بچہ ملائک سپاہ غیبی انکی مدد کو نازل ہوے تھے فرمایا ہی کہ ای جوان شجاعت نہین ہی قبل لڑائی
ت گزاف بیہودہ جسوقت لاف لڑائی کا کرتے ہین تو مست لوگ زور شور سے تالیان بجاتے ہین
جنگ کا ہوتا ہی تو صابون وغیرہ کے مانند جھاگ ڈالتے ہین جب ذکر لڑائی کا ہو تو شیخی والو نکی
ہوتی ہی اور جو کر و فر جنگ کی ہو تب تیغ انکی ایسی جیسی پیاز ای بمغز الخلاف شرح مین بکن کی
سان کو کسا با بوی کو تا بوی اور بیش کو بیش اور آگہ کو گ عیوب کو عیوب می فتنہ کوبی فتن
وقت اندیشہ دل او زخم جو + پس بیک سوزن تہی شد جنک او + من عجب دارم زجویای صفا
ت صیقل از جفا + عشق چون دعوی جفا دیدن گواہ + چون گواہت نیست دعوی شد تباہ
خواہد این قاضی مرنج + بوسہ دہ بر مار تا یابی تو گنج + آن جفا با تو نباشد ای پسر + بلک
ن اندر تو در + بر نمد چو بیکہ آن مرد زد + بر نمد آنرا نہ زد بر گرد زد + گر بزد مر اسپ را آن کینہ کش +
سپ زد بر سکسگش + تا ز سکسک وا رہد خوش پی شود + شیرہ را زندان کنی تا می شود + آن یکی
قند بود آن لیک نبودی چو زہر + دید مردی آنچنانش زار زار + آمد دیگر نت زد دش رکنار +
آن تنبیک را زدی + چون نترسیدی ز قہر ایزدی + گفت ادرا کی زدم ریحان دوست + من
دم کو اندر دست + مادر ار گوید ترا مرگ تو باد + مرگ ان خو خواہد و مرگ فساد + آن گر دہی کنہ
+ آب مردی و آب مردان ریختند + غازیان شان از وغا وار انمند + تا چنین حیز و مخنث ماندہ

لاف غرہ زاتر خار اکم شنو + باجینہا د رصف ہیجا مرد + المعنی کرد بضم کاف عربی مردم صحرانشین سنگسگ اسپ
کم رفتار جبین بفتح ترسندہ از جنگ ہیجا بالفتح جنگ یعنے جسوقت اندیشہ کرتا ہی اور خیال دوڑاتا ہی
تو اپنے دل کو زخم جو پاتا ہی کہ خوب زخم کھائیگا اور اور کے بھی لگائیگا پھر جب وقت آیا تو وہ مشک ہوا
بھری اسکی ایک سوئی چبھنے سے خالی ہو گئی اب مقولے مولانا رح کے ہین مجھکو تعجب ہی اُس شخص سے کہ
طالب صفا کا بھی ہی اور وقت صیقل کے جفا سے بھی بھاگے جو آئینہ صیقل و صفا کا ہی جان لے کہ عشق
ایسا ہی جیسے دعوی اور جفا اُٹھانا سہنا اُس دعوی کا گواہ اور ہر گاہ یہ گواہ تیرے پاس نہین تو دعوی تیرا
خراب و تباہ ہی اب جو قاضی تجھ سے ایسا گواہ جو جفا کشی ہی مانگے یعنے جفا مین تجھکو ڈالے تو رنجیدہ
مت ہو بلکہ وہان مار کو چوم ایسا جان دینے پر مستعد ہو جا اور جو کوئی نہ کر سکے وہ کام تو کر پھر خزانہ لے
کہ تیرے ہی واسطے ہی اور اے پسر وہ جفا جو تجھپر کرے تو اُسکو اپنے اوپر مت سمجھ تجھپر نہین ہی بلکہ وہ وصف
بد جو تجھ مین ہی اوسپر ہی مثلاً کسی نے کوئی لکڑی نمد پر ماری تو وہ نمد پر نہین ماری گرد و غبار نمد پر ماری
ایسے ہی اگر گھوڑے کو کسی غصہ ناک نے مارا تو یہ نہ جان کہ گھوڑے کو مارا بلکہ اُسکی سکسگ کو مارا یعنے کم رفتاری
اور سٹھے پن کو اور اسلیے مارا تا کم رفتاری سے چھوٹ جاے اور خوش قدم ہو جاے جیسے شیرہ انگور کو
مٹکون مین بند کرتے ہین تا شراب ہو جاے پھر دوسری تمثیل اسی بات پر ہی کہ ایک شخص ایک یتیم کو بڑے
قہر سے مار رہا تھا اگرچہ وہ مار اُسکے حق مین قند تھی لیکن بظاہر مثل زہر کے معلوم ہوتی تھی ایک شخص نے
اُسکو ایسا زار زار روتے دیکھکر جلدی سے آکر گود مین لے لیا اور کہا تو نے اتنا اس یتیم کو مارا اور خدا کے
قہر سے کیا وجہ جو نہ ڈرا اُسنے کہا کہ ایجان دوست یعنے میری جان مین نے اُسکو کب مارا مین نے تو
اُس دیو کو مارا جو اُسکے درون مین گھسا ہوا ہی اگر تیری مان تجھ سے کہے کہ تو مر جاے تو وہ تیرا مرنا
نہین چاہتی ہی بلکہ اُس خود فساد کا جو تجھ مین ہی مرنا چاہتی ہی بس جو گروہ کہ ادب ادیب سے
بھاگے ہین اُنھون نے آبرو مردی کی بھی بگاڑی ہی اور مردون کی بھی غازیون نے اُنکو لڑائی
سے نکال دیا ہی اسی سبب سے وہ ایسے حیز و مخنث رہگئے ہین تو شیخی اور غرہ جسکی ہندی گھمنڈ ہی
بیہودہ بکنے والون کی مت سُن اور ان نامردون کے ساتھ لڑائی کی صف مین مت جا المخلاف
شرح مین من عجب کو مین لکھا ہی قولہ زانکہ زادو کم خبالا گفت حق + کز رفیق سست برگردان ورق
کہ گر ایشان با شما ہمرہ شوند + غازیان بیمغز ہمچون کہ شوند + خویشتن را با شما ہم صف کنند + پس گریزند
و دل صف بشکنند + پس سپاہی اندکی بے این نفر + بہ کہ با اہل نفاق آید حشر + ہست بادام کم خوش
بیختہ + بہ ز بسیاری بہ تلخ آمیختہ + تلخ و شیرین گر بصورت یک شی اند + نقص ازان افتاد کہ ہم دل نیند +

سان دل بود کو از گمان + می زید در شک زحال آنجهان میرود در ره نداند منزلی + گام ترسان
اعمی دلی + چون نداند ره مسافر چون رود + با تردد ہا دل پُرخون شود + ہرکہ گوید ہای این سو
ست + او کند از بیم آنجا وقف والیست + ور بداند ره دل پُر ہوش او + کی رود ہر ہاے وہو در
و + پس مشو ہمراه این اشتر دلان + زانکہ وقت ضیق و بیمند آفلان + پس گریزند و ترا تنہا ہلند
ذرلات سحر بابلند + تو ز رعنایان مجو ہین کارزار + تو ز طاؤسان مجو صید و شکار + طبع طاؤ ست
ت کند دم زند تا ز مقامت برکند + المعنی یعنی یہ جو ہمنے کہا کہ نامردون کے ساتھ لڑنے کو مت جا موافق
ریمہ کے ہی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا لو خرجوا فیکم مازادوکم الا خبالا اگر منافق خروج کرینگے تم مین ت
ینگے تمکو سواے بدی و عذر کے بس رفیق سست سے اپنا ورق لوٹ دے ذرا اسکی طرف متوجہ مت ہو
تمھارے ساتھی اور ہمراہی ہونگے تو غازی لوگ انکے سبب سے بمنزلہ مثل کاہ کے ہوجاینگے
ن تو آپ کو تمھارا ہم صف کرینگے پھر بھاگینگے اور تمھاری صف کے دل توڑ دینگے پس تھوڑی
ین یہ لوگ بہون اچھی کہ انکے ساتھ مین انبوہ ہوا گر بادام تھوڑے ہین اور خوش بختہ تو اچھے
ن سے جو تلخی آمیختہ ہین بختہ آمیختہ یہان مراد انکے اصلی مزے خلقی سے ہی جس سے قدرت نے
ستہ کیا ہی تلخ و شیرین اگرچہ ایک شی ایک صورت کی ہین مگر خلاف انمین اس سبب سے ہی کہ ایک
ہین کبر ترسان دل اس وجہ سے رہتا ہی کہ وہ اپنے گمان سے اپنی زیست شک مین کاٹتا ہی اور
ن کے حال کو یقینی نہین جانتا چلتا تو راه مین ہی مگر منزل اور ٹھکانا نہین جانتا اعمی دل ہی
ی دل ہی جب قدم رکھیگا ڈرتے ہی ڈرتے رکھیگا جب مسافر راه نہین جانتا تو کیسے پہلے
نردد اسکو ہونگے اور کیسا دل اسکا پُرخون ہوگا ذرا بھی کوئی کہدیگا کہ ہاے ادھر راه نہین ہی
مارے وہین ٹھہر جائیگا او کھڑا ہو رہیگا اور جو اسکا دل پُرہوش رہ جاتا ہی تو کیسی ہاے
کان مین کب پہونچیگی پس تو ان شتر دل نامردون کا ساتھی مت ہو اور انکو اپنا شریک
ب کوئی وقت تنگ پڑیگا اور موقع خوف جانکا تو یہ آفل ہوجائینگے یعنے غائب جیسے ستارے
اتے ہین ضیق بالکسر تنگی و بفتح و تشدید یاے مکسور بمعنی تنگ آفل فرو رونده پس یہ بھاگ
تجھکو تنہا چھوڑ دینگے اگرچہ شیخی مین جادو بابل کا سا کر رہے ہین مگر تو ہرگز اعتماد مت کر تو رعنا
جو عورتون کے مثل اپنا بناؤ سنگار کرتے ہین یا دو رنگ ہین جیسے گل رعنا گل دو رنگ کو کہتے ہین
ڈھونڈھو کہ انکا یہ کام نہین ہی نہ طاؤسون سے صید و شکار کا طالب ہو وہ خود صید و
طبیعت تیری طاؤس ہی اپنی زیب و آرایش پر فریفتہ جیسے طاؤس مستی مین اپنی زیبایش

دکھاتا ہی ضرور وسواس مین تجھکو ڈالیگی کہ تو اپنے بدن کو زخمون سے کیون بگاڑتا ہی اور ایسے
افسون تجھپر پھونک کے تجھکو اُس جگہ سے جہان تو لڑائی مین کھڑا ہی اُکھیڑ دیگی کہ تو بھاگ نکلیگا
الخلاف شرح مین گبر کے بعد واو عطف کا لکھا ہی اور منزے کے قبل ایک نون زائد وقف وایست کو زیست

کہنا شیطان کا قریش سے کہ آنحضرتؐ سے لڑنے کو آؤ مین بھی مدد کرونگا اور اپنے کُنبہ کو مدد مین بلاؤنگا اور ملاقات صفین مین اُسکا بھاگنا

قوله همچو شیطان کز وسادس با قریش + دم دمید و گفت گرد آرید جیش + تاکه در احمد هزیمت افگنیم +
بیخ و بنیاد از زمینش بر کنیم + چونکه شیطان در هنر شد صدیکم + خواند افسون کانی جار لکم + چون سپه گرد
آمدند از گفت او + کرد با ایشان بحیلت گفتگو + که بیارم من قبیله خویش را + تاکه در هیجا بود پشت شما +
مر شما را عون و یاریها کنم + تا سپاه دشمنان تان بشکنم + چون قریش از گفت او حاضر شدند + هر دو لشکر
در ملاقات آمدند + از ملایک دید شیطان انبهی + سوی صف مومنان اندر رهی + زان جنود لم تروها
صف زده + گشت جان او ز بیم آتشکده + پای خود واپس کشیده میگرفت + که همی بینم سپاهی بس
شگفت + کانی اخاف الله مالی منه عون + اذهبوا انی اری مالا ترون + گفت حارث ای سراقه شکل
این + وی چرا تو می نگفتی اینچنین + گفت اینک من همی بینم حرب + گفت لی بینی جعاسیس عرب +
المعنی جعاسیس جمع جعسوس گدا و مزدور آور پر جو کہا ہی کہ طبیعت تجھکو وسوسون مین ڈالیگی اور تجھپر
افسون پھونکیگی اُسکی نظیر مین فرمایا جیسے شیطان نے قریش کو وسوسون مین ڈالا اور افسون
پھونکا اور کہا کہ لشکر جمع کرو تو احمد کو ہزیمت مین ڈالین اور اُنکی جڑ بنیاد زمین سے نکالین جو کہ
شیطان اپنے ہنر مکر مین سیکڑون مین ایک ہی یہ افسون بھی اُسنے اُنپر پڑھا کہ انی جار لکم جیسا کہ
قرآن شریف مین ہی واذ زین لهم الشیطان اعمالهم وقال لا غالب لكم اليوم من الناس وانی جار لکم
ہر گاہ کہ زینت دی شیطان نے اپنے کامون کو اور کہا کہ کوئی غالب تمپر آج آدمیون سے نہین ہی
اور ضرور مین تمھارا مددگار ہون جب اسکے کہنے سے سپاہ جمع ہوئی تب اُسنے دوسرا حیلہ یہ سنایا کہ مین
اپنے کنبہ کو بھی لاؤنگا تا لڑائی مین تمھاری پشت و قوت ہون مین تمھاری خوب مددگاریان کرونگا
سپاہ تمھارے دشمنون کی توڑدون جب قریش اسکے کہنے سے جمع ہوے اور دونون لشکر باہمدگر ملاقی
ہوے شیطان نے ایک راہ مین انبوہ ملائک کا دیکھا طرف صف مومنون کے شیطان اس جنود لم تروہا
صف زدہ سے ایسا گھبرایا کہ ڈر کے مارے جان اسکی آتشکدہ بنگئی جیسا کہ تنزیل مجید مین مذکور وانزل
جنود الم تروہا بھیجا اسنے ایک لشکر کہ تمنے اُسکو نہین دیکھا بس اس لشکر کو دیکھ کے پانون اپنا پیچھے ہٹانے لگا

…تا کہ مین رنگ سپاہ دیکھتا ہون چنانچہ فرمایا نکص علی عقبیہ وقال انی بری منکم انی اری مالا ترون
…پاؤن اور کہا مین بری ہون تمسے مین دیکھتا ہون وہ جو تم نہین دیکھتے مین اللہ سے
…، مجھکو اُس سے کچھ مدد نہین ہے تم جاؤ مین تو وہ دیکھ رہا ہون جو تم نہین دیکھتے یہ سُنکے حارث
…اے سراقہ شکل خبردار ہو کل تو نے یہ بات کیون نہین کہدی تھی سراقہ نام ہے ایک سردار عرب کا
…شکل شیطان نے اپنی بنائی تھی اور یہ معاملہ جنگ بدر کا ہے شیطان نے کہا مین اسوقت حرب
…ون یعنے بے بہرگی حارث نے کہا نہین تو عرب کے فقیرون مزدورون کو دیکھ رہا ہے جھوٹا ہے
…، اری مالا ترون الخلاف شرح مین جیش کو خویش درہنر کو دربہ زان کو آن جنود اکو جلو
…، نی بینی کو می بینی لکھا ہے قولہ می نہ بینی غیر این لیک ای تو ننگ + آن زمان لاف بود این وقت
…بی ہمی گفتی کہ پابند آن شدم + کہ بودتان فتح و نصرت دمبدم + دی زعیم الجیش بودی ای لعین
…، ناچیز و نامرد و مہین + تا بخوردیم آن دم تو داد دیم + تو تبو ن رفتی و ما ہیزم شدیم + چونکہ حارث
…ت این + از عتابش خشمگین شد آن لعین + دست خود خشمین ز دست او کشید + چون زگفت
…دل رسید + سینہ اش را کوفت شیطان و گریخت + خون آن بیچارگان زان مکر ریخت + چونکہ
…چندین عالم او + پس بگفت انی بری منکمو + کوفت اندر سینہ و انداختش + پس گریزان شد
…ناختش + نفس و شیطان ہر دو یکتن بودہ اند + در دو صورت خویش را بنمودہ اند + چون
…ل کایشان یک بدند + بہر حکمتہاش دو صورت شدند + دشمنی داری چنین در سر خویش
…ت و خصم جان کیش + یک نفس حملہ کند چون سوسمار + پس بسوراخی گریزد در فرار + در دل
…دار دکنون + سر زہر سوراخ می آرد برون + نام پنہان گشتن از دیو نفوس + واندر آن …
…نوس + کہ خنوسش چون خنوس قنفذ ست + چون سر قنفذ ورا آمد شدست + المعنی شنگ …
…بازا معشوق و شوخ زعیم الجیش سردار لشکر مہین بفتح میم و کسر ہا ضعیف مجاز اً حقیر و خوار تون
…ن و حمام و سوراخ حمام و گلخن سوسمار نام جانور ہندی گوہ خنوس بفتح کسیکے پیچھے چھپنے والا
…وضم فا جانور خار پشت ہندی سیہی یہ شعر آدر لعبہ کے بعض تحت قول حارث مین یہ ہن
…خ راہزن تو سوائے گدایان عرب کے اور کچھ نہین دیکھتا ہے لیکن وقت شیخی کا اور وہ تھا
…فت لڑائی کا پھر کیون نہ ایسے حیلے کریگا کل تو نے ایسی باتین کین کہ ہم مقید اسکے ہوئے
…ہم فتح و نصرت ہوگی اور اے لعین کل تو سردار لشکر بنا تھا اور اسوقت ناچیز و نامرد و خوار
…، سبب سے اسوقت ہم تیرا فریب کھا کے آئے سو تو حمام کے سوراخ مین گھس گیا اور ہم

اُسکے ایندھن ہوے جب حارث نے سراقہ سے یہ باتین کین تو وہ لعین ان باتون سے خشمگین ہوا اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے غصہ ہوکے نکال لیا اس سبب سے کہ اُسکی گفتگو سے اُسکے دل کو درد پہونچا بس شیطان نے حارث کے سینہ پر کوئی ضرب ماری اور بھاگا اور اس مکر سے خون اُن بیچارون کا بہایا جب اتنے عالم کو ویران کر لیا تب کہا مین تمسے پاک و بری الذمہ ہون اور ایسا حارث کے سینہ کو کوٹا اور اُسکو گرادیا پھر بھاگ گیا ایسی ہیبت اُسپر چھپٹی اب مقولات مولانا رحہ کے ہین نفس و شیطان دونون ایک تن اور ایک ذات ہین مگر دو صورت مین آپ کو ظاہر کیا ہی جیسے فرشتہ اور عقل کہ یہ دونون بھی ایک تھے لیکن خدا کی حکمت ہی جو دو صورت ہوگئے اب ای مخاطب اس بات کو سمجھ لے کہ ایسا دشمن تیرے باطن مین چھپا ہوا ہی جو عقل کا روکنے والا جان و ایمان کا دشمن کسی وقت تو سوسمار کیطرح حملہ کرتا ہی پھر بھاگ کے سوراخ مین گھس جاتا ہی ہر دل مین سوراخ اسکے اب موجود ہین کہ ہر سوراخ سے سر نکالتا ہی جسوقت کہ چھپ جاتا ہی اسوقت کے نام تو اُسکے دیو و نفوس ہین کہ دیو و نفس بھی چھپے ہوے ہین اور جب سوراخ مین گھستا ہی تو نام خنوس ہی کسواسطے کہ اسکا سوراخ مین گھسنا ایسا ہی جیسے قنفذ کا گھسنا کہ سر نکالا پھر اندر کر لیا پھر نکالا پھر اندر کر لیا ایسے ہی آمد و شد اسکے سر کی ہی کہ نکالا اور چھپا گیا الخلاف شرح مین دیو از نفوس لکھا ہی میری دانست مین از دیو و نفوس ہونا چاہیے منکم مین دال اشباع کا نہین لکھا کہ قافیہ مین معتمد ہی اور ذال و دال کا قافیہ درست ہی قولہ کہ خدا آن دیو را خناس خواند + کہ سر آن خارپشتک را بماند + می نہان گردد سر آن خارپشت + دمبدم از بیم صیاد درشت + تا چو فرصت یافت سر آرد بردن + زین چنین مکری شود مارش زبون + گر نہ نفس از اندرون راہت زدی + رہزنان را بر تو کی دستی بدی + زان عوان کہ مقتضی شہوتست + دل اسیر حرص و آز و آفتست + زان عوان بدتر شدی رو و تباہ + تا عوانان را بقہر تست راہ + در خبر بشنو تو این پند نکو + بین جنبیکم لکم اعدی عدو + طمطراق این عدو مشنو گریز + کو چو ابلیست در رنج و ستیز + بر تو او از بہر این دنیای سرد + آن عذاب سرمدی را سہل کرد + چہ عجب گر مرگ را آسان کند + او ز سحر خویش صد چندان کند + المعنی نخ بالفتح بمعنی خوشا عوان بفتح سرہنگ طمطراق کہ دفرطم بمعنی علو وطراق آوازہ خوشی بتایید سابق فرمایا کہ خدا یتعالی نے بھی اس شیطان خناس کہا ہی چنانچہ آیہ کریمہ من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس بناہ مانگتا ہون مین بدی شیطان سے کہ خناس ہی اور لوگون کے سینون مین وسواس ڈالتا ہی اسلیے کہ اسکا سر خارپشت کے مشابہ ہی خدا یتعالے نے خناس کہا ہی کہ دمبدم صیاد درشت کے خوف سے سر چھپاتا ہی تو جب فرصت پائے تو سر نکالے کہ ایسے مکر سے مار بھی عاجز ہوتا ہی اگر نفس نہ اندر سے

ارتا تو رہزنون کو تجھپر کیسے قابو وغلبہ ہوتا اسکے جو سرہنگ دعوان مین منجملہ اسکے ایک
موت ہی جس سے تیرا دل اسیر حرص وآز وآفت کا ہی بس اس عوان سے تو تبرو رد وتباہ
عوان جو اسکے ہین مثلاً خشم وحسد اور غرور وغیرہ اخلاق ذمیمہ سب کو تجھپر غالب ہونے کی راہ
حدیث مین آیا ہی اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک تو اس نصیحت کو توسن کہ آنحضرت نے
دی دشمن تیرا ایسا نہین ہی جیسا تیرا النفس ہی جو دونون پہلو مین تیرے ہی اسواسطے کہ دشمن نیکی
دوست ہوجاتا ہی یہ ایسا دشمن ہی کہ اور زیادہ دشمن ہوتا ہی تو اسکا کروفراود خوشی کی باتین
ہن اور بھاگتا ہی رہ اسلیے کہ یہ مثل شیطان کے ہی کہ بظاہر نخ نخ کرتا ہی یعنے تعریفین اور دلخوش
باتین اور وہ بحقیقت ستیز وخصومت ہی آسنے تجھپر اس دنیا سرو بیزہ کیواسطے جو چند روزہ ہی اس عذاب
ہی سہل وآسان ٹھہرا دیا ہی کہ تو مطلق نہین ڈرتا اس سے تعجب کیا ہی جو مرگ جیسی سخت چیز کو تجھپر
ائے یہ کتنی بات یہ تو اپنے سحر سے ایسے ایسے سو گنے عجائب بتا دکھا سکتا ہی انحلاف
ند دال وسبدم کے ایک مید زیادہ اور کہ مقتضی کو مقتضی کہ تبر شدے کو سرشدے اور رود
وتکو کو نگون اور نخ کو نخ اور پھر عبارت شرح مین یہ لجاجت سے لکھا ہی قولہ سحر کا ہے را
کند + باز کہی راجو کا ہی می تند + زشتہا را نغز گہرداند بفن + نغز ہارا زشت گرداند بہ ظن +
نماید ساعتے + آدمی سازد خری رازاتی + کار سحرا نیست کو دم میزند + ہر نفس تلبقا نو میکند
احر درون تست سر + ان فی الوسواس سحرا مستتر + اندران عالم کہ ہست این سحرہا + ساحران ہستند
نا + اندر آن صحرا کہ رست این زہر تر + نیز رویید ست تریاق ای پسر + گویدت تریاق از من جو
ہرم من تبو نزدیکتر + گفت او سحرست و ویرانی تو + گفت من سحرست دفع سحر او + گفت
فی البیان + سحرا وحق گفت آن خوش پہلوان + لیک سحری دفع سحر ساحران + مایہ تریاک
ن + آن بیان اولیا واصفیاست + کز ہمہ اعراض نفسانی جداست + حاصل آن کز زہر نفس
نوش کن تریاق مرشد حیست و تیز + این طلسم سحر نفس اندر شکن + سوی گنج پیر کامل نقب زن +
ت این سوی آغاز ران + جانب مہمان ومسجد بازران + المعنی یعنے سحر کاہ کو اپنی صنعت سے
پھر کوہ کو کاہ کر دیتا ہی بری چیزون کو اپنے فن سے عجیب وغریب کر دیتا ہی اور عجیب وغریب کو
برا جاتا ہی کسیوقت آدمی کو گدھا کر دیتا ہی اور کسی افسون سے گدھے کو آدمی کرکے دکھاتا ہر
ی ہی کہ جب وہ اظہار اپنے عمل کا کرتا ہی تو ہر دم قلب حقیقتون کا کرتا ہی کہ درحقیقت کوئی
لھ ہی نظر کچھ آتی یہ ایسا ہی ایک ساحر تیرے درون مین چھپا ہی بیشک جسکے وسواس مین

سحر مستمر ہوا ای استوار ور دان آس جہان مین جہان یہ سحر ہی اور ساحر جادو کشا یعنے جادو ظاہر کرنے والا

ور جس جنگل مین کہ یہ زہر تیرہ جا ہی تریاق بھی ای پسر وہان جا ہی اور جمعکی نسبت اس سببسے ہی کہ ہلاہل

پسر تریاق بھی اثر نہین کرتا وہ بیخ ایک گیاہکی ہی کہ کوہ ہلاہل مین پیدا ہوتی ہی اور اسی کوہ کے نام سے

ہ زہر مشہور ہی زہر سے مراد نفس و شیطان تریاق سے روح و عقل چنانچہ تریاق تجھ سے کہتا ہی آ مجھ سے پناہ

پسر ڈھونڈھ کہ مین تجھ سے زہر کی نسبت زیادہ نزدیک ہون اسکا کہنا جادو ہی اور باعث تیری پرائی کا

ور یہ کہنا بھی جادو ہی لیکن اسکے جادو کا دافع چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی ان من

لبیان لسحرا بیشک بعض بیان سحر ہی جو مراد دلپذیری و فصاحت سے ہی اور بحقیقت اس سردار شجاع نے

چ کہا ہی لیکن وہ سحر جو سحر ساحرون کو دفع کرے اور اپنے بیان مین مایۂ تریاک ہو بیان اولیا و اصفیا کا ہی

ر تمام اغراض نفسانی سے جدا ہی الحاصل تو نفس دون کے زہر سے بچ اور تریاق مرشد کا جھٹ پٹ

نے یہ طلسم جو نفس نے سحر کا بناکر تجھکو اسمین ڈالا ہی اس طلسم کو توڑ اور پیر کامل کے خزانہ پر نقب لگا اب

ہی بطور حصر کے فرماتے ہین کہ یہ تو بڑی لمبی کہانی ہی تو لے جو بات شرع کی تھی اسکی طرف چل یعنے مہمان و

مسجد کیطرف لوٹ چل اسکا بیان کر انخلاف شرح مین کاہی کو گاہی بکاف فارسی اور کشا کو کشاد و نیز کو تیز لکھا ہی

مکرر نصیحت عادیونکی اس مہمان مسجد مہمان کش کو

ولہ ہین بکن جلدی برو ای بوالکرم + مسجد ما را مکن زین متہم + کہ بگوید دشمنی از دشمنی + آتشی در ما زند

ر وادنی + کہ نیا سایند او را ظالمی + بر بہانہ مسجد او بد سالمی + تا بہانہ قتل بر مسجد نہد + چونکہ بدنامست مسجد

جہد + تہمتی بر ما منہ ای سخت جان + کہ نہ ایم ایمن زمکر دشمنان + ہین بکن جلدی مکن سودا مپز + کہ نتان

بود گیہان را بگز + چو تو بسیاران بلا فیدہ زبخت + ریش خود بر کند یک یک لخت لخت + ہین برو کوتاہ

ن این قیل و قال + خویش و ما را در میفگن در وبال + المعنی پھر اہل مسجد نے کہا خبردار جلدی کر اور

ے بوالکرم یہان سے چلا جا ہماری مسجد کو اس سے متہم مت کر کہ کل کو کوئی دشمن اور دنی دشمنی سے

م مین آگ لگادے کہ انھین مین سے کسی ظالم نے اسپر ظلم کیا اور مسجد کا بہانہ لگایا وہ تو صحیح و سالم تندرست

ھا آپ تو مار ڈالا اور مسجد پہ بہانہ قتل کا رکھا آخر مسجد تو بدنام ہو رہی ہی مسجد ہی کا نام ہوگا مین صاف

ہے جاونگا بس ای سخت جان تو تہمت مین ہمکو مت ڈال کہ ہم دشمنون کے مکر سے بیخوف نہین ہین خبردار

و چلا جا خبط مین مت پڑ دیر مت کر کہ دنیا کو کوئی گز سے نہین ناپ سکتا یعنے لوگون کی زبان بند نہین

ہ سکتا نیز صیغہ نہی ہی یعنی دن سے دیر لگا جا تیری طرح بہتون نے شیخی بخت سے ماری کہ ہم اپنے نصیب کے

مردے سے مین آخر یہ ہوا کہ ذرا ذرا کر کے اپنی ڈاڑھی ہی کھسوٹی ایسے پچھتاتے بس خبردار چلا جا اور یہ

جھوڑ آپ کو اور ہمکو وبال مین مت ڈال الخلاف شرح مین تا ساید کو تا سامید لکھا ہے

مہمان کا اور مثل لانا اور دفع کرنا کھیت والے کا آواز دف سے اُس شتر کو جسکی پشت پر کوس محمودی بجاتے تھے کشت سے

ای یاران ازان دیوان نیم + که ز لاحولی ضعیف آید پیم + کودکی کو حارس کشتی بدی + طبلکے در
ن میر دی + تا رمیدی مرغ ازان طبلک ز کشت + کشت از مرغان سلامت میگذشت + چونکه
شاہ محمود کریم + برگذر زد اندر آن طرف خیمہ عظیم + با سپاہی ہمچو استارہ اثیر + انبہی فیروز و صفدر ملک گیر
کو بدی حمال کوس + بختی بد پیشیر و ہمچون خروس + بانگ کوس و طبل بردی روز و شب + میر دم
در طلب + اندران مزرع در آمد آن شتر + کودک آن طبلک بزد در حفظ بر + عاقلی گفتش مزن
او + بختی طبلست و با آنست خو + پیش او چه بود تبوراک تو طفل + که کشید او طبل سلطان بست کفل
کشتہ قربان دلا + جان من نوبتگہ طبل بلا + خود تبوراکست این تہدیدہا + پیش آنچه دیدہ است این
یعنی بر بالفظم گندم تبوراک طبل کو چاک کہ کھیت والے اُس سے پرندون کو اڑاتے ہین کفل
حصہ کسی چیز سے مہمان نے کہا ای یارو مین ایسا شیطان نہین ہون کہ ذرا سی لاحول سے
آگے کو نہ بڑھین اور ضعیف پڑین ایک لڑکا جو رکھوالا کھیت کا تھا ایک طبلک پرندون
کو بجاتا تھا تو پرند طبلک کی آواز سے کھیت سے بھاگ جاتے تھے اور کھیت پرندون سے
رہتا تھا جبکہ سلطان شاہ محمود کریم نے راہ پر خیمہ اپنا کھڑا کیا اور اُسکے ساتھ سپاہ بھی تھی
آسمان کے ستارے انبوہ کے انبوہ اور صفدر ملک گیر اُس سپاہ مین ایک اونٹ تھا جسپر
رتے تھے اور وہ اونٹ ایک بختی تھا پیشرو مثل خروس کے کہ خروس کے مثل آگے آگے
غالبس آواز طبل و کوس کی رات دن مین فوج کے بلانے لوٹانے کی اُسپر سے کرتے تھے
اونٹ اس لڑکے کے کھیت مین آیا لڑکے نے وہ طبلک اپنے گیہون کی حفاظت کیلیے
عاقل نے اُس سے کہا طبلک مت بجایہ اونٹ طبل کا ہی وہ آواز طبل کا خوگر ہو رہا ہی
ری تبوراک کیا چیز ہی لڑکا کہ وہ آواز طبل کی تیری طبلک سے بیس حصہ زیادہ ہی بعد اس کے
ستا ہی کہ مین عاشق ہون محبت معشوق پر قربان گشتہ میری جان نوبتخانہ طبل بلا کی ہی رات
نوبت بلا کی بج رہی ہی یہ تمھاری تہدیدین تبوراک ہین اُسکے سامنے جو کچھ کہ میری آنکھین دیکھ
خلاف شرح مین آنست کو انشست لکھا ہی قولہ ای حریفان من ازان نہا نیستم + کز خیالاتے
بایستم + من چو اسمٰعیلیانم بیحذر + بل چو اسمعیل آزادم ز سر + فارغم از طمطراق وا ز ریا + قل تعالوا گفت

جانم را بیا + گفت پیغمبر کہ چار فی السلف + بالعطیہ من تیقن بالخلف + ہر کہ بیند مر عطا را صد عوض + زود در بازد
عطا را زین غرض + جملہ در بازارزان گشتند بند + تا چو سود افتاد مال خود دہند + روزد کانہا نشستہ منتظر
تا کہ سود آید نہ بذل آید سفر + تا نہ بیند کالہ در ربح بیش + سر وگردد عشقش ز کالای خویش + گرم زان ماندست باو
کو بدید + کالہ ہای خویش را ربح و مزید + ہمچنین علم و ہنرہا و حرف + چون ندید افزون ازانہا در شرف + تا بہ
از جان نیست جان باشد عزیز + چون بہ آمد نام جان شد چیز لیز + لعبت مردہ بود جان طفل را + تا نہ گشت او در بزرگی
طفل زا + این تصور وین تخیل لعبت ست + تا تو طفلی پس بدانت حاجت ست + چون ز طفلی رست جان
شد در وصال + فارغ از حس ست و تصویر و خیال + نیست محرم تا بگویم بے نفاق + تن زدم واللہ اعلم
بالوفاق + مال و تن برفند زیر آن فنا + حق خریدارش کہ اللہ اشتری + برفہا زان از ثمن اولیست ت
کہ تو در شکی یقینے نیستت + وین عجب ظنی نست در تو ای مہین + کہ نمی پرد بہ بستان یقین + ہر گمان تشنہ
یقین ست ای پسر + میزند اندر تزاید بال و پر + چون رسد در علم پس پر پا شود + مر یقین را علم و پویا شود
زانکہ ہست اندر طریق مفتتن + علم کمتر از یقین و فوق ظن + المعنی واہی مہمان مسجد کہتا ہی کہ ای حریفو مین
ان لوگون سے نہین ہون جو بسبب کسی خیالات کے اپنی راہ چلنے سے رک رہون مین مثل اسماعیلیون کے
ہون بیخوف اپنے ذبح ہو جانے پر آمادہ بلکہ مانند اسمعیل کے سر سے آزاد و بے پروا ہین کر و فر ظاہری و
ریا سے فارغ ہون اسی سبب سے میرے مطلوب نے میری جان سے تعالوا کہا یعنے میرے پاس آ
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جار فی السلف من یتیقن بالخلف بخشش کرتا ہی زمانہ گذشتہ
مین جو کوئی یقین کرتا ہی زمانہ خلف کا یعنے پیچھے کا کہ بیشک عوض اسکا بہتر پاونگا بس جو کوئی یہ بات
جانے کہ مجھکو اس عطا مین سو عوض ہین تو اس غرض سے فوراً وہ عطا کو یہان حصول غرض مین لگا دیگا
سب لوگ اسی سبب سے مقید بازار کیے ہوئے ہین کہ سود کو تک رہے ہین جب سود معلوم ہوتا ہی مال
اپنا دیدیتے ہین روز دکانون مین اس بات کے منتظر ہو کے بیٹھتے ہین تا ہمکو سود حاصل ہو نہ بذل ہمارا مفت ہو
یعنے ہم جو مال خرچ کرین اس سے سود ہو نہ وہ ضرر رسان ہو اور جو کسیکے اسباب کا لا مین زیادہ نفع دیکھتا ہی
تو اسکا عشق اپنے کالا و اسباب سے سرد ہو جاتا ہی اپنے کالا سے جو اسکا عشق گرم رہا ہی یہی وجہ ہی کہ اسمین
نفع اور بڑھوتری دیکھا تھا ایسے ہی سارے علم و ہنر اور حرفون پیشونکا حال ہی جب اور ون سے اپنون کو
شرف مین زیادہ نہین پاتا اور نہین دیکھتا ہی یہان تک کہ جان سے بہتر کوئی چیز نہین ہی یہ بڑی عزیز ہی
مگر جب اس سے بہتر ملتا ہی تو نام جانکا چیز نیز ہو جاتا ہی یعنے بضاعت ناچیز عزیز نہین رہتی دوسری تمثیل
ہی کہ گڑیا جو مردہ اور بیجان شی ہی کیسی لڑکیون کی جان ہوتی ہی جب تک کہ وہ بڑی ہو کے آپ بچے

ین ایسے ہی یہ تصور اور یہ تخیل بھی ایک گڑیا ہی کہ جب تک تو طفل ہی انکا محتاج ہو اور جب طفلی
اور جان وصال جانان سے وصل ہوئی جملہ حس اور تصور و خیال سے فارغ ہوگیا اب کوئی
ہیں سے بے نفاق وہ خاص باتین جو دلمین ہین کہون لہذا بس کرتا ہون اللہ وفاق کو
نتا ہی پھر بقولہ اسی مہمان مسجد کا ہی مال و تن تیرا ایسا ہی جیسے برف کہ اُسکے نیچے فنا ہی اور اللہ تم
ن اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ بیشک اللہ خرید کرتا ہی مومنین سے
ن اور اُنکے مال بعوض جنت کے پھر جب یہ نفس و مال برف و فنا ہین تو تو ایسی گران قیمت
یون نہین بیچتا مگر اس سبب سے یہ برف اس قیمت سے تجھکو اولی ہورہی کہ تو شک مین
انے یہ قیمت اے جنت ہی بھی یا نہین خاص یقین نہین کہ ہی اور تعجب کہ یہ تیرا عجب گمان ہی
یقین کیطرف نہین اُڑتا ورنہ اے پسر ہر گمان تشنہ یقین کا ہی اور تیز اید یقین مین اُڑتا ہی جب
نخ جاتا ہی تو قائم ہو جاتا ہی اور وہ علم یقین کے ساتھ دوڑنے لگتا ہی اس سبب سے کہ جو طریق امتحان
ہین اُنسے ثابت ہی کہ علم یقین سے کمتر ہی اور ظن پر فائق چنانچہ ظن وہ ہی جسکی دو طرف ہون
یقین مگر یقین کیطرف راجح اور علم مراد ہی اعتقاد قطعی سے اور یقین بمعنی ثبات پر بس ظاہر ہی
ہی ظن پر اور یقین سے کمتر ہی ا بخلاف شرح مین از آدم کو از آدم جا و کو جا زمتن مین خلف کو
زو کا نہا کو زرد ابنا نہا بندل کو بیدل مضر کو مضر شرف کو سرف بہ قند کو برقند نیران کو نیزان بد
د ناظرین بغور تامل فرمایئن + قولہ علم جویای یقین باشد بدان + وان یقین جویای دیدست عیان +
بجو این راکنون + از پس کلا پس لو تعلمون + میکشد دانش به بینش ای علیم + گر یقین بودی بدیدندی
یا ملاز یقین بی امتہال + اینچنان کہ ظن ہمی زاید خیال + اندرا لہکم بیان این ببین + کہ شود علم
عین الیقین + از گمان واز یقین بالاترم + وز ملامت برنمیگردد سرم + چون دہانم خورد از حلوای او
چشم و بینای او + بانہم گستاخ چون خانہ روم + یا للہ زانم نہ کو یا نہ روم + انچہ گل را گفت حق خنداننش کرد
گفت صد چندانش کرد + انچہ زو بر سرو قدش راست کرد + وانچہ از وی نرگس و نسرین بخورد +
شیرین جان و دل + وانچہ خاکی یافت زان نقش چگل + انچہ ابرو را چنان طرار ساخت + چہرہ
گلنار ساخت + مر زبان را داد صد افسونگری + وانچہ کان را داد زر جعفری + چون در زرادخانہ باز شد
تیر انداز شد + بر دلم زد تیر دسودائیش کرد + عاشق شکر شکر خائیش کرد + عاشق آنم کہ ہر آن آن
عقل و جان جاندار یکسر جان اوست + المعنی امتہال بکسر مہلت دادن چگل بکسر تین وکاف
شہر حسن خیز طرار تیز زبان اور کیسہ بر جعفر نام کیمیا گر زرا ذرہ ساز بر وزن قہار و در آخر دال

وہی مہمان مذکور کہتا ہی کہ علم جو یقین کو ڈھونڈھتا ہی یہ سبب ہی کہ یقین ہر شی کو اپنی دید پر موقوف رکھتا ہی اور طالب ظاہر کا ہی تو الہٰکم مین جو سورۂ قرآنی ہی ابھی ڈھونڈھ لے کہ بعد کلا اور بعد لو تعلمون کے کیا ہی یعنے علم و یقین جیسا کہ فرمایا کلا لو تعلمون علم الیقین حقا کہ اگر جانتے تم علم و یقین کو بس اس سے صاف ظاہر ہی کہ دانش جو علم ہی ای علم بینش کیطرف کہ یقین ہی کھینچتی ہی دانش بینش کو ڈھونڈھتی ہی اگر اسکو یقین ہوتا تو جحیم کو دیکھتا جیسا کہ کہا ہی لترون الجحیم اسلیے کہ یقین سے فوراً دید پیدا ہوتی ہی بے مہلت جیسے کہ ظن سے خیال پیدا ہوتا ہی اور الہٰکم مین اس بیان کو بھی دیکھ لے کہ علم الیقین عین الیقین ہو جاتا ہی جیسا فرمایا ثم لترونہا عین الیقین پھر دیکھتے تم اسکو بعین الیقین کہ بعد علم الیقین عین الیقین اور وہی پھر وہی مہمان کہتا ہی کہ مین گمان و یقین دونون سے بالاتر ہون کوئی ملامت کرے میرا سر ملامت سے نہین پھرتا نہ مجھکو تلخ و ناگوار ہی میرا دہن تو اُسکا حلوا کھا چکا ہی اور چشم روشن اور بینا اُسکا ہوگیا ہون مجھکو کیا پروا کوئی کتنی ہی ملامت کرے اور پھر جب گستاخ گھر کیطرف جاؤنگا تو شوخ و چالاک جاؤنگا نہ یہ کہ پاؤن کانپتے اور اندھون کے مثل ٹٹولتا ہوا جاؤن جو کچھ حق تعالی نے گل سے کہکے اُسکو خندان کر دیا ہی میرے دل کے سامنے کہکے اُسکو سوگنا اس سے خندان کر دیا ہی اور سوا اسکے وہ چیز جو سرو پر مارکے تو اسکا سیدھا کر دیا اور وہ چیز جو نرگس و نسرین نے اس سے کھاکے یہ لطافت پائی اور وہ چیز جسنے کہ جان و دل کو شیرین کر دیا اور وہ حسن و خوبی کہ اُسنے آدم خاکی کو نقش چگل بنا دیا اور وہ کیفیت جسنے ابرو کو ایسا زبان دراز و کیسہ بر کر دیا اور چہرہ کو گلگونہ گلنار کا بنایا اور سیکڑون افسونگریان زبان کو دین اور وہ چیز جسنے کان کو زر جعفری بخشا اور جب دروازہ سلح خانہ کا کھولا تو غمزے چشم کے تیر انداز ہوے اُسی نے میرے دل پر تیر مارا اور اسکو سودائی بنایا اور عاشق شکر اور اُسکی شکر خائی کا کیا غم کہ لب شکر خای کلام یعنی اسکا عاشق ہون کہ ہر آن اُسکی آن و ملکیت ہی اور عقل اور جان اور جاندار سب اُسکے مرجان و گوہر ہین آن وہ ادا معشوق کی جو بیان مین نہین آسکتی انخلاف شرح مین دیدست کو دیدہ است و تعلمون کو یعلمون گلگونہ و گلنار بواو عطف لکھا ہی اور بے عطف مین مبالغہ زیادہ ہی قولہ من نہ لافم و ربلافم ہمچو آب + نیست در سم آتش کشتی ام اضطراب + چون بدزدم چون حفیظ مخزن اوست + چون بنالم سخت رو پشت من اوست + ہر کہ او خورشید باشد پشت گرم + سخت رو باشد نہ بیم او را نہ شرم + ہمچو روی آفتاب بیحذر + گشت رویش خصم سوز پردہ در + ہر پیمبر سخت رو بد در جہان + یک سوارہ کوفت بر جیش شہان + رو نگردانید از ترس و غمی + یک تنہ تنہا بزد بر عالمی + سخت رو شد سنگ ثابت بار سوخ + از ترسد از جہان با کلوخ + کان کلوخ از خشت زن یکلخت شد +

از صنع خدائی سخت شد + گوسفندان گر برون اند از حساب + زان بیمان کی ترسد آن قصاب +
راع نبی چون راعی ست + خلق مانند رمہ او ساعی ست + از رمہ چوپان نترسد در نبرد + لیک شان
بود در گرم وسرد + گر زند بانگی ز قہر او بر رمہ + دان ز مہر ست آنکہ دارد بر ہمہ + ہر زمان گوید بگوشت بخت نو
غمگین کنم غمگین مشو + المعنی غمگین مین لفظ گین بمعنی خداوند کے ہی و بمعنی پُر دشمون مین شیخی نہین مارتا
شیخی مارون تو تو مین مثل آب کے ہون کہ کسی آگ کے بجھا دینے مین مجھکو اضطراب نہین ہین اپنے
یون چھپاؤن حفیظ میرے مخزن کا وہ ہی اگر محض لاف ہو تو ڈرون اور کیسے سخت رو نہو ن کہ
پشت و مد دوہ ہی جسکو پشت گرمی خورشید سے ہوتی ہی وہ سخت رو ہوتا ہی نہ اسکو کیسکا ڈر ہی
شرم وہ ایسا ہی جیسے روے آفتاب خصم سوز بھی کہ وہ اسکی حدت وحرارت ہوا در پردہ دریدہ کہ وہ
دشمنی ہی ہر چھپے ڈھکے کو ظاہر کردینے والی دیکھو جتنے پیمبر جہان مین ہوے سب سخت رو کہ تن تنہا
شاہون کے لشکر کو زود ضرب کیا ہی کسی سے نے کسی خوف وغم سے منھ نہین پھیرا تن تنہا ایک عالم پر
یسے ہی سنگ جو قرار گرفتہ اور بار سوخ ہی اور استوار وہ بھی سخت رو ہوتا ہی اگر سارا جہان پر کلوخ
ے تو وہ نہین ڈرتا کسواسطے کہ کلوخ توخشت زن سے ایک ٹکڑا ادنی ہوا ہی اور سنگ خدا نے تم
سے سخت ہوا ہی بکریان اگرچہ بیشمار وبحساب ہون اُسنے بسبب اُنکی سرگشتگی کے قصاب کب ڈریگا
رفع سرگشتگی وحیرانی آنحضرت نے فرمایا ہی کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ والامیر راع علی عیالہ و
عنہ والمرأۃ راعیۃ علی بیت زوجہا وولدہ وہی مسئولۃ عنہم والعبد الرجل راع علی مال سیدہ وہو مسئول عنہ
راع وکلکم مسئول ہرایک تمسے نگہبان ہی اور ہرایک تمسے پوچھا جائیگا رعیت سے مرد نگہبان ہی
مال کا اور اُس سے پوچھا جائیگا عورت نگہبان ہی اپنے خاوند کے گھر کی اور اُسکے اولاد کی یہ
ی جائیگی اور غلام آدمی کا راعی ہی مال آقا پر وہ اُس سے پوچھا جائیگا خبردار ہو کل تمسے راعی
کل مسئول بس ایسے ہی نبی بھی مثل راعی کے ہین اور خلق مثل رمہ کے اور وہ انکا ساعی اگر رمہ
سے لڑے تو چوپان اُنکی لڑائی سے کب ڈریگا لیکن گرم وسرد کا اُنکے حافظ ہی اگر آواز قہر کی رمہ
تو یہ جان کہ یہ آواز مہر کی ہی جیسی کہ اُسکو سب پر ہی ہر دم تیرے کان مین تیرا بخت کہتا ہی اگر
ن کردون تو غمگین مت ہو یہ شعر اور اشعار مابعد مولانا رہ نے دوسری تمہید و تمثیل مین ارشاد
ن وللہ درہم الخلاف شرح مین بار سوخ کو باز سوخ بلکخت کو یکحت ہیمان کو بہیتان اس شکل کا
ت کو گوشم لکھا ہی یہ عجب حال کہ کسکا گوش اور کسکا بخت قولہ من ترا غمگین وگریان زان کنم +
چشم بدان پنہان کنم + تلخ گردانم ز غمہا خوے تو + تا بگردد چشم بد از روے تو +

ای تو صیادی نہ جویای منی + بندہ وافگندۂ رای منی + حیلہ اندیشی کہ در من در رسی + در فراق وجستن من بیکسی + چارہ میجوید پی من درد تو + می شنودم دوش آہ سرد تو + می توانم ہم کہ بی این انتظار + رہ دہم بنمایمت راہ گذار + تا ازین گرداب دوران وارہی + بر سر گنج وصالم پا نہی + لیک شیرینی ولذات مقر + ہست بر اندازۂ رنج سفر + آنگہ از شہر وز خویشان برخوری + کز غریبی رنج ومحنتہا بری + در نخود بنگر کہ اندر دیگ چون + میجہد بالا چو شد ز آتش زبون + ہر چہ آسان یافتی آسان دہی + در مشکلہات را بجان نہی + بشنو این تمثیل وقدر خود بدان + وز بلا ہا ز گریز ایجوان + المعنی یہ قول بھی بخت ہی کا ہو کہ مین تجھکو غمگین وگریان اس سبب سے کرتا ہون کہ چشم بد ون سے چھپائے رہون بد اپنی خواہشین تجھکو غمگین دیکھ کے نہ پیش کرنے پائین کیونکہ تو خود ہی رو کے دیتا ہوا بد نفس وحرص وغیرہم یعنی تجھکو غمون مین ڈال کے تیری عادت کو تلخ کرتا ہون تو چشم بد کی تیرے صورت دیکھتے ہی لوٹ جاوے پاس نہ پھٹکے کیا تو میرا صیاد و میرا متلاشی نہین ہی اور میرا مطیع اور میری رائے پر افگندہ نہین تو بھی تو حیلے تجویز کرتا ہی تا تیری رسائی مجھ تک ہو اور میری جدائی و تلاش مین بیکس و بے بس ہو تیرا درد کیسے میرے ملنے کی تدبیرین ڈھونڈھتا تجویز کرتا ہو رات جو تو آہین سرد کرہا تھا مین انکو خوب سنتا تھا مین یہ بھی کر سکتا ہون کہ بے انتظار کے اپنی طرف تجھکو آنے دون اور راہگذار بتا دون تو تو اس گرداب زمانہ سے نجات پا جاوے اور میرے گنج وصال کے سر پر قدم رکھے لیکن شیرینی اور لذتین وطن کی بقدر اندازہ رنج سفر کے ہوتی ہین معمول ہو کہ آدمی اپنے شہر اور خویش واقربا سے اسوقت بہرہ دار ومتمتع ہوتا ہی کہ مسافرت سے رنج ومحنت اٹھائے تو خود نخود ہی کو دیکھ لے کہ جب ہانڈی مین پڑ کر آگ سے عاجز ہوتا ہی تو کیسا اوپر کو کودتا ہی اور اس رنج کی تاکید اس سبب سے کرتا ہون کہ جو چیز تجھکو آسان ملجاتی ہی تو ویسے ہی آسان اور کو دیدیتا ہی درد نہین کرتا اور جو مشکلیات سے ہین یعنے مشکل سے تونے پائی ہین انکو دیتے تیرا البتہ دل دکھتا ہی اب تو اس تمثیل کو سن اور اپنی قدر جان اور بلاؤن سے ایجوان منہ مت پھیر انخلاف شرح مین رو بگردان لکھا ہو کہ خلاف سیاق کلام کے ہی میری دانست مین مگردان ہی

تمثیل بھاگنا مومن کا اور بیصبری بلا مین ساتھ اضطراب بیقراری نخود کے وقت جوش کے تو باہر نکل جاوے اور منع کرنا کدبانو کا

قولہ ہر زمانی می بر آید وقت جوش + بر سر دیگ و برآرد صد خروش + کہ چرا آتش بمن در میزنی + چون خریدی چون نگونم میکنی + میزند کفلیز کدبانو کہ نی + خوش بجوش و بر مجہ ز آتش گہی + زان نہ جوشانم کہ مکروہ منی + بلکہ تا گیری تو ذوق و چاشنی + تا غذا گردی بیامیزی بجان + بہر خواری نیستت این امتحان + آب میخوردی ببستان سبز و تر + بہر این آتش بدست آن آبخور + رحمتش بر قہر از ان سابق شدست + تا کہ سرمایہ وجود آید بدست +

لذت نروید لحم و پوست + چون نروید چه گذازد عشق دوست + زان تقاضا گر بیاید قهرها + تا کنی ایثار
یه را + باز لطف آید برای عذر او + که بکردی غسل بر جستی ز جو + تا نخود گوید چریدی در بهار + رنج
شد نکوش دار + تا که مهمان باز گردد شکرساز + پیش شه گوید ز ایثار تو باز + المعنی کفگیر جسکو بیان
ے ہین نکوہ بکسر و کاف عربی ملامت فرماتے ہین کہ وہی نخود جوش کھا کھا کے دیگ کے سر پر آجاتے
بیسکڑون شور اٹھاتے ہین کہ کیون ہم مین آگ لگا دی ہی جب ہمکو خریدا ہی تو یہ ملامت سرزنش
ن ہی گھر کی بی بی کفگیر مارتی ہی اور کہتی ہی نہین اچھی طرح جوش کھاؤ اور آتشگاہ سے اچھلو کودو
اس سبب سے تمکو جوش نہین کرتی کہ تمکو مکروہ جانتی ہون بلکہ اسواسطے کہ تم مین مزہ اور چاشنی
اور اسواسطے کہ غذا ہوکے جان سے آمیختہ ہو جاؤ کسی ننگ و عار کیوجہ سے یہ امتحان تمھارا نہین ہی
ن باغ تر و سبز مین پانی پیتے رہے ہو وہ آبخور تمھارا اسی آگ کیواسطے تھا آبخور آبشخور جگہ پانی
بہائم کی رحمت اسکی قہر پر اس سبب سے سابق ہی کہ سرمایہ وجود کا حاصل ہو یعنے ہر شی وجود دیگرے
کہ لحم و پوست بے لذت کے پیدا نہین ہوتا اور اگر لحم و پوست نہو تو عشق و دست کا کسکو
لائے اس تقاضا یعنے عشق سے اگر اسکے غلبے اور شدتین واقع ہون تو اسکے ایثار مین سرمایہ
ے تو پھر لطف اسکا اسکے عذر مین آئیگا اور تجھسے کہیگا کہ اب تو غسل کر کے پاک صاف ہو گیا
کل گیا سب آلودگیان تیری جاتی رہین خبردار وہ خود نہ کہنے پائے کہ مدتون عیش و بہار مین
رنج تیرا مہمان ہی تو اسکو خوش رکھ تا جب مہمان لوٹکے اپنے بادشاہ کے پاس جائے
ئے اور تیرے ایثار کا بیان کرے المخلاف شرح مین نکوہم کو نکوہم لکھا ہی کہ کو کہتے
بجوشانم عار کو غار قولہ تا بجای نعمت منعم رسد + جملہ نعمتہا بر در بر تو حسد + گو خلیلم تو پسر پیش
بہ انی اراک اذبحک + سر بہ پیش قہر نہ دل برقرار + تا برم حلقت اسمعیل وار + سر ببرم لیک
یست + کہ بریدہ گشتن و کشتن بر نیست + لیک مقصودم ازان تعلیم تست + ای مسلمان بایدت
+ ای نخود میجوش اندر ابتلا + تا نہ ہستی و نہ خود ماند ترا + اندران بستان اگر خندیدہ + تو گل بستان
ہ + گر جدا از باغ آب و گل شدی + لقمہ گشتی اندر احشا آمدی + شو غذا و قوت اندیشہ
شو در بیشہ ہا + از صفاتش رستہ باللہ نخست + در صفاتش باز رو چالاک و چست + زابر و خورشید
آمدی + پس شدی صاف و زگردون بر شدی + آمدی در صورت باران و آب + میروی
ستطاب + جزو شمس و ابر و باران ہا بدی + نفس و فعل و قول و فکر تہا شدی المعنی بجک
بکسر اول و فتح ثانی بمعنی کارد کے لکھا ہی کہ ترکی روحی ہو مجھکو لغت مین نہین ملا شارح نے کسی

لغت مین دیکھا ہوگا احشا بالفتح جو کچھ سینہ اور شکم مین ہی مثلا دل اور جگر اور معدہ و رودہ یعنے جب وہ شاہ
کے سامنے تیرے ایثار کا بیان کریگا تو نعمت کسکی خود منعم تیرے پاس پہونچیگا جس سے ساری نعمتین تجھپر چھا
رہنگی وہ رتبہ تیرا ہوگا اور وہ منعم تجھ سے کہیگا کہ مین خلیل ہون تو پسر ہی مجھکو خواب مین دکھایا ہی کہ مین تجھ
ذبح کرتا ہون تس میری چھری کے سامنے سر رکھدے جیسا کہ دوسرے مصرعہ مین ہی انی اریٰ انی اذبحک
اور یہ بات تین رات حضرت خلیل نے خواب مین دیکھکر حضرت اسمعیلؑ سے کہا اور وہ ذبح ہونے پر مستعد
ہوئے اب تو سر اپنا قہر و غلبہ عشق کے سامنے رکھدے اور دل قرار و سکون پر رکھو بصیرت ہو حلق تیرا اسمعیلؑ
کیطرح کاٹون سر تو تیرا کاٹون لیکن بھید اسکا ایک راز پوشیدہ ہی کہ وہ کاٹنا قطع ہونے اور بریدہ ہونے
سے پاک ہی مثل ظاہر کے نہین ہی معنوی ہی لیکن خاص مقصود میرا اس قطع و برید سے تیری تعلیم ہی اور وہ
یہ کہ تو جو دعوی مسلمانی کرتا ہی تو اے مسلمان تسلیم کا طالب تجھکو ہونا چاہیے تسلیم اختیار کر بس اے خود کہ ہر کسی
سے مراد ہی خوب ابتلا و امتحان مین کھولتا ابلتا رہتا نہ تیری ہستی کو چھوڑے نہ خود تجکو چھوڑے اب اگر اس
باغ ابتلا کا تو ایک گل کھلا ہوا ہی تو بستان جان اور دیدہ دونون کا گل ہی اور اگر اس باغ سے جدا ہوا تو اب و
گل ہوگیا بیکار و خوار اور ایسا ایک لقمہ ہوگیا جو معدہ رودہ مین گیا جسکا انجام نجاست اور غذا و
قوت بھی ہوا تو آب و گل کا تجھکو تو چاہیے کہ تو غذا و قوت اندیشون کا بنے اسلیے کہ تو شیر ہی بس شیر بیشون کا
بن کہ وہ بیشے اندیشے ہین یعنی اللہ کی قسم کھاکے تجھ سے کہتا ہون کہ تو اسکی صفات سے پیدا ہوا ہی یعنے
خالق و باری یعنے خاک سے پیدا کرنے والا اسکی صفات سے ہین انھین سے تو پیدا ہی بس تجھکو چاہیے کہ
چست و چالاک ہو کے ان صفات اور سوا انکے سب کی طرف رجوع ہوے اور خوض و اندیشے کرے
تو تو ابر اور خورشید و گردون سے جو بڑے علو والے ہین انسے آیا ہی اور جسوقت تو صاف ہوا تو گردون
سے بھی بالا ہو جائیگا پھر ابر و آفتاب تو گردون کے تحت ہی ہین اور انسان تو ہر شی سے اشرف و اعلی ہی
جب تو صورت باران و آب مین آئیگا کہ یہ خود پاک اور کے پاک کرنے والے ہین تو ضرور صفات مستطاب
پاکیزہ برگزیدہ مین داخل ہوگا لیکن تیرا یہ حال کہ تو تھا تو جزو شمس و ابر و باران کا جو روشن اور طاہر
مطہر ہین اور ہوگیا نفس اور فعل و قول اور انکی فکر مین اختلاف شرح مین خلقت کو خلقت احشا کو احیا
لکھا ہی قولہ ہستی حیوان شد از مرگ نبات + راست آمد اقتلونی یا ثقات + چون چنین بردیست ما را بعد
مات + راست آمد ان فی قتلی حیات + فعل و قول صدق شد قوت ملک + تا برین معراج شد سوی فلک
انچنان کان طعمہ شد قوت بشر + از جمادی بر شد و شد جانور + این سخن را ترجمہ پہناوری + گفتہ آید در مقام
دیگرے + کاروان دائم ز گردون میرسد + تا تجارت میکند وا میرود + پس برو شیرین و خوش با اختیار +

ی وکراہت وررودار + زان حدیث تلخ میگویم ترا + تاز تلخیہا فروشویم ترا + زاب سرد انگور افسردہ رہد +
و افسردگی بیرون نہد + تو ز تلخی چونکہ دل پرخون شوی + پس ز تلخیہا ہمہ بیرون روی + از زنان شیرین
چون عسل + فارغ آئی گو تو ریز ندخل + ہر کہ او اندر بلا صابر نشد + مقبل این درگہ فاخر نشد + سگ
نیست او را طوق نیست + خام ناجوشیدہ جز بیذوق نیست + المعنی دیکھو مرگ ایسی شی ہی کہ نبات کی
حیوان کی جو نبات سے بڑھ کے ہستی ہوئی مثلاً غلہ وغیرہ کہ کاٹا جاتا ہی اور پیسا کوٹا جاتا ہی کہ
ی مرگ ہی حیوان کا قوت ہو جاتا ہی جس سے اُسکی ہستی ہی اب نبات کی مرگ سے تو یہ ہستی حاصل ہی
رگ سے جانے کیسی ہستی حاصل ہو گی اسواسطے ٹھیک کہا ہی جو اقتلونی یا ثقات کہا ہی اور ہرگاہ
ت یعنے مرنے کے بعد ایسی برداور جیت ہی تو یہ بات بھی ٹھیک ہی جو کہا ہی ان فی قتلی حیات فعل
ر قول صدق یہ قوت فرشتوں کا ہی وہ اسی سیڑھی سے آسمان پر چڑھے ہین کہ کھانے پینے سے
اور ایسا طعمہ کہ وہ قوت بشر کا ہو اقسم جمادی سے کہ جہان بشر اس سے بھرا پھر بشر نہین رہا جانو
دی غلہ وغیرہ کہ جمادات سے ہی اب فرماتے ہین کہ اس سخن کا چوڑا چکلہ ترجمہ دوسری جگہ ہم
گے میرے پاس تو ہمیشہ قافلہ آسمانی جو مراد تایید والقاے سخن سے ہی آسمان سے آتا ہی اور
ت کر کے چلا جاتا ہی پس جو کوئی خواہان اس تجارت کا ہو گا خود شیرین اور خوش اختیار
لیجائیگا نہ تلخی وکراہت سے درد کیطرح مین جو تجھ سے کڑوی کڑوی باتین کرتا ہون یہ تیری
ین چاہتا ہون کہ جملہ تلخیون سے تجھکو دھو کے پاک صاف کر دون آب بچھڑا ہوا انگور کا مزہ ہو تا کہ
ش پاتا ہی تو سردی وافسردگی چھوڑ دیتا ہی ایسے ہی جب تو میری تلخی سے دل پرخون ہو گا
ین سے چھوٹ جائیگا اور اسوقت مین تو مثل شہد کے شیرین ہو جائیگا اگر تجھپر سرکی یعنے
ترشروئیان کرین تو سب سے فارغ اور بخت ہوئے کچھ پروا ہی نکرے خوب جان لے
ل بلا مین صابر نہوا ہرگز مقبل اس درگاہ فاخر کا نہوا جو کتا شکاری نہین ہی اُسکے لیے
بھی نہین ہی ایسے ہی جو کوئی کچھ ہوتا ہی اُسیکے لیے بلا بھی ہی اور جو کچا ناجوشیدہ ہی وہ محض
بیذوق ہی یعنے بے لطف وبیمزہ الخلاف شرح مین درد وارکو زرد وار لکھا ہی

تمثیل صابر ہونا مومن کا جو بھید بلا پر واقف ہو جاے

لت اے چنین ہست آلتی + خوش بجو شم یا بم وہ راستی + تو درین جوشش چو معمار منی +
ا کہ بس خوش میزنی + ہمچو پیلم بر سرم زن زخم وداغ + تا نہ بینم خواب ہندستان دباغ + تا کہ خود
جوشش من + تا رہی یابم دران آغوش من + زانکہ انسان در غنا طاغی شود + ہمچو پیل خواب بین باغی شود

ں چون درخواب بیند ہندرا + پیلبان رانشنود آرد دغا + آن ستی گوید در آگہ پیش ازین + من چو تو بودم
جزای زمین + المعنی اس نخود نے جسکا ذکر اوپر ہوچکا کہا کہ اگر یہ جوش وبلا آیہ حصول مطلب کا ہی تو تو
لو خوب جوش دے اور ای رب میرے تو اس بلا مین مجھکو قرار و ثبات عطا کر جب اس جوشش مین
یر امعمار و آبادان کار ہی تو خوب کفچلیز میرے مار کہ نہایت ہی اچھی مار رہی ہو مثل پیل کے میرے
ریہ زخم و داغ لگاتا ہندوستان اور باغ کی خواب نہ دیکھون واضح ہو کہ ملک فارس مین پیل نہین ہوتا
بھی کوئی لیگیا اور وہ اپنے زمان معہود پرست ہوکے مارنے لگا تو انھون نے یہ تجویز کیا کہ اسنے ہندوستان
اب مین دیکھ لیا یا اسکو یاد آیا بس اصطلاح یہ مقرر ہوئی کہ پیل کو ہندستان یاد آنا یا ہندستان
ب مین دیکھنا اور درحقیقت وہ شورش اُسکی جوشش مستی سے ہوتی ہی اور اسوقت مین اُسکے داغ د
لگاتے ہین کہ پھر مست نہین ہوتا ہندستان د باغ مراد دنیا سے ہی اور داغ اسواسطے لگا کہ پھر مین اس
ں مین نہ پڑطون اور معشوق حقیقی کے آغوش کی راہ پاؤن اسواسطے کہ انسان غنا و آسودگی مین
ہ ہوجاتا ہی جیسے ہاتھی خواب مین دشمن و بیفرمان ہوجاتا ہی بس تشبیہ دنیا کی خواب سے ہی پھر تفسیر
مذکور کی ہی کہ پیل جب ہند کو خواب مین دیکھ لیتا ہی تو پیلبان کی نہین سنتا اور اس سے لڑتا ہی یہ سنکے
خاتون نیک نخود سے کہتی ہی کہ اُمجھ سے سن اس سے پہلے مین بھی ایسی ہی اجزاے زمین
سے تھی اختلاف یارم کو یارم دغا کو دغا نسخ مین لکھا ہی

عذر کرنا گھر کی بی بی کا نخود سے اور حکمت اسکو جوش مین ڈالنے کی

لہ چون پوشیدم جہاز آذری + پس پذیرا گشتم اندر خوری + مدتی جوشیدہ ام اندر زمن + مدتی دیگر درون
ب تن + زین دو جوشش قوت حسہا شدم + روح گشتم پس ترا استا شدم + در جمادی گفتمی زان میدوی
شوی علم و صفات معنوی + چون شدی تو روح پس بار دگر + جوش دیگر کن زحیوانی گذر + از خدا میخواہ
زین نکتہا + در نلغزی در رسی در منتہا + زانکہ از قرآن بسی گمرہ شدند + زان رسن قومی درون چہ شدند
یسن را نیست جرمی ای عنود + چون ترا سودای سر بالا نبود + المعنی آدمی کی تمثیل مین جو شعر اخیر عنوان
ں گویا لا میری دانست مین یہ شعر صدر اس حکایت کا ہو لیکن دھوکے مین لکھ گیا یعنے وہ خاتون
ب کہتی ہی کہ مین بھی اجزاے زمین سے تھی جب مین نے اپنا جوڑا آتشی پہنا جو جہیز مین لائی تھی کہ
مقسوم ہی پس مقبول ہوئی اُس حال سے کہ جیسی لائق تھی اور وہ جوڑا آتشی یہ ہی کہ ایک مدت تو مین
انہ کی طعن و تشنیع مین کھولتی رہی ہون اور ایک مدت دیگ تن یعنے آتش معدہ کے جوش
ں رہی ہون جو بھوک ہی تو جمادی تھا مین نے تجھکو جمادی سے توڑ پھوڑ کے ایسا کیا جسکے سبب

یسی طرف جاتا ہی کہ علم صفات معنوی کا ہوجاے یعنے علم صفات روحانی کا اور جب تو روح ہوجا
ہیے کہ پھر دوبارہ دوسرا جوش کر اور اس رتبہ سے بھی گذر جا اور مقام فنا پر پہونچکے بقا باللہ
راسے دعا مانگتا رہ کہ ان حکمتون سے توڑ گنے نہ پائے اور منتہا کو پہونچ جاے اسواسطے کہ قرآن
ہوسے بہت گمراہ ہوگئے اور اس رسن سے جو عروۃ الوثقی اسکی صفت ہی برخلاف بلندی پر چڑھنے
ی چاہ مین گرے ہین جیساکہ فرمایا یضل بہ کثیراً ویہدی بہ کثیراً گمراہی مین ڈالتا ہی بہتون کو اس
یت کرتا ہی بہتون کو اس سے لیکن رسن کا اسمین کچھ گناہ نہین ہی جب ای عنود تجھی کو سودا سربالا کا
ن کیا کرے الخلاف شرح مین جسہا کو جبہا کفتح بکاف تازی کو گفتے بکاف فارسی گمرہ کو گمرہ لکھا ہی

باقی حصہ مہمان اس مسجد مہمان کش کا اور ثبات وصدق اُسکا

ن غریب شہر سربا لاطلب + گفت می خسپم درین مسجد بشب + مسجدا گر کربلای من شوی + کعبہ
روای من شوی + ہین مرا بگذار ای بگزیدہ یار + تا رسن بازی کنم منصور وار + گر شدید اندر نصیحت
+ می نخواہد غوث در آتش خلیلؑ + جبرئیلا رو کہ من افروختہ + بہترم چون عود و عنبر سوختہ + جبرئیلا
ی میکنی + چون برادر پاسداری میکنی + ای برادر من بر آذر چابکم + من نہ آن جانم کہ گردم بیش
ن حیوانی فزاید از علف + آتشی بود و چو ہیزم شد تلف + گر نگشتی ہیزم آن مثمر بدی + تا ابد معمور ہم
+ تا رسوزانست این آتش بدان + پر تو آتش بود نی عین آن + المعنی اس مسافر شہر سربا لاطلب نے
نو اسی مسجد مین اس رات سوؤنگا اور مسجد سے مخاطب ہوکے کہا ای مسجد اگر تو کربلا میری ہوجاے
ربلائیون کی طرح شہید کرے تو تو میری کعبہ حاجت روا ہوجاے سب حاجتین میری روا ہوجائین
سے متوجہ ہوکے کہا آگاہ ہو ای یار گزیدہ مجھکو اپنے حال پر چھوڑ دے تا منصور کی طرح
ی کرون رسن باز بازیگر جو رسی پرہ ورڑے آ ای نصیحت کرنے والو اگرچہ تم نصیحت کے حق مین
بریئلؑ ہو جنسے ساری نصیحتین ختم ہوئین مگر مین تو خلیلؑ ہون کہ فریادرس نہین چاہتا منقول ہی
زت خلیل کو آگ مین ڈالنے کو آمادہ ہوے جبریئلؑ آئے اور کہا کوئی حاجت ہی کہا کوئی حاجت
یہ آگ مین جو ڈالتے ہین کہا جاننے والا جانتا ہی مین تجھسے مدد نہین چاہتا ای جبریئلؑ تو جا کہ مین افروختہ
در عود و عنبر کیطرح آگ مین جل جاؤن تو یہی بہتر ہی ای جبریئلؑ اگرچہ تو یاری کرتا ہی اور برادر کے مانند
ی مگر ای برادر مین آذر یعنے آگ پر چست وچالاک ہون اور وہ جان نہین ہون جو گھٹ جاؤن
ن آذر مبدل آور کا ہی بس بیان برعایت تجنیس تام برادر کے برادر ہی بہتر ہی وہ جان جو
ہوتی ہی موافق قول اطبا کے روح حیوانی ہی کہ خورش لطیف سے بڑھتی ہی اور غذا نہ ملنے سے

یف و فنا ہوتی ہی اور عجب کہ ہی تو یہ روح حیوانی ایک آتش کہ ایک عنصر قوی ہی اور جسکی ہیزم خوراک کر یہ
ل ہیزم کی علت سے تلف ہوتی ہی پس اگر یہ ہیزم اسکے ساتھ نہ لگی ہوتی تو یہ شمر ہوتی یعنے ثمر دارد
رندہ اور معمور و عامر ابد تک ای خود بھی آباد اور آباد کنندہ اور یہ آگ جو زمین پر ہی اور سوزان تو اسکا
سبب ہی کہ اسی آگ کا پرتو ہی نہ ذات خاص اسکی قولہ عین آتش در اثیر آمد یقین + پرتو سایہ ئیست اندر زمین + لاجرم
پیا بد اضطراب + سوی معدن باد سیگرد شتاب + قامت تو بر قرار آمد بساز + سایہ ات کوتہ دمی یکدم دراز +
در پرتو نیابد کز ثبات + عکسہا وا گشتہ سوی امہات + ہین دہان بر بند فتنہ لب کشاد + باز گو اللہ اعلم
بالرشاد + فتنہ زاد و کرد عالم را خراب + شرق و غرب افتاد اندر اضطراب + چون غرابت گشت و لہا تنگ شد +
با دیگری در جنگ شد + گفتگو بسیار شد خامش شدم + مسئلہ تسلیم کردم تن زدم + ور تو گوئے موجب فتنہ
بود + باز گویم گوش کن چون غم فزود + المعنی اثیر کرہ نار کہ متصل فلک ہی یعنے غایت بلندی فرماتے ہین کہ
آتش جو عین آتش ہی اثیر مین ہی یقیناً اور یہ آتش جو زمین مین ہی یہ اسکے سایہ کا پرتو ہی اصلی نہین ہی
ضرور ہی کہ پرتو اپنے معدن کیواسطے مضطرب ہوا اور جلدی اسکی طرف لوٹ جاے جیسے قد تیرا جس سایہ
تی کے ساتھ ہی بحال خود رہتا ہی اور سایہ تیرا کبھی کوتاہ ہوتا ہی کبھی دراز اس سبب سے کہ پرتو مین کوئی ثبات
ن پاتا اسکے جو عکس ہین سب اپنے امہات کیطرف کہ جنسے پیدا ہوتے ہین جاتے ہین اب فرماتے ہین
ار ہو تو زبان بند کر کہ فتنہ نے لب کھولے تو اللہ اعلم بالرشاد کہدے اسلیے کہ فتنہ پیدا ہوا عالم کو خراب
در شرق و غرب کو اضطراب مین ڈالا تیری غرابت سے دل تنگ ہوے اور ہر کوئی ہر کسی سے
نے لگا اور بہت گفتگو ہوئی مین بھی خاموش ہو گیا اور مسئلہ مان لیا اور جو تو کہے کہ فتنہ کا سبب کیا تھا
تو لے مین تجھکو بتاتا ہون کان لگا کے سن کہ کیسے یہ غم فزود ہوا

ذکر بد اندیشی کم فہمون اور طاعنون کا

پیش ازین کین قصہ تا مخلص رسد + دود گندی آمد از اہل حسد + من نمی رنجم ازین لیک این لگد +
رسادہ دلے را پی کند + خوش بیان کرد آن حکیم غزنوی + بہر محجوبان مثال معنوی + کہ ز قرآن گر نہ بیند
الال + این عجب نبود ز اصحاب ضلال + کز شعاع آفتاب پر ز نور + غیر گرمی می نیابد چشم کور + خربطی ناگاہ
خانہ + سر برون آورد چون طعانہ + کاین سخن پست ست یعنی مثنوی + قصہ پیغمبرست و پیروی + نیست
بست اسرار بلند + کہ دوانند اولیا زان سو سمند + از مقامات تبتل تا فنا + پایہ پایہ تا ملاقات خدا +
وحد ہر مقام و منزلی + کہ بپر زو بر پرد صاحبدلی + جملہ سر تا سر فسانہ است و فسون + کودکانہ قصہ بیرون
ن + چون کتاب اللہ بیامد ہم بران + اینچنین طعنہ زدند آن کافران + کہ اساطیرست و افسانہ نژند +

بقے و تحقیقے بلند + المعنی مخلص بالفتح محل تمام آئی کردن کو بخین مارنا خربط بط کلان و مراد از
ں تحمل خدا کی طرف رجوع کرنا اور دنیا سے جدا ہونا اساطیر قصہ ہای گذشتگان نثر ندیشت غار بیان
کا ہو کہ قبل اس سے کہ یہ قصہ تمام کو پہونچے ایک دھوان گریدنے والا جس سے لوگون کی
بیرہ اور دماغ خیرہ ہون آیا مین اسکا کچھ خیال نہین کرتا گو ہو مگر یہ خوف ہو کہ مبادا اسکی لات سادہ دلی
کی کو بخین مارے اور بے رفتار کر دے دیکھو کیسی اچھی مثال حکیم غزنوی نے معنی دار مناسب حال
ے جنپر اصلی معنی قرآن سے پردہ پڑا ہی کہی ہو کہ اہل ضلال قرآن سے سوائے قال کے اور کچھ
ے مقصود اصلی سے اسکے کچھ واقف نہین ظاہر کے مقید ہین اور یہ انسے کوئی تعجب کی بات نہین
آفتاب کیسا نور سے لبریز و پُر ہی مگر اندھے کی آنکھ سوائے گرمی کے اسکے نور کو نہین دیکھتی نہ اسکی
، واقف ایسے ہی ایک خربط یعنے احمق نے خرخانہ سے سر اٹھایا ایسا جیسے حد سے گذرے ہو
ں اور بط کلان کی بھی عادت ہو کہ سر اٹھا کے سخت و درشت آواز کرتی ہو اور یہ کہا کہ یہ سخن
یعنے مثنوی کہ اسمین قصے پیغمبرون کے اور انکی پیروی کا بیان ہو نہ یہ کہ اسمین کوئی ذکر و بحث اسرار
ہو اولیا اس طرف اپنا گھوڑا دوڑاتے ہین یہ تو اسمین مطلق نہین کہ مقامات تبتل سے جہان تک یعنے
فنا فی اللہ تک درجہ بدرجہ جدا جدا تا بملاقات خدا اسکی شرح و ربکی حد اور منزل و مقام
کوئی صاحبدل پرپا کے نسے اڑے یہ تو سرتاسر افسانے اور قصے ہین اور افسون لڑکون
کے نہ کچھ ظاہر ہو نہ کچھ باطن آئندہ مقولات مولانا رح کے ہین کہ اگر میری مثنوی پر اعتراض
کافر تو جب کتاب اللہ سے نازل ہوئی اسپر بھی یہی طعنے کرتے رہے کہ پرانے لوگون کی
ر قصے پست و خوار نہ اسمین کوئی تعمیق ہو نہ کوئی تحقیق سیدھا سادہ بیان گذشتہ لوگون کا ہو
، مین قال کو قال لکھا ہو قولہ کو دکان خرد فہمش میکنند + نیست جز امر پسند و نا پسند +
ذ ابلیس و مار + ذکر ہود و باد و ابراہیم و نار + ذکر نوح و کشتی و طوفان بین + ذکر کنعان و سرز
ذکر یوسفؑ ذکر زلف پر خمش + ذکر یعقوب و زلیخا و غمش + ذکر اسمعیل و ذبح و جبرئیلؑ +
اب فیل + ذکر بلقیس و سلیمان و سبا + ذکر داود و زبور و اوریا + ذکر طالوت و شعیب و
یونس ذکر لوط و قوم او + ذکر حمل مریم و نخل و مخاض + ذکر یحیی زکریا و در ریاض + ذکر صالح
+ ذکر ادریس و مناجات و جواب + ذکر الیاس و عزیر و موت او + ذکر قارون و زمین رفتن
و صبوری و بلا + ذکر اسرائیلیان و در تیہ لا + ذکر موسیؑ شجر طور و عصا + خلع نعلین و خطابات
ی و عروجش در سما + ذکر ذوالقرنین و خضر و ارمیا + ذکر فضل احمد و خلق عظیم + ذکر قمر از

معجز آتش شد ودنیم + ظاہرست وہر کسی پی می برد + کو بیان کہ گم شود دروی خرد + گفت اگر آسان نماید این تبو
اینچنین آسان یکی سورہ بگو + جنیان وانسیان واہل کار + گو یکی آیت ازین آسان بیار + حرف قرآن را بدان
کہ ظاہرست + زیر ظاہر باطنی ہم قاہرست + المعنی یعنے تعمیق ہی تحقیق حتی کہ چھوٹے چھوٹے لڑکے
سمجھ لیتے ہین اور سوا پسند و ناپسند کے کچھ نہین یعنے عذر کہ اگر جنت کا بیان ہی تو دوزخ کا بھی اور جو
حسنات کا ذکر ہی تو مقابل اُسکے سیئات کا بھی اور عذاب کے ساتھ ثواب بھی ذکر آدمؑ وگندم اور ابلیس و
مار کا کہ ابلیس گٹھکا بنا مار نے اسکو نگلا مار کو طاؤس نے پھر بہشت مین لیجا کے اُگل دیا اور ابلیس نے آدم کو
گندم کھلوایا اور ذکر ہوا اور طوفان باد کا اور ابراہیم اور نمرود کی نار کا اور ذکر نوحؑ اور کشتی اور طوفان
کا نون اسکا بضرورت قافیہ میم سے بدلا ہوا یعنے یم اور ذکر کنعان کا اور اُسکی نافرمانی کرنے کا
کنعان نام پسر حضرت نوحؑ کا کہ کافر تھا ذکر یوسفؑ اور اُسکی زلف پُر خم کا ذکر یعقوبؑ و زلیخا اور اُنکے
غم کا ذکر اسمعیلؑ اور اُنکے ذبح اور جبرئیلؑ کا کہ جبرئیلؑ نے چھری کے نیچے سے نکال کے بجاے انکے
مینڈھا ڈال دیا تھا اور ذکر قصہ کعبہ اور اصحاب فیل کا جو الم ترکیف مین مذکور ہی ذکر بلقیس اور سلیمان
وسبا کا کہ بلقیس شہر سبا کی بادشاہ تھین سلیمانؑ نے تخت سمیت اُسکو اُٹھوا منگایا تھا اور ذکر داؤدؑ
زبور و اوریا کا اوریا انکا سالا تھا اُسکی عورت بعد مارے جانے کے اُنھون نے کرلی تھی ذکر طالوت
اور شعیبؑ اور اُنکے روزون کا کہ صائم الدہر تھے اور ذکر یونسؑ ور ذکر لوطؑ اور اُنکی قوم کا کہ لوطی تھے
اور لوٹ دیے گیے طالوت نام ایک سردار کا بنی اسرائیل سے ہی کہ سقا تھا جالوت نام کافر سے لڑا اور
جالوت کو حضرت داؤدؑ نے کہ سپاہیون طالوت سے تھے قتل کیا تھا ذکر حمل مریمؑ اور نخل جسکے نیچے
وضع حمل کیا تھا اور دردزہ کا اور یحییؑ اور زکریاؑ اور انکے اہلخانہ کا ذکر صالحؑ اور ناقہ اور تقسیم آب کا کہ
صالحؑ نے ناقۃ اللہ اور اُسکے مویشی کا پانی بانٹ دیا تھا اور ذکر ادریسؑ ور انکی مناجات وجواب رب العزت
کا ذکر الیاسؑ وعزیزؑ اور عزیرؑ کی موت کا کہ سو برس مرے پڑے رہے تھے ذکر قارون اور اُسکے زمین
مین دھس جانے کا ذکر ایوبؑ اور اُنکی صبوری کا بلاؤن مین اور ذکر بنی اسرائیل کا جو تیہ
ناامیدی مین چالیس برس پڑے رہے تھے ذکر موسیٰؑ اور شجر طور کا جسپر نور خدا کا دیکھا تھا اور عصا کا
جو بحکم حق تعالی زمین پر ڈالنے سے اژدہا ہوگیا تھا اور ذکر جوتیان آتارنے کا وادی ایمن مین بحکم
فاخلع نعلیک کے اور خطابات اور عطیات کا جو خداے تعالے سے اُنکو ہوے تھے اور ذکر عیسیٰؑ
اور اُنکے آسمان پر جانے کا اور ذکر ذوالقرنین وخضر وارمیا کا ارمیا بالضم وکسر میم بقول بعض نام خضرؑ
بقول بعض نام حضرت لیاس اور ذکر فضیلت حضرت احمدؐ اور انکے خلق عظیم کا جیسے کہ فرمایا وانک لعلی خلق عظیم

بر خلق ہی اور معجزہ شق القمر کا یہ سب قرآن شریف مین ہی اور ایسا ظاہر کہ سب اسکے معنی پر کھو ج
ین اور ایسے جسمین خرد بھی بھٹکی بسبب مشکل اور دشواری کے کہ دشوار پسند جسکو پسند کرین
گیا کہ اگر تجھکو یہ آسان و سہل معلوم ہوتی ہی تو ایسی کوئی سورۃ آسان تو تو اپنی طرف سے
یا یا فاتوا بسورۃ من مثلہ لاؤ تم سورہ مثل اسکے جنیون اور انسانون اور جملہ اہلکار سے ای محمد
کوئی آیت اس سے سہلتر کہ تو لا ئین تو حرف قرآن کو ایسا ہی مت جان اے جیسے کہ ظاہر
ظاہر کے نیچے ایک باطن بڑا غالب ہی الخلاف شرح مین ین کو تن ریاض کو ریاض لکھا ہی

حدیث کی ان للقرآن ظہرا و بطنا و لبطنہ بطنا الی سبعۃ ابطن و فی روایۃ الی
بطنا بیشک واسطے قرآن کے ظہر ہی کہ لغت جاننے والا اسکو سمجھتا ہی اور مجتہد
احکام نکالتا ہی اور بطن ہی کہ وہ بھید ہین کہ عارف انکو سمجھتے ہین اور اس بطن کا
بطن ہی ایسے ہی سات تک اور ایک روایت مین ستر تک

باطن یکی بطن دگر + خیرہ گردد اندرو فکر و نظر + زیر آن باطن یکی بطن سوم + کہ درو گردد خرد ہا
ن چارم از نبی خود کس ندید + جز خدای بے نظیر و بے ندید + ہمچنین تا ہفت بطن ای بوالکرم
ی حدیث معتصم + تو ز قرآن ای پسر ظاہر مبین + دیو آدم را نہ بیند غیر طین + ظاہر قرآن چو شخص
نقوشش ظاہر و جانش خفیست + مرد را صد سال عم و خال او + یک سرموی نہ بیند حال او +
لیا در کہ رومند + تا ز چشم مرد مان پنہان بوند + پیش خلق ایشان فراز صد کہ اند + گام خود بر چرخ
+ المعنی آدہ برجو فرمایا ہی کہ قرآن کا جو ظاہر ہی اس ظاہر کے نیچے ایک بطن ہی ایسا جسمین
ذہن خیرہ و حیران ہوتی ہین پھر اس باطن کے نیچے تیسرا بطن ہی جسمین ساری عقلین گم ہوتی
ا جو بطن قرآن کا ہی وہ خدا کے سوا کسی نے نہ دیکھا جو بیمثل و بے مانند ہی ایسے ہی ای بوالکرم
ک ہین کہ یہ حدیث معتصم موجود ہی اس سے گن لے بس تو ای پسر قرآن سے ظاہر ہی ظاہر
بلے کہ شیطان نے آدم کو سوائے ماء و طین کے نہ دیکھا قرآن کا ظاہر ایسا ہی جیسے ایک جسم آدمی کا
، ظاہر ہین اور جان چھپی ہوئی ہی آسی کو خیال کر لو کہ اپنے ہی چچا ماموں سو برس تک کسی طرح
ین اور بال بھر اسکے حال سے واقف نہین ہوتے اور یہ جو مشہور ہی کہ اولیا اپنے چھپانے
و چلے جاتے ہین یہ کچھ بات نہین ہی یہ تو اس حال ین کہ مخلوق کے سامنے ہین سیکڑون
پہاڑون کے اس پار ہین اور اسی حال مین قدم چرخ ہفتم پر رکھتے ہین

ہ جانا انبیا اولیا کا پہاڑون اور غارون مین اپنے چھپانے کو نہین ہی

نہ مخلوق سے خوف تشویش سے بلکہ مخلوق کو ہدایت ہی دینا سے قطع ہونیکی

قولہ پس چرا نہان شود کہ جو بود + کز صد دریا و کہ آن سو بود + جا جلش بود بسوی کہ گریخت + گز بیش کہ فلک صد نعل ریخت + چرخ گرد دید و ندید او گرد شان + تعزیت جامہ بپوشید آسمان + گو بظاہر آن پری پنہان بود + آدمی پنہان تر از پریان بود + نزد عاقل آن پری کہ مضمر ست + آدمی صد بار خود پنہان تر ست + آدمی نزدیک عاقل چون خفیست + چون بود آدم کہ در غیب او صفی ست + آن یکی بشنید از گرگی سخن + رفت پیش خواجہ کای مقصود کن + اینچنین گرگی سخن با من بگفت + خواجہ را با صد طرب دل گشت جفت + گفت ایمان آوریدم من برین + ہمچو من صدیق و فاروق ہمین + خواجہ دانستی کہ در ہر چون و چند + مرد را ایشان مخالف نیستند + المعنی بتائید صدر فرماتے ہین کہ جو شخص سیکڑون پہاڑون دریاؤن سے اُس پار ہو وہ کیون چھپیگا کیون پہاڑ ڈھونڈھے گا اُسکو حاجت پہاڑ کیطرف بھاگنے کی کیا ہی وہ تو وہان ہی کہ اس کرہ فلک نے اُسکے پیچھے دوڑتے دوڑتے سیکڑون نعل گرائے ہین اور پہونچ نہ سکا چرخ کہ کوئی وقت ودا دوش سے خالی نہین ہر چند دوڑا ڈھونڈھا اُسکی اُسنے گرد بھی نہ دیکھی ناچار مایوس ہو کے نیلا جامہ آسمانی ماتم کا پہنا اگرچہ وہ پری جو ذہن مین ہی بظاہر پنہان ہی مگر آدمی جو پنہان ہی پریون سے زیادہ ہی جو لوگ کہ عاقل ہین اُنکے نزدیک وہ پری جو مضمر و پوشیدہ ہی ہرگز نظر نہین آتی آدمی اس سے سو حصہ زیادہ پوشیدہ ہی کہ کوئی اُس سے آگاہ نہین ہی وہ آدمی جو نزدیک عاقل کے خفی ہی وہ مانند و مثل آدم کا ہی جو عالم غیب مین صفی برگزیدہ تھے دوسری تمثیل ہی کہ ایک شخص نے ایک بھیڑیے سے کوئی بات سُنی اور اُس زمانہ کے خواجہ سے جا کر کہا کہ ای مقصود کن کے بھیڑیے نے مجھ سے اس قسم کی بات کہی مقصود کن سے یہ مراد ہی کہ تیرا ہی وجود مقصود تھا اسی سبب سے کن کہا گیا یہ بات سُنکے خواجہ کا دل نہایت خوش اور سیکڑون طرب سے جفت ہوا کہا مین اس بات پر ایمان لایا اور ایسا ایمان لایا کہ صدیق و فاروق ہمین دونون بزرگ مثل ہمارے ہین اس اعتقاد مین اور وجہ ایمان لانے کی سخن گرگ پر یہ تھی کہ خواجہ خوب جانتا تھا کہ جتنی مخلوق بصفات چون و چند ہی کوئی انمین ایسا نہین ہی کہ مرد خدا کا مخالف ہوا **لخلاف** شرح مین خواجہ را با طرب الخ لکھا ہی مین نہین جانتا یہ اضافت خواجہ کی رکیطرف جو حرف ہی کیسی ہی اور اگر یا کسی قسم کے ہمزہ کو ٹھہرایا جاے تو چسپان نہین اسواسطے مین نے لفظ صد کا بڑھا دیا ہی کیا عجب سہو کاتب سے رہگیا ہو

تشبیہ اولیا و کلام اولیا بعصاے موسی و فسون عیسے علیہم السلام

قولہ آدمی ہمچون عصای موسیست + آدمی ہمچون فسون عیسیست + در کف حق بہر داد و بہر زین + قلب مومن ہست بین الاصبعین + ظاہرش چوبی و لیکن پیش او + کون یک لقمہ چو بکشاید گلو + تو مبین ز افسون عیسی حرف و صوت

ی گریزان گشت موت + تو ببین زافسون آن لہجات پست + آن نگر کہ مردہ بر جست و نشست +
عصارا سہل یافت + آن ببین کہ بحر اخضر را شگافت + تو ز دوری دیدۂ چتر سیاہ + یک قدم
سیاہ + تو ز دوری می نہ بینی غیر گرد + اندکی پیش آ ببین در گرد مرد + دیدہ ہا را گرد او روشن کند +
، ادبر کند + المعنی بہ تطبیق صدر کہتے ہین کہ یہی آدمی ہی کہ مثل عصاے موسی کے ہی اور یہی آدمی ہی
ی کے دیکھو کیسی کراماتین عصا سے ظاہر ہوئین اور کیسے مردے دم عیسی سے زندہ ہوے جیسے
وسی کے ہاتھ مین واسطے داد و زینت کے تھا ایسے ہی دل مومن کا خدا کے کف مین درمیان
ہی جدھر چاہتا ہی ادھر پھیرتا ہی ظاہر تو عصا ایک چوب ہی لیکن اگر حلق پھیلاے تو ساری دنیا
ایک لقمہ ہی تو اسکو چوب مت جان ایسے ہی فسون عیسی مین حرف و صوت کو مت دیکھے
سے موت بھاگ گئی اور اس افسون کے لہجے آہستہ آہستہ مت دیکھ اسکو دیکھ جس سے مردہ اٹھکے
دیکھ کہ عصا کو حضرت موسی نے حضرت شعیب سے سہل پالیا تھا تو یہ دیکھ کہ بحر اخضر کو اسنے
تھا تو نے دوری سے آدمی کا چتر سیاہ یعنے آب و گل دیکھ لیا ہی ایک قدم ہی پانون آگے
ی سیاہ اسکے ساتھ ہی تو دوری کے سبب سے سوا گرد کے کچھ نہین دیکھتا ذرا آگے بڑھ تو
رد نظر آئے اور وہ مرد کہ جسکی گرد آنکھون کو روشن کرے اور پہاڑون کو اپنی مردی قوت سے اکھیڑ دین

یا جبال اوبی معہ والطیر ای پہاڑو رجوع کرو داؤد کیطرف اسکی راہ مین ورا سکے
کلام مین اور ای طائرو رجوع کرو

موسی از اقصای دشت + کوہ طور از مقدمش رقاص گشت + روی داؤد از فر حق تابان
پیش نالان شدہ - کوہ با داؤد گشتہ ہمرہی + ہر دو مطرب مست در عشق شہی + یا جبال
ہر دو ہم آواز دہم پردہ شدہ + گفت داؤد تو ہجرت دیدۂ + بہر حق از ہمرہان بریدۂ +
مونس شدہ + آتش شوق از دلت شعلہ زدہ + مطربان خواہی و قوال و ندیم + کوہ ہارا
قدیم + تاکہ قوالی و سرنائی کنند + تا بہ پیشت بادہ پیمائی کنند + تا بدانی نالہ چون کہ را رواست +
، دلی را نا رواست + نغمہ اجزای آن صافی جسد + ہر شبی در گوش حسش میرسد + ہمنشینان
+ ای خنک جان کو بنیش بگرود + بنگرد در نفس خود صد گفتگو + ہمنشین او بزدہ ہیچ بود +
جواب اندر دلت + میرسد از لا مکان تا منزلت + المعنی جب حضرت موسی اطراف دشت
، ہوے تو ایسے ذوق و شوق سے آئے کہ کوہ طور بھی انکے شوق کی تاثیر سے ناچنے لگا
ز جو وعدۂ دیدار پر گئے تھے ایسے ہی صورت داؤد کی جب انکی فر و زیبائی سے

وشن ہوئی اور ولولۂ عشق کا جوش زن ہوا تو پہاڑ اُنکے سبب سے نالان ہوے اور اُنکے ہمراہ یعنی
نکے اور پہاڑون کے ایک راہ بھی اور راہ یہان اس معنی مین ہی جو گانے والے ابتدا مین بطور آہنگ
روع کرتے ہین اور یہ دونون مطرب ایک ہی بادشاہ کے عشق مین مست تھے اسپر یا جبال اوبی کا
رہوا تا یہ دونون ہم آواز دہم پردہ ہوے معنی آیت کے سرخی مین مسطور ہوے لفظ پردہ بھی برعایت
ت کے ہی اور کہا ای داؤد تو ہجرت دیدہ ہی اور میرے واسطے ہمراہون سے جدا ہوا ہی ای غریب تنہا
ے مونس شدہ آگ میرے شوق کی تیرے دلسے شعلے اُٹھا رہی ہو تو مطرب اور قوال ندیم چاہتا ہی اسلئے
قدیم پہاڑون کو تیرے سامنے لاتا ہی تاکہ تیرے سامنے کام قوال و سرنا بجانے والے کا کرین اور
دہ پیمائی دکھائین یعنے تجھکو اپنی مستی جتائین تو تو جانے کہ پہاڑکو جو نالہ درد عشق سے ہی ایسے ہی
ے لب و دندان کے دلی حق کو نالے ہین کہ اس صافی جسد کے اجزا سے نغمے پیدا ہوکے ہر رات
سکے گوش حس مین پہونچتے ہین رات کی قید اس نظر سے ہی کہ عاشق کو رات بڑی دشوار ہوتی ہی
دہ نغمے تو سنتا ہی مگر پاس بیٹھنے والے نہین سُنتے بس کیا خوش وہ جان ہی جو اُسکے غیب برگزیدہ
کہ اپنے نفس مین سیکڑون ایسی گفتگوئین دیکھے جنکی ہمنشین بوبھی نپائے سیکڑون سوال اور سیکڑون
جواب تیرے دل مین لامکان سے تیری منزل تک نازل ہون گویا پہ بندھ جاے

جواب طاعن مثنوی کا اپنے ۱۴ قصور فہم پر

لہ بشنوی تو نشنود زان گوشہا + گر بنزدیک تو آرد گوش را + گیرم آنرا گر تو خود می نشنوی + چون مثالش
رہ چون نغنوی + ای سگ طاعن تو عو عو میکنی + طعن قرآن را بردن شو میکنی + این نہ آن شیرست
ی جان بری + یا ز پنجۂ قہر او ایمان بری + تا قیامت میزند قرآن ندا + کای گروہ جہل را گشتہ فدا +
را افسانہ می پنداشتید + تخم طعن کافری میکاشتید + خود بدیدید ای خسیسان زمن + کہ شما بودید افسانہ زمن
یدای کہ طعنہ میزدید + کہ شما فانی و افسانہ بُدید + من کلام حقم و قائم بذات + قوت جان جان و نہ قوتی
ات + نور خورشیدم فتادہ بر شما + لیک از خورشید ناگشتہ جدا + نک منم ینبوع آن آب حیات + تا رہانم
شقان را از ممات + گر چنان گند آزتان نگیختی + جرعۂ بر گورستان حق یختی + می نگیرم گفت دپند آن حکیم
ن نگردانم ز ہر قولی سقیم + تا بیابد در دمن از اد دوا + فارغ آیم من ز ہر طعنی جدا + آنکہ فرمود ست او اندر
اب + کرہ و بادر ہمیخورد نداب + المعنی اور پر جو کہا ہی سیکڑون سوال و جواب لامکان سے تجھ پر نازل ہونے
یسے ہین کہ تو تو سیگا لیکن اور گوش اُنکو نہین سُننگے چاہے کتنے ہی کان تجھ سے لگا دین اچھا ہمنے
نہ تو خود نہین سُنتا جب مثال اُسکی دیکھی کہ پہاڑ نالان و ہم آواز ہوے تو پھر کیون نہین سوتا اور خاموش

رسگ [redacted] ن تو تو جھوٹ سے جاتا ہی اور طعن قرآن کی منھ سے نکالے جاتا ہی یہ نہین جانتا کہ یہ وہ شیر
رکہ جس سے تو جان بچالے یا اُسکے قہر کے پنجہ سے ایمان بچالے اور اصل یہی دو چیزین ہین تو سہل
ن قیامت تک یہ قرآن ندا کریگا کہ ای گروہ جہل کے فدا گشتہ تم مجھکو قصہ کہانی جانتے رہے اور
کافری کا بوتے رہے تمنے ای ناچیز و زمانہ کے خود دیکھ لیا کہ تم ہی افسانہ زمانہ کے تھے نہ مین
عنو تمنے دیکھ لیا کہ تم ہی فانی اور افسانہ تھے مین تو کلام حق کا ہون اور بذات خود قائم اور
ن کی جان کا نہ وہ قوت جوز کات سے ہو یعنی برج جس سے مراد ہر غلہ ہی مین نور آفتاب کا ہون جو
بطرح تم پر پڑا ہون لیکن خورشید سے جدا نہین ہون دیکھو مین اُس آب حیات کا ایک چشمہ ہون
شقون کی حیات بخشی کرون اور ممات سے بچاؤن تمنے تو بد بو حرص کی اُٹھا رکھی ہی اگر ایسی بد بو نہ اُٹھاتے
رعہ حق تعالی ہی تمھاری گور پر ڈال دیتا جیسے لعرامی نوشی کے وقت جرعہ زمین پر ڈالدیتے ہین
لیم کے قول و نصیحت کو نہین مانتا اور اپنے دل کو ہر قول سقیم درد گی سے نہین پھیر جاید لتا
رہ طرف معہود ذہنی کے ہی تو بیمار درد اس سے دوا پائے اور مین اُسکی ہر طعن جدا سے نجات پاجاؤن
گا وہ بھی تجھے معلوم ہی جو مادر کرہ نے کرہ سے خطاب کرکے کہا ہی پانی پینے کے وقت مین جو
پیتے تھے الخلاف شرح مین زان کوزا اور نہ من کوز من بدید یدکو بدیدی تا قوت کو یا قوت

نک کو یک تان کو نان ے نگیرم کو نے بگیرم

مثل لانا بھلانے کرہ مین پانی پینے سے

رلیدند ہر دم آن نفر + بہر اسپان کہ بلا زین آبخور + اُمن شخولیدن بکرہ میرسید + سرا ہمی برداشت
یید + مادر ش پر سید کای کرہ چرا + می رمی ہر ساعتی زین استقا + گفت کرہ می شخولند آن گروہ
نگ شان دارم شکوہ + بس دلم می لرزد از جا میرود + زان نفاق نعرہ خوفم میرسد + گفت
ن بود ست این + کار افزایان بدند اندر زمین + ہین تو کار خویش کن ای ارجمند + زود کہ
ن خود بر میکنند + وقت تنگ و میرود آب فراخ + پیش زان کز ہجر گردی شاخ شاخ + شہر
رآب حیات + آبکش تا بر دمد از تو نبات + آب خضر از جوی نطق اولیا + بنخوریم ای تشنہ
گرنہ بینی آب کورانہ بفن + سوی جو آور سبو در جوی زن + چون گران بینی شوی تو ستان
ید خشک آنگاہ دل + المعنی شخولیدن پژمردن و فریاد کردن ہلا کلمہ تنبیہ مستدان لیل جویند
ہ نقل کرہ اور مادر کی یہ ہی کہ نفر لوگ گھوڑون کو پانی پلاتے وقت للکارتے تھے کہ خبردار
رسے آبخور جگہ پانی پینے کی وہ للکار ایک کرہ کو پہونچتی تھی بار بار سر اُٹھاتا اور بھاگتا تھا

اُسکی مان نے پوچھا کہ ای کرہ تو کیون بھاگتا ہی اور پانی ایک سو ہو کے نہین پیتا کرہ نے کہا وہ گروہ جو للکارتے
ہین اُنکی آواز نفاق سے مجھکو ہیبت ہوتی ہی میرا دل کانپ جاتا ہی اور ٹھکانے نہین رہتا اور اُس
نفاق کے نعرہ سے مجھکو خوف آتا ہی مان نے کہا ای نادان جب سے یہ جہان ہوا ہی ایسے فضول لوگ
جہان مین ہوتے ہی چلے آئے ہین خبردار ہوا ہی ارجمند تو اپنا کام کر جا اُنکو اپنی ڈاڑھی کھسوٹنے دے
وقت تنگ ہوا اور آب فراخ ریلہ کا نکلا جاتا ہی تو اس سے قبل اپنا کام کر کہ اسکی جدائی سے شاخ شاخ
ہوئے یہ شہر یعنی دنیا شہر کا ریز پر آب حیات کا ہی تو اس سے پانی نکال تا روئیدگی تیری خوب نشوونما
پائے کاریز آبجوے زیر زمین آئندہ شعر اسکی تفسیر کہ نطق اولیا کی ایک نہر ہی لبا لب آب حیات سے
بس ہم تو اسیکا پانی پیتے ہین ای تشنہ غافل تو بھی آ اگر تو اندھون کے مثل پانی نہین دیکھتا تو اپنا
گھڑا نہر کے پاس لا اور نہر مین ڈال پھر جو اُسکو بھاری پائے تو تو مستدل ہوگیا دلیل تجھکو ملگئی۔ اور تقلید
خشک سے دل تیرا خلاص ہوگیا الخلاف از نفاق کو ز اتفاق شرح مین لکھا ہی قولہ جو فرو برد مشک آب
اندیش را + تا گران بینی تو مشک خویش را + گر نہ بیند کور آب جو عیان + لیک بیند چون سبو گردد گران + کہ ز جو اندر سبو
آبی برفت + کاین سبک بود و گران شد ز آب زفت + زانکہ ہر بادی مرا در می ربود + بادمی زبادم ثقلم فزود +
مر سلیمان را ربایدہ ہر ہوا + زانکہ نبود شان گرانی قوی + کشتی بی لنگر آمد مرد شر + کہ ز باد کژ نیابد او حذر +
لنگر عقلست عاقل را امان + لنگرے دریوزہ کن از عاقلان + از مددہای خرد چون در ربود + از خزینہ
دُر آن دریای جود + زینچنین امداد دل پرفن بود + بجہد از دل چشم ہم روشن شود + زانکہ نور از دل برین
دیدہ نشست + تا چو دل شد دیدہ تو عاطل ست + دل چو بر انوار عقل بیرزد + زان نصیبی ہم بدو دیدہ رسد +
پس بدان کآب مبارک ز آسمان وحی دلہا باشد و صدق بیان + ما چو آن کرہ ہم آب جو خوریم + سوی
آن وسواس طاعن ننگریم + پیروی پیغمبران رہ سپر + طعنہ خلقان ہمہ بادی شمر + آنخداوندان کہ رہ
طی کردہ اند + گوش وا بانگ سگان کی کردہ اند + المعنی تو اپنی مشک آب اندیش کو نہر مین ڈبو دے
تو مشک کو گران دیکھے نہر پیر مشک باطن اگر اندھا آب نہر کا عیان نہین دیکھتا جب تو جا ینگا
لا اپنا سبو بھاری پائیگا کہ آخر اس نہر ہی سے پانی گھڑے مین گیا ہی کہ یہ سبک تھا اب بہت گران
ہوگیا اور جانیگا کہ پہلے تو ہر ہوا مجھکو اُڑا تی رہتی تھی یعنی با وخواہش نفسانی اب جو نہین اُڑا سکتی
تو معلوم ہوتا ہی کچھ بوجھ مجھ مین بڑھ گیا اور جو سلیمان کو ہر ہوا اُڑا تی تھی یہ سبب تھا کہ انمین گرانی قوی
لی نہ تھی وہ سب سے پاک ہو گئے تھے جو کوئی مرد شر کا ہی ایسا ہی جیسے بے لنگر کی کشتی کہ اُسکو ہر وقت
باد مخالف سے خوف ہی اور لنگر کیا ہی عقل عاقل کی جو مرد کامل ہی کہ وہ لنگر باعث امان ای بس تو

سے اس لنگر کی بھیک مانگ اور حاصل کر اسواسطے کہ جب خرد کی مددون سے تو نے اُس
جود کے خزانہ در سے در حاصل کیے تو ایسی مددون سے دل پر فن ہوتا ہی اور دل سے ٹرپ کے
بہو پہنچتے ہین آنکھ روشن ہوجاتی ہی سب کچھ سوجھنے لگتا ہی فن بفتح و تشدید نون حال کو نہ دو نوع
ر رہنا اور آنکھین اس سبب سے روشن ہوجاتی ہین کہ وہ نور دل سے آنکھ مین پہونچا ہی در نزل
ا ہی تو آنکھین بھی بیکار ہوتی ہین جب تو نے دل کو انوار عقل پیر پر لگایا تو اُسی سے تیری دونون
بھی نور پہونچا بس جان لے کہ یہ آب مبارک جو آسمان سے نازل ہوا ہی وحی دلون کی ہی اور صدق
ریب فیہ و نزلنا من السماء ماء مبارکا نازل کیا ہمنے آسمان سے ماء مبارک لاجرم ہم جو شل اُس کے
ہین تو چاہیے وسواس طاعن پر نظر نہ کرین تو پیروی پیغمبران راہ کی کر مخلوق کے جو لطعنے ہین سکو ہوا
دون نے جو یہ راہ طی کی ہی تو انھون نے ان کتونکی آواز پر کب کان لگایا ہی یہ ہمیشہ عف عف کرتے رہے ہین

بقیہ قصہ مہمان مسجد مہمان کش

کان پاکباز شیر مرد + اندران مسجد چہ بہو دچہ کرد + خفتہ در مسجد خود او را خواب کو + مرد غرقہ گشتہ
بگو + خواب مرغ و ماہیان باشد بہی + عاشقان را زیر غرقاب ہی + نیم شب آوازیا ہولی شنید
یرت ای ستفید + پنج کرت اینچنین آواز سخت + میرسید و دل ہمی شد لخت لخت + المعنی اب پھر
ن مسجد مہمان کش کا ذکر کرنے کو بتغائر فرمی اپنے نفس نفیس کیطرف مخاطب ہین کہ اس پاکباز
مال تو کہہ کہ اُسنے اُس مسجد مین کیا دیکھا اور کیا کیا مسجد مین سویا تو لیکن نیند کہان وہ عاشق
ن ڈوبا ہوا پھر کیسے سوتا تو ہی بتا کہ مرد غرق گشتہ بھی کہین سوتا ہی عاشقون کے خواب جو
م مین ڈوبے ہوتے ہین ایسے ہوتے ہین جیسے مرغ و ماہی کے کہ دم بھر مین سوتے ہین
ر مین جاگتے ہین غرض جب آدھی رات ہوئی تو اُسنے ایک آواز ہولناک سُنی کہ ای مستفید
، سر پر آتا ہون اور تبکرار یہانتک کہ پانچ بار ایسی ہی آواز سخت آتی رہی جس سے دل ٹکڑے
ہوا جاتا تھا بخلاف شرح مین بگو کو بگو ہول کو حول لکھا ہی

ر اجلب علیہم بخیلک و رجلک و شارکہم فی الاموال والاولاد و عدہم و ما یعدہم
ن الا غرورا اس آیت مین خطاب ابلیس کیطرف ہی برانگیختہ کر اُنپر اپنے سوار و
اور شریک ہو اُنکے مال و اولاد مین اور وعدہ کر اُن سے اور نہین وعدہ
کرتا ہی اُنسے شیطان مگر فریب کا

زم دین کی با اجتہاد + دیو بانگت بر زند اندر نہاد + کہ مرو زانسو بیندیش ای غوی + کا سیر رنج و درویشی شوی

بینوا گردی زیاران وابری + خوار گردی و پشیمانی خوری + تو زبیم بانگ آن دیو لعین + وا گریزی در ضلالت
از یقین + که ہلا فردا و پس فردا تراست + راہ دین پویم که مہلت پیش ماست + مرگ بینی باز گو از چپ و راست +
میکشد ہمسایہ را تا بانگ خاست + باز عزم دین کنی از بیم جان + مردہ سازی خویشتن را یک زمان بس سلح
بر بندی از علم و حکم + که من از خوفی نیارم پای کم + باز بانگی برزند بر تو ز مکر + که تبرس و باز گرد از تیغ فقر + باز بگریزی
ز راہ روشنی + آن سلاح علم و دین را بفگنی + سالہا او را بانگی بندہ + در چنین ظلمت نمد افگندہ + ہیبت بانگ
شیاطین خلق را + بندہ کردست و گرفتہ حلق را + تا چنان نومید شد جانش ز نور + که روان کافران ز اہل قبور +
آن شکوہ بانگ آن ملعون بود + ہیبت بانگ خدائی چون بود + ہیبت بازست بر کبک نجیب + مر مگس را نیست
زان ہیبت نصیب + زانکہ نبود باز صیاد مگس + عنکبوتان می مگس گیرند و بس + عنکبوت دیو بر چون تو ذباب +
کر و فر ردہ بر کبک و عقاب + بانگ دیوان گلہ بان اشقیاست + بانگ سلطان پاسبان اولیاست + تا نیامیزد
بدین دو بانگ دور + قطرۂ از بحر خوش با بحر شور + المعنی جسوقت تو ارادہ دین کا کرتا ہی یا جتہاد یعنے بجستجوے
راہ صواب تو شیطان تیری ذات مین گھسکے تجھکو آواز کرتا ہی کہ ای بھلے گمراہ اس طرف مت جا کہ محنت و
محتاجی مین گرفتار ہو جائیگا مفلسی و بینوائی مین پڑیگا یارون سے جدا ہوگا اور خواری پشیمانی اٹھائیگا
جیسا کہ فرمایا الشیطان یعدکم الفقر شیطان وعدہ کرتا ہی تجھکو فقر کا بس تو یہ آواز اس دیو لعین کی سنکے
ڈرتا ہی اور ضلالت کیطرف دوڑتا ہی یقین سے تجاوز کرتا ہی کہ خیر دیکھ لینگے ابھی تو مہلت ہمکو ہی کچھ آج تھوڑے
ہی مرے جاتے ہین کل ہی پرسون ہی راہ دین مین بھی چل لینگے بعد اس ارادہ کے مرگ کو دیکھا اپنے بائین
کسی ہمسایہ سے کہ وہ اسکو مار رہا ہی حتی کہ وہ مرا اور رونے پیٹنے کی آواز اٹھی اسکو دیکھ کے پھر تو ارادہ
دین کا کرتا ہی اپنی جان کے خوف سے اور اس خیال مین تھوڑی دیر آپ کو مردہ بناتا ہی اور سوچ مین
پڑجاتا ہی اور ہتھیار علم و حکمت کے باندھکر مستعد ہوتا ہی اور کہتا ہی مین ایسا ڈر گیا ہون کہ اب کسی سے گھٹ کے قدم
نہین رکھونگا پھر وہ مکر کی آواز تجھپر لگاتا ہی کہ اس راہ سے لوٹ فقر تلوار توے تیرے سر پر پھر رہی ہی
ڈر پھر تو وہ ہتھیار علم و دین کے پھینک پھاٹک کے راہ روشنی سے بھاگ نکلتا ہی الغرض برسون تو اسکے
بانگ کا بندہ بنا رہتا ہی اور ظلمت ضلالت مین کمل بچھائے پڑا رہتا ہی دیکھو کیسی ہیبت بانگ شیاطین
کی ہی جسنے مخلوق کو بندہ بنایا ہی اور انکا گلا گھونٹا ہی کہ ایسی جان انکی نور سے ناامید ہو گئی جیسے کافرون
کی روح اصحاب قبور سے چنانچہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم قد یئسوا من الآخرۃ
کما یئس الکفار من اصحاب القبور ای ایمان والو مت دوستی کرو اس قوم سے جنپر اللہ کا غضب ہی درحالیکہ
وہ مایوس ہوئے آخرت سے جیسے کفار مایوس ہوئے اصحاب قبور سے کہ وہ پھر لوٹ کے نہین آئینگے

ہین ذرا غور تو کر جب اس ملعون کی آواز مین ایسی ہیبت و شکوہ ہو تو بانگ خدا کی کیسی پُر ہیبت
لیکن ہیبت باز کی کبک نجیب و شریف پر ہوتی ہی مکھی کو اس ہیبت سے کچھ حصہ نہین کبک
ن خدا مکھی عوام الناس اسواسطے کہ باز شکاری مگس کا نہین مکھیون کو مکڑیان ہی پکڑتی ہین
ن مراد شیاطین سے ہی بس عنکبوت شیطان کی مچھ ہی جیسی مکھی پر کروفر رکھتی ہی نہ کبک ذعقاب پر
شیطانون کی گلہ بان بدنصیبون کی ہی اور بانگ سلطان کی پاسبان اولیا کی اور یہ بانگ
اس سبب سے پاسبان اولیا کی ہی کہ بسبب ان دونون آوازون کے کوئی قطرہ بحر خوش کا بحر شور
بائنا لخلاف شرح مین باز کو کو جسکی اصل کہ ادہی باز گو بکاف عجمی لکھا ہی خاست کو خواست

تا نیامیزد کو تا ینا نیر دبا بحر کو یا بحر

پوچھنا بانگ طلسم کا آدھی رات مین مہمان مسجد لو

نون قصۂ آن بانگ سخت + کہ نرفت از جا بدان آن نیکبخت + گفت چون ترسم چو ہست آن
با دہل ترسد کہ زخم او را رسید + ای دہلہای تہی درخور کوب + قسمتان از عید چون شد زخم چوب
عید و بید نیان دہل + با چو اہل عید خندان ہمچو گل + بشنوا کنون این دہل چون بانگ زد +
چگونہ می پزد + چونکہ بشنود آن دہل آن مرد دید + گفت چون ترسد دلم از طبل عید + گفت با خود
دل گزین + مُرد جان بد دلان بی یقین + وقت آن آمد کہ حیدر وار من + ملک گیرم
ن + بر جہید و بانگ بر زد کای کیا + حاضرم اینک اگر مردی بیا + در زمان بشکست آواز آن
ریزید ہر سو قسم قسم + ریخت چندان زر کہ ترسید آن لبشر + تا بگیرد زر زبیم رہ در بدر + شد آن مسجد
+ مرد حیران شد ز تقدیر الہ + بعد ازان برخاست آن شیر عنید + تا سحرگہ زر بہ بیرون میکشید +
دہی آمد برد + با جوال و توبرہ بار دگر + گنجہا بنہاد آن جانبازان + کوری ترسانی واپس
نی قسم بالکسر بہرہ و بخش فرماتے ہین کہ وہ آواز سخت جو مہمان کی آئی تھی اُسکا قصہ سن کہ وہ مہمان
اس واز جا رفتہ نہین ہوا اور کہا مین اس سے کیون ڈرون یہ تو طبل عید ہی جو ڈرے وہ کچے
کہ وہ زخم چوب کی کھاتا ہی آیندہ مقولے مولانا رحمہ کے ہین کہ ای خالی ڈھولو اور خالی ایسے کم
سے بھرے ہوئے کیا سبب ہی کہ عید سے تمھارے حصہ مین یہ کوٹ پیٹ کیون ہوئی اور زخم
ایسے تمھارے بخش ہوے ایسا ہی حال قیامت اور بیدینون کا ہی کہ قیامت عید ہی بیدین
پٹنے والے اور ہم ایسے جیسے اہل عید گل سے خرم و خندان آب سُن اس دہل نے جو ادا انکی ہر
ن دیکھ تو ہانڈی آتش دولت کی کیسی پکتی ہی دو کتبا مین با ہمنی آتش کے ہی بس جب وہ دہل

ں سوجھ بوجھ والے آدمی نے سنا کہا میرا دل طبل عید سے یون زر سے آپنے دمین کہا خبردار لرزان مست ہو
ں بکرہ ای جرات دل والو بالیقین کے جان نہین مرتی بزدلون بے یقین کی مرتی ہی آب وہ وقت ہو کہ حیدری
ون یا تو ملک لون یا بدن کو جان سے خالی کر دون آبس یہ بات دل مین ٹھان کے اٹھو بیٹھا اور للکارکے
کہا ای کیا خلاوند گار نے مین حاضر ہون آجا می آئیم می آیم کیا کر رہا ہی یہ کہتے ہی فوراً آواز سے وہ طلسم
ٹ گیا اور زر قسم قسم کا ہر طرف سے بٹنے لگا حتی کہ یہ شخص اس زرریزی سے ڈرا کہ ایسا بہت سا زر لیکے
ے راہ چلونگا کون اسکو اٹھائیگا الغرض وہ مسجد ہر جگہ زر سے بھر گئی یہ تقدیر الٰہی سے حیران تھا بعد اسکے
یر غیبی ای ستیزندہ اٹھا اور صبح تک زر باہر کو ڈھوتا رہا دفن کرتا تھا اور پھر زر کے پاس آتا تھا گون
بوبرہ لیکے بار بار دیکھو آتش جانبازنے جو جانباری کی خزانے رکھے آن پیچھے گھسنے والون نامردنکی کوئی
مالی سے کہ وہ ڈراتے ہی رہے اس بیدڑ نے ڈر مین گھر بناکے یہ زر پایا اختلاف نسخ مین بجاے
ل کے تاماہی کے بعد داد عطف ندارد و قسم تان کو قسمتان مرکب کرکے کہ بڑا دھوکا دیتا ہو خزان کو
ن لکھا ہی قولہ این زر ظاہر بخاطر آمدست + در دل ہر کو روون زر پرست + کودکان اسفالہا را بشکنند
زر نہند و در دامن کنند + اندران بازی چو گوئی نام زر + آن کند در خاطر کودک گذر + بین زر مضروب
ب ایزدی + کو نگردد کاسد آمد سرمدی + آن زری کین زر ازان زرتاب یافت + گو ہر وتابندگی و
یافت + آن زری کہ دل ازو گردد غنی + غالب آید بر قمر در روشنی + شمع بود آن مسجد و پروانہ او +
یشتن اندراخت آن پروانہ خو + سوخت پرش را ولیکن ساختش + بس مبارک آمد آن اندا اختنش +
موسی بود آن مسعود بخت + کاتشی دید او بسوی آن درخت + چون عنایتہا برو موفور بود + نار می پنداشت
خود نور بود + مرد حق را چون ببینی ای پسر + تو گمان داری برو نار بشر + تو ز خودی آئی و او در تو است +
خار وظن و باطل زان سو است + المعنی آب مقولات مولانا رحمہ ہین کہ یہ زر ظاہر جو خاطر مین ہر کو
ن زر پرست کے سمایا ہوا ہی یہ ایسا ہی جیسے لڑکے ٹھیکریان توڑکے گیٹو نکے روپیے پیسے بناتے ہین اور
زر کیطرح دامن مین بھرتے ہین اس بازی مین انکی جب تو نام زر کا لیگا تو وہی گیٹان انکی خاطر مین
بنگی مگر یہ بیکار دیکھی بس تجھکو لازم ہی کہ ان گیٹون کو چھوڑ اور جس زر پر سکہ ایزدی لگا ہوا ہی اسکو دیکھ
طرف رجوع مت کر کہ وہ مضروب ایزدی کاسد نہین ہوا اور سرمدی ہو یعنے ہمیشہ اور یہ چند روز پھر تو
و سمجھیگا کہ بیشک وہ زر میرے حق مین گیٹان تھا اور وہ ایسا زر ہی جیسے زر نے اس زر سے چمک
ہی اور اصل وتابندگی اور آب حاصل کی ہی اور ایسا زر ہی جس سے دل غنی ہوتا ہی غنا کی صفت اسمین
ورا ایسا روشن کہ روشنی اسکی چاند پر غالب خیال کر کہ وہ مسجد اس مہمان کے حق مین ایسی تھی جیسے

…پہمان پروانہ اسکا بس اس پروانہ خو نے آپ کو اس شمع پر ڈال دیا اگرچہ پر اسکے پروانہ کی طرح
…بلائے یعنے اپنی کیفیت سے اُسکو بہت ڈرایا دھمکایا اُسنے سب باتون سے ساز و موافقت کی
…اس شمع پر ڈال ہی دیا پھر وہ ڈال دینا دیکھا کیسا مبارک ہوا یا جیسے موسی مسعود بخت تھے جنھون نے
…ف آگ دیکھی جو کہ عنایت خدا کی آینہ بہت تھین آگ سمجھے وہ نور تھا ایسے ہی یہ مسعود بخت تھا
…با کیفیت تھی اور کیسی اُسکے ساتھ ظہور مین آئی اور اس نور کو آگ جانتا حضرت موسی کا قرآن سے ظاہر
…اذ قال لاہلہ امکثوا انی آنست نارا جسوقت دیکھا موسی نے آگ کو اپنی بی بی سے کہا تم یہان ٹھہرو شاید
…کو دیکھا تو لاؤن تو ای پسر مرد حق کو کیسے دیکھے تو اسپر گمان نار بشر کا رکھے ہوے ہے پھر نور کیسے جھلکے
…بشر مراد صفات بشریہ سے ہے تو اپنی خودی کے ساتھ اُسکی طرف آتا ہے اور جانتا ہے کہ یہ نہین جانتا
…ن گھسا ہوا ہے تیرا نار و خار اور ظن و باطل جو کچھ ہے سب خودی کیطرف سے ہے بخلاف شرح مین
…لکھا ہے میری دانست مین بل کی جگہ این ضروب کی جگہ مضروب ہے قولہ درخت موسیست کو پر ضیا
…رش مخوان باری بیا + نی فطام اینجہان ناری نمود + سالکان رفتند آن خود نور بود + پس بدانکہ شمع دین
…نا نہ ہمچون دیگر آتشہا بود + این نماید نور سوزد یار را + وان بصورت خار گل زوار را + این چو سازندہ
…+ وان گہ وصلت دل افروزندہ + شکل شعلہ نور پاک سازوار + حاضران را نور دوران را چو نار
…ئبان خوشحال تر + غائبان را نیست توفیق خبر + این سخن را نیست پایانی پدید + گو حدیث عاشق و
…لمعنی درخت موسی اور شجرۂ کلیم ایک ہی بات ہے وہی درخت جسپر تجلی انھون نے دیکھی تھی فطام
…بند کرنا فرماتے ہین وہ مرد حق درخت موسی کا ہے نور حق سے بھرا ہوا اور پر ضیا بس تو اُسکو
…کہ بارے آ اور یہ تو بتا کہ فطام اس جہان کا یعنے شیر خوارگی اور لذتین اسکی چھوڑنا نار
…ور جب سالک راہ خدا کے اسمین چلے تو وہ نار نور تھی نار نہ تھی پھر اس بات کو جان کہ
…ن کی روشن ہوتی ہے تو وہ مثل ور آتشون کے نہین ہوتی یہ آتش معلوم تو نور ہوتی ہے لیکن اپنے
…ور وہ زوار کیواسطے مثل نار گل کے ہے خوشنما ینده یہ آگ جو سازندہ یعنے کام بنانے والی ہے
…ی ہے اور وہ وقت وصلت معشوق کے دل روشن کرنے والی ایسے ہی وہ نور پاک جو بشکل شعلہ
…حاضرون کے لیے نور اور دورون کے لیے نار ہے حاضر غائبون سے خوشحال ترین غائبون کو
…نے کی توفیق ہی نہین دی ہے اب وہی حصر ہے کہ اس سخن کی تو پایان پدید نہین تو حدیث
عاشق اور صدر مجید کی کہ

ملاقات عاشق با صدر جہان

وله آن بخاری نیز خود بر شمع زد + گشته بود از عشقش آسان آن کبد + آه سوزانش سوی گردون شده + در دل

صدر جهان مهر آمده + گفت با خود در سحرگه کای احد + حال آن آوارهٔ ما چون بود + او گناهی کرد و ما دیدیم لیک +

رحمت ما را امید انست نیک + خاطر مجرم ز ما ترسان شود + لیک صد امید در ترسش بود + من بترسانم وقیح یاوه را +

آنکه ترسد من چه ترسانم ورا + بهر دیگ سرد آذر میرود + نی بدان که جوششش از سر میرود + ایمنان را من بترسانم

بحلم + خائفان را ترس بردارم ز حلم + پاره دوزم پاره بر موضع نهم + هر کسی را شربت اندر خور دهم + هست سر مرد

چون بیخ درخت + زان بروید برگهاش از چوب سخت + المعنی کہ بدبختی و آزار اُس بخاری نے بھی آپ کو شمع

پر ڈالا یعنے اپنے معشوق کے پاس ایسا گیا جیسے پروانہ شمع پر گرتا ہی کہ جلنے مرنے کی اصلا پروا نہین کرتا

مگر بھی بسبب عشق کے وہ سختی و رنج آسان ہوگیا تھا آہین جو رات دن مارتا تھا منجملہ اسکے ایک آہ

دردناک اُسکی آسمان پر پہونچی کہ صدر جہان کے دل مین اسکی محبت پیدا ہوئی چنانچہ ایک دن صبح کو اپنے

دل مین کہا کہ ایخدا واحد احد وہ جو آوارہ ہمارا تھا نہ معلوم اُسکا کیا حال ہوا اُسنے گناہ کیا ہمنے دیکھا لیکن ہماری

رحمت کو خوب نہین جانا کہ کیسی بڑی ہی اپنے گناہ کو بڑا جان کے آوارہ ہوا مجرم کا دل تو ہمسے ترسان

ہوتا ہی لیکن اُس ترس مین سیکڑون امیدین ہین مین بیشرم بیہودہ کو ڈراتا ہون اور جو مجھسے ڈرتا

ہی اسکو کیا ڈراؤنگا اسلیے کہ جب ہانڈی ٹھنڈی ہوتی ہی تو اُسکے گرم کرنے کو آگ جلائی جاتی ہی اُسکے لیے جو

اُبل کے ہانڈی سے باہر نکل رہی ہی جو لوگ ایمن ہین کہ اُنسے مفسدہ کا خوف نہین اُنکو غصہ سے

ڈراتا ہون اور جو ڈرتے ہین اُنکے ڈر کو حلم سے مٹاتا ہون مین پارہ دوز ہون پارہ پارہ کے ٹھکانے

رکھتا ہون اور ہر کسیکو شربت اُسکے لائق دیتا ہون آدمی کا بھید مثل بیخ درخت کے ہی کہ مناسب بیخ کے

نکلے شاخ سے کہ وہ ایک چوب سخت ہی نکلتے ہین اچھی جڑ سے اچھے پتے بُری سے بُرے الخلاف شرح مین

مذکور کو خاطر م قوله درخوران بیخ رسته برگها + ور رد رخت و در نفوس و در نہا + بر فلک بر هاست ز اشجار و فا

اصلها ثابت و فرع فی السما + چون برست از عشق زیر آسمان + چون نروید در دل صدر جهان + موج میزد در

دلش عفو گنه + که ز هر دل تا دل آمد روزنه + که ز دل تا دل یقین روزن بود + نی جدا و دور چون دو تن بود +

متصل نبود سفال دو چراغ + نورشان ممزوج باشد در مساغ + هیچ عاشق خود نباشد وصل جو + که نه معشوقش

بود جویای او + لیک عشق عاشقان تن زه کند + عشق معشوقان خوش و فربه کند + چون درین دل برق مهر دوست

جست + اندران دل دوستی میدان که هست + در دل تو مهر حق چون شد دو تو + هست حق را بیگمانی مهر تو +

هیچ بانگ کف زدن آید بدر + از یکی دست تو بی دست دگر + تشنه می نالد که کو آب گوار + آب هم نالد که کو آن

آب خوار + جذب آبست این عطش در جان ما + ما از آن او و او هم آن ما + حکمت حق در قضا و در قدر +

ماشقان یکدگر + جملہ اجزای جہان زان حکم پیش + جفت جفت و عاشقان جفت خویش + ہست
الم جفت خواہ + راست ہمچون کہربا و برگ کاہ + آسمان گوید زمین را مرحبا + با توام چون آہن و
+ آسمان مرد و زمین زن در خرد + ہرچہ آن انداخت این می پرورد + چون نماند گرمیش بفرستد او
زیش نم بدہد او + برج خاکی جزو ارضی را مدد + برج آبی تریش اندر دمد + المعنی نہی بالنفس عقلہا دخترہا
ح جای روان شدن چیزی و روانی تیرا سی جنبہ کے لائق ہے جیسے ہین درخت اور نفوس اور عقول
الون اور عقلون مین کہ وہ برگ اعمال و افعال ہین تیس جو اشجار وفا کے ہین اُنسے آسمان پہ پھل
اصل یہان بھی ہی اور فرع آسمان پر کما قال اللہ تعالی مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا
ی اکلہا کل حین باذن ربہا مثل کلمہ طیب کی مثل شجر طیب کے ہی کہ جڑ اسکی خاک مین ہی اور فرع
یر دیتا ہی میوہ اپنا اپنے رب کے اذن سے جب عشق کا درخت نیچے آسمان کے جا ہی تو صد جہان
ا کیسے نہ جچے چنانچہ اُسکے دل مین موج عفو گناہ کی اُٹھتی تھی کسواسطے کہ ایک دل سے دوسرے
ن ہی پھر فرماتے ہین کہ دل سے دل تک یقیناً روزن ہوتا ہی نہ ایسا کہ جدا اور دور ہو جیسے
علیحدہ ہوتے ہین مثلاً دو چراغ جدا جدا اپنے سفال مین جلتے ہون لیکن نور دونون کا
خلط ہوتا ہی جدا جدا نہین ہوتا کوئی عاشق طالب وصل کا نہین ہوتا جب تک کہ معشوق اُسکا
ور اُسکو بھی طلب اسکی ہوتی ہی لیکن یہ بات ہی کہ عشق عاشقون کے تن کو زہ یعنے کمان
والا عزو خمیدہ ہونے سے ہی ذکر زہ سے جو جزو کمان ہی ارادہ کل کا ہی اور معشوقون کو
فربہ کرتا ہی اگر کسی کے دل مین کسیکی محبت مثل برق کے کودتی ہی تو جانے رہ کہ اُسکے دل مین بھی
ر ایسے ہی تیرے دل مین جب محبت حق کی دو تواں دوہری خوب مضبوط ہو جاتی ہی تو بیگمان
تیری ہو جاتی ہی تو نے کبھی بھی دیکھا کہ ایک ہاتھ سے آواز تالی بجانے کی نکلی ہو بغیر
کے جیسے مثل مشہور ہی کہ تالی دونون ہاتھ سے بجتی ہی پیاسا چلاتا ہی کہ آب گوار کہان ہی اور
وہ انجوار کہان ہی یہ پیاس جو ہماری جان مین پیدا ہوئی ہی یہ کشش سی پانی کی ہی پس
ہین وہ ہمارا ملک ہی اور یہ حکمت حق کی ہی جو قضا و قدر سے جاری ہوئی کہ ہمکو عاشق ایک
دیا ہی جملہ اجزا جہان کے قبل اس حکم سے جو نسبت خلقت اجزا کے جاری ہوا ہی جفت جفت
جفت عاشق اپنے جفت کا ہی جیسا کہ فرمایا و من کل شی خلقنا زوجین ہر شی سے پیدا کیے
ت یعنے ہر جفت عالم سے اپنے جفت کا خواہان ہی اور یہ ٹھیک بات ہی دیکھ تو کہربا و کاہ کو
و آسمان زمین سے کہتا ہی مرحبا کہ ہم تو دو نون مثل آہن و آہن ربا کے ہین آہن یہ اسنگ

مقناطیس کہ آہن کو جذب کرتا ہی اور حکما کے نزدیک زمین و آسمان کشش باہمی سے ایک دوسرے کو کھینچے ہوے
ہین آسمان گویا مرد ہی اور زمین مثل عورت کے جو کچھ آسمان اُسپر ڈالتا ہی یہ اُسکو بچون کی طرح پالتی ہی اگر اسمین
گرمی نہین رہتی تو آسمان گرمی بھیجتا ہی اور جو تری نہین رہتی تو پانی بھیجتا ہی چنانچہ بروج خاکی جو ثور و سنبلہ اور
جدی ہین اُسکے اجزاے ارضی کی مدد ہین اور بروج آبی جو سرطان اور عقرب و حوت ہین اُسکو تری پہونچاتے ہین
انخلاف شرح مین اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء پورا مصرع مین لکھدیا ہی جس سے وہ موزون نہین ہوتا میرے
نزدیک فرعہا فرع ہونا چاہیے بدون ضمیر کے اور زیر کو زبر لکھا ہی قولہ ہر جادی ابر سوی وی برد + تا بخارات
وخم را بردرد + برج آتش گرمی خورشید ازو + ہمچو تابہ سرخ ز آتش پشت و رو + ہست سرگردان فلک اندر زمن +
ہمچو مردان گرد مکسب بہر زن + وین زمین کد بانوئیہا میکند + بر ولادات و رضاعت می تند + پس زمین و چرخ
را دان ہوشمند + چونکہ کار ہوشمندان میکنند + گر نہ از ہم این دو دلبر می مزند + پس چرا چون جفت درہم میخزند + بی زمین
کی گل بروید و ارغوان + پس چہ زاید ز آب و تاب آسمان + بہر آن میلست در مادہ بنر + تا بود تکمیل کار ہمدگر + میل
اندر مرد و زن حق زان نہاد + تا بقا یابد جہان زین اتحاد + میل ہر جزوی بجزوی ہم نہد + ز اتحاد ہر دو تولیدی جہد
شب چنین با روز اندر اعتناق + مختلف در صورت اما اتفاق + روز و شب ظاہر دو ضد و دشمنند + لیک ہر دو
یک حقیقت می تنند + ہر یکی خواہان دگر را ہمچو خویش + از پی تکمیل کار و فعل خویش - زانکہ بی شب دخل نبود
طبع را + پس چہ اندر خرج آرد روزہا + المعنی ہر جادی کو ابر طرف اُسکے یعنے آسمان کے لیجاتا ہی تا بخارات
ناگوار و ناساز کو پھاڑ کے صاف کردے کسواسطے کہ بخارات کے ساتھ اکثر اجزاے ارضی بھی اُڑ جاتے ہین
مثل کلڑیون لنکریون وغیرہ کے اور جو بروج آتشی ہین حمل اسد قوس انسے گرمی خورشید کی ہی جو تابہ کی طرح
پشت و رو اُسکی گرمی سے سرخ ہوا ہی یہ آسمان اس زمانہ مین ایسا سرگردان پھرتا ہی جیسے مرد کمائی کے لیے
عورت کے واسطے کمائی کی جگہون مین پھرتا ہی اور یہ زمین عورتون کے مثل خانہ داری کرتی ہی اور ولادت
و رضاعت مین کوشش کرتی ہی جیسے عورتین کوشش کرتی ہین پس زمین و آسمان بڑے ہوشمند ہین اسواسطے
کہ کام ہوشمندون کا کر رہے ہین اگر یہ دونون دلبر ایک دوسرے سے نازادہ نہین چوستے تو جفت کے
مثل ایک دوسرے مین کیسے گھسے ہوے ہین کہتے ہین کہ نصف آسمان سر پیسے جو اوپر معلوم ہوتا ہی ایسے
ہی نصف نیچے ہی اور بیچ مین اُسکے زمین ہی بس باہم گھسا ہونا انکا ظاہر ہی زمین کے کب گل جھے اور کب ارغوان
کھلے ہر چند آب و تاب آسمان کی ہو لیکن اُس سے کیا پیدا ہو سکے اسیواسطے نر کو مادہ کی طرف میل و
رغبت ہی تا تکمیل ایک دوسرے کے کام کی ہوئے اللہ تعالے نے جو مرد و عورت مین میل و رغبت
رکھی ہی یہی سبب ہی کہ تا جہان اس اتحاد سے بقا پائے اور مخلوق کی تولید و تکثیر ہوتی رہے کبھی

ر جزو کی دوسرے جزو سے اسی غرض سے رکھی ہی تا دونون کے اتحاد سے تولید ظاہر ہو رات
ت مین دونون مختلف ہین لیکن کیسا اتفاق ہی کہ ایک دوسرے کے گلے مین ہاتھ ڈالے ہوے
ہتے ہین کہ روز و شب بظاہر ضد اور دشمن ایک دوسرے کے ہین کہ ایک کے ظہور سے دوسرے کا
لیکن دونون ایک ہی حقیقت کو پورتے ہین ایک دوسرا ایک دوسرے کا خواہان مثلاً دن کے
طے تکمیل کار و فعل پنے کے اس سبب سے کہ بدون شب کے طبیعت کو ماندگی ہی کیا ہو جو دن کو
ع مین لاین خداوند تعالے نے رات واسطے آرام و آسایش روح نفسانی کے بنائی ہی جسکے متعلق
ن لبس اس آسایش سے اسکو قوت ہو جاتی ہی اسکے موافق دن مین اسباب کے کاروبار معاش مین
ملتی ہی ورنہ خبط ہو جاتا کوئی کام نہ چلتا بخلاف شرح مین سرگردان کو سرگردون لکھا ہی

جذب کرنا ہر عنصر کا اپنی جنس کو کہ ترکیب آدمی مین محتبس ہی

گوید خاک تن را باز گرد + ترک جان گو سوی ما آ چون گرد + جنس مائی پیش ما اولی تری + به گزین
ما این سو بری + گوید آری لیک من پا بستہ ام + گرچہ ہمچون تو ز ہجران خستہ ام + تری تن را بجویند
تری باز از غربت پیش ما + گرمی تن را ہمی خواند اثیر + کہ ز ناری راہ اصل خویش گیر + ہست ہفتاد و
ن + از کششہای عناصر بی رسن + علت آید تا بدن را بگسلد + تا عناصر ہمدگر را وا ہلد + چار مرغ اندائین
ما ہمرگ و رنجوری و علت پا کشا + پای شان از ہمدگر چون باز کرد + مرغ ہر عنصر یقین پرواز کرد + جذبہ
و فرعہا + ہر دمی رنجی نہد در جسم ما + تا کہ این ترکیبہا را بر درد + مرغ ہر جزوی باصل خود پرد + حکمت حق
مجل با جمع شان دارد بصحت تا اجل + گوید ای اجزا اجل مشہود نیست + پر زدن پیش از اجل تان سود نیست
ی بجوید ارتفاق + چون بود جان عزیز اندر فراق + جان جان جان را بخواند تیز ہم + کہ بما آئید و
ندم + چونکہ جان را این ندا آید بگوش + ز اشتیاق حق دہد زین عقل و ہوش + المعنی فرماتے ہین
جنس کو کھینچتی ہی مثلاً خاک خاک تن سے کہتی ہی کہ لوٹ جان کو ترک کر اور میری طرف خرم و خندان
ب کے آ کہ تو میری جنس سے ہی تیرا میرے ہی پاس ہونا اچھا ہی پس بہتر یہ ہی کہ جسم سے
ری طرف پر پرواز کھول پس یہ خاک تن کی کہتی ہی یہ تو تو نے سچ کہا لیکن مین کیا کرون
اگرچہ تیری جدائی سے مثل تیرے مین بھی دلخستہ ہون مگر کچھ بس نہین چلتا ایسے ہی تیرے
پانی کہتے ہین کہ ای تری کیون نہین اس غربت سے لوٹتی اور ہمارے پاس آتی علی ہذا گرمی کو اثیر
یعنی نار جو معدن آگ کا ہی کہتا ہی کہ تو نار سے ہی پھر اپنی اصل کی راہ کیون نہین لیتی اس بدن مین
یون علتین ہین اور وہ بھی سب بے رسن انھین عناصر کی کھینچی ہوئی اسواسطے کہ انھین کی بے اعتدالی

جملہ علتین بھی پیدا ہوتی ہین ہفتاد دو سے مراد کثرت ہے نہ عدد معین اور علت کیطرف کشش اسی سبب سے
تی ہے کہ کوئی علت آئے اور بدن کو توڑ دے تو عناصر قید یکدگر سے چھوٹ جائین یہ چارون عنصر کو
مرغ ہین بستہ پا کہ انکی پابستگی کو مرگ و رنج و علت کھولتے ہین اور انکو اس قید سے آزاد کرتے ہین پس
وقت پانون انکا ایک دوسرے سے کھلجاتا ہے چارون مرغ اپنے اپنے عنصر کو اڑجاتے ہین انھین کی
کشش چاہے اصل کی ہو چاہے انکی فرع سے ہو ہمارے جسم کو ہردم رنج مین ڈالے رہتی ہے کہ یہ اس رنج
ذریعہ سے خواہان اپنی آزادی کے ہوتے ہین چنانچہ فرمایا کہ تا یہ ترکیب عنصری ٹوٹ جائے اور مرغ ہر جزو کا
اصل کو اڑجائے لیکن حکمت حکیم مطلق کی مانع ہوتی ہے اس جلدی سے اور صحت مرض سے دیکے وقت
تک مجموع رکھتی ہے اور کہتی ہے کہ ای اجزائے عناصر ابھی اجل ظاہر نہین ہے اور اجل سے پہلے تمہارا پر ہلانا بیفائدہ ہے
فرماتے ہین غور تو کرو جب عناصر کا ہر جزو اپنے رفیق کی رفاقت کو ڈھونڈھتا ہے تو جان جسکی جنس وہ ہے اسکا
کے فراق مین کیا حال ہوگا اور وہ جو جان کی جان ہے وہ بھی تو جان کو بلاتی ہے کہ میرے پاس آ
ادھر کو قدم رکھ پس جب جان کے کان مین یہ ندا پہونچتی ہے تو اشتیاق حق مین اس عقل و ہوش
جدا ہو جاتی ہے اختلاف شرح مین پیش ماکو پیش او بجا آئید کو بیا این بندا این سو کو زین سو لکھا ہے

ب ہونا جان کا بھی عالم ارواح مین اور تقاضا و میل اسکا اپنے مقر کو اور منقطع ہونا
اسکا اجزائے اجسام سے کہ اسکی محل ہین

و بلا اجزای پست فرشیم + غربت من تلخ من عرشیم + میل تن در سبزہ و آب روان + زان بود کہ اصل
ازان + میل جان اندر حیات و در حی است + زانکہ جان لامکان اصل ویست + میل جان در حکمت و
م + میل تن در باغ و راغ و در کروم + میل جان اندر ترقی و شرف + میل تن در کسب اسباب و علف +
و عشق آن شرت ہم سوی جان + تو بجہم یحبون را بدان + گر بگویم شرح این بی حد شود + مثنوی ہفتاد
کاغذ شود + آدمی حیوان نباتی و جماد + ہر مراد عاشق ہر بی مراد + بی مرادان بر مرادی می تنند + وان مرادان
ایشان میکنند + لیک میل عاشقان لاغر کند + میل معشوقان خوش و با فر کند + عشق معشوقان دو رخ
غتہ + عشق عاشق جان او را سوختہ + کہربا عاشق بشکل بی نیاز + کاہ میکوشد بدان راہ دراز + این رہا
شق آن بستہ دہان + تافت اندر سینۂ صدر جہان + دود آن عشق و غم آتشکدہ + رفتہ در مخدوم او مشفق
ہ + لیکش از ناموس و پوش آبرو + شرم می آید کہ واجوید ازو + رحمتش مشتاق آن مسکین شدہ + سلطنت زین
ت مانع آمدہ + المعنی اب مولانا روح جان کی کیفیت بیان فرماتے ہین کہ جان کہتی ہے ای اجزا پست فرشی
سے یہ غربت میری نہایت تلخ ہے کسواسطے کہ مین عرشی ہون مجھکو فرش کیسے خوش آئے میل تن کا سبزہ اور

ن مین ہوتا ہی اس سبب سے کہ اُسکی اصل و بنیاد آب و گل ہی سے ہی اور میل جانکا طرف حیات د
یلے اصل جان کی لامکان سے ہی میل جان کا حکمت و علوم مین ہی اور میل تن کا باغ و راغ و کرم
بع کرم بالفتح کی معنی درخت انگور میل جان کا ترقی و شرف مین ہی میل تن کا کسب اسباب علف
وہ کسب بھی میل و عشق اُسکی طرف رکھتا ہی اسی موقع سے یحبہم و یحبونہ کو جان وہ اللہ کو دوست
اللہ انکو دوست رکھتا ہی اب فرماتے ہین کہ اگر مین اسکا بیان کرون تو بیحد ہو جاے اور مثنوی
غذ کو بہونچے ہی یہ کہ آدمی اور حیوان اور ہر اشیاے نباتی و جمادی سب حسب مراد ہر عاشق
ن یہ بیمراد لوگ اپنی بیمرادی مین کیسے مراد سے بڑھتے پھولتے ہین اور وہ کیسے اُنکو اپنی طرف
ے ہین مگر فرق یہ ہی کہ عاشقون کا میل و عشق اُنکو لاغر کرتا ہی اور معشوقون کا میل و عشق اُنکی
ی بڑھاتا ہی معشوقون کا عشق تو ہر دو رخ افروختہ ہوتا ہی اور عاشق کا عشق اُسکی جان کو جلاتا ہی
عاشق ہی لیکن اسکا عشق بصورت بے نیاز کے ہی یعنے بے پرواؤن کی طرح اور کاہ بھی عاشق اسکا
سے دوڑ کے جیتی ہی کہربا کوئی حرکت بظاہر نہین کرتا اب فرماتے ہین کہ یہ باتین تو جانے دے
ن کا عشق جو صدر جہان کے سینہ مین افروختہ ہوا ہی اُسکا بیان کر دو اُس عشق اور غم آتشکدہ
ہی آگ کا گھر اُسکے مخدوم تک پہونچا اور مہربانی لانے والا ہوا لیکن اُسکو ناموس اور پوش
آتی ہی کہ اُسکی جستجو کرے یا اُسکا حال لوگون سے پوچھے پوش امر ہی یعنی دور شدن میری
پوش مخفف پویہ شو کا ہی یعنے بھاگ جا جسکی ہندی پونشا ہی پونیش محاورہ ہندی مین جوڑا
ہی اُسکی نسبت بھی کہتے ہین کہ بڑی لمبی پونیش رکھتا ہی بتغیر السنہ پوش کا پونیش اور پونیش کا
رحمت تو اُسکی مشتاق اُس مسکین کی ہوئی مگر سلطنت اُس لطف سے مانع ہوئی انخلاف
یحبونہ کو یحب یحبون بر مراد کو بیمرادی بیان دو رخ کو دو رخ لکھا ہی قولہ عقل حیران کین عجب او را
ش زانسو بدینجانب رسید + ترک جلدی کن کزین ناواقفی + لب ببند اللہ اعلم بالخفی + لب ببند م
سخن + تو بہ آرم ہر زمان صد بار من + کاین سخن را بعد ازین مدفون کنم + آن کشندہ می کشد
+ کیست آن کت میکشد ای مفتتن + آنکہ می نگذاردت کہ دم زنی + صد عزیمت می کنی بہر سفر
زان بگرداند بہر سو آن لگام + تا خبر یابد ز فارس اسپ خام + اسپ زیرک ساز زان نیکو پی ست
بس بر دلیست + او دلت را بر دو صد سودا ببست + بیمرادت کرد و پس دل را شکست + چون
ن لے ی نخست + چون نشد ہستی بال اشکن درست + چون قضا بست جہل تدبیرت شکست + چون نشد
رست + المعنی عقل اُسکی حیران تھی کہ اُسنے تو عجب ہی مجھکو کھینچا ہی آیا یہ میری رحمت ہی یا کوئی

شش مطلوب کیطرف سے ہوبس تو جلدی مت کرنا واقفی اختیار کر اور خاموش ہو کیونکہ چھپی باتون کو اللہ ہی خوب
جانتا ہی پھر کہتا ہی کہ مین تو ہر دم اس قسم کی باتون سے لب بند کرتا ہون اور سیکڑون توبہ کرتا ہون کہ بعد
اسکے اس بات کو دفن کردون مگر وہ کشندہ مجھکو کھینچ کے پھر اس طرف لے آتا ہی اس صورت مین مین کیا
کرون آیندہ مقولات مولانا رح کے معلوم ہوتے ہین فرماتے ہین تونے جانا ہی دانا وہ کون ہی جو تجھکو کھینچتا ہی
اور تجھے دم مارنے کو نہین چھوڑتا تو سیکڑون ارادے سفر کے کرتا ہی اور وہ تجھکو کھینچ کے اور جگہ لیجاتا ہی اور اس
سبب سے ہر طرف تیری لگام کو پھیرتا ہی تا اسپ خام غیر سدھا ہوا فارس سے خبردار ہو جاے کہ کوئی مجھکو پھیرتا
ہی اور جو اسپ زیرک ساز ہوا ای موافق مرضی وہ نکو پہلے ہی جانتا ہی کہ اسپر کوئی سوار ہی وہی تیرے دلکو صد ہا
مقصدے لگا دیتا ہی اور بیمراد کرکے تیرے دلکو توڑتا ہی بس فسنے جب تیرے پہلے ران کے بازو کو جو مثلا سفر کے تھے
اور وہ اور جگہ لیگیا توڑ دیا تو پھر ہونا اس بال شکن کا ثابت ہی کیسے درست ہوا کہ وہ نہین ہی اور جب قضا
نے بت تیری تدبیر جہالت کا توڑ ڈالا یعنے تیری تدبیر نہ چلنے دی تو پھر کیسے قضا اسکی تجھپر درست نہین ہوئی
تو اسکو نہین مانتا انخلاف بیمرادت کرد کو گر دیکاف فارسی شرح مین لکھا ہی اور قضا بت کو قضایت
فسخ عزایم وقصد کا واسطے خبردار کرنے آدمی کے ہی اس سبب سے کہ مالک و غالب
وہی ہی اور کبھی کبھی عزائم فسخ بھی نہین کرتا تا طبیعت عزم سے باز نہ رہے اور اسکو تنبیہ ہو
لیک عزمہا و قصدہا و ماجرا + گاہ گاہے راست می آید ترا + تا بطمع آن دلت نیت کند + بار دیگر نیت را شکند
بکلی بیمرادت داشتی + دل شدی نومید امل کی کاشتی + ورنہ کاریدی امل از عوریش + کی شدی پیدا
بر و مقہوریش + عاقلان از بیمرادیہای خویش + باخبر گشتند از مولای خویش + بیمرادی شد قلاؤز بہشت +
نت الجنۃ بشنو ای خوش سرشت + چون مرادات ہمہ اشکستہ پاست + پس کسی باشد کہ کام او رواست
ن شدند اشکستہ وش این عاقلان + لیک کو خود آن شکست بیدلان + عاقلان اشکستہ اش زاضطرار
عاشقان اشکستہ با صد اختیار + عاقلانش بندگان بندیند + عاشقانش شکری و قندیند + ائتیا کرہا مہار
عاقلان + ائتیا طوعا بہار بیدلان + المعنی یعنے یہ تیرے عزم وقصد و معاملات کبھی کبھی جو درست
ٹھیک پڑجاتے ہین اور تیری مرضی موافق ہو جاتے ہین یہ اسواسطے ہی کہ اسکے لالچ سے تیرا دل
کام کی نیت کرتا رہے یا یوں کہ پھر دوبارہ تیری نیت کو توڑدیتا ہی اور اگر ہمیشہ بالکل بیمراد ہی رکھتا تو
دل ناامید ہو جاتا تخم امید کا کب بوتا پھر اگر امل اپنے عوری یعنے نایافت مقصود سے کچھ نہ بوتے
اسیر مقہوری اسکی کب ظاہر ہوتی یعنے امل کب جانتے کہ ہم مقہور و مغلوب ہون اب جو عاقل ہین
و توانی بیمرادیان دیکھ کے اپنے مالک سے باخبر ہو گئے اور جانا کہ کوئی مالک ہمارا الیسا

لہ ہماری خواہش کو نہین ہونے دیتا اپنی مرضی کے موافق کرتا ہی جیساکہ حضرت علی شیر خدانے فرمایا ہی
بفسخ العزائم مین نے اپنے رب کو اپنے عزائم ٹوٹنے سے جانا اور یہ بیمرادی ایسی ویسی چیز نہین ہی
بنت کی ہی چنانچہ ای خوش سرشت تو نے یہ حدیث حفت الجنة من المکارہ سنی ہوگی گھیری گئی جنت
ت سے کہ وہ بیمرادی ناگوار ہوتی ہی پس ہرگاہ کہ مرادین سب کی شکستہ پا ہین یہان تک کہ
ہوگا جسکے مقصد روا ہون تو اس صورت مین جو عاقل ہین وہ تو شکستہ وش ہوتے ہین ای ناخوش
عاشق ہین انکو وہ شکست کہان بلکہ وہ خوش ہوتے ہین آب ان عاقلون کی شکست اضطرار سے
بیمرادی سے مضطر ہین اور عاشق کے سیکڑون اختیار و خوشی سے اسواسطے کہ عاقل تو اسکے
ندی ای گرفتار بند عقل کے ہین اور عاشق آزاد ہمہ تن شکری اور قندی پس تقدیر اسکی ایک
قل تو اسکو بجبر و اکراہ اختیار کرتے ہین اور ایتنا کہتے ہین یعنے آتو ہمارے پاس اور عاشق بطوع
ول کرتے ہین اور بخوشی ایتنا کہتے ہین ۱ بخلاف شرح مین عذریش کو عذریش اور عاقلان کو
اتینا کو دو لون جگہ ایتیا لکھا ہی اتینا مین ایت کا رم امر ہی نا ضمیر منصوب منفصل اور اتینا سنیہ
ایت کا جو معنی وہ نہین

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قیدیون پر اور مسکرانا اور یہ حدیث کہنا ن قوم یجرون الی الجنة بالسلاسل تعجب کرتا ہون اس قوم سے جو کھینچی جاتی ہین جنت کیطرف زنجیر کے ساتھ

بر کی جو تی اسیر + کہ ہمی بردند وایشان در نفیر + دیدشان در بند آن آگاہ شیر + می نظر کردند در دی
نخایند ہر یک در غضب + بر رسول صدق تدا نہا و لب + زہرہ نی باآن غضب تا دم زنند + زانکہ در
ن اند + میکشد شان موکل سوی شہر + می بردازکافرستان شان بقہر + نی فدا لی می ستاند
ی شفاعت می رسد از سروری + رحمت عالم ہمیگویند داو + عالمی را می برد حلق و گلو + با ہزار انکار
+ زیر لب طعنہ زنان برکار شاہ + چارہا کردیم وانجا چارہ نیست + خود دل این مردکم از خارہ
اران مرد شیر الب ارسلان + با دو سہ عریان سست و نیم جان + اینچنین درماندہ ایم از کجروست
یا خود جادو نیست + بخت ما را بر دریدآن بخت او + تخت باشد سرنگون از تخت او + کار او از
ت زفت + جادوئی کردیم ما ہم چون زفت + از بتان و از خدا درخواستیم + کہ بکن ما را اگر ناراستیم +
ا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک گروہ قیدیون کا دیکھا کہ انکو لیے جاتے تھے اور وہ
تے تھے پس اُس آگاہ شیر یعنے حضرت نے اُنکو دیکھا تھے تو وہ اُس بند مین لیکن نیچے نیچے

آپکو دیکھتے تھے اور ہر ایک رسول صدق پر ایسا غضبناک کہ غصہ سے لب و دندان چباتا تھا لیکن باوصف
ایسے غیظ و غضب کے یہ زہرہ کہان کہ دم مار سکین اسواسطے اُس قہر کی زنجیر مین اسیر تھے جو دس من کی
تھی موکل اُنکو بڑے قہر کے ساتھ کافرستان سے طرف شہر کے کھینچ رہے ہین اور وہ یہ کہتے ہین کہ عجب
حال ہی نہ تو فدیہ لیتے ہین نہ زر لیتے ہین نہ کسی سردار سرور کی سفارش کو دخل ہی تمام مخلوق اُنکو رحمت
عالم کہتی ہی اور حال یہ کہ وہ ایک عالم کا حلق و گلو کاٹ رہے ہین غرض ہزارون انکار کے ساتھ
چلے جاتے تھے اور زیر لب کہتے تھے معاملۂ آنحضرت پر ہمنے بہت تدبیرین کین مگر یہان کوئی تدبیر چلی
بیشک اس شخص کا دل سخت سنگ خارہ سے کم نہین ہی ہم ہزارون مرد شیر الپ ارسلان کہ نام بادشاہ کا
بھی ہی و نیز بمعنی شیر دلیر دو تین عریون کے ساتھ سست وادھمرے ہو رہے ہین اور ایسے عاجز
نہ معلوم یہ عاجزی ہماری کجروی سے ہی یا ہمارے نصیب سے یا انکی جادوگری سے انکا وہ نصیب ہی جسنے
ہمارے نصیب کو دریدہ بریدہ کر دیا اور وہ تخت جس سے تخت ہمارا ادندھا ہو گیا ہم جادو کیسے کہین
اگر کام انکا جادوگری سے سطبر و قوی ہوا تو ہمنے بھی جادوگری کی وہ کیون نہ پیش گئی
ہمنے بتون سے بھی اور خدا سے بھی خواستگاری کی کہ ہمکو خراب کر دے اور اکھیڑ کے پھینک دے
اگر ہم ناراست ہین سو یہ نہوا پھر کیسے آپکو ناراست جانین الخلاف شرح مین گستنے کے بعد وا دیکھا ہی ٹھیک نہین ہی

تفسیر آیہ ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح اگر تم فتح صاحب حق کی چاہتے تھے سو تحقیق تمکو فتح آئی مگر جو صاحب حق تھا

قولہ آنکہ حق در استست از ما و او + نصرتش دہ نصرت او را بجو + دین دعا بسیار کردیم و صلوۃ + پیش لات و پیش
عزی و منات + کہ اگر حق ست او پیداش کن + ور نباشد حق زبون ماش کن + چونکہ وا دیدیم او منصور
بود + ماہمہ ظلمت بدیم او نور بود + این جواب ماست کانچہ خواستید + گشت پیدا کہ شما ناراستید + باز این
اندیشہ را از فکر خویش + کور میکردند و درفع از ذکر خویش + کین تفکر ما ہم از ادبار رست + کہ صواب آید شود
در دل درست + خود چہ شد گر غالب آمد چند بار + ہر کسی را غالب آید روزگار + ماہم از ایام بخت آور
شدیم + بارہا بر وی مظفر آمدیم + باز میگفتند اگر چہ او شکست + چون شکست ما نبود او زشت و بست
زانکہ بخت نیک او را در شکست + داد صد شادی پنہان زیر دست + کو بآشکستہ ہمی مانست ہیچ + بی غمی
بودش درون لی تیچ تیچ + چون نشان مومنان مغلوبیست + لیک در اشکست مومن خوبیست + گر تو مشک
و عنبری را بشکنی + عالمی از فیح ریحان پر کنی + ور شکستی ناگہان سرگین خری + خانہا پر گند گردد سر بسر + کہ کند
خود مشک با سرگین قیاس + آب را با بول اطلس با پلاس + المعنی فیح بالفتح و سیدن بوی خوش صلوٰۃ

...ئین کافر کہتے تھے کہ ہم مین اور محمد مین جو کوئی حق و راست پر ہی اُسکو نصرت دے اور اسکی نصرت
...یہ دعا ہمنے بہت کی اور لات و عزیٰ و منات کے آگے بہت چوتڑ اُٹھائے سجدے کیے کہ اگر وہ
...اُسکو ظاہر کردو اور جو وہ حق نہین ہی یعنے آنحضرت تو اُسکو ہمارا ذلیل بنادو پھر جب ہمنے بغور دیکھا
...منصور پایا ہم سب ظلمت تھے اور وہ نور پس ہم جس بات کے خواستگار تھے اسکا منصور ہونا بھی بات
...ہی جو ہمکو ظاہر ہو گیا کہ تم ناراست ہو پھر اس اندیشہ کو جو اُنکے فکر سے پیدا ہوتا تھا زبردستی اندھا کرتے
...ن ذکر کو اپنے دل سے ٹالتے تھے اس طور پر کہ یہ فکر ہمارے ادبار سے پیدا ہوئی ادبار ہمکو سوجھاتا ہی
...ی و خوبی ہمارے دل مین درست ہو جاوے اور ہم اقبال سے محروم رہین کیا ہوا جو وہ چند بار
...گئے ایسے تو ہر کسیکو زمانہ کبھی غالب بھی کر دیتا ہی ہم بھی تو زمانہ سے نصیب لیکے آئے ہین اور بار ہا ہنر
...ے ہین پھر کہتے تھے نہین اگرچہ انکو شکست ہوئی مگر انکی شکست ہماری شکست کیطرح زشت و پست نہ تھی
...ی تو اُنکے بخت نیک نے سیکڑون شادیان پنہان انکے زیر دست کین جیسے اُنسے اور شکست خوردہ سے
...ت نہین نہ کوئی اُنکو غم ہوا نہ کسی پیچ پیچ مین پڑے جو کہ مومنون کی شان سے مغلوبی نہین ہی لیکن
...دمن مین خوبی ہی مومن کی شکست ایسی ہی جیسے شکست مشک عنبر کی کہ جس وقت اُنکو توڑیگا تمام
...خوشبو اور بوے خوش سے بھر دیگا اور اگر اتفاقاً سرگین خر کو توڑا تو گھر کے گھر بدبو سے بھر جائینگے پھر کون
...ک کو سرگین آب کو پیشاب اور اطلس کو پلاس کے ساتھ قیاس کرے شکست مومن سے مراد اُسکی
...ے معلوم ہوتی ہی اور سرگین خر سے فی النار ہونا کافر کا انخلاف شرح مین صلات بیوا و لکھا ہی جسکے معنے
عطا و انعام کے ہین جو یہان چسپان نہین

...لوٹنا رسول مقبول کا حدیبیہ سے کہ حق تعالی نے نقب اسکا فتح کیا انا فتحنا
لک فتحا مبینا بیشک فتح دی ہمنے تجھکو فتح ظاہر

واگشت حدیبیہ رسول + در تفکر بود غمگین و ملول + ناگہان اندر رحق سمع رسل + دولت انا فتحنا
...رش بپیغام از دولت کرد + تو ز منع این ظفر غمگین مشو + کاندرین خاری بقدرت فتحہاست + نک تو ان
...ہ تراست + بنگر آخر چونکہ واگردید و تفت + بر قریظہ بر نضیر از وی چہ رفت + قلعہا ہم کرد آن
...مسلم و زغنایم نفعہا + ور نباشد آن تو بنگر کین فریق + برغم و رنجند مفتون و عشیق + زہر خواری را
...دخار غمہا را چو اشتری چرند + بہر عین غم نہ از بہر فرج + این تسافل عیش ایشان چون درج + انجنان
...مر جاہ + کہ ہمی ترسند از تخت و کلاہ + در فقیری بہ بکی صد شہریار + در خزان فاقہ صد مجنون بہار +
...اوہمنشین + فوق گردونست نی زیر زمین + المعنی حدیبیہ نام موضع قریظہ نضیر ہر دو نام قبیلہ یہود

یعنے جب رسول بقبول حدیبیہ سے غمگین و ملول و فکرمند لوٹے تو حق تعالے کو یہ ملال ناگوار ہوا اس سبب سے ناگہان اُنکے حق مین کہ وہ شمع جمع رسل تھے دولت انا فتحنا نے ڈنکا بجایا اور دولت سے پیغام آیا کہ جاؤ اس ظفر کے باز رہنے سے غمگین مت ہو گو یہ باز رہنا تمھارے نزدیک خار خلجان ہی مگر اسمین تمھاری ذات کیواسطے بہت فتحین ہین فلان قلعہ اور فلان قلعہ ابھی تمھارے لیے موجود ہی اب وہ گوینده جسنے کہا تھا کہ اگر انکو ایک شکست ہوتی ہی تو سیکڑون شادیان انکے زیردست ہوتی ہین کہتا ہی دیکھو آخر یہی تو تھا حدیبیہ سے وہ گرمی غم کے ساتھ لوٹے تھے اسکے پیچھے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر کیا گذرا انکے قلعے اور اُنکے گردآباد بقعے سب اُنکے تمام مسلم ہوے اور انکے سوا غنیمتون کے بہت ہی بہت منافع اور جو یہ بھی سنو تو ذرا یہ تو دیکھ کہ یہ فریق غم و رنج پر کیسے عاشق و مفتون ہین خواری کے زہر کو مثل شکر کے کھاتے ہین خار غم کو اونٹ کیطرح چر جاتے ہین واسطے عین غم کے نہ واسطے فرح و کشود کے پستیان انکے سامنے ایسی ہین جیسے بڑے بڑے درجے ایسے ہی تو چاہ مین نہایت خوش کسواسطے کہ تخت و تاج سے ڈرتے ہین اور فقیری مین ایسے خوش کہ ایک ایک سو سو بادشاہ کے برابر اور فاقہ کی خزان مین ایسے کہ ہر ایک مثل سیکڑون نوبہار خرم و خندان کے اور وجہ یہ ہی کہ وہ اپنے دلبر کے ہمنشین ہین پھر کیا غم اگرچہ زمین کے نیچے ہون تو بھی فوق گردون پر ہین بخلاف شرح مین فتحہا کو فتحا لکھا ہے

تفسیر خبر لاتفضلونی علی یونس ابن متی الی آخرہ یعنے مت فضیلت دو تم مجھکو یونس ابن متی پر

قول گفت پیغمبر کہ معراج مرا + نیست از معراج یونس اجتبا + آن من بالا و آن او نشیب + زانکہ قرب حق برونست از حسیب + قرب نہ از پایئن بہ بالا جستن ست + قرب حق از حبس ہستی رستن ست + نیست را چہ جای بالا یست زیر + نیست را نی زود نی دور و نہ دیر + کارگاہ صنع حق در نیستی ست + غرہ ہستی چہ دانی نیست چیست + حاصل این اشکست ایشان ای کیا + می نماند ہیچ با اشکست ما + آنچنان شاد ند در ذل و تعب + ہمچو مہ در وقت اقبال و شرف + برگ بی برگی ہمہ اقطاع اوست + فقر و خواری افتخارست و علوست + آن یکی گفت ار چنانست ای مزید + چون بخندید او کہ مارا بستہ دید + چونکہ او مبدل شدست و شادیش + نیست زین زندان کنون آزادیش + پس بقہر دشمنان چون شاد شد + چون ازین فتح و ظفر پر باد شد + شاد شد جانش کہ بر شیران نر + یافت آسان نصرت و فتح و ظفر + پس بدانستیم کو آزاد نیست + جز بدنیا دلخوش و دلشاد نیست + ورنہ چون خندد کہ اہل آنجہان + بد و نیک اند مشفق مہربان + این بگفتند در زیر زبان + آن اسیران باہم اندر بحث آن + المعنی منگیدن بفتح کاف فارسی آہستہ زیر لب سخن کہنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری معراج کو معراج یونس پر کچھ اجتبا و برگزیدگی نہین ہی یہی فرق تو کہ میری ملک بلند ہی اور اُنکی ملک

ے مجھکو آسمان پر ہوئی اور انکو زمین پر سو یہ کچھ فرق نہین اسواسطے کہ قرب حق کا حساب سے باہر ہی
و پستی پر موقوف نہین قرب یہی نہین ہی کہ پستی سے بلندی کی جستجو کرنا بلکہ قرب حق کا جنس ہستی سے چھوٹ کے
ب ہستی سے چھوٹکے نیست ہوگیا تو نیست کو بالا و زیر اور جلدی و دوری و دیر سے کیا غرض اللہ تعالی کی صفت
یستی ہی مین جاری ہی نیست ہی سے سب ہست ہوے لیکن تو کہ اپنی ہستی کے غرہ مین ہی تو کیا جانے ک
اہی آب ہی اُن اسیرون مین سے کہتا ہی کہ حاصل یہ ہی کیا کہ انکی شکست کو ہماری شکست سے کچھ
د مشابہت نہین ہی یہ ذلت و رنج مین ایسے خوش ہین جیسے ماہ اقبال و شرف مین کہ دمبدم نور بھی اسکا
ر قوت تاثیر کی بھی بڑھتی ہی پھر ایک نے انھین مین سے کہا کہ ای فضول اگر ایسا ہی جیسا کہ تو کہہ رہا ہی تو ہمکو بستہ دیکھ
دن اور خوش کیون ہوے پس جبکہ وہ مبدل ہوے ایک حال سے دوسرے حال پر تو یہی شادی
ر ہونے کی زندان اونکی مقیدی کی ہی کہ شادی و غم کی قید سے بری نہین ہوے پھر
بھی اگر آزادی تھی تو دشمنون کی مغلوبی پر شادی کیسی اور اس فتح و ظفر پر بربادی کیسی
فردی آخر جان انکی اسی بات سے تو شاد ہوئی کہ ایسے شیر نرون پر کیسے سہل غالب ہوئی
و فتح و ظفر پائی بس اس سے پہنچانا کہ وہ آزاد نہین ہین اور سوا اسکے کہ دنیا کی خوشی پر
دلشاد ہون اور کچھ نہین اگر یہ بات نہین ہی تو کیا سبب کہ جو اس جہان کے لوگ ہین وہ تو نیک
ب پر مشفق مہربان ہوتے ہین اور یہ نہین القصہ وہ اسیر چپکے چپکے زبان دبائے باہم اس بحث و
تھے اختلاف فرح این نشیب کو بشیب آمد کیا کو این کیا می نماند کو حی نماید تعب کو تافت نہ کو

ایمزید کو آن مزید شادیش کو شیادیش بربادکو برباد لکھا ہی

آگاہ ہونا پیغمبر کا طعن طاعنون اور انکی شماتت پر

ی نشنود بر ما جہد + خود سخن در گوش آن سلطان نہد + گرچہ نشنید آن موکل این سخن + رفت
ان بد من لدن + بوی پیراہان یوسف را ندید + آنکہ حافظ بود و یعقوبش شنید + آن شیاطین
ان + نشنوند آن سر لوح غیب دان + آن محمد خفتہ و تکیہ زدہ + آمدہ سر گرد او گردان شدہ
وا کہ شد روزیش باز + آن نہ کا نگشتان او باشد دراز + نجم ثاقب گشتہ حارس دیوران + کہ ہل
بر شان + ای دویدہ سوی دکان ازنگاہ + این بسجد رو بجو رزق از آلہ + المعنی یعنے وہ اس
ے چپکے زبان دبائے بحث کرتے تھے کہ موکل نہ سُن لے کہ ہمپر حملہ کرے اور آنحضرت کے
د بجائے لیکن اگرچہ موکل نے یہ بات نہ سنی مگر اُسکے کان تک جو من لدن سے تھا پہونچ گئی
لدنی جیسے بوے پیراہن یوسف کی اُسنے جو محافظ اسکا تھا نہ دیکھی اور یعقوبؑ نے اُسکو

ر سے سونگھ لیا وہ شیاطین جو ذوات آسمان پر جاتے ہین تو جا مین لیلین جو راز لوح عبد ان نے ہین
لمونہین سن پاتے محمد تو تکیہ لگائے سوتے تھے وہ بھید خود آکے اُنپر قربان ہوا سحر ای حلوا وہی کھاتا ہی
کی روزی اُس سے ہوتی ہی نہ لبنی لبنی اُنگلیون والا استارہ ثاقب جو چوکیدار اور شیاطین کا ہانکنے
لا ہی کہتا ہی کہ چوری چھوڑ دے اور احمد سے بھید حاصل کر اے فلان تجھکو صبح ہوئی اور تو دکان پر بیٹھا
دار مسجد کو جا اور رزق خدا سے مانگ اپنی سعی کے بھروسے مت رہ انخلاف شرح مین موکل کو معنی کی
عیان کو عنان لکھا ہی

جواب رسول مقبول کا ضمیر اسیرون کا

پس رسول آن گفت شان را فہم کرد + گفت آن خندہ نبودم از نبرد + مردہ اند ایشان و پوسیدہ فنا +
کشتن نیست مردی پیش ما + خود کیند اینان کہ مہ گر د د شگافت + چونکہ من پا بفشرم اندر مصاف +
ی کا زاد بود ید و مکین + من شمار ابستہ میدیدم چنین + ای تبا زیدہ بملک و خان و مان + نزد عاقل
ری برنردبان + نقش تن را تا فتاد از بام طشت + پیش چشمم کان آت آت گشت + بنگرم در غورہ می بینم عیان
م در نیست شی بینم عیان + بنگرم سر عالمی بینم نہان + آدم و حوا نرستہ از جہان + من شمار ا وقت ذرات
ت + دیدہ ام پا بستہ و منکوس و پست + از حدوث آسمان بی عمد + انچہ دانستہ بدم افزون نشد +
ن شمار اسرنگون میدیدہ ام + پیش ازان کز آب و گل بالیدہ ام + نو ندیدم تا کنم شادی بدان +
ن ہمیدیدم دران اقبال تان + بستہ قہر خفی آنگہ چو قہر + قند میخوردہ دیدددر دی درج زہر المعنی فرماتے
کہ رسول مقبول نے اُنکی گفتگو کو سمجھ کے کہا کہ وہ خندہ میرا لڑائی کی راہ سے نہ تھا یہ تو خود مردہ
ن اور فنا کے گلائے سڑائے ہوئے مردہ کو مارنا ہمارے نزدیک مردی نہین ہی مین انسے کیا لڑون یہ بیچارے
ہین مین اگر لڑائی مین قدم گاڑون جاؤن تو اور کوئی کیا چیز ہی ماہ تک کو پھاڑ دون تم جسوقت مین
د تھے اور اپنے مکانون کے مکین تبھی سے مین تمکو ایسا دیکھتا ہون اے لوگو تم جو اپنے ملک خان و مان پر
تے ہو عاقل کے نزدیک یہ ایسا ہی جیسا او نٹ کا سیڑھی پر چڑھنا اس نقش تن کا جب سے طشت بام
ا ہی یعنی اسنے ظہور پایا ہی میری آنکھ کے سامنے ہر آنے والا آگیا یعنی مجھپر ظاہر ہو گیا مین غورہ سے
ظاہر دیکھتا ہون اور جو نیست ہی کہ ابھی ہست نہین ہوا اُس شی کو عیان دیکھ رہا ہون مین نے تمکو
قت مین کہ تم ذرات الست کے تھے ایسے ہی پابستہ سرنگون اور پست دیکھا ہی مین جب غورہ
ہون تو بھید پوشیدہ عالم کے دیکھتا ہون اسوقت سے کہ آدم و حوا پیدا نہین ہوے تھے
نون سے اس آسمان بے عمد کے جو کچھ مین نے دیکھا اس سے ذرا زیادہ نہوا مین نے تمکو

س سے کہ آب وگل سے پیدا ہوا ہون سرنگون دیکھا ہی نہ اسوقت یہ ہی بات نہین ہی جو
ین دیکھ کے اسپر خوش ہوتا مین نے تو یہ اسوقت مین دیکھا ہی جسوقت مین تمکو اقبال وعروج
قہر ہی کے تھے اور اسوقت مین خود مثل قہر کے تھے اور قند کھاتے تھے جسمین زہر لیٹا ہوا تھا
ن: چنین قندی پر از زہر علو + خوش بنوشند چت حسد آید برو + با نشاط آن زہر میکردند نوش +
خفیہ گرفتہ ہر دو گوش + من نمیکردم غزا از بہر آن + تا ظفر یابم فراگیرم جہان + اینجہان جیفہ است
یص + بر چنین مردار چون باشم حریص + سگ نیم تا پرچم مردہ کنم + عیسیم آیم کہ تا زندہ کنم + زان
مفوف جنگ چاک + تا رہانم مر شمارا از ہلاک + زان نمی برم گلوہای بشر + تا مرا باشد کر و فر
ن نمی برم گلوی چند تا + زان گلوہا عالمی یابد رہا + کہ شما پروانہ وار از جہل خویش + پیش آتش
ن جملہ کیش + من ہمیرانم شمارا ہمچو مست + از در افتادن در آتش با دو دست + آنکہ خود را فتحہا
تخم منحوسی خودی کاشیتد + یکدگر را جدجد میخواندید + سوی اژدرہا فرس میراندید + یعنی جیفہ کہ
رہ بو گرفتہ نحیص ازان پرچم مجاز از زلف وکاکل جب تمھارے قند مین زہر دشمن نے بھردیا
خوش کھارہے ہو تو بھلا ایسے قند پر کسیکو کیا حسد ہوگا تم تو بڑی خوشی کے ساتھ وہ زہر نوش
اور مرگ تمھارے دونون کان پکڑے لیجانے پر مستعد ہین غزا اسواسطے نہین کرتا تا ظفر
ہلاک جہان کو گھیر لون یہ جہان تو ایک سڑا ہوا مردار اور نا چیز دار زان ہی مین ایسے مردار پر
ہون سگ نہین ہون تو کھوپڑی مردہ کی اکھیڑون مین عیسی ہون تو آؤن اور مردہ کو زندہ
جو یعنی زلف وکاکل کے ہی اس سے مراد سر ہی مین اس سبب سے صفین لڑائی کی نہین بھاڑتا
دلیری سے کہ تمکو ہلاک کرون بلکہ ہلاک سے بچاؤن مین اسلیے لوگون کے گلے نہین کاٹتا
ہوا اور انبوہ جمع ہوئے اور جو چند گلے کاٹتا ہون تو ان گلون کے فساد سے عالم کو چھڑاتا ہون
بالت سے پروانہ کیطرح آگ کے سامنے اپنے دین وچلن ظاہر کرتے ہو مین تمکو وہان سے
ہانکتا ہون تو اپنے دونون ہاتھون سے آگ مین نہ گرو اور جو تمنے اپنی فتحون کا گمان کیا ہی
ی کا بو رہے ہو اس سے منحوس ہی ٹھہر وگے نہ سعید ایک دوسرے کو جد جد یعنی دادے کا
کہتے رہتے ہو اسکو جان لو کہ اژدہا کیطرف گھوڑا بڑھا رہے ہو اسواسطے کہ یہ تفاخر نسب کے
ور ہی اور غرور اژدہا ہے بزرگ الخلاف شرح مین میکردید کو میکردید بکاف فارسی لکھا ہی

بیان اسکا کہ طاغی بے قاہری کے مقہور ہی

ید وا ندر عین قہر + خود شما مقہور قہر شیر قہر + ہر ہزد و قہر خواجہ کرد و در کشیدہ + او بدان مشغول بد

والی رسید + گر ز خواجه آن زمان نگریختی + کی بر دوالی حشر انگیختی + قاهری وزد مقهوریش بود + زانکه قهر او سر او را
ربود + غالبی بر خواجه دام او شود + تا رسد والی و بستاند قود + ایکه تو بر خلق چیره گشته + در نبرد و غالبی آغشته +
آن بقاصد منهزم کردستشان + تا ترا در حلقه می آرد کشان + هین عنان برکش پی این منهزم + در مران تا تو
نگردی منخرم + چون کشانیدت بدین حیله بدام + حمله بینی بعد از ان اندر زحام + عقل ازین غالب شدن
کی گشت شاد + چون درین غالب شدن دید او فساد + تیز چشم آمد خرد بینای بیش + نی ز نقص و بد دلی و ضعف
کیش + المعنی تم اورون پر قہر کرتے تھے اور خود عین قہر مین تھے اور مقہور قہر شیر زمانہ کے جیسے ایک چور نے
خواجہ سے قہر کیا اور برگشتہ ہوکر اسکا زر چرایا اُسکے ڈھونے مین مشغول ہی تھا کہ والی شہر آپہونچا اگر وہ اپنے
خواجہ سے برگشتہ نہوتا تو حاکم اُسپر کب ایسا انبوہ ڈالتا پس وزد کی قاہری ای غلبہ نہ تھی مقہوری تھی اس سبب سے
کہ اُسکے قہر نے اُسیکا سر کھویا وہ جو کوئی خواجہ پر غالب ہونا چاہتا ہے وہ غالبی ہی اُسکے لیے دام ہوجاتی ہے
تا اسمین پھنس رہے بھاگنے نپائے اور والی تیرے سر پر پہونچے اور قصاص کرے تو و بفتحتین قصاص
ای وہ شخص کہ تو لڑائی مین مخلوق پر غالب ہوا اور غالبی آغشتہ یعنے غالبی مین آلودہ لیکن اُسنے جو
مستعد و قاصد تیرے خونکا ہے انکو منہزم کر دیا ہے تو تجھکو اپنے حلقہ مین کھینچ لائے تو خبردار اُنکے پیچھا کرنے سے
اپنی باگ روکے رہ اُنکے پیچھے مت جا تو منخرم نہو منخرم بالضم یعنی بریدہ و گوش سفتہ اور جب اس حیلہ سے
اُنھون نے تجھکو اپنے دام مین پھانس لیا پھر اُن سب بھاگے ہوؤن کو اُس انبوہ مین دیکھیگا سب جمع اور
موجود ہونگے پھر بھلا عقل ایسے غالب ہونے سے کب خوش ہوگی جسمین غالب ہونے سے یہ افتاد و آفت دیکھے
جو شخص کہ پیش بین ہین انکی چشم خرد کی تیز ہے انکو نہ کسی قسم کا نقص ہے نہ بد دلی نہ ضعف کیش **قولہ** گفت پیغمبر
کہ هستند از فنون + اهل جنت در خصومتها زبون + از کمال حزم و سوء الظن خویش + نی ز نقص و بد دلی و
ضعف کیش + در فره دادن شنوده در کمون + حکمت لولا رجال مومنون + دست کوتاهی ز کفار لعین +
فرض شد بهر خلاص مومنین + قصهٔ عهد حدیبیه بخوان + گفت ایدیکم تمامت زان بدان + نیز اندر غالبی
هم خویش را + دید او مغلوب دام کبریا + مارمیت اذ رمیت آمد خطاب + گم شد او والله اعلم بالصواب +
تان نمی خندم من از زنجیرتان + که بگیردم ناگهان شبگیرتان + زان همی خندم من از زنجیر و غل + می کشم
تان سوی سروستان و گل + ای عجب کز آتش بی زینهار + بسته می آریم تان تا سبزه زار + از سوی
دوزخ بزنجیر گران + می کشم تان در بهشت جاودان + هر مقلد را درین ره نیک و بد + همچنان بسته بحضرت
می کشد + جمله در زنجیر بیم و ابتلا + می روند این ره بغیر اولیا + می کشند این راه را بیگار وار + جز کسانی واقف
از اسرار کار + المعنی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت خصومت مین جو دبے

ہین یہ اُنکے فن و ہنر ہین جیساکہ فرمایا المومن یہرب من الاختصام کما یہرب الشاۃ من الذئب المومن
سخت خصومت والے سے جیسے بکری بھاگتی ہی گرگ سے اور یہ خفا اور بھاگنا کمال ہوشیاری اور
ہے کہ نہ معلوم یہ افعال ہمارے خدا کی رضا کے موافق ہین یا خواہش نفسانی سے نہ خوف
یا بد دلی یا ضعف مذہب سے فرہ بکسرتین سبقت وظفر وزیادتی و بفتحتین سخت شاد ہونا
نش اور جب وہ اہل جنت فرہ دیے گئے کہ سب معنی فرہ کے یہان ہو سکتے ہین تو انھون نے
حکمت اس آیت کی لولا رجال مومنون ونساء مومنات لم تعلموہم ان تطؤہم فتصیبکم منہم معرۃ
ہوتے مرد مومن اور عورتین مومن مکہ مین کہ تم اُن مومنون کو نہین جانتے تھے اگر ہلاک کرتے
رنج بسبب لاعلمی کے بس اسی حکمت سے کوتاہ دستی قتل کفار یعین سے فرض ہوئی واسطے
منون کے یہ آیت حدیبیہ کے حال مین ہے اور رجال مومن اور مومنات وہ لوگ ضعیف
ت نہ کر سکے اور کفار مین شامل تھے بمجبوری چنانچہ خود فرمایا کہ قصہ زمانہ حدیبیہ کا پڑھو کیا اسمین
ہو اور اس اشارہ کے تمامت کو اسی قصہ سے دیکھ کما قال اللہ ہو الذی کف ایدیہم عنکم وایدیکم
لۃ من بعد ان اظفرکم علیہم وکان اللہ بما تعملون بصیرا وہ اللہ ایسا ہی جسنے باز رکھے ہاتھ کافرون کے
رے ہاتھ اُنسے بطن مکہ مین بعد اسکے فتحیاب کیا اُسنے تمکو اُنپر اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسکو
پر غالب ہین بھی آپکو مغلوب دام کبریا کا دیکھا جسوقت ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمی
یا نہین پھینکا تو نے جسوقت کہ پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا بس آپکو گم کیا اور مغلوب حق کا جانا
پیرون کی طرف خطاب آنحضرت کا ہی کہ مین تمھاری زنجیر پر اس سبب سے بھی نہین ہنستا
تمھارا شگیر نہو جاؤن کہ مراد مقید سے ہی مین اس بات پر ہنستا ہون کہ تمکو زنجیر وغل کیے
ستان وگل کیطرف لیے جاتا ہون اے لوگو خوش ہو کہ تمکو اُس آگ سے جسکی پناہ نہین سبزہ زار
دستی باندھے لیے جاتا ہون یعنے تم دوزخ کیطرف جاتے ہو اور مین سخت زنجیر سے باندھے
جا دو ان کی جانب کھینچتا ہون اب مقولے مولانا رحکے ہین کہ ہر مقلد جو دیکھا دیکھی کام کرنے
وہ اپنے کام مین نیک ہی خواہ بد ایسے ہی باندھے حضرت رب العزت کیطرف کھینچے ہین سب کیے
مگر جو بغیر اولیا کے اس راہ مین چلتے ہین سب کے بیم وابتلا مین مبتلا ہین اور اس راہ کو بیکار
ین سو اُن لوگون کے جو واقف اسرار کا رسے ہین الخلاف شرح مین بیکار کو بیکار کسانی کو
قولہ جہد کن تا نور تو رخشان شود ✣ تا سلوک خدمتت آسان شود ✣ کودکان را می بری مکتب
ستند از فوائد چشم کور چون شود واقف بمکتب میدود ✣ جانش از رفتن شگفتہ مے شود ✣

میرود کودک بمکتب پیچ پیچ + چون ندید از مزد کار خویش ہیچ + چون کند در کیسہ دانگی دست مزد + آنگہی بیخواب
گردد شب چو دزد + جہد کن تا مزد طاعت در رسد + بر مطیعان آنگہت آید حسد + ائتیا کرہا مقلد گشتہ + ائتیا
طوعا صفا بسرشتہ + این محب حق ز بہر علتی + وان دگر را بیغرض خود خلتی + این محب دایہ لیک از بہر شیر
وان دگر دل دادہ بہر آن ستیر + طفل را از حسن او آگاہ نی + غیر شیر او را ازو دلخواہ نی + وان دگر خود عاشق
دایہ بود + بیغرض در عشق یکرایہ بود + پس محب حق بامید و بترس + دفتر تقلید میخواند بدرس + وان محب حق
ز بہر حق کجاست + کہ ز اغراض و ز علتہا جداست + گر چنین و گر چنان چون طالب ست + جذب حق او را
سوی حق جاذب ست + گر محب حق بود لغیرہ + کی ینال دائما من خیرہ + یا محب حق بود لعینہ + لا لسواہ
خائفا من بینہ + المعنی فرماتے ہین کہ تو اس بات مین کوشش کر کہ نور تیرا روشن ہو تو چلن خدمت اہل اللہ
کا تجھپر آسان ہوجاوے دیکھ تو لڑکون کو کیسا کھینچ تان کے مکتب لیجاتے ہین اور وہ جانا نہین چاہتے
اس سبب سے کہ انکی آنکھین مکتب کے فائدون سے کور ہین اور جب اُن فائدون سے واقف ہوتا ہی تو
دوڑتا جاتا ہی اور وہان جانے سے شگفتہ خاطر ہوتا ہی اول مین تو لڑکا بڑے اینچ پیچ سے جاتا ہی
اسواسطے کہ اپنے کام سے کچھ مزدوری نہین دیکھتا اور جب اپنے کیسہ مین کوئی دانگ اپنے ہاتھون
کی مزدوری سے پاتا ہی تو پھر سونا بھی بھول جاتا ہی رات کو چورون کی طرح جاگتا ہی جیسے چور اپنے فائدہ
کے لالچ مین نہین سوتے بس تو بھی کوشش کر تو مزدوری طاعت کی ملے ورنہ جب مطیعون کو دیکھیگا
تو تجھکو اُنپر حسد آئیگا ائتیا کا جو امر ہی کہ ہمارے پاس آؤ تو اُسکا مقلد کرہًا ہوا ہی اور جو ائتیا کے مقید طوعًا
ہین وہ صفا سرشتہ ہین بس یہ مقلد تو محب حق کا کسی علت سے ہی خواہ دینا خواہ حور و قصور اور
بصفا سرشتہ کسی غرض سے نہین خاص خلت سے جو دوستی خالص کے معنی مین ہی یہ محب دایہ کا ہی
لیکن واسطے شیر کے اور دوسرا دل کھوئے ہوے ہی واسطے اُس ستیر یعنی چھپے ہوے کے بچہ کو
دایہ کے حسن و خوبی کی کچھ خبر نہین سوا شیر کے کوئی چیز اُسکی دلخواہ نہین اور دوسرا عاشق دایہ
کا ہی اور بیغرض اور عشق مین یکراے دوسری چیز کو اُس راے مین دخل ہی نہین بس محب حق کا
بخوف و رجا دفتر تقلید کا درس کرتا ہی اور ہرگاہ کہ خوف و رجا ہی تو فرماتے ہین کہ پھر وہ محب حق کا
خاص حق کیواسطے کہان ہی حق کا محب خاص تو وہی ہی جو اغراض و علتون سے جدا ہی اسکے
ساتھ تو خوف و رجا کی علتین ہین الغرض اگر ایسا ہی یا ویسا یعنے محقق یا مقلد جب وہ طالب ہی تو کشش
حق کی حق کیطرف اُسکی جاذب ہی اگر محب حق ہوا ہی واسطے حصول غیر حق کے تو ہمیشہ اسکو خیر حق
سے کب پہونچیگی یا محب حق کا ذات حق کے واسطے ہی خائفًا تو اسکا سواے حق کے ڈرانے والا

ن سو اسطے کہ حق کا درمیان ہی بخلاف شرح مین پھر آئیا کھا ہی اسکی نسبت اوپر بین لکھ چکا ہون —

شوق عاشق را من حیث لا یعلمہ العاشق ولا یرجوہ ولا یخطر بالہ ویظہر من ذلک
اثرہ فی العاشق الا الخوف الممزوج بالیاس مع دوام الطلب یعنے جذب
کا عاشق کیطرف اُس جگہ سے ہی کہ عاشق اسکو نہین جانتا نہ اُسکی اُمید رکھتا ہے
اور نہین ظاہر ہوتا ہی اس جذب سے اثر اُسکا عاشق کی جان مین مگر خوف
جو یاس سے آمیختہ ہی مع دوام طلب کے

ورلاین جستجو ہا زان سرست + این گرفتاری دل زان دلبرست + آمدیم انجا کہ در صدر جہان
جذب آن عاشق نہان + ناشکیبا کی بدی اوار فراق + کی دوان باز آمدی سوے وثاق
قان نہانست و ستیر + میل عاشق با دو صد طبل و نفیر + یک حکایت ہست اینجا ز اعتبار
شد بخاری ز انتظار + ترک آن کردیم کہ درجستجوست + تاکہ پیش از مرگ بیند روی دوست تا رہد
بد او نجات + زانکہ دید دوستست آب حیات + ہر کہ دید او نباشد دفع مرگ + دوست نبود کہ
ش نہ برگ + کار آن کارست ای مشتاق مست + کاندران کار ار رسد مرگت خوشست + شد
رق ایمان ای جوان + آنکہ آید خوش ترا مرگ اندران + گر نشد ایمان تو ایجان چنین + نیست
کمال دین + ہر کہ اندر کار تو شد مرگ دوست + بر دل تو بی کراہت دوست اوست
ست رفت آن خود مرگ نیست + صورت مرگست نقل آن کر دنیست + چون کراہت رفت
شد + پس درست آمد کہ مردن رفع شد + دوست حق ست او کسی کش گفت او + کہ توئی آن من
تو + المعنی وثاق بکسر قید یعنی وہ جو طلب غیر کی یا عین کی ہی دونون کو یہ جستجو مین اُسی
ے مین اور یہ گرفتاری دل کی اسی دلبر کی جانب سے آپ آئے ہم اس موقع پر کہ اگر صدر جہان
مین جذب اُس عاشق کا نہوتا تو وہ ایسا بیصبر فراق سے کیون ہوتا اور کب اپنے پانون
دوڑتا آتا بس اتنا ہی کہ میل معشوقون کا نہان و پوشیدہ ہی اور میل عاشق کا سیکڑون
کے ساتھ ایک حکایت اور یہان قسم اعتبار سے ہی جس سے عبرت حاصل ہو لیکن بخاری
مرا جاتا ہی اور عاجز ہو رہا ہی اسلیے اُس حکایت کو ہمین نے ترک کیا کہ اسکو یہ جستجو ہی کہ
پہلے دیدار دوست کا دیکھ لے اور مرگ سے چھوٹ جائے اور نجات پائے کسواسطے دیدار
آب حیات ہی جس سے مرتا نہین اور جو کوئی ایسا ہی جسکے دید سے مرگ دفع نہین ہوتا وہ
مین ہی کہ نہ میوہ اُسکے پاس ہی نہ برگ گویا محاورہ ہندی کے موافق ایک ٹھنٹھ ہی سبکا موہ نہین

شتاق مست کام وہی ہی کہ اگر اسمین موت ہو تو خوشی ہو غم مرنے کا نہو کسواسطے کہ نشان صدق
ان کا بھی ایجوان یہی ہی جسمین تجھکو موت اچھی معلوم ہو اور خوش آئے بس اگر ایجان ایمان تیرا
ا نہین ہی تو کامل بھی نہین ہی جا اور الکمال دین کا ڈھونڈھ مثلاً کوئی شخص تیرے کام مین جانباز
دوست ہوئے تو تیرے نزدیک وہی تیرا دوست ہوگا اُسکی دوستی مین کوئی کراہت تیرے
پر نہوگی پھر جب کراہت نرہی تو وہ مرگ بھی نہین ہی ایک صورت مرگ کی ہی اور نقل کرنا ہی
جگہ سے دوسری جگہ کو الحدیث الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینقلبون من دار الی دار بیشک
اولیاء اللہ مرتے نہین بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کو بدلے جاتے ہین بس جب کراہت نرہی تو
ہی نفع ہی لاجرم یہ کہنا کہ مرگ رفع ہوا راست و درست ہی یعنے مرگ نرہا مرگ کا غم نہین ہی دوست
کا وہی شخص ہی کہ اُسکو حق نے کہا تو میری ملک وآن سے ہی مین تیری ملک اور آن سے

بیہوشنا بخاری عاشق کا بندگی صدر جہا نمین

گوش دار اکنون کہ عاشق میرسد + بستہ عشق او بحبل من مسد + چون بدید او چہرہ صدر جہان +
پرید گوش از تن مرغ جان + جان بجانان داو از خود باز رست + بر سریر ملک جاویدان نشست +
چوب خشک افتاد آن تنش + سرد شد از فرق سرتا ناخنش + ہرچہ کردند از بخور و از گلاب + نی بجنبید و
درخطاب + کار نامد از بخار و از بخور + جز کہ بوی آن نشد بافر و نور + شاہ چون دید آن مزعفر روی او +
فرود آمد ز مرکب سوی او + گفت عاشق دوست جوید تیز و تفت + چونکہ معشوق آمد آن عاشق
+ عاشق حقی و حق آنست کو + چون بیاید از تو نبود تار مو + صد چو تو فانی ست پیش آن نظر + عاشقی
خود خواجہ نگر + سایہ و عاشقی بر آفتاب + شمس آید سایہ لاگردد شتاب + چونکہ سر برزد ز مشرق قرص
+ ماز ستارہ ماند و نہ ماہ شب اثر + ہیچو شیری خورد با آہو دو چار + گشت آہو بیخبر افتادہ زار + از در دل
کہ عشق آید درون + عقل رفت خویش اندازد برون + ہیچو زدر پشہ پیش تند باد + ختم کن واللہ اعلم بالصواب
فرماتے ہین اب کان لگا کے سن کہ عاشق آتا ہی جسکو عشق نے حبل من مسد سے باندھا تھا
رسی چھال خرما سے کہ نہایت مضبوط ہوتی ہی بس جسوقت اُسنے صورت صدر جہان کی دیکھی
مرغ اُسکی جان کا تن سے اڑگیا جان جو جانان کے دھیان مین تھی وہ اسکو دیدی اور
سے خلاص ہوگیا ملک جاویدان کے تخت پر جا بیٹھا تن اُسکا مثل چوب خشک بیجان کے
رہگیا اور سر سے ناخن تک ٹھنڈا پڑگیا ہرچند بخور سونگھائے گلاب چھڑکے کیسکی بوسوائے
بو نافر و نور کے جو معشوق کی پاکر ملک جاویدان کا بادشاہ بنا تھا کارآمد نہوئی شاہ نے جو اُسکی صورت

نے دیکھی سواری سے اتر کر اسکی طرف آیا اور کہا کہ کیا خوب کہ عاشق دوست کو بڑی تیزی و گرمی سے
وڈھونڈھے اور جب معشوق آئے تو عاشق چلدے تو عاشق برحق ہی اور حق یہی ہی کہ معشوق کے
ایسا فنا ہوجاے کہ تیرا ایک تار مو بھی نہ پائے آپ مقولے مولانا رحمہ کے ہین کہ تجھ جیسے سیکڑون
ر کے سامنے فانی ہوے ہین تو اے خواجہ اسکا عاشق ہی تو اپنا عشق نفی پر دیکھ کہ نفی کا عاشق ہم
سایہ ہی اور عاشق ہوا آفتاب پر جسوقت آفتاب آیگا فوراً تو لا دنفی ہو جائیگا معمول ہی جبان قرص
نے مشرق سے سر نکالا نہ کوئی ستارہ رہتا ہی نہ رات کا کچھ اثر رہتا ہی جیسے شیر جسوقت آہو سے ملاقی
ہوا آہو بیخبر ہو گیا اور زار نزار ہو کے گر گیا جسوقت عشق در دل سے جو آنکھیں ہین خانہ دل مین
عقل اپنا اسباب دل سے نکال کے باہر ڈال دیتی ہی ایسا حال عقل کا عشق کے سامنے
سمجھ لے جیسے زور پشہ کا سامنے تند ہوا کے اور اللہ خوب جاننے والا ہی ساتھ خوبی کے

فریادی ہونا مچھرون کا پاس سلیمانؑ کے ظلم ہوا سے

مد از حدیقہ از گیاہ + وز سلیمان گشت پشہ دادخواہ + کای سلیمان معدلت می گستری + بر شیاطین
و دیری + مرغ و ماہی در پناہ عدل تست + کیست آن گم گشتہ کش فضلت نجست + داد دہ مارا کہ
ما + بی نصیب از باغ و گلزاریم ما + مشکلات ہر ضعیفے از تو حل + پشہ باشد در ضعیفی خود مثل + شہرہا
شکستہ پری + شہرہ تو در لطف و مسکین پروری + ای تو در اطباق قدرت منتہی + منتہی ما در کمی
دہ مارا ازین غم کن جدا + دستگیرا ای دست تو دست خدا + پس سلیمان گفت ای انصاف جو
ف از کہ میخواہی بگو + کیست آن ظالم کہ از باد بروت + ظلم کردست و خراشیدست روت +
بعہد ما ظالم کجاست + کو نہ اندر حبس و در زنجیر ماست + المعنی ایک مچھر حدیقہ اور گیاہ سے آیا اور
وہ مچھر دادخواہ ہوا کہ اے سلیمان تم معدلت گستری کرتے ہو جملہ شیاطین اور آدمی زاد
لہ مرغ و ماہی تمھارے عدل کی پناہ مین ہین کون ایسا گم گشتہ ہی جسکو تمھارے عدل نے
نڈھا ہماری فریاد دو کہ ہم نہایت زار و نزار ہو رہے ہین اور بے نصیب باغ و گلزار سے
ر ایک ضعیف کی مشکلات حل ہوتی ہین اور ہم تو پشہ ہین خود ضعیفی مین مثل ہین ہمارا شہرہ
پری مین ہی تمھارا شہرہ لطف و مسکین پروری مین ای سلیمان جیسے تم طبقون قدرت مین منتہی ہو
قدرت انتہا کی رکھتے ہو ایسے ہی ہم کمی و گمراہی مین منتہی ہین یعنے دو چل نہین سکتے ہماری
اس غم سے الگ کرو اور ہماری دستگیری کرو کہ تمھارا دست دست خدا کا ہی پس سلیمان نے
اہ کس سے تیری داد ہی اور کس سے تو طالب انصاف کا ہی وہ ظالم کون ہی جسنے اپنے

نزدرے ظلم کیا ہو اور تیرا اُسکو توجا ہو ای بڑے تعجب کی یہ بات ہو جو تو کہتا ہو ہمارے عہد مین ظالم ہی کہان ہو
اور اگر ہو تو کون ایسا ہو جو ہماری قید و زنجیر مین نہین ہی قولہ چونکہ مانا دیم ظلم آنزو زمرد + پس بعہد ما کہ ظلمے
پیش برد + چون برآمد نور ظلمت نیست شد + ظلم را ظلمت بود اصل و عقد + نک شیاطین کسب خدمت میکنند
دیگران بستہ باصفاد ند و بند + ملک زان داد ست ما را کن فکان + تا ننالد خلق سوی آسمان + تا بیا لا
برنتابد دودہا + تا نگرد د مضطرب چرخ و سہا + تا نلرزد عرش از نالہ یتیم + تا نگردد و از ستم جائی سقیم + زان
نہادیم از ممالک مذہبی + تا نیاید بر فلکہا یا ربی + منگرای مظلوم سوی آسمان + کا سمانی شاہ داری در زمان +
گفت پشہ داد من از دست باد + کو دو دست ظلم برما برکشاد + ما ز ظلم او بہ تنگی اندریم + با لب بستہ از و
خون میخوریم + ظلم او برما صریحست و عیان + نیست ما را چارہ جز گشتن نہان + داد ما وانصاف ما بستان
از و + ای کریم عادل اکرام خو + المعنی اصفاد بالفتح زنجیر بادبند ہا حضرت سلیمان فرماتے ہین کہ جسدن
ہم پیدا ہوے ظلم اُسیدن مرگیا پھر کون ایسا ہی جنے ہمارے عہد مین ظلم چلایا ظاہر ہی جب نور روشن
ہوتا ہی ظلمت نیست ہو جاتی ہی اسلیے کہ ظلم ہی ظلمت کی اصل وقوت بازو ہی دیکھ شیاطین کیسے
کسب و خدمت مین مصروف ہین اور جو کسب و خدمت سے جدا ہین سب بند و زنجیر مین مقید ہین
ہمکو کن فکان نے جس سے یہ سب کچھ پیدا ہوا ہی اسواسطے ملک دیا ہی تو مخلوق آسمان کیطرف نالان
نہون اور اسواسطے کہ آہون کے دھوئین بالا نجائین تا اُنکے دھوئین سے چرخ و سہا مضطرب نہون جیسے
دھوئین سے مضطرب ہوتے ہین آنکھین ملتے ہین آسمان کی آنکھین ستارے اور اسواسطے کہ کوئی یتیم نہ رونے
پائے جو عرش کانپے اور کوئی جگہ ایسی سقیم نہوے جسکو کہین کہ فلان جگہ مرض ظلم کا ہی مین نے تمام ملکون مین
ایک مذہب رکھا ہی تا اتحاد ہو اختلاف جاتا رہے تا کوئی یا رب نہ کرے ای مظلوم آسمان کو مت تکے جبکہ
زمانہ مین تو شاہ آسمانی رکھتا ہی کہ مراد اپنی ذات سے ہی پشہ نے کہا کہ داد میری ہوا سے ہی اُسنے
دو نون ہاتھ ظلم کے مجھپر بڑھائے ہین ہم اُسکے ظلم سے نہایت تنگ ہین ہر چند لب ہمارے بستہ ہین
لیکن اُس سے خون کھاتے ہین اُسکا ظلم ہمپر صریح و عیان ہی اور ہمکو اس سے سوا چھپ جانے کے
کچھ بن نہین آتا تم ای کریم عادل اکرام خو ہو ہماری فریاد وانصاف اس سے لو

حکم کرنا سلیمان کا پشہ فریادی کو واسطے حاضر لانے ہوا کے اُنکی کچھری مین

قولہ پس سلیمان گفت ای زیبا ودی + امر حق باید کہ از جان بشنوی + حق بمن گفتہ است ہان ای دا دور +
مشنو از خصمے تو بی خصم دگر + تا نیاید ہر دو خصم اندر حضور + حق نیاید پیش حاکم در ظہور + خصم تنہا گر برآرد صد نفیر +
ہان وہان بی خصم قول او مگیر + من نیارم رو ز فرمان تافتن + خصم خود را رو بیاور سوی من + گفت قول

ت برہان درست + خصم من با دست اودر حکم تست + بانگ زد آن شہ کہ ہی باد صبا + پشہ افغان
ز ظلمت بیا + ہین مقابل شو تو با خصم و بگو + پاسخ خصم و بکن دفع عدو + باد چون بشنید آمد تیز تیز + پشہ
آن زمان راہ گریز + پس سلیمان گفت کای پشہ کجا + باش تا بر ہر دو رانم من قضا + گفت ای شہ
ن از بود اوست + خود سیاہ این روز من از دود اوست + او چو آمد من کجا یابم قرار + کو برآرد از نہاد
ہمچنین جویای درگاہ خدا + چون خدا آید شود جوینده لا + گرچہ آن وصلت بقا اندر بقاست
از اول بقا اندر فناست + سایہ ہای کہ بود جویای نور + نیست گردد چون کند نورش ظہور
ماند چو باشد ستراد + کل شئ ہالک لا وجہہ + ہالک آمد پیش وجہش ہست و نیست + ہستی اندر ہستی خود
ت + اندرین محضر خرد ہا شد ز دست + چون قلم انجا رسید و سر شکست + باز گردم جانب صدر جہان
ن عاشق خود را نہان + میکشد از بیہشی اش در بیان + اندک اندرک از کرم صدر جہان + المتنی
از مگس و پشہ پس حضرت سلیمان نے بعد اظہار پشہ کے کہا کہ ای زیبا آواز تجھکو لازم ہی کہ امر حق کو
ے سننے اور ماننے مجھ سے حق نے کہدیا ہی کہ خبردار ای داد در تو ایک خصومت والے کی بات
رے خصم کے ہرگز مت سننے اسواسطے کہ جب تک دوسرا خصم سامنے حاکم کے نہین آتا
نہین ہوتا اگرچہ اکیلا خصم سیکڑون طرح کی فریاد و فغان کرے لیکن خبردار خبردار تو بے
خصم کے اسکی بات مت مان پس مین اسکے حکم سے روگردانی نہین کرسکتا جا تو اپنے
رے سامنے لا پشہ نے کہا کہ تمھاری بات درحقیقت حجت درست ہی لیکن میری خصم ہوا ہی
طیع تمھارے حکم کی یہ سنکے اس بادشاہ نے پکارا کہ ای باد صبا پشہ تیرے ظلم سے فریادی ہی
پاس آ خبردار ہو اپنے دشمن کے مقابل ہو اور اسکو جواب دے اور اسکی بات کا دفع کر
سنا تیز تیز دوڑتی آئی اسکے آنے سے پشہ نے راہ گریز کی لی سلیمان نے کہا ای پشہ کہان
زارہ تو تم دونون سے کسی پر مین حکم جاری کرون پشہ نے کہا ای شاہ میری موت اسکے
ہی یہ بیزار وز سیاہ جو مراد مصیبت سے ہی اسی کے دود سے ہی جب وہ آئی مین کہان
ہون کہ وہ مجھکو ہلاک کرے ڈالتی ہی ایسا ہی حال طالب درگاہ خدا کا ہی کہ جب خدا آتا ہی
ت ولا ہو جاتا ہی اگرچہ وہ آنا اور وصل ہونا خدا کا بقا در بقا ہی لیکن یہ بقا بھی تو پہلے فنا ہی
سائے ہین کہ وہ جویا نور کے ہین یعنی طالب اسکے جسوقت نور اسکا ظہور کرتا ہی سب نیست
اور جب بھید اسکا ہوتا ہی تو عقل رہتی ہی کب ہی بلکہ کل شئ ہالک الا وجہہ کی کیفیت
ہر شئ ہلاک ہونے والی ہی مگر اوسکی ذات سارے ہست و نیست اسکی ذات کے مقابل

ہین اور اسی نیستی سے سالکون کو ہستی حاصل ہوتی ہی مگر یہ بات لوگون کے نزدیک عجیب
نہ ہی کہ نیستی سے ہستی کیسی آپ فرماتے ہین کہ اس گفتگو مین جو یہ ایک مضر ہی بہت بہت عقلین
دو بیخبر ہوئی ہین اسی سبب سے میرا قلم بھی جب اس موقع پر پہونچا اسکا بھی سر ٹوٹ گیا اسکے
نے سے رہگیا اور اب صدر جہان کیطرف لوٹون کہ اُسنے عاشق پر نوازشین پوشیدہ کین اُنکا بیان
ون کہ وہ اپنے بیان و کرم سے اس عاشق بیہوش کو تھوڑا تھوڑا کرکے ہوش مین لایا
انخلاف شعر مین خصم وکر کو خطم لکھا ہی

مہربانی کرنا معشوق کا عاشق بیہوش پر تا ہوش مین آجاے

برگرفتش سر نهاد اندر کنار + بر رخش میکرد اشک تر نثار + بانگ زد در گوش او شه کای گدا +
نثار آورده دست و امن کشا + جان تو کاندر فراقم می طپید + چونکه زنهارش رسیدم چون رمید + ای
ره در فراقم گرم و سرد + با خود آ از بیخودی و باز گرد + مرغ خانه اشتری را بیخرد + رسم مهمانش بجا نه
رد + چون بخانه مرغ اشتر پا نهاد + خانه ویران گشت و سقف اندر فتاد + مرغ خانه هست عقل و هوش را +
ش صالح طالب ناقه خدا + ناقه چون سر کرد در آب و گلش + نی گل آنجا ماند نی جان و دلش + کرد فضل
ز انسان را فضول + زین فزون گوی ظلوم ست و جهول + جاهلست او اندرین مشکل شکار + میکشد
بش شیری در کنار + که کنار اندر کشیدی شیر را + گر بدانستی و دیدی شیر را + ظالمست او بر خود و بر جان خود +
ین کز عدلها گوی برد + جهل او مر علمها را اوستاد + ظلم او مر عدلها را شد رشاد + دست او بگرفت کان
دلش + آنگهی آید که من دم بخشمش + چون بمن زنده شود آن مرده تن + جان من باشد که رو آرد
+ من کنم او را ازین جان محتشم + جان که من بخشم ببیند بخششم + جان نامحرم نه بیند روی دوست
ان جان کا اصل او از کوی اوست + المعنی یعنے اس عاشق بیخود افتادہ کا سر اُٹھاکے اپنی گود مین
لیا اور منھہ پر اُسکے گوہر اشک تر کے نثار کرنے لگا اور اُسکے کان مین پکار کے اُس شاہ نے کہا کہ
دا مین تیرے نثار کو زر لایا ہون کہ وہی اشک ہین تو دامن پھیلا تیری جان میرے فراق مین
تی تھی اور اب تو مین اُسکی پناہ پہونچا تھا پھر کیون بھاگ گئی ای وہ شخص تو نے میرے فراق مین
و سرد و سخت و نرم دیکھے ہین آپ مین آ بیخودی سے اور لوٹ اشعار بعد کے تمثیل ہین کہ ایک
انگی بیعقل اونٹ کو بہ رسم مہمان اپنے گھر لیے جاتا ہی جب اونٹ نے مرغ کے گھر مین پاؤن
وہ گھر سب ٹوٹ پھوٹ کے ویران ہوگیا اور چھت وغیرہ گر گئی حاصل یہ کہ عقل و ہوش کا خانہ
ن مین ایسا ہی جیسے خانہ مرغ کا اور جو ہوش صالح ہی وہ طالب ناقہ خدا کا ہی بس جب اُس ناقہ

، آب وگل کیطرف سر کیا اور متوجہ ہوا پھر وہان نہ گل رہے نہ اُسکا جان و دل رہے پھر مقولے
ہ کے ہین کہ غلبہ اور افزونی فضل عشق نے انسان کو فضول بنایا اور اسی فزونی گوئی سے وہ
ول بنا جیسا کہ آیت شریفہ سے واضح ہے انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان
اشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا بیشک پیش کی ہمنے امانت کہ مراد عشق سے ہے آسمان
ور پہاڑون پر سو انکار کیا اُنھون نے اُسکے اُٹھانے سے اور ڈر گئے اس سے اور اُٹھایا اُسکو
نے بیشک وہ انسان بڑا ظالم اور نہایت ہی جاہل نادان ہے جاہل شکار تو اس سبب سے کہ کیسے شکل
بڑا کہ خرگوش ہوکے شیر کو بغل مین دباتا ہے عشق تو ایک شیر ہے اگر پہلے سے جان لیتا اور دیکھ لیتا کہ یہ شیر ہے
مین نہین دباتا اور ظالم اپنے اوپر اور جان پر لیکن اُسکے ظلمون کو تو غور کر کہ بڑے بڑے
سے بڑھے ہوے ہین پس جہل اُسکی ایسی کہ سارے علمون کی اُستاد اور ظلم اُسکا ایسا کہ جملہ
ہتھا پھر رجوع ہے طرف گفتگو صدر جہان کے کہ ہاتھ اسکا پکڑ لیا اور کہا کہ یہ دم رفتہ اُسکا اُسوقت
ن اُسکو دم بخشون جب وہ مردہ تن میرے سبب سے زندہ ہوجائیگا تب میری جان مین جان
ن اُسکو اس جان محتشم سے زندہ کرون وہ جان کہ مین بخشون دیکھے بخشش میری جو جان نامحرم ہے
دوست کی نہین دیکھتی سوا اس جان کے جسکی اصل دوست کی گلی سے ہے بخلاف شرح مین
ر باخدا لکھا ہے قولہ در دم قصاب وار این دوست را + تا ہلد آن مغز نغزش پوست را + گفت اے
رہ از بلا + وصل را ما در گشادیم الصلا + ای خود ما بیخودی و مستیت + ای ز ہست ما ہمارہ ہستیت +
ہا این زمان من نو بنو + رازہای کہنہ میگویم شنو + زانکہ این لبہا ازان دم میرمند + بر لب جوی
بید مند + گوش بی گوشی درین دم برگشا + بہر راز یفعل اللہ ما یشا + چون صلای وصل بشنیدن
رک اندک مردہ جنبیدن گرفت + نی کم از خاکست کز عشوہ صبا + سبز پوشد سر بر آرد از قبا +
فہ نبود کز خطاب + یوسفان زایند رخ چون آفتاب + کم ز بادی نی کہ شد از امر کن + در
ن و مرغ خوش سخن + کم ز ناری نیست کز امر سلام + گلستان شد بہ خلیل خوش کلام + کم ز چوبے
رفع عدو + گشت اژدرہای منکر زامر ہو + کم ز کوہ و سنگ نبود کز ولاد + ناقہ کان ناقہ ناقہ زاد
یگرید آن مایہ عدم + عالمی زاد و بزاید دمبدم + برجہید و بر طپید و شاد شاد + یکدو چرخی زد
فتاد + المعنی مین اپنے اس دوست مین قصاب کے مانند دم پھونکونگا خبردار ہوئے
اُسکا جو پوست کو چھوڑ گیا ہے چھوڑ دے اور کہا کہ اے جان رمیدہ از بلا ہمنے وصل کا دروازہ
تجھکو صلا ہے اور ہمارے وصل سے متمتع ہوا تو شخص تو کیا ہے خود ہم ہی ہین کہ ہمین سے تیری

ودی دستی ہی اور ہماری ہی ہستی سے ہمیشہ تیری ہستی ہی ہمارہ مخفف ہموارہ ہین اسوقت نکتے تو نہو مجھے
رہا ہون اور پرانے راز جنکے بیان ہین لبون کو دخل نہین بے لب کہے ہین ای معنوی تو اُنکو سن اور بے لب
سبب اسکے کہ یہ لب ظاہری اُن دمون سے بھاگتے ہین اور وہ جو نہان ای یعنے جان جس سے
زگی و سیرابی جسم کی ہی او سکے کنارے وہ دم جمتے اور پیدا ہوتے ہین تو بھی وہ گوشش جو بیگوشی کے
ن ای گوش باطنی انکے سننے کو کھول کہ یہ از بفعل اللہ ما یشاء کا ہی اسکے یے گوش بھی ایسے ای
ا سین کرتا ہی اللہ جو کچھ چاہتا ہی بس جب وہ صلا وصل کی سننے لگا یا تو مردہ بحس و حرکت تھا پھر
ھ کچھ ہلنے لگا اب فرماتے ہین اگر وہ صلائے وصل سے ہلنے لگا تو عجب کیا آخر وہ اس خاک سے تو
ہین کیسے عشوہ صبا سے سبز پوش ہوجاتی ہی اور قبا سبز سے سر نکالتی ہی کہ یہ سبزی ای خاک کی جان ہی
ول سعدی رحی نیز ۶ صبا کہ دبار دگر جان درو + نہ کم ہی آب نطفہ سے کہ جب خطاب حق اُسکو ہیوتحا ہی
یسے کیسے یوسف اس سے پیدا ہوتے ہین جنکے رخ آفتاب کے مانند روشن نہ کم اُس ہوا سے کہ حج
سبب امر کن کے رحم ہین طاؤس و مرغ خوش سخن ہوے نہ کم اُس نار سے کہ جب امر برداً و سلاماً کا سنا
لیل خوش کلام پر گلستان ہوگئی نہ کم اُس چوب یعنے عصا سے کہ دفع دشمن ہین ایک اژدہا بن گیا
حق سے نہ کوہ و سنگ سے کم کہ پیدایش ہین وہ ناقہ اس ناقہ ناقہ زا دسے پیدا ہوا جیسا کہ معلوم ای
حضرت صالح کے وقت ہین پہاڑ سے ناقہ اور بچہ پیدا ہوا تھا اب فرماتے ہین یہ تو جزوی جزوی امر ہین
لو جانے دے تو کلی کو دیکھ کہ عدم کو کیسا مایہ دیا ہی جس سے ایک عالم پیدا ہوا اور دمبدم پیدا ہوتا چلا
اتا ہی یہ سب اسی بفعل اللہ ما یشاء کا عمل ای پھر کیا عجب جو اس عاشق مردہ تن ہین عمل کیا کہ وہ اچھل
ڑا اور خوش خوش پھڑکنے لگا اور ایک دو چرخ مار کے سجدہ ہین گر پڑا الخلاف شرح ہین جو ی کو جوری
بر سیدمند کو پر میدمند لکھا ای لیکن اگر بر بفتح بمعنی بسیار کے ہی تو ہو سکتا ہے

ہوش ہین آنا عاشق بیہوش کا اور متوجہ ہونا ثنا و شکر ہین

ولہ بشگفید از روی او و شاد شد + در وصال از بند ہجر آزاد شد + گفت ای عنقای حق جان را
طاف + شکر کہ باز آمدی زان کوہ قاف + ای سرافیل قیامتگاہ عشق + ای تو عشق عشق وای
لخواہ عشق + اولین خلعت کہ خواہی دادنم + گوش خواہم کہ نہی بر روزنم + گرچہ میدانی بصفوت حال من +
ندہ پرور گوش کن احوال من + صد ہزاران بار ای صدر فرید + ز ارزوی گوش تو ہوشم پرید + ان سمیع
دو آن اصغای تو + وان تبسمہای جان افزای تو + آن نیوشیدن کم و بیش مرا + عشوہ بیجان بداندیش
را + قلبہای من کہ آن معلوم تست + پس پذیرفتی تو چون نقد درست + بہر گستاخی و شوخی غرہ

ِیش حلمت ذرہ + اولاً بشنو کہ چون ماندم زشست + اول وآخر زپیش من بجست + ثانیا بشنو
در ددود + کہ بسی گشتم ترا ثانی نبود + ثالثا تا از تو بیرون رفتہ ام + گوئیا ثالث ثلاثہ گفتہ ام + رابعًا
ت مارا مزرعہ + می ندانم خامسہ از رابعہ + خامسًا در ہجرت ای صدر جہان + از حواس خمسہ بودم
+ سادسًا از شش جہت بی روی تو + گوئیا بارید برمن غم دوتو + سابع از ثامن ندانم ضالام +
ہ بد فلک از نالام + ہر کجا بینی تو خون برخاکہا + پی بری باشد یقین از چشم ما + المعنی یعنے جب
دش مین آیا معشوق کی صورت دیکھ کے کھل گیا اور شاد ہوا اور آپ کو عین وصل مین دیکھکے
، آزاد ہوا اور کہا کہ ای عنقا حق کے اور جانون کے مطاف عنقا اسواسطے کہ تو ایک نوکھا ہی
ں تیرا نا پیدا جانکا مطاف بدینوجہ کہ جانین تجھپر تصدق ہوتی ہین شکر ہی کہ تو اُس کوہ قاف
ک آیا کوہ قاف مبالغہ ہی اُسکے غیظ وغضب کا کہ اسکی خطا سے اسپر تھا اور اب اُسکو نہایت ہی
ا اور ای اسرافیل قیامتگاہ عشق کے تجھ سے قیامت عشق کی برپا ہوتی ہی اور تو عشق کا عشق اور
لخواہ ہی خلعت جو مجھکو تو دینا چاہے ہے تو اول خلعت مین اسکو جانتا ہون کہ تو میرے روزن
کان لگائے اور اُسکی آواز سُنے اگرچہ تو اپنی صفوتِ صفا سے میرا حال خوب جانتا ہو کچھ تجھسے
، لیکن ای بندہ پرور ذرا میری باتین بھی تو سُن لے لاکھون بار ای صدر یکتا دیگانہ تیرے کان
ن میرے ہوش اُڑے اور تیرے کان تک نہ پہونچی جو عرض حال کرتی آیندہ تمہید بیان تحسین
ہی کہ تو وہ سُننے والا اور سُنانے والا ہی اور تیرے ایسے تبسم جانفزا اور وہ تیرا میری کم و بیش کا
جان بد اندیش کے عشوے دھوکے سُننا اور میری کھوٹی باتونکو باوصف علم کے کھرا اور
ا ہر گستاخ بے ادب شوخ مغرور پر حلم کرنا اور وہ حلم کہ سارے حلم اُسکے ایک ذرہ ہین وہ اقوال میر
ل تو یہ سُن کہ مین جب سے تیری شست سے چھوٹا مین نے کسی چیز کو نہین جانا کہ اسکی ابتدا
نتہا کیا ہی ایسا بیخود ہون دوسرے یہ بھی سُن لے کہ ای صدر وودود مین اس زمان مفارقت
پھر اگر تیرا ثانی کوئی نہ پایا تیسرے جب سے تجھ سے الگ ہوا ہون اور تیرے پاس سے
گویا مین نے ثالث ثلثہ کہا ہی جو مراد کفر سے ہی اسلیے کہ نصاری کہتے ہین ان اللہ ثالث
ایک روح القدس ایک عیسی تیسرا خدا کہ یہ کفر ہو بس مین بھی کافر ہو گیا ہون چوتھے جب سے
ں کا مزرعہ سوخت ہوا ہی مین جانتا ہی نہین کہ خامسہ رابعہ کے بعد ہوتا ہی یا کیا پانچوین تیری
، ای صدر جہان مین نے اپنے حواس خمسہ سے ہمیشہ زیان پایا کبھی درست نہوے چھٹے تیری
تیر شش جہت سے غم دوہرا ہو کے مجھپر برسا ہر کسی پر تو اکہرا اکہرا برستا ہی ساتوین یہ کہ ایسا

بھٹکا ہوا ہون کہ ثنا من کو نہین جانتا اور ایسا کہ جب نالہ کرتا ہون تو فلک سا بیرحم میرے نالہ پر خون
روتا ہی جو غایت درجہ رونے کا ہی جہان کہین تو خون زمین پر دیکھے اگر سراغ لگائے تو یقین ہی کہ وہ
خون ہماری ہی آنکھون کا نکلیگا بالخلاف شرح یہن پی بری کو بی بری لکھا ہی قولہ گفت من رعلت
بدین بانگ وحنین + تا برخواہد تا بیا رد برزمین + من میان گفت و گریہ می تنم + یا بگریم یا بگویم چون کنم
در بگویم فوت میگردد بکا + در بگریم چون کنم مدح و ثنا + می فتد از دیدہ خون دل شہا + بین چہ افتادست
از دیدہ مرا + این بگفت و گریہ در شد آن نحیف + کہ بر دیگر بیستم ہم دون وشریف + از دلش چندان
بر آمد ہای وہوی + حلقہ کرد اہل بخارا گرد او + خیرہ گویان خیرہ گریان خیرہ خند + مرد و زن خرد و کلان
گرد آمدند + شہر ہم ہمرنگ او شد اشک ریز + مرد و زن درہم شدہ چون رستخیز + آسمان میگفت آندم
با زمین + گر قیامت را ندیدستی ببین + عقل حیران کہ چہ عشق ست وچہ حال + یا فراق و عجب تر یا وصال +
چرخ برخواند قیامت نامہ را + یا مجرہ بر دریدہ نامہ را + با دو عالم عشق را بیگانگیست + و اندران ہفتاد و
دو دیوانگیست + سخت پنہانست و پیدا حیرتش + جان سلطانان جان در حسرتش + غیر ہفتاد و دو ملت
کیش او + تخت شاہان تختہ بندی پیش او + المعنی پھر اسی عاشق کا مقولہ ہی کہ کلام غیر مشکل علکم ہی
اور یہ بانگ و نالہ میرا ابر سے خواہان اس بات کے ہین کہ وہ زمین پر برسے یعنے ابر کو رولانا چاہتے ہین
مین گفت و گریہ دونون کے درمیان مین ہون اور دونون کی طرف متوجہ و حیران کہ روؤن یا
بیان کرون لیکن کیا کرون اگر بیان کرتا ہون تو گریہ فوت ہوتا ہی اور اگر روتا ہون تو مدح و ثنا سے
رہا جاتا ہون اے شاہ ہیرے میری آنکھون سے خون دل کا کیسا گر رہا ہی غور تو کر کہ ان آنکھون سے مجھکو
کیا ملے پڑا ہی بس یہ کہا اور وہ نحیف رونے لگا اور ایسا رویا کہ اُسکے رونے سے متاثر ہوکے ادنی اعلے
سب رونے لگے سارے خیرہ گو اور خیرہ گریہ اور خیرہ خند خرد و کلان مرد و زن سب جمع تھے خیرہ
یعنی بیار و سرگشتہ اور حیران و سست و تاریک تمام شہر ہمرنگ اُسکا ہوا اشک ریزی مین اور مرد و زن
ایسے گڈ بڈ ہوگئے جیسے قیامت مین ہونگے آسمان بھی اسوقت زمین سے کہتا تھا کہ اگر قیامت نہین
دیکھی ہی تو لے دیکھ لے یہی تو ہی اسقدر مخلوق جمع ہوئی عقل حیران تھی کہ یہ کیسا عشق اور کیسا حال
ہی اب فراق کو اُسکے عجیب زیادہ سمجھین یا وصال کو چرخ قیامت نامہ پڑھتا ہی یا مجرہ نے اپنا نامہ پھاڑا
ہی مجرہ بکسر کہکشان اور وہ ایک خط ہی باریک آسمان مین اور اسی رعایت خط سے مولانا نے اُسکو نامہ
لکھا ہی اب مقولات مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ یہ عشق عجب شی ہی دونون جہان سے بیگانہ کسیکا
آشنا نہین اور یہ جو ہفتاد و دو ملت ہین یہ سب اسمین دیوانگی ہی خود تو نہایت ہی پوشیدہ ہی مگر

سکی ظاہر ہین جملہ سلطانان معنی کی جان تو ہی مگر جان انکی اسی حسرت مین کہ افسوس اسکو دیکھا
سکا دین مذاہب اس ہفتاد و دو ملت سے غیر و جدا ہی اور ایسا آزاد کہ تخت شاہون کو تختہ بندی
و حبس و قید اختلاف شرح مین یا مجرہ کو تا مجرہ لکھا ہی قولہ مطرب عشق این زند وقت سماع
و خداوندی صداع + پس چہ باشد عشق دریای عدم + در شکستہ عقل را آنجا قدم + بندگی و سلطنت
این دو پردہ عاشقی مکتوم شد + کاشکی ہستی زبانی داشتی + تاز مستان پردہ ہا بر داشتی + ہرچہ
تی ازان + پردہ دیگر برو بستی بدان + آفت ادراک آن حالست و قال + خون بخون شستن محال
ن چہ باسود ائیانش محرم + روز و شب اندر قفس در می دمم + سخت مست و بیخود و آشفتہ + دوش
بہ پہلو خفتہ + ہان و ہان ہشدار بر ناری دمی + اولاً بر جہ طلب کن محرمی + عاشق و
ادہ زبان + اللہ اللہ اشتری بر نردبان + چون زراز و ناز او گوید زبان + تا جمیل الستر خواند
ہرچہ در چشم و پنبہ آذرست + تو ہی پوشش او رسوا ہیست + چون بکوشم تا سرش پنہان
و چون حلم کا نیک منم + رغم آن غم گیر دم او ہر دو گوش + ای مرغ جوشش می پوشی بپوش +
مطرب عشق کا جب وجد و سماع مین آتا ہی تو یہ راگ گاتا ہی کہ بندگی بند ہی اور خداوندی درد سر
ہی ایک دریا عدم کا ہی جسمین ہر شی نیست ہی اور عقل کا تو وہان پاؤن ٹوٹا ہوا ہی جا ہی
رہی بندگی و سلطنت ان دونون کا بھی حال معلوم ہوگیا کہ یہ بھی دو پردے ہین انسے
پوشیدہ ہو جاتی ہی کیا اچھا ہوتا جو ہستی کی زبان ہوتی تو مستون کے پردے فاش
تک پردہ ہستی کا نہین دور ہوتا عشق ظاہر نہین ہوتا اب مین جو کچھ کہتا ہون اس سے
تی ہی اور وہ دریا نیستی کا تو ایسا جان لے کہ تونے ایک پردے پر دوسرا پردہ ڈالدیا
نے سے فائدہ عشق سے جو حال ہوتا ہی وہ ادراک کے لیے بڑی ایک آفت ہی پھر کیسے قال
فون سے خون کیسے دھویا جاوے کہ محال ہی محال ہی مین جو اسکے سودائیون کا محرم
ن اسواسطے رات دن اسیکا افسون پھونکتا رہتا ہون اور ذکر کرتا ہون کو قفس
ہون اور اپنی جان سے کہتا ہون کہ ایجان رات تو کس کروٹ سے سوئی ہی جو
مست و بیخود و دیوانہ ہو رہی ہی خبردار خبردار ہوش رکھ دم مت مار پہلے اٹھ اور کوئی
اس سے کہ نا محرمون سے کیا کہتا ہی کہ عاشق ہی اور مست اور کتنا وہ زبان جسکو روک
کر و بیان بس اللہ اللہ دونے اور نردبان کیسی بیہودگی ہی عشق کے راز و ناز سے کیسے زبان
مدے کہ آسمان مجھکو جمیل الستر کہے یعنے اچھے بھید والے بھید عشق کا کیا ہی چشم و پنبہ کی آگ

کہ تو اُسکو چھپائے اور وہ زیادہ تر ظاہر و رسوا ہوئے مثلاً مین تو اُسکا بھید چھپاؤن اور وہ جھنڈے
اسطرح سر اُٹھائے کہ یہ دیکھ مین ظاہر و موجود ہون بس اُسوقت مین رغم انف جو مراد خواری و خاک رگڑنے
سے ہی مجھکو گھیرتی ہی اور وہ میرے دونون کان پکڑکے کہتا ہی کہ ہان ای مدعی کیسے چھپاتا ہی بھلا چھپا تو
مین بھی دیکھون الخلاف شرح مین خون بخون کو جون بخون دم میدمم کو در برچہ کو برچہ لکھا ہی قولہ گوئیمش
رو گرچہ برچوشیدہ + ہمچو جان پیدائی و پوشیدہ + گوید او محبوس خنب ست این تنم + چون می اندر بزم خنبک
میزنم + گوئیمش زان پیش کہ گردی گرد + تا نیاید آفت مستی بہ پرد + گوید از جام لطیف آشام من + یار روزم
تا نماز شام من + چون بیاید شام و دزدد جام من + گوئیمش وادہ کہ نامد شام من + زان عرب بنہادہ نام می مدام
زانکہ سیری نیست میخوار را مدام + عشق جوشد بادۂ تحقیق را + او بود ساقی نہان صدیق را + چون بجوئی تو
بتوفیق حسن + بادہ آب جان بود ابریق تن + چون بیفزاید می توفیق را + قوت می بشکند ابریق را + آب
گردد ساقی و ہم مست آب + خود بگو واللہ اعلم بالصواب + پرتو ساقیست کاندر شیرہ رفت + شیرہ برجوشید
رقصان گشت و زفت + اندرین معنی بپرس آن خیرہ را + کہ چنان کی دیدہ بودی شیرہ را + بی تفکر پیش ہر دانندہ
ہست + آنکہ با گردندہ گردانندہ ہست + المعنی خنب بالضم خم خنبک زدن تالیان بجانا مدام شراب یعنی
جب عشق مجھ سے کہتا ہی کہ دیکھون تو کیسے مجھے چھپاتا ہی تو مین کہتا ہون تو تو خود مثل جان کے چھپا ہوا ہی
کہ بذات خود ظاہر نہین ہی ہان اپنے آثار و علامات کی رو سے ظاہر ہی ایسے ہی
جان اپنے حرکات سکنات سے ظاہر ہی وہ کہتا ہی کہ یہ تن میرا تو خم مین محبوس ہی اور مین بزم مین شراب
کیطرح تالیان بجاتا ہون اور شراب کا تالیان بجانا باعتبار تالیان بجانے شرابیون کے ہی مین کہتا ہون
کہ جب تو شراب ہی تو قبل اس سے کہ گرد ہو جاے اور پھنس جاے اور کسی مست الست سے پالا مجھکو پڑے
اور کچھ آفت تجھپر آجاے بہتر یہی ہی چلا جا اسلیے کہ اکثر مست لا یعقل گھڑے سبکے توڑ ڈالتے ہین اور شراب
پھینک پھانک دیتے ہین جیسے بقول صائب ع کہ سبو زدم بر سنگ کہ بپای خم افتم + وہ کہتا ہی کہ جام لطیف
آشام سے تو مین تیرا یار دن بھر نماز شام تک ہون اور جب شام آئے اور جام میرا چورائے یعنی جام دنیا
بند کرے تو مین اس سے کہونگا دیے جا میری شام ابھی نہین ہوئی ہی بس روز مراد مدت عمر سے ہی اور شام
عبارت مرگ سے پس عاشق بعد مرگ بھی قیامت تک اسی جام کے سرور مین مست و مسرور رہیگا مین
اس شام سے کہونگا یہ بھی جانتی ہی کہ عرب شراب کو کیون مدام کہتے ہین اور یہ نام اسکا کیون رکھا ہی
بس اسیواسطے تو کہ میخوار اس سے سیر نہین ہوتا مدام اسکو چاہتا ہی آپ فرماتے ہین کہ وہ شراب کی
یہ شراب نہین ہی بلکہ عشق شراب تحقیق کو اوٹا کھولا کے درست کرتا ہی اور جو صدیق دوست خاص

انکو ساقی نیکے پوشیدہ پلاتا ہی اب جو تجھکو خدا توفیق نیک دے اور غور کرے تو شراب کو آب جان
یات پائیگا اور تن کو ابریق اور جب وہ شراب توفیق کو بڑھائیگا تو قوت اُس شراب پُر زور کی
بریق کو توڑ دیگی ابریق بالکسر ہندی ڈوُلچی بس اسوقت مین تو خود آب ہوگا اور ساقی اور مست
ئی مغائرت نرہیگی لے اب تو ہی بتا کہ کیا تھا کیا ہوگیا آگے اللہ خوب جانتا ہی یہ شیرہ کہ جسمین
وسرور رکھا ہوا ہی یہ پرتو ساقی کا ہی جس سے ایسا جوش ورقص پیدا ہوا اور ایسی قوت اور خوبی
ہوئی اب اس خیرہ شوخ سے پوچھ کہ تو نے کبھی ایسا شیرہ دیکھا تھا اور یہ بات بے فکر وتامل کے
نے والا جانتا ہی کہ جو چیز گردندہ ہی وہ گردانندہ بھی ہی یعنے جو ایک صفت سے دوسری صفت کو
تی ہی وہ اور کو بھی تغیر کرتی ہی جیسے اس شیرۂ انگوری سے ظاہر کہ خود تغیر کھاکے کیا ہو جاتا ہو
دن کا کیا حال کرتا ہی الخلاف شرح مین ساقی رحم کے درمیان میں اُٹو نہیں لکھی ہی اور زفت کو رفت

حکایت عاشق دراز ہجران بسیار امتحان کی

جوانی برزنی عاشق شدہ + روز وشب بیخواب وبیخور آمدہ + بیدل وشوریدہ ومجنون ومست +
ش روزگار وصل دست + بس شکنجہ کرد عشقش برزمین + خود چرا دارد زاول عشق کین + عشق
رکش وخونی بود + تا گریزد آنکہ بیرونی بود + چون فرستادی رسولی پیش زن + زان رسول
گشتی راہزن + ور بسوی زن نبشتی کا تبش + نامہ را تصحیف خواندی نائبش + ور صبا را پیک کردی
از غباری تیرہ گشتی آن صبا + رقعہ گر بر مرغی دوختی + پر مرغ از تف رقعہ سوختی + راہہای چارہ
بہ بست + لشکر اندیشہ را رایت شکست + بود اول مونس غم انتظار + آخرش بشکست کی ہم انتظار
کاین بلای بی دواست + گاہ گفتی کاین حیات جان ماست + گاہ ہستی زو بر آوردی سرے +
ہستی خوردی برے + گاہ فریادش بگردون برشدی + گہ خیال دلبرش ہمدم بدی + المعنی
ا ونشتی نثر ونویسندہ ایک جوان کسی عورت پر عاشق ہوا اُسکے شوق سے اسکو نہ رات کی
دن کی بھوک بیخور وبیخواب تھا عجب بیدل اور دیوانہ اور مجنون اور مست مگر زمانہ وصل کا
ن زمین پر عشق نے اسکو نہایت ہی شکنجہ اور عذاب مین کیا اب مجھکو حیرت ہی کہ جانے
اشق سے ایسا کینہ کیون ہوتا ہی شکنجہ ایک قسم عذاب ہے اور یہ عشق پہلے سے ایسا کینہ
ہی البتہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ پہلے سے جو یہ سرکش وخونی بنتا ہی تو جا نچتا ہی کہ دیکھون کوئی
با خانہ زاد تا بیرونی بھاگ نکلے اب اسکا یہ حال کہ اگر عورت کو کوئی قاصد بھیجتا تو عشق رشک سے
ارتا کہ قاصد دیکھے مین نہ دیکھون اس رنج مین گرفتار ہوتا اور اگر عورت کو اسکا کاتب خط لکھتا

تو عورت کا نائب اسکو بدلکر پڑھتا اور جو صبا کو اپنی مہر و وفا سے قاصد بناتا تو صبا اُسکے غبار سے تیرہ و
ناخوش ہوتی اگر رقعہ کسی مرغ کے پر سے باندھتا تو اُسکی گرمی و حرارت سے پر مرغ کے جلجاتے غرض
سب راہیں تدبیر کی غیرت عشق نے بند کی تھیں کوئی بات پیش نہیں جاتی تھی بس لشکر اُسکے اندیشہ کا
اپنا جھنڈا توڑ کے پس پا ہوگیا تھا اول میں تو انتظار اُسکے غم کا مونس رہا کہ کبھی وصل ہو ہی جائیگا
آخر میں انتظار ہی نے کو وہ غم کا اسپر توڑ دیا اور ڈال دیا کبھی کہتا تھا کہ یہ بلا لا دوا ہے کبھی کہتا تھا نہیں
یہ حیات میری جان کی ہے بقول حافظ رہ ۶ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق + کبھی ہستی اس سے ظہور
کرتی تھی یعنے ہوش میں ہوتا تھا کبھی نیستی سے متمتع ہوتا اے بیخود اور بیخویش کبھی فریاد اُسکی گردون پر پہونچے
کبھی خیال دلبر کا ہمدم اسکا ہوتا اُسمیں خوش رہتا بخلاف شرح میں زاد کو ازا دل لکھا ہے جو موزون
نہیں کہ کوکہ قولہ چونکہ بردی سرد گشتی این نہاد + جوش کردی گرم چشمہ اتحاد + چونکہ با بی برگی غربت بساخت +
برگ بی برگی بسوی او شتافت + خوشہ ہای فکرتش بیگاہ شد + شبروان را رہنما چون ماہ شد + ای بسا
طوطی گویای خمش + ای بسا شیرین روان رو ترش + رو بگورستان دمی خامش نشین + آن خموشان
سخنگو را ببین + لیک اگر یکرنگ بینی خاک شان + نیست یکسان حالت چالاک شان + شحم و لحم زندگان
یکسان بود + آن یکی غمگین دگر شادان بود + تو چہ دانی تا ننوشی قال شان + زانکہ پنہا نست بر تو حال
شان + بشنوی از قال ہای و ہوی را + کے ببینی حالت صد توی را + المعنی اگرچہ نہاد اُسکی یعنے عشق کی
خلقت اُسکی اُسی سے تھی ذرا بھی مایوسی وغیرہ سے سرد ہوتی تو چشمہ مہر و اتحاد کا اسکو خوب جوش
کردیتا تھا اور جو کہ اُسنے بی برگی غریبی سے موافقت کی تھی اس سبب سے جتنی بی برگی اور سامان بیسامانی
کے تھے سب اُسکی طرف دوڑے تھے یعنے از حد بیسامان تھا خوشے اُسکی تدبیر و فکر کے سب بیکار و بیوقت
ہوگئے اور جو لوگ کہ شبرو نہ تھے اُنکے حق میں ماہ کیطرح رہنما ہوا یعنے عاشقوں کا پیشوا ہوا آپ بمقولات
مولانا رحمہ کے ہیں کہ ای مخاطب بہت وہ لوگ ہیں کہ مثل طوطی کے گویا تھے خاموش ہیں اور بہت
ایسے لوگ کہ جان شیرین تو رکھتے تھے مگر رہتے تھے ترش رو واسطے ہیبت و رعب کے جیسے
کہ عادات امرا کی ہے ان دونوں کو گورستان میں چلکے اور ذرا تامل خاموش بیٹھکے دیکھ کہ کیسے وہ
لوگ گویا تھے اور اب کیسے خموش ہیں لیکن ہے یہ کہ خاک تو انکی تو یکسان دیکھیگا لیکن جو جلتی
ہوئی حالت انکی اب ہے وہ یکسان نہیں ہے جیسے لحم و شحم اے گوشت چربی سب زندوں کا یکسان ہے
مگر نہیں کوئی غمگین ہے اور کوئی شادان تو اس بات کو کیا جانے اور کیسے سنے اسواسطے کہ تجھسے
حال انکا چھپا ہے تو تو قال سے ہائے ہو سن جانتا ہے تو اس حالت کو کیا جانے جو سو تہوں میں

ے ہین المخلاف شرح مین نیوشی کو نیوشی لکھا ہی قولہ نفسہا یکسان بضد ہا متصف + خاک ہم
دان شان مختلف + ہمچنین یکسان بود آوازہا + آن یکی پُر درد آن پُر نازہا + بانگ اسپان
ندر مصاف + بانگ مرغان بشنوی اندر مطاف + آن یکی از حقد و دیگر ز ارتباط + آن یکے
گراز نشاط + ہر کہ دور از حالت ایشان بود + پیشش آن آوازہا یکسان بود + آن درختے
م تبر + دان درخت دیگر از باد سحر + بس غلط گشتم ز دیگ مردہ ریگ + زانکہ سرپوشیدہ می جوشید
ن و نوش ہر کست گویدبیا + جوش صدق و جوش تزویر وریا + گر نداری نور جان و روشناس
دست آور بوشناس + آن دماغی کہ بران گلشن تند + چشم یعقوبان ہم او روشن کند + المعنی
کے یکسان ہین لیکن ضدون سے موصوف اپنے اپنے صفت مین خلاف اور خاک یعنے
کے یکسان مگر جانین مختلف ایسے ہی آوازین اُنکی یکسان لیکن کوئی پُر درد کوئی پُر ناز
ی آواز وقت مصاف کے اور مرغون کی آواز مطاف مین سنیگا مطاف وہ ہی کہ جسوقت بعض
ندہ کے پھیرے کاٹتے ہین مثلاً ابابیل و کلنگ وغیرہ اور اپنے سرور مین بولتے ہین کوئی
ارتباط سے اور کوئی رنج مین کوئی خوشی مین لیس جو کوئی اُنکی حالت سے دور ہی یعنے
سکے سامنے سب آواز ایک سی ہین مثلاً ایک درخت وہ ہی کہ زخم تبر سے ہلتا ہی اور دوسرا
دق مین باد سحر سے ہلتا ہی پھر دونون کی حالت یکسان کہان ہی مین بھی بہت سبکا
کی ہانڈی سے جو سر پوشیدہ اُبلتے دیکھی فقط جوش دیکھ لیا یہ نہ دیکھا کہ اسکے اندر کیا ہی
یز و خوار عبارت مکارون سے ایسے ہی تجھکو جوش نوش ہر کسیکا تجھ سے کہیگا کہ آکہ اسمین
رق کا ہوگا اور کوئی مکر دریا کا اگر تو نور جان روشناس کا نہین رکھتا تو جا دماغ بوشناس
دہ دماغ کہ اسپر گلشن پھولے کہان میرا بوشناس ہی اور یعقوبون کی آنکھین روشن کر
یعقوبون سے مراد عاشقون سے

ا معشوق کو موافق قول جوینده یابنده کے جو مصداق حدیث من طلب
جسنے ڈھونڈھا کسی چیز کو اور کوشش کی پایا اس چیز کو و من یعمل
جو کوئی عمل نیک کریگا برابر ذرہ کے دیکھے گا اسکو

حوال آن خستہ جگر + گر نجاری دور ماندیم ای پسر + کاین جوان در جستجو بد ہر شتر
وصل گشتہ چون خیال + سایۂ حق بر سر بندہ بود + عاقبت جوینده یابنده بود
ن کوبی در سے + عاقبت زان در برون آید سرے + چون نشینی بر سر کوی کسے + عاقبت بینی تو ہم روی کسے

چون زچاہی میکنی ہر روز خاک + عاقبت اندر رسی در آب پاک + جملہ دانند این اگر تو نگروی + ہر چہ میکاریش
روزی بدروی + سنگ بر آہن زدی آتش بجست + این بباشد ور نباشد نادرست + المعنی پھر رجوع فرما
قصۂ بخاری کیطرف کہ خبردار ہو حال اس خستہ جگر کا بیان کر یعنے بخاری جسکے ذکر سے ای پسر ہم بہت
دور پڑگئے یہ جوان بخاری اپنے مطلوب کی جستجو مین آٹھ برس رہا اور ایسا اسکے وصل کے خیال مین گھلا
کہ خود خیال ہوگیا یعنے جیسے خیال کسیکا کہ خیال مین تو ہوتا ہی مگر صورت مین نہین ایسا اسکا حال ہوا
لیکن حق یہ ہی کہ جب سایہ حق کا کسی بندہ کے سر پہ ہوتا ہی تو آخر وہ جوبندہ یابندہ ہی ہوتا ہی حضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب تو کسی دروازے کو بجائیگا تو آخر اُس سے کوئی سر نکالے ہی گا
اور جب تو کیسکی تمنا مین کیسکی خاک گلی پر بیٹھے گا تو ضرور صورت کیسکی دیکھیگا جب تو کسی چاہ سے ہر روز
خاک نکالتا ہی عاقبت کار ایسا ہوگا کہ آب پاک کو بھی پہونچ جائیگا سب لوگ اسکو جانتے ہین تو بجا ہے
مت مانیے کہ جو کچھ بوئیگا وہی کاٹیگا قاعدہ ہی پتھر لوہے پہ مارنے سے آگ نکلتی ہو اگر یہ ہو تو معمولی قدیمی
بات ہو اور اگر نہو تو نادرست والنادر کالمعدوم قولہ آنکہ روزی نیستش بخت ونجات + ننگرد عقلش
مگر در نادرات + کان فلان کس کشت کرد و بر نداشت + وان صدف بردو صدف گوہر نداشت + بلعم باعور
وابلیس لعین + سود نامدشان عبادتہا و دین + صد ہزاران انبیا و رہروان + ناید اندر خاطر آن بدگمان
این دو را گیرد کہ تاریکی دہد + در دلش ادبار جز این کی نہد + بس کسا کہ نان خورد دلشاد اد + مرگ او گردد
بگیرد در گلو + پس تو ای ادبار رو تان ہم مخور + تا نیفتی ہمچو او در شور و شر + صد ہزاران خلق تا نہا میخورند + زور
می یابند و جان می پرورند + تو بدان نادر کجا افتادۂ + گر نہ محرومی و ابلہ زادۂ + اینجہان پُر آفتاب و نور ماہ
او بہشتہ سر فرو بردہ بچاہ + کہ اگر حق ست کو آن روشنی + سر ز چہ بردار و بنگر ای دنی + جملہ عالم شرق و غرب
آن نور تافت + تا تو در چاہی نخواہد بر تو تافت + المعنی تا بیکد صدر فرماتے ہین جسکو روزی بخت ونجات
سے نہین ہی بدنصیب و بے نجات ہی اُسکی عقل نادرات ہی کیطرف جاتی ہی اور طرف نہین جاتی اور کہتا ہی
کہ فلان شخص نے کھیتی کی اور اسکا پھل نہ پایا اور صدف لیگیا بامید گوہر کے لیکن گوہر اسمین نہ نکلا جیسے
بلعم بن باعور اور ابلیس لعین دونون کو انکی عبادت اور انکا دین سود مند نہوا راندے گئے مگر یہ بدگمان
اسکو نہین سوچتا خیال کرتا کہ لاکھون انبیا اور اس راہ کے رہرو ہوے اُنھون نے کیسے کیسے ر
پائے تو آنکھین دو کو پکڑتا ہی جس سے اور تاریکی حاصل ہو یہ تیرا ادبار یعنے دولت کو پشت دینا
جو تیرے دل مین اسی بات کو رکھتا ہی اور یہی سوچتا ہی اسکے سوا کچھ نہین سوچتا اکثر آدمی کا در
شاد شاد روٹی کھاتا ہی اور کبھی وہی روٹی گلے مین پھنسکے اُسکی موت ہوجاتی ہی بس تو ای ادبار کے

ے روٹی بھی مت کھا تو اسکی طرح جو روٹی حلق مین پھنسنے سے مرگیا تو بھی شور و شیرین نہ
ے لاکھون مخلوق ہین کہ روٹی کھاتے ہین زور پاتے ہین جان پالتے ہین بس تو اگر محروم و احمق کا
ہی اس اپنے دعوی سے جو نادر کالعدم ہو ہماری اس مثال سے کہان جا پڑا کہین بھی
نار رہا حیف کہ تمام جہان تو نور ماہ و آفتاب سے بھرا ہی تو سب کو چھوڑ کے کنوین
ائے ہوے ہی کسواسطے کہ اگر تجھ مین حق ہی تو بتا وہ روشنی ہی یا نہین ذرا کنوین سے
دیکھ تو ای ناچیز سارے عالم مین شرق سے غرب تک یہ نور ماہ و آفتاب کا سب پر چمکا
کنوین مین ہی تجھپر ہرگز نہین چمکیگا تو محروم ہی رہیگا + قولہ چہ رہا کن رد با بوان کردم + کم
ن کہ ابلہ شوم + ہین مگو کا نیک فلانی کشت کرد + در فلان سال ملخ کشتش بخورد + پس چرا
وف ہست + پس چرا فشانم این گندم ز دست + ہین مکن استیزہ رو در کار کن + با توکل کشت
ن + ہر کہ استیزہ کند بر رو فتد + آنچنان کو برنخیزد تا ابد + وانکہ او نگذاشت کشت و کار را + برکسد
را + زین بیان بگذر زمانی باز ران + جانب احوال آن عاشق جوان + چون دری میکوفت او از
نایافت وزی خلوتی + جست از بیم عسس او شب بباغ + یار خود را یافت با شمع و چراغ +
ہ سبب را آن نفس + ای خدا تو رحمتی کن بر عسس + پادشاہا تو سببہا کردہ + از در دوزخ بہشتم بردہ
سبب این کار را + تا ندارم خوار من یک خار را + در شکست پای بخشد حق پری + ہم ز قعر چاہ
ہر چہ بر تو آن کراہیت بود + چون حقیقت بنگری رحمت بود + تو ببین کہ بر درختی یا بچاہ + تو مرا این کہ
+ گر تو خواہی باقی این گفتگو + ای اخی در دفتر چارم بجو + المعنی بیجا مبالغہ کرنا اور ستیزہ کاری
زن رحمت یعنی و آرام کردم درختان انگور پھر اسی بدگمان کیطرف مخاطب ہین کہ چاہ کو چھوڑ کے
م کیطرف چل جو مرادی یو ان باغ سے ہی اور ستیزہ مت کر یعنے جنگ و ناسازگاری کسواسطے
ن اللہ ابلہ بیجا جو مبالغہ سخن مین کرتا ہی بدچیز ہی اللہ بیجا پر لعنت کرے اور یہ مثل زبیدہ خاتون
صورت پر کہ ایک دن زبیدہ خاتون اور خلیفہ ہارون الرشید شطرنج کھیلتے تھے اور بازی
ے جیتنے والا جو چاہے وہ اسپر حکم چلائے اتفاقاً زبیدہ ہاری ہارون نے کہا میرے
و کے کھڑی ہو ہر چند انکار کیا لیکن زبیدہ سے اپنی شرط پوری کرالی دوسری بار
در محل مین ایک کنیز حبشن نہایت بدصورت تھی زبیدہ نے خلیفہ سے کہا اس سے
بزور اپنی شرط پوری کرالی اتفاقاً وہ حاملہ ہوگئی اس سے مامون پیدا ہوا اور زبیدہ کا
ند وفات خلیفہ کے یہی تخت نشین ہوا کچھ ملک خلیفہ کے وقت سے مامون کے قبضے مین تھا

ین نے اس سے مامون کو معزول کرنا چاہا مامون نے اس خصومت سے امین کو مار ڈالا اُس وقت
بیدہ نے کہا لعن اللّٰہ اللج اگر مین اس وقت لج و مبالغہ نکرتی تو مامون کیسے پیدا ہوتا اور امین کو قتل کرتا
ر کہا اللج شوم ہکذا فی الشرح بحر العلوم خبردار یہ مت کہہ کہ فلان شخص نے فلان سال مین کھیت بویا تھا
کا کھیت ٹڈی کھا گئی پھر مین ایسے خوف کی جگہ کیون بوؤن اور کیون گیہون بکھیرون کہ یہ بات ردای
ننے کی نہین خبردار ہو ستیزہ مت کر اور متوجہ طرف بونے کے ہو اور توکل پر کھیتی کر ہماری بات سُن
کوئی ستیزہ کرتا ہی ایسا مُنھ کے بل گرتا ہی کہ ابد تک نہین اُٹھتا اور وہ شخص جسنے کشت و کار کو نہین چھوڑا
انبار بھریگا نہ کہ تیری کوری انبار بھریگی بس جزا شرط پہلے مصرعہ کی محذوف ہی انبار برکند آب فرماتے
ن اس بیان کو چھوڑ تھوڑی دیر اُس جوان کے احوال کیطرف جسکا قصہ شروع کیا تھا ایک جوانی برنے
پھر قلم کو چلا جو کہ وہ دروازہ رحمت و بہشت کا بجاتا رہتا تھا عاقبت ایک روز اُسکو خلوت حاصل ہوئی کہ
شنے کوتوال کے خوف سے اپنی رات باغ مین ڈھونڈھی یعنے رات باغ مین کرنا چاہی اور وہان
نے یار کو مع شمع اور چراغ کے پایا اُسوقت اُسنے اپنے سبب سبب ساز سے کہا کہ ای خدا تو بڑی رحمت
ن کوتوال پر کرا ای بادشاہ میرے تو ہی نے یہ سبب کیے ہین کہ دروازہ دوزخ سے مجھکو بہشت مین
یا ہی تو نے اسواسطے اس کام کا یہ سبب کیا ہی تا مین ایک خار کو بھی خوار نجانون اور اُسکی بھی قدر کرون
ہی کہ شکست پا مین بخشتا ہی اور قعر چاہ مین سے دروازہ کھولتا ہی بہت چیزین ایسی ہین کہ وہ
پھر کراہیت کرتی ہین اور تو اُنکو مکروہ جانتا ہی اور حقیقت مین غور کرے تو وہ رحمت ہوتی ہین کما
ل اللّٰہ عزوجل عسی ان تکرہوا شیئًا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللّٰہ یعلم وانتم لا تعلمون
ب ہی کہ مکروہ رکھو تم کسی چیز کو اور حال یہ کہ وہ بہتر ہی تمھارے واسطے اور قریب ہی کہ دوست رکھو تم
ی چیز کو اور حال یہ کہ وہ بد ہو تمھارے واسطے اور اللّٰہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے وہ فرماتا ہی کہ نہ تو
ںکو درخت پر دیکھ نہ قعر چاہ مین ای نہ بلندی پر سمجھ نہ پستی مین تو مجھکو دیکھ کہ مین ہی کنجی ہون تیری
اہ کا چاہے جدھر تیری راہ ڈھونڈون اب اگر تو اس گفتگو کی باقی کا خواستگار ہی تو ای بھائی چوتھے
فتر مین ڈھونڈھ وہان تجھکو ملیگا الخلاف شرح مین کشت کو گشت بکاف فارسی دو جگہ بادشاہا کو
تشاسا لکھا ہی اور سوا اُنکے سارے دفتر مین جو الخلاف ہین قابل غور و انصاف ہین کیسا معدوم کو ہین نے
بفضل ایزد غیدان موجود کیا ہے

خاتمۃ الشرح

ان زبان ہو جائے موئے بدن + پھر شکر ذو الجلال و ذو المنن + ہان قسم سجدہ مین

ہر نیاز صدق سے با صد صفا + پاک سبحان رب اعلیٰ ہر تو ہی + سب سے بالا اور نرالا ہو تو ہی +
لم کی نمود و بود د کون + ہی تو ہی تیرے سوا ہی اور کون + بے جہت اور شش جہت تجھ سے
ے نشان اور ہر نشان تیرا نشان + ہین مظاہر تیرے ہی نور د فروغ + بے تیرے جو کچھ
رسا و دروغ + عقل کو تو ہی نے دی بالا روی + ہی تجھی سے فکر کی بال و پری + عقل کو وہ
دیا + جس سے صحت سقم کرتی ہی جدا + دل ہی اسکا شاہ یہ اسکی وزیر + دل مشار اسکا یہ ہی اسکی مشیر
لی اسنے یہ بات + مثنوی کی شرح مین کر ہر دمات + مثنوی مولوی معنوی + معنوی اولوی علوی + بحر
بیشک ای فتا + آب ثالث کہ سہ دفتر تیسرا + ہی شلث غان ہر اک تالیف کی + اور مربع شین ہر اک تصنیف
ل مین دل سے لیتی ہو اسے + چشم جا آنکھون مین دیتی ہو اسے + کیسی تمثیلین نظیرین بے نظیر + و تشبیہ د
یر + جان دل سے دل ہی جان سے اسپہ لوٹ + حسن معنی لفظ کے پردون کی اوٹ + وصف
حد کہو + مدافزون کو کمی کی مدکہو + روح آنکی روح رحمت سے ہو شاد + اور سخنور داد دے داور کی
اک کج مج زبان کج مج رقم + سنکے یہ پیلا ہوا کچھ دم وخم + اور تری توفیق کو پایا رفیق + ہو رفیق
یت طریق + ہو جو تیری دستیاری دستیار + پای لغزی کو ملین پای قرار + رفتہ رفتہ تین دفتر ہو
سے تو بھرے + ای خداوندا بحق مصطفے + صاحب اسری و توسین و دنی + اون سے
خطاب + لن ترانی عزارنی کا جواب + یہ جواب اور وہ خطاب ای نور عین + کتنے اسمین
قرین + آسمان قرب کے مہر منیر + اور صحابہ انکا کنسے مستنیر + یعنے بو بکر و عمر عثمان علی سب
فات و صفوتی + عرش تازی و نبی کے نور عین + ہین وہ زہرا و حسن حضرت حسین + ہین ولایت
کے جو صدر + قدر مین ادنی ہی جنسے بیل قدر + سب کی برکت سے اسے دے وہ اثر + کان مین
ہو اسکا گھر + اور فضولون اور جھولون سے بچا + ہو وہان جنکا دریدہ زاغ سا + ای مجید
مقام + جسکو پیلی بھیت کہتے ہین عوام + اپنے بھی حق مین ذرا کچھ کر دعا + مدعاے اصل کی با
ہون اک کہنہ درخت + بادہر پر تیرع کے جھوکے ہین سخت + رخت ابتر گاہ بیگہ اور سفر +
بے رفیق و بے ممر + ہر قدم اک آہ ہر دم اک فغان + الامان ای رب اعلیٰ الامان + ان سے
جائے مجید + تار صابون جیسے ای رب مجید + اک سعد اللہ خان میرا عزیز +
تاریخ مین صاحب تمیز + شرح برتر اسنے لکھی اسکی سال + ہو خدایا فال فرخ اسکا قال +
۱۳۰۱ھ

خاتمة الطبع از جانب کارپردازان مطبع

رہروان بادیۂ معرفت الٰہی اور سیاحان قلزم ناپیدا کنار حقائق ناتناہی خوب واقف و آگاہ ہین کہ از ابتداے خلقت آدم تا ایندم مثنوی شریف حضرت مولوی روم قدس سرہ کا مثل و نظیر نہین ہوا اور نہ آیندہ تا قیام قیامت ہوگا معارف و حقائق اور رموز نکات فی اسرار مالاینحل مین یہ کتاب برکت انتساب اپنی آپ ہی نظیر ہی جسکی شان مین یہ بیت گواہ ہی ؎ مثنوی مولوی معنوی + ہست قرآن در زبان پہلوی + یہ متن متین عرفان اور حصن حصین ایقان ہی جسکی صدہا شرحین مطول و مفصل علماے دین مبین اور رہ نوردان منازل یقین سے یادگار ہین مگر کما ہی حقیقت مطالب مثنوی شریف پر کما حقہ کوئی مطلع نہو سکا اور ہر ایک بزرگ الامقام نے بقدر استعداد اپنی عقل و فہم کے توضیح مطالب مین بانحا رشتی زور آزمائی کی پھر آخر مین فقد اعلم بحقیقة الحال فرمایا۔ بطون ابیات مثنوی شریف ایسے سہل ممتنع ہین کہ جب فہم رسا غور کرتی ہی ایک نیا مطلب ہاتھ آتا ہی اور مبدء فیاض سے ہر ایک شارح علام اپنا اپنا حصہ جداگانہ پاتا ہی + یہی باعث ہی کہ کسی فرد بشر کو دریافت مطالب مثنوی شریف مین بوجہ دگی اسقدر شروح متعددہ کے سیری نہین ہوتی اور ہر ایک نئی تحقیق اور جدید تصنیف کا خواہان و جویان رہتا ہی۔ فہم مطالب مثنوی شریف مین علی العموم یہ امر اور بھی سنگ راہ ہی کہ فی زمانتا جو شرحین موجود ہین اور اکثر انمین سے معرض طبع مین آکر اشاعت پذیر بھی ہوئی ہین یہ سب بزبان فارسی ہین پس ظاہر ہی کہ ایسی شرحون کا فیض عام نہین ہو سکتا اسلیے کہ اصحاب کم استعداد انھین کا طبقہ زیادہ تر ہی دریافت غوامض ابیات مثنوی شریف مین بذریعہ عبارت فارسی شرح عاجز رہجاتے ہین اسیطرہ یہ کہ اکثر حضرات نے دیٹی اپنی شرحون مین مقامات مشکلہ یعنے ابیات معنی بند مثنوی شریف کے حل مطالب مین نہین معلوم کس مصلحت سے طریقہ ابیات بعبارت پیچیدہ اختیار فرمایا ہی جس سے ادراک معانی دائرۃ الاہم فالاہم مین داخل ہوگیا بعض شارحین باکمال نے اکثر ابیات مثنوی شریف کے جنکو ہم لوگ مشکل جانتے ہین اور انکے دریافت مطالب مین دست و پاچہ رہتے ہین بفحواے المرء یقیس علی نفسہ اُن ابیات کو شاید سہل تصور فرما کے انکے حل مطالب کو بالکل قلم انداز کر دیا ہی پس کوئی شرح ایسی نہین ہی جسین کسی نہ کسی مقام پر محل اعتراض نہو یا دریافت حقائق مثنوی شریف مین علی العموم کافی طور پر نفع بخش ہو اور حق بھی یہی ہی کہ جس زبان مین متن ہو اسکی شرح اس سے کمتر زبان مین جیسی عام فہم ہوتی ہی موافق متن کی زبان مین ہرگز ممکن نہین اب ارباب شوق و ذوق کو مژدہ ہو کہ آپ حضرات کی جملہ مشکلین رفع ہوگئین اور اعتراضات اٹھ گئے اور شاہد مقصود سے سربازار ملاقات ہوگئی یعنے ملک العلما سند الفضلا وحید عصرہ

نقول والمنقول فرید دہرہ فی التصوف و الاصول کعبۃ العلمار الربانیین قبلۃ الکملار الرحمانیین سرّ اللہ مستغرقان
سرار سبحانی پیشواے مستہلکان بادیۂ انوار ربانی مرشد سالکان منازل عرفان جناب مولوی عبدالمجید خان
ساکن پیلی بھیت نے کمال جانفشانی وعرقریزی سے مثنوی شریف کی بزبان اُردو عام فہم نہایت
کمال تحقیق سے شرح فرمائی اور نام اسکا **بوستان معرفت** رکھا فی الحقیقت اس مصنف علام و
نے وہ کارنمایاں کیا ہی کہ قابل قدر صاحبان علم دوست ہی - اول تو شرح بالاستیعاب ہی یعنے کوئی
وی شریف کی حل مطالب سے باقی نہین رہی دوسرے طرز اس شرح کا نہایت عمدہ ہی یعنے پہلے
مثنوی شریف کے لکھے ہین بعدہ جسقدر ابیات لکھے ہین اُنکے لغات کا بیان کیا پھر انکے مطالب
ت صاف طور سے ظاہر کر دیا پھر اُن اشعار کا لفظی ترجمہ بتدریج لکھا پھر اختلاف نسخ اور اختلاف
ں کو بیان کرکے راجح و مرجوح کو بیان فرمادیا پھر اپنا اجتہاد ظاہر کر دیا - غرضکہ اس شرح مین
کا بیان صاف صاف ہی جسمین کسیطرح کا خدشہ باقی نہین رہتا اور بغور مطالعہ تسکین حاصل
ہی - صدہا اشعار جنکی آج تک تحقیق پورے طور پر نہوئی تھی اور اُنکے معانی مین شبہہ باقی تھا
ور کے دیکھنے سے اُنکے معانی اصلی آئینہ ہوگئے - یہ بھی واضح ہو کہ موافق مثنوی شریف کے
کے بھی چھ دفتر ہین پس منجملہ اُنکے دفتر اول و دوم سابق مین طبع ہو کر شائع ہوچکے اور اب یہ
معرض طبع مین آکر نذر ناظرین باتمکین ہوتا ہی اور ما بقی دفتر بھی عنقریب طبع ہو کر انشاء اللہ تعالی
پیشکش ہونگے پس الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ دفتر سوم کتاب مستطاب برکت انتساب بوستان معرفت
مولوی روم قدس سرہ بعلو ہمتی منشی بشن نرائن صاحب مالک مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ
یسری داس سپرنٹنڈنٹ مطبع بماہ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ماہ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ
ہو کر حمائل گلوے خاص و عام ہوا

اعلان

ممدوح نے حق تصنیف و تالیف اس شرح کا بحق مالک مطبع نولکشور لکھنؤ عطا کر دیا ہی
لہذا حق تصنیف اس شرح مثنوی زبان اُردو کا بحق مطبع ہذا محفوظ ہی

لسالکین - مسایل شرعیہ کو بطریق تصوف
ہے - ۹ ر

معرفت - یعنی اسی کتاب کی بقیہ جلدین
قیمت پر مل سکتی ہین
رفت جلد اول عہ
رفت جلد دوم عہ
" جلد چہارم عہ
" جلد پنجم عہ
" جلد ششم عہ

فین - یعنی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف
م کا اردو ترجمہ جو چار جلدون پر منقسم ہے
ئی ہے علحدہ علحدہ جلدین فروخت
ی ہین - اس کتاب کے متعلق کچھ لکھنا
تحصیل حاصل ہے کیونکہ اس کتاب
جاتا ہے کہ فلسفہ اسلام مین ایسی دوسری کتابین
بھی نہین مل سکتی ہین ترجمہ بامحاورہ سلیس ہے
آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے - کاغذ رسمی

کلام - معروف بہ جواہر بے نظیر -
بے نظیر شاہ وارثی کی مایہ ناز
- آپ کا کلام نہایت دردانگیز دلکش
ہے - ۱۲ ر

ر حقائق ۳ ر

یہ والہامات غوثیہ - ۷ ر

تب اخلاق اردو

اق - یعنی ترجمہ اخلاق جلالی

حدیقۃ الاخلاق اردو ۱۰ ر

اوقات عزیزی - نہایت قابلدید - ۴ ر

معدن تہذیب - اخلاق کی درستی وغیرہ کے واسطے نہایت ہی عمدہ اور دلچسپ کتاب ہے - ۶ ر

آبحیات - یعنی کن باتون پر انسان کو کاربند ہونا چاہیے - ۲ ر

اخلاق رضی - از قاضی محمد رضی صاحب ۶ ر

محبوب الاخلاق - یعنی اخلاق محسنی کا ترجمہ ۹ ر

ریاض رضوان - یعنی گلستان کی اسی نام کی شرح کا ایک دلچسپ در بامحاورہ ترجمہ ۱۰ ر

ڈیوٹی یعنی فرض عہ

کتب اخلاق زبان فارسی

گلستان جلی قلم کاغذ لسندہ محررہ منشی شمس الدین صاحب اعجاز رقم ۶ ر

ایضاً جلی قلم کاغذ رسمی ۲ ر

گلستان باتصویر - ۱۰ ر

گلستان معہ فرہنگ - متوسط قلم - آخر مین مشکل لغات کی ایک فرہنگ بھی شامل کردی گئی ہے کاغذ حنائی وسفید گندہ - ۱۱ ر

گلستان باتصویر $\frac{20}{26}$ ۹ ر

گلستان معہ فرہنگ متوسط قلم - رسمی محررہ منشی شمس الدین صاحب - ۱۰ ر

گلستان محشی اردو - اسیر آسانی طلبار کے

شرح گلستان - از ملا محمد اکرم ملتانی ہر مشکل فقرے کی تشریح اسمین موجود ہے - ۱۲/

شرح گلستان - از شیخ ولی محمد صاحب اکبر آبادی - یہ بھی ایک بڑے پایہ کی شرح ہے خصوصیت سے نکات تصوف پر شارح نے بہت زیادہ روشنی ڈالی ہے اور کسی نکتہ کو بغیر حل کیے نہین چھوڑا ہے - ۱۲/

گلستان مترجم - با ترجمہ اُردو ۱۲/

گلستان خورد فارسی ۵/

بہار باران شرح گلستان ملا غیاث الدین مصنف غیاث اللغات کی ایک معرکۃ الآرا شرح ہے اسمین بہت زیادہ تحقیق وتدقیق سے کام لیا گیا ہے - عہ

تضمین گلستان سعدی - از منشی ہرگوپال تفتہ سکندر آبادی ارشد تلامذہ مرزا غالب مرحوم ۷/

بہارستان جامی - اخلاق وغیرہ مین نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے - ۵/

خارستان - اسمین حکایات پند و نصایح وغیرہ مندرج ہین - ۸/

عقد گل وعقد منظوم یعنی انتخاب گلستان وبوستان ۹/

بوستان جلی قلم گندہ محررہ منشی شمس الدین صاحب عہ

ایضاً کاغذ رسمی - عہ/

بوستان مترجم منظوم - یہ معمولی ترجمہ نہین ہے بلکہ کمال کیا ہے کہ بوستان کی بحر مین اسکا ترجمہ نظم اُردو مین کیا ہے ۱۲/

بہار بوستان - فارسی کے محقق کامل لالہ ٹیکچند بہار

آنجہانی ... شرح ...

اخلاق جلالی - داخل درس طلبا نہایت مقبول اور مشہور عام کتاب ہے - عہ

اخلاق ناصری - مشہور ومعروف کتاب ہے عہ

اخلاق محسنی - درسی کتاب ہے تقریباً گلستان کی ہم رتبہ ہے اور نہایت عمدہ لکھی گئی ہے - ۸/

مثنوی سلسبیل - از حکیم تہور حسین - ۲/

گلستان حکیم قاآنی - سعدی کے گلستان کی طرز مین لکھی گئی ہے اور حق یہ ہے کہ بہت عمدہ لکھی ہے اگرچہ گلستان کی لطافت اور شیرینی کو نہین پہونچتی مگر ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست - ۴/

تکمیل الحبور - عبرت انگیز نصایح - اموات وقبور اور عالم برزخ کے حالات مترجمہ جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب اسمین ایسے ایسے دردانگیز اور خوف دلانے والے مضامین لکھے گئے ہین کہ دیکھکر دل مین خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے اور انسان کو فکر عاقبت دامنگیر ہوتی ہے - عہ

حدیقۂ حکیم سنائی - رموز تصوف واخلاق مین لاجواب ہے - عہ

چراغ ایمان - علم معانی شرع اور تصوف کی خوبیان - عہ

شرح تعرف - نہایت ہی جامع اخلاق کتاب ہے اس مین بہت سی نتیجہ انگیز اور اثر خیز حکایات ہین - للعہ

المشتہر